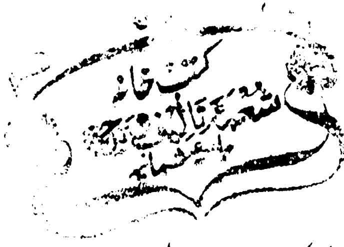


رپورٹ مردم شماری ممالک محروسہ سرکار عالی

بابتہ ۱۳۳۰ف مطابق ۱۹۲۱ء

باب اوّل

تقسیم ونقل وحرکت آبادی

۱۔ **رقبہ وموقع**۔ مملکت حیدرآباد جو زیادہ تر ممالک محروسہ سرکار عالی کے نام سے مشہور ہے عرض البلاد شمالی ۱۵ درجہ ۱۰ دقیقہ اور ۲۱ درجہ ۴۰ دقیقہ کے درمیان اور طول البلاد شرقی ۷۴ درجہ ۴ دقیقہ اور ۸۱ درجہ ۳۵ دقیقہ کے درمیان واقع ہے۔ اس ملک کے رقبہ یا حدود میں بمقابلہ مردم شماری گزشتہ کوئی تغیر نہیں ہوا اور اس کے متعلق جو کیفیت رپورٹ مردم شماری ۱۹۱۱ء میں درج کی گئی تھی اس میں فی الحقیقت کسی ترمیم کی ضرورت نہیں پائی جاتی۔ ممالک محروسہ کا رقبہ ۸۲۶۹۸ مربع میل ہے جو (باستثنا دساحل کارومنڈل وضلع کویمبتور) صوبہ مدراس کے مساوی یا انگلستان وویلز کے متحدہ رقبہ کا ایک ودوخمس ہے اس کی حد شمالی شرقی خاندیس (صوبہ بمبئی) برار اور صوبہ متوسط ہیں اور حد شرقی دریائے وردھا وگوداوری ہیں جو اس کو ایک طرف صوبہ متوسط کے ضلع چاندا سے اور دوسری طرف صوبہ مدراس کے ضلع گوداوری سے جدا کرتے ہیں جنوب میں دریائے کرشنا وتنگبھدرا ہیں جو صوبہ مدراس کے اضلاع بلاری کرنول گنٹور وکرشنا کے لئے حد فاصل ہیں۔ حد غربی صوبہ بمبئی کے اضلاع دھارواڑ۔ بیجاپور۔ شولاپور۔

واحمد نگر میں۔

اگرچہ کہ اس مملکت کا رقبہ وہی رہا ہے جو گزشتہ مردم شماریوں میں تھا لیکن آبادی میں سنہ ۱۹۱۱ء (سنہ ۱۳۲۰ ف) کے ۱۳،۳۷۴،۶۷۶ کے مقابلہ میں حالیہ شمار کے لحاظ سے ۱۲،۴۷۱،۷۷۰ تک انحطاط ہوگیا ہے جسکی وجہ سے گنجائیت فی مربع میل ۱۶۲ سے کم ہوکر ۱۵۱ نفوس ہوگئی ہے۔ صوبہ جات متصلہ سے مقابلہ کیا جائے تو صوبہ مدراس سے گنجائیت کم لیکن صوبہ بمبئی (باستثناء عدن) اور صوبہ متوسطہ و برار سے زیادہ ہے یعنی ممالک محروسہ میں فی مربع میل ۱۵۱ نفوس ہیں تو صوبۂ مدراس میں ۲۹۷۔ اور صوبۂ بمبئی میں (باستثناء عدن) ۱۴۳۔ اور صوبۂ متوسطہ میں بشمول برار ۱۳۹ نفوس ہیں۔

۴۔ حالات طبعی وغیرہ۔ اس مملکت کی سطح ارضی، موسمی اور آب وہوا کے حالات گزشتہ رپورٹ ہائے مردم شماری میں بالصراحت بیان کردئے گئے ہیں اور یہاں اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی بالخصوص اس وجہ سے بھی کہ کمشنر صاحب مردم شماری ہند کی ہدایت ہے کہ "کسی صوبہ (یا ریاست) کے طبعی جغرافیائی حالات کے بیان کی ضرورت نہیں ہے"۔ لہذا یہاں پر بالاختصار اس کا ذکر کافی ہے کہ دریائے گوداوری اور اس کے معاون پورنا۔ پران ہیتھا۔ مانجرا اور دریائے کرشنا اور اس کے معاون تنگبھدرا بھیما ہوسی دو بڑے سلسلہ ہائے آبی ہیں جو ممالک محروسہ کی قوت تولید ارضی میں اضافہ کرتے ہیں۔ نیز یہ کہ باندازہ سرسری اگر ایک خط مانجرا کے جنوبی گزر سے کھینچا جائے اور بجانب جنوب دریائے کرشنا تک بڑھایا جائے تو وہ ریاست کو دو وسیع اور تقریباً مساوی حصوں میں منقسم کریگا جو ایک دوسرے سے بلحاظ خصوصیات طبقات الارض و نسل انسانی بالکل علحدہ ہیں۔ جو حصہ شمال و غرب میں ہے وہ ڈیکن طبقات کا ہے اور اس میں زیادہ تر مرہٹی بولنے والے رہتے ہیں جس کی وجہ سے مرہٹواڑی کہلاتا ہے۔ اور جو حصہ جنوب اور مشرق میں ہے وہ سنگلاخ اور آہک آمیز ہے اور وہاں تلنگی بولنے والے بستے ہیں اور اسی وجہ سے وہ تلنگانہ کہلاتا ہے۔ مرہٹواڑی کی کالی ریگڑ کی زمین جو ٹریپ کے تحلیل و تجزیہ کا نتیجہ ہے نہایت سیر حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ ایک معقول عرصہ تک نمی کو باقی رکھ سکتی ہے اور گیہوں اور روئی کی وسیع کاشت کیلئے سہولت بخش ہے۔ برخلاف اس کے تلنگانہ کی زمین چونکہ گرانیٹ (طبقہ حجری) سے بنی ہے۔ اس لئے ریتلی ہے اور نمی کو قایم نہیں رکھ سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ اس حصہ ملک میں جہاں کی خاص فصل چاول ہے باغراض زراعتی تالابوں کا وجود نہایت ضروری ہے غرضکہ مرہٹواڑی اور تلنگانہ ریاست کے دو قدرتی خطے ہیں جو الگ الگ خصوصیات رکھتے ہیں۔ اسی وجہ سے اس تمام رپورٹ میں ان دونوں خطہ ہائے قدرتی کے متعلق مختلف مباحث کے لحاظ سے تناسب اور مقابل

اعداد علٰحدہ علٰحدہ درج کئے گئے ہیں۔

۳۔ بارش۔ ریاست کی اوسط بارش تقریباً (۳۰) انچ ہے جس کی ایک بڑی مقدار جنوب مغربی بارش کے موسم میں سالانہ برس جاتی ہے۔ مرہٹواڑی میں بمقابلہ تلنگانہ کے بارش بالعموم کم ہوتی ہے۔

۴۔ قسمت ہائے انتظامی*۔ باغراض انتظامی ریاست چار قسمتوں (اسمات) یا صوبوں اور (۱۶) اضلاع میں بشمول ضلع اطراف بلدہ متعلقہ صرفخاص مبارک منقسم ہے۔ ہر ضلع ایک مجسٹریٹ اور کلکٹر کے تحت ہے جو اوّل تعلقدار کہلاتا ہے۔ ہر ضلع کی ذیلی تقسیم بھر تعلقات میں کی گئی ہے اور ہر تعلقہ تحصیلدار کے تحت ہے دو یا تین تعلقات ایک عہدہ دار حصہ ضلع کے ماتحت کئے گئے ہیں جس کا لقب دوم یا سوم تعلقدار ہے۔

اراضیات صرفخاص مبارک کل ممالک محروسہ میں پھیلے ہوئے ہیں اور جو بلدہ حیدرآباد کے قرب اور اطراف میں واقع ہیں انکا ایک ضلع قرار دیا گیا ہے جو ضلع اطراف بلدہ کے نام سے موسوم ہے اور ایک تعلقدار کے ماتحت ہے جو راست معتمد صرفخاص مبارک کے زیر نگرانی و اقتدار کام کرتا ہے اور بقیہ علاقہ جات صرفخاص جو عہدہ داران دیوانی کے عام نگرانی میں ہیں وہ انہیں اضلاع میں شامل ہیں جہاں وہ واقع ہیں اسی وجہ سے اس رپورٹ اور تختہ جات شہنشاہی میں ضلع اطراف بلدہ کے اعداد و شمار بطور ایک علٰحدہ ضلع کے جداگانہ درج کئے گئے ہیں۔ اور علاقہ جات صرفخاص مبارک کے دوسرے حصص کے اعداد و شمار اس تحصیل یا ضلع میں شامل کئے گئے ہیں جہاں وہ واقع ہیں۔

سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء (سنہ ۱۳۲۰ف تا سنہ ۱۳۳۰ف) کے دہ سالہ دوران میں علاوہ بعض خفیف اندرون ضلع تغیر و تبدل کے ضلع عادل آباد کے تعلقات کی دوبارہ تنظیم ہوئی جس سے دو جدید تعلقات اُٹنور و بوتھ قائم ہوئے۔ جاگیر کلیانی کا تعلق ضلع بیدر سے ضلع گلبرگہ شریف منتقل کیا گیا۔ اور بعض تعلقات کے نام حسب تصریح حاشیہ بدل دئے گئے ہیں۔

ضلع	سابق نام تعلقہ	موجودہ نام تعلقہ
اطراف بلدہ	پٹلور	دھارور
کریم نگر	جمی کنٹہ	حضور آباد
میدک	ہتنورہ، دولت آباد	وقار آباد
نلگنڈہ	چیریال	جنگاؤں
گلبرگہ شریف	کالکی	بشیر آباد
	فیروز آباد	شاہ آباد
عثمان آباد	اوسہ	لاتور

۵۔ حوالہ جات اعداد و شمار متعلق باب ہذا۔ امپیریل ٹیبل نمبر (۱) میں ہر ضلع کا رقبہ اور آبادی درج کی گئی ہے اور اسٹیٹ ٹیبل نمبر (۱) میں جو اس رپورٹ کی جلد دوم امپیریل ٹیبلز کے اختتام پر طبع کیا گیا ہے

---

* تقسیم صوبہ جات کا ذکر جو یہاں کیا گیا ہے وہ ان صوبہ جات سے متعلق ہے جو بوقت مردم شماری قائم تھے اسکے بعد سے صوبہ جات شکست کر دئے گئے ہیں اور اضلاع علیٰ حالہ قایم ہیں عہدہ داران مال کو بوجہ انتزاع اختیارات انتظامی، عدالتی اب صیغہ عدالتی حاصل نہیں ہیں اول تعلقدار کا لقب تعلقدار ضلع ہے۔ دوم و سوم تعلقدار کا لقب مددگار تعلقدار سے مبدل ہوگیا ہے۔

متعلقہ اعداد متعلقہ تحصیلات درج کئے گئے ہیں۔ اس باب کے اختتام پر جو چھ تختہ جات ضمیمہ ملحق ہیں اُن کے منجملہ نمبر (۱) میں آبادی کی گنجائیت بمناسبت بارش و رقبہ جات مزروعہ بتلائی گئی ہے۔ نمبر (۲) میں آبادی کی درجہ بندی بلحاظ گنجائیت کی گئی ہے نمبر (۳) میں گنجائیت آبادی کا تفاوت من ابتدائے ۱۸۸۱ء (۱۲۹۰ف) بتایا گیا ہے جو ملک سرکارعالی میں پہلی باضابطہ مردم شماری کا سال تھا۔ نمبر (۴) میں فطرتی آبادی کا تفاوت بمقابلہ ۱۹۱۱ء (۱۳۲۰ف) ظاہر کیا گیا ہے۔ نمبر (۵) میں اعداد حیات و ممات درج کئے گئے ہیں اور نمبر (۶) میں تعداد نفوس فی مکان اور تعداد امکنہ فی مربع میل ظاہر کئے گئے ہیں۔

۶۔ **گوشوارہ اعداد و شمار رقبہ و آبادی** ۱۸ مارچ ۱۹۲۱ء مطابق ۱۴ اردی بہشت ۱۳۳۰ف کو جو مردم شماری ہوئی وہ ممالک محروسہ میں اپنی نوعیت کی پانچویں تھی اور حقیقی آبادی ۱۲،۴۷۱،۷۷۰ تھی ممالک محروسہ کے رقبہ ۸۲،۶۹۸ مربع میل کے لحاظ سے آبادی کی گنجائیت بمقابلہ گزشتہ ۱۶۲ نفوس فی مربع میل کے ۱۵۱ نفوس فی مربع میل پڑتی ہے۔ چاروں قسمت انتظامی کے منجملہ صوبہ گلبرگہ شریف آبادی و رقبہ دونوں حیثیتوں سے اول ہے جہاں ۲۲،۱۱۷ مربع میل کے رقبہ میں جو ملک بلجیم کا المضاعف ہے ۳،۴۳۴،۰۴۲ نفوس کی آبادی ہے صوبہ میدک جو بلحاظ رقبہ ملک ڈنمارک سے بقدر ایک ہزار مربع میل بڑا ہے۔ اس ریاست کا سب سے چھوٹا صوبہ ہے جس کا رقبہ ۱۷،۶،۸ مربع میل اور آبادی ۲،۸۴۱،۵۹۲ ہے صوبہ اورنگ آباد کی آبادی (۲،۶۸۱،۴۳۰) سب صوبہ جات سے کمتر ہے۔ ملک سرکارعالی کے چاروں صوبہ جات میں بلحاظ رقبہ و آبادی جو تناسب ہے اس کا تقابل شکل ذیل سے ظاہر ہوگا۔

نقشہ باظہار تناسب رقبہ و آبادی

	۴	۸	۱۲	۱۶	۲۰	۲۴	۲۸
صوبہ ورنگل	○○○○ ●●●●	○○○○ ●●●●	○○○○ ●●●●	○○○○ ●●●●	○○○○ ●●●●	○○○○ ●	○
صوبہ میدک	○○○○ ●●●●	○○○○ ●●●●	○○○○ ●●●●	○○○○ ●●●●	○○○○ ●●●●	○ ●●	
صوبہ اورنگ آباد	○○○○ ●●●●	○○○○ ●●●●	○○○○ ●●●●	○○○○ ●●●●	○○○○ ●●●●	○○○	
صوبہ گلبرگہ شریف	○○○○ ●●●●	○○○○ ●●●●	○○○○ ●●●●	○○○○ ●●●●	○○○○ ●●●●	○○○○ ●●●●	○○ ●●●

حلقہ سادہ جملہ رقبہ کا ایک فیصد ہے اور حلقہ سیاہ سے جملہ آبادی کا ایک فیصد مراد ہے۔

دونوں خطہ ہائے قدرتی کے منجملہ تلنگانہ کا رقبہ ۴۱،۳۴۱ مربع میل ہے اور آبادی ۶،۴۱۹،۲۹۰ نفوس ہے اور مرہٹواڑی کا رقبہ ۴۱،۳۵۷ مربع میل اور آبادی ۶،۰۵۲،۴۸۰ نفوس ہے۔ اضلاع کے منجملہ ورنگل جس کا رقبہ ۹،۷۴۴ مربع میل اور آبادی ۹۲۵،۰۴۱ نفوس ہے سب سے بڑا ضلع ہے

اور اطراف بلدہ جس کا رقبہ ۲۵۵۲ مربع میل اور آبادی ۴۹۴،۰۹۶ نفوس ہے سب میں چھوٹا ضلع ہے۔ ضلع کا اوسط رقبہ ۵۱۶۵ مربع میل اور اوسط آبادی ۷۵۴،۲۲۴ نفوس ہوتی ہے۔ ممالک محروسہ کے ضلع کے اوسط رقبہ و اوسط آبادی کا مقابلہ منصلہ صوبہ جات ہند کے ضلاع کی اوسط آبادی اور رقبہ کے ساتھ نقشہ مندرجہ حاشیہ میں کیا جاتا ہے

تناسب رقبہ اضلاع

صوبہ	اوسط رقبہ	اوسط آبادی
ریاست حیدرآباد	۵۱۶۵	۷۵۴۲۲۴
صوبہ متوسط و برار	۴۰۴۹	۶۳۲۲۳۵۸
صوبہ بمبئی	۴۵۰۵	۶۷۰۹۵۶
صوبہ مدراس	۴۷۱۲	۱۵۷۰۱۰۱

۷۔ دہ سالہ دوران کے اہم واقعات جن سے عوام کے حالات متاثر ہوئے۔ جن واقعات کا وقوع اس دہ سالہ عرصہ میں ہوا ہے اور جن سے عوام کے حالات متاثر ہوئے ہیں انکا اجمالی ذکر کرتے ہوئے سب سے پہلے ۱۹۱۲ء (۱۳۲۱ف) میں افتتاح پورنا ہنگولی ریلوے اور ۱۹۱۶ء (۱۳۲۵ف) میں سکندرآباد گدگ ریلوے (تا محبوب نگر) کا تذکرہ ضرور ہے۔ اسی سلسلہ میں اس کا لکھنا بھی مناسب ہے کہ اس دہ سالہ مدت کے اختتام کے کچھ عرصہ بعد ہی موخرالذکر ریلوے لائن کی گدوال تک توسیع ہوئی۔ ۱۹۲۱ء میں جاری شدہ ریلوے لائنوں کا طول بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے ۷۸۱ میل کے ۹۲۸ میل تھا جس کی صراحت درج حاشیہ ہے۔ بالفاظ دیگر فی الحال ہر ۸۹ مربع میل رقبہ کے لئے ایک میل ریلوے لائن ہے بخلاف اس کے ۱۹۱۱ء میں ہر ۱۰۶ مربع میل رقبہ کے لئے ایک میل ریلوے لائن تھی۔

قسم لائن	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء
مسافت جاری شدہ	۷۸۱	۹۲۸
بڑی پٹری	۳۵۴	۳۵۴
چھوٹی "	۳۹۲	۵۳۹
خاص "	۳۵	۳۵

۸۔ آبپاشی۔ اس دہ سالہ دوران میں کارہائے آبپاشی و شوارع کی تعمیر و ترمیم کی طرف زیادہ توجہ معطوف کی گئی۔ تالاب عثمان ساگر جو حضرت اقدس و اعلیٰ کے نام نامی سے موسوم کیا گیا ہے ۱۳۲۸ف مطابق ۱۹۱۹ء میں بصرفہ ۱۰۰ للعہ روپیہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اس تالاب کی تعمیر دو اغراض سے کی گئی۔ ایک تو مدافعت طغیانی رود موسیٰ کیلئے جس سے ۱۹۰۸ء (۱۳۱۷ف) میں کیا کچھ تباہی و بربادی ہوئی تھی۔ اور دوسرے بلدہ حیدرآباد و چھاونی سکندرآباد کے واسطے آب نوشیدنی کی فراہمی کے لئے۔ اس دہ سالہ دوران کے اواخر میں ایک دوسرے تالاب کی بھی تعمیر شروع کی گئی جو اول الذکر کے مساوی اہمیت رکھنے والا ہے اور جس کی لاگت کا تخمینہ ۱۰۰ للعہ کیا گیا ہے اس کا نام حضرت ولی عہد سلطنت کے اسم گرامی کی مناسبت سے حمایت ساگر رکھا گیا ہے۔ اور اس کا کام بعجلت تمام جاری ہے۔ اس کے علاوہ اور کئی کارہائے آبرسانی جن میں سے ہر ایک کی لاگت دو لاکھ سے زائد ہے اس دہ سالہ مدت کے اواخر میں قریب الاختتام تھے کئی وسیع رقبہ جات بالخصوص اضلاع ورنگل نلگنڈہ و میدک میں تحت ذرائع آبپاشی لائے گئے۔

۹۔ شوارع۔ ۱۳۲۱ف (۱۹۱۲ء) میں تعمیر شوارع کا ایک وسیع نظام العمل مرتب کیا گیا جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ اس دہ سالہ مدت کے اختتام پر ممالک محروسہ کے عمدہ نگہداشت شدہ سڑکوں کے طول میں مزید ۳۶۰ میل کا اضافہ ہو کر سڑکوں کا جملہ طول ۴۴۷۵،۲ میل ہوگیا۔

١٠۔ قیام سررشتہ جات جدید۔ ان توسیعات کے علاوہ جو ریلوے لائن اور ذرائع آبپاشی میں عمل میں آئیں سرکار عالی نے اُن مختلف وسائل کے اختیار کرنے میں کوتاہی نہیں کی جن سے رعایائے ملک سرکار عالی کی خوشحالی اور سرسبزی میں اضافہ ہونیکی توقع ہوسکتی تھی۔ اس دہ سالہ مدت میں سررشتہ جات انجمن ہائے امداد باہمی۔ زراعت حفظان صحت صنعت وحرفت۔ اعداد وشمار۔ سکۂ قرطاس و آرائش بلدہ کے قیام سے سرکار عالی کی مستعدانہ مصلحت ملکی ظاہر ہوتی ہے۔ اور اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت اقدس واعلیٰ اپنی رعایا کی صلاح وفلاح میں کسقدر پدرانہ اور مستمر دلچسپی لیتے ہیں۔

١١۔ انجمنہائے امداد باہمی۔ اگرچیکہ سررشتہ انجمنہائے امداد باہمی کا قیام اور اسکے کام کا آغاز ١٣٢٤ف (١٩١٥ء) ہی میں ہوا لیکن ایسی انجمنوں کے مفاد کو رعایا نے ایسا جلد سمجھ لیا کہ پانچ سال کے مختصر سے عرصہ میں ایسے ادارہ جات کے اراکین کی تعداد زائد از توقعات ہوگئی۔ اس طرح بمقابلہ ٢٥ انجمنہائے امداد باہمی کے جو ١٣٢٤ف میں قایم ہوئے (جنمیں ایک مرکزی بنک اور ٢٤ دیہاتی انجمنیں تھیں) اور جسکے ٦٠٨ اراکین تھے ١٣٢٩ف (سنہ ١٩٢٠ء) میں کم از کم ١٢٥٢ انجمنیں قایم ہوگئیں۔ ان کے منجملہ ١٠ مرکزی بنک (١١٢٠) زراعتی اور (١٢٢) غیر زراعتی انجمنیں ہیں اور اراکین کی تعداد علی الترتیب ١٦٩٠- ٤٠٥ - ٢٤ اور ١٠٨٤ ہے۔ بنک کے اداشدہ حصص کا سرمایہ لوعہ روپیہ اور رقوم امانتی کی مقدار زائد از لعہ روپیہ ہے۔ ١٣٢٩ف (سنہ ١٩٢٠ء) میں انجمنہائے زراعتی نے اپنے اراکین کو تقریباً لعہ روپیہ قرض دیا جسکے منجملہ ٤٠ فیصدی سے زائد رقم خریدی مویشی کے لئے۔ ١٤ فیصدی خریدی تخم وسامان خوراک کے لئے۔ ١٣ فی صدی ادائی قرضہ جات خانگی کے لئے۔ ٩ فیصدی ترقی اراضیات کے لئے۔ اور بقیہ مختلف مفید اغراض کے لئے مخصوص تھی۔ ان ادارہ جات کی توسیع کیساتھ ساتھ اُن کے اعمال وفرائض بھی وسیع ہوئے۔ فی الوقت (٦) گودام اور (٢٢) انجمنہائے بافندگان ایسی ہیں جو اصول امداد باہمی پر چلائی جارہی ہیں۔ اور (٩٨) انجمنیں ایسی ہیں جنہوں نے سرکاری قواعد انسداد قحط کو تسلیم کرلیا ہے اور انہی ضوابط کی پابندی سے کام کرنیکا تہیہ کرلیا ہے تاکہ حتی الامکان مصائب قحط کی روک تھام کرسکیں۔ تین مرکزی بنکوں اور بارہ زراعتی انجمنوں نے انتظام کیا ہے کہ چالو کھاتہ جات اور سیونگ بنک جاری کردیں۔

١٢۔ زراعت۔ زراعتی اُمور میں بھی ایک حد تک ترقی ہوئی ہے۔ سررشتۂ زراعت کے مساعی اس درجہ بارآور ہوئے ہیں کہ لانبی ریشہ کی روئی جو باوجود ملکی ہونے کے انحطاط پذیر ہورہی تھی اب اپنی اصلی حالت پر لائی گئی ہے۔ اس قسم کی روئی کی کاشت کے لئے عمدہ تخم کی تقسیم وغیرہ

سے منجانب سررشتہ دل افزائی کی جاتی ہے۔

۱۳۔ ترقی صنعتی۔ اس کا بیان یہاں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مسئلہ ترقی صنعتی کی جانب بھی سرکار کی توجہ مبذول رہی ہے۔ سررشتہ صنعت وحرفت کا قیام صرف اس غرض سے ہوا کہ ملک کے صحیح صنعتی حالات معلوم کئے جائیں بلکہ اس مقصد سے بھی کہ مقامی صنعتوں کی ترقی کے تدابیر اختیار کئے جائیں اور جو لوگ ملک سرکار عالی میں جدید صنائع جاری کرنا چاہتے ہوں اُنکو فنی مشورے سے مدد دیجائے۔ اگرچیکہ اس دہ سالہ مدت میں گرنیہائے پارچہ بافی کی تعداد سابقہ ہی قایم رہی یعنی (۳) لیکن روئی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کی گرنیوں کی تعداد ۱۳۲۰ف (۱۹۱۱ء) کے ۲۰۰ سے بڑھکر ۱۳۲۹ف (۱۹۲۰ء) میں ۲۴۰ ہوگئی۔ اور دوسرے کارخانہ جات ۳۵ سے ۱۲۶ ہوگئے۔ آٹے اور چاول کی (۵۵) گرنیاں بلدہ حیدرآباد میں قوت برقی سے چلتی ہیں۔ اور اس کا ہرطرح امکان ہے کہ مستقبل قریبہ میں قوت برقی سے صنائع میں زیادہ کام لیا جانے لگیگا۔ سررشتہ صنعت وحرفت نے جو آزمائشی باقندگی کے تجربہ کرائے اس سے فلائی شٹل والے ماگھ کی سودمندی جلاہوں پر بخوبی ثابت ہوگئی ہے اور وہ تعداد کثیر میں اس سے کام لینے لگے ہیں۔

۱۴۔ مجلس آرائش بلدہ۔ مجلس آرائش بلدہ نے جس کے ذمہ ۱۳۲۴ف (۱۹۱۵ء) میں محلہ جات متاثرہ طغیانی رود موسی بابتہ ۱۳۱۷ف (۱۹۰۸ء) کی درستی واصلاح اور آئندہ شمالی مکانات تعمیر کر کے گنجان محلوں کی آبادی کو گھٹانے کا کام تفویض کیا گیا تھا۔ اپنے کام کا حصۂ عظیمہ بصرف زر کثیر مکمل کر لیا ہے۔ صرف ۱۳۲۹ف (۱۹۲۰ء) میں کارہائے تعمیری و معاوضۂ اراضیات محصلہ باغراض تعمیر پر ۵ لاکھ روپے صرف ہوئے ہیں۔

۱۵۔ تعلیم۔ عام تعلیم کے بارہ میں حضرت اقدس واعلیٰ کی توجہ عالی خاص سرگرمی کیساتھ مبذول رہی ہے۔ چنانچہ بمراحم خسروانہ ذہنی بیداری کی بنیاد میں قیام جامعہ عثمانیہ سے قائم فرمادیگئی ہیں جو اس اعتبار سے عدیم المثال ہے کہ زبان اردو کے ذریعہ (جو زبان مروّجہ اور سرکاری زبان ہے) اعلے شعبہائے علوم میں تعلیم دینے کے خیال کو عملی جامہ پہنانے کی یہ پہلی کوشش ہے۔ گو کہ زبان انگریزی کی تعلیم بطور ایک علحدہ مضمون کے لازمی رہیگی۔ معاملات تعلیمی میں جو ترقی ملک سرکار عالی میں ہوئی ہے وہ فی الحقیقت اس دہ سالہ مدت کا ایک نمایاں پہلو ہے۔ اس مدت کے دوران میں جیساکہ باب ہشتم کے ملاحظہ سے واضح ہوگا۔ تعلیمگاہوں کی تعداد میں (۴۰) فی صدی اور متعلمین کی تعداد میں ۱۲۰ فی صدی کا اضافہ ہوا ہے۔ مجلس صفائی بلدۂ حیدرآباد نے ۸ مدارس جاری کئے ہیں جنمیں ۹۱۷

طلبہ کو ابتدائی تعلیم مفت دیجاتی ہے۔

رعایا کی حالت سنبھالنے کے لئے اس دہ سالہ مدت کے دوران میں بہت کچھ کیا گیا لیکن بدقسمتی سے قدرت کی طرف سے اس کی تائید نہیں ہوئی۔ ان دس سال کے منجملہ سالوں میں نہایت تفریطاً یا مضرت بخش افراط کیساتھ بارش ہوئی اور جو جان ستانی مہلک طاعون اور اس سے زیادہ بیرحم انفلوئنزا کے باعث ہوئی وہ نہایت سنگین تھی۔

۱۶۔ حالات موسمی۔ اس دس سال کے عرصہ میں جو موسمی اور دوسری نوعیت کے حالات ہر سال شائع ہوتے رہے انکا مختصر ذکر یہاں بے محل نہ ہوگا کیونکہ اس سے ایک بڑی حد تک معلوم ہو جاویگا کہ کون کونسے فطرتی عناصر آبادی کی عام ترقی میں معاون یا مخالف رہے اور اُن سے کیسے کیسے اقتصادی حالات پیدا ہوتے رہے۔

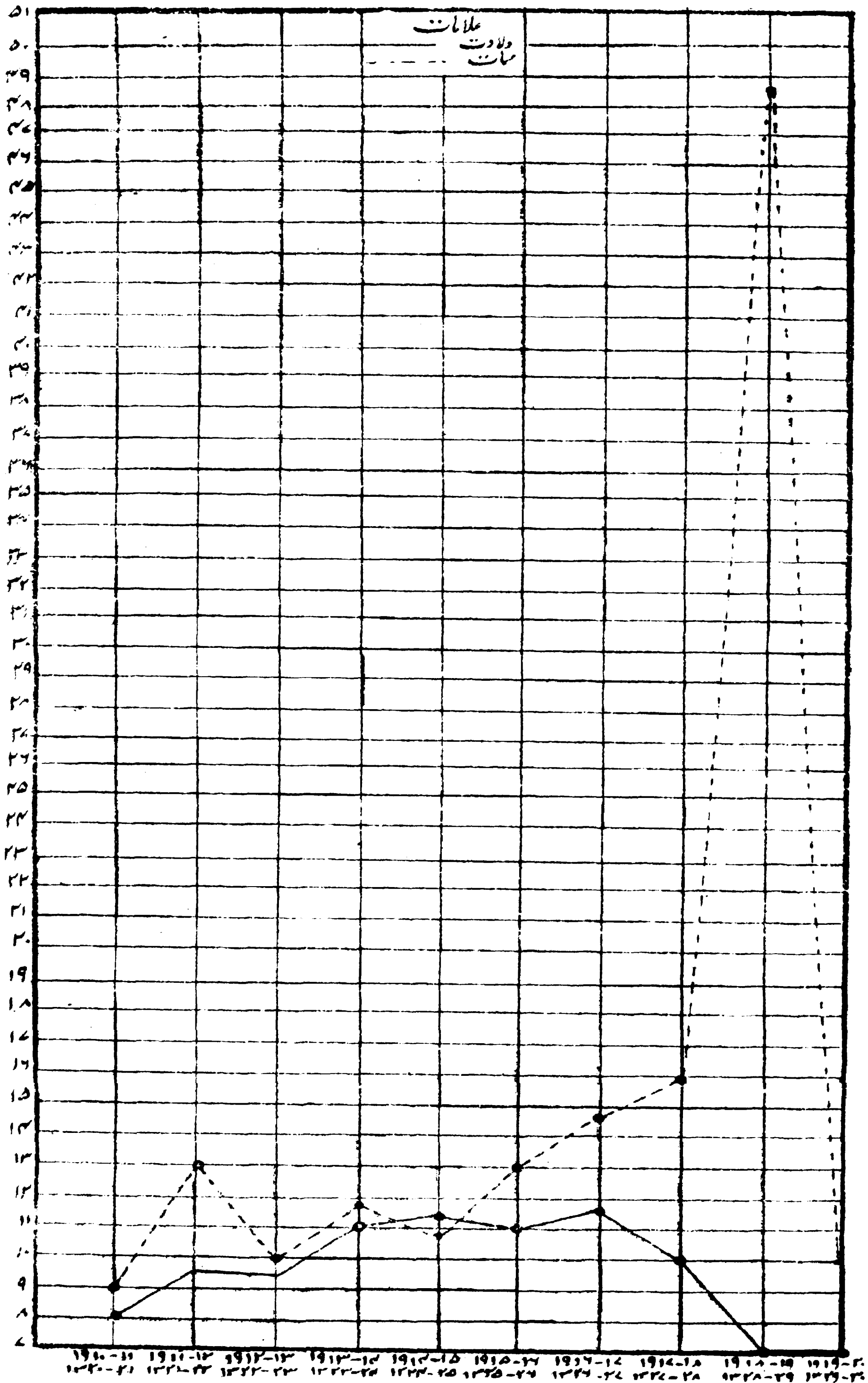
سنہ ۱۳۲۰ ف (اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ تا ۱۹۱۱ء) کی جملہ بارش گو کہ لحاظ مقدار زیادہ نہ تھی تاہم اغراض زراعتی کے لئے کافی تھی۔ اگر جنوب مغربی بارش کا آخری زمانہ کثرت بارش سے نقصان دہ نہ ہوتا تو تمام فصلوں کو فائدہ پہنچتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ چاول اور اجناس روغندار کی فصلیں تو نہایت عمدہ ہوئیں لیکن روئی کی فصل کو ماہ سپٹمبر (آبان) کی شدید بارش سے نقصان پہنچا۔ سنہ ۱۳۲۱ ف (سنہ ۱۹۱۱-۱۹۱۲ء) میں بالعموم امساکِ باراں رہا۔ اور بجز جوار کے دوسری تمام فصلوں کا رقبہ زیر کاشت اور پیداوار اوسط سے کم رہا۔ روئی صاف کرنے کی اکثر گرنیاں فصل پنبہ کی کم یابی کی وجہ سے بند کرنی پڑیں۔ ممالک محروسہ سرکار عالی میں طاعون کی گرم بازاری رہی اور صرف بلدہ حیدرآباد میں ۱۶ ہزار سے زائد نفوس ہلاک ہوئے۔ سنہ ۱۳۲۲ ف (سنہ ۱۹۱۲-۱۳ء) میں ملک سرکار عالی کے مغربی اور شمالی اضلاع میں بارش کم ہوئی جہاں کئی ماہ تک چارہ کا قحط رہا۔ مشرقی اضلاع میں کافی بارش ہوئی اور فصول توقع سے بہت زیادہ بار آور ہوئیں لیکن اس سے ملک کے دوسرے حصص کے تباہ شدہ فصول کی تلافی نہیں ہوسکی۔ ۔۔۔ لاکھ کی حد تک مالگزاری برآمدہ کرنی پڑی اور دو لاکھ سے زیادہ قرضہ جات تقاوی سرکار سے دئے گئے۔ سنہ ۱۳۲۳ ف (سنہ ۱۹۱۳-۱۴ء) میں بلحاظ مقدار اعتدال سے زیادہ بارش ہوئی لیکن بلحاظ تقسیم ہر طرف برابر رہی۔ زیادہ اہم اجناس کی فصلیں اوسط سے بھی زیادہ بہتر ہوئیں لیکن اس سال کا موسم صحت بخش نہیں رہا اور اموات کی تعداد میں بمقابلہ سالِ ماسبق (۱۶) ہزار کی زیادتی ہوئی۔ سنہ ۱۳۲۴ ف (سنہ ۱۹۱۴-۱۵ء) میں بارش اچھی ہوئی اور فصلیں بھی عمدہ ہوئیں لیکن بوجہ جنگ عظیمہ یورپ تجارت میں خلل پڑگیا اور پنبہ اور اجناس روغندار فروخت نہیں ہوئے قیمتیں

گھٹ گئی تھیں اور اُن اجناس کی بڑی مقدار کی نکاسی نہ ہو سکی ۱۳۲۵ف (۱۶-۱۹۱۵ء) میں بارش کثیر اور ہر طرف پھیلی ہوئی رہی لیکن بعض اضلاع میں طاعون شدت کیساتھ شائع رہا اور ختم سال پر بلدہ حیدر آباد بھی اس سے متاثر ہوا۔ ۱۳۲۶ف (۱۷-۱۹۱۶ء) مختلف حیثیتوں سے عوام کے لئے مشکلات کا سال رہا۔ اوائل سال میں زراعتی حالات نہایت امید افزا تھے لیکن جبکہ فصل خریف پختگی کے قریب پہنچ رہی تھی بے موقع شدید بارش ہوئی جس سے روئی اور اجناس روغندار کی فصلیں کم از کم بقدر ۳۰ فی صدی تلف ہوگئیں۔ شمال مشرقی بارش کا زمانہ بھی مایوس کُن رہا کیونکہ اس میں ناکافی بارش ہوئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فصل ربیع جس پر رعایا کی خوراک کا انحصار ہے اوسط سے بہت گھٹ کر رہی۔ کُل سامان کی عام گرانی اور بالخصوص اجناس خوردنی اور پارچہ کی گرانی کا فطرتی نتیجہ یہ نکلا کہ طبقۂ غربا کی زندگی کا معمولی معیار بھی عام طور پر تنزل پذیر ہو گیا۔ اور طاعون کی نہایت ہی شدید اشاعت سے اُنکی پریشانیوں میں اور اضافہ ہوا۔ ممالک محروسہ میں اس مرض سے ۵۰ ہزار سے زائد اموات واقع ہوئیں جن میں صرف بلدۂ حیدر آباد کے ۱۵ ہزار سے زیادہ اموات شریک ہیں۔ اُس کے بعد کا سال یعنی ۱۳۲۷ف (۱۸-۱۹۱۷ء) بھی ایسا ہی پریشان کُن تھا۔ ابتدا میں تو زراعتی حالات موافق تھے لیکن ماہ نومبر (دی) کی شدید اور بے موقع بارش نے ہر فصل کو نقصان پہنچایا حتیٰ کہ فصل برنج آبی بھی مستثنیٰ نہ رہ سکی۔ فصول اجناس خوردنی کی تباہی ایک سخت مصیبت ثابت ہوئی۔ بعض اضلاع میں جوار کا نرخ فی روپیہ ۵ آثار بلکہ اس سے بھی کم رہا۔ اور اجناس خوردنی کی قیمتیں فی الحقیقت اتنی گراں یا گراں تر ہوگئیں جتنی کہ ۱۳۰۹ف (۱۹۰۰-۱۸۹۹ء) کے قحط میں تھیں۔ بوجہ جنگ ریل کے ڈبوں کی کمیابی کے سبب سے جو درآمد اجناس میں مشکلات پیش آئیں اس سے عام گرانی میں مزید اضافہ ہو گیا۔ ان مصائب کو کم کرنیکے لئے سرکار کو مختلف وسائل اختیار کرنے پڑے جیسے کہ درآمد مال کے لئے ریلوے ویگنس مہیا نہ ہو جائیں برآمد ممنوع قرار دیگئی۔ اور غربا کی امداد کے لئے غلہ کی دوکانات ارزاں فروشی قایم کی گئیں۔ کارہائے امدادی جاری کئے گئے اور ایک خاص عہدہ دار کا غیر معمولی اقتدارات کیساتھ بطور ناظم اکولات تقرر کیا گیا۔ رعایا کو ۲۰ لاکھ روپیہ بطور تقاوی تقسیم کئے گئے اور کارہائے خفیفہ آبپاشی کے لئے دولاکھ روپیہ منظور کئے گئے۔ عوام کے مصائب میں اضافہ کرنیکے لئے اضلاع میں بالعموم طاعون بھی شائع رہا۔ ۱۳۲۸ف (۱۹-۱۹۱۸ء) بھی خصوصیت کیساتھ نا مساعد رہا۔ جنوب مغربی بارش قبل از وقت شروع ہوئی اور بعد میں بھی کوئی زور پکڑ نہ سکی۔ شمال مشرقی بارش

بھی کم ہوئی اور شمالی اضلاع میں تو مطلقاً اس کا فقدان رہا۔ ہم اجناس خوردنی کے فصول کا رقبہ اور ان کی پیداوار بھی اوسط سے بہت کم رہی۔ کیونکہ کل اجناس خوردنی کی فصلیں کامل نہیں تو جزوی طور پر تباہ ہوگئیں۔ کارہائے امدادی جاری کرنے اور پھر ماہ بماہ وسیع کرنے کی ضرورت داعی ہوئی کیونکہ ۳۰ تعلقے یعنی ممالک محروسہ کا ایک ثلث رقبہ قحط زدہ قرار دیا گیا۔ کارہائے امدادی پر کام کرنے والے مزدوروں کی روزانہ اوسط تعداد ۸۵ ہزار رہی۔ مالگزاری اراضی کے منجملہ کم از کم (روپیہ) کی معافی دیگئی اور کارہائے امدادی پر مجموعی طور پر ( ) روپے صرف ہوئے۔ قحط کے علاوہ اس سال ایک نہایت ہی مہیب آفت انفلوئنزا کی شکل میں نازل ہوئی۔ ابتدائً بلدۂ حیدرآباد میں بتدریج مرض پھیلا۔ اور اواخر سپٹمبر (آبان) میں شرح اموات ۵٫۶۴ فی ہزار آبادی تک بڑھ گئی۔ ماہ اکٹوبر (آذر) میں بسرعت تمام زیادتی ہوئی اور اس حد تک بڑھی کہ اسی مہینے کی ۲۰ تاریخ کو (۲۲ر آذر ۱۳۲۸ف مطابق ۱۲ محرم ۱۳۳۷ھ) ۴۶۴ کی دہشتناک تعداد میں اموات واقع ہوئیں۔ اس کے بعد کمی ہوتی گئی اور اختتام نومبر (دی) پر مرض کا بالکلیہ ازالہ ہوگیا۔ اضلاع میں یہ مرض موضع بموضع نہایت سرعت کے ساتھ پھیلا۔ نہایت احتیاط کیساتھ اندازہ کیا جائے تو بھی مجموعی طور پر اس وبا سے کم از کم ۳ لاکھ ۰ دہزار نفوس یا بلحاظ مردم شماری ۱۹۱۱ء (۱۳۲۰ف) فیصدی ۲ نفوس سے زیادہ ہلاک ہوئے۔ اس سال اکثر اضلاع میں طاعون بھی شائع رہا۔ ۱۳۲۹ف (۲۰-۱۹۱۹ء) کی بارش ناکافی ہوئی اور ہر جگہ یکساں نہیں رہی اور مجموعی مقدار اوسط سے تقریباً نصف رہی۔ ممالک محروسہ کے (۱۶) اضلاع کے منجملہ (۱۱) اضلاع میں پانی کی قلت رہی۔ بعد کی بارش سے ایک حد تک حالت سنبھلی۔ فصل خریف بعض اضلاع میں اوسط سے بہتر اور فصل ربیع عموماً کامیاب رہی۔ اس کا ایک نتیجہ یہ نکلا کہ غلہ کے نرخ میں ارزانی ہوگئی۔ لیکن طاعون ملک سے رفع نہیں ہوا۔ چنانچہ ۱۲ ہزار نفوس سے زیادہ کی ہلاکت کا باعث ہوا۔ صرف بلدۂ حیدرآباد ہی میں ۶ ہزار سے زیادہ آدمی اس کی نذر ہوگئے۔ اس سال ملیریا (بخار) طاعون سے بھی زیادہ مہلک ثابت ہوا اور صرف اسی ایک مرض کی وجہ سے ۸۰ ہزار نفوس نذرِ اجل ہوگئے۔ اس سال اور گزشتہ سال کے مصائب نے باہم ملکر شرح پیدائش بہت گھٹادی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس سال کی شرح ولادت دہ سالہ عرصہ میں سب سے کمتر رہی۔

۱۷۔ **امراض وبائی۔** اس دہ سالہ مدت میں طاعون اور ہیضہ سے مجموعی طور پر علی الترتیب ۳۲۵۴۹۱ و ۲۲۴۶ نفوس ہلاک ہوئے اور انفلوئنزا نے جو تباہی مچائی اس کا اثر یہ ہوا کہ تعداد اموات میں اور بہت زیادتی ہوگئی۔ اس دہ سالہ دوران کے

شکل ترسیمی باظہار تعداد ولادت و اموات (بحذف چار صفر) ہر سال من ابتدائے سنہ ۱۹۱۰-۱۱ء (سنہ ۱۳۲۰-۲۱ ف) لغایت سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء (سنہ ۱۳۲۹-۳۰ ف)



ہر سال میں سوائے ایک مستثنیٰ سال ۱۳۲۴ف کے شرح پیدائش سے شرح اموات بہت زیادہ رہی۔ شکل نمبر (۲) میں اس دہ سالہ مدت کے حقیقی اعداد پیدائش و ممات (بحذف چار صفر) ظاہر کئے گئے ہیں اور ضمیمہ تختۂ نقشہ جات سے جو اس باب کے آخر میں ملحق کیا گیا ہے معلوم ہوگا کہ اس مدت میں بمقابلہ پیدائش اموات کی زیادتی سے جو نقصان ہوا ہے وہ ۱۹۱۱ء (۱۳۲۰ف) کی مردم شماری کے لحاظ سے ۴ فیصد سے زیادہ ہے۔ آبادی کی اس دہ سالہ کمی کا فطرتی اثر یہ ہوا کہ طبقۂ مزدوران میں انحطاط ہو گیا جیسا کہ مزدورانِ زراعتی کی تعداد سے ہویدا ہے اور جن کا تناسب بلحاظ مردم شماری ۱۹۱۱ء (۱۳۲۰ف) جملہ آبادی کا ۱۳ فیصد تھا مگر ۱۹۲۱ء (۱۳۳۰ف) کی مردم شماری میں ۹ فی صد سے کم رہ گیا۔ اس مدت میں شرح اُجرت میں جو اضافہ ہوتا رہا اُس کا یہ بھی ایک سبب ہے۔

۱۸۔ **حالاتِ صوبہ جات متصلۂ علاقۂ سرکارِ عظمت مدار۔** ملک سرکار عالی کے موسمی و عام صحت کے حالات متذکرۂ بالا کے مقابلہ میں ملک سرکار عظمت مدار کے ایک بڑے حصے کے حالات کچھ بہتر نہ تھے۔ صوبہ بمبئی کی حالت کمشنر صاحب مردم شماری ہند کے الفاظ میں یہ تھی کہ "اس دہ سالہ مدت کے درمیانی حصہ میں چند سال اچھے تھے لیکن ابتدا اور انتہا کے حالات خراب تھے۔ ۱۲-۱۹۱۱ء میں صوبہ کے بعض حصوں میں کارہائے امدادی کی ضرورت لاحق ہوئی اور طاعون و ہیضہ بھی شائع رہا اور ۱۹-۱۹۱۸ء تو فصول کی عام بربادی اور وبائے انفلوئنزا کے سخت حملہ کے اعتبار سے صوبہ کی تاریخ میں غالباً بدترین سال رہا۔ انفلوئنزا کی شرح اموات کا اندازہ ۲۲ فی ہزار آبادی کیا گیا۔ ۱۹۱۱ء اور سنین ۱۹۱۶ء تا ۱۹۱۸ء میں طاعون شدید رہا۔ ۱۹۱۲ء اور ۱۹۱۶ء میں شرح پسماندگی کم تھی اور ۱۹۱۷ء و ۱۹۱۸ء میں شرح پیدائش سے شرح اموات زیادہ تھی۔ صوبہ جات متوسطہ و برار میں ۱۲-۱۹۱۱ء سے ۱۷-۱۹۱۶ء تک فصلوں کی حالت میں حدِ اعتدال سے چنداں زیادہ فرق نہیں آیا۔ البتہ ۱۴-۱۹۱۳ء میں صوبہ کے شمالی حصوں میں جزئی طور پر فصلیں تلف ہوئیں۔ ۱۹-۱۹۱۸ء میں سخت بدہنگامی اور بعض اضلاع میں قحط رہا لیکن اس کے بعد کا سال ایسا بہترین تھا کہ عرصہ دراز سے اتنا اچھا نہیں ہوا تین سال میں اب دوسری بار قحط کا تو نہیں مگر بدہنگامی کا اندیشہ کیا جا رہا ہے۔ وبائے انفلوئنزا نے جملہ آبادی کا ۶ فیصد حصہ ۱۹۱۸ء کے آخر میں تباہ کر دیا۔ اور سال مابعد کی شرح پیدائش کو اسقدر گھٹا دیا کہ سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط کے بعد سے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس دہ سالہ عرصہ میں جتنے اموات بتائے گئے ہیں وہ ولادت سے کچھ زیادہ ہی ہیں" صوبہ مدراس میں بجز ۱۹-۱۹۱۸ء کے مجموعی لحاظ سے موسم موافق رہا اور فصلیں اچھی ہوئیں۔ ۱۹-۱۹۱۸ء میں جنوب مغربی بارش ہر طرف کم ہوئی اور شمال مشرقی بارش بدیر ہوئی۔ جو قطعات بہت زیادہ متاثر ہوئے وہ شمالی

سرکار اور دکن کے تھے۔ ضلع گنجام کے شمال میں ایک ہزار مربع میل سے زائد رقبہ میں سخت مُصیبت پھیلی ہوئی تھی اور ماہ اکٹوبر ۱۹۱۹ء میں جبکہ بدترین زمانہ تھا روزانہ امداد پانیوں کی تعداد ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ رہی۔ ۱۹۱۱ء سے ۱۹۱۹ء تک ۹ سال میں ۵۸,۰۰۰ نفوس ہیضہ سے ۲,۵۴,۰۰۵ نفوس چیچک سے ہلاک ہوئے۔ ضلع بلاری میں سوءِ اتفاق سے اس کُل مدتِ دہ سالہ میں طاعون پھیلا رہا اِس صُوبہ کے جُملہ اموات طاعونی ۹۰,۰۰۰ کے منجملہ کم ازکم ۳۵,۰۰۰ اموات صرف اس ضلع کے حِصّہ میں آتے ہیں۔..........

انفلوئنزا سے کم ازکم ۶ لاکھ انسان ضائع ہوئے ۔“

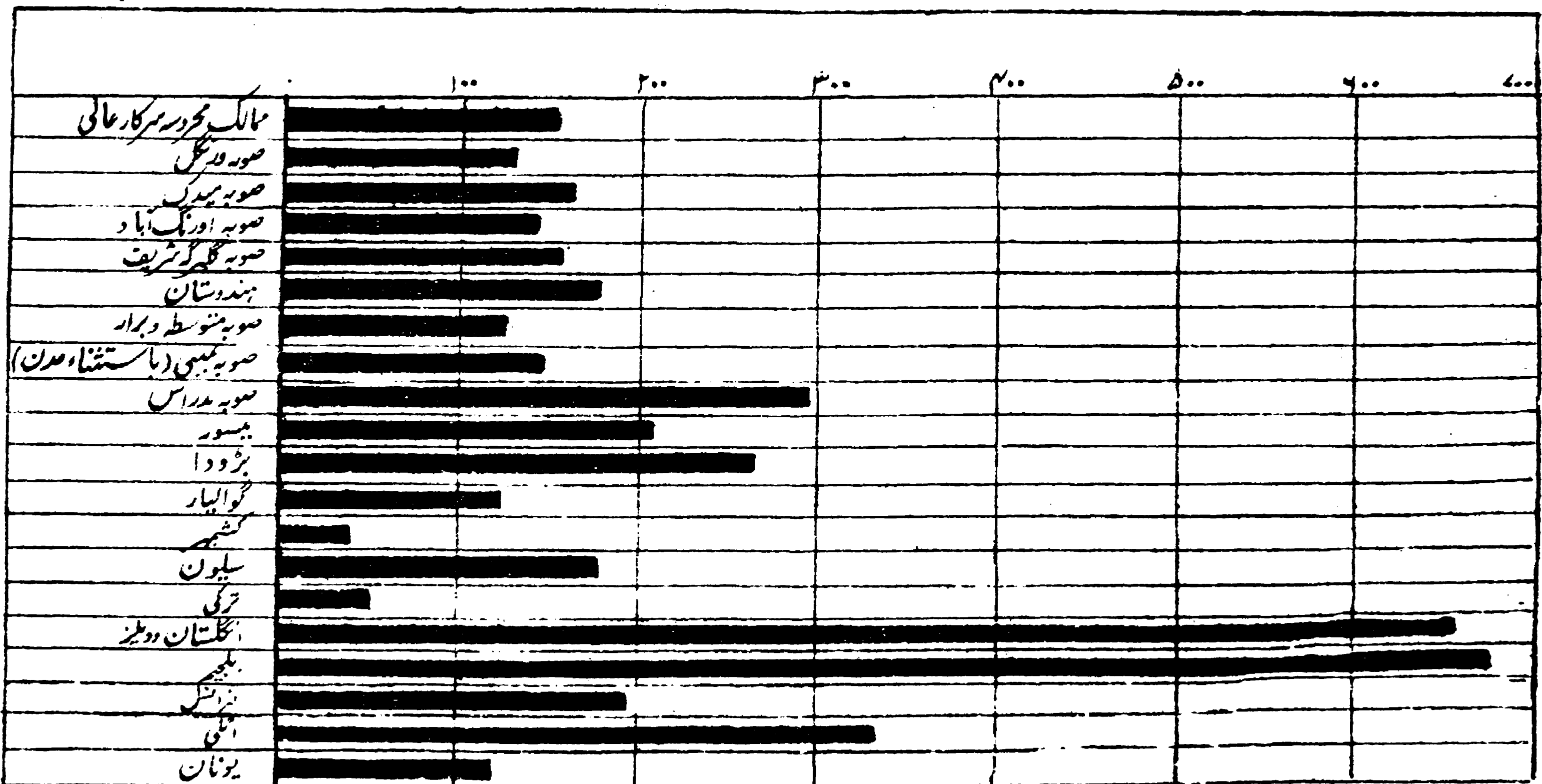
ان بیقاعدہ موسمی اورغیر معمولی وبائی حالات نے طبعی طور پر آبادی کی رفتار ترقی پر اور ترکِ وطن کرنے والوں یا آکر بسنے والوں پر بالعموم ناموافق اثر ڈالا۔

۱۹۔ گنجانی۔ جیسا کہ قبل ازیں ذکر آچکا ہے ملک سرکار عالی کی اوسط گنجانیت فی مُربع میل ادا نفوس ہے۔ ہر دو خطہ ہائے قدرتی کے منجملہ خطہ تلنگانہ کی گنجانیت جس میں بلدہ حیدرآباد واقع ہے فی مربع میل ۱۵۵ ہے اور خطہ مرہٹواڑی کی ۱۴۶۔ اگر بلدہ حیدرآباد کو خارج کردیں تو تلنگانہ کی گنجانیت مرہٹواڑی کے تقریباً مساوی ہوجاتی ہے۔ چاروں اسمات انتظامی کے منجملہ میدک باعتبار گنجانیت (۱۶۰) نفوس فی مربع میل سب میں مقدم ہے اور اس کے بعد گلبرگہ (۱۵۵) پھر اورنگ آباد (۱۳۶) اور سب سے آخر میں ورنگل (۱۲۸) آتا ہے اگر متصلہ صوبہ جات برطانوی ہند کا مقابلہ کیا جائے تو صوبہ متوسطہ و برار وصوبہ بمبئی (باستثناء عدن) میں تعداد نفوس فی مربع میل بمقابلہ حیدرآباد کم پڑتی ہے اور صوبہ مدراس کی گنجانیت اس ملک کے مقابلہ میں تقریباً دونی ہے۔

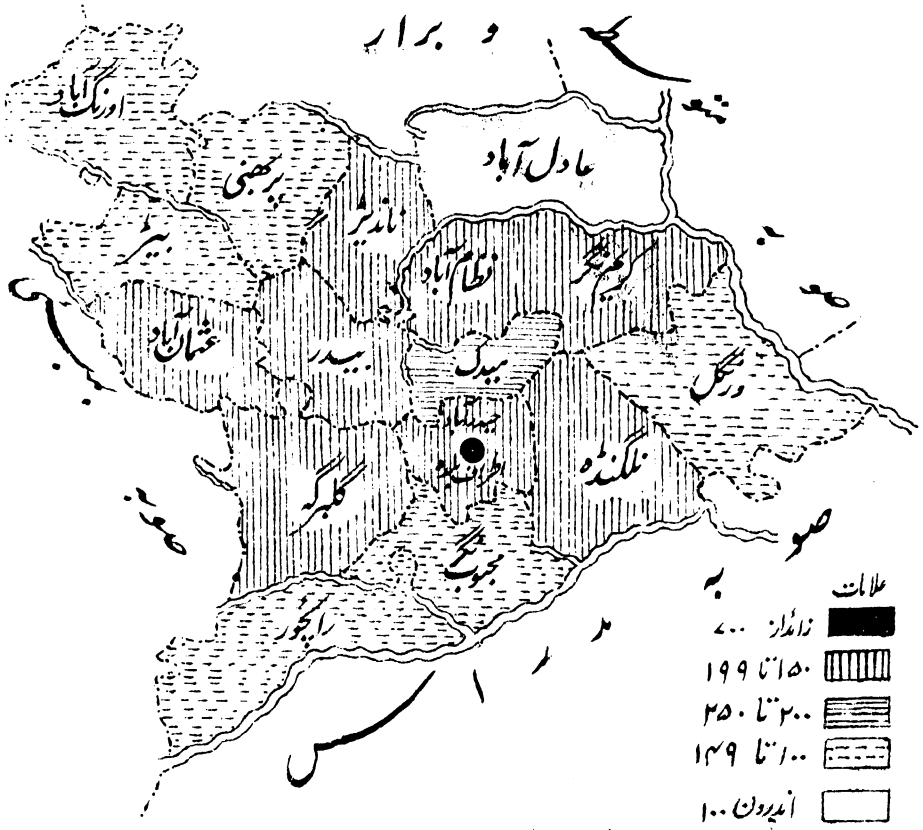
شکل ذیل میں ملک سرکار عالی اور اس کے اسمات انتظامی کا مقابلہ بہ حیثیت مجموعی کُل ہندوستان سے اور بعض صوبہ جات وریاست ہائے ہند سے اور یورپ اور ایشیا کے چند منتخب ممالک سے کیا گیا ہے۔

(شکل اظہار تناسب گنجانیت صفحہ ۱۴ پر درج ہے)

شکل باظہار تناسب گنجانیت و تقابل بہ صوبہ جات و ریاست ہائے دیگر



آبادی کی ضلع واری سرسری گنجانی نقشۂ ذیل میں ظاہر کی گئی ہے۔



اضلاع کے منجملہ سب سے زیادہ گنجانی (۲۰۱ نفوس فی مربع میل) میدک میں اور سب سے کم (۹۰) عادل آباد میں ہے۔ یہ دونوں اضلاع تلنگانہ میں واقع ہیں اور ۱۹۱۱ء میں بھی اُن کے یہی مراتب تھے۔ خطۂ مرہٹواڑی میں سب سے زیادہ گنجانی (۱۷۸) ناندیڑ کو اور سب سے کم (۱۱۳) بیڑ کو حاصل ہے۔ بقیہ اضلاع کے منجملہ تلنگانہ کے دو (ورنگل و محبوب نگر) اور مرہٹواڑی کے تین (اورنگ آباد، پربھنی و رائچور) اضلاع میں فی ضلع (۱۵۰) سے بھی کم گنجانی ہے

اور تلنگانہ کے چار (اطراف بلدہ ۔ کریم نگر ۔ نظام آباد اور نلگنڈہ) اور مرہٹواڑی کے تین (گلبرگہ عثمان آباد و بیدر) اضلاع میں (۱۵۰) سے زیادہ ہے ۔

۲۰۔ گنجانی بہ تناسب رقبہ مزروعہ ضمیمہ تختہ نشان (۱) میں گنجانیت آبادی بمقابلہ بارش رقبہ قابل کاشت ۔ رقبہ مزروعہ و فصول دکھائی گئی ہے ۔ تلنگانہ کی اوسط بارش مرہٹواڑی سے زیادہ ہے ۔ لیکن خطہ اول الذکر میں رقبہ قابل کاشت کا فی صدی تناسب ۶۶،۶ ہوتا ہے اور اس کے مقابلہ میں خطہ موخر الذکر میں ۸۰،۳ ہوتا ہے ۔ صرف قابل کاشت رقبہ کے لحاظ سے گنجانی کا اندازہ کیا جائے تو بمقابلہ مرہٹواڑی کے (۱۶۸) نفوس کے تلنگانہ میں (۲۳۲) نفوس فی مربع میل پڑتے ہیں ۔ اور اگر صرف رقبہ مزروعہ کا لحاظ کیا جائے تو یہ تناسب اور بڑھ جاتا ہے ضمیمہ تختہ نشان (۱) سے ظاہر ہوگا کہ جملہ رقبہ کے لحاظ سے رقبۂ مزروعہ کا تناسب تلنگانہ میں (۴۵،۷) اور مرہٹواڑی میں (۷۲،۴) ہے ۔ اور اس بنیاد پر اگر گنجانی کا اندازہ لگایا جائے تو تلنگانہ اور مرہٹواڑی میں فی مربع میل علی الترتیب ۳۳۹ و ۲۰۲ نفوس پڑتے ہیں ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آبادی کی زیادہ گنجانیت قایم رکھنے کی صلاحیت جو تلنگانہ کو حاصل ہے اس کا انحصار نہ رقبہ قابل کاشت پر ہے اور نہ اراضی مزروعہ پر کیونکہ ان دونوں حیثیتوں سے مرہٹواڑی کو تلنگانہ پر فوقیت حاصل ہے تو اب وہ کونسے اسباب ہیں جو ان دونوں خطوں کی گنجانیت میں اتنے تفاوت کے باعث ہیں ؟

ایک ایسے زراعتی ملک میں جیسا کہ حیدرآباد ہے تقسیم آبادی کے نمایاں عناصر کا تعلق فطرتاً حالات زرعی سے ہوگا ۔ اور جب کہ رقبۂ مزروعہ کے فی صدی تناسب کی زیادتی سے مرہٹواڑی کو زیادہ گنجانیت حاصل نہیں ہے تو اس کی ضرورت ہے کہ اس کے سبب یا اسباب کی جستجو ایکطرف نوعیت کاشت ۔ مقدار بارش ۔ ذرائع آبپاشی وغیرہ میں اور دوسری طرف حالات اقتصادی مثلاً منڈی کی قربت ۔ رستوں کی سہولت ۔ اور معیار زندگی وغیرہ میں کیجائے ۔ تلنگانہ میں وسیع صحرائی رقبہ جات ہیں اور زمین رتلی ہے ۔ بارش زیادہ ہوتی ہے (۳۲ انچ) اور ذرائع آبپاشی اچھے ہیں ۔ اس لئے یہ خطہ چاول کی توسیع کاشت کے لئے زیادہ موزوں ہے ۔ برخلاف اس کے مرہٹواڑی میں رقبہ جات صحرائی معدود ے چند ہیں ۔ بارش کم ہوتی ہے (۲۸ انچ) نہ آبپاشی کے نالے ہیں اور نہ بڑے تالاب ہیں ۔ وہاں کی زمین زیادہ تر عمدہ سیاہ ریگڑ کی قسم ہے جو نمی کو قائم رکھ سکتی ہے اور گیہوں اور پنبہ کی وسیع کاشت کے لئے موزوں ہے ۔ تلنگانہ میں بالعموم چار فصلیں ہوتی ہیں ۔ آبی و تابی خریف

ربیع اور مرہٹواڑی میں صرف دو فصلوں خریف اور ربیع میں کاشت ہوتی ہے۔ چاول۔ جوار۔ باجرہ ارنڈی۔ تل اور مختلف اقسام کے دال تلنگانہ کے اور گیہوں۔ روئی۔ جوار۔ باجرا۔ السی اور دال کے مختلف اقسام مرہٹواڑی کے خاص اجناس ہیں۔ اگرچہ کہ دال جوار۔ باجرا۔ اور اجناس روغندار کی کاشت دونوں خطوں میں مشترک ہے۔ لیکن چاول تلنگانہ کے ساتھ اور گیہوں اور روئی مرہٹواڑی کے ساتھ خصوصیت رکھتے ہیں۔ تختہ ضمیمہ نشان (۱) میں تفصیلی طور پر مختلف اجناس کے رقبہ مزروعہ کا تناسب ضلعواری ظاہر کیا گیا ہے اور ذیل کا نقشہ اسی کی مزید وضاحت کرتا ہے۔ رقبہ مزروعہ کے لحاظ سے جو گنجائنت آبادی ہر ضلع میں ہے وہ بھی نقشہ میں درج کردیگئی ہے۔

نقشہ باظہار تناسب کاشت اجناس مختلفہ در اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی

۰ ۱۰ ۲۰ ۳۰ ۴۰ ۵۰ ۶۰ ۷۰ ۸۰ ۹۰ ۱۰۰

اورنگ آباد (۱۶۱)
بیڑ (۱۵۷)
پربھنی (۱۸۹)
ناندیڑ (۲۴۴)
گلبرگہ شریف (۲۳۳)
رائچور (۱۹۸)
عثمان آباد (۲۲۳)
بیدر (۲۲۹)
میدک (۴۷۲)
محبوب نگر (۲۹۸)
نلگنڈہ (۲۸۱)
نظام آباد (۴۸۱)
ورنگل (۳۰۰)
عادل آباد (۲۳۷)
کریم نگر (۳۸۶)
اطراف بلدہ (۲۹۳)

اس نقشہ سے یہ بھی واضح ہوگا کہ جوار۔ اجناس روغندار اور دالوں کی کاشت تو تمام اضلاع میں ہوتی ہے۔ لیکن گیہوں اور روئی اضلاع مرہٹواڑی میں اور چاول تلنگانہ میں زیادہ ہوتے ہیں یا زیادہ وضاحت کے ساتھ یوں کہا جاسکتا ہے کہ مرہٹواڑی میں رقبہ مزروعہ کا ۱۹ فی صد حصہ گیہوں اور روئی کے لئے اور ۲۷ فی صد حصہ جوار۔ اجناس روغندار اور دال کے لئے اور صرف ۱ فیصد حصہ چاول کے لئے مختص ہے اور تلنگانہ میں جملہ رقبہ مزروعہ کا ، فی صد سے

کچھ زائد حصہ چاول اور ۱۰ فی صد جوار۔ اجناس روغندار اور دال اور صرف ۵ء۱ فیصد گیہوں اور روئی کی کاشت کے کام میں لایا جاتا ہے۔ رقبۂ مزروعہ پر گنجائیت آبادی کا حساب لگایا جائے تو اضلاعِ تلنگانہ میں بمقابلۂ مرہٹواڑی کے گنجائیت زیادہ ہے باستثناء ضلع عادل آباد کے جہاں کی گنجائیت اگرچہ کہ مرہٹواڑی کے اوسط سے کچھ زیادہ ہی ہے لیکن پھر بھی خطہ مرہٹواڑی کے ایک ضلع (ناندیڑ) سے کم ہے۔ یہاں اس کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اضلاعِ تلنگانہ کی گنجائیت آبادی کی ترتیب کم و بیش اسی درجہ پر ہے جس فیصدی تناسب سے ان میں چاول کی کاشت ہوتی ہے تختہ ذیل میں اضلاع کی ترتیب مختلف عنوانات کے تحت دکھائی گئی ہے۔

نام ضلع	ترتیب بلحاظ											
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	چاول	جوار	[illegible]	دال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
اطراف بلدہ	۹	۱	۱۳	۱۱	۱۶	۷	۱۶	۳	۰	۳	۵	۶
ورنگل	۱۴	۵	۳	۹	۱۳	۴	۱۰	۲	۸	۱۳	۶	۴
کریم نگر	۱۱	۴	۵	۱۰	۱۴	۳	۹	۵	۱۴	۲	۱	۳
عادل آباد	۱۵	۸	۱	۶	۹	۱۰	۱	۸	۴	۱۶	۲	۹
میدک	۱۳	۲	۷	۱۶	۱۰	۲	۴	۱۴	۱	۱	۳	۲
نظام آباد	۱۶	۳	۳	۸	۱۱	۱	۱۵	۶	۱۲	۹	۸	۱
محبوب نگر	۱۲	۶	۱۲	۱۵	۱۲	۶	۷	۴	۱۳	۱۱	۷	۵
نلگنڈہ	۱۰	۷	۱۰	۱۴	۱۵	۵	۱۴	۱	۱۶	۸	۱۲	۷
اورنگ آباد	۶	۹	۱۴	۴	۱	۱۶	۵	۱۲	۵	۱۴	۱۵	۱۵
بیڑ	۵	۱۳	۱۵	۳	۴	۱۴	۸	۱۰	۱۰	۱۵	۱۶	۱۶
ناندیڑ	۳	۱۲	۴	۲	۳	۱۱	۲	۱۱	۲	۴	۴	۸
پربھنی	۱	۱۴	۶	۱	۲	۱۳	۶	۹	۹	۱۰	۱۳	۱۴
گلبرگہ شریف	۸	۱۰	۱۱	۱۳	۸	۹	۱۱	۱۳	۱۱	۷	۱۱	۱۰
عثمان آباد	۲	۱۱	۸	۱۲	۶	۱۵	۱۲	۷	۶	۵	۹	۱۲
رائچور	۷	۱۶	۱۶	۵	۷	۱۲	۳	۱۵	۱۳	۱۲	۱۴	۱۳
بیدر	۴	۱۵	۹	۷	۵	۸	۱۳	۱۶	۳	۶	۱۰	۱۱

سب سے پہلے دونوں خطوں کے مشترک اجناس کے اعتبار سے اضلاع کی حیثیت کا لحاظ کرنا چاہیئے یعنی بلحاظ جوار۔ اجناس روغندار و دال تختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوگا کہ ان اجناس کا مشترکہ فیصدی تناسب بلحاظ ترتیب مدارج اضلاع باعتبار گنجائیت آبادی جملہ رقبہ مزروعہ کے مقابلہ میں کیا ہوتا ہے اور یہ بھی واضح ہوگا کہ ان اجناس کا کوئی خاص اثر تعداد نفوس ضلع پر نہیں پڑتا یا کم از کم اس حد تک نہیں پڑتا جتنا کہ دوسرے اجناس کا پڑتا ہے مثلاً ضلع نظام آباد کہ وہ بلحاظ گنجائیت آبادی ملک سرکار عالی میں اول ہے لیکن ان اجناس کی کاشت کے اعتبار سے اس کا درجہ سب سے کمتر ہے۔ اس کے مقابلہ میں عادل آباد کو ملاحظہ کیجئے کہ وہ ان اجناس کی کاشت کے لحاظ سے سب سے اول ہے لیکن بلحاظ گنجائیت آبادی تلنگانہ میں سب سے آخر ہے۔ بہر حال ان اجناس کی کاشت کا گنجائیت سے کوئی تعلق رہا پایا نہیں جاتا۔

نام ضلع	ترتیب بلحاظ کاشت اجناس	ترتیب بلحاظ گنجائیت آبادی	نام ضلع	ترتیب بلحاظ کاشت اجناس	ترتیب بلحاظ گنجائیت آبادی
اطراف بلدہ	۱۳	۶	اورنگ آباد	۵	۱۵
ورنگل	۴	۴	بیڑ	۱۰	۱۶
کریم نگر	۹	۳	ناندیڑ	۲	۸
عادل آباد	۱	۹	پربھنی	۸	۱۴
میدک	۳	۲	گلبرگہ شریف	۱۴	۱۰
نظام آباد	۱۶	۱	عثمان آباد	۱۱	۱۲
محبوب نگر	۶	۵	رائچور	۷	۱۳
نلگنڈہ	۱۲	۷	بیدر	۱۵	۱۱

۲۱۔ گنجائیت آبادی بہ اضلاع تلنگانہ۔ اب اجناس اور گنجائیت کے مسئلہ کے متعلق زیادہ تفصیلی بحث کرنیکی ضرورت ہے۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں تلنگانہ کے ہر ضلع کی گنجائیت آبادی بلحاظ رقبہ مزروعہ دکھائی گئی ہے اور ضلعوں کے مدارج بلحاظ بارش۔ ذرائع آبپاشی و تناسب رقبہ جات زیر کاشت اجناس بھی ظاہر کئے گئے ہیں۔ مجموعی طور پر تلنگانہ میں کُل رقبہ مزروعہ کا ۸۰ فیصدی حصہ جوار۔ اجناس روغندار اور دالوں کیلئے اور ۵ء۱ فیصد حصہ گیہوں و پنبہ کے لئے

نام ضلع	گنجائیت آبادی فی مربع میل رقبہ مزروعہ	ترتیب بلحاظ گنجائیت آبادی	ترتیب بلحاظ بارش	ترتیب بلحاظ ذرائع آبپاشی	ترتیب بلحاظ رقبہ زیر کاشت برنج	ترتیب بلحاظ جوار	ترتیب بلحاظ گیہوں و پنبہ
اطراف بلدہ	۲۹۳	۶	۸	۱	۷	۷	۵
ورنگل	۳۰۰	۴	۲	۵	۳	۴	۳
کریم نگر	۳۸۶	۳	۴	۴	۵	۳	۴
عادل آباد	۲۳۷	۸	۱	۸	۱	۸	۱
میدک	۴۷۲	۲	۵	۲	۲	۲	۶
محبوب نگر	۲۹۸	۵	۷	۶	۴	۶	۸
نظام آباد	۴۸۱	۱	۳	۳	۸	۱	۲
نلگنڈہ	۲۸۱	۷	۶	۷	۶	۵	۷

اور ۷٫۰۰ چاول کے لئے مختص ہے۔ اس خطہ میں آبادی کی گنجانیت پر چاول کی کاشت کا خاص اثر معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ اراضی شالیزار کا فیصدی تناسب سب میں زیادہ ضلع نظام آباد میں ہے جو ۴۸۱ نفوس کی گنجانیت کے ساتھ سب میں اول ہے۔ اور کمترین تناسب ضلع عادل آباد میں ہے جو صرف ۱۳۰ کی گنجانیت کے لحاظ سے سب میں اسفل ہے۔ اور بقیہ اضلاع کے منجملہ میدک، کریم نگر اور ورنگل میں گنجانیت آبادی کا درجہ اراضی شالیزار کے فی صدی تناسب کے ساتھ قایم رہتا ہے۔ البتہ صرف محبوب نگر اطراف بلدہ و نلگنڈہ کے مدارج میں کچھ تفاوت ہے۔ اگرچہ نلگنڈہ باعتبار کاشت برنج محبوب نگر اور اطراف بلدہ پر فوقیت رکھتا ہے لیکن گنجانیت آبادی کے لحاظ سے فروتر ہے۔ یہاں اس کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ نلگنڈہ کے اراضی برنج کا فیصدی تناسب محبوب نگر سے ذرا سا ہی زیادہ ہے یعنے ۹٫۶ فیصد کے مقابلہ میں ۹٫۴ فیصد اور اس ذرا سے اضافہ سے جو تفوق حاصل ہوتا ہے وہ عملاً لائق التفات نہیں۔ اس کے علاوہ محبوب نگر کو رقبہ تحت آبپاشی کا فیصدی زیادہ تناسب حاصل ہے اور تو نعمیر شدہ سکندر آباد گدک ریلوے کی وجہ سے جو ضلع میں سے گزرتی ہے اس کو اور سہولتیں بھی حاصل ہیں۔ برخلاف اس کے نلگنڈہ ہنوز ایسے آسان ذرائع آمد و رفت کے برکات سے محروم ہے۔ ان وجوہات سے محبوب نگر بمقابلہ نلگنڈہ زیادہ گنجان آباد ہے۔ اطراف بلدہ کو جو نلگنڈہ پر فوقیت حاصل ہے وہ بلا شبہ اس وجہ سے ہے کہ اس کے ذرائع آبپاشی بہتر ہیں۔ فی نفسہ یہ ضلع باعتبار آبپاشی ممالک محروسہ میں اول ہے اور اگر دو وجوہات نہ ہوتے تو اس کی آبادی اور زیادہ گنجان ہوتی۔ اول تو یہ کہ یہاں اوسط بارش بہت کم ہے یعنے تلنگانہ میں کمترین اور دوسرے یہ کہ کثرت ذرائع آبپاشی کی وجہ سے جو رطوبت رہتی ہے اُس کے باعث اس ضلع میں ملیریا بخار شائع رہتا ہے۔ علاوہ بریں بلدہ دارالحکومت سے اتصال کی وجہ سے اُس کی آبادی کے ایک بڑے حصہ کے بلدہ میں منجذب ہو جانیکا احتمال ہے۔

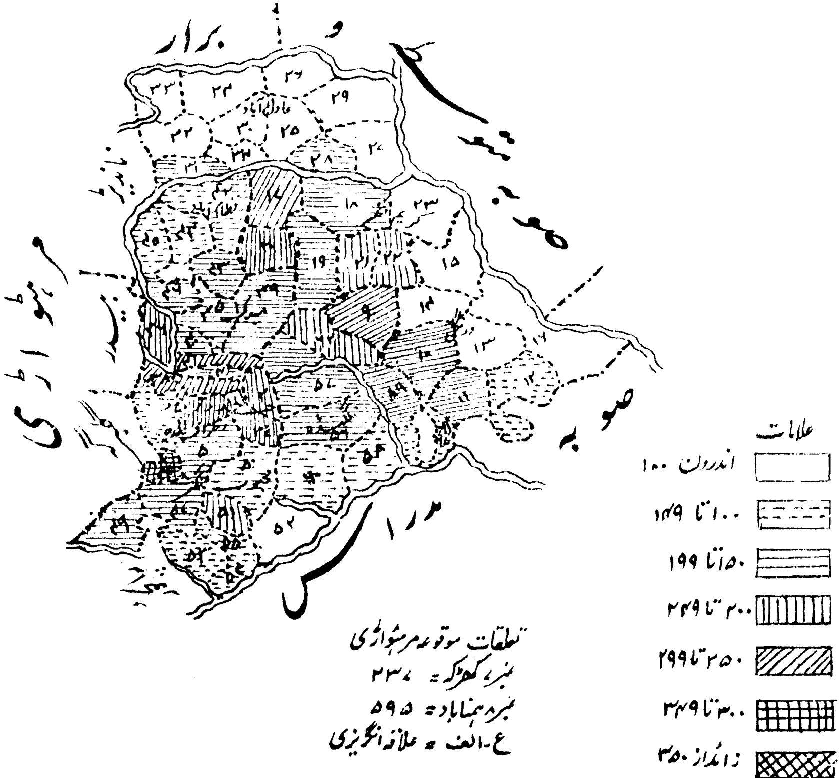
اِس حد تک گنجانیت آبادی کو بلحاظ کاشت برنج جانچا گیا ہے۔ اب دیکھنا ہے کہ دوسرے اجناس کے مقابلہ میں گنجانیت کیا قرار پاتی ہے۔ عادل آباد جسمیں باوجودیکہ اوسط بارش ممالک محروسہ میں سب سے زیادہ ہے اور جس میں ایک طرف جوار۔ اجناس روغندار اور دالوں کیلئے اور دوسری طرف گیہوں اور پنبہ کے لئے سب سے بڑا متناسبہ رقبہ ہے بلحاظ گنجانیت فروترین درجہ پر ہے۔ کاشت برنج کے لحاظ سے پہلے ہی ذکر ہو چکا ہے کہ اس میں بھی وہ فروتر ہے۔ اس کے بعد

میدک کو جوار۔ اجناس روغندار اور دالوں کی اراضیات کے تناسب کے اعتبار سے سب پر فوقیت حاصل ہے۔ لیکن بلحاظ گنجائیت تلنگانہ میں اس کا دوسرا درجہ ہے۔ یہاں یہ ذکر ضروری ہے کہ کاشت برنج کے اعتبار سے یہ ضلع دوسرے درجہ پر ہے اور کاشت گندم وپنبہ کے لحاظ سے زیادہ گھٹا ہوا ہے۔ اس لئے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس ضلع کی زیادہ گنجائی صرف جوار۔ اجناس روغندار اور دالوں کی وافر کاشت کی وجہ سے ہے۔ پس کاشت برنج بھی ایک تائیدی سبب ہونا چاہئے۔ مندرجہ بالا تختہ پر مزید غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ تلنگانہ کی گنجائیت بمقابلہ دوسرے عناصر کے زیادہ تر مقدار بارش۔ ذرائع آبپاشی اور کاشت برنج پر منحصر ہے۔

۲۴۔ **گنجائیت در تعلقات تلنگانہ** نقشہ نمبر (۲) سے تلنگانہ کے مختلف تعلقات کی گنجائیت آبادی فی مربع میل ظاہر ہوگی۔

نقشہ تلنگانہ

مظہر گنجائیت آبادی فی مربع میل در مختلف تعلقات



(۱) بلدہ حیدرآباد
(۲) شرقی
(۳) غربی
(۴) شمالی
(۵) جنوبی
(۶) دھارور
(۷) کھڑکہ
(۸) ہمنا باد
(۹) ورنگل
(۱۰) محبوب آباد
(۱۱) کھمم منٹھ
(۱۲) مدہرہ
(۱۳) بلندو
(۱۴) پاکھال
(۱۵) ملگ
(۱۶) پالونچہ
(۱۷) ینکتیال
(۱۸) سلطان آباد
(۱۹) کریم نگر
(۲۰) سرسلہ
(۲۱) منضور آباد
(۲۲) پرکال
(۲۳) مہادیوپور
(۲۴) عادل آباد
(۲۵) آصف آباد
(۲۶) راجورہ
(۲۷) چنور
(۲۸) لکشٹی پیٹھ
(۲۹) سرپور
(۳۰) اڈنور
(۳۱) نرمل
(۳۲) بوتھ
(۳۳) کنوٹ
(۳۴) یلغرپ
(۳۵) میدک
(۳۶) اندول
(۳۷) باغات
(۳۸) کلبگور
(۳۹) سدی پیٹھ
(۴۰) نرساپور
(۴۱) وقار آباد
(۴۲) آرمور
(۴۳) کاماریڈی
(۴۴) نظام آباد
(۴۵) بودھن
(۴۶) یلاریڈی
(۴۷) محبوب نگر
(۴۸) پرگی
(۴۹) مکتھل
(۵۰) کلوہ کرتی
(۵۱) ناگرکرنول
(۵۲) امرآباد
(۵۳) ونپرتی
(۵۴) جڈچرل
(۵۵) گوپال پیٹھ
(۵۶) نلگنڈہ
(۵۷) بھونگیر
(۵۸) مریال گوڑہ
(۵۹) سوریاپیٹھ
(۶۰) دیورکنڈہ
(۶۱) حضورنگر
(۶۲) جنگاؤں

ضلع عادل آباد میں (جو پہاڑیوں اور جنگل کا مخلوط مجموعہ ہے اور جس میں کاشت بر نج کا تناسب سب سے کم ہے) آبادی منتشر ہے ۔منجملہ ۱۱ تعلقات کے جن میں ضلع منقسم ہے ۹ کی گنجائنت آبادی فی مربع میل ۱۰۰ نفوس سے بھی کم پڑتی ہے اتنی قلیل آبادی والے دوسرے تعلقات وہ ہیں جو ضلع ورنگل کے شرقی حصہ میں واقع ہیں (جہاں پہاڑیاں اور صحرا بہ کثرت ہیں) اور امرآباد ہے جو ایک نہایت ہی مضر صحت تعلقہ ہے اور جو محبوب نگر کے جنوب میں ریلوے لائن سے مسافت بعیدہ پر واقع ہے اور جس کی گنجائنت صرف ۴۲ ہے ۔ بلحاظ سرزمین آبادی کی تقسیم کے مسئلہ کے متعلق بعد میں بحث کیجائیگی

۲۳- گنجائنت آبادی بہ اضلاعِ مرہٹواڑی - مرہٹواڑی پر نظر کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس خطہ کے اجناس خاص گیہوں اور روئی ہیں نیز یہ کہ ذرائع آبپاشی بمقابلۂ تلنگانہ بہت کم ہیں ۔گنجائنت آبادی بلحاظ رقبۂ مزروعہ صرف ۲۰۲ نفوس فی مربع میل ہے بمقابلہ تلنگانہ کے جہاں ۳۴۹ ہے ۔اضلاع کی گنجائی تختہ مندرجہ حاشیہ میں درج کی گئی ہے اور دوسرے مختلف نقطہائے نظر سے بھی اضلاع کا درجہ ظاہر کیا گیا ہے ۔

نام ضلع	گنجائنت آبادی بر رقبہ مزروعہ	ترتیب بلحاظ گنجائنت	مقدار بارش	آبپاشی	جوار اجناس روغندار و دال	فصل ربیع	فصل گندم
اورنگ آباد	۱۶۱	۷	۷	۲	۲	۸	۳
بیڑ	۱۵۰	۸	۶	۶	۵	۶	۴
ناندیڑ	۲۴۴	۱	۱	۴	۱	۳	۲
پربھنی	۱۸۹	۲	۲	۵	۴	۵	۱
گلبرگہ شریف	۲۳۳	۳	۵	۱	۷	۲	۸
عثمان آباد	۲۲۳	۴	۳	۳	۶	۷	۷
رائچور	۱۹۸	۵	۸	۸	۳	۴	۵
بیدر	۲۲۹	۳	۴	۷	۸	۱	۶

ف مرہٹواڑی میں رقبہ مزروعہ کے فیصدی ۱۸ حصہ میں گیہوں اور روئی کی کاشت ہوتی ہے

اور فیصدی ،۲۰ میں جوار ۔ اجناس روغندار اور دالوں کی اور فی صدی ایک حصہ میں چاول کی پس بمقابلہ
تلنگانہ مرہٹواڑی میں چاول بہت کم ہوتے ہیں ۔لیکن گیہوں اور روئی زیادہ مقدار میں پیدا ہوتی ہے
ناندیڑ جو مرہٹواڑی میں باعتبار گنجانیت سب سے بڑھا ہوا ہے بلحاظ مقدار بارش و کاشت جوار اس
خطہ میں اول ہے ۔ اور صرف ایک ضلع پربھنی کے مقابلہ میں بلحاظ کاشت گندم وپنبہ درجہ دوم پر آتا
ہے ۔یہاں جملہ رقبہ مزروعہ کا صرف ایک فیصد رقبہ کاشت برنج کے تحت ہے ۔ اس کے بعد
زیادہ سے زیادہ گنجانیت ضلع گلبرگہ شریف میں دکھلائی دیتی ہے جو بلحاظ کاشت گندم وپنبہ سب سے
آخر اور بلحاظ مجموعی رقبہ کاشت جوار اجناس روغندار و دال آخر سے ایک درجہ پہلے ہے ۔مرہٹواڑی
میں کاشت چاول کا فیصدی تناسب اسی ضلع میں سب سے زیادہ ہے ۔بیدر جو بلحاظ گنجانیت
تیسرا ہے باعتبار کاشت گندم وپنبہ کمتر درجہ پر ۔ اور جوار ۔ اجناس روغندار اور دالوں کی کاشت
کے لحاظ سے سب سے اسفل ہے ۔پس یہ ظاہر ہے کہ ضلع اول الذکر کو جو درجہ حاصل ہے وہ کاشت
گندم وپنبہ وجوار کی بدولت ہے ۔ثانی الذکر کا درجہ یقیناً ان اجناس کے سبب نہیں ہے بلکہ ایک
حد تک کاشت برنج کی وجہ سے ہے اور ثالث کا مرتبہ بھی یقیناً کاشت برنج کی وجہ سے ہے اسی
سلسلہ میں اس کا ذکر مناسب ہے کہ گلبرگہ کو جو یہ مرتبہ باعتبار گنجانیت حاصل ہے اس کے اسباب
میں ان امور واقعہ کو بھی دخل ہے کہ گریٹ انڈین پننسولا ریلوے اس ضلع میں سے گزرتی ہے ۔ نیز
قصبۂ گلبرگہ شریف ایک تجارتی مرکز ہے ۔ اور اس میں ایک کارخانہ پارچہ بافی اور تین روئی صاف کرنے
اور گٹھے باندھنے کے کارخانے قائم ہیں ۔ علاوہ اس کے ضلع کے حدود میں گٹھے باندھنے کا ایک
کارخانہ اور چھ روئی صاف کرنے کے کارخانے قائم ہیں ۔مزید براں یہ کہ قصبۂ گلبرگہ شریف میں ایک
مقدس درگاہ ہے جہاں ہر طرف سے مسلمان جمع ہوتے ہیں ۔ اسیطرح پر ناندیڑ کے حق میں صرف یہ امر
ہی مفید نہیں ہے کہ اس میں سے حیدرآباد گوداوری ویلی ریلوے گزرتی ہے بلکہ یہ امور بھی اسکے
معین ہیں کہ روئی کی ایک عمدہ قسم کی وجہ سے اِس ضلع کی شہرت ہے اور اس میں دس روئی
صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کی اور (،) روئی صاف کرنے کی اور ایک صرف گٹھے باندھنے
کی کرنیاں ہیں ۔قصبۂ ناندیڑ سکھوں کے نزدیک مقدس ہے اور اُن کے اکثر افراد زیارت کے لئے
آتے رہتے ہیں ۔

اب مرہٹواڑی کے دوسرے اضلاع کی طرف توجہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ پربھنی جو بلحاظ
کاشت گندم وپنبہ درجہ اوّلین میں ہے اس کی گنجانیت آبادی گلبرگہ شریف سے کم ہے جو ان

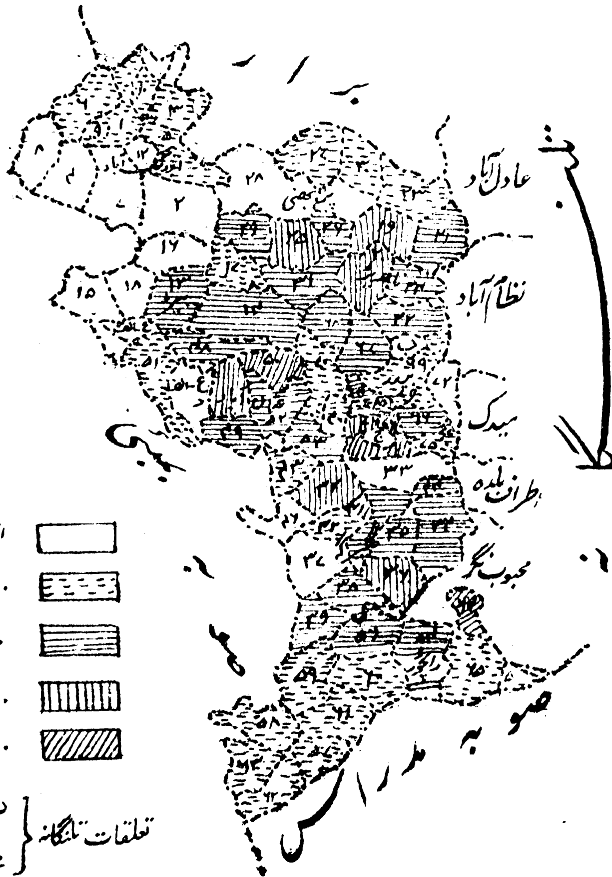
اجناس کی کاشت کے اعتبار سے سب سے کم درجہ پر ہے لیکن چاول کی کاشت کے لحاظ سے بالاتر ہے۔ اورنگ آباد و بیڑ بھی جو گیہوں ۔روئی اور جوار کی کاشت کے اعتبار سے بالاتر ہیں لیکن بلحاظ گنجائیت آبادی گلبرگہ شریف سے کمتر ہیں۔ اس کے مقابلہ میں عثمان آباد ان اجناس کے اعتبار سے اورنگ آباد اور بیڑ سے کمتر ہے تاہم اچھی بارش سے مستفید ہوکر وہ اس قابل ہے کہ ان ہر دو اضلاع سے زیادہ گنجائیت قایم رکھ سکے۔ اس سلسلہ میں یہ بیان کردینا ضروری ہے کہ وہ سال مدت کے دوران میں دودفعہ تالاف کاشت پنبہ کی وجہ سے روئی صاف کرنے کی گرنیاں بالکل بند ہوگئیں اور یہ کہ امساک باراں وقحط وطاعون نے مرہٹواڑی کے شمالی اضلاع کو بمقابلہ جنوبی اضلاع کے زیادہ نقصان پہنچایا انفلوئنزا نے بھی مرہٹواڑی پر اپنے مہیب اثرات چھوڑے ہیں۔ اگرچہ کاشت برنج کے اراضیات مختصہ کا تناسب بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں کم ہے۔ لیکن تاہم یہ ذہن نشین رہنا چاہئے کہ چاول پیدا کرنے والے اضلاع ناندیڑ۔ گلبرگہ شریف وبیدر کو دوسرے گیہوں کی کاشت کرنے والے اضلاع سے آبادی کی زیادہ گنجائیت حاصل ہے۔

۴۴۔ **اسباب تفاوت گنجائیت درمیان خطہ ہائے قدرتی**۔ مختصر یہ ہے کہ تلنگانہ کی فصلیں مرہٹواڑی کی دو فصلوں کے مقابلہ میں رعایا کو سال بھر زیادہ مصروف رکھتی ہیں بالخصوص فصل ہائے تری بمقابلہ خشک فصلوں کے ایک تعداد غالب کو معروف بکار رکھتی ہیں۔ علاوہ بریں تلنگانہ کے وسیع رقبہ جات صحرائی جو ایک حد تک اس خطہ کی زیادتی مقدار بارش کا باعث ہیں۔ اقوام صحرائی کے لئے پناہ گاہ کا کام دیتے ہیں جن کی بسر برد کم وبیش پیداوار صحرائی مثلاً جنگلی میوہ جات۔ شہد۔ جڑوں اور گڈوں پر معہ اس غلّے کے جو قرب وجوار کے دیہاتی رقبہ جات سے ملجاتا ہے ہوتی ہے یہ جڑیں اور گڈے اور ثمر اور اشجار مثل شریفہ (سیتاپھل) جو اس حصۂ ملک میں خود رو ہوتے ہیں بالعموم طبقہ غربا کے لئے غذا کا کام دیتے ہیں۔ اور خصوصاً جب کبھی غلّہ کی پیداوار خفیف ہو تو یہ بڑے ممد ومعاون ہوتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں مرہٹواڑی کی خشک فصلیں اتنے کثیر مزدوران زراعتی کی خدمات کی طالب نہیں ہیں جتنی کہ تلنگانہ کی تری فصلیں۔ اور اس حصۂ ملک میں جنگلات کا فقدان غریب طبقات کو اُن ارزاں اقسام غذا سے محروم رکھتا ہے جس سے علاوہ غلّہ کے تلنگانہ کے باشندے مستفید ہوتے ہیں۔ علاوہ بریں مرہٹواڑی کی زراعت کا انحصار بمقابلہ تلنگانہ کے زیادہ تر بارش پر ہے۔ اور جب کبھی بارش نہیں ہوتی تو یہ حصہ ملک دوسرے حصص کے مقابلہ میں نسبتاً زیادہ متاثر ہوجاتا ہے۔ یہی باعث ہے کہ گزشتہ ۵۰ سال کے دوران میں جو ۳۱ سخت

قحط واقع ہوئے اُن سے جو اضلاع سب سے زیادہ متاثر ہوئے وہ سب کے سب مرہٹواڑی کے ہیں جیسا کہ تختہ مندرجہ حاشیہ سے واضح ہوگا حاصلِ کلام یہ کہ ان دونوں قطعات میں صرف نوعیت و تعداد و اجناس کاشت شدہ بلکہ مرہٹواڑی کے انقلابات موسمی پر زیادہ انحصار بھی وہ خاص عناصر معلوم ہوتے ہیں جو اِن دونوں خطّہ ہائے قدرتی میں تفاوت گنجانیت کے موجب ہیں

سال قحط	اضلاعِ متاثرہ
سنہ ۱۲۸۶ ف م سنہ ۱۸۷۶-۷۷ء	رائچور - گلبرگہ شریف - عثمان آباد
سنہ ۱۳۰۶ ف م سنہ ۱۸۹۶-۹۷ء	رائچور - گلبرگہ شریف - عثمان آباد - بیڑ
سنہ ۱۳۰۹ ف م سنہ ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء	اورنگ آباد - بیڑ - پربھنی - ناندیڑ گلبرگہ شریف - عثمان آباد - رائچور -

۲۵ - گنجانیت تعلقات مرہٹواڑی - نقشہ نمبر (۳) کے لحاظ سے مختلف تعلقات مرہٹواڑی کی گنجانیت آبادی فی مربع میل ظاہر ہوگی



(۱) اورنگ آباد	(۱۳) بیڑ	(۲۵) پربھنی	(۳۷) اندولہ	(۴۹) تلجاپور	(۶۱) سندھنور	(۷۳) گھوڑواڑی
(۲) امبڑ	(۱۴) مومن آباد	(۲۶) بسمت	(۳۸) شاہ پور	(۵۰) لاتور	(۶۲) کپل	(۷۴) بھالکی
(۳) بھوکردن	(۱۵) آشٹی	(۲۷) ہنگولی	(۳۹) شوراپور	(۵۱) پرینڈہ	(۶۳) بلبرگہ	(۷۵) ایلکی
(۴) گنگاپور	(۱۶) گیورائی	(۲۸) جنتور	(۴۰) کلیانی	(۵۲) لوہارا	(۶۴) امرچنتہ	(۷۶) پرتاب پور
(۵) جالنہ	(۱۷) منجھلے گاؤں	(۲۹) پاتھری	(۴۱) چینور	(۵۳) گنجوٹی	(۶۵) گدوال	(۷۷) حسن آباد
(۶) کنڑ	(۱۸) پاٹودہ	(۳۰) کلمنوری	(۴۲) شاہ آباد	(۵۴) رائچور	(۶۶) بیدر	(۷۸) چینچولی
(۷) پٹن	(۱۹) ناندیڑ	(۳۱) پالم	(۴۳) السند	(۵۵) عالم پور	(۶۷) اودگیر	(۷۹) مرگ
(۸) ویجاپور	(۲۰) قندہار	(۳۲) گلبرگہ شریف	(۴۴) نانڈور	(۵۶) دیودرگ	(۶۸) احمد پور	
(۹) خلد آباد	(۲۱) مدھول	(۳۳) چینچولی	(۴۵) بشیر آباد	(۵۷) گنگاوتی	(۶۹) جنواڑہ	
(۱۰) سلوڑ	(۲۲) دگلور	(۳۴) کوڑنگل	(۴۶) افضل پور	(۵۸) کشٹگی	(۷۰) نلنگہ	
(۱۱) اجنٹہ	(۲۳) چدگاؤں	(۳۵) سیڑم	(۴۷) عثمان آباد	(۵۹) لنگسگور	(۷۱) ٹیکوپہ	
(۱۲) لاڑسانگوی	(۲۴) بلولی	(۳۶) یادگیر	(۴۸) کلم	(۶۰) مانوی	(۷۲) نارائن کھیڑ	

ضلع اورنگ آباد کے کل تعلقات میں اور ضلع بیڑ کے ۶ تعلقات کے منجملہ ۴ تعلقات میں گنجانیت فی مربع میل ۱۵۰ سے کم ہے۔ گنجانیت کے متعلق چند دیگر امور سے فی الحال بحث کی جائیگی۔

۲۶۔ **تقسیم آبادی بلحاظ درجات گنجانیت**۔ اس باب کے ملحقہ تختہ نشان (۲) میں بلحاظ گنجانیت آبادی تعلقات کی درجہ بندی کی گئی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آبادی کا ایک تناسب عظیمہ یعنی کل ریاست کی آبادی کا (۸ء۵۰) فیصد سے زیادہ حصہ ایسے رقبہ جات میں رہائش پذیر ہے جس کی اوسط گنجانی ۱۵۰ تا ۳۰۰ نفوس فی مربع میل ہے اور یہ رقبہ جات کل رقبہ ریاست کے فیصد ۵ء۴۵ حصے پر مشتمل ہیں ان دو سالہ مصائب نے اس زمرہ کی آبادی اور رقبہ دونوں کو بہت کچھ گھٹا دیا ہے چنانچہ سابقہ دہ سالہ دوران میں ایسے حصص ملک جملہ رقبہ کے فیصد ۶۸ء۵۱ حصے پر مشتمل تھے اور انکی آبادی جملہ آبادی کا فیصد ۶۴ء۶ حصے تھی۔ مرہٹواڑی میں یہ انحطاط تلنگانہ سے نسبتاً زیادہ ہے یعنی مرہٹواڑی میں بلحاظ رقبہ ۸ فیصد سے زائد اور بلحاظ آبادی ۵ فی صد اور تلنگانہ میں علی الترتیب ۲ء۶ اور ۹ء۱ فی صد انحطاط ہوا ہے۔ اس کے اسباب طاعون۔ قحط اور امساک باراں

رقبہ جات جنکی گنجانی ۱۵۰ اور ۳۰۰ کے درمیان ہے

ہیں جنہوں نے خطۂ اوّل الذکر میں بمقابلۂ ثانی الذکر کے زیادہ تباہی مچائی اور جو اس حصۂ ملک سے اکثر نفوس کے ترکِ وطن کا باعث ہوئے۔

اس درجہ کی سب سے زیادہ گنجائی لاتور (۲۸۳) ضلع عثمان آباد۔ جگتیال (۲۷۵) ضلع کریم نگر تعلقہ ورنگل (۲۶۳) وقار آباد (۲۷۳) تعلقہ پائیگاہ اور کلبگور (۲۵۲) ہر دو موقوعہ ضلع میدک جنگوبہ (۲۸۱) اور نارائن کھیڑ (۲۷۱) ہر دو تعلقات پائیگاہ موقوعہ ضلع بیدر۔ بشیر آباد (۲۶۵) تعلقہ پائیگاہ ضلع گلبرگہ شریف۔ امرچنتہ (۲۶۰) سمستان رائچور میں ہے۔ تختہ مندرجۂ حاشیہ میں اُن اضلاع کی فہرست دیگئی ہے جن کے زائد از ۷۵ فیصد رقبہ میں ایسی آبادی ہے جو اس درجہ کے تحت آتی ہے۔ گلبرگہ شریف اور بیدر کی آبادی کا ۷۳ فیصد حصہ اس درجہ کی گنجائیت کے رقبہ جات میں بستا ہے لیکن خود ان رقبہ جات کا تناسب کُل رقبہ کے ساتھ صرف ۵۹ و ۴۶ فیصد ہوتا ہے۔

ضلع	تناسب فیصدی	
	رقبہ	آبادی
میدک	۹۶،۸	۹۸،۲
ناندیڑ	۸۱،۳	۸۵،۴
کریم نگر	۸۰،۴	۹۲،۸
اطراف بلدہ	۷۹،۷	۸۳،۴
عثمان آباد	۷۹،۲	۸۷،۱

۲۔ **رقبہ جات جنکی گنجائی ۱۵۰ سے کم ہے**۔ اس قلمرو کی جملہ آبادی کا ایک ثلث سے زائد حصہ (۳۶،۸) ایسے رقبہ جات پر مشتمل ہے جن کی گنجائی فی مربع میل ۱۵۰ نفوس سے کم پڑتی ہے اس قسم کے رقبہ جات کا تناسب جملہ رقبہ ریاست کے ساتھ فی الوقت (۵۳،۹) فیصد پڑتا ہے سابقہ دہ سالہ مدت میں اس کا تناسب ۴۸،۱ فیصد تھا۔ اس درجہ میں رقبہ اور آبادی کا اضافہ بدیں وجہ ہوا ہے کہ دہ سالہ مصائب کے باعث آبادی میں انحطاط ہونے کے سبب سے بعض رقبہ جات درجۂ اعلیٰ سے گھٹ کر اس درجہ میں شریک ہو گئے ہیں۔ مثلاً نظام آباد جو ۱۹۱۱ء (۱۳۲۰ف) میں اپنے رقبہ کا ۷۵،۹ فیصد حصہ اور اپنی آبادی کا ۸۰،۳ فیصد حصہ حلقۂ دوم (۱۵۰ تا ۳۰۰) کے تحت اور بقیہ ۲۴،۱ فیصد حصہ رقبہ و ۱۹،۷ فیصد حصہ آبادی کے تحت حلقۂ اول (اندرون ۱۵۰) رکھتا تھا۔ اب اس قدر انحطاط پاگیا ہے کہ اس کے رقبہ کا ۷۲،۲ فیصد اور آبادی کا ۶۴،۸ فیصد حصہ حلقۂ اوّل کے تحت اور بقیہ حلقۂ دوم کے تحت آتا ہے۔

اگر اس جلد کے آخری ضمیمہ جات نشان ۲ و ۳ ملاحظہ فرمائیے جائیں تو اس کے اسباب غالباً عیاں ہوجائیں گے نظام آباد بالکل تلنگانہ کا ملک ہے اور وہاں کے باشندوں کی روزمرہ غذا چاول اور جوار ہے۔ اس کل دہ سالہ مدت کے دوران میں چاول کا نرخ اس ضلع میں ممالک محروسہ کے

اوسط نرخ سے بہت چڑھا ہوا رہا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ دس سال کے منجملہ چھ سالوں میں یہاں اجناس کے جو نرخ رائج رہے وہ ممالک محروسہ میں گراں ترین تھے۔ جوار کا نرخ بھی ۸ سال میں بمقابلۂ اوسط گراں رہا۔ ناکافی غذا کی وجہ سے قوت میں اس قدر انحطاط ہوا کہ لوگ بآسانی امراضِ وبائی کا شکار ہو گئے۔ تختۂ ضمیمہ نشان (۵) پر ایک نظر بھی ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ باستثناء بلدۂ حیدرآباد کُل تلنگانہ میں نظام آباد ہی ایسا ضلع ہے کہ جہاں دس سال کے دوران میں اموات کا تناسب سب سے زیادہ رہا ہے ضلع اورنگ آباد بالکلیہ اسی درجہ میں منتقل ہو گیا ہے۔ کچھ تو بوجہ طاعون وقحط اور کچھ بوجہ کمی بارش اورنگ آباد کی گنجانی ۱۹۱۱ء کے ۱۴۰ نفوس فی مربع میل سے گھٹ کر ۱۹۲۱ء میں (۱۱۵) رہگئی ہے۔ دوسرے اضلاع جن کے رقبہ کا ایک کثیر تناسب اس قلیل گنجانی کے درجہ میں آتا ہے وہ عادل آباد (۸۴،۳ فی صد) رائچور (۹۰،۳ فی صد) اور ورنگل (۶۷،۲ فیصد) ہیں۔ وہ تعلقات تلنگانہ جن کی گنجانیت قلیل یعنے فی مربع میل ۱۰۰ نفوس سے بھی کم ہے حسب ذیل ہیں۔

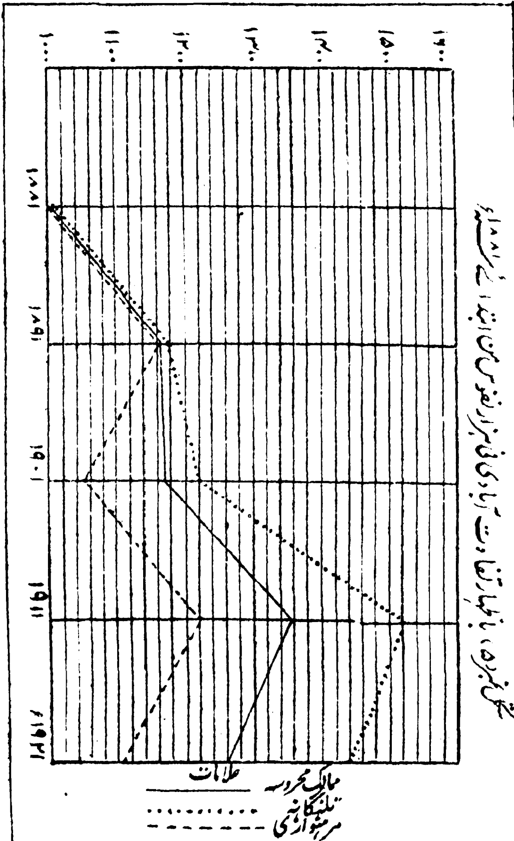
ملگ (۲۹) پالونچہ (۴۸) پاکھال (۹۱) یلندو (۹۵) ضلع ورنگل۔ مہادیو پور (۷۱) ضلع کریم نگر۔ راجورہ (۶۶) یلغرپ (۶۸) آصف آباد (۷۷) اوٹنور (۷۹) عادل آباد وچنور (۸۱) سرپور (۸۳) کنوٹ (۸۵) اور بوتھ (۹۴) ضلع عادل آباد۔ امرآباد (۴۲) ضلع محبوب نگر۔ مرہٹواڑی میں اتنی قلیل گنجانیت ان تعلقات میں پائی جاتی ہے۔ گنگاپور (۷۴) ویجاپور (۸۷) لاڑساکوئی (۸۴) پٹن (۹۳) خلدآباد (۹۴) انبڑ (۹۸) اور اجنٹہ (۹۹) ضلع اورنگ آباد۔ پاٹودہ (۷۹) آشٹی (۵۳) کیورائی (۸۴) ضلع بیڑ۔ جنتور (۸۹) ضلع پربھنی۔ افضل پور (۸۷) اندولہ وچنچولی (۷۹) ضلع گلبرگہ شریف۔ یہاں اس امر کا اعادہ بے محل نہ ہوگا کہ انفلوئنزا اور طاعون نے جو بربادی مچائی اور قحط اور گرانی غلہ نے قوت میں جو کمزوری پیدا کر دی وہ مختلف اضلاع و تعلقات کے گنجانی کو گھٹانے میں بلاشبہ ممد و معاون ہوئیں۔

۲۸۔ رقبہ جات جنکی گنجانی ۳۰۰ سے زیادہ ہے۔ اس قلمرو کی آبادی کا صرف ۴ فیصد حصہ ایسے رقبہ جات میں رہائش پذیر ہے جنکی گنجانی فی مربع میل ۳۰۰ نفوس کی ہوتی ہے۔ منجملہ اُن تین تعلقات کے جن کی گنجانی ۱۹۱۱ء میں ۳۰۰ سے زیادہ لیکن ۴۰۰ سے کم تھی صرف ایک تعلقہ پرگی ضلع محبوب نگر اپنی مرتبت قایم رکھ سکا اس کی یہ حالت صرف باقی ہی نہ رہی بلکہ اُس کی گنجانیت ترقی کر کے ۳۰۸ سے ۴۲۱ ہو گئی اسکے برخلاف دوسرے دو تعلقات جو دس سال قبل ہم رتبہ تھے

یعنے کلبگور ضلع میدک و کھڑکہ ضلع اطراف بلدہ اب گھٹکر کمتر درجہ یعنی ۱۵۰ تا ۲۰۰ کی گنجانیت والے زمرہ میں آ گئے ہمنا باد گو کہ خطۂ مرہٹواڑی میں واقع ہے لیکن باغراض انتظامی ضلع اطراف بلدہ کے تحت ہے۔ اس کا قلیل رقبہ ۳۴ مربع میل ہے لیکن اسکی آبادی نہایت ہی گنجان یعنی ۴۵۰ اور ۶۰۰ کے درمیان ہے۔ یہ تعلقہ اپنی نوعیت میں ۱۹۱۱ء میں بھی یگانہ تھا اور ۵۹۵ کی گنجانیت کے ساتھ اس مرتبہ بھی اسی نوعیت پر قایم رہا۔ ملک سرکار عالی میں (۶۰۰) اور اس سے زائد گنجانیت رکھنے والے رقبہ جات سوائے بلدۂ حیدرآباد کے اور کوئی نہیں ہیں اور جیسا کہ مملکت ہند کے بلادِ عظیمہ میں چوتھے شہر کے شایانِ شان ہے اسکا رقبہ (۵۱) مربع میل ہے اور اس کی گنجانیت آبادی فی مربع میل ۹۲۵، نفوس ہے بلدہ کے مختلف حصّوں کی آبادی کے متعلق تفصیلی کیفیت باب آئندہ میں درج کی جائیگی۔

۲۹۔ نقل و حرکت آبادی۔ اس حد تک شب مردم شماری کی آبادی کے متعلق بحث کی گئی ہے۔ اب اسکی نقل و حرکت یعنی سابقہ مردم شماریوں سے تفاوت کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ آبادی کی نقل و حرکت کے متعلقہ اعداد و شمار امپیریل ٹیبل نمبر (۲) میں درج کیے گئے ہیں اور اسی بحث اور حیات و ممات کے متعلقہ اعداد متناسبہ تختہ جات ضمیمہ نشان ۳ و ۴ و ۵ ملحقہ باب ہذا میں ظاہر کیے گئے ہیں۔ اس قلمرو کی پہلی مردم شماری ۱۸۸۱ء ۱۲۹۰ف میں ہوئی تھی اور اس وقت سے آبادی میں جو تفاوت پیدا ہوتا رہا ہے وہ تختہ مندرجہ حاشیہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ شکل نمبر (۵) سے بالوضاحت یہ ظاہر ہوگا کہ خطہ ہائے قدرتی میں اور کل ممالک محروسہ میں مجموعی طور پر ایک مردم شماری سے دوسری مردم شماری تک فی ہزار آبادی کیا تفاوت واقع ہوتا رہا ہے۔

سال	آبادی	کمی یا زیادتی		[illegible]
		حقیقی	فیصد	
۱۲۹۰ف ۱۸۸۱ء	۹۸۴۵۵۹۴	ـ	ـ	ـ
۱۳۰۰ف ۱۸۹۱ء	۱۱۵۳۷۰۴۰	۱۶۹۱۴۴۶	+۱۷٫۱	۱۱۷۲
۱۳۱۰ف ۱۹۰۱ء	۱۱۱۴۱۱۴۲	-۳۹۵۸۹۸	-۳٫۵	۱۱۶۲
۱۳۲۰ف ۱۹۱۱ء	۱۳۳۷۴۶۷۶	+۲۲۳۳۵۳۴	+۲۰٫۰	۱۳۵۸
۱۳۳۰ف ۱۹۲۱ء	۱۲۴۷۱۷۷۰	-۹۰۲۹۰۶	-۶٫۸	۱۲۶۷



اسی شکلِ ترسیمی سے یہ بھی صاف معلوم ہوگا کہ

ملک کی آبادی کے سیلاب میں کسطرح مدوجزر ہوتا رہا ہے اور یہ اُتار چڑھاؤ یکے بعد دیگرے کیسے سلسلہ وار واقع ہوئے ہیں۔ گزشتہ صدی کے آخری سالوں میں جو قحط واقع ہوا وہ ۱۹۰۱ء میں آبادی کے انحطاط کا باعث ہوا۔ سنہ ۱۹۰۱ء تا سنہ ۱۹۱۱ء کی دہ سالہ مدت اپنے پیشرو سے زیادہ خوش نصیب تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سنہ ۱۹۱۱ء میں ۲۰ فیصدی آبادی کا اضافہ ہوا۔ اس کے برخلاف سنہ ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء کی دہ سالہ مدت جیسا کہ زیں قبل ذکر کیا جاچکا ہے کئی حیثیتوں سے تشویشناک رہی ہے۔ ایک طرف قحط و امراضِ وبائیہ اور دوسری طرف منڈیوں پر جنگِ عظیمہ کے اثرات غرض کہ دونوں لحاظ سے یہ دہ سالہ مدت سنہ ۱۸۹۱ء تا سنہ ۱۹۰۱ء سے بھی زیادہ ناموافق رہی اور اُسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ سابقہ دس سالہ مدت کے مقابلہ میں آبادی کا دونا نقصان ہوا۔ اس دہ سالہ دوران میں ہندوستان اپنی آبادی میں صرف ۲٫۱ فیصد کا اضافہ کرسکا ہے۔ ملک سرکارعالی کے متصلہ صوبہ جات میں سے صرف مدراس ہی ایسا صوبہ ہے جس میں فیصد ۲٫۲ کی زیادتی ہوئی اور بمبئی میں تو فیصد ۸٫۱ کی کمی ہوئی۔ اور صوبہ متوسط میں نہایت ہی قلیل اضافہ ہوا ہے۔ مجموعی طور پر ملک سرکارعالی میں بمقابلۂ آبادی سنہ ۱۹۱۱ء (۹٫۰۲٫۹۰۶) نفوس کا اتلاف ہوا ہے۔ تختہ مندرجۂ حاشیہ سے ظاہر ہوگا کہ اس نقصان کی تقسیم بلدۂ حیدرآباد۔ ضلع اطراف بلدہ اور دوسرے انتظامی اسمات میں کسطرح واقع ہوئی ہے۔

اسمات	آبادی	تفاوت بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء		تفاوت بمقابلہ اعداد سنہ ۱۸۸۱ء جسکو ہزار فرض کیا گیا ہے
		حقیقی	فیصد	
بلدہ حیدرآباد	۴۰۴۱۸۷	-۹۷۴۵۹	-۱۹٫۴	۱۰۶۵
اطراف بلدہ	۴۹۷۴۹۸	-۳۹۵۲۷	-۷٫۴	۱۲۸۲
سمت ورنگل	۲۶۷۶۰۲۱	+۲۰۸۷۵	+۰٫۸	۱۶۱۵
〃 میدک	۲۸۴۱۵۹۲	-۱۹۱۵۱۵	-۶٫۳	۱۴۲۷
〃 اورنگ آباد	۲۶۱۸۴۳۰	-۳۵۱۶۷۸	-۱۱٫۸	۹۸۱
〃 گلبرگہ شریف	۳۴۳۴۰۴۲	-۲۴۳۶۰۲	-۶٫۶	۱۲۴۴

صوبۂ ورنگل نے بہت تھوڑا اضافہ ایک فیصدی سے بھی کم ظاہر کیا ہے صوبۂ اورنگ آباد میں جو اس دہ سالہ مصائب کا سخت ترین آماجگاہ رہا ہے اس کی چالیس سال قبل کی آبادی کے مقابلہ میں فیصدی تقریباً ۲ کی کمی آئی ہے۔ آگے چلکر معلوم ہوگا کہ جملہ کمی کا کتنا تناسب فطرتی اسباب کے باعث اور کتنا ترکِ وطن کے باعث ہوا ہے بلدۂ حیدرآباد کے متعلق باب دوم میں بحث کی جائیگی۔

۳۰۔ فطرتی آبادی کا تفاوت۔ آبادی کی کمی بالعموم اُن دو اسباب کے منجملہ کسی ایک سبب سے یا آنکہ ان ہر دو سے ہوتی ہے یعنی پیدائش کے مقابلہ میں اموات کی زیادتی۔ اور آکر بسنے والوں

کے مقابلہ میں تارکانِ وطن کی زیادتی۔ تختۂ ضمیمہ نشان (۵) سے معلوم ہوگا کہ سبب اول جملہ نقصان کے دوثلث کا ذمہ دار ہے۔ اِس کا ذکر ضروری ہے کہ گو اعداد حیات و ممات قابلِ اطمینان طریقہ پر نہیں رکھے جاتے تاہم یہ امر لائقِ اظہار ہے کہ اُن اعداد کی غلطی زیادہ تر فروگذاشت کی نوعیت کی خصوصاً پیدائش کے اعداد میں ہوتی ہے نہ کہ حیات و ممات کے اعداد کے مبالغہ کی صورت میں یہ اعداد جس حالت میں بھی ہیں صاف طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ اُن قدرتی اسباب سے جو نقصان آبادی کا ہوا ہے وہ نہایت ہی عظیم ہے۔ امراضِ وبائیہ سے جو اِس دہ سالہ دوران میں شائع رہے اموات کی تعداد کثیر رہی جیسا کہ اِس امر واقعہ سے اظہار ہوتا ہے کہ سابقہ دہ سالہ مدت کے مقابلہ میں تعدادِ اموات میں فیصدی (۷.۰) کی زیادتی ہوئی جس کی وجہ سے ملک کو (۶,۰۰,۹۲۷) نفوس کا خاص نقصان ہوا

تختۂ مندرجۂ حاشیہ سے ظاہر ہوگا کہ فطرتی آبادی کے مقابلہ میں حقیقی آبادی نے کس حدِ عظیمہ تک نقصان برداشت کیا ہے اور اس سے ثابت ہوگا کہ ترکِ وطن سے جو نقصان ہوا وہ فی الحقیقت زیادہ سنہ ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں تارکانِ وطن کی تعداد بیرون سے آکر بسنے والوں

آبادی	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	فیصد تفاوت
حقیقی آبادی	۱۲۴۷۱۷۷۰	۱۳۳۷۴۶۷۶	- ۶.۷۸
آکر بسنے والے	۲۰۲۷۸۱	۲۶۰۷۱۳	---
تارکانِ وطن	۳۴۶۰۲۶	۳۰۶۹۹۳	---
نطرتی آبادی	۱۲۶۱۵۰۱۵	۱۳۴۲۰۹۵۶	- ۶.۰۰

کی تعداد سے زیادہ تھی۔ تارکانِ وطن کے اعداد اگرچہ کہ حیات و ممات کے اعداد کے مقابلہ میں زیادہ صحت کے ساتھ مرتب ہوئے ہیں مگر وہ بھی بعض خصوصیات کے تابع ہیں۔ آکر بسنے والوں کے اعداد میں اس امر واقعہ سے نقص پیدا ہو جاتا ہے کہ ان میں سے بعض اپنا مقام پیدائش حیدرآباد درج کرادیتے ہیں اور اِسطرح اندازہ میں کمی کا باعث ہوتے ہیں۔ اور ممالکِ اجنبیہ کو نقلِ وطن کرنے والوں کے اعداد نامکمل ہیں۔ چنانچہ برطانیۂ عظمیٰ کے اعداد بدست نہیں ہو سکتے۔ بہرحال یہ ظاہر ہے کہ اس دہ سالہ مدت میں جو اسباب خلل انداز تھے ان کی وجہ سے ایک طرف تارکینِ وطن کی تعداد میں اضافہ ہوا اور دوسری طرف آکر بسنے والوں کی تعداد میں اِس قدر کمی ہوئی کہ صرف اسی ایک سبب سے سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء کے دہ سالہ دوران میں ۱,۴۳,۲۴۵ نفوس کا نقصان ملک کو برداشت کرنا پڑا اسکے مقابلہ میں سابقہ دس سال میں ۴۶,۲۸۰ کا نقصان ہوا تھا۔ اگر ان دونوں ابواب مندرجۂ بالا کے متعلقہ اعداد صحیح ہوتے تو ملک کی آبادی میں جو ۹,۰۲,۹۰۶ نفوس کی کمی آئی ہے

اس کے وجوہ پورے طور پر ظاہر ہو جاتے لیکن بصورتِ موجودہ اِس نقصان عظیمہ کے منجملہ فیصدی تقریباً (۲۰۸) کی وجہ ظاہر ہوتی ہے۔

۱۳۔ تفاوت آبادی اعتدالی۔ اگر ۱۸۸۱ء اور ۱۸۹۱ء کے درمیانی مدت کے اضافہ کو آبادی اعتدالی کے معمولی نشو ونما پر محول کیا جائے (جسکی نوعیت ایک سلسلہ ہندسیہ کی ہے) تو شرح ترقی ضابطہ ذیل سے معلوم کی جاسکتی ہے۔

لوک پ ن - لوک پ ج = ن لوک (۱ + ش)

جہاں پ ج سے مراد ایک مردم شماری کے وقت کی آبادی ہے اور پ ن سے مراد آبادی ہے اس مردم شماری کے ن سال کے بعد۔ ش سے مراد شرح اضافہ سالانہ اور ن سے مراد تعداد سال۔ ۱۸۸۱ء اور ۱۸۹۱ء کے اعداد مردم شماری درج کرنے سے سلسلہ ہندسیہ کی شکل یہ ہوگی۔

لوک ۱۱۵۳۷۰۴۰ - لوک ۹۸۴۵۵۹۴ = ۱۰ لوک (۱ + ش)

۷٫۰۶۲۰۹۴۳۹ - ۶٫۹۹۳۲۴۴۱۹۲ = ۱۰ لوک (۱ + ش)

یا ۱۰ لوک (۱ + ش) = ۰٫۰۶۸۸۵۲۴۷

لوک (۱ + ش) = ۰٫۰۰۶۸۸۵۲۴۷

(۱ + ش) = ۱٫۰۱۵۹۸۰

ش = ۰٫۰۱۵۹۸۰

اِس شرح ترقی کی بنیاد پر حساب لگانے سے ۱۹۲۱ء میں اِس قلمرو کی اوسط آبادی ۱۸٫۵۶٫۱۳٫۱۵۵ قرار پاتی ہے۔ لیکن چونکہ حقیقی آبادی بلحاظ شمار ۱٫۲۴٫۷۱٫۷۷۰ ہے اسلئے یہ معلوم ہوا کہ ۶۰ لاکھ سے زائد کا نقصان ہوا ہے۔ سابقہ مردم شماری (۱۹۱۱ء) میں بھی بلحاظ اعداد ترقی اعتدالی ۲۰ لاکھ سے زیادہ نفوس کی کمی معلوم ہوئی تھی۔ حالانکہ ۱۹۱۱ء کی حقیقی آبادی بمقابلہ ۱۹۰۱ء بقدر ۲۰ فیصد بڑھی ہوئی تھی۔ اِس نقصان عظیمہ کا حصّہ کثیر گذشتہ صدی کے آخری سالوں کے مصائب اور دہ سالہ گذشتہ کے آفات پر محول کیا جا سکتا ہے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ آبادی کی اعتدالی ترقی پر نہ صرف اِن مصائب سے اثر پڑا بلکہ اس امر واقعہ سے بھی کہ آکر بسنے والوں کی تعداد مسلسل انحطاط پذیر رہی اور ۱۹۰۱ء سے تارکین وطن کی تعداد برابر بڑھتی چلی جاتی ہے۔ نیز یہ کہ ولادت کے مقابلہ میں اموات کی زیادتی سے گزشتہ دہ سالہ دوران میں (۶) لاکھ سے زیادہ نفوس کا نقصان عائد ہوا۔

۲۳ - آبادی کے میعادی تغیرات - یہ بلاشبہ باعث دلچسپی ہوگا کہ حیدرآباد کی آبادی کے تغیرات کا کل ہندوستان اور پھر بعض اہم صوبجات و ریاست ہائے ہند کے تغیرات کے ساتھ ہر دہ سالہ مدت پر مقابلہ کیا جائے تختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوگا کہ سنہ ۱۹۰۱ء تا سنہ ۱۹۱۱ء کی دہ سالہ مدت ممالک محروسہ کی تاریخ میں ایک خصوصیت اور اہمیت رکھتی ہے۔ کیونکہ اسی زمانہ میں اُس کو ترقی کا وہ اعلیٰ تناسب نصیب ہوا ہے جو پہلے شاید ہی حاصل ہوا ہو۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اسوقت جو (۲۰) فیصد کا اضافہ ہوا وہ باستثناء چند چھوٹی ریاستوں اور ایجنسیوں کے ایسا عظیم ترین تناسب تھا جو کسی ہندوستانی صوبہ یا ریاست کو اس دہ سالہ دوران میں نصیب ہوا ہو۔ اس سے پہلے دس سال میں ممالک محروسہ کی آبادی میں ۳ فیصد سے زیادہ انحطاط ہو چکا تھا اور اس کے مقابلہ میں کُل ہندوستان میں مجموعی طور پر ۲ فیصد سے زیادہ اضافہ ہوا تھا۔ سنہ ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء کی مدت اس سے بدتر رہی کیونکہ اس دس سال میں جملہ آبادی کا ۷ فیصد حصہ ضائع ہوا اور کُل ہندوستان کی آبادی میں جزدی یعنی ایک فیصد سے کچھ ہی زیادہ ترقی ہوئی۔

نام صوبہ	تفاوت درمیان ۱۹۱۱ء و ۱۹۲۱ء	تفاوت درمیان ۱۹۰۱ء و ۱۹۱۱ء	تفاوت درمیان ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء
ہند	+ ۱،۲	+ ۷،۱	+ ۲،۵
قلمرو حیدرآباد	- ۶،۸	+ ۲۰،۵	- ۳،۴
بنگالہ	+ ۲،۷	+ ۷،۹	+ ۷،۸
بہار و اڑیسہ	- ۱،۴	+ ۳،۸	+ ۱،۱
بمبئی	- ۱،۸	+ ۶،۰	- ۱،۷
صوبہ متوسط و برار	+ ۰،۰	+ ۱۶،۲	- ۸،۱
مدراس	+ ۲،۲	+ ۸،۳	+ ۷،۳
پنجاب	+ ۵،۷	- ۱،۸	+ ۶،۹
صوبہ متحدہ	- ۳،۱	- ۱،۱	+ ۱،۷
بڑودا	+ ۴،۶	+ ۴،۱	- ۱۹،۲
گوالیار	- ۱،۳	+ ۵،۳	...
کشمیر	+ ۵،۱	+ ۸،۷	+ ۱۴،۲
میسور	+ ۳،۰	+ ۴،۸	+ ۱۲،۱
ٹراونکور	+ ۱۶،۸	+ ۱۶،۲	+ ۱۵،۴

تختہ مندرجہ حاشیہ میں بعض عمروں کی میعاد کے لحاظ سے سنہ ۱۹۱۱ء کے بعد سے آبادی کا تفاوت ظاہر کیا گیا ہے۔ اِس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف وہ اطفال جو سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء کے نصف آخر میں پیدا ہوئے جبکہ طاعون و انفلوئنزا کا دور دورہ تھا ایک بڑی تعداد میں تلف ہوئے جسکی وجہ سے اُسی میعاد عمر والے سنہ ۱۹۱۱ء کے اطفال کے مقابلہ میں ۲۱ فیصد سے زیادہ کا انحطاط ہوا بلکہ ہر میعاد عمر کے اشخاص بجز میعاد آخری "۵۵ و زاں بعد" کے مختلف مدارج میں انحطاط پذیر ہوئے ہیں۔ قابل توالد و تناسل عمر والے نفوس میں زیادہ کمی رونما ہوئی ہے اور ترقی آبادی میں فطرتاً اس کا نہایت تباہ کُن اثر ہوا ہے۔

میعاد عمر	فیصدی تفاوت درمیان سنہ ۱۹۱۱ء و سنہ ۱۹۲۱ء
۰ تا ۵	- ۲۱،۳
۵ تا ۱۰	+ ۵،۹
۱۰ تا ۱۵	+ ۶،۸
۱۵ تا ۲۰	- ۱۲،۲
۲۰ تا ۲۵	- ۱۳،۳
۲۵ تا ۳۰	- ۱۱،۷
۳۰ تا ۳۵	- ۶،۵
۳۵ تا ۴۰	- ۵،۴
۴۰ تا ۴۵	- ۱۱،۲
۴۵ تا ۵۰	- ۴،۷
۵۰ تا ۵۵	- ۵،۶
۵۵ تا ۶۰	+ ۱۰،۳
۶۰ اور زائد	+ ۰،۱

گزشتہ چالیس سال کے دوران میں ملک کی آبادی بقدر ۷،۲۶ فیصد ترقی کر گئی ہے اور مردم شماری کے

۵۰٫۱۱ فیصد کے مقابلہ میں تلنگانہ میں ۴٫۵۴ کا اضافہ ہوا ہے۔ اس دہ سالہ مدت کے ناموافق حالات نہ ہوتے تو تلنگانہ میں اور مزید ترقی ہوتی کیونکہ فی الحقیقت وہاں ترقی کی اچھی گنجائش ہے چنانچہ اُس کے قابلِ زراعت رقبہ کا ۲۰ فیصد سے زیادہ حصّہ ہنوز بانتظارِ کاشت افتادہ ہے۔ تلنگانہ نے ۱۹۱۱ء تک یکساں مستقل ترقی ظاہر کی ہے ۱۸۹۱ء میں اس کی آبادی میں ۵٫۱ فیصد کی زیادتی ہوئی تھی اور گزشتہ صدی کے آخری سالوں کے مصائب کے باوجود ۱۹۰۱ء میں فیصد ۶٫۴ کی زیادتی ہوئی تھی ۱۹۱۱ء میں اُس کے عین ماقبل دہ سالہ عرصہ کے آخری سالوں کی عام موسمی قابلِ اطمینان کیفیت اور صحتِ عامہ کی عمدہ حالت سے مستفید ہو کر تلنگانہ نے اپنی آبادی میں فی صد ۲۴ کا اضافہ کرلیا۔ صرف موجودہ دہ سالہ دوران ہی میں فیصد ۵٫۴ کی کمی آئی ہے۔ اُس کے برخلاف مرہٹواڑی میں جو ۱۸۹۱ء میں فیصد (۱۶٫۸) کا اضافہ آبادی میں ہوا تھا (جو تلنگانہ کے اضافہ کے قریب قریب ہے) طاعون اور قحط کے اثرات سے ۱۹۰۱ء میں فی صد (۱۰) کی کمی ہوئی ۱۹۱۱ء میں اس کی حالت پھر سنبھلی اور آبادی میں فیصد (۱۶٫۴) کا اضافہ ہوا یعنی اُسی قدر تناسب کا جو ۱۸۹۱ء میں حاصل ہوا تھا ۱۹۲۱ء میں پھر انحطاط ہوا اور نسبتاً تلنگانہ سے زیادہ نقصان ہوا یا بالکل صحت کے ساتھ یہ کہا جاسکتا ہے کہ تلنگانہ کے فیصد ۵٫۴ کے مقابلہ میں مرہٹواڑی میں فیصد ۸٫۸ کا نقصان ہوا۔

۳۳۔ اسباب نقل و حرکت آبادی۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسے اسباب ہیں جو ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء کے دوران میں اس ریاست ابد مدت کی آبادی میں بالعموم انحطاط پیدا کرنے کے باعث ہوئے ایک مردم شماری سے دوسری مردم شماری کے زمانہ تک آبادی میں تغیر پیدا کرنے والے جو اسباب سمجھے جاتے ہیں وہ تین ہیں (۱) ملک زیر بحث کے رقبہ کا تغیر۔ (۲) ایک مردم شماری کے مقابلہ میں دوسری مردم شماری میں زیادہ صحت اعداد اور (۳) آبادی کی حقیقی نقل و حرکت۔

ان تین اسباب کے منجملہ پہلے دو سبب یک لخت نظر انداز کردئے جاسکتے ہیں کیونکہ ملک کے رقبہ میں گزشتہ چالیس سال کے اندر کوئی تغیر نہیں ہوا اس لئے آبادی کے تفاوت کا سبب تغیر رقبہ نہیں قرار دیا جاسکتا۔ ۱۹۱۱ء کا شمار ۱۹۰۱ء کے مقابلہ میں زیادہ عمدگی سے ہوا تھا اور ۱۹۲۱ء میں ہر ممکنہ تدبیر اختیار کی گئی تھی کہ ۱۹۱۱ء سے زیادہ بہتر نہیں تو کم از کم اُس کے برابر صحت حاصل ہو گشتیات کثیرہ کی اجرائی اور مکمل ذاتی ہدایات کے ذریعہ سے شمار کنندگان کو انکے فرائض سے بخوبی آگاہ کیا گیا تھا اور اس قیاس کی تائید میں معقول وجوہ ہیں کہ شمار کنندوں نے اپنے فرائض مستعدی اور خوش اسلوبی کیساتھ انجام دئے۔

اب سبب سوم رہ جاتا ہے یعنی آبادی کی حقیقی نقل وحرکت۔ پس ان عناصر پر غور کرنا چاہیئے جو نقل وحرکت کے باعث ہوتے ہیں۔ اکثر و بیشتر یہ عناصر وہی ہیں جو عوام کے مادی حالات پر موثر ہوتے ہیں مثلاً حالات فصول و صحت عامہ۔ ترقی ذرائع آبپاشی و شوارع وغیرہ۔ چونکہ ان عناصر پر قدرتی قوتوں یعنی پیدائش وموت کے عمل کا اور ترک وطن کرنے اور آکر بسنے کے مؤثر اثرات کا انحصار ہے اس لیئے اُن کا بالاجمال اعادہ یہاں مناسب ہوگا تاکہ یہ معلوم ہوسکے کہ مردم شماری سے قبل دہ سالہ دوران میں ان خلل انداز عناصر کے اثرات سے کن قدرتی نتائج کی توقع کی جاسکتی ہے۔

سب سے پہلے یہ بیان کیا جاسکتا ہے کہ صرف اراضی سرکاری کے رعیت واری پٹہ جات کا رقبہ ۳۱٫۶۵۰ مُربع میل ہے بڑھکر اس دس سال میں ۲۳٫۱۲۳ مربع میل ہوگیا۔ لیکن جیسا کہ زیں قبل ذکر ہوچکا ہے موسم بارش کی خرابی کی وجہ سے چھ سال تک فصلیں اوسط سے کم ہوئیں اور غلہ کی قیمتیں نہایت ہی گراں رہیں۔ اس جلد کے آخر میں جو ضمیمہ جات ۱ و ۲ و ۳ طبع کئے گئے ہیں اُن سے واضح ہوگا کہ عام غذا کے غلوں (چاول۔ جوار۔ گیہوں) کی قیمت زمانۂ اعتدال کے مقابلہ میں زیادہ گراں تھی۔ نیز یہ کہ اس دہ سالہ دوران کے سالہائے آخری میں ان اجناس غذائیہ کی قیمت میں بے حد زیادتی ہوگئی تھی یعنی اوسط سے علی الترتیب فیصد ۱۶۳ و ۲۱۴ و ۲۲۱ بڑھ گئی تھی۔ بلدۂ حیدرآباد میں یہ اضافے علی الترتیب فیصد ۱۴۱ و ۱۲۹ و ۱۶۰ تھے۔ ان حالات کا بجز اس کے اور کیا نتیجہ ہوسکتا تھا کہ طبقۂ غربا کا معمولی معیار زندگی اور بھی پست ہوگیا اور ان میں ترک وطن کی ترغیب پیدا ہوگئی۔

شفاخانوں اور دواخانوں کی تعداد دہ سالہ دوران زیر بحث کے اوائل میں ۹۲ تھی لیکن اختتام پر ۱۱۰ تک متجاوز ہوگئی اور بیماران زیر علاج کی تعداد ۶٫۶۵٫۹۷۱ سے بڑھکر ۱۱٫۵۳٫۴۴۶ تک پہنچگئی۔ اس دہ سالہ دوران میں حفظان صحت کا ایک علحدہ سررشتہ بھی قائم ہوا تاکہ حالات حفظان صحت کی اصلاح کی تدابیر اختیار کرے اور دواخانہ جات دورہ کا بھی انتظام عمل میں آیا۔ باوجود ان سب امور کے اس دہ سالہ دوران کے حصۂ کثیر میں ملک کی صحت اچھی نہیں رہی۔ طاعون کے برابر حملے ہوتے رہے۔ اور پانچ سال شدت رہی اور ہر دفعہ ۲۵ ہزار سے زیادہ اموات ہوئے۔ بلدہ حیدرآباد پر طاعون کا پہلا حملہ اگست ۱۹۱۱ء (مہر ۱۳۲۰ ف) میں ہوا اور پھر اس دس سال میں دو دورے ہوئے انفلوئنزا سے ۳ لاکھ نفوس سے زیادہ ہلاک ہوئے۔ تختۂ ضمیمہ نشان (ہ) سے معلوم ہوگا کہ اس دہ سالہ دوران میں ممات کی تعداد حیات کی تعداد سے بقدر ۲ لاکھ زیادہ رہی ہے۔

آبپاشی اور شوارع میں بھی کچھ ترقی ہوئی ہے خصوصاً اضلاعِ ورنگل۔ نلگنڈہ۔ میدک۔ نظام آباد

محبوب نگر اور گلبرگہ شریف میں تقریباً ۶۰ مربع میل کا رقبہ جدید طور پر تحت آبپاشی لایا گیا ہے
سکندرآباد گدگ ریلوے کے افتتاح کا ذکر زیں قبل کردیا جا چکا ہے۔
ممالک محروسہ سرکارعالی کی تجارت کی مجموعی مالیت نامساعد حالات کے باوجود
سنہ ۱۳۲۰ف کے ۴،۷،۶۵۶۱۱ لاکھ سے تجاوز کر کے سنہ ۱۳۲۹ف میں ۳۶۳۰،۶ لاکھ تک ترقی کر گئی
لیکن ضمیمہ تختہ نشان (۴) سے معلوم ہوگا کہ ملک سے ترکِ وطن کر کے جانے والوں کی تعداد
ملک میں آکر بسنے والوں سے تقریباً ڈیڑھ لاکھ بڑھی ہوئی ہے۔
واقعات مندرجۂ بالا سے ظاہر ہوگیا کہ جو دو اسباب آبادی کے گھٹانے کے موجب ہوئے ہیں
وہ صرف (۱) حالات فصول اور (۲) حالات صحت عامہ ہیں۔ ان کے باہمی عمل کا نتیجہ ہے
کہ پیدائش کے مقابلہ میں اموات کی افزائش رہی اور تارکین وطن کی تعداد کو واردین کی تعداد کے
مقابل غلبہ حاصل رہا۔
اس کا اعادہ یہاں بے موقع نہ ہوگا کہ سنہ ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں ملک سرکارعالی کی آبادی بقدر
فیصد ۶،۸ کم ہوگئی ہے۔ مرہٹواڑی میں فیصد (۸،۸) اور تلنگانہ میں فیصد (۴،۵)۔ اعداد
میں یوں ذکر ہوسکتا ہے کہ ملک سرکارعالی میں جملہ ۹۰۲۹۰۶ نفوس ضائع ہوئے۔ تلنگانہ میں ۳۰۵۶۶۶
اور مرہٹواڑی میں ۵۹۷،۲۴۰۔ جیسا کہ اس سے قبل ذکر کیا جا چکا ہے اس نقصان کے منجملہ فیصد ۸۲
حصہ پیدائش سے اموات کی زیادتی اور آکر بسنے والوں سے ترکِ وطن کرنیوالوں کی تعداد کی
زیادتی پر محمول ہوتا ہے۔

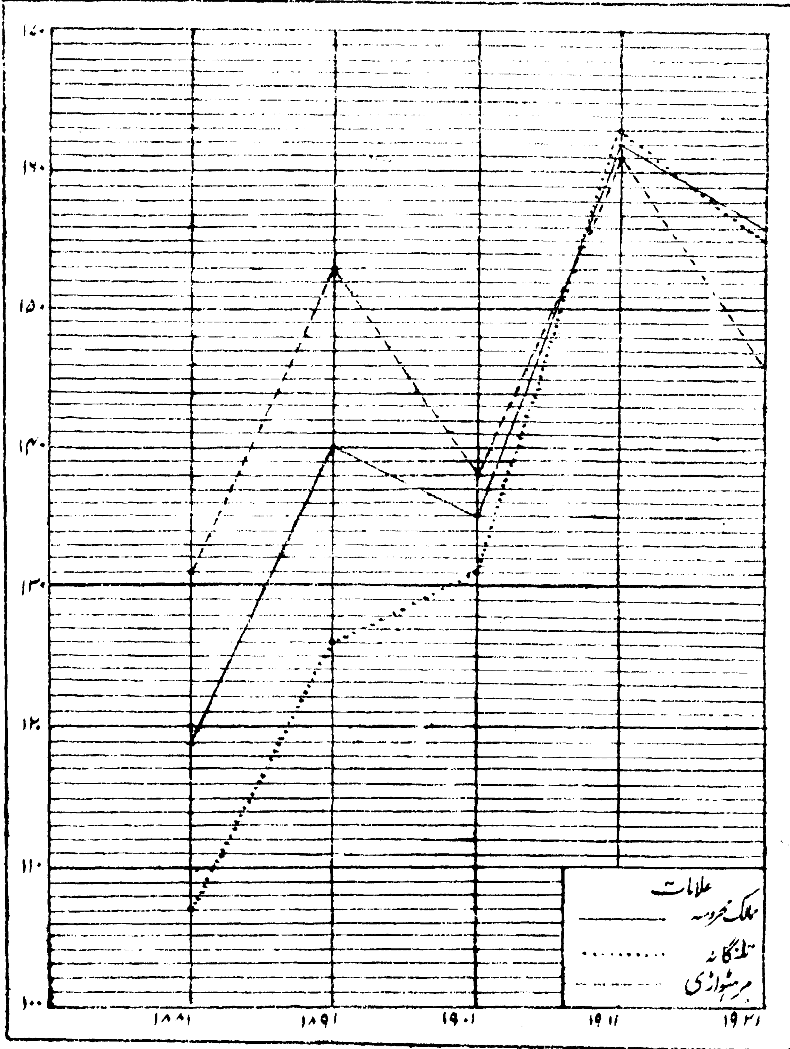
۴۴۔ گنجانی کا مدوجزر۔ ہر ایک مردم شماری کے لحاظ سے گنجانی میں جو تفاوت پیدا ہوتا گیا ہے وہ تختہ مندرجہ حاشیہ سے معلوم ہوگا۔ اس کا آخری خانہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اگر ملک کی کل سطح پر مساوی فصل کے ساتھ انسانوں کو پھیلا دیا جائے تو ہر فرد کا اس کے قریب ترین پڑوسی سے کتنا فاصلہ رہے گا۔

(تختہ باظہار گنجانیت آبادی من ابتدائے سنہ ۱۸۸۱ء تا نہایت سنہ ۱۹۲۱ء)

سال	نفوس فی مربع میل	ایکڑ فی نفس انسانی	قربت بحساب گز
سنہ ۱۸۸۱ء	۱۱۹	۵،۳۸	۱۷۳
سنہ ۱۸۹۱ء	۱۴۰	۴،۵۷	۱۶۰
سنہ ۱۹۰۱ء	۱۳۵	۴،۷۴	۱۶۳
سنہ ۱۹۱۱ء	۱۶۲	۳،۹۵	۱۴۹
سنہ ۱۹۲۱ء	۱۵۱	۴،۲۴	۱۵۴

ذیل کی شکل میں ملک کی گنجانی کے سہ دہ سالہ تفاوت کو مجموعی طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔ اور اُس کیساتھ قدرتی خطہ ہائے ملک کی گنجانی کا مقابلہ کیا گیا ہے۔

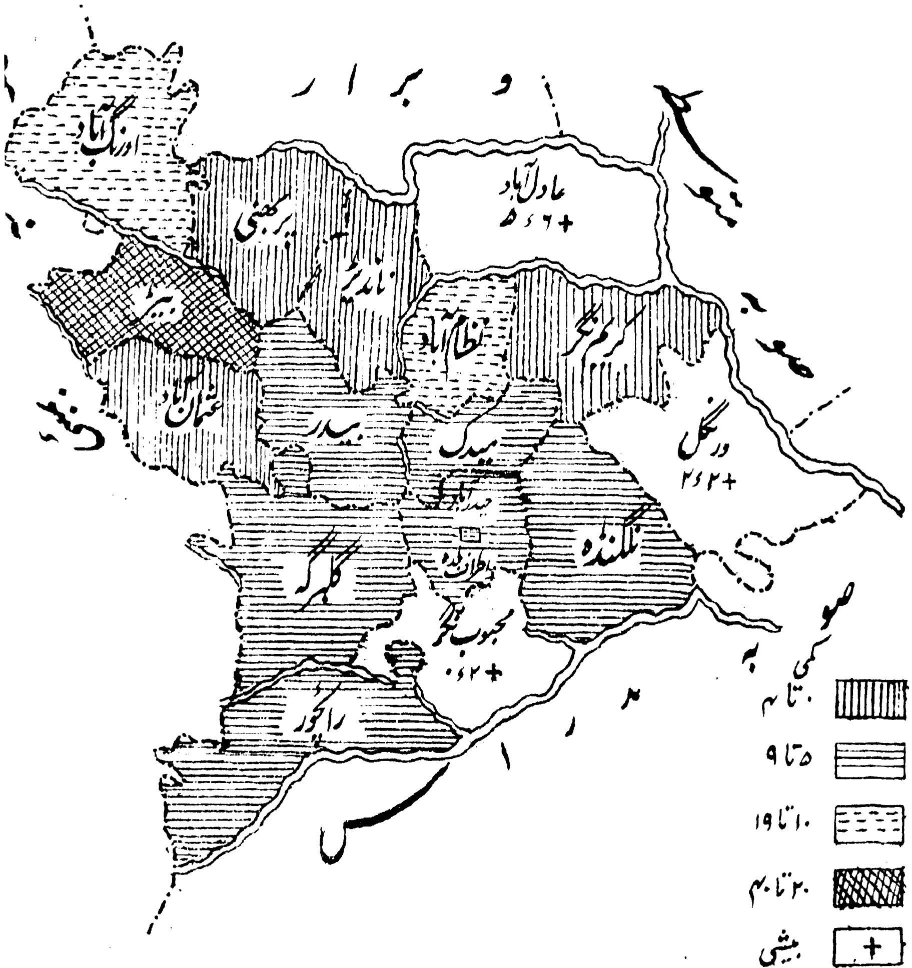
شکل باظہار تفاوت ہائے گنجانیت



نقشہ مندرجہ بالا سے صاف معلوم ہوگا کہ بمقابلہ دہ سالہ سابقہ کے فی الوقت ہر فرد کے لئے پاک وصاف ہوا

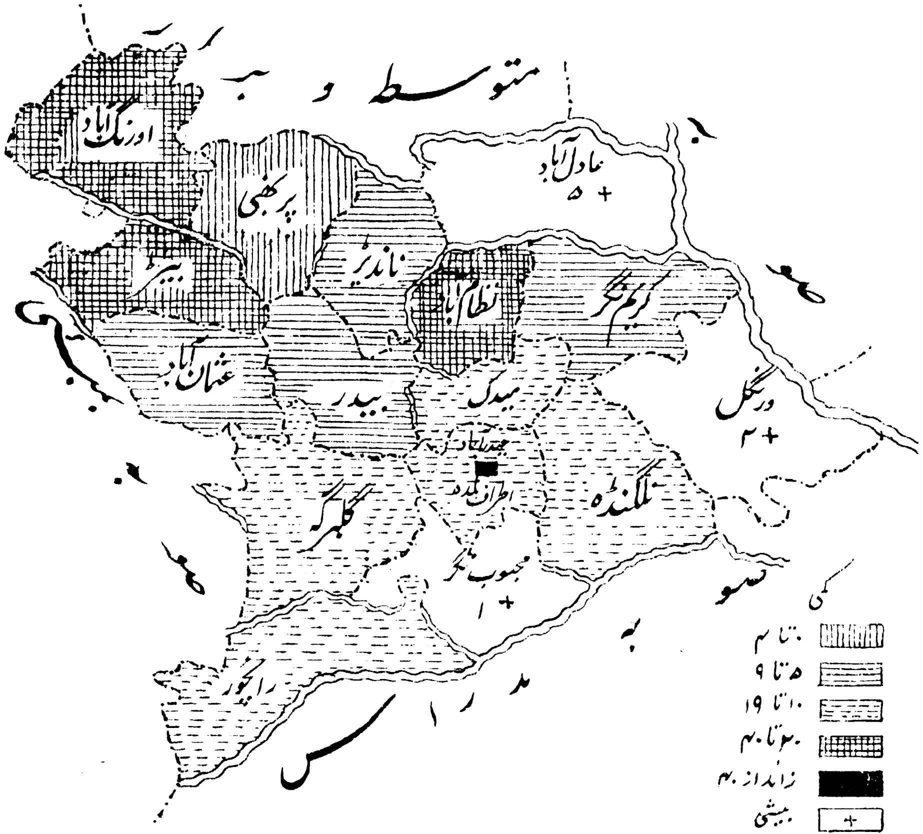
کی زیادہ گنجائش ہے۔ فی الوقت جبکہ آبادی میں انحطاط رونما ہوا ہے اور جس کا اثر اسقدر ضرور ہوا ہوگا کہ ذرائع معیشت کی کشمکش پر آبادی کا بار غیر فطرتاً ہلکا ہوگیا ہو تو ایسی صورت میں ہجوم آبادی کے مسئلہ پر غور کرنیکی مطلقاً ضرورت پائی نہیں جاتی۔

۳۵۔ نقل و حرکت آبادی اضلاع ۔ نقشہ ملحقہ کے ملاحظہ سے اس مملکت کے ہر ضلع کی آبادی کی گنجائی میں بمقابلہ آبادی سنہ ۱۹۱۱ء جو تفاوت نیصدی (کمی یا بیشی) پیدا ہوا ہے وہ ظاہر ہوگا۔



تختۂ ضمیمہ نشان (۳) سے ظاہر ہوگا کہ اس دہ سالہ دوران میں بلدہ حیدرآباد اور اضلاع اورنگ آباد و بیڑ میں بہت نقصان ہوا ہے۔ اور ان میں ۱۹۱۱ء کی آبادی کے لحاظ سے فیصد علی الترتیب ۱۰-۱۹ اور ۴۲ کا انحطاط ہوگیا ہے۔ بلدۂ حیدرآباد کی قدرتی آبادی! (یعنے تارکینِ وطن کے مقابلہ میں آکر بسنے والوں کی تعداد کی زیادتی کو حقیقی آبادی سے خارج کرنے کے بعد) فی الوقت ۳،۴۵۵۹ قرار پاتی ہے۔ ۱۹۱۱ء میں اس کے مماثلہ اعداد ۴۱۵،۰۲۷ تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دس سال کے عرصہ میں ۴۰،۴۶۸ نفوس یا فیصد ۹،۷ کی حقیقی کمی ہوگی۔ ۱۹۱۱ء و ۱۹۲۱ء کی حقیقی آبادی کا لحاظ کیا جائے تو ظاہر ہوتا ہے کہ بلدۂ حیدرآباد میں ۹۶،۴۳۶ نفوس یا فیصد ۱۹،۴ کا نقصان ہوا ہے۔ اعداد حیات و ممات کی کی ترتیب ہنوز حالتِ ابتدائی میں ہونے کی وجہ سے اُن پر زیادہ اعتماد نہیں کیا جا سکتا لیکن بغیر کسی اندیشہ کے یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ اُن میں جو غلطی ہے اُس کی نوعیت فرو گزاشت اندراجات حیات و ممات کی ہے نہ کہ اضافہ یا مبالغہ کی۔ یہ ناقابلِ اطمنان اعداد بھی ظاہر کرتے ہیں کہ اس دہ سالہ دوران میں بلدۂ حیدرآباد میں حیات سے ممات کے اعداد بقدر ...۲۰ بڑھے ہوئے رہے۔ یا بالفاظ دیگر مندرجۂ بالا قدرتی آبادی کی ۶۸ فیصد سے زیادہ کمی شرح ممات کی زیادتی کی وجہ سے واقع ہوئی ہے جو اشاعتِ طاعون و انفلوئنزا اور بوجہ گرانی غلہ طبقۂ غربا کی قوت کے انحطاط کا نتیجہ ہے۔ اورنگ آباد و بیڑ قحط و قلت آب نوشیدنی اور طاعون کے سبب سے زیادہ شکار ہوئے اور اِن اضلاع کے انحطاط کو فطرتاً انہیں مصائب کی جانب منسوب ہونا چاہئے ملک کے جو اضلاع اِس بارہ میں اظہار ترقی کرتے ہیں وہ صرف عادل آباد ورنگل و محبوب نگر ہیں جن کی گنجائی میں علی الترتیب ۶،۵ و ۲،۲ و ۲،۲ فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ اس کے اسباب بعد میں بیان کئے جائینگے۔

نقشہ مندرجۂ ذیل سے ۱۹۱۱-۱۹۲۱ء کے دوران میں بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے جو تفاوت تعداد نفوس میں بصورت کمی و بیشی پیدا ہوا ہے وہ ظاہر ہوگا



۳۶۔ گنجانی اضلاع تلنگانہ۔ تلنگانہ کے تین اضلاع ورنگل۔ عادل آباد۔ محبوب نگر کے سوا بقیہ اور اضلاع کی گنجانیت گھٹ گئی ہے۔ ان تینوں اضلاع میں رقبہ صحرائی کا تناسب زیادہ ہے اور آبادی منتشر ہے مگر اب وہاں کے جنگلات قطع ہو رہے ہیں اور رقبہ قابل زراعت اور رقبہ کاشت برنج میں بتدریج توسیع ہوتی جارہی ہے اور مزدور زیادہ رجوع ہونے لگے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کی گنجانی میں (گو قلیل ہے) علی الترتیب

۱۰ء۵۲ کا اضافہ ہوا ہے۔ ورنگل جس کی ابتدا ۱۸۸۱ء میں ۶۴ نفوس فی مربع میل کی گنجانی سے ہوئی مسلسل طلسم خوش بختی کا مسحور معلوم ہوتا ہے کہ اس کی گنجانی ۱۸۹۱ء میں (۸۱) اور ۱۹۰۱ء میں (۹۰) ہوگئی حالانکہ اُس سال مجموعی طور پر ملک سرکار عالی میں انحطاط ہوا۔ ۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء کے دہ سالہ عرصہ میں مزید اضافہ ہوا اور گنجانی فی مربع میل ۱۱۴ نفوس تک پہنچ گئی۔ موجودہ دہ سالہ دوران میں جبکہ اکثر اضلاع میں کمی ہوئی ہے، ورنگل نے اپنے رقبہ کے فی مربع میل پر ۲ نفوس کا اضافہ حاصل کیا ہے۔ رقبہ جات صحرائی کو قابل کاشت بنانے کے علاوہ ملک کے ذرائع معدنی کی ترقی جو بصورت معدنِ زغال یلندو میں ہو رہی ہے وہ ضلع ہذا میں ایک کثیر التعداد آ بسنے والوں کیلئے جاذب توجہ ہے اور یہی دہ سالہ ترقی آبادی کا باعث ہے۔ اور یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ باوجودیکہ ملک کے بقیہ حصص کیسانتھ اس ضلع کی تعداد ممات بھی زیادہ تھی۔ لیکن پھر بھی یہاں کی گنجانی میں زیادتی ہوئی۔ عادل آباد کی حالت بھی اس لحاظ سے ورنگل کے مماثل ہے کہ اول الذکر میں بھی وسیع رقبہ جات صحرائی ہیں۔ آبادی بھی منتشر ہے اور اس کے رقبہ مزروعہ کی وسعت برابر بڑھتی جا رہی ہے لیکن اُس کو وہ مواقع مفیدہ حاصل نہیں ہیں جو ورنگل کو حاصل ہیں۔ ورنگل میں بمقابلۂ عادل آباد کے چند اراضیات زیر آبپاشی ہیں۔ نظامس گیارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے اُس میں سے گزرتی ہے اور عادل آباد میں ذرائع ریلوے بالکل مفقود ہیں۔ ورنگل میں سنگارینی کے معدنہائے زغال موجود ہیں۔ اور عادل آباد کی معدنی دولت ابھی برآمد شدنی ہے۔ عادل آباد کی گنجانی گو کہ مسلسل بڑھ رہی ہے۔ لیکن وہ ورنگل کی برابری نہیں کرسکتی۔ ۱۸۸۱ء میں فی مربع میل ۵۶ نفوس کی گنجانی سے اس کا آغاز ہوا اور اُس کے بعد سے اس کا تناسب مسلسل بڑھتا ہی رہا۔ ۱۹۰۱ء میں بھی ورنگل کی طرح نفع اٹھاتے ہوئے ۱۹۱۱ء میں فی مربع میل ۸۵ نفوس تک پہنچ گیا۔ اب بھی اس ضلع میں اضافہ کا اظہار ہوا ہے جو بلاشبہ رقبہ قابل کاشت کی ترقی کا زیر بار احسان ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس میں ابھی مزید ترقی کی وسیع گنجائش موجود ہے کیونکہ اس کے قابل کاشت رقبہ کے ۱۲ فیصد حصہ میں ابھی کوئی زراعت نہیں ہوتی اور اُس کے معدنی ذرائع سے ابھی ابھی فائدہ حاصل کیا جانے لگا ہے۔

محبوب نگر بھی ۱۸۸۱ء سے (جبکہ اس کی گنجانی ۹۱ نفوس فی مربع میل تھی) برابر ترقی کر رہا ہے۔ ۱۹۰۱-۱۹۱۱ء کی دہ سالہ مدت میں جو ایک خوشحالی کا زمانہ رہا اس کی گنجانی ۱۴۵ تک پہونچ گئی موجودہ دہ سالہ دوران میں بھی باوجود متصلہ اضلاع کے انحطاط کے اُس نے اپنی گنجانی خفیف اضافہ کے ساتھ قایم رکھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس بارہ میں اس کو ایک حد تک سکندرآباد گدک ریلوے

کے افتتاح سے مدد ملی جو اِس ضلع میں شمال سے جنوب تک گزرتی ہے اور جس نے بلاشبہ اس کی دلفریبیوں کو شگفتہ کر دیا ہے۔

اب تلنگانہ کے دوسرے اضلاع کی طرف توجہ کریں تو معلوم ہوگا ہے کہ نظام آباد کو سب سے زیادہ نقصان برداشت کرنا پڑا۔ اُس کی گنجانی ۱۹۱۱ء میں (۱۷۴) تھی۔ اُس سے تنزل کر کے ۱۹۲۱ء میں ۱۵۳ ہوگئی۔ اور یہ گنجانی تقریباً وہی ہے جو ۱۸۹۱ء اور ۱۹۰۱ء میں تھی ۱۹۰۱ تا ۱۹۱۱ء کے دہ سالہ دوران میں وہاں قدرے زیادہ گنجانی بوجہ اصلاحِ حالات پیدا ہوئی جو سابقہ دہ سالہ دوران کے مصائبِ قحط کے بعد عملِ بازگشت کا نتیجہ ہے۔ جیسا کہ زیں قبل ذکر کیا جا چکا ہے۔ رقبہ مزروعہ کے اعتبار سے فی مربع میل گنجانی بہت بڑھی ہوئی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ تلنگانہ میں سب سے ارفع ہے۔ اِس لئے یہ توقع نہیں ہوسکتی کہ حالات موثر ترقی آبادی کے فقدان کے باوجود ضلع ترقی ظاہر کریگا۔ خود بلدہ حیدرآباد کے بعد یہاں تعداد ممات سب سے زیادہ رہی۔ پس یہ امر چنداں تعجب خیز نہیں کہ دہ سالہ عرصہ میں ضلع کو آبادی کا بہت نقصان برداشت کرنا پڑا۔ کیونکہ گرانی غلہ نے طبقہ غربا کے قوت کی بیخ کنی کر دی تھی اور ان کو امراض وبائی کا شکار ہونے کے قابل کر دیا تھا۔ اگرچہ اس کی شرحِ پیدائش میں خفیف زیادتی ہوئی جیسا کہ گزشتہ دہ سالہ شرح فیصد ۱۰۸ اور حالیہ شرح فیصد ۹۰۸ سے ظاہر ہوتا ہے لیکن شرح ممات فیصد ۱۰۰ سے تجاوز کر کے ۱۰۵ تک پہنچ گئی نظام آباد کے بعد اطراف بلدہ کا تناسب ممات سب سے زیادہ ہے اور اسی وجہ سے قدرتاً نظام آباد کے بعد سب سے زیادہ فیصد کمی اسی میں ہوئی ہے۔ اکثر اضلاع تلنگانہ کے خلاف اگر اس ضلع میں پیدائش کا تناسب گزشتہ دس سال کے مقابلہ میں زیادہ نہ ہوتا تو یہ انحطاط اور بڑھ جاتا۔ بقیہ اضلاعِ تلنگانہ کا انحطاط کم و بیش انکی شرح ممات کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے۔ بہر حال یہ واضح ہوگیا کہ آبادی تلنگانہ کا انحطاط زیادہ تر اشاعتِ امراض وبائیہ اور گرانی نرخہائے اجناس کی وجہ سے ہوا ہے

۲۷۔ گنجانی اضلاع مرہٹواڑی۔ اب مرہٹواڑی کی طرف توجہ کی جائے تو ہمیں دلگیر حالات سے سابقہ پڑتا ہے۔ دس سال قبل کی گنجانی کسی ضلع میں بھی قائم رہ نہ سکی۔ اورنگ آباد و بیڑ نے جو دل ہلانے والے نقصانات برداشت کئے ہیں اس کا ذکر قبل ازیں ہو چکا ہے ۱۹۱۱ء کی رپورٹ مردم شماری میں اس کا اندیشہ ظاہر کیا گیا تھا کہ چونکہ اس خطہ کی تقریباً جملہ قابلِ زراعت اراضی زیر کاشت آچکی ہے۔ اس لئے وہاں ترقی آبادی کی بہت کم گنجائش باقی رہ گئی ہے لیکن اسوقت سے اراضیات قابلِ کاشت کے رقبہ میں فیصد ۷۰۸ کا اضافہ رونما ہوا ہے۔ یہ امر دیگر ہے کہ اس

جدید دستیاب شدہ رقبہ کے منجملہ صرف ۴ فیصد حصہ کو رعایا زیر کاشت لاسکتی ہے۔ اس سے بھی کچھ نہ کچھ ترقی رونما ہوتی مگر طاعون کی بار بار آمد انفلوئنزا کی تاخت و تاراجی اور نرخِ اجناس کی بے حد گرانی کی مصیبت اور پھر اس مدت میں دو سال کا حقیقی قحط غرضکہ ان سب نے مل کر اس خطہ کی نہ صرف شرحِ اموات بڑھادی بلکہ بین الاضلاع اور خارج ملک ترکِ وطن کی بھی ترغیب پیدا کرادی تختہ ضمیمہ نشان (۵) کے ملاحظہ سے معلوم ہوگا کہ صرف تعداد ممات ہی تعداد ولادت سے بقدر ۶۶۴،۴۰۳ بڑھی ہوئی ہے۔ ترکِ وطن کے مسئلہ پر باب سوم میں بحث کی جائیگی۔

بحالاتِ موجودہ اس خطہ یا اُس کے اضلاع کی آبادی کے انحطاط کے دوسرے اسباب کی تلاش عبث ہوگی۔ اضلاع کا انحطاط مصائب کی سختی اور امراض وبائی کی شدت کے تناسب رہا ہے یہ بھی قابلِ ذکر ہے کہ اضلاع نے قلتِ آب کے تناسب سے بھی تکلیف اٹھائی ہے۔ ضلع بیڑ جس میں اورنگ آباد کے مقابلہ میں چاول کی کاشت زیادہ اور گیہوں کی کم ہے۔ کمی بارش کی وجہ سے زیادہ مبتلائے مصیبت رہا۔ ان دونوں اضلاع کے بعد گلبرگہ و رائچور بھی (جو ایک حد تک زیادہ چاول پیدا کرنے والے اضلاع میں) کمی بارش کی وجہ سے مساوی نقصان اٹھاتے رہے۔ اس کے بعد بلحاظ نوعیتِ کاشت اور مقدار بارش دوسرے اضلاع کا درجہ ہے۔

یہاں سرسری طور پر ذکر کیا جاسکتا ہے کہ اگر اس دہ سالہ عرصہ میں مصائب واقع نہ ہوتے تو ملک کی آبادی نمایاں طور پر بڑھ جاتی کیونکہ قابلِ زراعت و تحت آبپاشی اراضیات کے فیصدی تناسب میں اضافہ ہوا ہے اور ملک کی تجارت کی مقدار میں ترقی ہوئی ہے اور دواخانوں اور انجمنہائے امداد باہمی کی تعداد میں وافر زیادتی ہوئی ہے۔

۳۸۔ مختلف مذاہب کے نظامِ عمری پر اثر۔ باب ہذا کے اس حصہ کے اختتام پر یہ امر قابلِ غور ہے کہ مختلف مذاہب کی ترکیب عمری دہ سالہ مصائب سے متاثر ہوکر کس طرح درہم و برہم ہوئی۔ ملک سرکارعالی کے چاروں اہم مذاہب کے مختلف مدارج عمری یعنی ۰ تا ۱۵ (صغر سنی) ۱۵ تا ۵۰ (عمر بار آوری) ۵۰ و زائد (ضعیف العمری) میں بمقابلہ جملہ آبادی سنہ ۱۹۱۱ء و سنہ ۱۹۲۱ء میں جو تناسب فیصد پڑتا ہے وہ تختہ مندرجہ حاشیہ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا

مذاہب	سال	۰ تا ۱۵	۱۵ تا ۵۰	۵۰ و زائد
ہندو	سنہ ۱۹۱۱ء	۳۷٫۵	۵۰٫۳	۱۲٫۲
	سنہ ۱۹۲۱ء	۳۸٫۴	۴۸٫۶	۱۳٫۰
مسلمان	سنہ ۱۹۱۱ء	۳۶٫۰	۵۰٫۶	۱۳٫۴
	سنہ ۱۹۲۱ء	۳۷٫۶	۴۹٫۰	۱۳٫۴
عیسائی	سنہ ۱۹۱۱ء	۳۷٫۹	۵۲٫۹	۹٫۲
	سنہ ۱۹۲۱ء	۳۹٫۶	۵۰٫۱	۱۰٫۳
اقوام قدیم	سنہ ۱۹۱۱ء	۴۴٫۲	۴۵٫۵	۱۰٫۳
	سنہ ۱۹۲۱ء	۴۳٫۱	۴۵٫۷	۱۱٫۲

باستثناء اقوام قدیمہ جنہیں ۵ تا ۱۰ کی مدت عمر میں خفیف بیشی معلوم ہوتی ہے دوسرے تمام مذاہب کی عمر بارآوری میں بمقابلہ ۱۹۱۱ء انحطاط ہوا ہے۔ رپورٹ مردم شماری ہند بابتہ ۱۹۱۱ء کے فقرہ (۱۹۱) صفحہ (۵۸) میں تحریر کیا گیا ہے کہ "طاعون کی ایک خصوصیت جو مشاہدہ میں آئی ہے یہ ہے کہ کم از کم شمالی ہند میں بمقابلہ مردوں کے عورتوں پر اور بمقابلہ کمسن او رضعفا کے نوجوانوں پر اُس کا حملہ زیادہ ہوتا ہے" ۱۹۲۱ء سے متعلقہ اعداد مندرجہ بالا سے اس نظریہ کی توثیق ہوتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ انفلوئنزا نے بھی درمیانی مدت ہائے عمر پر حملہ کیا ہے۔ دونوں جنسوں کے ممات کے مسئلہ کے متعلق باب ششم میں اور مدت ہائے عمر میں خلل اندازی کے متعلق باب پنجم میں بحث کی جائے گی البتہ یہاں اس قدر بیان کیا جا سکتا ہے کہ درجہ عمر بارآوری میں عام انحطاط کے سبب سے تعداد ولادت سخت متاثر ہوئی چنانچہ ۱۳۲۹ف (۲۰-۱۹۱۹ء) میں جتنی ولادتوں کا اندراج ہوا ان کی تعداد اس دہ سالہ مدت میں سب سے کم رہی۔

۳۹ تعریف مکان ۱۸۹۱ء اور ۱۹۰۱ء میں لفظ "مکان" کے مفہوم میں صرف ہیئت عمارتی داخل تھی اور اس کی تعریف یہ کی گئی تھی کہ "وہ ایک یا زیادہ خاندانوں کے تابعین و ملازمین کیساتھ رہائش کی جگہ ہے جس کا عام راستہ سے علیحدہ ایک خاص دروازہ ہو" اس تعریف میں کئی نقص تھے۔ شمار کنندے اس کو پوری طرح ذہن نشین نہیں کر سکتے تھے۔ اور اس تعریف میں آنیوالے مکانات کی تعداد جن اعداد سے ظاہر ہوتی ہے وہ بہ حیثیت اعداد و شمار کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ اس کے بعد سے "مکان" کی تعریف اس طرح کی گئی کہ وہ ایک ہم طعامی کرنے والے خاندان کے رہنے کی جگہ ہے۔ ۱۹۱۱ء میں جو تعریف کی گئی وہ یہ تھی کہ "مکان" سے مراد وہ رہائشی مقام ہے جہاں ایک ہی جگہ کھانا پکانیوالا خاندان معہ اپنے تابعین (مثلاً ماں بیوی بہن چھوٹے بھائی وغیرہ) اور ملازمین کے رہتا ہو۔ اس دفعہ میں اس تعریف میں وسعت دیگئی اور اس کو زیادہ واضح اور قابل فہم بنایا گیا تا کہ کسی شمار کنندہ کو باغراض مردم شماری "مکان" کا صحیح مفہوم سمجھنے میں کسی قسم کا اشتباہ نہ رہے۔ دستور العمل مردم شماری حیدرآباد اور پروانہ جات تقرر تنقیح کنندگان کی پشت پر جو تعریف مکان کی طبع کی گئی وہ حسب ذیل ہے۔

"مکان مردم شماری کا سب سے چھوٹا اور پہلا قطعہ ہے اور اُس سے مراد دیہات میں وہ مقام ہے جس میں ایک خاندان اور اس کے متعلقین و وابستگان مثل بیوی و ملازمین رہتے ہوں۔ اور یکجا اُن کا کھانا پکتا ہو۔ ایسے مقامات جہاں کھانا پکائی نہ ہوتی ہو گر شمار آخر کی شب میں ایک یا زیادہ نفوس کی

شب باشی کا احتمال ہو مکان کی تعریف میں داخل ہونگے تاکہ کوئی شخص شمار سے چھوٹ نہ جائے۔
قصبات اور شہروں میں مکان سے مراد وہ عمارت ہے جس میں ایک خاندان مع متعلقین سکونت پذیر ہو اور جس کا کھانا یکجا پکتا ہو۔ اگر ایک ہی عمارت میں چند ایسے خاندان رہتے ہوں جو علٰحدہ علٰحدہ پکا کر کھاتے ہوں اور جن کی آمد و رفت کا دروازہ مشترک راستہ سے علٰحدہ ہو تو ہر حصہ جس میں علٰحدہ خاندان رہتا ہے علٰحدہ مکان تصور کیا جائیگا۔ ورنہ مشترکہ راستہ ایک ہی ہو تو ایک مکان سمجھا جائیگا اس تعریف میں وہ چھوٹے سرائے اور موٹل جن کا ایک علٰحدہ "رقبہ" نہ قرار پا سکتا ہو شامل ہیں۔ نوٹ (۱) بنگلہ ہائے سکونتی یوروپین و اینگلو انڈین میں بیوتات ملازمین علٰحدہ علٰحدہ مکانات قرار دئے جائینگے۔ نوٹ (۲) دوکان۔ سرائے۔ دھرم سالہ۔ ہوٹل۔ مسجد۔ عاشور خانہ۔ مندر۔ گرجا۔ آتشکدہ۔ مدرسہ۔ کتب خانہ۔ کچہری چاوڑی وغیرہ ہر ایک مقام جہاں شب شمار آخر میں کسی شخص کے رہنے کا احتمال ہو مکان سمجھا جائیگا۔ ایسے واضح ہدایات بلا شبہ شمار کنندگان کے دل میں "مکان" کے مفہوم کے متعلق جس کے ساکنین کا انہیں شمار کرنا ہے کسی طرح کا شائبہ نہیں باقی رکھ سکتے۔

۴۰۔ تعداد امکنہ۔ ملک سرکار عالی میں مکانات مسکونہ کی تعداد ۱۹۱۱ء کے ۲۷،۱۳،۸۴۵ کے مقابلہ میں ۲۷،۲۰،۱۰۶ ہے یعنی صرف (۶۲۶۱) امکنہ یا فیصد ۰٫۲ کی زیادتی ہے۔ یہ زیادتی گو بجائے خود جزوی ہے تاہم نظر انداز کرنے کے قابل نہیں کیونکہ گزشتہ دس سال کے مخالف حالات نے آبادی کو بقدر ۶ فیصد زیادہ گھٹا دیا ہے اور ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں زیادہ گنجائش مکانی کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ تختہ مندرجہ حاشیہ کے ملاحظہ سے ۱۹۱۱ء سے ہر سمت انتظامی کی تعداد امکنہ میں جو تفاوت پیدا ہوا ہے واضح ہوگا۔ لفظ "مکان" کی تعریف میں جو تبدیلی کی گئی ہے اس کی وجہ سے ۱۹۰۱ء کے اعداد سے (جبکہ قحط کے باعث ملک کی آبادی میں کمی واقع ہوئی تھی) حالیہ اضافہ کا مقابلہ کرنا لاحاصل ہوگا۔

صوبہ جات	مکانات مسکونہ: تعداد	مکانات مسکونہ: تفاوت از ۱۹۱۱ء	تفاوت آبادی از ۱۹۱۱ء
ملک سرکار عالی	۲۷،۲۰،۱۰۶	+ ۰٫۲	- ۶٫۸
صوبہ ورنگل	۵،۶۰،۵۱۹	+ ۱۱٫۵	+ ۰٫۸
〃 میدک	۶،۲۴،۹۷۱	+ ۵٫۱	- ۶٫۳
〃 اورنگ آباد	۶،۴۸،۴۱۱	+ ۲٫۴	- ۱۱٫۸
〃 گلبرگہ شریف	۶،۸۹،۹۵۲	- ۱۰٫۰	- ۶٫۶

۴۱۔ امکنہ قصبات و مواضعات۔ تختہ مندرجہ حاشیہ سے معلوم ہوگا کہ جملہ تعداد امکنہ کی تقسیم قصبات و مواضعات میں کس طرح ہوئی۔ یہ بھی واضح ہوگا کہ طاعون اور انفلوئنزا کی وجہ سے قصبات کے مکانات اپنے ساکنین سے بمقابلہ

	تعداد امکنہ: ۱۹۱۱ء	تعداد امکنہ: ۱۹۲۱ء	فیصدی بیشی (+) یا کمی (-)
قصبات	۱۴۴،۲۹،۲	۲،۸۳،۶۳۵	- ۲٫۶
مواضعات	۲۴،۲۲،۴۰۴	۲۴،۳۶،۵۴۱	+ ۰٫۶
میزان	۲۷،۱۳،۸۴۵	۲۷،۲۰،۱۰۶	+ ۰٫۲

دیہات کے نسبتاً زیادہ خالی ہو گئے۔ یہ قیاس اس امر واقعہ سے اور قوی ہو جاتا ہے کہ رقبہ قصباتی کی آبادی کا انحطاط (فیصد ۳ء۸) دیہاتی آبادی کے انحطاط (فیصد ۵ء۶) سے بڑھا ہوا تھا تعداد اکنہ فی مربع میل تلنگانہ میں (۳۱) سے بڑھ کر (۳۳) سے بھی کچھ زیادہ ہو گئی ہے۔ لیکن مرہٹواڑی میں (۳۳) سے گھٹکر (۳۲) ہو گئی اور یہ بلاشبہ ان کثیر مصائب کی وجہ سے ہے جو اس خطہ کے باشندوں نے برداشت کیں۔

۴۴۔ **تعداد نفوس فی مکان**۔ اوسط تعداد نفوس فی مکان سابقہ دہ سالہ دوران کے ۴ء۹ کے مقابلہ میں فی الوقت ۴ء۵ پڑتی ہے۔ تلنگانہ میں تعداد نفوس فی مکان ۵ء۱ سے گھٹکر ۴ء۶ اور مرہٹواڑی میں ۴ء۴ سے ۴ء۳ ہو گئی ہے۔ رقبہ قصباتی میں تعداد نفوس فی مکان ۴ء۱ ہے اور اسکے بالمقابل رقبہ دیہاتی میں ۴ء۶ ہوتی ہے۔ ان کا تناسب سنہ ۱۹۱۱ء میں علی الترتیب ۴ء۴ اور ۴ء۹ تھا۔ اب یہ امر کہ جہاں مشترکہ خاندانوں کا طریقہ رائج تھا وہاں علٰحدگی اور انفرادیت کے میلان سے یا طاعون وقحط کے کثیر اموات سے کس حد تک یہ تغیرات متاثر ہوئے اس کے معلوم کرنے کے لئے کوئی ذرائع نہیں ہیں۔ لیکن تلنگانہ میں تعداد نفوس فی مکان مرہٹواڑی سے زیادہ چلی آرہی ہے۔ تعداد اکنہ کا تناسب فیصد اناث کتخدا معمرہ" (۱۵) وزائد" کے ساتھ دیکھا جائے تو ۱۹۱۱ء میں فیصد اکنہ کے لئے (۱۰۵) اناث تھے لیکن طاعون۔ انفلوئنزا اور دوسرے مصائب نے طبقۂ اناث پر ایسا سنگین اثر ڈالا ہے کہ فی الحال فیصد اکنہ کے لئے (۹۰) اناث رہ گئے ہیں فقط

تختہ ضمیمہ نشان (۱) گنجانیت بہمرسانی آب و اجناس

خطۂ قدرتی و ضلع	اوسط گنجانیت فی مربع میل ۱۹۳۱ء	فیصدی تناسب جملہ رقبہ: قابل کاشت	فیصدی تناسب جملہ رقبہ: کاشت شدہ	فیصدی تناسب آبپاشی رقبہ مزروعہ	اوسط بارش	فیصدی تناسب رقبہ مزروعہ زیر کاشت: چاول	گیہوں	دال	جوار	روئی	تخم روغن	دیگر اجناس
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
ممالک محروسہ سرکار عالی	۱۵۱	۷۶٫۵	۵۸٫۵	۸٫۲	۳۰٫۱۸	۳٫۷	۳٫۱	۲٫۶	۱۶٫۲	۷٫۳	۳٫۸	۶۳٫۲
تلنگانہ	۱۵۵	۶۶٫۶	۴۵٫۷	۱۴٫۱	۳۱٫۹۴	۷٫۷	۰٫۱	۱٫۸	۱۱٫۲	۱٫۴	۴٫۵	۷۳٫۳
بلدۂ حیدرآباد	۷۹۲۵	۰	۰	۰	۳۳٫۶۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
اطراف بلدہ	۱۸۸	۷۸٫۱	۶۴٫۰	۲۸٫۳	۲۶٫۶۸	۵٫۷	۰	۳٫۱	۱۲٫۸	۳٫۲	۱۴٫۹	۶۰٫۳
ورنگل	۱۱۲	۵۹٫۸	۳۸٫۷	۱۴٫۴	۳۵٫۳۳	۷٫۶	۰٫۰	۲٫۶	۲۵٫۶	۳٫۸	۱۸٫۸	۴۱٫۶
کریم نگر	۱۹۱	۷۱٫۶	۴۹٫۵	۱۸٫۶	۳۲٫۴۶	۹٫۹	۰٫۰	۱٫۱	۲۶٫۱	۳٫۶	۱۰٫۳	۴۹٫۰
عادل آباد	۹۰	۴۹٫۰	۳۷٫۹	۴٫۶	۳۸٫۷۰	۲٫۶	۱٫۲	۴٫۷	۳۸٫۸	۱۰٫۶	۶٫۳	۳۵٫۸
میدک	۲۰۱	۷۴٫۶	۴۲٫۵	۲۲٫۷	۳۱٫۵۳	۱۴٫۹	۰٫۵	۹٫۹	۳۴٫۸	۰٫۴	۲٫۷	۳۶٫۸
نظام آباد	۱۵۳	۶۰٫۲	۳۱٫۸	۲۰٫۹	۳۴٫۶۰	۱۷٫۰	۰٫۲	۱٫۱	۱۳٫۲	۴٫۷	۷٫۷	۵۶٫۱
محبوب نگر	۱۴۵	۶۵٫۶	۴۸٫۷	۱۲٫۳	۲۶٫۷۶	۶٫۸	۰٫۱	۱٫۰	۲۷٫۶	۰٫۵	۱۲٫۴	۵۱٫۶
نلگنڈہ	۱۵۷	۸۲٫۵	۵۵٫۶	۹٫۷	۲۸٫۷۳	۶٫۹	۰	۰٫۳	۱۴٫۲	۰٫۸	۱۹٫۵	۵۸٫۳
مرہٹواڑی	۱۴۶	۸۷٫۳	۷۲٫۴	۳٫۰	۲۸٫۳۰	۱٫۰	۵٫۱	۳٫۳	۲۱٫۲	۱۳٫۴	۲٫۸	۵۳٫۲
اورنگ آباد	۱۱۵	۸۵٫۰	۷۱٫۶	۴٫۵	۲۵٫۰۷	۰٫۱	۱۱٫۴	۴٫۱	۳۳٫۱	۱۹٫۸	۴٫۴	۲۷٫۱
بیڑ	۱۱۳	۸۸٫۹	۷۲٫۱	۳٫۲	۲۵٫۱۳	۰٫۵	۵٫۷	۲٫۴	۲۷٫۰	۲۳٫۰	۵٫۴	۳۶٫۰
ناندیڑ	۱۷۸	۸۴٫۱	۷۳٫۰	۳٫۷	۳۳٫۱۲	۱٫۰	۶٫۱	۶٫۸	۳۷٫۸	۳۰٫۵	۴٫۷	۱۳٫۱
پربھنی	۱۴۹	۹۱٫۰	۷۸٫۲	۳٫۲	۳۱٫۹۵	۰٫۸	۱۰٫۸	۲٫۴	۲۹٫۹	۴۰٫۴	۵٫۶	۱۰٫۱
گلبرگہ شریف	۱۵۷	۷۹٫۳	۶۷٫۴	۴٫۵	۲۸٫۱۷	۲٫۷	۱٫۳	۱٫۹	۲۴٫۳	۱٫۹	۲٫۸	۶۵٫۱
عثمان آباد	۱۷۴	۹۵٫۲	۷۸٫۳	۴٫۱	۳۰٫۱۷	۰٫۱	۴٫۴	۳٫۷	۲۳٫۲	۲٫۴	۷٫۲	۵۹٫۰
رائچور	۱۳۶	۸۷٫۷	۶۸٫۷	۱٫۵	۲۳٫۶۵	۰٫۹	۱٫۷	۱٫۱	۳۶٫۷	۱۹٫۱	۱٫۷	۳۸٫۸
بیدر	۱۶۶	۹۲٫۶	۴۲٫۴	۲٫۰	۲۹٫۳۴	۲٫۹	۴٫۹	۵٫۴	۲۰٫۰	۸٫۰	۱٫۶	۵۷٫۲

نقشہ ضمیمہ نشان (۲) تقسیم آبادی بلحاظ درجات گنجانیت

[illegible]	تعلقات جنکی آبادی فی مربع میل حسب ذیل ہے															
	اندرون ۱۵۰		۱۵۰ تا ۳۰۰		۳۰۰ تا ۴۵۰		۴۵۰ تا ۶۰۰		۶۰۰ تا ۷۵۰		۷۵۰ تا ۹۰۰		۹۰۰ تا ۱۰۵۰		۱۰۵۰ و زائد	
	رقبہ	آبادی	رقبہ	آبادی	رقبہ	آبادی	رقبہ	آبادی	رقبہ	آبادی	رقبہ	آبادی	رقبہ	آبادی	رقبہ	آبادی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
ممالک محروسہ سرکار عالی	۴۴۵۶۵	۴۵۸۹۹۰۲	۳۷۶۷۵	۷۳۳۸۷۳۳	۳۷۷	۱۲۱۰۸۸	۳۰	۱۶۸۶۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۱	۳۰۴۱۸۷
	۵۳٫۹	۳۶٫۸	۴۵٫۵	۵۸٫۸	۰٫۵	۰٫۹۷	۰٫۰۳	۰٫۱۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰٫۰۶	۲٫۴۴
تلنگانہ	۲۱۷۵۹	۱۹۹۹۷۴۲	۱۹۲۲۴	۳۸۷۶۴۲۱	۳۷۷	۱۲۱۰۸۸	۳۰	۱۶۸۶۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۱	۳۰۴۱۸۷
	۵۳٫۴	۳۱٫۱	۴۶٫۵	۶۰٫۴	۰٫۹۱	۱٫۹	۰٫۰۷	۰٫۲۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰٫۱۲	۶٫۲۹
بلدۂ حیدرآباد	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۱	۳۰۴۱۸۷
	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۰٫۰	۱۰۰٫۰
اطراف بلدہ	۵۱۰	۷۴۹۷۲	۲۱۱۲	۲۴۲۶۶۶	۰	۰	۳۰	۱۶۸۶۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
	۱۹٫۲	۱۳٫۰	۷۹٫۷	۸۳٫۴	۰	۰	۱٫۱	۳٫۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
ورنگل	۵۳۳۷	۳۴۹۷۵۸	۲۶۰۷	۵۴۵۲۸۳	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
	۶۷٫۴	۴۱٫۰	۳۲٫۸	۵۹٫۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
کریم نگر	۱۱۰۶	۷۸۷۵۸	۴۶۱۲	۱۰۱۶۶۸۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
	۱۵٫۳	۷٫۲	۸۰٫۷	۹۲٫۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
عادل آباد	۶۸۳۹	۵۶۶۲۱۵	۴۵۵۵	۸۹۳۲۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
	۹۳٫۸	۸۶٫۴	۶٫۲	۱۳٫۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
میدک	۱۰۲	۱۱۸۸۰	۳۰۹۷	۶۳۰۹۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
	۳٫۲	۱٫۸	۹۶٫۸	۹۸٫۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
نظام آباد	۲۳۵۷	۳۲۲۶۰۳	۹۰۸	۱۷۶۰۹۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
	۷۲٫۲	۶۴٫۸	۲۷٫۸	۳۵٫۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
محبوب نگر	۳۰۶۹	۲۸۸۴۶۸	۱۷۱۹	۳۴۱۲۷۴	۳۷۷	۱۲۱۰۸۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
	۵۹٫۴	۳۸٫۴	۳۳٫۳	۴۵٫۵	۷٫۳	۱۶٫۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
نلگنڈہ	۲۳۳۹	۲۰۶۰۸۸	۳۷۱۰	۶۶۲۲۱۳	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
	۳۸٫۷	۳۰٫۲	۶۱٫۳	۶۹٫۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
مرہٹواڑی	۲۲۹۰۶	۲۵۹۰۱۶۰	۱۸۴۵۱	۳۴۶۲۱۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
	۵۵٫۴	۴۲٫۸	۴۴٫۶	۵۷٫۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
اورنگ آباد	۶۲۲۱	۷۱۴۰۰۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
	۱۰۰٫۰	۱۰۰٫۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
بیڑ	۲۵۰۹	۲۰۸۷۲۵	۱۶۲۳	۲۵۸۸۹۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
	۶۰٫۷	۴۴٫۶	۳۹٫۳	۵۵٫۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
ناندیڑ	۷۰۴	۹۸۰۶۹	۳۰۶۷	۵۷۲۹۲۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
	۱۸٫۷	۱۴٫۶	۸۱٫۳	۸۵٫۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
پربھنی	۲۷۸۶	۳۱۳۸۲۸	۳۳۳۹	۴۵۱۹۴۹	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
	۴۵٫۴	۴۱٫۰	۵۴٫۶	۵۹٫۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
گلبرگہ شریف	۲۸۳۴	۲۸۶۱۶۵	۴۱۴۱	۸۰۹۵۸۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
	۴۰٫۶	۲۶٫۱	۵۹٫۴	۷۳٫۹	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
عثمان آباد	۷۳۴	۷۹۵۴۳	۲۷۹۲	۵۳۵۶۷۳	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
	۲۰٫۸	۱۲٫۹	۷۹٫۲	۸۷٫۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
رائچور	۵۳۸۷	۶۷۰۷۷۶	۱۴۰۴	۲۵۱۵۴۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
	۷۹٫۳	۷۲٫۷	۲۰٫۷	۲۷٫۳	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
بیدر	۱۷۴۰	۲۱۹۰۰۹	۳۰۸۵	۵۸۱۷۴۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
	۳۶٫۰	۲۷٫۳	۶۴٫۰	۷۲٫۷	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

تختۂ ضمیمہ نشان (۳) تفاوت بلحاظ گنجانیت من ابتداء سنہ ۱۸۸۱ء

ضلع وخطۂ قدرتی	فیصدی تفاوت				خالص فیصدی تفاوت	گنجانیت فی مربع میل				
	بیشی (+)		کمی (−)							
	سنہ ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	من ابتدا سنہ ۱۸۸۱ء لغایہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۸۸۱ء
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
ممالک محروسہ سرکار عالی	−۶٫۸	+۳۰٫۰	−۳٫۴	+۱۷٫۲	+۲۶٫۷	۱۵۱	۱۶۲	۱۳۵	۱۴۰	۱۱۹
تلنگانہ	−۴٫۵	+۲۴٫۰	+۴٫۶	+۱۶٫۵	+۴۵٫۴	۱۵۵	۱۶۳	۱۳۱	۱۲۶	۱۰۷
بلدۂ حیدرآباد	−۱۹٫۴	+۸٫۲	+۸٫۰	+۱۲٫۹	+۶٫۶	۷۹۲۵	۱۰۰۱۲	۹۲۴۶	۸۵۵۷	۷۵۷۸
اطراف بلدہ	−۷٫۴	+۲۰٫۵	+۵٫۲	+۹٫۱	+۲۸٫۳	۱۸۸	۲۰۳	۱۶۸	۱۶۰	۱۴۷
ورنگل	+۲٫۲	+۲۶٫۴	+۱۱٫۸	+۲۶٫۳	+۸۲٫۶	۱۱۶	۱۱۴	۹۰	۸۱	۶۴
کریم نگر	−۳٫۱	+۳۵٫۴	−۴٫۲	+۱۶٫۰	+۴۷٫۳	۱۹۱	۱۹۷	۱۴۶	۱۵۳	۱۳۰
عادل آباد	+۵٫۶	+۲۸٫۱	+۷٫۶	+۱۰٫۵	+۶۱٫۱	۹۰	۸۵	۶۶	۶۲	۵۶
میدک	−۵٫۸	+۲۹٫۳	−۰٫۵	+۱۴٫۲	+۳۸٫۵	۲۰۱	۲۱۴	۱۲۵	۱۶۶	۱۴۶
نظام آباد	−۱۱٫۷	+۱۴٫۱	−۰٫۷	+۱۱٫۱	+۱۱٫۲	۱۵۳	۱۷۴	۱۵۲	۱۵۳	۱۳۸
محبوب نگر	+۰٫۱۷	+۲۴٫۱	+۴٫۶	+۲۳٫۱	+۶۰٫۱	۱۴۵	۱۴۵	۱۱۷	۱۱۲	۹۱
نلگنڈہ	−۸٫۴	+۲۰٫۰	+۱۲٫۰	+۲۶٫۲	+۵۵٫۸	۱۵۷	۱۷۱	۱۴۳	۱۲۷	۱۰۱
مرہٹواڑی	−۸٫۸	+۱۷٫۴	−۱۰٫۰	+۱۷٫۸	+۱۱٫۵	۱۴۶	۱۶۱	۱۳۸	۱۵۳	۱۳۱
اورنگ آباد	−۱۷٫۹	+۱۹٫۸	−۱۲٫۹	+۱۳٫۶	−۲٫۷	۱۱۵	۱۴۰	۱۱۷	۱۳۴	۱۱۸
بیڑ	−۲۴٫۸	+۲۶٫۴	−۲۳٫۴	+۱۵٫۰	−۱۶٫۳	۱۱۳	۱۵۱	۱۱۹	۱۵۶	۱۳۵
ناندیڑ	−۳٫۹	+۲۱٫۴	−۱۷٫۶	+۱٫۲	−۲٫۸	۱۷۸	۱۸۶	۱۵۳	۱۸۶	۱۸۳
پربھنی	−۱٫۷	+۲۰٫۴	−۱۹٫۶	+۱۷٫۴	+۱۱٫۷	۱۴۹	۱۵۲	۱۲۶	۱۵۷	۱۳۴
گلبرگہ شریف	−۷٫۹	+۹٫۱	+۱۱٫۹	+۲۵٫۱	+۴۰٫۳	۱۵۷	۱۷۱	۱۵۷	۱۴۰	۱۱۲
عثمان آباد	−۴٫۰	+۱۹٫۸	−۱۷٫۵	+۱۹٫۴	+۱۳٫۴	۱۷۴	۱۸۱	۱۵۱	۱۸۳	۱۵۳
رائچور	−۷٫۴	+۶٫۸	+۳٫۹	+۲۸٫۷	+۳۲٫۴	۱۳۶	۱۴۷	۱۳۷	۱۳۲	۱۰۳
بیدر	−۵٫۷	+۱۸٫۹	−۱۵٫۹	+۱۴٫۳	+۸٫۰	۱۶۶	۱۷۵	۱۴۷	۱۷۳	۱۵۲

تختہ ضمیمہ نشان (۴) تفاوت آبادی فطرتی

ضلع وخطۂ قدرتی	آبادی سنہ ۱۹۲۱ء				آبادی سنہ ۱۹۱۱ء				فیصدی تفاوت بین ابتداء سنہ ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء آبادی فطرتی + بیشی − کمی
	حقیقی آبادی	واردین	صادرین	فطرتی آبادی	حقیقی آبادی	واردین	صادرین	فطرتی آبادی	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
ممالک محروسہ سرکار عالی	۱۲۴۷۱۷۷۰	۳۰۲۷۸۱	۳۶۵۲۳۱	۱۲۶۳۴۳۲۰	۱۳۳۷۴۶۷۶	۲۶۰۷۱۳	۳۰۶۹۹۳	۱۳۴۲۰۹۵۶	− ۵٫۹
تلنگانہ	۶۴۱۹۲۹۸	۱۲۳۶۴۵	۱۲۹۵۲	۶۳۰۸۶۰۵	۶۷۲۴۹۶۴	۱۹۰۵۰۳	۴۰۹۰۶	۶۵۷۵۳۶۷	− ۴٫۱
بلدۂ حیدرآباد	۴۰۴۱۸۷	۳۹۱۰۴	۹۵۱۲	۳۷۴۵۵۹	۵۰۰۷۲۳	۱۱۳۱۷۳	۲۷۵۷۶	۴۱۵۰۲۷	− ۹٫۷
اطراف بلدہ	۴۹۷۴۹۸	۴۳۳۰	۰	۴۹۳۱۶۸	۵۲۰۱۵۹	۵۵۹۰۴	۳۹۵۶۳	۵۰۳۸۱۸	− ۲٫۱
ورنگل	۹۲۵۰۴۱	۱۸۸۲۶	۱۹۱۵	۹۰۸۱۳۰	۹۰۵۴۱۴	۶۰۸۱۵	۱۹۶۶۰	۸۶۴۲۵۹	+ ۵٫۰
کریم نگر	۱۰۹۵۲۴۴	۶۵۳	۱۸	۱۰۹۴۶۰۹	۱۱۳۱۶۳۷	۱۰۰۴۵	۴۰۲۸۱	۱۱۶۱۸۷۳	− ۵٫۷
عادل آباد	۶۵۵۵۳۶	۴۶۸۰۵	−	۶۰۸۷۳۱	۶۲۰۴۲۶	۶۵۲۸۲	۴۴۹۳	۵۵۹۶۳۷	+ ۸٫۲
میدک	۶۴۲۷۹۶	۱۷۷۱	۱۹۰	۶۴۱۲۱۵	۶۸۷۱۳۷	۳۵۸۱۳	۳۳۷۵۸	۶۸۵۰۸۲	− ۶٫۴
نظام آباد	۴۹۹۷۶۵	۹۰۱	۳۹۴	۴۹۹۲۵۸	۵۶۸۰۰۹	۱۷۴۹۰	۳۲۶۳۹	۵۸۳۱۵۸	− ۱۴٫۳
محبوب نگر	۷۵۰۷۳۰	۱۲۹۲	۷۳۶	۷۵۰۱۷۴	۷۴۷۱۷۸	۱۱۸۲۸	۲۳۸۹۲	۷۵۹۲۴۲	− ۱٫۱
نلگنڈہ	۹۴۸۳۰۱	۹۹۲۷	۱۸۷	۹۳۸۵۶۱	۱۰۴۳۳۸۱	۳۹۶۲۱	۳۸۵۱۱	۱۰۴۲۲۷۱	− ۱۰٫۰
مرہٹواڑی	۶۰۵۲۴۷۲	۷۹۱۳۶	۶۲۵۳	۵۹۷۹۵۸۹	۶۶۴۹۷۱۲	۱۸۰۱۸۰	۶۹۰۴۱	۶۵۳۸۵۹۶	− ۸٫۵
اورنگ آباد	۱۷۱۴۰۰۸	۱۲۴۴۸	۱۳۱۹	۱۷۰۲۸۷۹	۸۶۹۷۸۷	۴۷۷۷۹	۱۶۸۸۶	۸۳۸۸۹۴	− ۱۶٫۳
بیڑ	۴۶۷۹۱۶	۷۰۷۴	۳۱۴	۴۶۱۱۵۶	۶۲۲۵۳۱	۳۲۱۲۳	۲۹۲۹۸	۶۱۹۰۰۶	− ۲۵٫۵
ناندیڑ	۷۶۱۰۱۹	۵۲۰۳	−	۷۵۵۸۱۶	۷۰۴۵۴۹	۴۲۲۰۷	۳۸۱۴۹	۷۰۰۴۹۱	− ۴٫۹
پربھنی	۷۶۵۷۸۷	۱۰۲۱۲	−	۷۵۵۵۷۵	۷۷۹۶۷۴	۵۵۴۹۰	۱۹۵۶۳	۷۴۳۷۴۷	+ ۱٫۵
گلبرگہ شریف	۱۰۹۵۷۵۳	۶۲۲۶	۲۶۷	۱۰۸۹۷۹۴	۱۱۵۰۹۷۶	۳۷۱۸۱	۱۸۲۸۵	۱۱۳۲۰۸۰	− ۳٫۷
عثمان آباد	۶۱۵۲۱۶	۱۸۳۶۷	۴	۵۹۶۸۵۳	۶۳۵۹۷۷	۴۰۴۵۰	۱۳۷۸۵	۶۰۹۳۱۲	− ۲٫۰
رائچور	۹۲۲۳۲۲	۱۸۹۴۸	۴۳۴۹	۹۰۷۷۲۳	۹۹۶۶۸۴	۱۴۲۱۹	۷۷۲۶	۹۹۰۱۹۱	− ۸٫۳
بیدر	۸۰۰۷۵۱	۶۴۹	۰	۸۰۰۱۰۲	۸۸۹۵۲۷	۲۲۹۳۳	۳۴۲۰۴	۹۰۰۷۹۸	− ۱۱٫۴
حیدرآباد (غیر معینہ)	—	—	۳۴۶۲۶	—	—	—	—	—	—

تختہ ضمیمہ نشان (۵) تقابل اعداد و شمار حیات و ممات

ضلع و خطۂ قدرتی	جملہ تعداد در دوران ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء سنہ — حیات	جملہ تعداد — ممات	تعداد فیصد آبادی بابتہ متعلقہ ۱۹۱۱ء — حیات	تعداد فیصد — ممات	[illegible]	کمی (-) یا بیشی (+) آبادی بمقابلہ ۱۹۱۱ء — فطرتی آبادی	کمی (-) یا بیشی (+) — حقیقی آبادی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
ممالک محروسۂ سرکار عالی	۹۷۶۷۷۳	۱۵۷۷۷۰۰	۷٫۳	۱۱٫۷	۶۰۰۹۲۷-	۷۸۶۷۳۶-	۹۰۲۹۰۶-
تلنگانہ	۵۲۰۲۱۸	۸۱۶۴۸۱	۷٫۷	۱۲٫۱	۲۹۶۲۶۳-	۲۶۶۷۶۲-	۳۰۵۶۶۶-
بلدۂ حیدرآباد	۷۷۵۴۱	۱۰۵۳۹۱	۱۵٫۴	۲۱٫۰	۲۷۸۵۰-	۴۰۴۶۸-	۹۷۴۵۹-
اطراف بلدہ	۳۴۰۳۶	۷۲۴۹۴	۶٫۵	۱۳٫۹	۳۸۴۵۸-	۱۰۶۵۰-	۳۹۵۲۷-
ورنگل	۴۳۰۷۸	۷۸۸۲۸	۴٫۷	۸٫۷	۳۵۷۵۰-	۴۳۸۷۱+	۱۹۵۱۹+
کریم نگر	۸۳۴۳۱	۱۱۷۲۷۹	۷٫۳	۱۰٫۳	۳۳۸۴۸-	۶۷۰۶۴-	۳۳۷۵۴-
عادل آباد	۴۴۰۴۴	۷۷۵۱۲	۷٫۰	۱۲٫۴	۳۳۴۶۸-	۴۵۰۹۴+	۳۵۱۱۰+
میدک	۵۳۶۴۴	۸۵۲۶۰	۷٫۸	۱۲٫۴	۳۱۶۱۶-	۴۳۸۶۷-	۳۹۲۲۴-
نظام آباد	۵۰۰۴۵	۸۵۴۸۴	۸٫۸	۱۵٫۰	۳۵۴۳۹-	۸۳۹۰۰-	۶۶۱۲۵-
محبوب نگر	۵۱۷۱۷	۷۲۷۶۵	۶٫۹	۹٫۷	۲۱۰۴۸-	۹۰۶۸-	۱۳۱۳+
نلگنڈہ	۸۲۶۸۲	۱۲۱۴۶۸	۷٫۹	۱۱٫۶	۳۸۷۸۶-	۱۰۴۷۱۰-	۸۴۴۶۹-
مرہٹواڑی	۴۵۶۵۵۵	۷۶۱۲۱۹	۶٫۸	۱۱٫۴	۳۰۴۶۶۴-	۵۵۹۲۰۷-	۵۹۷۲۴۰-
اورنگ آباد	۹۲۱۶۰	۱۱۹۰۴۶	۱۰٫۶	۱۳٫۶	۲۶۸۸۶-	۱۳۷۰۱۵-	۱۵۵۷۷۹-
بیڑ	۴۵۱۳۰	۹۴۷۵۱	۷٫۲	۱۵٫۲	۴۹۶۲۱-	۱۵۸۱۵۰-	۱۵۴۹۱۵-
ناندیڑ	۵۹۰۱۲	۱۲۵۱۱۵	۸٫۳	۱۷٫۷	۶۶۱۰۳-	۳۴۶۷۵-	۲۷۳۹۲-
پربھنی	۷۳۹۵۵	۱۱۶۲۲۸	۹٫۴	۱۴٫۹	۴۲۲۷۳-	۱۱۸۲۸+	۱۲۵۹۲-
گلبرگہ شریف	۴۷۴۵۵	۷۸۲۳۷	۳٫۹	۶٫۵	۳۰۷۸۲-	۴۲۲۹۳-	۹۴۵۷۴-
عثمان آباد	۴۰۲۹۱	۵۰۴۳۹	۶٫۴	۸٫۰	۱۰۱۴۸-	۱۲۴۶۸-	۲۵۷۸۹-
رائچور	۶۱۴۶۹	۹۳۸۹۵	۶٫۱	۹٫۴	۳۲۴۲۶-	۸۲۴۶۸-	۷۴۳۶۲-
بیدر	۴۶۰۸۳	۸۲۵۰۸	۴٫۲	۹٫۷	۳۶۴۲۵-	۱۰۳۷۶۶-	۴۸۸۷۷-

تختہ ضمیمہ نشان (۶) تعداد نفوس فی مکان و تعداد اماکنہ فی مربع میل

ضلع و خطۂ قدرتی	اوسط تعداد نفوس فی مکان — سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۸۸۱ء	اوسط تعداد امکنہ فی مربع میل — سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۸۸۱ء
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
ممالک محروسۂ سرکار عالی	۴٫۶	۴٫۹	۴٫۸	۵٫۰	۵٫۲	۳۲٫۹	۳۲٫۸	۲۷٫۶	۲۷٫۶	۲۲٫۴
تلنگانہ	۴٫۶	۵٫۱	۴٫۹	۵٫۲	۵٫۲	۳۳٫۴	۳۱٫۷	۲۶٫۳	۲۴٫۹	۲۰٫۰
بلدۂ حیدرآباد	۴٫۴	۴٫۴	۴٫۳	۴٫۲	۴٫۵	۱۶۹۹٫۴	۱۸۳۰٫۳	۲۱۰۵٫۰	۱۹۹۲٫۵	۱۳۹۲٫۷
اطراف بلدہ	۴٫۷	۴٫۹	۴٫۷	۵٫۱	۴٫۳	۳۹٫۴	۴۰٫۸	۳۵٫۵	۳۰٫۸	۳۳٫۷
صوبہ ورنگل	۴٫۵	۵٫۲	۵٫۲	۵٫۴	۵٫۵	۲۰٫۷	۲۴٫۹	۱۹٫۵	۱۷٫۸	۱۴٫۸
ورنگل	۴٫۶	۵٫۲	۵٫۲	۵٫۵	۵٫۷	۲۴٫۸	۲۱٫۶	۱۵٫۲	۱۴٫۶	۱۱٫۲
کریم نگر	۴٫۲	۵٫۳	۵٫۰	۵٫۵	۵٫۶	۴۰٫۵	۳۶٫۶	۲۹٫۱	۳۷٫۴	۲۲٫۹
عادل آباد	۴٫۵	۵٫۱	۵٫۳	۵٫۳	۵٫۴	۱۸٫۹	۱۲٫۵	۱۳٫۴	۱۱٫۵	۱۰٫۳
صوبہ میدک	۴٫۵	۵٫۰	۴٫۹	۵٫۲	۵٫۳	۳۴٫۸	۳۴٫۷	۲۹٫۰	۲۶٫۷	۲۲٫۱
میدک	۴٫۱	۵٫۱	۴٫۹	۵٫۱	۵٫۵	۳۸٫۷	۳۴٫۶	۳۳٫۴	۳۲٫۴	۲۶٫۰
نظام آباد	۴٫۱	۴٫۶	۴٫۷	۵٫۰	۵٫۳	۳۶٫۱	۳۷٫۴	۳۲٫۳	۳۰٫۲	۲۵٫۸
محبوب نگر	۴٫۵	۵٫۱	۴٫۸	۵٫۱	۴٫۸	۳۱٫۸	۲۸٫۹	۲۴٫۲	۲۱٫۶	۱۸٫۶
نلگنڈہ	۵٫۱	۵٫۵	۵٫۴	۵٫۷	۵٫۵	۳۰٫۸	۳۰٫۹	۲۶٫۱	۲۲٫۶	۱۸٫۲
مرہٹواڑی	۴٫۳	۴٫۷	۴٫۷	۴٫۹	۵٫۲	۳۲٫۴	۳۳٫۸	۲۸٫۸	۳۱٫۴	۲۴٫۹
صوبہ اورنگ آباد	۴٫۱	۴٫۷	۴٫۷	۴٫۸	۵٫۳	۳۴٫۳	۳۳٫۹	۲۷٫۳	۳۲٫۸	۲۷٫۵
اورنگ آباد	۳٫۷	۴٫۷	۴٫۹	۵٫۰	۵٫۲	۳۰٫۷	۲۹٫۴	۲۳٫۸	۲۶٫۵	۲۲٫۶
بیڑ	۳٫۷	۴٫۲	۴٫۳	۴٫۹	۵٫۰	۳۳٫۴	۳۲٫۴	۲۵٫۳	۳۱٫۱	۳۱٫۹
ناندیڑ	۳٫۳	۵٫۰	۴٫۵	۴٫۳	۴٫۴	۴۳٫۳	۳۶٫۸	۳۳٫۳	۴۲٫۴	۴۰٫۷
پربھنی	۴٫۶	۴٫۵	۵٫۰	۵٫۰	۵٫۳	۲۹٫۷	۳۳٫۲	۲۵٫۰	۳۱٫۴	۳۰٫۰
صوبہ گلبرگہ شریف	۵٫۱	۴٫۷	۴٫۷	۴٫۹	۳٫۳	۳۶٫۱	۳۵٫۲	۳۰٫۸	۳۱٫۶	۲۴٫۱
گلبرگہ شریف	۴٫۲	۴٫۸	۴٫۸	۴٫۸	۵٫۱	۸۷٫۱	۲۵٫۴	۳۲٫۲	۲۸٫۹	۲۱٫۵
عثمان آباد	۴٫۵	۴٫۶	۴٫۷	۴٫۹	۵٫۹	۳۸٫۴	۳۹٫۱	۳۱٫۹	۳۶٫۷	۲۷٫۸
رائچور	۵٫۳	۴٫۷	۴٫۹	۴٫۹	۵٫۱	۲۵٫۲	۳۰٫۷	۲۷٫۹	۲۷٫۵	۲۰٫۰
بیدر	۶٫۵	۴٫۸	۴٫۶	۵٫۰	۵٫۱	۲۷٫۷	۸۵٫۸	۳۱٫۳	۳۴٫۵	۲۹٫۳

باب دوم

آبادی شہر و قصبات و دیہات

۴۳۔ حوالہ اعداد و شمار۔ اس باب کا مواد امپریل ٹیبل نمبر (۱) و (۳) و (۴) و (۵) اور اسٹیٹ ٹیبل نمبر (۱) سے حاصل کیا گیا ہے اور اس کے متعلقہ اہم امور (۴) تختہ جات ضمیمہ میں ختم باب ہذا پر بہ تفصیل ذیل ظاہر کئے گئے ہیں۔

(۱) تقسیم آبادی درمیان قصبات و دیہات۔

(۲) بمقابلہ جملہ آبادی قصبات میں رہنے والوں کی تعداد کا تناسب فی ہزار بلحاظ مذاہب۔

(۳) درجہ بندی قصبات بلحاظ آبادی۔

(۴) اعداد و شمار متعلقہ بلدۂ حیدرآباد۔

بلدۂ حیدرآباد و قصبات و دیہات کی جس آبادی کے اعداد و شمار کا ذکر اس باب میں کیا گیا ہے وہی ہے جو شب شمار میں تھی۔ بعض مقامات میں خاص انتظامات اس غرض سے عمل میں لائے گئے کہ بوجہ اشاعت طاعون جن لوگوں نے تخلیہ مکانات کرکے عارضی جھونپڑیوں میں سکونت اختیار کی تھی ان میں سے کوئی شخص شمار سے چھوٹ نہ جائے۔ عہدہ داران دیہی مثلاً پٹیل پٹواریاں اور دوسرے سربرآوردہ باشندگان کے معلومات مقامی سے بھی استفادہ کیا گیا اور ان کے اتحاد عمل نے یہ امر بالکل آسان کر دیا کہ جو باشندے عارضی طور پر اپنے مکانات سے منتقل ہوئے تھے ان کا شمار ہو جائے۔ ان تدابیر کے مدنظر اس بات کی توقع ہے کہ کوئی اہم فروگذاشت نہیں ہونے پائی۔

۴۴۔ حوالہ تعریفات۔ باغراض مردم شماری ہر دیہہ مالگذاری یا موضع جو بجائے خود ایک مسلمہ اور محدود فرد یا اکائی ہے مردم شماری کا بھی موضع قرار دیا گیا اور جہاں کہیں ایسے مواضعات نہ تھے وہاں وہ رہائشی دیہات جن کے مرکزوں میں مکانات کا مجموعہ ایک دوسرے سے متصل تھا باغراض مردم شماری موضع قرار دئے گئے بشرطیکہ مکانات کا ایسا مجموعہ اتنا وسیع ہو یا اس قدر فاصلہ پر واقع ہو کہ اس کا بطور ایک علٰحدہ موضع کے تسلیم کیا جانا مناسب ہو۔ بعض صورتوں میں رقبہ مزروعہ کی وسعت اضافہ آبادی موضع کی موجب ہوتی ہے اور مزرعہ جات کا قیام لازمی ہو جاتا ہے لیکن باغراض انتظامی چونکہ یہ مزرعہ جات اپنے متعلقہ موضع کا جز و سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے باغراض مردم شماری بھی جز و موضع سمجھے گئے۔

ہر ایک بلدیہ۔ ہر ایک چھاؤنی۔ کل غیر مضافاتی آبادی جو حدود صفائی میں داخل نہ ہو۔ اور ہر ایک

رہائشی مکانات کے مجموعوں کا سلسلہ جن میں بالعموم پانچ ہزار نفوس سے کم نہ رہتے ہوں اور جن میں قصبات کی خصوصیات پیدا کی گئی ہوں لفظ "قصبہ" کی تعریف میں داخل کئے گئے اور جس قصبہ میں کم از کم ایک لاکھ نفوس بستے ہوں اوس کو شہر قرار دیا گیا۔

۵۴۔ **قصبات**۔ تعلقدار صاحبان اضلاع سے ایسے مقامات کی فہرست طلب کی گئی جو اون کی رائے میں بلحاظ قیود تعریف لفظ "قصبہ" قصبات میں شمار ہونے کے قابل ہوں ایسے قصبات کی تعداد جن کا اندراج امپریل ٹیبل (۴) و (۵) میں ہوا (۸۹) ہے۔ اس کے مقابلہ میں سنہ ۱۹۱۱ء میں ۸۵ اور سنہ ۱۹۰۱ء میں ۸۷ اور سنہ ۱۸۹۱ء میں ۷۷ قصبات تھے۔ سمت گلبرگہ شریف میں سب سے زیادہ قصبات کی تعداد (۲۳) ہے اس کے بعد اورنگ آباد کا درجہ ہے جس میں (۲۲) قصبات ہیں اور پھر ورنگل اور میدک جنمیں سے ہر ایک میں (۱۵)(۱۵) قصبات ہیں اور اطراف بلدہ میں صرف دو قصبات ہیں۔ سنہ ۱۹۱۱ء میں انہیں علی الترتیب ۳۲۔ ۲۲۔ ۱۵۔ ۱۳ اور ۲ قصبات تھے۔ مقامات علی کھیڑ۔ بالکنڈہ۔ دہرم پوری۔ کلور۔ تنگم پیٹھ اور سیڑم جن کو سنہ ۱۹۱۱ء میں قصبہ ہونے کا امتیاز حاصل تھا اس دہ سالہ عرصہ میں رقبہ جات دیہاتی کے درجہ میں آگئے اور مواضعات سیلو۔ جوگی پیٹھ۔ ونپرتی۔ واسی۔ دیونی۔ کوٹ گیر۔ چنگوپہ۔ کوڑنگل اور یلا ریڈی پیٹھ میں خصوصیات قصبہ اس درجہ ترقی کر گئے کہ اون کو رقبہ جات دیہات سے خارج کر کے قصبہ جات کے تحت لانا پڑا۔ ٹھواڑہ نے جو تا ایندم ہنمکنڈہ کے تحت تھا اپنی انفرادی حیثیت کو اس حد تک ترقی دی کہ ایک علیحدہ "بلدیہ" حاصل کرنے کا استحقاق پیدا کر لیا اب وہ اپنے بزرگ خاندانکو بالکل علیحدہ چھوڑ کر ایک بلند پرواز قصبہ بن گیا ہے۔ بلدہ حیدر آباد کو خارج کردیں تو فی الحال (۸۸) قصبات ہیں۔ جن میں سے (۶۵) علاقہ خالصہ اور ۲ علاقہ صرفخاص اور ۲۱ علاقہ جاگیر کے ہیں بمقابلہ اس کے سنہ ۱۹۱۱ء میں علی الترتیب ۶۵۔ ۲۔ ۱۷ تھے۔ تختہ حاشیہ میں ان اقسام کے قصبات کی آبادی ظاہر کی گئی ہے۔

درجہ	تعداد	آبادی
قصبات خالصہ	۶۵	۶ر۴۴ر۷۴۳
" صرفخاص	۲	۶ر۵۷۵
" جاگیر	۲۱	۱ر۳۱ر۷۹۲

بشمول ٹھواڑہ خالصہ کے چھ مقامات قصبات کے درجہ میں آگئے ہیں اور چھ مقامات جو مردم شماری سابقہ میں قصبات میں داخل تھے اب رقبہ دیہی میں عود کر گئے ہیں۔ علاقہ صرفخاص کے قصبات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور علاقہ جاگیر میں ۴ قصبات جدید داخل ہوئے۔ ان قصبات کے منجملہ ۷۵ تجارت اور صنعت کے مرکز ہیں اور بقیہ ۳۲ اس وجہ سے نمایاں ہوئے ہیں کہ وہ یا تو اضلاع یا تحصیلات کے مستقر ہیں یا زیارتگاہیں ہیں۔ جملہ قصبات میں سے ۶۱ بلدیہ

ہیں اور ایک (اورنگ آباد) بلدیہ اور چھاؤنی دونوں حیثیتیں رکھتا ہے۔ بمقابل اس کے سنہ ۱۹۱۱ء میں علی الترتیب (۴۴) اور (۱) تھے۔ ان مقامات کی آبادی کا اندراج حاشیہ میں کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوگا کہ دہ سالہ دوران میں بلدیہ کی تعداد میں اضافہ کثیر ہوا ہے نیز یہ کہ قصبات میں رہنے والی آبادی کا ۸۰ فیصدی حصہ حکومت بلدیہ کے فوائد سے بہرہ اندوز ہے۔ منجملہ اون جدید مقامات کے جنھوں نے قصبہ کا مرتبہ حاصل کیا ہے واسی ضلع عثمان آباد میں سیلو پربھنی میں اور جوگی پیٹھ میدک میں بلدیہ ہیں اور بقیہ بلحاظ مراکز تجارت اہمیت رکھتے ہیں گو اُن میں سے صرف تین ہی کی آبادی (منٹھواڑہ ۹۹۸ء۲۔ سیلو ۵۰۲۵ء۵۔ جوگی پیٹھ ۲۲۴ء۵) اتنی ہے جو حد فاصل ...ء۵ نفوس سے متجاوز ہے۔ وہ چھ قصبات جو اس دہ سالہ دوران میں رقبہ جات دیہی میں عود کر گئے فہرست قصبات دہلہ گزشتہ میں آخرترین مرتبہ رکھتے تھے۔ بجز محمد نگر (قلعہ گولکنڈہ) کے جس کی حقیقی آبادی بدیں وجہ پردہ خفا میں تھی کہ وہاں کی مقیمہ فوج کی تعداد بلدۂ حیدرآباد کی آبادی میں شامل ہوگئی تھی۔ یہ مقامات قصبات اور دیہات کے درمیانی خط فاصل پر معلق رہا کرتے تھے۔ پس فہرست سے ان کا اخراج محل تعجب نہیں ہے۔

آبادی	تعداد	قسم
۵,۸۶,۰۶۴	۶۱	قصبات بلدیہ
۳۶,۸۷۶	۱	قصبات بلدیہ و چھاؤنی
۱,۶۱,۷۰	۲۶	قصبات غیر بلدیہ

۴۶۔ تفاوت آبادی دیہی۔ ذیل کے تختہ سے یہ معلوم ہوگا کہ اس مملکت کی آبادی ہر ایک دہ سالہ دوران میں قصباتی اور دیہی رقبہ جات کے درمیان کس طرح منقسم ہوتی رہی۔

تناسب فیصد بلحاظ جملہ آبادی					
دیہی	قصباتی	دیہی	قصباتی	جملہ آبادی	سال
۹۱ء۱	۸ء۹	۸۹,۷۸,۳۳۶	۸,۶۷,۲۵۸	۹۸,۴۵,۵۹۴	سنہ ۱۸۸۱ء
۹۰ء۸	۹ء۲	۱,۰۴,۶۹,۹۶۴	۱۰,۶۷,۰۷۶	۱,۱۵,۳۷,۰۴۰	سنہ ۱۸۹۱ء
۸۹ء۹	۱۰ء۱	۱,۰۰,۱۶,۷۵۰	۱۱,۲۴,۳۹۲	۱,۱۱,۴۱,۱۴۲	سنہ ۱۹۰۱ء
۹۰ء۳	۹ء۷	۱,۲۱,۰۶,۷۸۰	۱۲,۶۷,۸۹۶	۱,۳۳,۷۴,۶۷۶	سنہ ۱۹۱۱ء
۹۰ء۵	۹ء۵	۱,۱۲,۸۴,۴۷۳	۱۱,۸۷,۲۹۷	۱,۲۴,۷۱,۷۷۰	سنہ ۱۹۲۱ء

شکل ترسیمی اظہار فیصدی تفاوت آبادی قصبات و دیہات

	۱۸۸۱ء	۱۸۹۱ء	۱۹۰۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء
دیہی	۹۰٫۰۵	۹۰٫۲۳	۸۹٫۶۹	۹۰٫۰۷	۹۱٫۶۱
قصباتی					

شکل مندرجہ حاشیہ سے اس ملک کی قصباتی اور دیہی آبادی کا تفاوت ایک مردم شماری سے دوسری مردم شماری تک واضح طور پر معلوم ہوگا۔ اعداد پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۸۸۱ء کے بعد سے کسی دہ سالہ مدت میں بھی قصبات یا دیہات کی آبادی میں بلحاظ جملہ آبادی کوئی نمایاں اضافہ نہیں ہوا۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس ملک میں صنعت و حرفت کی ترقی (جس کی وجہ سے بالعموم قصبات کی آبادی میں اضافہ ہوتا ہے) بہت دھیمی رہی ہے۔ نیز یہ کہ علمی اصول پر زراعت کے طریقوں سے اس وقت تک بہت کم استفادہ کیا گیا ہے جو نہ صرف اجناس کی پیداوار میں اضافہ کا موجب ہوتے بلکہ زیادتی پیداوار کی وجہ سے ان مقامات میں اس کی صلاحیت بھی پیدا ہوتی کہ آبادی کی زیادہ گنجانیت کے متحمل ہوسکیں۔

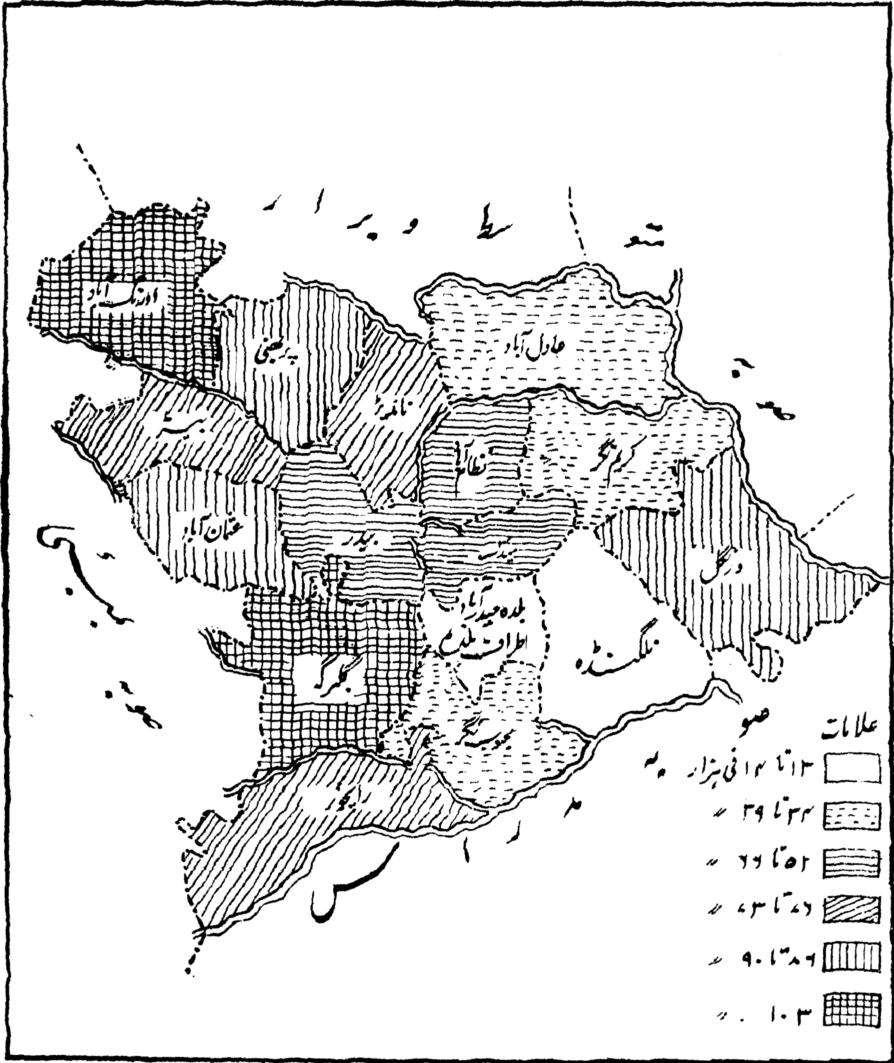
سنہ ۱۹۲۱ء مطابق سنہ ۱۳۳۰ف میں جملہ قصباتی آبادی ۱۱۸۷۲۹۷ تھی گویا دس سال پہلے کے اعداد کے مقابلہ میں ۸۰۶۹۹ نفوس کی کمی ہوگئی۔ لیکن بمقابلہ سنہ ۱۸۸۱ء کے ۳۱۴۰۳۹ نفوس کی زیادتی ہوئی۔ دہ سالہ مدت زیر بحث میں منجملہ ۱۶ اضلاع کے ۱۳ اضلاع نے جو نقصان کثیر برداشت کیا ہے اوس کی وجہ سے وہاں کے موقعہ قصبات کی آبادی پر بلاشبہ اثر پڑا۔ اس طرح فی ہزار نفوس آبادی قصبات میں رہنے والوں کی تعداد سنہ ۱۹۱۱ء میں ۹۷ تھی اور اب سنہ ۱۹۲۱ء میں گھٹ کر ۹۵ رہ گئی۔ متصلہ صوبہ جات کے مماثلہ اعداد حسب ذیل ہیں۔ صوبہ مدراس ۱۲۴۔ صوبہ بمبئی ۲۱۱۔ صوبہ متوسط بشمول برار ۹۰۔ ان تمام صوبجات میں ان کے قصباتی آبادی کے تناسب میں اضافہ ہوا ہے اور حیدرآباد میں اسی اعتبار سے انحطاط ہوا ہے جیسا کہ تختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوگا جس میں سنہ ۱۹۱۱ء اور سنہ ۱۹۲۱ء کی قصباتی آبادی کے تناسب کا مقابلہ ہندوستان کے دوسرے حصص اور انگلستان اور ویلز سے کیا گیا ہے یہاں پر اس کا اظہار مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حیدرآباد کا موجودہ تناسب تقریباً وہی ہے جو کل ہندوستان کو سنہ ۱۹۱۱ء میں حاصل تھا۔

صوبہ یا ملک	تعداد باشندگان قصباتی فی ہزار جملہ آبادی سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء
ملک سرکار عالی	۹۵	۹۷
انگلستان و ویلز	.	۷۸۱
ہندوستان	.	۹۵
بمبئی	۲۱۱	۱۹۰
مدراس	۱۲۴	۱۱۸
صوبہ متوسط و برار	۹۰	۸۵
صوبہ متحدہ	۱۰۶	۱۰۲
صوبہ پنجاب	۱۰۳	۱۱۱
برما	۹۸	۹۳
بنگالہ	۶۹	۶۵
بہار و اڑیسہ	۳۷	۳۷

قصباتی آبادی کا تناسب تلنگانہ میں (۱۱۵) سے گھٹکر (۱۴۱) ہوگیا ہے اور اس کی وجہ ایک حد تک ممکن ہے کہ وہ نقصانات ہوں جو بلدہ حیدرآباد کو برداشت کرنے پڑے۔ مرہٹواڑی کے اس تناسب میں (۷۵) سے بڑھکر (۸۶) تک زیادتی ہوئی ہے۔ قصبات میں رہنے والی آبادی کا تناسب تلنگانہ میں (بعد اخراج بلدۂ حیدرآباد) مرہٹواڑی سے کم پڑتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اکثر اضلاع مرہٹواڑی کے قصباتی آبادی کا تناسب اکثر اضلاعِ تلنگانہ کے مقابلہ میں بڑھا ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابلِ یادداشت ہے کہ سابقہ خاندان ہائے شاہی کی دار الحکومتیں تلنگانہ کے مقابلہ میں مرہٹواڑی میں زیادہ واقع ہیں۔ ملک کے ہر دو خطہ ہائے قدرتی میں دیہی اور قصباتی آبادی کے مختلف تناسب کا انقسام ہر خطہ کے پیدا ہونیوالے اجناس کی نوعیت کے تابع معلوم ہوتا ہے۔ کاشتِ پنبہ کے باعث مرہٹواڑی کے قصبات میں پارچہ بافی اور روئی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کے کارخانے قائم ہوتے ہیں جن کی وجہ سے متصلہ دیہات کے مزدور کھینچ آتے ہیں اور اس طرح سے قصباتی آبادی بڑھ جاتی ہے۔

مجموعی آبادی کے فی ہزار نفوس کے منجملہ ہر ضلع میں قصباتی آبادی کی تعداد نقشۂ ذیل سے واضح ہوگی خطۂ مرہٹواڑی میں اضلاع اورنگ آباد و گلبرگہ شریف کو جن میں سے ہر ایک میں ایک ایک پارچہ بافی کا اور چند روئی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کے کارخانے ہیں۔ دوسرے اضلاع پر اسطرح فوقیت حاصل ہے کہ انکی فی ہزار آبادی کے منجملہ (۱۰۳) نفوس قصبات میں بود و باش رکھتے ہیں۔ ضلع بیدر جس میں ایک بھی صنعتی کارخانہ نہیں ہے اس معاملہ میں سب سے آخر ہے۔ اور اس کی قصباتی آبادی فی ہزار صرف (۵۲) نفوس ہے تلنگانہ میں ورنگل کو جس میں ریشہ بافی کے صنعتی کارخانے بہ تعداد کثیر ہیں سب میں زیادہ قصباتی آبادی کا تناسب (۷۰ فی ہزار) حاصل ہے۔ اور نلگنڈہ میں جو ایک خالص زراعتی ضلع ہے سب سے کم (۱۴ فی ہزار) تناسب ہے۔

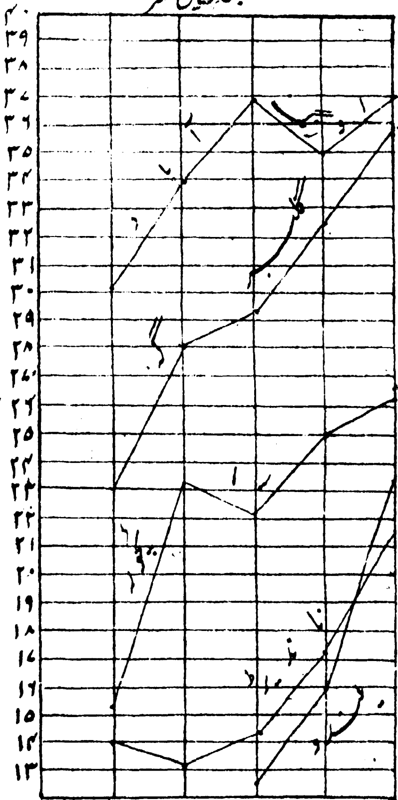
(نقشہ بصفحہ ۵۸)



۷۴۔ **تفاوت آبادی قصبات**۔ سب سے زیادہ نقصان بلدہ حیدرآباد کو پہنچا ہے جس کی آبادی بقدر ۴ء۹ فیصد انحطاط پذیر ہوگئی ہے اور اسکے اصلی اسباب طاعون اور انفلوئنزا ہیں دوسرے قصبات جن میں ۲۵۰۰ نفوس سے زیادہ کمی ہوگئی ہے یہ ہیں:۔ ہنگولی۔ (-۷۲۱۴) ضلع پربھنی چتیاپور (-۳۹۷۶) ضلع گلبرگہ شریف اور بودھن (-۲۸۰۰) ضلع نظام آباد۔ وہ قصبات جنہوں نے باوجود ناموافق حالات کے سنہ ۱۹۱۱ء کی آبادی کے مقابلہ میں (۲۵۰۰) کا اضافہ ظاہر کرنے کی جدوجہد کی ہے وہ حسب ذیل ہیں:۔
لاتور (+۸۶۵۹) یلندو (+۷۰۲۴) پربھنی (+۵۶۷۴) شوراپور (+۴۷۰۵) ناندیڑ (+۳۸۴۵)

اور گلبرگہ شریف (+ ۳۸۴۳) لاتور کو جس میں سب سے زیادہ اضافہ ہوا ہے گزشتہ دہ سالہ مدت میں بوجہ طاعون بہت کچھ مصائب برداشت کرنے پڑے اور حقیقت یہ ہے کہ اس قصبہ کی سنہ ۱۹۱۱ء کی آبادی میں بمقابلہ سنہ ۱۹۰۱ء (- ۲۹۰۵) کی کمی واقع ہوئی تھی لیکن بارسی ریلوے پر واقع ہونے اور تجارت پنبہ اور غلہ کا سرسبز مرکز ہونے کی وجہ سے اس نے پھر اپنے نقصان کی پابجائی کرلی۔ بلند وجو پہلی مرتبہ سنہ ۱۹۰۱ء میں قصبہ تسلیم کیا گیا اپنی مستقل ترقی کو بحیثیت ایک مرکز صنعت زغال کے برابر قایم رکھتا ہوا چلا آتا ہے۔ پربھنی نے جس میں سنہ ۱۹۰۱ء و سنہ ۱۹۱۱ء میں بوجہ طاعون و قحط کمی ہوگئی تھی۔ اپنے نقصان سے زیادہ تلافی کرلی ہے یہ مقام حیدرآباد گوداوری ویلی ریلوے پر ایک اہم اسٹیشن ہے اور اس کی آبادی کی ترقی میں بلاشبہ صنعت پنبہ ممد و معاون ہے ناندیڑ جو اسی ریلوے پر ایک دوسرا اسٹیشن ہے اور روز افزوں تجارت اور صنعت کا مرکز ہے ضلع اور تعلقہ کا مستقر ہے۔ اس ضلع کی زرخیز کالی زمین کل دکن میں بہترین روئی پیدا کرتی ہے۔ یہ ایک مقام زیارت بھی ہے جو سکھوں کے نزدیک مقدس مانا جاتا ہے۔ شوراپور جو ایک فی الوقت معدوم سمستان کا کسی زمانہ میں دارالحکومت تھا۔ اب اپنے ہمنام تعلقہ کا مستقر ہے۔ اسکی آبادی میں سب سے پہلی مرتبہ سنہ ۱۹۲۱ء میں ترقی ظاہر ہوئی ہے۔ اس کا سبب غالباً روئی اور اجناس غلہ دار کی روز افزوں کاشت ہے۔

شکل باظہار تفاوت آبادی قصبات جنمیں ۲۰ ہزار سے زائد
(نفوس سکونت پذیر ہیں)
بحذف بلدۂ حیدرآباد



شکل ترسیمی مندرجہ حاشیہ سے اُن قصبات کی آبادی کا تفاوت من ابتدائے سنہ ۱۸۸۱ء معلوم ہوگا جن کی آبادی باستثنائے بلدۂ حیدرآباد سنہ ۱۹۲۱ء میں (۲۰۰۰۰) سے زیادہ تھی بوجوہات مبنیہ ہمکنندہ خارج کر دیا گیا ہے۔ اس شکل سے ظاہر ہوگا کہ بلند و جو معدن زغال کے مزدوروں کی آمد کے باعث روز افزوں آبادی کی وجہ سے سنہ ۱۹۰۱ء میں قصبہ قرار پایا تھا اسوقت سے برابر ترقی کرتا چلا جا رہا ہے لیکن اورنگ آباد۔ رائچور و ناندیڑ کسی نہ کسی سال میں انحطاط پذیر ہوئے ہیں اور انکی آبادی میں تغیر ہوتا رہا ہے قدیم قصبات کے منجملہ صرف گلبرگہ برابر ترقی کرتا رہا ہے اور ہر مردم شماری میں ایک ترقی یافتہ صورت پیش کرتا رہا ہے اُسکے

اسباب معلوم کرنے کیلئے ہم کو زیادہ تفحص کی ضرورت نہیں ہوگی جیسا کہ رپورٹ مردم شماری ۱۹۱۱ء میں درج کیا گیا ہے گزشتہ ۴۰ سال میں گلبرگہ شریف کی مسلسل ترقی اس بات کا ثبوت ہے کہ ہندوستان کے بعض قدیم شہر موجودہ حالات کے تحت بھی قوت حیات رکھتے ہیں وہ تجارت کا ایک بڑا مرکز ہے اور چند سال سے نہایت سرسبز قصبہ ہے اور شولاپور موقوعہ صوبہ بمبئی کا مدمقابل ہوگیا ہے۔ اس کی اقبال مندی کا دور جدید ۱۸۷۳ء سے آغاز ہوتا ہے جب سے کہ وہ ایک کمشنری کا مستقر قرار دیا گیا اس میں سرکاری حیثیت یعنی مستقر ہونیکے علاوہ پارچہ بافی اور سوت کاتنے کے بھی کارخانے قائم ہیں اور وہ گریٹ انڈین پنن سولا ریلوے پر واقع ہے۔

۴۸۔ مماثل رقبہ جات قصباتی کا تفاوت۔ گزشتہ سہ مردم شماری کے مقابلہ میں قصباتی آبادی میں جو تفاوت ہوتا رہا ہے اس پر غور کیا گیا اور اُن مقامات کے تغیرات آبادی (مع شرح تفاوت) جو ۱۸۸۱ء سے مسلسل قصبوں میں شمار کئے گئے ذیل کے تختہ میں ظاہر کئے گئے ہیں۔

تعداد و آبادی موجودہ متعلقہ مقامات جو مسلسل قصبہ جات شمار کئے گئے ہیں۔

—	من ابتداء ۱۹۱۱ء			من ابتداء ۱۸۸۱ء		
	تعداد	آبادی ۱۹۲۱ء	تفاوت فیصد	تعداد	آبادی ۱۹۲۱ء	تفاوت فیصد
مماثل قصبات باخراج بلدہ و چھاؤنی	۷۶	۶۷،۶۷۰	ـ ۷،۱۱	۵۸	۱۳۴۴۵	+۴۲،۴۱

قصبہ ہنگنڈہ اس دہ سالہ دوران میں دو قصبات ہنگنڈہ و مٹھوارہ میں منقسم کیا گیا ہے چونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ قصبہ موخر الذکر کی آبادی کو اول الذکر کی آبادی سے ہر گزشتہ مردم شماری کے موقع پر علیحدہ علیحدہ دکھایا جائے اس لئے تختہ بالا سے ہر دو قصبات کو حذف کر دیا گیا ہے۔ زمانہ مردم شماری سابقہ سے بلدہ حیدرآباد اور چھاؤنی اورنگ آباد کے علاوہ (۷۶) مقامات فہرست قصبات میں شامل چلے آرہے ہیں۔ ان رقبہ جات کی آبادی بحساب ۷،۱۱ فیصد گھٹ گئی ہے جو مقامات کہ اولین مردم شماری ۱۸۸۱ء سے قصبات میں شمار ہوتے چلے آتے ہیں انکی تعداد (۵۸) ہے اور انکے رقبہ جات میں جو تفاوت پیدا ہوا ہے وہ فیصد ۴۲،۴۱ کا اضافہ ہے چونکہ ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں عام آبادی میں فی صد ۸،۶ کا انحطاط ہوگیا ہے اور ۱۸۸۱ء کے مقابلہ میں فی صد ۲۶،۷ کا اضافہ واقع ہوا ہے اس لئے باعتبار آبادی قصبات کے حالات زیادہ موافق مرام رہے ہیں۔

۴۹۔ ترقی کنان قصبات۔ اس سلطنت ابد مدت کے جملہ قصبات کے منجملہ صرف ۳ قصبات ۱۸۸۱ء سے اپنی آبادی میں مسلسل ترقی کا اظہار کرتے چلے آرہے ہیں اور دوسرے قصبات گزشتہ چالیس سال کے کسی نہ کسی عشرہ میں انحطاط پائے ہیں انکے منجملہ گلبرگہ شریف کو سب میں

اولیت حاصل ہے اور اوس کی فوقیت کے اسباب پہلے ہی ظاہر کئے جاچکے ہیں۔ دوسرے دو قصبات جن میں گزشتہ چاروں دہ سالہ مدتوں میں مسلسل ترقی رونما ہوتی رہی ہے وہ محبوب نگر اور نارائن پیٹھ ہیں۔ اول الذکر کی ترقی یافتہ حالت سکندرآباد گدک ریلوے کی وجہ سے ہے جسکی تعمیر اس دہ سالہ مدت کے اواخر میں ہوئی اور جس پر یہ واقع ہے۔ اوس کا موجودہ موقع بلاشبہ اوس کی آبادی میں مزید اضافہ کا باعث ہوگا۔ نارائن پیٹھ کی صورت حال یہ ظاہر کرتی ہے کہ صنعتوں کے قدیم مراکز موجودہ زمانے کے حالات میں کس طرح اپنی زندگی قائم رکھ سکتے ہیں۔ یہ ایک سرسبز تجارتی مرکز ہے جو اعلیٰ درجہ کے ریشمی اور سوتی پارچہ کی صنعت اور اس کی برآمد کے لئے مشہور ہے۔ اوس کا تعلق جی۔ آئی۔ پی۔ ریلوے کے اسٹیشن سیداپور سے ایک عمدہ معادن سڑک کے ذریعہ سے قائم ہے۔ گزشتہ دہ سالہ مدت کے مصائب اگر پیش نہ آتے (جن کی وجہ سے اکثر قصبات کی آبادی گھٹ گئی) تو ترقی کرنے والے قصبات کی تعداد میں موجودالوقت تعداد سے کہیں زیادتی ہوتی۔

۵۰۔ انحطاط پذیر قصبات۔ جو قصبات سنہ ۱۸۸۱ء اور سنہ ۱۹۱۱ء سے انحطاط پذیر حالت میں ہیں اون کی تعداد تختہ مندرجہ حاشیہ میں دکھائی گئی ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ گزشتہ دہ سالہ مدت میں جو ناموافق حالات شایع رہے وہ اکثر قصبات کی آبادی کے انحطاط کا باعث ہوئے۔ تلنگانہ اور مرہٹواڑی دونوں سنہ ۱۹۱۱ء کے بعد سے مساویانہ طور پر متاثر ہوئے ہیں جیسا کہ اس امر سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر سمت میں جملہ تعداد قصبات کی جو نسبت انحطاط پذیر قصبات کے ساتھ تھی وہ تخمیناً قائم ہے۔ برخلاف اس کے جبکہ تلنگانہ میں منجملہ (۳۲) کے صرف تین ایسے قصبات ہیں جن کی آبادی سنہ ۱۸۸۱ء کے بعد سے گھٹ گئی ہے تو مرہٹواڑی میں منجملہ (۵۶) کے کم ازکم گیارہ قصبات ایسے ہیں جو آبادی میں انحطاط ظاہر کرتے ہیں مردم شماری سابقہ کی رپورٹ میں بھی مرہٹواڑی کے تنزل پذیر قصبات کے مسئلہ کے متعلق ذکر کیا گیا ہے اور اس میں اس سمت کے اکثر قصبات کے انحطاط کا سبب بالعموم ایک حد تک طاعون کو قرار دیا گیا ہے۔ نیز یہ کہ منجملہ (۲۵) قصبات کے جو سنہ ۱۹۱۱ء میں تنزل پذیر معلوم ہوتے تھے۔ کم ازکم (۱۴) ہر شہ ...

ضلع	جملہ تعداد قصبات	تعداد قصبات انحطاط پذیر سنہ ۱۸۸۱ء	تعداد قصبات انحطاط پذیر سنہ ۱۹۱۱ء
اطراف بلدہ	۲	۱	۰
ورنگل	۶	۰	۰
کریم نگر	۶	۰	۳
عادل آباد	۳	۱	۱
میدک	۵	۱	۱
نظام آباد	۵	۰	۲
محبوب نگر	۳	۰	۰
نلگنڈہ	۲	۰	۰
اورنگ آباد	۵	۱	۱
بیڑ	۴	۲	۰
ناندیڑ	۶	۱	۳
پربھنی	۸	۴	۲
گلبرگہ شریف	۱۰	۱	۱
عثمان آباد	۷	۰	۲
رائچور	۹	۱	۲
بیدر	۷	۰	۶

قصبات تھے۔ طاعون کے اثرات سے بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواڑی زیادہ عرصہ تک مبتلائے مصائب رہی ہے۔ اور یہ بات بطور امر واقعہ ظاہر کیجا سکتی ہے کہ اناث کی قلت تو اس پذیر قصبات کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے۔ منجملہ (۱۴) قصبات کے جن کی آبادی ۱۸۸۱ء سے انحطاط پا رہی ہے کم از کم (۱۰) ایسے ہیں جن میں اناث کی تعداد ذکور کے مقابلہ میں بہت گھٹی ہوئی ہے۔ بقیہ چار قصبات میں ذکور کا تفوق اناث پر بلحاظ تعداد زیادہ نمایاں نہیں ہے۔

۵۱۔ درجہ بندی قصبات بلحاظ آبادی۔ قصبات میں رہنے والی آبادی کو ملک سرکار عالی کی جملہ آبادی سے جو فیصدی تناسب پڑتا ہے وہ فی الحال (۹،۵) ہے اس کے بالمقابل ۱۹۱۱ء میں (۹،۷) اور ۱۹۰۱ء میں (۱۰،۱) تھا۔ بلحاظ آبادی درجہ بندی کیجائے تو ملک سرکار عالی میں ایسا شہر جس کی آبادی ایک لاکھ سے متجاوز ہو صرف ایک ہے اور وہ دارالسلطنت حیدرآباد ہے جس کا درجہ ہندوستان کے بڑے شہروں میں چوتھا ہے۔ دوم درجہ کا شہر (آبادی پچاس ہزار تا ایک لاکھ) ایک بھی نہیں ہے۔ اس کے بعد کے درجہ میں (بیس ہزار تا پچاس ہزار) بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے چار کے فی الحال چھہ قصبات ہیں۔ اس نوعیت کے تحت دو قصبات کا اضافہ بلندہ اور ناندیڑ کی آبادی کی زیادتی کی وجہ سے ہوا ہے جس کی بنا پر ان دونوں قصبات کو اس درجہ میں ترقی ملی۔ ہنمکنڈہ جو متھواڑہ کی امداد سے ۱۹۱۱ء میں اس درجہ پر فائز تھا اب اوس کی علٰحدگی کی بنا پر کمتر درجہ میں تنزل پا گیا ہے اور اوس کے معاوضہ میں متھواڑہ بالاتر درجہ میں آگیا ہے۔ اس کے بعد کے درجہ میں (آبادی دس ہزار تا بیس ہزار) سابقہ دہ سالہ مدت کے اٹھارہ قصبات کے مقابلہ میں سولہ قصبات ہیں۔ چھہ قصبات جو ۱۹۱۱ء میں اس درجہ میں تھے۔ اب اس سے کمتر درجہ میں تنزل پا گئے ہیں اور اتنے ہی قصبات اپنی حیثیت کو ترقی دے کر تحتانی مرتبہ سے اس جماعت میں شریک ہوگئے ہیں ایسے قصبات کی تمثیل میں جو اس درجہ سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن بلند و بالاتر درجہ میں پرواز کر گئے ہیں وہ قصبات بلندہ اور ناندیڑ کا تذکرہ زیں قبل کیا جا چکا ہے اس سے کمتر درجہ میں (آبادی ۵۰۰۰ تا ۱۰۰۰۰) فی الحال (۵۱) قصبات ہیں۔ اس کے بالمقابل ۱۹۱۱ء میں (۵۸) قصبات تھے۔ یہ کمی اس وجہ سے ہوئی ہے کہ بعض کی آبادی گھٹ گئی ہے اور بعض جو قصبہ اور موضع کے بین بین تھے اس سے خارج کر دیئے گئے۔ سب سے کمتر درجہ میں (۷) قصبات کا الحاق اس نوعیت میں اضافہ کا موجب ہوا ہے۔ یہ ساتوں قصبے

اگرچہ کہ بلحاظ آبادی ۵۰۰۰ کی حد سے متجاوز نہیں ہوئے ہیں لیکن تاہم ان میں قصبہ کی خصوصیات نمایاں ہوگئی ہیں۔

۵۲۔ **تقسیم آبادی شہری مابین مختلف مدارج قصبات۔** شہری آبادی کا (۴۳) فی صد حصہ بلدہ میں بستا ہے اور تقریباً (۳۰) فیصد ایسے قصبات میں رہائش پذیر ہے جن کی آبادی (۵۰۰۰) اور (۱۰۰۰۰) کے درمیان ہے۔ اس دہ سالہ دوران میں سب سے زیادہ اضافہ درجہ سوم (۲۰۰۰۰ تا ۵۰۰۰۰) کے قصبات میں ہوا ہے۔ اس کی وجہ غالباً جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے اس درجہ کے قصبات کی تعدادی زیادتی ہوگی۔ ایک دوسرا سبب جو اس اضافہ کا ممکنہ باعث ہوا یہ ہے کہ امراض وبائیہ کی اشاعت کے زمانہ میں کافی طبی امداد بمقابلہ چھوٹے قصبات کے بڑے قصبات میں زیادہ سہل الحصول ہے۔ علاوہ بریں معاملات تعلیمی کی عظیم سہولتیں جو بڑے قصبات کو حاصل ہیں وہ متصلہ دلمحقہ مواضعات سے نوعمر نسل کے سیلاب کو خواہ وہ کتنا ہی خفیف ہو ان قصبات کی جانب لانے کا باعث ہوئی ہوگی۔ آخری وجہ یہ بھی ہے کہ ذات کے قیود کی زیادہ آزادی جو قصبات کو حاصل ہے وہ کم از کم طبقہ ہائے اسفل کی آبادی کو اپنے جانب جذب کر لیتی ہے اور اچھے طبقہ کے لوگوں کو مختلف النوع انسانی آسائشوں کی بلا روک ٹوک لطف اندوزی کی اُمیدان بڑے قصبات کی جانب مائل کر لیتی ہے۔

۵۳۔ **جنس و مذہب باشندگان قصبات۔** تختہ ضمیمہ نشان ۲ سے معلوم ہوگا کہ ہنود کی ایک ہزار آبادی کے منجملہ صرف ۶۸ نفوس قصبات میں رہائش پذیر ہیں۔ برخلاف اس کے دوسرے جماعتہائے مذہبی کا تناسب نسبتاً بہت زیادہ یعنے مسلمانوں میں (۳۱۱)۔ عیسائیوں میں (۳۲۳) جینیوں میں (۲۶۷) اور پارسیوں میں (۸۰۱) ہے۔ اس تقسیم سے صاف عیاں ہوتا ہے کہ ہنود صنعت زراعتی کو بدرجہ اولیٰ ترجیح دیتے ہیں۔ اور دوسری جماعتوں کے ارکین اپنے آپ کو ایک بڑی حد تک تجارت اور دستکاریوں میں مصروف رکھتے ہیں۔ تختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوگا کہ قصبات کی مذہبی ترتیب عام مملکت کی ترتیب سے کس طرح مختلف ہے۔ قصبات میں مسلمانوں۔ عیسائیوں اور دیگر مذاہب کی تعداد کا تناسب عام آبادی کے تناسب کے ۳ چند سے زیادہ ہے۔ برخلاف اس کے اقوام قدیمہ جو قصباتی آبادی کا ایک فیصد سے کچھ ہی بڑھ کر حصہ ہوتے ہیں عام آبادی کا

مذہب	تناسب فی ہزار	
	آبادی ملک	آبادی قصبات
ہندو	۸۵۴	۶۱۹
مسلمان	۱۰۴	۳۴۰
اقوام قدیمہ	۳۵	۱۷
عیسائی	۵	۱۷
جینی	۲	۴
دیگر	۰	۲

(۳) فیصد سے زیادہ کا تناسب رکھتے ہیں۔

اضلاع کے منجملہ ورنگل میں قصبات کے رہنے والے ہندو اور مسلمان کا تناسب سب میں زیادہ ہے اور ضلع اطراف بلدہ میں ان دونوں اقوام کا تناسب، سب میں کمتر ہے۔

اس ملک کی عام آبادی میں اناث کو ذکور کے ساتھ وہی تناسب ہے جو ۹۶۵ کو ۱۰۰۰ کے ساتھ ہے۔ لیکن قصبات میں یہ تناسب اور گھٹا ہوا ہے یعنے ۹۵۵ اناث کے لئے ۱۰۰۰ ذکور ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ بلاشبہ یہی ہے کہ اپنے خاندان کو دیہات میں چھوڑ کر مرد تلاش روزگار میں قصبات میں آبستے ہیں۔ ایسے قصبات میں جن کی آبادی ۵۰۰۰ اور ۱۰۰۰۰ کے درمیان ہے اناث کا تناسب سب سے زیادہ ہے (۱۰۰۲ اناث کے مقابلہ میں ۱۰۰۰ ذکور)۔ ان مقامات کی کھلی ہوا اور زندگی کے فوائد ایسے مشاغل کے ساتھ شامل ہو کر جو زیادہ محنت طلب تو نہیں لیکن زیادہ صحت بخش ہیں اناث کی حیات کے لئے بمقابلہ زیادہ بڑے قصبات کے بہت موافق معلوم ہوتے ہیں۔ اوس کے بعد زیادہ تناسب (۹۹۴ : ۱۰۰۰) ان قصبات میں پایا جاتا ہے جو اوسط درجہ کے ہیں۔ اور جن کی آبادی (۵۰۰۰) سے کم ہے۔ ان قصبات کی حیثیت دراصل بڑے مواضعات سے چنداں بڑھی ہوئی ہے جن میں قصبہ کے خصوصیات ابھی ابھی پیدا ہوئے ہوں اور جہاں زراعتی کاروبار میں عورتیں زیادہ مددرساں ہیں۔ اناث کا ذکور کے ساتھ سب سے کم تناسب (۸۹۲ اناث کے مقابلہ میں ۱۰۰۰ ذکور) سوم درجہ کے قصبات میں پایا جاتا ہے (آبادی ... تا ۵۰۰۰) جہاں کی ہجوم کی زندگی اور صحت بخش مشاغل کا فقدان امراض و ایذا کے مضرات کے ساتھ شامل ہو کر عورت ذات پر مہلک اثر ڈالتے ہیں۔ علاوہ بریں چھوٹے قصبات اور دیہات سے عارضی طور پر ذکور ان مقامات میں تلاش معیشت کے لئے اوس وقت آجاتے ہیں جبکہ زراعتی کاروبار کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے اور اپنی عورتوں کو گھروں پر چھوڑ دیتے ہیں۔ غرض کہ اس طرح سے مردوں کا تناسب عورتوں کے مقابلہ میں بڑھ جاتا ہے۔

۴۵۔ مواضعات۔ باغراض مردم شماری موضع کا جو مفہوم ہے اوس کی صراحت زیں قبل کیجا چکی ہے ایسے مقامات کی تعداد جو ملک سرکار عالی میں اس تعریف کے مصداق تھے ۱۹۲۱ء کی مردم شماری کی رو سے (۲۱۲۲۳) تھے اوس کے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں (۲۱۵۱۰) اور ۱۹۰۱ء میں (۲۰۱۱۰) تھے۔ چونکہ مواضعات مردم شماری کی تعداد رہائشی مواضعات کی تعداد سے تقریباً منطبق ہوتی ہے اس لئے اون کی درمیانی اوسط مسافت (۲٫۱۲) میل پڑتی ہے۔

اسکے بالمقابل سنہ ۱۹۱۱ء میں (۱۰،۱۶۲) میں تھی یہاں یہ ذکر موجب دلچسپی ہوگا کہ تلنگانہ کے مواضعات کی تعداد اس دہ سالہ دوران میں دس فیصدی سے زیادہ بڑھ گئی ہے اور اس کے بالمقابل مرہٹواڑی کی تعداد بمشکل ایک فیصد بڑھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ امپیریل ٹیبل نمبر (۱) سے ہر ضلع وصوبہ کی تعداد مواضعات اور امپیریل ٹیبل نمبر (۳) سے مواضعات کی درجہ بندی بلحاظ آبادی معلوم ہوگی اور تختہ ضمیمہ نشان (۱) سے یہ ظاہر ہوگا کہ فی ہزار دیہاتی آبادی کے منجملہ کتنی تعداد ان مواضعات میں رہتی ہے۔

۵۵۔ تقسیم مواضعات بلحاظ وسعت۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں مواضعات کی درجہ بندی بلحاظ وسعت کیجاکرکے ان کی تعداد آبادی کا مقابلہ سابقہ دہ سالہ اعداد سے کیا گیا ہے پہلے اور سب سے بڑے زمرے میں جو (۵۰۰) سے کم

مواضعات بلحاظ وسعت	تعداد سنہ ۱۹۲۱ء	تعداد سنہ ۱۹۱۱ء	تناسب فی ہزار آبادی دیہاتی سنہ ۱۹۲۱ء	تناسب فی ہزار آبادی دیہاتی سنہ ۱۹۱۱ء
چھوٹے (اندرون ۵۰۰)	۱۳۳۶۲	۱۱۶۸۴	۲۶۱	۲۴۴
اوسط (۵۰۰ تا ۲۰۰۰)	۷۲۳۰	۷۷۳۰	۵۸۹	۵۸۷
بڑے (۲۰۰۰ تا ۵۰۰۰)	۶۳۱	۷۴۷	۱۵۰	۱۶۹

آبادی کے مواضعات پر مشتمل ہے۔ فی الحال (۱۳،۳۶۲) دیہات ہیں اسکے بالمقابل دس سال قبل (۱۱،۶۸۴) تھے گویا اس میں فیصد (۱۴،۴) کا اضافہ ہوا ہے۔ دوسرے زمرہ (آبادی ۵۰۰ تا ۲۰۰۰) میں مواضعات کی تعداد (۷۲۳۰) ہے اسکے مقابلہ میں سنہ ۱۹۱۱ء میں (۷۷۳۰) تھی گویا فی صد (۶،۴) کا انحطاط ہوا ہے بقیہ زمروں میں بھی انحطاط ہے جس سے اس کا ثبوت ملتا ہے کہ طاعون اور انفلوئنزا اور قحط سے بہت تباہی اور بربادی عاید ہوئی ہے۔ آبادی کے اس انحطاط سے قدرتاً (۵۰۰) سے کم آبادی کے مواضعات کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ تمام زمروں کا مجموعی طور پر لحاظ کیا جائے تو کل ممالک محروسہ میں ہر موضع کی اوسط آبادی فی الوقت (۵۳۱) نفوس ہوتی ہے جو سنہ ۱۹۱۱ء میں (۵۹۹) تھی یہ تناسب تلنگانہ میں (۵۷۹) اور مرہٹواڑی میں (۴۹۰) پڑتا ہے۔ اسکے مقابلہ میں سنہ ۱۹۱۱ء میں علی الترتیب (۶۶۴) اور (۵۴۸) تھا۔ یہ اعداد بزبان حال لیکن موثر پیرایہ میں یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اس پر صعوبت دہ سالہ دوران میں ملک سرکار عالی کی آبادی نے جو نقصانات برداشت کئے ہیں وہ نہایت عظیم ہیں۔ یہاں پر سرسری طور پر یہ ذکر کیا جا سکتا ہے کہ مواضعات تلنگانہ کا یہ بالائر اوسط انکی زراعتی خصوصیت کو ظاہر کرتا ہے جو بہ نسبت مرہٹواڑی کے زیادہ اجتماعی ہوتی ہے۔

۵۶۔ تقسیم آبادی دیہی۔ ملک سرکار عالی کی جملہ آبادی کے ہر ہزار نفوس کے منجملہ جو تعداد دیہات میں سکونت رکھتی ہے وہ (۹۵۰) ہے اور اس کے بالمقابل سنہ ۱۹۱۱ء میں (۹۰۳) تھی سنہ ۱۹۱۱ء کی آبادی دیہی کے انقسام کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ ہر ہزار ساکنین دیہات کے منجملہ پانچ ایسے دیہات میں رہتے تھے جن کی آبادی پانچ ہزار یا اس سے زیادہ تھی اس قسم کے دیہات کا سنہ ۱۹۰۱ء میں وجود نہ تھا۔ لیکن اس کے بعد کے دہ سالہ

عرصہ میں جو عام اضافہ آبادی میں ہوا اس کی وجہ سے ۱۹۱۱ء میں ایسے مواضعات معرضِ وجود
میں آئے اور بہ نسبت تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں ایسے دیہات کا زیادہ تناسب ظاہر ہوا
موجودہ دہ سالہ مدت کے ناموافق حالات نے آبادی کو اس درجہ گھٹا دیا ہے کہ اس قسم
کے مواضعات بالکل مفقود ہو گئے اس کے بعد کے دو درجوں یعنے ۲۰۰۰ تا ۵۰۰۰
اور ۵۰۰ تا ۲۰۰۰ آبادی والے مواضعات کے لحاظ سے تلنگانہ نے اپنی فوقیت قائم
رکھی ہے اور مرہٹواڑی نے صرف درجہ آخر یعنے اندرون پانچ سو آبادی والے مواضعات
کے لحاظ سے اپنی حیثیت باقی رکھی ہے۔

۵۷۔ **مختلف الوسعت مواضعات اور قصبات میں آبادی کی تقسیم**۔ صفحہ مابعد کی شکل ترسیمی
سے معلوم ہوگا کہ مختلف الوسعت قصبات اور دیہات میں رہنے والی آبادی کا تناسب ہر ضلع
میں کیا ہے۔ اور ایک نظر میں یہ بھی معلوم ہوگا کہ (۲۰۰۰۰) یا اس سے زائد آبادی والے
قصبات کے لحاظ سے ملک کس قدر تہی دست ہے۔ اور کس طرح عوام الناس کا حصۂ کثیر
ایسے مواضعات کی طرف رجوع ہوتا ہے جن کی آبادی ۵۰۰ تا ۲۰۰۰ ہے۔

۵۸۔ **قصباتی اور دیہی رقبہ جات میں مکانات مسکونہ کی تعداد**۔ مکانات مسکونہ قصبات
متعلقہ ۱۹۲۱ء کی تعداد میں بمقابلہ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے فی صد (۲٫۶) کی کمی ہوگئی ہے لیکن
یہاں اس کا ذکر ضروری ہے کہ اس دہ سالہ دوران میں خود قصبات کی آبادی بھی بقدر
فیصد (۳٫۷) گھٹ گئی ہے۔ پس مکانات مسکونہ کی تعداد کا انحطاط چنداں محلِ تعجب نہیں
ہے۔ قصباتی رقبہ جات میں تعداد نفوس فی مکان (۴٫۱) اور دیہی رقبہ جات میں (۴٫۶)
پڑتی ہے اس کے بالمقابل ۱۹۱۱ء میں علی الترتیب (۴٫۴) اور (۴٫۹) تھی۔ اب
یہ معلوم کرنا کہ کس حد تک ان اعداد کا انحطاط قصباتی آبادی کے انحطاط کی وجہ سے پیدا
ہوا ہے اور کس حد تک لوگوں کے انفرادی رجحانات کے باعث ہوا ہے کوئی آسان
امر نہیں ہے۔ لیکن اعداد سے اتنا پتہ چلتا ہے کہ قصبات میں خاندانوں کے علحدہ ہو جانیکا
زیادہ امکان ہے۔ نیز یہ کہ بمقابلہ دیہات کے قصباتی خاندان کے اراکین اپنے
علحدہ انتظامات قائم رکھ سکتے ہیں۔

۵۹۔ **بلدہ حیدرآباد**۔ باغراضِ مردم شماری شہر کی جو تعریف کی گئی ہے اس کی
رو سے شہر کے مفہوم میں وہ قصبہ داخل ہے جس کی آبادی ایک لاکھ سے کم نہ ہو۔

اس مصداق کے لحاظ سے ملک سرکار عالی میں صرف ایک ہی شہر ہے اور وہ بلدۂ حیدرآباد دارالحکومت ہے۔ بلدہ کا رقبہ (۵۱) مربع میل پر محیط اور اس کی آبادی (۴۰۴٬۱۸۷) نفوس پر مشتمل ہے جس کی گنجائیت فی مربع میل (۷٬۹۲۵) پڑتی ہے۔ بلدۂ حیدرآباد بلحاظ وسعت کل صوبہ جات ہند کی دارالحکومتوں کے مقابلہ میں دہلی و کلکتہ کے سوا سب سے بڑا شہر ہے لیکن بموجب تختہ مندرجۂ حاشیہ باعتبار گنجائیت اس کا درجہ کمتر ہے۔

نام شہر	رقبہ مربع میل	گنجائیت فی مربع میل
کلکتہ	۶۲	۲۱۴۱۲
بمبئی	۲۴	۴۸۹۹۶
پونا	۴۰	۵۳۷۰
مدراس	۲۸	۱۹۰۷۷
دہلی	۱۱۲	۲۱۷۸
بنگلور	۱۰	۱۲۱۴۷
میسور	۹	۸۸۳۷
بڑودا	۹	۹۸۸۱
حیدرآباد	۵۱	۷۹۲۵

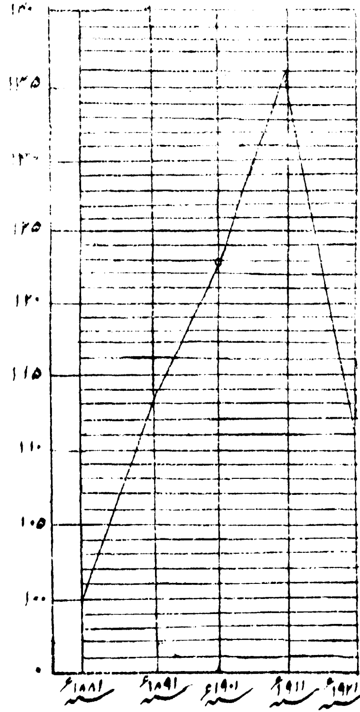
بے اعداد

کے مقابلہ میں اس میں بھی فیصد (۲۲٫۵) کی کمی ہوئی ہے۔ شہر کے ملحقہ حصوں میں جو احاطہ ہوا ہے

۶۰. تغیرات آبادی۔ تختہ مندرجہ حاشیہ سے جن میں بلدہ حیدرآباد کے سابقہ مردم شماری کے مطابقت وار اعداد درج کئے گئے ہیں اس سے واضح ہوگا کہ اگرچہ کہ سنہ ۱۹۱۱ء یا سنہ ۱۹۰۱ء یا حتیٰ کہ سنہ ۱۸۸۱ء کی آبادی کے مقابلہ میں بھی بلدہ کی آبادی بہت انحطاط پذیر ہوگئی ہے۔ لیکن پھر بھی ہم اسکی آبادی برمنگھم کی آبادی کی نصف اور ایڈنبرا کی آبادی کی ۱/۲ ہے۔

سنہ	آبادی	تغیر فیصد	بہ تفریض آبادی سنہ ۱۸۸۱ء = ۱۰۰
۱۸۸۱ء	۳۶۹۸۷۳	۰	۱۰۰٫۰
۱۸۹۱ء	۴۲۸۰۳۱	+۱۲٫۹	۱۱۲٫۹
۱۹۰۱ء	۴۹۳۰۰۲	+۸٫۰	۱۲۲٫۰
۱۹۱۱ء	۵۰۱۲۴۶	+۸٫۲	۱۳۲٫۲
۱۹۲۱ء	۴۰۴۱۸۷	-۱۹٫۴	۱۰۶٫۴

بلدہ کی سنہ ۱۸۸۱ء والی آبادی کو (۱۰۰) قرار دیکر جو کمی اور زیادتی پیدا ہوتی ہے وہ شکل ترسیمی مندرجہ حاشیہ میں ظاہر کیگئی ہے۔ بلدہ کی آبادی کے انحطاط کا اصلی سبب جیسا کہ باب گزشتہ میں بیان کیا جاچکا ہے۔ طاعون اور انفلوئنزا کی اشاعت تھی۔



شہر کے حصہ ہائے ترکیبی اور ان کی آبادی اور گنجانی تختہ مندرجہ حاشیہ سے معلوم ہوگی، خاص بلدہ دو حصوں میں منقسم ہے۔ اندرون بلدہ (جو فصیل کے اندر واقع ہے اور جس کا رقبہ دو مربع میل ہے) اور بیرون بلدہ (جو فصیل کے باہر ہے اور جس کا رقبہ ۹٫۴۶ مربع میل ہے) شہر کے اسمات کی آبادی سنہ ۱۹۱۱ء کے بعد سے طاعون اور انفلوئنزا کی تباہی خیز اثرات کے سبب گھٹ گئی ہے اور اس طرح سے شہر کی گنجانیت (۱۰۰۱۲) سے کم ہوکر (۷۹۲۵) رہگئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بلدہ کی موجودہ آبادی (۳۰) سال قبل کی آبادی سے بھی کم ہے۔ خاص بلدہ میں حسب سابق سب سے زیادہ گنجانی (۱۸۹۴۸) نفوس فی مربع میل سمت چہارم اندرون کو حاصل ہے۔

اسمات	رقبہ مربع میلوں میں	آبادی	گنجانی فی مربع میل
بلدہ	۱۱٫۴۶	۱۴۴۱۴۵	۱۲۵۷۸
چادرگھاٹ	۲۱٫۸۲	۱۴۹۳۴۸	۵۹۶۱
زربندبستی بازار	۰٫۵۳	۱۵۵۴۳	۲۹۱۰۶
چھاؤنیات	۱۷٫۱۷	۹۵۱۵۱	۵۵۴۱
میزان	۵۰٫۹۸	۴۰۴۱۸۷	۷۹۲۵

لیکن سنہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں اس میں بھی فیصد (۲۲٫۵) کی کمی ہوگئی ہے۔ شہر کے مختلف حصوں میں جو انحطاط ہوا ہے

ادس کا تفصیلی بیان موجب افسردگی ہوگا۔ اسٹیٹ ٹیبل نمبر (۱) میں اس کے متعلق کل اعداد درج کئے جائیں گے۔ یہاں اس کا اظہار مناسب ہوگا کہ اگر چھاؤنیات کو (جن کے شمول کی واجبیت بلدہ کے تحت مشتبہ سمجھی جاتی ہے) خارج بھی کر دیا جائے تو بھی بلدہ کی آبادی (۳۰۹٫۳۶) رہتی ہے (جو دہلی سے زیادہ ہے) اور ادس کے باوجود بھی وہ کل ہندوستان کے بڑے شہروں میں اپنا چوتھا درجہ قایم رکھتا ہے۔

۶۱۔ **نقل وطن**۔ اگرچہ کہ ادن اشخاص کی تعداد جو بلدہ سے ہندوستان کے دوسرے حصوں کی جانب ترک وطن کر گئے ہیں قطعی طور پر نہیں ظاہر کیجا سکتی تاہم باہر سے آکر شہر میں بسنے والوں کی تعداد بخوبی معلوم ہو سکتی ہے۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں سنہ ۱۸۹۱ء سے لے کر اب تک ان اشخاص کی تعداد ظاہر کیگئی ہے جن کا شمار تو بلدہ میں ہوا ہے لیکن ادن کی پیدائش حدود ملک سرکار عالی کے باہر ہوئی ہے

سال	بیرون ملک سے آکر شہر میں بسنے والوں کی تعداد
سنہ ۱۸۹۱ء مطابق سنہ ۱۳۰۰ ف	۶۸۷۰۹
سنہ ۱۹۰۱ء مطابق سنہ ۱۳۱۰ ف	۵۲۴۳۴
سنہ ۱۹۱۱ء مطابق سنہ ۱۳۲۰ ف	۵۱۰۰۰
سنہ ۱۹۲۱ء مطابق سنہ ۱۳۳۰ ف	۳۹۱۴۰

سنہ ۱۹۰۱ء کے قحط نے شہر میں آکر بسنے والوں کی تعداد میں مزاحمانہ اثر پیدا کیا جن کی تعداد میں بمقابلہ سنہ ۱۸۹۱ء کے فیصد (۲۳) کا انحطاط ہوا اس کے بعد دس سال میں یہ عدد تقریباً قائم رہا۔ موجودہ دہ سالہ دوران میں جو کئی حیثیتوں سے پُر مصائب تھا اور باہر والوں کے لئے کوئی جاذب اثر نہیں رکھتا تھا ایسے لوگوں کی تعداد میں مزید کمی ہوگئی جن کا مقام پیدائش تو نہیں لیکن مقام شمار بلدہ تھا۔ بہرحال ممالک غیر کے پیدا شدہ اشخاص کی تعداد میں سنہ ۱۸۹۱ء سے برابر کمی ہوتی چلی آتی ہے۔ حدود بلدہ کے باہر سے بلدہ میں آکر بسنے والوں کی جملہ تعداد کا لحاظ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسے آکر بسنے والوں کی تعداد فی الوقت (۱۱۱۳۰۲) ہے جو بلدہ کی موجودہ آبادی کا فیصد (۲۷٫۴) حصہ ہیں۔ اس آکر بسنے والی آبادی کا فیصد (۲۵٫۲) حصہ اضلاع اطراف بلدہ اور میدک سے اور ملک سرکار عالی کے بقیہ حصص سے فیصد (۳۹٫۹) اور متصلہ صوبجات ہند سے (۱۶٫۸) حصہ بہم پہونچا ہے۔ دوسرے صوبجات و ریاست ہائے ہند سے واردین کی تعداد فیصد (۱۳٫۸) ہوتی ہے اور یوروپی۔ ایشیائی اور دیگر ممالک سے صرف (۴٫۳) فیصد آئے ہیں۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں ان اعداد کا تقابل سنہ ۱۹۱۱ء کے اعداد سے کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہوگا کہ بیرون ملک سرکار عالی سے آکر بسنے والوں کی تعداد میں کمی ہوئی ہے اور ملک سرکار عالی کے دوسرے حصوں سے

واردین از	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء
میدک و اطراف بلدہ	۲۵٫۲	۲۳٫۹
دیگر اضلاع ملک	۳۹٫۹	۳۰٫۹
صوبہ جات متصلہ	۱۶٫۸	۱۹٫۴
دیگر صوبہ جات ہند	۱۳٫۸	۲۰٫۷
ایشیائی یوروپی اور دیگر ممالک	۴٫۳	۵٫۱

بلدہ حیدر آباد کو آنے والوں کی تعداد ایک حد تک بڑھ گئی ہے ۔

۶۲ ۔ **اعداد و شمار حیات و ممات** ۔ حیات و ممات کے اعداد دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ دس سال میں بلدہ حیدر آباد کی رپورٹ شدہ ولادتوں کی تعداد (۴۱۵۷۷) تھی اور اس کے مقابلہ میں پیوستہ دس سال کے دوران میں (۴۵۰۷۷) تھی اور اموات کی تعداد سابقہ (۸۳۳۷۱) کے مقابلہ میں (۱۰۵۳۹۱) تھی ۔ غرضکہ اس طرح بلدہ کی آبادی سے (۲۷۸۵۰) نفوس کے ضایع ہونے کا پتہ لگتا ہے ۔ اس کے مقابلہ سنہ ۱۹۰۱ء سے سنہ ۱۹۱۱ء تک دس سال کے عرصہ میں انھیں قدرتی اسباب سے (۶۳۳۶) اموات کا حساب ملتا تھا ۔ چنانچہ اس زیادتی تعداد اموات سے آبادی حیدر آباد کی اوسط عمر پر فطرتاً اثر پڑا ہے جس کی شہادت اس امر واقعہ سے ملتی ہے کہ سنہ ۱۹۱۱ء کی اوسط عمر (۱۹) سالہ کے مقابلہ میں سنہ ۱۹۲۱ء کی اوسط عمر (۲۱) سالہ حد تک بڑھ گئی ہے ۔

۶۳ ۔ **جنس و مقام پیدائش آبادی بلدہ حیدر آباد** ۔ بلدۂ حیدر آباد کی آبادی کا ایک ربع سے زیادہ حصہ ایسے مقامات سے آیا ہوا ہے جو بلدہ سے دور ہیں ۔ واردین کی یہ کثیر آبادی فطرتاً اناث و ذکور کے تناسب پر موثر ہوتی ہے ۔ بلدہ میں ایک ہزار ذکور کے مقابلہ میں (۹۳۶) اناث ہیں ۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ تناسب دوسرے تجارتی شہروں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے مثلاً متصلہ صوبجات کے شہروں کے منجملہ فی ہزار آبادی ذکور کے مقابلہ میں بمبئی میں (۵۲۴) ناگپور میں (۸۶۳) اور مدراس میں (۹۰۸) اناث ہیں ۔ بلدہ کے (۵) اسمات (۴ خاص بلدہ اور ایک چادر گھاٹ) میں اس تناسب میں زیادتی ظاہر ہوتی ہے یعنے ہر ہزار ذکور کے مقابلہ میں (۱۰۰۰) سے (۱۰۴۹) تک اناث کی تعداد پڑتی ہے ۔ رزیڈنسی اور چھاؤنی سکندرآباد اور بلارم میں جہاں کی آبادی کا کثیر حصہ اجنبی عنصر سے مرکب ہے (۱۰۰۰) ذکور کے مقابلہ میں علی الترتیب [illegible]

۶۴ ۔ **تعداد امکنہ و تعداد نفوس فی مکان** ۔ مکانات کی تعداد سنہ ۱۹۱۱ء کے (۱۱۱۵۰۹) سے گھٹ کر سنہ ۱۹۲۱ء میں (۹۷۸۱) ہو گئی ہے یعنے جملہ تعداد میں فیصد (۱۷۶۷) کی کمی آگئی ۔ بالفاظ دیگر اوسط تعداد امکنہ فی مربع (۲۳۳۰) سے گھٹ کر (۱۸۰۰) رہ گئی یہ صورت بلاشبہ آبادی بلدہ کے انحطاط عظیمہ کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہے لیکن اوسط تعداد نفوس فی مکان بلحاظ جملہ آبادی بلدہ وہی رہی جو سنہ ۱۹۱۱ء میں تھی یعنی (۴۶۴) ۔

۶۵ ۔ **مذاہب بلدہ** ۔ بلحاظ مذاہب بلدہ کی آبادی (۲۱۱۵۸۹) ہنود ۔ (۱۷۴۵۲۶) مسلمان ۔ (۱۳۷۱۷) عیسائی و (۴۳۵۵) اہل مذاہب دیگر سے مرکب ہے ۔ تین اہم مذہبی جماعتوں کا جو تناسب بلدہ کی جملہ آبادی کے مقابلہ میں سنین ۱۹۱۱ء و ۱۹۲۱ء میں پڑتا ہے وہ تختہ مندرجہ حاشیہ میں ظاہر کیا گیا ہے ۔ اس سے یہ بھی معلوم ہو گا کہ ہنود کا تناسب قایم رہا ہے اور مسلمانوں کے تناسب میں خفیف کمی اور عیسائیوں کے تناسب میں نہایت خفیف بیشی پیدا ہوئی ہے فقط

مذہب	فیصد تناسب بلحاظ جملہ آبادی	
	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء
ہنود	۵۲۶۳	۵۲۶۳
مسلمان	۴۳۶۹	۴۳۶۲
عیسائی	۳۶۲	۳۶۳

تختہ ضمیمہ نشان (۱) تقسیم آبادی درمیان قصبات و دیہات

خطہائے قدرتی و اضلاع	اوسط آبادی فی قصبہ	اوسط آبادی فی موضع	فی ہزار نفوس آبادی تعداد باشندگان قصبہ	فی ہزار نفوس آبادی تعداد باشندگان موضع	تعداد نفوس فی ہزار آبادی قصباتی جو ایسے مقامات پر سکونت پذیر ہیں جن کی آبادی حسب ذیل ہے: ۲۰ ہزار اور زائد	۱۰ ہزار تا ۲۰ ہزار	۵ ہزار تا ۱۰ ہزار	کمتر از پنج ہزار	تعداد نفوس فی ہزار آبادی دیہی جو ایسے مواضعات میں سکونت پذیر ہیں جن کی آبادی حسب ذیل ہے: ۵ ہزار اور زائد	۲ ہزار تا ۵ ہزار	۵۰۰ تا ۲ ہزار	کمتر از پانچ سو	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	
ممالک محروسہ سرکار عالی	۱۳۳۴۰	۵۳۱	۹۵	۹۰۵	۴۷۹	۱۷۴	۲۹۸	۴۹	–	۱۵۰	۵۸۹	۲۶۱	
تلنگانہ	۲۰۲۲۶	۵۷۹	۱۰۴	۸۹۶	۶۷۱	۹۸	۲۰۰	۳۱	–	۱۵۶	۶۴۴	۲۰۰	
بلدہ حیدرآباد	۴۰۴۱۸۷	–	۱۰۰۰	–	۱۰۰۰	–	–	–	–	–	–	–	
اطراف بلدہ	۳۲۸۷	۵۲۰	۱۴	۹۸۶	–	–	۷۸۱	۲۱۹	–	۱۵۴	۶۱۰	۲۳۶	
صوبہ ورنگل	۹۷۸۹	۵۵۹	۵۵	۹۴۵	۲۹۹	۱۷۹	۵۲۲	–	–	۱۵۹	۶۴۰	۲۰۱	
ورنگل	۱۳۵۴۳	۵۷۸	۸۸	۹۱۲	۵۴۰	۳۲۴	۱۳۶	–	–	۱۹۳	۶۵۱	۱۵۶	
کریم نگر	۷۱۹۰	۸۸۱	۳۹	۹۶۱	–	–	۱۰۰۰	–	–	۲۲۴	۶۷۴	۱۰۲	
عادل آباد	۷۴۷۷	۳۳۸	۳۵	۹۹۵	–	–	۱۰۰۰	–	–	۱۲۶	۵۶۹	۳۰۵	
صوبہ میدک	۷۳۲۵	۶۱۱	۳۵	۹۶۲	–	۲۵۵	۶۲۱	۱۲۴	–	۱۴۰	۶۶۲	۱۹۸	
میدک	۷۱۳۴	۵۸۲	۵۵	۹۴۵	–	۲۹۲	۵۷۹	۱۲۹	–	۱۴۷	۶۲۴	۲۲۹	
نظام آباد	۶۶۰۵	۵۳۰	۶۶	۹۳۴	–	۴۷۴	۲۱۶	۳۱۰	–	۱۰۸	۶۷۳	۲۱۹	
محبوب نگر	۹۱۷۴	۵۵۴	۳۶	۹۶۴	–	۴۷۰	۳۶۳	۱۶۷	–	۱۱۴	۶۵۳	۲۳۳	
نلگنڈہ	۹۸۲۹	۷۵۳	۱۵	۹۸۵	–	–	۱۰۰۰	–	–	۱۹۵	۶۶۶	۱۳۹	
مرہٹواڑی	۹۲۸۲	۴۹۰	۸۶	۹۱۴	۲۳۲	۲۷۰	۴۲۶	۷۲	–	۱۳۸	۵۳۲	۳۳۰	
صوبہ اورنگ آباد	۱۰۰۵۱	۴۱۷	۸۸	۹۱۲	۲۵۲	۲۸۴	۴۴۴	۲۰	–	۱۰۵	۴۹۱	۴۰۴	
اورنگ آباد	۱۴۷۶۹	۳۳۹	۱۰۳	۸۹۷	۴۹۹	۲۲۹	۲۷۲	–	–	۸۰	۳۹۹	۵۲۱	
بیڑ	۸۹۹۲	۴۵۱	۷۷	۹۲۳	–	۳۷۷	۴۹۳	۱۳۰	–	۱۳۲	۵۵۷	۳۱۱	
ناندیڑ	۹۱۹۵	۴۵۹	۸۲	۹۱۸	۳۸۹	–	۶۱۱	۰	–	۱۱۳	۵۲۴	۳۶۳	
پربھنی	۸۲۷۴	۴۵۴	۸۷	۹۱۳	–	۵۳۲	۴۶۸	۰	–	۱۰۶	۵۶۹	۳۲۵	
صوبہ گلبرگہ شریف	۸۷۴۶	۵۶۴	۸۴	۹۱۶	۲۱۵	۲۶۰	۴۱۱	۱۱۴	–	۱۶۲	۵۷۱	۲۶۷	
گلبرگہ شریف	۱۱۳۹۰	۵۸۷	۱۰۴	۸۹۶	۲۱۲	۲۱۰	۵۷۸	–	–	۱۹۹	۵۳۵	۲۶۶	
عثمان آباد	۷۹۸۰	۶۹۳	۹۱	۹۰۹	–	۲۹۰	۶۳۵	۷۵	–	۱۵۴	۶۲۹	۲۱۷	
رائچور	۸۵۴۹	۵۱۰	۸۴	۹۱۶	۲۴۳	۳۳۱	۲۶۵	۱۶۱	–	۱۶۷	۵۲۱	۳۱۲	
بیدر	۵۹۸۱	۵۲۷	۵۳	۹۴۷	۰	۲۹۷	۳۱۳	۳۹۰	–	۱۱۴	۵۹۵	۲۹۱	

تختہ ضمیمہ نشان (۲) تعداد باشندگان قصبات فی ہزار نفوس جملہ آبادی بلحاظ مذاہب

خطہ قدرتی و ضلع	تعداد فی ہزار باشندگان قصبات					
	جملہ آبادی	ہندو	مسلمان	عیسائی	جینی	پارسی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
ممالک محروسہ سرکار عالی	۹۵	۶۸	۳۱۱	۳۲۳	۲۶۰	۸۰۱
تلنگانہ	۱۰۴	۷۴	۴۰۸	۳۴۸	۶۸۹	۸۲۸
بلدہ حیدرآباد	۱،۰۰۰	۱،۰۰۰	۱،۰۰۰	۱،۰۰۰	۱،۰۰۰	۱،۰۰۰
اطراف بلدہ	۱۳	۸	۵۵	۔	۸۲	۔
ورنگل	۸۸	۸۴	۲۷۸	۱۱۲	۱۰۱	۲۰۸
کریم نگر	۳۰	۳۳	۱۵۹	۳۱۹	۰	۰
عادل آباد	۳۴	۳۱	۱۴۷	۸	۴	۱۰۰۰
میدک	۵۵	۴۶	۱۲۸	۱۶۴	۷۶۸	۲۰۰
نظام آباد	۶۶	۵۳	۲۲۸	۵۱	۱۷۳	۷۱۴
محبوب نگر	۳۶	۲۷	۱۳۵	۲۸۵	۳۷۵	۲۸۵
نلگنڈہ	۱۳	۱۱	۸۹	۲۵	۰	۶۰۰
مرہٹواڑی	۸۵	۶۳	۲۳۵	۲۲۲	۲۱۲	۶۹۷
اورنگ آباد	۱۰۲	۷۳	۲۰۳	۳۰۴	۱۲۰	۷۶۹
بیڑ	۷۶	۵۱	۲۳۱	۴۹۱	۲۳۵	۲۰۰
ناندیڑ	۸۲	۶۰	۲۴۴	۴۸۱	۲۱۵	۷۲۵
پربھنی	۸۶	۶۶	۲۰۲	۲۶۶	۱۷۵	۵۵۰
گلبرگہ شریف	۱۰۴	۷۳	۲۶۲	۲۵۴	۴۸۰	۹۴۸
عثمان آباد	۹۹	۷۴	۱۰۵	۳۷	۱۹۲	۔
رائچور	۸۳	۶۵	۲۴۳	۱۸۶	۳۰۴	۱۰۰۰
بیدر	۵۲	۳۴	۱۴۷	۷۰	۱۸۶	۰

تختہ ضمیمہ نشان (۳) درجہ بندی قصبات بلحاظ آبادی

درجہ قصبہ	تعداد قصبات ۱۹۲۱ء	[illegible]	[illegible]	فیصدی اضافہ آبادی قصبات بلحاظ درجہ بندی در مردم شماری ہا				فیصدی اضافہ آبادی قصبات درجہ بندی شدہ ۱۸۸۱ء تا ۱۹۲۱ء		[illegible]
				۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	(الف) قصبات درجہ بندی شدہ در سنہ ۱۸۸۱ء	(ب) میزان ہر درجہ در سنہ ۱۹۲۱ء بمقابلہ میزان مماثلہ در سنہ ۱۸۸۱ء	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
جملہ	۸۹	۱۰۰	۹۵۵	-۶٫۸	+۹٫۹	+۲٫۲	+۱۱٫۵	+۲۵٫۷	+۳۵٫۵	
۱۰۰،۰۰۰ و زائد	۱	۳۴٫۰	۹۳۶	-۱۹٫۳	+۱۱٫۶	+۸٫۰	+۱۳٫۰	+۳۶٫۳	+۱۰٫۰	
۵۰،۰۰۰ تا ۱۰۰،۰۰۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	
۲۰،۰۰۰ تا ۵۰،۰۰۰	۶	۱۴٫۰	۸۹۲	+۷٫۲	+۲٫۶	-۱٫۰	+۱۷٫۰	+۲۶٫۹	+۲۱۰٫۰	
۱۰،۰۰۰ تا ۲۰،۰۰۰	۱۶	۱۷٫۴	۹۵۴	-۶٫۰	+۱۲٫۳	-۴٫۹	+۹٫۳	+۱۱٫۴	+۲۳٫۱	
۵،۰۰۰ تا ۱۰،۰۰۰	۵۱	۲۹٫۹	۱،۰۰۲	-۶٫۵	+۸٫۷	+۰٫۴	+۱۰٫۲	+۱۶٫۹	+۳۰٫۸	
اندرون ۵،۰۰۰	۱۵	۹٫۴	۹۹۴	-۱۰٫۸	۰	۰	۰	۰	+۲۳۶٫۸	

تختہ ضمیمہ نشان (۴) تفاوت آبادی بلدہ حیدرآباد۔

بلدہ	آبادی ۱۹۲۱ء	تعداد نفوس فی مکان	تعداد اناث فی ہزار ذکور	تناسب متولدین اجنبیہ فی ہزار نفوس آبادی	فیصدی تناسب تفاوت				
					۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	فیصدی تفاوت ۱۸۸۱ء تا ۱۹۲۱ء
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
بلدہ حیدرآباد	۴،۰۴،۱۸۷	۷۹،۲۵	۹۳۶	۲۷٫۵	۱۹٫۶۲-	۱۱٫۶۶+	۸٫۱۱+	۱۳٫۰۴+	۱۰٫۰۴+
(۱) صفائی بلدہ	۱،۴۴،۱۴۵	۱۲،۵۷۸	۹۹۵	۰	۳۰٫۷۵-	۷٫۹۶+			
اندرون	۹۰،۵۳۱	۴۵۲۶۵	۹۹۱	۰	۳۱٫۰۶-	۲٫۷۵+			
حلقہ نمبر (۱)	۱۷،۵۰۸	۴۵۷۱۰	۱،۰۴۹	۰	۲۵٫۷۹-	۱۰٫۷۸+			
حلقہ نمبر (۲)	۲۲،۰۶۴	۴۳،۲۰	۱،۰۱۷	۰	۳۰٫۱۰-	۹٫۷۵+			
حلقہ نمبر (۳)	۲۳،۵۴	۳۲۸۵۰	۹۰۴	۰	۳۸٫۷۴-	۱۶٫۶۶+			
حلقہ نمبر (۴)	۲۰،۱۵	۷۴،۸۰	۹۸۸	۰	۲۱٫۷۵-	۲۲٫۱۶-			
بیرون	۵۳،۶۱۴	۵۶۶۰	۱،۰۰۱	۰	۲۹٫۷۶-	۱۷٫۱۶+			
حلقہ نمبر (۵)	۲۷،۶۴۸	۱۲۷۴۱	۹۹۰	۰	۲۴٫۶۷-	۱۱٫۷۶+			
حلقہ نمبر (۶)	۱۷،۰۹۲	۳۶۹۹	۱،۰۱۹	۰	۲۱٫۹۲-	۱۰٫۷۶+			
حلقہ نمبر (۷)	۸۱۷۰	۳۱۹۴	۱،۰۰۰	۰	۴۲٫۷۰-	۵۶٫۱۱+			
(۲) صفائی چادرگھاٹ	۱،۳۰،۰۶۳	۵۹۶۱	۹۲۹	۰	۷٫۷۵-	۱۳٫۷۵+			
حلقہ الف (۸)	۲۲۵۲۸	۵۳۷۶	۹۷۰	۰	۹٫۷۵-	۱۹٫۱۸+			
حلقہ ب (۹)	۲۷،۱۲۳	۴۴۱۰	۹۰۷	۰	۲۹٫۱۷-	۴۰٫۱۲+			
حلقہ ج (۱۰)	۲۵،۵۲۹	۵۰۰۲۰	۹۲۰	۰	۱۸٫۶۱-	۱۲٫۷۷+			
حلقہ د (۱۱)	۲۱،۴۶۸	۳۶۳۸۶	۹۸۴	۰	۱۲٫۶۹-	۰٫۶۹+			
حلقہ ہ (۱۲)	۱۶،۴۳۷	۴۱۰۹	۱،۰۲۵	۰	۱۸٫۶۴-	۲۶٫۶۲+			
حلقہ و (۱۳)	۱۶۹۷۸	۱۴۳۲۴	۸۷۰	۰	۰	۰			
افواج	۱۹،۲۸۵	۳۵۲۶	۸۴۷	۰	۱۴٫۷۵-	۳۰٫۱۱+			
(۳) رزیڈنسی بازارات	۱۵،۵۴۳	۲۹،۱۶	۸۸۹	۰	۱۳٫۷۵-	۶٫۶۳+	۱۴٫۶۹+	۰	۱۵٫۱۸+
(۴) سکندرآباد بشمول بلارم	۹۵،۱۵۱	۵،۵۴۱	۸۶۸	۰	۱۶٫۶۱-	۳٫۶۳+	۳٫۶۹+	-	۴٫۱۱+

توضیح۔ "متولدین اجنبیہ" مندرجہ خانہ (۵) سے وہ اشخاص مراد ہیں جنکی ولادت حدود بلدہ سے باہر ہوئی ہے۔

باب سوم

مقام ولادت

۶۶۔ اعداد و شمار۔ اعداد مقام ولادت امپیریل ٹیبل نمبر (۱۱) میں ظاہر کئے گئے ہیں اور باب ہذا کے ملحقہ چار تنخیجات ضمیمہ میں انہیں کا بالاجمال ذکر کیا گیا ہے جس سے عنوانات ذیل کے متعلق تفصیلی اعداد معلوم ہونگے۔

(۱) آکر بسنے والے (حقیقی اعداد)

(۲) تارکین وطن (حقیقی اعداد)

(۳) نقل وطن درمیان خطہ ہائے قدرتی (حقیقی اعداد) بمقابلہ اعداد ۱۱۹۱ء۔

(۴) نقل وطن درمیان ملک سرکارعالی و دیگر حصص ہند۔

مقام ولادت کے متعلقہ اعداد و شمار کی اہمیت اسوقت ظاہر ہوگی جب ہم اس امر پر غور کریں کہ انہیں سکے ذریعہ سے ہر ایک مقامی رقبہ کے جملہ آبادی کے تفاوتوں کا مسئلہ حل کیا جاسکتا ہے اور قدرتی آبادی کے تناسب جنسی کو معلوم کیا جاسکتا ہے اور ملک کے مختلف حصوں میں نقل و حرکت کے رخ اور اسمیں کمی و زیادتی کے اعتبار سے اقتصادی حالات کے اثرات کا پتہ چلایا جاسکتا ہے۔ علاوہ بریں اگر عمر کے اعداد و شمار مقام پیدائش کے اعداد و شمار کے ساتھ متحد کہلائے جائیں تو آبادی کی تقسیم عمری پر نقل وطن کا اثر معلوم ہوسکتا ہے۔

۶۷۔ گوشوارہ اعداد و شمار۔ ملک سرکارعالی کی کل آبادی کے منجملہ صرف (۱۸۱،۲۰۲) نفوس یا فیصد (۶ر۱) نے اپنے پیدائش کے ایسے مقامات ظاہر کئے ہیں جو حدود سرکارعالی سے باہر واقع ہیں۔ منجملہ ان اشخاص کے کہ جن کا شمار ہندوستان کے دوسرے حصوں میں یا بیرون ہند کیا گیا (۳۱ ۲،۶۵ ۲،) یا موجودہ آبادی کے فیصد (۹ ر ۲) نفوس نے کسی نہ کسی مقام موتوعہ

ممالک محروسہ سرکار عالی کو اپنا وطن ظاہر کیا ہے۔ اس ضمن میں اس کا اظہار ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بعض اشخاص کی عادت ہوتی ہے کہ اپنے وطن کو جہاں اونکے آبا و اجداد رہتے ہوں یا رہ چکے ہوں اپنا مقام ولادت ظاہر کرتے ہیں پس ”مقام ولادت“ کے عنوان کے تحت بعض اندراجات کی غلطی کے امکان کا لحاظ ہونا چاہئے۔ ”ضلع پیدائش اگر ضلع رہائش سے قدرتاً نہایت مختلف ہو تو سمجھا جاتا ہے کہ ایک ایسی قومیت پیدا کردیتا ہے جس کے ترک کرنے پر کوئی شخص اپنی ذات یا اپنی اولاد کیلئے آمادہ نہیں ہوتا“ پس جو لوگ حیدرآباد سے ترک وطن کرچکے ہیں اُن میں اُس کا زیادہ رجحان ہے کہ اپنی اولاد کا مقام پیدائش حیدرآباد ظاہر کریں اگرچیکہ فی الحقیقت ملک سرکار عالی کے اندر نہ پیدا ہوئے ہوں بلکہ ایسے مقامات میں ولادت پائے ہوں جہاں اونکے والدین نے سکونت اختیار کرلی ہو۔ برخلاف اس کے بیرون حیدرآباد سے آکر بسنے والے اکثر حیدرآباد کو اپنا مقام ولادت لکھوادیتے ہیں بدین وجہ کہ ملازمت سرکاری میں حیدرآبادیوں کو ترجیح دیجاتی ہے۔

کل آبادی ملک کے منجملہ کم از کم فیصد ۹۴ر۳ نفوس ایسے ہیں جو اوسی ضلع میں پیدا ہوئے ہیں جس میں اونکا شمار ہوا ہے۔ بقیہ جو ضلع شمار میں نہیں پیدا ہوئے اونکے منجملہ فیصد ۲ر۲ ایسے ہیں جو اضلاع متصلہ میں پیدا ہوئے اور فیصد ۱ر۸ ایسے ہیں جو اسی ملک کے دوسرے حصونمیں پیدا ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کے منجملہ جو ملک سرکار عالی کے باشندے نہیں ہیں فیصد ۱ر۴ دوسرے صوبجات ہند متصلہ ملک سرکار عالی میں پیدا ہوئے ہیں اور فیصد (۰ر۲) ایسے ہیں جو ملک سرکار عالی سے بعید صوبجات ہند میں پیدا ہوئے ہیں۔ اور ایسے لوگ جنکی ولادت بیرون ہند ہوئی ہے وہ ملک سرکار عالی کی جملہ آبادی کے (۱۰٫۰۰۰) میں (۵) سے بھی کم ہیں۔ ضلع شمار کی پیدا شدہ آبادی اور آکر بسنے والی آبادی کا فیصد تناسب تختہ مندرجہ حاشیہ سے واضح ہوگا۔ باغرض تقابل متصلہ صوبجات ہند کے مماثلہ اعداد بھی جہاں تک ہمدست ہوسکے درج کردئے گئے ہیں۔ ان اعداد سے ثابت ہوتا ہے کہ باشندگان ملک سرکار عالی کسقدر کم ترک وطن کیا کرتے ہیں۔ بقیہ ہندوستان کی بھی یہی حالت ہے۔ ہندوستان سے ترک وطن کرنے والوںکی تعداد جو نہایت ہی کم ہوتی ہے اُس کے متعلق گزشتہ مردم شماریوں میں تنقید ہوچکی ہے اور اُس کے جو اسباب رپورٹ مردم شماری ہند

صوبہ	فیصد تناسب آبادی	
	پیدا شدہ صوبہ شمار	واردین ملک
بمبئی	۹۵ر۱	۳ر۹
مدراس	۹۹ر۵	۰ر۵
حیدرآباد	۹۸ر۴	۱ر۶

بابتہ ۱۹۱۱ء میں بیان کئے گئے ہیں وہ علی حالہ قایم ہیں اور بالکلیہ اس ریاست ابد مدت پر بھی صادق آتے ہیں چنانچہ رپورٹ مردم شماری ہند بابتہ ۱۹۱۱ء میں ذکر کیا گیا ہے کہ "ترک وطن کے متعلق پہلی بات جو کھٹکتی ہے وہ اوسکی نسبتاً کمی مقدار ہے۔ ہندوستان کی کل آبادی کے منجملہ صرف دو کروڑ بہتر لاکھ نفوس یا فیصد ۲۰۸ کے سوا بقیہ کل کے کل انہیں اضلاع میں پیدا ہوئے ہیں جہاں کہ وہ بوقت مردم شماری سکونت پذیر تھے۔ باشندگان ہند اپنے آبائی وطن کو چھوڑنے سے جو اعراض کرتے ہیں اُس کے دو اہم وجوہ ہیں ایک معاشرتی۔ دوسرا اقتصادی۔ معاشرتی سبب جو خاص کر ہنود پر موثر ہوتا ہے وہ اُنکی ذات کا انتظام ہے جو قیود اس نظام سے عائد ہوتے ہیں ایک انسان کی زندگی کو جبکہ وہ اپنے معاشرتی حلقہ کے اراکین سے جدا ہو جائے نہایت تکلیف دہ بنا دیتے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ وہ اپنے حدود سے باہر شادی کرنے ہی کے قابل نہیں رہتا بلکہ دوسری جماعتوں کے اراکین کے ساتھ خورد و نوش بھی نہیں کرسکتا۔ اُس کو اکثر ایسے آدمی کے دستیاب ہونے میں دقت ہوتی ہے جو اُس کا کھانا پکا سکے اور اگر وہ مرجائے تو کوئی کریا کرم (تجہیز و تکفین) کرنے والا بھی نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔ اگر کوئی آدمی ایک عرصہ تک گھر سے دور رہے تو وہ واپسی پر اکثر بے اعتمادی کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے اور اس پر شبہ کیا جانے لگتا ہے کہ اُس نے ذات پات کے قواعد کی خلاف ورزی کی ہوگی۔ اُسکے لئے اپنی قدیم حیثیت کا حاصل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ جو تعزیرین سمندپار کے سفر سے عائد ہوتی ہیں کجوبی معلوم ہیں۔ ترک وطن کا اقتصادی مانع یہ امر ہے کہ باشندگان ہند اپنے بسر بردگے لئے ایک ہی پیشہ یعنی زراعت کے تابع ہیں۔ جب کبھی کسی تغیر کے باعث جیسے کہ ذرائع آبپاشی کی وجہ سے وہ اراضی جو پہلے ناقابل کاشت تھی اب اگر قابل زراعت ہو جاتی ہے تو اُس کی طرف عام نقل و حرکت ہونے لگتی ہے۔ لیکن بالعموم ایسا کوئی کافی محرک نہیں ہے جو کسی شخص کو اپنا گھر چھوڑکر دوسری جگہ اراضی لینے کے لئے آمادہ کرسکے"

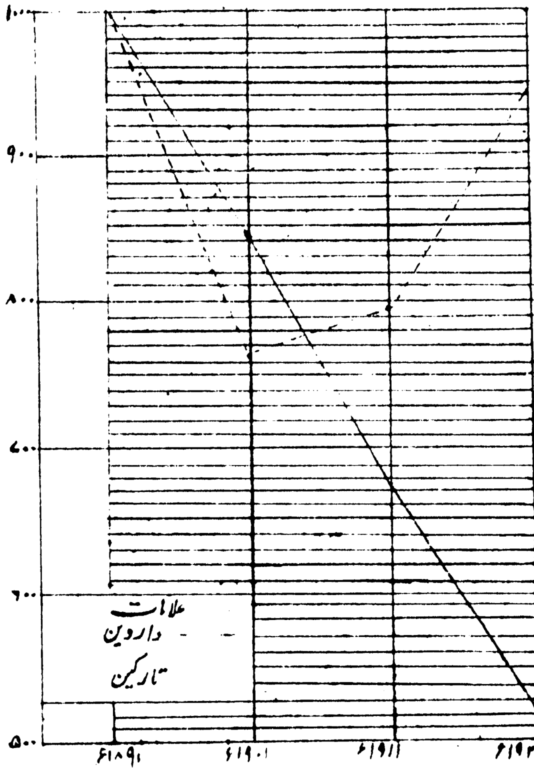
۶۸۔ آکر بسنے والون اور تارکین وطن کی تعداد۔ آکر بسنے والوں اور تارکین وطن کی جو تعداد سابقہ تین مردم شماریوں کے موقعوں پر رہی ہے وہ بمقابلہ اعداد ۱۹۲۱ء تختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوگی۔ اس ضمن میں یہ ذکر مناسب ہے کہ ۱۸۹۱ء اور ۱۹۰۱ء کے اعداد تارکین وطن میں وہ لوگ

سال	آکر بسنے والے	ترک وطن کرنے والے
۱۸۹۱ء	۲،۸۵،۱۷۳	۳،۸۶،۰۹۵
۱۹۰۱ء	۳،۲۵،۱۹۷	۲،۹۶،۲۹۱
۱۹۱۱ء	۲،۶۰،۷۱۳	۳،۰۶،۹۹۳
۱۹۲۱ء	۲،۰۲،۷۸۱	۳،۶۵،۲۳۱

داخل نہیں ہیں جو ممالک بیرون ہند کو چلے گئے تھے۔ جو تفاوت ان اعداد میں پیدا ہوا ہے اس کا بالوضاحت اظہار نقشہ ترسیمی مندرجہ حاشیہ میں کیا گیا ہے۔ آیں باغراض تناسب ۱۸۹۱ئہ کے اعداد کو ... ۱ فرض کیا گیا ہے۔

تفاوت تعداد واردین وتارکین بہ تعزیض

اعداد ۱۸۹۱ئہ مساوی ایک ہزار



اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس حال میں کہ واردین کا سیلاب ہر ایک دہ سالہ مدت میں کم ہوتا آرہا ہے تارکین وطن کی تعداد ۱۸۹۱ئہ سے برابر بڑھتی رہی ہے اس متضاد تموج نے ملک کو ۱۹۲۱ئہ میں بقدر ۱۶۲۴۵۰ نفوس کے مفلس کردیا۔ آکر بسنے والوں کی کمی اور ترک وطن کرنے والوں کی بیشی دونوں ایک ہی طرح کے اسباب سے منسوب کئے جاسکتے ہیں۔ مغربی اور وسطی ہند کے تجارتی اور صنعتی وسیع ترقیاں اون ممالک کے مزدوروں کی غالب تعداد کو اپنے جانب راغب کرلیتی ہیں اور ایسے مزدوروں کی تعداد کو رفتہ رفتہ گھٹا دیتی ہیں جنہیں دوسرے مقامات پر جاکر تلاش معیشت کی ضرورت ہو۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ ممالک محروسہ سرکار عالی کے مزدور پیشہ لوگوں پر ایک قوی اثر ڈالتی ہیں اور انکی رو کو اپنی طرف مائل کرلیتی ہیں۔ ملک سرکار عالی میں بارش کی منتشر حالت اور اجناس غلہ کی گرانی سے بھی جو اس دہ سالہ دوران میں مستولی رہی اس سیلاب کو اور بھی تقویت پہونچی ہوگی۔ یہاں یہ امر لائق ذکر ہے کہ ملک سرکار عالی اور متصلہ صوبجات کے درمیان ترک وطن حسب معمول زیادہ رہا اور ملک سرکار عالی اور غیر متصلہ حصص ہند میں بہت کم اور ملک سرکار عالی اور ممالک اجنبیہ کے درمیان نہایت ہی کم رہا ہے

۶۹۔ **نوعیت ہائے نقل وطن**۔ عام طور پر نقل وطن کی پانچ مختلف نوعیتیں ہیں اور انکی صراحت حسب ذیل ہو سکتی ہے۔

(۱) **اتفاقی یا وہ خفیف نقل وحرکت جو ملحقہ مواضعات کے درمیان ہو۔** اس قسم کی نقل وحرکتوں کو جو اتفاقی سے تعبیر کیا گیا ہے اس کی یہ وجہ نہیں ہے کہ وہ کم مدت کے لئے یا گاہے ماہے ہوتی ہیں (کیونکہ اکثر انکی نوعیت مستقل ہوتی ہے) بلکہ یہ وجہ ہے کہ تھوڑی سی مسافت پر نقل سکونت کرنا مسلمہ مفہوم کے اعتبار سے ترک وطن نہیں کہا جاتا۔ اس طرح کی نقل وحرکت بالعموم ملک بھر میں ہوتی رہتی ہے اور مردم شماری کے اعداد میں انکا لحاظ اسی وقت کیا جاتا ہے جبکہ مواضعات مابہ البحث حدود ضلع کے بالمقابل واقع ہوں۔

اس نوعیت کی نقل وحرکت اکثر ہنود میں دوسرے گاؤں میں شادی کرنیکی عام عادت کی بنا پر واقع ہوتی ہے نیز اس امر واقعہ سے بھی کہ نوجوان بیاہی عورتیں اپنی پہلی زچگی کیلئے اکثر میکہ جایا کرتی ہیں جیسا کہ رپورٹ مردم شماری ہند بابتہ ۱۹۱۱ء میں بیان کیا گیا ہے۔

”اپنے گاؤں سے باہر شادی کرنے کا طریقہ بہت سے اسباب پر مبنی ہے۔ ایک ہی قبیلہ کے دو اشخاص میں یا بعض قسم کے رشتوں میں شادی ممنوع ہے اور ایک ہی موضع کے رہنے والوں کو اس کا شبہہ رہتا ہے کہ اونمیں باہم کوئی نہ کوئی رشتہ داری ضرور ہوگی اگرچیکہ اس کا قطعی علم نہ ہو۔ اکثر یہ نامناسب خیال کیا جاتا ہے کہ ہمسایہ خاندان سے دلہن بیاہی جائے کیونکہ اس کا اندیشہ رہتا ہے کہ وہ راز ہائے خاندانی کو افشا کردیگی اور جب کبھی اس کے اور اس کے خاوند کے یا اس کے عزیزوں کے درمیان اختلاف رائے پیدا ہو تو اپنے والدین کی مداخلت چاہیگی“

(۲) **عارضی نقل وطن** یعنے وہ سفر جو کاروبار و تیرتھ وغیرہ کی غرض سے اور زیر تعمیر جدید سڑکوں و ریلوں کی مزدوری کے لئے کیا جاتا ہے۔ عارضی ترک وطن کا ایک موثر باعث قحط ہوتا ہے۔

(۳) **دوری نقل وطن** جیسے کہ زمانہ درو میں سالانہ نقل مقام جو مختلف قطعات اور مختلف موسموں میں ہوتا ہے۔ مزدوروں کا نقل وطن متصلہ دیہات سے ایسے قصبات کی طرف جن میں روئی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کے کارخانہ ہیں اور جو موسم پر چالو رہتے ہیں اسی نوعیت کے تحت آتا ہے

(۴) **نیم مستقل نقل وطن** جبکہ ایک مقام کے باشندے دوسرے مقام پر باغراض معیشت رہتے ہیں لیکن اپنے وطن کے ساتھ جہاں وہ اپنے خاندان کو چھوڑ دیتے ہیں تعلقات قائم رکھتے اور کم بیش

مقررہ وقفوں پر آتے جاتے رہتے ہیں اور ضعیف العمری میں بالکلیہ واپس چلے جاتے ہیں۔ مارواڑی ساہوکار اور روپیہ کا لین دین کرنے والے بطور مثال پیش کئے جا سکتے ہیں جو ملک سرکار عالی کے دور دراز گوشوں میں کاروبار کرتے ہیں اور ضعیف العمری کے زمانہ میں اپنے دیس کو راجپوتانہ میں واپس ہو جاتے ہیں۔

(۵) **مستقل یا دوامی نقل وطن** جو بالعموم ایسی صورتوں میں ہوتا ہے جبکہ ذرائع آبپاشی اور حمل و نقل کی ترقی کے باعث نئے اراضیات زیر قبضہ آتے ہوں مثلاً عادل آباد جیسے کم آباد ضلع میں اراضی قابل کاشت کی مستقل زیادتی دوسرے مقامات کے باشندوں کو وہاں جاکر مستقل طور پر بود و باش اختیار کرنے کے لئے مائل کر لیتی ہے۔

گو کہ مردم شماری کے اعداد و شمار مختلف اقسام مصرحہ بالا کے تحت نقل وطن کی درجہ بندی نہیں کرتے لیکن تارکین وطن کے تناسب جنسی کے لحاظ سے نقل وطن کی نوعیت کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ نقل وطن کی اتفاقی نوعیت میں عموماً اناث کی تعداد کا غلبہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ ازیں قبل بیان کی جا چکی ہے۔ ہنگامی اور نیم مستقل نقل وطن کی صورت تو نہیں تارکین وطن کا کثیر حصہ ذکور میں سے ہوتا ہے کیونکہ عورتیں وطن میں چھوڑ دی جاتی ہیں اور مرد اپنی آمدنی میں اضافہ کرنے کے لئے ہنگامی طور پر نقل مقام کر لیتے ہیں۔ مستقل نقل وطن کی صورت میں جنسوں کا تناسب معمولی ہوتا ہے۔ ان کل اقسام نقل وطن کی مثالیں ایک حد تک ملک سرکار عالی میں مل سکتی ہیں۔ باب ہذا کے آخر میں جو تختہ ضمیمہ نشان ([illegible]) ملحق ہے اس سے واضح ہوگا کہ خطہ مرہٹواڑی میں متصلہ صوبجات ہند سے آکر بسنے والوں میں عورتوں کی تعداد کا غلبہ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ نقل وطن اتفاقی صورت کا ہے۔ اس کے برخلاف تلنگانہ میں آکر بسنے والوں کی تعداد میں مردوں کی زیادتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نقل وطن کی صورت عارضی یا ہنگامی نوعیت رکھتی ہے۔ اور جن اضلاع میں اراضی قابل زراعت کا تناسب ترقی پذیر ہے وہاں آبادی کا سیلاب یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس نقل وطن کی صورت نیم مستقل یا مستقل نوعیت رکھتی ہے۔ بلدہ حیدرآباد میں ہر نوعیت کے آکر بسنے والے پائے جاتے ہیں جو عارضی یا دوامی طور پر تجارت یا خانگی و سرکاری ملازمت کی غرض سے بود و باش رکھتے ہیں۔

(۶) **خارجی نقل وطن**۔ ملک سرکار عالی و دیگر صوبجات ہند کے درمیان اور ملک سرکار عالی و ممالک بیرون ہند کے درمیان نقل وطن کے اعداد و شمار کا علحدہ علحدہ بیان موجب سہولت ہوگا۔

پہلے ممالک بیرون ہند سے ابتدا کیجائے تو تختۂ ضمیمہ نشان (۲) ملحقہ باب ہذا سے معلوم ہوگا کہ ملک سرکار عالی سے ایسے دور دراز ممالک میں جاکر بسنے والوں کی تعداد بہت قلیل ہے۔ اگرچیکہ سنہ ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں ایسے تارکین وطن کی تعداد دونی سے بھی زیادہ ہوگئی ہے لیکن پھر بھی وہ بہت کم ہے یعنے صرف (۲۳۴) یہ تعداد ان طلباء کی تعداد کے علاوہ ہے جو خواہ سرکار کی فیاضی سے یا انکے اونکے والدین کے ایثار سے سلطنت متحدہ برطانیہ۔ امریکہ یا جاپان کو باغراض تعلیم جاسکے اور بوقت مردم شماری وہاں مقیم رہے ہونگے اور اسمیں اون متوطن حیدرآبادی مسلمانوں کی تعداد بھی شامل نہیں ہے جو ارض مقدس حجاز کو بغرض حج اور مقامات مقدسہ عراق کو بغرض زیارت گئے اور وہیں مستقل طور پر بس گئے۔ ان سب کا حال معلوم ہونے کے بعد بھی ایسے باشندگان ملک کی تعداد جو ممالک اجنبیہ میں سکونت پذیر ہوگئے ہیں مسلمہ طور پر بہت قلیل ہے۔ اور اوسکا سبب معلوم کرنیکے لئے زیادہ فکر و غور کی ضرورت نہیں یہ سلطنت ہند کے دوسرے حصوں کے باشندوں کی طرح حیدرآباد کے باشندے بھی اپنے وطن سے مالوف ہیں۔ اور جب تک کہ قوی وجہ تحریص نہو اپنے آبائی وطن کو چھوڑکر دور دراز مقامات کو جانیکی جرأت نہیں کرتے۔ عام ہندیوں کے متعلق جو کچھ کہا جائے وہی حیدرآبادیوں پر بھی پوری طرح صادق آتا ہے۔ ناظم مردم شماری ٹراونکور نے سنہ ۱۹۱۱ء کی رپورٹ میں لکھا ہے کہ "یوروپین ممالک میں نقل وطن کے میلان کو ترقی دینے میں نوآبادیات کا ایک اہم عنصر ہے۔ ہندوستان میں صرف یہی نہیں کہ باہر جانیکی ضرورت اور منفعت کا احساس بھی نہیں ہے بلکہ نقل وطن کرنے اور جا بسنے کی سہولتیں بھی مطلوبہ پیمانہ پر موجود نہیں ہیں۔ مکان و زمان کو محدود اور مقید کرنے کے قدیم فطرتی قانون پر کم و بیش عمل پیرا معلوم ہوتے ہیں جسکی وجہ سے قناعت پسند ہندی اپنی مقررہ اراضی اور محنت پر جیسے بھی وہ ہوں قانع رہتے ہیں۔ ملک خدا تنگ نیست پائے مالنگ نیست کا سالک مسلمہ نہیں ہے" خواہ کچھ بھی ہو کم سے کم دو حیدرآبادی مردوں نے اتنی جرأت کی ہے کہ کینیا تک سفر کیا ہے۔ رڈیشیا اور جزائر جلبرٹ کو ایک ایک آدمی گیا ہے اور سب صراحت تختۂ حاشیہ (۲۳۴) ذکور اور (۵۹) اناث دوسرے ممالک میں جا بسے ہیں۔

ممالک ایشیائی کو نقل وطن کرنے والے

ملک	ذکور	اناث
جملہ	۲۳۴	۵۹
اسٹریٹ سٹلمنٹس	۳۰	۱
متحدہ ریاست ہائے ملایا	۲۰	۷
غیر متحدہ ریاست ہائے ملایا	۱۷	۱۴
سیلون	۱۶۷	۳۷

بیرون ہند سے آکر بسنے والے	
جملہ	۵٫۱۵۴
عرب	۱٫۱۲۹
افغانستان	۱۲۵
سلطنت متحدہ برطانیہ	۳٫۳۹۵

ممالک بیرون ہند سے (جہاں سے بالعموم اجنبی عنصر آبادی آیا کرتا ہے) ملک سرکارعالی میں آکر بسنے والوں کی تعداد تختہ مندرجہ حاشیہ سے معلوم ہوگی۔ اس نوعیت کے آکر بسنے والوں کی تعداد کے منجلہ سلطنت متحدہ برطانیہ سے آنیوالونکی تعداد سب میں زیادہ ہے۔ اور اُن کا تناسب جملہ تعداد کے ساتھ فیصد ۶۰ ہوتا ہے۔ اس کے بعد سب سے بڑی تعداد عرب سے آتی ہے اس ملک سے آکر بسنے والے جملہ واردین کے مقابلہ میں فیصد ۲۹ ہوتے ہیں۔ افغانستان کا حصہ صرف ۱۲۵ نفوس کا ہے۔ ان ممالک سے واردین کی تعداد میں بمقابلہ اعداد ۱۹۱۱ئہ کمی آگئی ہے۔ ٹھیک ٹھیک بیان کیا جائے تو افغانیوں کی تعداد ۱۹۱۱ئہ کے (۴۶۸) سے گھٹکر ۱۹۲۱ئہ میں (۱۲۵) ہوگئی۔ عربوں کی تعداد (۲٫۸۶۴) سے تنزل کرکے (۱٫۱۲۹) پر آگئی ہے۔ اور مملکت متحدہ برطانیہ کے پیدا شدہ اشخاص کی تعداد (۳٫۰۹۰) کے مقابلہ میں فی الوقت (۳٫۳۹۵) ہوگئی ہے۔ اس تعداد کے منجلہ فیصد (۶۹) سے زائد عرب اور فیصد (۴۶) افغان بلدہ حیدرآباد میں بود وباش رکھتے ہیں ممالک محروسہ سرکارعالی یوروپین آبادی کا فیصد (۹۵) سے زیادہ حصہ سلطنت متحدہ برطانیہ کا پیدا شدہ ہے۔ اُن کے ذکور کی تعداد (۲٫۸۶۳) اور اناث کی (۵۳۲) ہے جنکے منجملہ (۲٫۷۷۳) ذکور اور (۴۴۶) اناث بلدہ حیدرآباد میں رہتے ہیں۔ بمقابلہ ۱۹۱۱ئہ کے تعداد ذکور میں (۵۸۱) کی کمی اور اناث میں (۴۰) کی زیادتی ہوئی ہے۔ اور یہ تغیرات زیادہ تر بلدہ ہی میں واقع ہوئے ہیں۔ ذکور کا ایک حصۂ کثیر برطانوی فوج کے سپاہی ہیں اور بقیہ مختلف پیشوں میں مصروف ہیں۔ ذکور کی تعداد میں کمی کا باعث وہ تغیرات ہیں جو بلارم اور ترملگیری کے انگریزی چھاؤنیوں (جو باغراض مردم شماری آبادی بلدہ میں شامل کرلئے گئے ہیں) کی آبادی میں واقع ہوئے ہیں۔

۱۷۔ ملک سرکارعالی اور دیگر صوبجات ہند کے درمیان نقل وطن۔

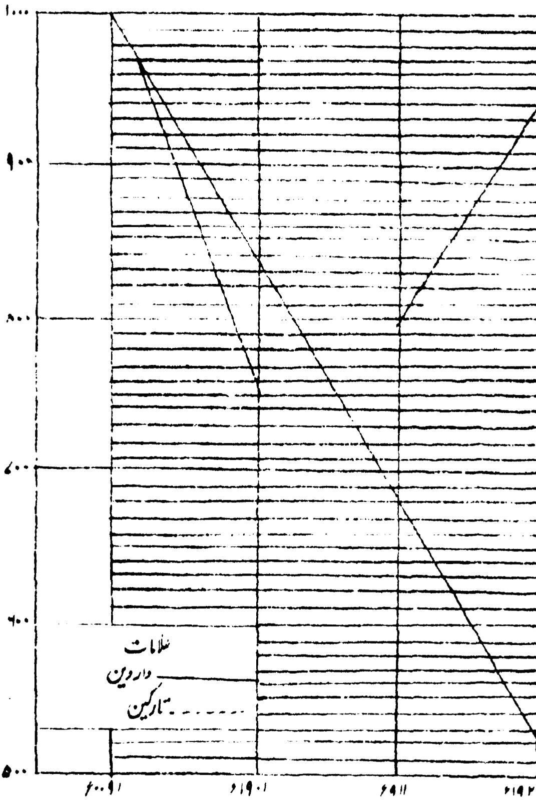
گزشتہ ۳۰ سال کے دوران میں ہر مردم شماری کی مدت پر ترک وطن کرنیوالے اور صوبہ جات ہند سے آکر بسنے والوں کی تعداد تختہ مندرجہ حاشیہ میں

سال	صوبجات ہند سے آکر بسنے والوں کی تعداد	صوبجات ہند میں ملک سرکارعالی سے جاکر بسنے والوں کی تعداد
سنہ ۱۸۹۱ء	۳۷۳۳۸۳	۳۸۶۰۹۵
سنہ ۱۹۰۱ء	۳،۱۲،۳۱۴	۲۹۶۲۹۱
سنہ ۱۹۱۱ء	۲،۵۳،۱۱۷	۳۰۶۸۴۷
سنہ ۱۹۲۱ء	۱،۹۷،۱۲۷	۳۶۴۵۹۰

درج کیگئی ہے۔ اور شکل حاشیہ میں ترسیمی طور پر ان ہی اعداد کے ہر دہ سالہ تفاوت کو ظاہر کیا گیا ہے اور باغراض تقابل سنہ ۱۸۹۱ء کے اعداد کو (۱۰۰۰) کے مساوی فرض کیا گیا ہے۔ اگر ان اعداد کا مقابلہ فقرہ (۶۸) کے مماثلہ اعداد تارکین وطن سے کیا جائے تو بہت کم تفاوت معلوم ہوتا ہے جس سے اس بیان کی تائید ہوتی ہے کہ ملک سرکارعالی اور ممالک اجنبیہ کے درمیان بہت کم نقل وطن ہوتا ہے۔ تختہ بالا سے صاف طور پر عیاں ہوتا ہے کہ صوبجات ہند سے آکر بسنے والوں کی تعداد جسطرح بتدریج گھٹ رہی ہے اسی طرح صوبجات ہند کو جانے والے تارکین وطن کا سیلاب بالاستیعاب ترقی پذیر ہے۔ اِن کیفیت کی ذمہ داری ملک کی گزشتہ دہ سالہ حالت پر عائد ہوتی ہے جو نہ صرف ترقی آبادی بلکہ ترقی صنعت و حرفت و تجارت کیلئے بھی مانع ہوئی اور واردین کیلئے فقدان ترغیب کا باعث ہوئی صوبجات مدراس بمبئی اور متوسط و برار کیجانب جو ملک سرکار عالی سے متصل ہیں توجہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان تینوں صوبوں کی آبادی کے منجملہ کم از کم (۱،۷۰،۲۷) نفوس

تفاوت اعداد نقل وطن درمیان صوبجات ہند و ممالک محروسہ سرکار عالی

بہ تفریض اعداد سنہ ۱۸۹۱ء مساوی ہزار



ملک سرکار عالی میں آئے ہیں۔ اس تعداد کا تناسب کل صوبجات ہند سے آکر بسنے والوں کی جملہ تعداد کے ساتھ فیصد (۸۶) سے ہوتا ہے۔ ان (۱،۷۰،۲۷) نفوس کے منجملہ (۴۹) فیصد سے زاید صوبہ مدراس سے (۳۶) فیصد بمبئی سے اور (۱۵) فیصد صوبہ متوسط و برار سے تعلق رکھتے ہیں ملک سرکار عالی سے صوبجات ہند کو نقل وطن کرنیوالوں کی تعداد (۳،۶۴،۳۴۱) ہے انکے منجملہ (۳،۳۸۰،۸۹) نفوس یا فیصد (۹۲) سے زاید متصلہ تینوں صوبجات میں جذب ہوجاتے ہیں جنمیں سے بمبئی فیصد (۶۱) صوبہ متوسط و برار فیصد (۲۷) اور مدراس فیصد (۱۲) اخذ کرلیتا ہے۔ اس تبدیل وطن کا نتیجہ یہ ہے کہ ملک سرکار عالی کو صوبہ مدراس سے (۴۳،۲۰۷) نفوس حاصل ہوتے ہیں مگر

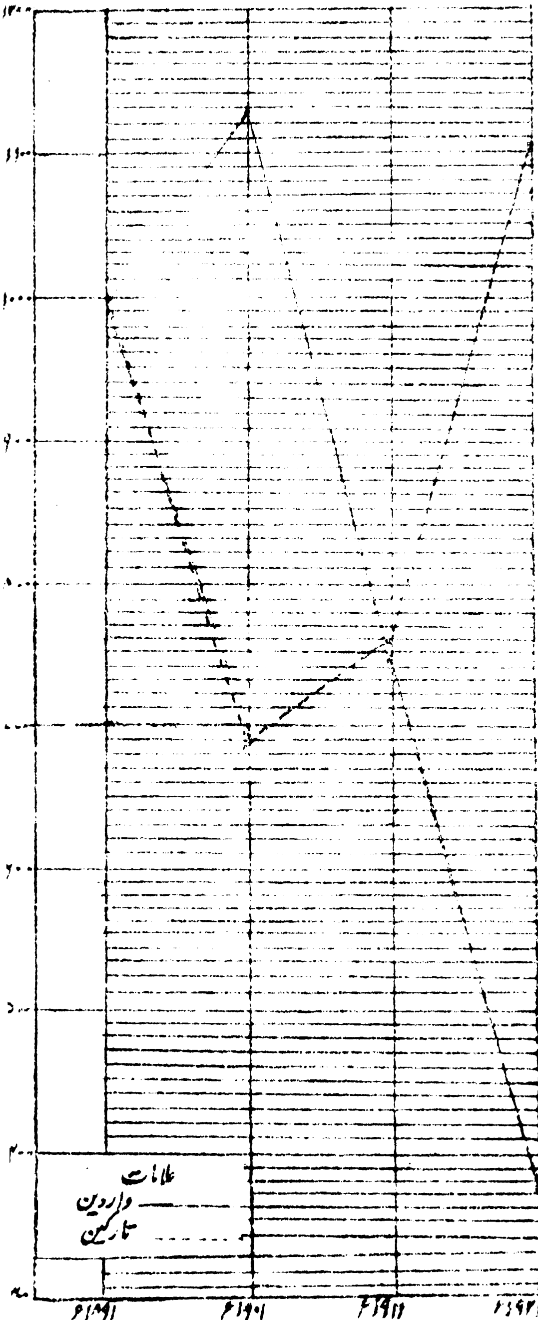
بعوض اُسکے یہاں سے (۴۷۶۳۴ا) بمبئی کو اور (۶۵۵۱۴) نفوس صوبہ متوسطہ و برار کو نکل جاتے ہیں۔

۲۔ نقل وطن درمیان ملک سرکار عالی و صوبہ بمبئی و صوبجات متصلہ سے ترک وطن کے حالات

اس کے لیے دیکھو بیان سے کہ جاتے ہیں۔ صوبہ بمبئی سے آکر بسنے والے اور ملک سرکار عالی

نقل وطن درمیان ملک سرکار عالی و صوبہ بمبئی		
سال	آکر بسنے والے	ترک وطن کرنے والے
۱۸۹۱ء	۱،۵۹،۷۲۸	۱،۸۶،۸۲۸
۱۹۰۱ء	۱،۹۴،۱۸۵	۱،۲۶،۲۶۹
۱۹۱۱ء	۱،۱۸،۸۳۰	۱،۳۰،۹۹۰
۱۹۲۱ء	۶۰،۴۶۸	۲،۰۶،۸۳۲

سے وہاں جاکر بسنے والوں کی تعداد جو گزشتہ تیس سال کے دوران میں رہی ہے وہ تحت مندرجہ حاشیہ سے معلوم ہوگی اور نقشہ ملحقہ سے ظاہر ہوگا کہ ہر دہ سالہ مدت میں ان اعداد میں کیا تغیرات ہوئے ہیں۔ سنہ ۱۸۹۱ء کے اعداد کو باغراض تقابل (۱۰۰۰) فرض کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جبکہ آکر بسنے والوں کی تعداد میں بجز ایک سال سنہ ۱۹۰۱ء کے جسمیں قحط کی وجہ تارکین وطن اور آکر بسنے والوں کی تعداد کو دستور بر عکس کر دیا تھا مسلسل کمی ہوتی رہی ہے تو ترک وطن کا سیلاب (جو بوجہ قحط سنہ ۱۹۰۱ء کسیقدر کچھ گھٹ گیا تھا) برابر ترقی کرتا چلا آیا ہے جسکا باعث بلا شبہ زیادہ مزدوری کی توقعات ہیں جو ملک سرکار عالی کے مزدور پیشہ طبقہ میں احاطہ بمبئی کی صنعتی اور



تجارتی ترقی نے پیدا کر دی ہے علاوہ برین گزشتہ دس سال کے عرصہ میں امساک باران اور امراض وبائی کی اشاعت کیوجہ سے پیدا شدہ ناموافق حالات نے ایک طرف متصل صوبجات کے باشندونکے جذبات نقل وطن کو سرد کر دیا تو دوسری طرف باشندگان ملک سرکارعالی کو قسمت آزمائی کیلئے باہر جانے پر آمادہ کیا غرض کہ اسطرح سے آکر بسنے والوں کی تعداد میں بہت کمی اور تارکین وطن کی تعداد میں بہت زیادتی ہوئی۔ شکل ترسیمی میں اندرونی و بیرونی متضاد سیلابون کے مدوجذر کو ظاہر کیا گیا ہے۔

صوبہ بمبئی سے آکر بسنے والوں کا ایک حصہ کثیر ملک سرکارعالی کے اون اضلاع میں پایا جاتا ہے جو اس صوبہ کے سرحد پر واقع ہیں چنانچہ ضلع اورنگ آباد میں (۵۵۳ر۵) بیڑ میں (۱۷۹ر۶) گلبرگہ میں (۴۰۷ر۴) عثمان آباد میں (۱۷۶۵۴) اور رائچور میں (۱۱۸۲۵) بمبئی والے ہیں۔ یہ تمام اضلاع ملک سرکارعالی کے خطہ مرہٹواڑی سے متعلق ہیں۔ چونکہ اس خطہ کے باشندے بمبئی کے جنوبی و شرقی حصوں کے باشندوں سے نسل اور زبان کے اعتبار سے زیادہ مماثلت رکھتے ہیں اس لئے بمبئی سے آکر بسنے والے ملک سرکارعالی کے دوسرے حصوں کے مقابلہ میں یہین پر زیادہ پائے جاتے ہیں۔ یہ اسباب اون عظیم سہولتوں کے ساتھ ملکر جو ضروریات زندگی کے حاصل کرنے میں موجود ہیں ملک سرکارعالی کے تارکین وطن کے ایک حصہ کثیر کو صوبہ بمبئی کی جانب مائل کرتے ہیں۔ اسطرح پر ملک سرکارعالی کے جملہ تارکین وطن کا فیصد (۵۷) سے زیادہ حصہ اس صوبہ کا رخ کرتا ہے اور اگر صرف اضلاع مرہٹواڑی سے اس صوبہ کو جانیوالے تارکین وطن کا لحاظ کیا جائے تو یہ تناسب اور بھی بڑھجاتا ہے۔ ان تارکین کے منجملہ فیصد (۷۹) سے زیادہ صوبہ بمبئی کے اون اضلاع میں پائے جاتے ہیں جو ملک سرکارعالی سے ملحق ہیں۔ شہر بمبئی میں (۱۹۶۰۲) حیدرآبادی اور متصلہ اضلاع کے اعداد حسب ذیل ہیں۔

احمدنگر (۲۳۸۲۰) شرقی خاندیس (۱۴۹۱۳)۔ ناسک (۹۷۳۱)۔ شولاپور (۶۰۳۰۲)۔ بیجاپور (۲۹۲۲۱) و دھارواڑ (۲۹۳۲۹)۔ معلوم ہوتا ہے کہ حیدرآبادی تارکین وطن کے لئے سب سے زیادہ دلکش شولاپور ہے۔ شہر شولاپور کے ہر (۱۰۰۰) نفوس میں (۲۴۹) حیدرآبادی ہیں۔ بمبئی سے آکر بسنے والوں کے درمیان جنس کا تناسب تختہ مندرجہ حاشیہ سے معلوم ہوگا۔ یہ تناسبات ظاہر کرتے ہیں کہ بلدہ حیدرآباد اور اضلاع اورنگ آباد و گلبرگہ شریف میں کوئی غیر اعتدالی نہیں ہے اور یہ وہ مقامات ہیں کہ جہاں کے شمار شدہ وارد ین خود وہ لوگ یا اونکی اولاد ہیں جو مستقل طور سے ان مقامات میں سکونت پذیر ہوگئے ہیں۔ اس کی تائید اس امر واقعہ سے بھی

مقامات جہاں وارد ین پائے جاتے ہیں	تعداد اناث بمقابلہ فیصد ذکور
ملک سرکارعالی	۱۶۶
بلدہ حیدرآباد	۸۵
اورنگ آباد	۹۷
بیڑ	۳۳۳
گلبرگہ شریف	۸۰
عثمان آباد	۲۷۴
رائچور	۴۸۹

ہوتی ہے کہ ان مقامات کا تناسب جنسی کم و بیش ملک سرکار عالی کے عام جنسی تناسب کے مطابق ہے
اس کے برخلاف اضلاع بیڑ۔ عثمان آباد و رائچور میں مردوں کے مقابلہ میں عورتوں کی تعداد کا غلبہ
(جو ہر دو جنس کے آکر بسنے والوں کی جملہ تعداد میں بمقابلہ ذکور کے اناث میں ایک معقول زیادتی کا باعث
ہے) محتاج تصریح معلوم ہوتا ہے۔

ہنود میں عاقدین بالعموم ایک ہی قوم ایک ہی ذات اور ایک ہی زبان بولنے والے ہوتے ہیں اگرچہ
بعض اعلیٰ ذاتوں میں زبان کا مسئلہ ناقابل ارتفاع مزاحمت نہیں ہے۔ جیسے کہ مثلاً ایک کنڑی بولنے والا
برہمن لڑکا ایک مرہٹی بولنے والی برہمن لڑکی سے یا اس کے برعکس باہم ازدواج میں منسلک ہوسکتے ہیں
لیکن تاہم ایک مشترکہ زبان بھی ایک ناگزیر شرط سمجھی جاتی ہے۔ اپنے گاؤں سے باہر شادی کرنے کے
طریقہ کا ذکر ازین قبل کیا جا چکا ہے۔ ایک ہندو اپنے موضع کے مقابلہ میں دوسرے موضع سے بیوی لانے
کو ترجیح دیگا۔ بیڑ و عثمان آباد خالص اضلاع مرہٹواڑی ہیں اور ادنمیں زیادہ تر مرہٹے ہی رہتے ہیں۔ یہ اضلاع
ایک جانب شولاپور و احمد نگر کے درمیان اور دوسرے جانب بیدر و پربھنی کے درمیان واقع ہیں۔
بیڑ و عثمان آباد کے مرہٹی بولنے والے باشندے بیدر کے کنڑی بولنے والے باشندوں کے مقابلہ میں پربھنی
جیسے مرہٹی بولنے والے ضلع کے باشندوں کے ساتھ ازدواجی تعلقات پیدا کرنا پسند کرینگے مگر ساتھ ہی ان
کے پربھنی کے بمقابلہ میں اُن کے یسار پر دو مرہٹی اضلاع شولاپور و احمد نگر موجود ہیں جہاں سے وہ اپنے
ازدواج کا انتخاب کر سکتے ہیں اور جہاں اپنی لڑکیوں کے لئے مناسب خاوند بہم پہونچانیکے لئے جا سکتے ہیں۔
اور نظرتاً قوی تر کشش ہی بازی لیجاتی ہے چنانچہ ہر دو اضلاع بمبئی کی لڑکیاں بمقابلہ پربھنی کی لڑکیوں کے
زیادہ تعداد میں بطور ازدواج کے بیڑ و عثمان آباد میں آتی ہیں اور بیڑ عثمان آباد کی لڑکیاں بمقابلہ پربھنی کے بمبئی
کیجانب زیادہ جاتی ہیں (جیسا کہ اعداد و شمار نقل وطن سے واضح ہوگا)۔ اسیطرح رائچور جو کنڑی ملک ہے
بہ نسبت اپنے ہمسایہ ضلع محبوب نگر کے جو ایک خالص ضلع تلنگانہ ہے۔ اضلاع کرناٹک۔ دھارواڑ۔ بیجاپور
کیجانب زیادہ مائل ہوتا ہے۔

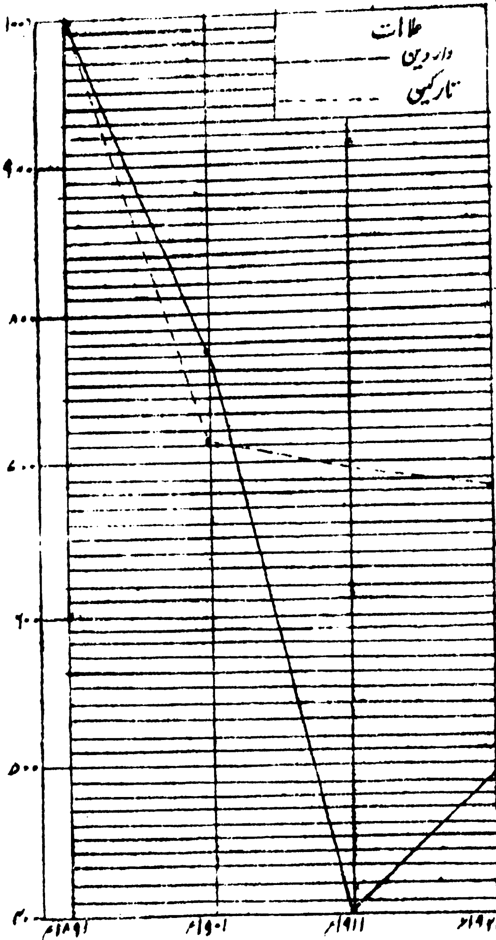
تارکین وطن میں تناسب جنسی	
ضلع	تعداد اناث بمقابلہ فیصد ذکور
شہر بمبئی	۵۴
احمد نگر	۱۵۹
مشرقی خاندیس	۱۰۳
ناسک	۱۰۸
شولاپور	۱۱۷
بیجاپور	۱۲۴
دھارواڑ	۱۲۱

تارکین وطن کے مجملہ ذکور کی تعداد اناث سے شہر بمبئی نیز ادن اضلاع
صوبہ بمبئی میں زیادہ ہے جو ملک سرکار عالی سے دور واقع ہیں جس سے اس
بات کا پتہ چلتا ہے کہ وہاں ترک وطن ہنگامی یا دوری نوعیت رکھتا ہے
اس کے برخلاف صوبہ بمبئی کے جملہ اضلاع متصلہ میں جہاں تارکین وطن کی مقدار کثیر مذب

ہوجاتی ہے ذکور کے مقابلہ میں حیدرآبادی اناث کا غلبہ ہے (ملاحظہ ہو تختہ حاشیہ) پس یہ بالکل قرین قیاس ہے کہ لڑکیوں کی تعداد کثیر وہاں پر بطور عروس جاکر اوت اضلاع کے آیندہ باشندوں کی ماں بن گئی ہو جس کے اسباب زیں قبل بیان میں آچکے ہیں۔

۳۷۔ نقل وطن درمیان ملک سرکار عالی وصوبہ متوسطہ و برار۔ اب دوسرے متصلہ صوبہ یعنے صوبہ متوسطہ و برار کی جانب توجہ مبذول کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ تارکین وطن اور آکر بسنے والے ہر دو کی تعداد بمبئی کے بہ نسبت بہت کم ہے گزشتہ ۳۰ سالہ دوران کے ہر دہ سالہ عرصہ میں اس صوبہ کو جو لوگ ترک وطن کرکے گئے اور وہاں سے جو لوگ

تفاوت نقل وطن درمیان ملک سرکار عالی وصوبہ متوسطہ و برار
بہ تعریف اعداد سنہ ۱۸۹۱ء مساوی ایک ہزار



نقل وطن درمیان ملک سرکار عالی وصوبہ متوسطہ و برار		
سال	آکر بسنے والے	ترک وطن کرنے والے
سنہ ۱۸۹۱ء	۵۱،۶۹۰	۱۳۲۷۹۰
سنہ ۱۹۰۱ء	۳۹،۸۷۱	۹۴۹۷۸
سنہ ۱۹۱۱ء	۳۰۹۴۷	۹۲۷۳۱
سنہ ۱۹۲۱ء	۲۵،۴۱۶	۹۰۹۳۰

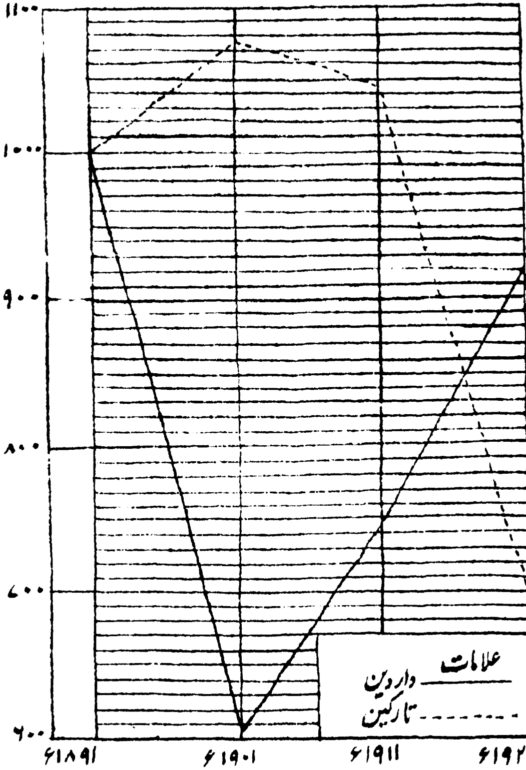
آئے اونکی تعداد تختہ مندرجہ حاشیہ میں حاضر کیگئی ہے۔ اور اونکی تعداد کے تفاوتوں کو شکل ترسیمی مندرجہ حاشیہ میں بالوضاحت دکھایا گیا ہے۔ سنہ ۱۸۹۱ء کے اعداد کے بالمقابل آکر بسنے والونکی تعداد میں (۵۰) فیصد کمی اور تارکین وطن کی تعداد میں (۳۱) فیصد سے زائد کمی واقع ہوئی ہے۔ لیکن دس سال قبل کے اعداد کے مقابلہ میں دیکھا جائے تو آکر بسنے والونکی تعداد میں فیصد (۲۱) کا اضافہ ہے۔ اور تارکین وطن کی تعداد میں تقریباً (۲) فیصد کمی ہوئی ہے۔ اس صوبہ سے آکر بسنے والونکی تعداد کے منجملہ فیصد (۷۹) سے زائد اشخاص عادل آباد و پربھنی میں پائے جاتے ہیں جو اس صوبہ کے متصلہ اضلاع ہیں۔ تارکین وطن کے منجملہ (۸۷) فیصد سے زیادہ آکولہ

بلڈانہ اور ایوت محل میں مقیم ہیں۔ ضلع عادل آباد میں جہاں زائد از (۵۵) فیصد واردین جذب ہو جاتے ہیں، آکر بسنے والوں کی تعداد میں ذکور و اناث کا تناسب (۲۸۶، ذکور اور ۱۵، ۶ اناث) ظاہر کرتا ہے کہ وہاں نقل، وطن کم و بیش مستقل نوعیت رکھتا ہے عادل آباد کا جنگل قطع کیا جا کر اوس کے قابل کاشت اراضی کے تناسب جو برابر زیادتی ہو رہی ہے اوسکی وجہ سے اطراف و جوانب کے لوگ وہاں کھنچے چلے آ رہے ہیں۔ پربھنی کی حالت اس سے مختلف نظر آتی ہے۔ وہاں کے ذکور و اناث کے تناسب سے (۲۴۵۷، ذکور بمقابلہ ۱۵، ۳ اناث) معلوم ہوتا ہے کہ اوس حد ملک میں نقل وطن کے دوسرے ہی اسباب ہیں جیسا کہ ایک طرف بیڑ و عثمان آباد اور دوسری طرف شولاپور و احمد نگر کے درمیان ازدواجی تعلقات کا ذکر کیا گیا ہے اوسی طرح معلوم ہوتا ہے کہ پربھنی بھی اضلاع مرہٹی موقوعہ بیرون حدود سیاسی کے ساتھ اپنی لڑکیوں کا تبادلہ کرتا ہے۔ حسب بیان ماسبق تارکین وطن کی ایک تعداد کثیرہ اکولہ۔ بلڈانہ اور ایوت محل میں پائی جاتی ہے۔ ان تینوں اضلاع میں متفقہ طور پر (۳۶۱۰۹) ذکور اور (۴۳۰۴۹) اناث کا شمار ہوا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ برار کے ساتھ ممالک سرکار عالی کے تعلقات اتنے وسیع المدت رہے ہیں کہ ایک عظیم تمدنی اتحاد قائم ہو گیا ہے جس میں ملک سرکار عالی کے شمالی اضلاع مرہٹواڑی اور برار کے باشندوں کے درمیان ازدواجی تعلقات سے مزید استحکام پیدا ہو گیا۔ اسی وجہ سے ان دونوں حصوں سے نقل وطن کرنے والوں کی تعداد میں اناث کا غلبہ ہے۔ صوبہ متوسط و برار کو جانے والوں کی تعداد اون دونوں صوبجات سے آنے والوں کی تعداد سے ہمیشہ المضاعف سے زیادہ رہی ہے۔ کیونکہ ملک سرکار عالی سے روئی کی چنوائی کے لئے مزدوروں کا ترک وطن مقررہ موسموں پر برابر ہوتا رہتا ہے اور ان میں سے اکثر عام مزدوری اور فصل ربیع کی درو کے لئے ٹھیر جایا کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اوس حصہ ملک کی جانب۔ ترک وطن کرنے والوں کی تعداد میں جو بوقت مردم شماری اضافہ پایا گیا وہ چنداں خلاف توقع نہیں ہے۔

۴۷۔ ملک سرکار عالی اور صوبہ مدراس کے درمیان نقل وطن۔ اب ہم ملک سرکار عالی کے متصلہ تیسرے صوبہ یعنی مدراس کی جانب متوجہ ہوتے ہیں تحت وشکل ترمیمی مندرجہ حاشیہ سے واضح ہوگا کہ سنہ ۱۹۰۱ء سے

سال	آکر بسنے والے	تارکین
	نقل وطن درمیان ملک سرکار عالی وصوبہ مدراس	
سنہ ۱۸۹۱ء	۹۱۱۹۲	۵۷۹۹۲
سنہ ۱۹۰۱ء	۵۵۳۶۹	۶۲۵۰۷
سنہ ۱۹۱۱ء	۶۷۸۲۱	۶۰۶۹۲
سنہ ۱۹۲۱ء	۸۲۱۴۳	۴۰۳۱۶

شکل بہ اظہار تفاوت اعداد نقل وطن درمیان صوبہ مدراس و ممالک محروسہ سرکار عالی بہ تفریض اعداد سنہ ۱۸۹۱ء مساوی ایک ہزار



جس طرح اوس صوبہ سے آکر بسنے والوں کی تعداد مسلسل ترقی پذیر ہے اوسی طرح ملک سرکار عالی سے ترک وطن کرکے جانے والوں کی تعداد مستقل طور پر انحطاط پذیر ہے اور اس طرح سے ملک سرکار عالی کو خالص نفع پہونچ رہا ہے۔ صنعتی نشو ونما کے اعتبار سے صوبہ بمبئی بہ نسبت مدراس کے بہت ہی بڑھا ہوا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بمقابلہ اول الذکر کے موخر الذکر اپنی طرف ملک سرکار عالی کے بہت کم باشندوں کو مائل کرتا ہے۔ اور اس کا سبب بھی یہی ہے کہ بہ نسبت بمبئی کے مدراس اپنے باشندوں کی کثیر تعداد کو حیدرآباد بھیجنے کی گنجائش نکال سکتا ہے اس صوبہ سے آنے والوں کے منجملہ فیصد (۹۲) سے زیادہ بلدہ حیدرآباد و اضلاع ورنگل۔ عادل آباد۔ نلگنڈہ اور رائچور میں شمار ہوئے ہیں۔ بلدہ حیدرآباد کی مدراسی آبادی کو بلحاظ تعداد کم وبیش اوسی قدر نقصان پہونچا ہے جس قدر کہ خود شہر حیدرآباد کو۔ ان کا تناسب جنسی (۱۰۰ ذکور کے مقابلہ میں ۷۲ اناث) ظاہر کرتا ہے کہ اکثر مدراسیوں نے بلدہ کو اپنا مستقل مسکن بنالیا ہے۔ ضلع ورنگل میں سنگرینی کے معادن زغال مدراسیوں کی کثیر تعداد کو اپنے جانب مائل کرتے ہیں۔ لیکن یہاں بھی مدراسیوں کی آبادی میں بمقابلہ

سنہ ۱۹۱۱ء کے تعداد کے (۱۰٬۰۰۰) سے زائد کا انخطاط ہوگیا ہے۔ نلگنڈہ میں جہاں اس نوعیت کی آبادی سنہ ۱۹۱۱ء میں بمقابلہ سنہ ۱۹۰۱ء کے (۱۱٬۰۰۰) سے زیادہ کا اضافہ ہوا تھا وہاں اب بقدر (۴٬۰۰۰) کے انخطاط ہوگیا ہے۔ ان نقصانات کی تلافی عادل آباد کے کثیر اضافہ سے ہو جاتی ہے جہاں کی مدراسی آبادی سنہ ۱۹۱۱ء کی قلیل تعداد (۵۸۶) سے ترقی پاکر سنہ ۱۹۲۱ء میں (۳۲٬۰۶۲) ہوگئی ہے صریحاً معلوم ہوتا ہے کہ قاضی پیٹہ بلہارشاہ کی زیر تعمیر ریلوے کے سبب ورنگل اور نلگنڈہ کی غیر مقیم مدراسی آبادی عادل آباد میں کھنچ آئی ہے۔ رائچور ہی صرف وہ دوسرا ضلع ہے جس نے اس بارے میں ترقی ظاہر کی ہے۔ یہ گریٹ انڈین پنن سولار ریلوے اور مدراس اینڈ سدرن مرہٹہ ریلوے کا ایک اہم مرکز ہے۔ جنسوں کا تناسب جیسا کہ تحتہ حاشیہ میں درج کیا گیا ہے ظاہر کرتا ہے کہ ورنگل میں آکر بسنے والوں کی تعداد غالب مستقل یا نیم مستقل نوعیت رکھتی ہے کیونکہ ان کا زیادہ تر تعلق صنعت زغال سے ہے اور عادل آباد کی جانب جو نقل و حرکت ہو رہی ہے وہ خالص ہنگامی نوعیت رکھتی ہے۔ اور اس کا احتمال ہے کہ یہ صورت صرف ریلوے کی تکمیل تک جاری رہے گو اس کا بھی امکان ہے کہ وہاں کے اصلی باشندوں کی قلت اور اراضی قابل کاشت کی روز افزوں دستیابی انہیں سے کم از کم چند افراد کو بالآخر مستقل یا نیم مستقل صورت میں بود و باش اختیار کر لینے پر مائل کر دے۔

ضلع	تعداد اناث بمقابلہ صد ذکور
ورنگل	۷۶
عادل آباد	۳۲

ملک سرکار عالی سے ترک وطن کرنے والوں کے منجملہ فیصد (۹۰) سے زیادہ اون اضلاع مدراس میں پائے جاتے ہیں جنکی سرحدین جنوبی اضلاع سرکار عالی کے سرحدوں سے ملی جلی ہیں۔ اسطرح ایسے اشخاص کی تمام تعداد اضلاع بلاری۔ کرنول۔ گنٹور اور علاقہ جات گوداوری ایجنسی میں مجتمع ہے۔ چونکہ مدراس کی جانب تارکین وطن کی روانی بمقابلہ بمبئی کے بالعموم دیہی ہے اس لئے فطرتاً ان اضلاع مدراس میں حیدرآبادی آبادی کی تعداد انخطاط پذیر ہوگئی ہے۔ شہر مدراس میں حیدرآبادیوں کی تعداد (۲۲٬۲۳۳) ہے اور اسکے مقابل بمبئی میں (۱۹٬۶۰۲) اور ناگپور میں (۸۵۲) ہے۔ جو بلاشبہ ان شہروں کے مختلف حیثیتوں پر مبنی ہے۔ جو انکو باعتبار صنعتی ترقی اور مزدوروں کی طلب کے حاصل ہے۔

ملک سرکار عالی اور صوبہ مدراس کے درمیان نقل وطن کی ما بہ الامتیاز خصوصیت یہ ہے کہ مدراس کیجانب ترک وطن کرنیوالوں اور وہاں سے آنے والوں کی آبادی میں اناث کی تعداد قلیل ہے بحالیکہ صوبہ بمبئی اور صوبہ متوسط و برار کی جانب تارکین وطن اور وہاں سے آکر بسنے والوں میں

صوبہ	تعداد اناث فیصد ذکور — ملک سرکار عالی میں آکر بسنے والے	تعداد اناث فیصد ذکور — ملک سرکار عالی سے ترک وطن کرنے والے
بمبئی	۱۲۵	۱۱۰
صوبہ متوسط و برار	۱۰۴	۱۱۸
مدراس	۶۱	۶۵

جنس اناث کا غلبہ ہوتا ہے چنانچہ تختہ مندرجۂ حاشیہ سے اس کی وضاحت ہوگی۔
وہ مستثنیٰ صورتیں جن میں صوبہ مدراس سے آکر بسنے والوں کی آبادی میں مردوں سے زیادہ عورتوں کی تعداد ہو صرف میدک، نلگنڈہ اور رائچور میں پائے جاتے ہیں۔ میدک نلگنڈہ سے متصل ہے اور نلگنڈہ صوبہ مدراس کے ضلع گنٹور سے ملحق جنکے درمیان رود کرشنا فاصل ہے اسی طرح پر رائچور اور ضلع بلاری کے درمیان رود تنگبھدرا حائل ہے۔ ان دریاؤں کے دونوں جانب بود و باش رکھنے والوں کی زبان اور نسل کی یگانگت ازدواجی تعلقات کی موید معلوم ہوتی ہے اور ان اضلاع مدراس سے ملک سرکار عالی میں آکر بسنے والوں میں عورتوں کی زیادتی کی بھی یہی توجیہہ ہے۔ رہا یہ امر کہ صوبہ مدراس سے متصلہ تلنگانہ کے ایک دوسرے ضلع ورنگل اور صوبہ مدراس کے اضلاع کرشنا و گوداوری کے درمیان اس طرح کے تعلقات کیوں نہیں قائم ہیں اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ضلع ورنگل کے جنوبی اور شرقی حصوں میں یعنی ان میں جو مدراس کے متذکرۂ صدر اضلاع تلنگانہ کے متصل ہیں وسیع صحرائی رقبہ جات ہیں جنمیں اقوام صحرائی آباد ہیں۔ پس ظاہر ہے کہ ان لوگوں اور ماورائے سرحد کے باشندوں میں رشتہ داری کے تعلقات کا بہت کم امکان ہے۔ اس کے علاوہ ورنگل کی صنعت زغال کے لئے کان کھودنے والے مردوں اور اسی جنس کے مزدوروں کی ضرورت ہوتی ہے۔

۷۵۔ ملک سرکار عالی اور غیر متصلہ صوبہ جات کے درمیان نقل وطن۔ ان صوبہ جات اور ریاستوں کے منجملہ جو متصل نہیں ہیں اجمیر۔ مارواڑ، پنجاب، صوبہ جات متحدہ آگرہ و اودھ، میسور اور راجپوتانہ ایجنسی سے ایک ایک ہزار سے زیادہ نفوس ملک سرکار عالی میں آئے ہیں۔ راجپوتانہ ایجنسی سے آکر بسنے والوں کی تعداد سب سے بڑھی ہوئی ہے (۶۴۰۴) گو کہ اس تعداد میں بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے (۶۲۲۵) نفوس کی کمی ہوگئی ہے۔ گزشتہ مردم شماری کی طرح فی الوقت بھی انکی غالب تعداد بلدۂ حیدرآباد اور اورنگ آباد اور گلبرگہ شریف میں پائی جاتی ہے۔ اول الذکر دونوں مقامات میں بلحاظ تعداد کمی اور مقام آخرالذکر میں اضافہ ہوا ہے۔ اس قسم کے آکر بسنے والوں میں دوسرے درجہ پر صوبہ متحدہ سے آنے والوں کی تعداد سب میں زیادہ ہے گو کہ حقیقی تعداد کے لحاظ سے انمیں بھی کمی ظاہر ہوتی ہے۔ اس دہلہ میں انکی تعداد (۶۳۶۲) تھی اور اس کے مقابلہ میں دس سال قبل (۹۳۹۹) تھی۔ انکے منجملہ ⅘ حصہ سے زیادہ کا شمار صرف بلدۂ حیدرآباد میں ہوا ہے۔ اجمیر و مارواڑ کے باشندے جنمیں سنہ ۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء کے دہ سالہ عرصہ میں (۳۰۰) سے فزوں تر زیادتی

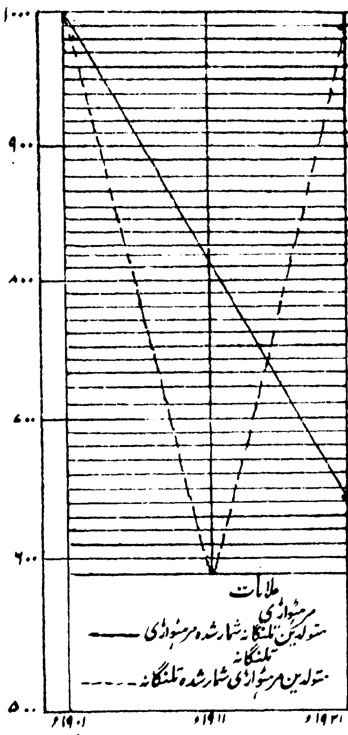
ہوئی تھی اس دہ سالہ عرصہ میں اُسی قدر انحطاط پذیر ہو گئے ہیں۔ پنجابیوں میں بھی (۲۰۰) سے زیادہ کمی آگئی ہے اور میسوریوں کی تعداد میں (۱۰۰۰) سے زیادہ گھٹاؤ ہو گیا ہے۔ بقیہ صوبہ جات اور ریاستوں سے معدودے چند نفوس اس ملک میں بھٹکے ہوئے آ گئے ہیں۔ ان مختلف صوبہ جات اور ریاستوں سے آنے والوں میں ذکور و اناث کا تناسب بجز چند مستثنیات کے ظاہر کرتا ہے کہ یہ ترک وطن ہنگامی نوعیت رکھتا ہے۔

۶ ۔ **خطہ ہائے قدرتی کے درمیان نقل وطن۔** تختہ ضمیمہ نشان (۳) سے واضح ہوتا ہے کہ دونوں اقطاع قدرتی کے درمیان آبادی کا تبادلہ کچھ زیادہ نہیں بلکہ تھوڑا سا ہے۔ مرہٹواڑی کے پیداشدہ (۵۳٫۶۶۶) نفوس تلنگانہ میں شمار کئے گئے اور اسی طرح پر تلنگانہ کے پیداشدہ (۶۸٫۲۲۱) اشخاص مرہٹواڑی میں پائے گئے۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں ان اعداد کا مقابلہ سابقہ دو مردم شماریوں کے مماثلہ اعداد سے کیا گیا ہے اس کے ساتھ کی شکل ترسیمی میں اُن اعداد کے تفاوت کو ظاہر کیا گیا ہے جو ہر دہ سالہ مدت میں پائے گئے اس میں سنہ ۱۹۰۱ء کے اعداد کو باغراض تقابل (۱۰۰۰) تصور کیا گیا ہے تختہ اور شکل ترسیمی دونوں ظاہر کرتے ہیں کہ مرہٹواڑی کے پیداشدہ لوگوں کی تعداد میں

سال	مرہٹواڑی کے پیداشدہ جو تلنگانہ میں شمار ہوئے	تلنگانہ کے پیداشدہ جو مرہٹواڑی میں شمار ہوئے
سنہ ۱۹۰۱ء	۸۳٫۵۸۲	۶۸٫۹۵۷
سنہ ۱۹۱۱ء	۶۹٫۰۰۱	۴۰٫۹۰۶
سنہ ۱۹۲۱ء	۵۳٫۶۶۶	۶۸٫۲۲۱

جو تلنگانہ میں سکونت پذیر ہیں بتدریج انحطاط ہوا ہے اور تلنگانہ کے پیداشدہ ساکنین مرہٹواڑی کی تعداد میں مدوجزر واقع ہوا ہے چنانچہ سنہ ۱۹۰۱ء تا سنہ ۱۹۱۱ء کے دہ سالہ عرصہ میں ان میں انحطاط عظیم ہوا ہے اور سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء کی دہ سالہ مدت کے آخر میں ترقی پاکر اُن کی تعداد سنہ ۱۹۰۱ء کی تعداد کے قریب پہونچ گئی۔ سنہ ۱۹۲۱ء کے اعداد پہلی نظر میں کسیقدر حیران کن معلوم ہوتے ہیں۔ مرہٹواڑی سے تلنگانہ کو نقل وطن کرنے والوں کی تعداد تلنگانہ سے مرہٹواڑی کو جانے والوں کی تعداد کے مقابلہ میں اب تک زیادہ ہوتی رہی ہے کیونکہ دارالحکومت تلنگانہ میں واقع ہے۔ لیکن سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء کے دہ سالہ عرصہ میں باوجود بلدۂ حیدرآباد کے محل وقوع کے اور نیز اس امر کے کہ ملک تلنگانہ میں ریلوے کی تعمیر کی بدولت مرہٹواڑی سے کچھ نہ کچھ مزدور پیشہ لوگ تلنگانہ میں لامحالہ آئے ہوں مرہٹواڑی ہی کا پلہ بھاری معلوم ہوتا ہے۔ بہرحال یہ امر قابل ذکر ہے کہ گزشتہ صدی کے آخری سالوں میں جو مصائب آئے

شکل با ظہار نقلِ وطن درمیان تلنگانہ و مرہٹواڑی



اور بوجہ قحط تلاشِ معاش میں جو نقلِ وطن کرنا پڑا اسکے نتیجہ کے طور پر کم سے کم (۶۸,۰۰۰) تلنگانہ کے باشندے مرہٹواڑی میں رہ گئے اور اسی طرح سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء کے دہ سالہ پُر آشوب حالات نے قریب قریب اتنی ہی تعداد کو مرہٹواڑی کی طرف نقلِ مقام کرنے پر مجبور کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایام قحط میں مرہٹواڑی کے باشندے صوبہ بمبئی کے ان اضلاع متصلہ میں بہ تعداد کثیر جمع ہو جاتے ہیں جنکے ساتھ قریبی تعلقات ہوتے ہیں اور جہاں تلنگانہ کے مقابلہ میں حصولِ مشاغل کی بہتر امید ہوتی ہے اور تلنگانہ کے باشندے متصلہ اضلاع مدراس کے مقابلہ میں مرہٹواڑی کی طرف زیادہ رُخ کرتے ہیں، چنانچہ اس قیاس کی بمبئی اور مدراس کے متعلقہ ترکِ وطن کے اعداد سے تائید ہوتی ہے کیونکہ اس دہ سالہ مدت میں ملک سرکار عالی سے صوبہ بمبئی کی طرف ترکِ وطن کرنیوالوں کی تعداد تقریباً (۱۴۱,۰۰۰) سے ترقی کرتی ہوئی (۲۰۶,۰۰۰) تک پہنچ گئی ہے اور صوبہ مدراس کو جانے والوں کی تعداد (۶۰,۰۰۰) سے گھٹتی ہوئی تقریباً (۴۰,۰۰۰) پر آگئی۔ ایک اور سبب جس کی وجہ سے مرہٹواڑی سے تلنگانہ کی جانب نقل و حرکت رک گئی اور موخر الذکر سے اول الذکر میں جانے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا اس امر میں مضمر معلوم ہوتا ہے کہ قحط کے امدادی کام پہلے پہل اضلاع مرہٹواڑی میں جاری ہوئے۔ اس دہ سالہ دوران میں تین مرتبہ طاعون کی اشاعت کیوجہ سے بلدہ حیدرآباد کی آبادی کا انحراف مرکز ہر دو خطہ ہائے قدرتی کے درمیان نقلِ وطن کے اعداد میں درہمی اور برہمی کا ایک مزید سبب معلوم ہوتا ہے۔ اس کی تائید میں صرف دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ فی الوقت بلدہ کے پیداشدہ لوگوں کی تعداد گلبرگہ شریف میں (۱,۱۹۷) ہے اور پربھنی میں (۶,۱۹۹) ہے اور یہ دونوں اضلاع مرہٹواڑی میں واقع ہیں۔ اسکے بالمقابل سنہ ۱۹۱۱ء میں انہیں اضلاع میں علی الترتیب (۲,۳۲۲) اور (۲,۳۹۷) نفوس تھے۔ یہ امر کہ بلدہ حیدرآباد ہر دو خطہ ہائے قدرتی کے درمیان نقلِ وطن کرنے والوں پر اہم اثر ڈالتا ہے تختہ مندرجہ حاشیہ سے واضح ہو جائیگا اس سے

مقام ولادت	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء
بلدہ کے پیدا شدہ جو مرہٹواڑی میں شمار ہوئے	۲۲,۸۳۵	۱۰,۵۴۳
مرہٹواڑی کے پیدا شدہ جو بلدہ میں شمار ہوئے	۱۵,۵۱۱	۱۸,۰۸۰

ظاہر ہے کہ مرہٹواڑی سے بلدہ حیدرآباد میں آکر بسنے والوں کی تعداد بقدر فیصد (۴۲،۲) گھٹ گئی ہے اور بلدہ کے پیدا شدہ تارکین وطن کی تعداد میں جو اضلاع مرہٹواڑی میں جاکر بس گئے بیحد اضافہ ہوا یہاں تک کہ سنہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں فیصد (۱۱۶،۵) کی زیادتی ہوگئی۔ بلدہ سے اتنی کثیر تعداد کے چلے جانے کا سبب بلاشبہ ایک بڑی حدتک طاعون ہے جو اس دس سال میں تین مرتبہ شائع ہوا۔ بلدہ حیدرآباد کے اعداد کو اگر خارج کردیں تب بھی یہ صریحی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اس دہ سالہ عرصہ میں دونوں خطہ ہائے قدرتی کے درمیان جو نقل وطن ہوا اس کا نتیجہ مرہٹواڑی کے حق میں مفید ہوا جیسا کہ تختۂ حاشیہ سے واضح ہوتا ہے۔

مقام	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء
مرہٹواڑی کے پیدا شدہ جو تلنگانہ میں شمار ہوئے بعد اخراج بلدہ	۳۶,۱۵۵	۵۰,۹۹۱
تلنگانہ کے پیدا شدہ جو مرہٹواڑی میں شمار ہوئے (بعد اخراج بلدہ)	۴۵,۳۸۶	۳,۳۶۳

۷۷۔ **ضلع واری نقل وطن**۔ ملک سرکار عالی کے ہر (۱۰۰۰) نفوس کے منجملہ کم از کم (۹۸۴) ایسے ہیں جو اندرون حدود مملکت پیدا ہوئے۔ اور پھر انکے منجملہ (۹۴۲) ایسے ہیں جنکے مقامات پیدائش انہیں اضلاع میں واقع ہیں جہاں انکا شمار ہوا تھا۔ سنہ ۱۹۱۱ء میں ان کے مماثل اعداد علی الترتیب (۹۸۱) اور (۹۴۸) تھے۔ ان اعداد سے ظاہر ہے کہ ملک سرکار عالی کے پیدا شدہ نفوس کی تعداد نسبتاً زیادہ ہوگئی ہے یا بالفاظ دیگر یوں کہا جاسکتا ہے کہ ملک سرکار عالی میں ممالک غیر کے پیدا شدہ نفوس کی تعداد گھٹ گئی ہے۔ تلنگانہ کے پیدا شدہ نفوس کے منجملہ تقریباً (۱۱) فی ہزار مرہٹواڑی کیطرف اور مرہٹواڑی کے پیدا شدہ لوگوں کے منجملہ صرف (۹) فی ہزار تلنگانہ کی جانب نقل وطن کر گئے ہیں۔

ملک سرکار عالی میں آکر بسنے والوں کا سب سے عظیم تناسب (۲۰۵ فی ہزار) بلدہ حیدرآباد میں پایا جاتا ہے۔ انکے منجملہ (۱۴۰) حصہ تلنگانہ سے اور صرف (۳۸) حصہ مرہٹواڑی سے آئے ہیں فی ہزار (۴۶) ملک سرکار عالی کے متصلہ تین صوبہ جات انگریزی سے تعلق رکھتے ہیں اور فی ہزار (۳۶) برطانوی ہند کے دوسرے صوبجات اور ریاستوں سے آتے ہیں۔ بلدہ حیدرآباد کو بحیثیت دارالحکومت ملک سرکار عالی جو باوقعت مرتبہ حاصل ہے وہ خود آکر بسنے والوں کے تناسب عظیمہ کی وجہ موجہ ہے۔ بلدہ کے بعد اس قسم کے نفوس کا سب سے بڑا تناسب ضلع عادل آباد کو حاصل ہے (۱۳۳ فی ہزار آبادی) پھر اس کے بعد اطراف بلدہ میں (۱۱۹) مناندیڑ و پربھنی میں سے

ہر ایک میں (۵۷)، ورنگل میں (۶۹) عثمان آباد میں (۵۵) اور میدک میں (۴۵) کا تناسب پڑتا ہے بقیہ اضلاع میں فی ہزار آبادی (۴۰) سے کم تناسب ہے۔ اور کریم نگر میں تو فی ہزار (۹) سے زیادہ نہیں پڑتا۔ عادل آباد کے زیادہ تناسب کی بڑی وجہ یہ ہے کہ صوبہ مدراس اور صوبہ متوسط و برار سے وہاں لوگ آکر بس گئے ہیں۔ ان صوبہ جات سے آکر بسنے والوں کی تعداد کا تناسب ضلع کی جملہ آبادی کے ہر ہزار نفوس میں علی الترتیب (۴۹) اور (۲۱) ہوتا ہے اور اسکے متصلہ اضلاع کریم نگر اور نظام آباد سے آنے والوں کا علی الترتیب (۳۰) اور (۱۲) تناسب ہے جیسا کہ زیں قبل بیان کیا جا چکا ہے عادل آباد ایک قلیل آبادی کا ضلع ہے اس لئے ایک معقول حد تک متصلہ اضلاع اور صوبہ جات سے قابل حصول مزدوروں کو لینے پر مجبور ہے۔ علاوہ بریں ضلع کے صحرائی رقبہ جات اطراف اکناف کی گلہ بانی پیشہ جماعتوں کو اپنی جانب مائل کر لیتے ہیں۔ اور یہ جماعتیں مع اپنے مویشی کے نقل وطن کر جاتی ہیں کیونکہ ان صحرائی رقبہ جات میں مویشی کے لئے چارہ اور پانی با فراط میسر آتا ہے۔ عادل آباد کے بعد اطراف بلدہ میں آکر بسنے والوں کی تعداد زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ جیسا کہ باب اول میں ذکر کیا جا چکا ہے اس ضلع کو ملک سرکار عالی میں اراضی آبپاشی کا سب سے عظیم فیصدی تناسب حاصل ہے اور جو تعداد آکر بسنے والوں کی ادھر متوجہ ہوتی ہے اسکا کچھ سبب تلنگانہ کے مزارعین کی معمولی نقل وحرکت ہے جو فصل آبی کے اختتام کے بعد ایسے مقامات کی جانب عمل میں آتی ہے جہاں تابی کی زراعت کے لئے آبپاشی کے وسیع ذرائع موجود ہیں اور کچھ اس وجہ سے بھی کہ یہ ضلع دار الحکومت سے قریب واقع ہے متصلہ اضلاع کے منجملہ میدک نلگنڈہ و محبوب نگر سے واردین کا تناسب اس ضلع کی آبادی کے ہر ہزار نفوس میں تقدر (۲۳) ہے اور گلبرگہ و بیدر مشترکہ طور پر صرف (۱۷) کا تناسب بہم پہنچاتے ہیں۔ کاروبار زراعتی کی انجام دہی کے لئے مطلوبہ مزید مزدوروں کی فراہمی میں پربھنی کو زیادہ تر اپنے ہمسایہ اضلاع بیڑ۔ اورنگ آباد اور ناندیڑ کا دست نگر رہنا پڑتا ہے۔ ان تینوں اضلاع اور بلدہ حیدر آباد سے آنے والوں کی تعداد فی ہزار آبادی میں (۵۲) ہوتی ہے۔ اور صوبہ جات متوسط و برار اور بمبئی اس تناسب میں علی الترتیب (۸) اور (۳) نفوس کا اضافہ کرتے ہیں۔ ناندیڑ اپنے ہمسایہ اضلاع نظام آباد اور پربھنی سے اسیقدر تعداد بہم پہنچاتا ہے جتنی کہ بمبئی اور صوبہ متوسط اور برار سے حاصل ہوتی ہے۔ ورنگل اپنے مزدوروں کی رسد زیادہ تر اپنے متصلہ اضلاع کریم نگر و نلگنڈہ سے اور صوبہ مدراس کے اضلاع ملحقہ سے حاصل کرتا ہے۔ عثمان آباد کا انحصار بالکل بیڑ اور صوبہ بمبئی کے اضلاع ملحقہ پر ہے۔ میدک کو اطراف بلدہ نلگنڈہ اور کریم نگر امداد پہنچاتے ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جس طرح مرہٹواڑی میں بیسٹر ہے

اسی طرح تلنگانہ میں مزدوروں کی بہم رسانی کا منبع کریم نگر ہے۔

ہندوستان کے دوسرے حصّوں کے جانب نقل وطن کرنے والوں کے متعلق اس کا بالیقین اظہار ناممکن ہے کہ انکی تعداد غالب ملک سرکار عالی کے کن حصّوں سے تعلق رکھتی ہے کیونکہ مختلف صوبہ جات وریاستوں کے نظماء مردم شماری نے جو تختہ جات بھیجے ہیں اُن سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ترکِ وطن کرنے والے ممالک محروسہ کے کن اضلاع سے آئے ہیں۔ بہرحال بلاخوفِ تردید اسقدر کہا جاسکتا ہے کہ مرہٹواڑی کے تارکینِ وطن بالعموم یا تو صوبہ بمبئی کو جاتے ہیں یا صوبہ جات متوسط برار کو اور بہت کم مدراس کی جانب اور تلنگانہ کے تارکینِ وطن بمقابلہ اور مقامات کے زیادہ تر صوبہ مدراس کی جانب نقلِ مقام کرتے ہیں۔

صوبہ جات غیر متصلہ اور ریاستوں سے آکر بسنے والوں نیز ممالک ماورائے ہند سے آنیوالوں کے منجملہ علی الترتیب فیصد (٥٧) اور (٥٨) سے زیادہ بلدہ حیدرآباد میں پائے جاتے ہیں۔ بلدہ میں دوسرے صوبہ جات اور ریاستوں سے آنیوالوں کی تعداد کا تناسب اس سے کہیں زیادہ ہوتا لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ راجپوتانہ ایجنسی سے آنے والوں کی تعداد کا صرف فیصد (۴۴) حصہ بلدہ میں پایا جاتا ہے اور بقیہ زیادہ تر اورنگ آباد بیڑ۔ پربھنی اور گلبرگہ میں منقسم ہوجاتا ہے جہاں روئی کی تجارت میں وہ اہم حصہ لیتے ہیں۔

۴۷۔ **اندرونی نقلِ وطن میں اناث کا تناسب**۔ تلنگانہ میں اناث کا عنصر غالب اُن واردین میں رہتا ہے جو اضلاعِ متصلہ سے اطراف بلدہ ومیدک میں نقلِ وطن کرتے ہیں۔ چنانچہ ضلع اطراف بلدہ میں اضلاع میدک محبوب نگر اور نلگنڈہ سے آکر بسنے والوں میں ہر (۱۰۰) ذکور کے مقابلہ میں (۱۷۰) اناث کا تناسب پڑتا ہے۔ اسی طرح ضلع میدک میں بھی اضلاع اطراف بلدہ۔ کریم نگر اور نلگنڈہ سے نقلِ وطن کرنیوالوں کی تعداد میں (۱۰۰) ذکور کے مقابل (۱۵۰) اناث کا تناسب ہوتا ہے۔ بہ ظاہر یہ دونوں اضلاع بمقابل دیگر اضلاع تلنگانہ، متصلہ اضلاع تلنگانہ کے ساتھ معاشرتی اتحاد میں زیادہ مربوط ہیں خطۂ مرہٹواڑی میں اضلاع بیڑ۔ ناندیڑ اور عثمان آباد اسیطرح پر داخلی تعلقات میں منسلک ہیں۔ ان تینوں اضلاع میں متصلہ اضلاع مرہٹواڑی سے نقلِ وطن کرنیوالوں کے درمیان ہزار ذکور کے مقابلہ میں اناث کا تناسب علی الترتیب (۱۷۲)۔ (۱۹۰) اور (۱،۹) پڑتا ہے۔ ہر دو خطہ ہائے قدرتی کے درمیان اُن کے باشندوں کی تعداد غالب کے نسلی اور لسانی اختلافات کی وجہ سے اناث کا تبادلہ بہت ہی کم ہے۔

بیرون ممالک محروسہ سرکار عالی سے جو ہندی تارکین وطن آتے ہیں اُنکے منجملہ بمبئی کے واردین کے درمیان

تین متصلہ اضلاع بیڑ و عثمان آباد و رائچور میں ذکور پر اناث کو غلبہ ہے اور اُنکا تناسب فیصد ذکور علی الترتیب (۳۴۳) ۔ (۲۷۳) و (۲۸۷) اناث ہے صوبہ جات متوسطہ اور برار سے آکر بسنے والوں کے درمیان جو لوگ اضلاع متصلہ ناندیڑ و پربھنی میں بود و باش رکھتے ہیں ان میں بھی اناث کا عنصر غالب ہے اور اُنکا تناسب فیصد ذکور علی الترتیب (۱۲۷) اور (۱۵۱) اناث کا ہوتا ہے۔ مدراسی وار دین میں مجموعی طور پر اناث کے مقابلہ میں ذکور کا تناسب زیادہ ہے اور ملک سرکار عالی میں کسی مقام پر بھی اُنکے تناسبات میں اناث کا عنصر اتنا غالب نہیں ہے جتنا کہ اہل بمبئی اور براریوں میں ہے۔ صرف تین مثالیں ایسی ہیں جن میں مدراسی عورتیں مردوں سے زیادہ ہیں اور اُنکے تناسبات (۱۰۷) و (۱۱۰) و (۱۲۴) اناث بمقابلہ فیصد ذکور حسب ذکر ماسبق علی الترتیب اضلاع نلگنڈہ و میدک اور رائچور میں پائے جاتے ہیں۔ بیرون ہند سے آکر بسنے والوں کے درمیان ذکور ہر صورت میں اناث سے فاضل ہیں لیکن ایسے وار دین کا تناسب جملہ آبادی کے مقابلہ میں بجائے خود نا قابل لحاظ ہے فقط

تختۂ ضمیمہ نشان (۱) واردین (حقیقی اعداد)

ضلع وخطۂ قدرتی جہاں شمار ہوا	متولدہ																	
	ضلع			ضلع متصلہ اندرون ممالک محروسہ سرکار عالی			دیگر حصص ممالک محروسہ			حصص متصلہ دیگر صوبہ جات			حصص غیر متصلہ دیگر صوبہ جات			بیرون ہند		
	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
ممالک محروسہ سرکار عالی	۱۲۳۶۸۹۸۹	۶۳۳۶۹۲۰	۶۰۳۲۰۶۹	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۷۰۰۲۷	۸۷۲۳۷	۸۲۷۹۰	۲۷۱۰۰	۱۶۲۵۷	۱۰۸۴۳	۵۲۵۴	۴۶۵۷	۵۹۷
تلنگانہ	۶۲۵۱۹۸۷	۳۱۷۰۳۳۱	۳۰۸۱۴۵۶	۴۴۶۶۴	۲۲۴۵۰	۲۲۲۱۴	۸۹۰۲	۴۷۷۸	۴۱۲۴	۶۶۹۴۰	۳۸۷۶۳	۲۸۱۷۸	۴۱۵۸۳	۲۳۳۵۷	۱۸۲۲۶	۵۱۲۲	۴۲۶۰	۸۶۲
بلدۂ حیدرآباد	۲۹۲۸۸۵	۱۴۴۶۳۸	۱۴۸۲۴۷	۱۳۳۷۳	۶۷۴۸	۶۶۲۵	۵۸۷۸۹	۳۲۶۴۶	۲۶۱۴۳	۰	۰	۰	۳۴۲۹۴	۲۰۶۸۰	۱۳۶۱۴	۴۸۴۶	۴۰۷۳	۷۶۳
اطراف بلدہ	۴۳۸۰۲۸	۲۲۶۹۵۹	۲۱۱۰۶۹	۳۶۲۳۶	۱۳۴۱۳	۲۲۸۲۳	۱۸۸۹۴	۹۴۳۴	۹۴۶۰	۰	۰	۰	۴۳۱۵	۲۳۸۳	۱۹۳۲	۱۵	۱۳	۲
ورنگل	۸۶۱۱۴۸	۴۴۵۳۵۱	۴۱۶۲۹۷	۳۶۱۲۹	۱۵۹۶۱	۲۰۱۶۸	۸۴۲۸	۴۲۶۵	۴۱۶۳	۱۶۸۷۱	۹۵۴۶	۷۳۲۵	۱۸۷۴	۶۱۳	۱۲۶۱	۸۱	۴۹	۳۲
کریم نگر	۱۰۸۵۱۱۰	۵۵۶۳۷۳	۵۲۸۷۳۷	۳۸۴۰	۱۹۶۲	۱۸۷۸	۵۸۴۱	۳۴۴۰	۲۴۰۱	۲۴	۱۷	۷	۶۲۵	۴۴۸	۱۷۷	۴	۱	۳
عادل آباد	۵۶۷۱۱۶	۲۷۹۸۱۶	۲۸۷۳۰۰	۳۲۲۳۲	۱۹۵۸۵	۱۲۶۴۷	۹۳۸۳	۵۰۷۳	۴۳۱۰	۱۴۰۰۱	۷۲۸۶	۶۷۱۵	۳۲۷۹۵	۲۴۲۶۱	۸۵۳۴	۹	۳	۶
میدک	۶۰۸۳۳۵	۳۱۲۳۶۰	۲۹۵۹۷۵	۷۰۸۲	۲۸۱۷	۴۹۶۵	۲۴۹۰۸	۹۶۱۵	۱۵۲۹۳	۰	۰	۰	۱۶۳۷	۸۸۷	۸۵۰	۳۴	۱۹	۱۵
نظام آباد	۴۸۵۵۲۱	۲۴۱۵۲۴	۲۴۳۹۹۷	۶۸۶۴	۲۸۸۸	۳۹۷۶	۶۴۷۹	۳۰۹۳	۳۳۸۶	۰	۰	۰	۸۳۵	۴۶۸	۳۶۷	۶۶	۴۳	۲۳
محبوب نگر	۷۳۲۳۸۳	۳۶۶۵۹۶	۳۶۵۷۸۷	۱۹۱۳۴	۸۶۴۵	۱۰۴۸۹	۷۹۲۲	۳۹۷۲	۳۹۵۰	۱۰۵۰	۵۷۱	۴۷۹	۲۲۴	۱۰۶	۱۱۸	۱۸	۱۶	۲

تکملہ تختہ ضمیمہ نشان (۱) واردین (حقیقی اعداد)

ضلع و خطہ قدرتی جہاں شمار ہوا	متولدہ: ضلع			ضلع متصلہ اندرون ممالک محروسہ			دیگر حصص ممالک محروسہ			حصص متصلہ دیگر صوبجات			حصص غیر متصلہ دیگر صوبہ جات			بیرون ہند		
	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
نلگنڈہ	۹۱۶۹۵۲	۴۷۰۴۰۱	۴۴۶۵۵۱	۱۳۸۹۳	۶۴۰۷	۷۴۸۶	۷۵۲۹	۳۵۷۹	۳۹۵۰	۹۶۰۳	۴۶۴۵	۴۹۵۸	۲۷۵	۲۰۸	۶۷	۴۹	۳۳	۱۶
مرہٹواڑی	۵۸۹۱۱۵	۳۰۰۳۲۷	۲۸۸۷۸۸	۵۹۳۶۷	۳۴۴۶۵	۲۴۹۰۲	۸۸۵۴	۴۵۶۷	۴۲۸۷	۶۲۶۶۸	۲۳۰۸۷	۳۹۵۸۱	۱۵۹۳۶	۸۲۸۸	۷۶۴۸	۵۳۲	۳۹۷	۱۳۵
اورنگ آباد	۶۹۰۹۶۱	۳۴۷۵۴۵	۳۴۳۴۱۶	۶۳۲۲	۲۶۹۶	۳۶۲۶	۴۲۷۷	۲۳۰۱	۱۹۷۶	۶۵۵۳	۳۸۲۵	۲۷۲۸	۴۷۷۷	۲۱۶۷	۲۶۱۰	۱۱۸	۹۵	۲۳
بیڑ	۴۴۸۲۷۷	۲۳۱۷۳۰	۲۱۶۵۴۷	۱۰۶۸۳	۴۱۷۹	۶۵۰۴	۱۵۸۲	۶۹۱	۸۹۱	۶۱۷۹	۱۴۲۶	۴۷۵۳	۸۵۶	۴۳۵	۴۲۱	۳۹	۳۱	۸
نانڈیڑ	۶۲۰۸۴۰	۳۱۳۶۵۵	۳۰۷۱۸۵	۱۹۱۸۴	۹۳۷۶	۹۸۰۸	۲۵۷۹۲	۱۲۰۱۹	۱۳۷۷۳	۲۰۲۳	۸۹۱	۱۱۳۲	۳۰۳۶	۲۱۵۷	۸۷۹	۱۴۴	۸۰	۶۴
پربھنی	۶۰۸۱۱۲	۳۵۸۰۲۹	۲۵۰۰۸۳	۳۲۱۹۸	۱۲۶۲۵	۱۹۵۷۳	۱۱۲۶۵	۷۴۸۴	۳۷۸۱	۶۱۷۲	۲۴۵۷	۳۷۱۵	۳۹۱۵	۲۴۰۳	۱۵۱۲	۱۲۵	۱۲۵	۰
گلبرگہ شریف	۱۰۶۰۰۳۸	۵۳۳۳۹۳	۵۲۶۶۴۵	۱۲۱۳۹	۵۵۲۸	۶۶۱۱	۱۷۳۵۰	۱۲۴۸۱	۴۸۶۹	۴۴۰۷	۲۴۴۹	۱۹۵۸	۱۷۸۱	۱۲۲۴	۵۵۷	۳۸	۳۰	۸
عثمان آباد	۵۱۱۲۹۱	۲۴۸۰۳۹	۲۶۳۲۵۲	۹۴۹۵	۴۳۳۹	۵۱۵۶	۶۰۵۴	۱۸۶۶	۴۱۸۸	۱۷۶۵۴	۴۷۲۱	۱۲۹۳۳	۶۹۳	۵۴۳	۱۵۰	۲۹	۹	۲۰
رائچور	۸۸۰۳۱۸	۴۵۸۳۶۷	۴۲۱۹۵۱	۴۸۳۳	۱۹۳۷	۲۸۹۶	۱۲۲۳	۵۷۲	۶۵۱	۱۸۲۸۹	۵۹۲۰	۱۲۳۶۹	۷۴۲	۴۱۳	۳۲۹	۱۷	۱۰	۷
بیدر	۶۲۰۱۲۱	۳۰۹۲۸۸	۳۱۰۸۳۳	۸۸۲۵	۴۸۲۱	۴۰۰۴	۲۱۱۴۶	۱۰۳۸۸	۱۰۷۵۸	۰	۰	۰	۶۲۷	۴۴۴	۱۸۳	۲۲	۱۶	۵

تختۂ ضمیمہ نشان (۲) تارکین (حقیقی اعداد)

ضلع و خطۂ ولادت پیدائش	شمار شدہ																	
	ضلع			ضلع متصلہ اندرون ممالک محروسہ			دیگر حصص ممالک محروسہ			حصص متصلہ دیگر صوبہ جات			حصص غیر متصلہ دیگر صوبہ جات			بیرون ہند		
	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث	جملہ	ذکور	اناث
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
ممالک محروسہ سرکار عالی	۱۲۲۷۸۵۸۹	۶۲۳۶۹۲۰	۶۰۳۲۰۶۹	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۵۰۴۹۸	۱۷۰۳۹۰	۱۸۰۱۰۸	۱۴۳۹۲	۸۳۶۷	۶۰۲۵	۳۴۱	۲۷۷	۶۴
تلنگانہ	۶۲۵۱۹۸۷	۳۱۷۰۳۳۳	۳۰۸۱۶۵۴	۵۳۳۶۴	۲۹۴۴۱	۲۳۹۲۳	۱۴۸۵۷	۹۵۹۱	۵۲۶۶	تفصیل دستیاب نہیں ہوئی	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃
بلدہ حیدرآباد	۲۹۲۸۷۷	۱۴۴۶۳۵	۱۴۸۲۴۲	۵۱۸۷	۲۶۷۵	۲۵۱۲	۳۴۹۷۶	۲۴۸۹۳	۱۰۰۸۳									
اطراف بلدہ	۴۳۴۰۳۸	۲۲۲۹۵۹	۲۱۱۰۷۹	۱۶۲۴۶	۶۷۲۶	۹۵۲۰	۲۰۱۲۸	۹۹۱۵	۱۰۲۱۳									
ورنگل	۸۲۱۶۴۸	۴۱۴۳۵۱	۴۰۷۲۹۷	۱۲۰۱۴	۵۶۵۴	۶۳۶۰	۱۲۴۵۸	۸۰۹۶	۴۳۶۲									
کریم نگر	۱۱۰۵۳۳۳	۵۵۷۳۰۳	۵۴۸۰۳۰	۴۶۴۹۴	۲۳۵۱۶	۲۲۹۷۸	۱۴۵۴۰	۶۵۶۹	۷۹۷۱									
عادل آباد	۵۷۷۱۱۶	۲۸۹۸۱۶	۲۸۷۳۰۰	۲۹۸۱	۱۳۰۶	۱۶۷۵	۲۷۶۶	۱۶۵۲	۱۱۱۴									
میدک	۶۰۸۳۳۵	۳۱۲۳۶۰	۲۹۵۹۷۵	۸۶۷۰	۳۶۵۰	۵۰۲۰	۳۸۳۷۹	۱۶۳۶۹	۲۲۰۱۰									
نظام آباد	۴۸۵۱۲۱	۲۴۱۵۲۴	۲۴۳۵۹۷	۱۸۳۰۵	۹۵۰۷	۸۷۹۸	۱۴۱۲۸	۷۷۴۶	۶۳۸۲									
محبوب نگر	۷۲۲۳۸۲	۳۶۶۵۹۶	۳۵۵۷۸۶	۱۱۶۳۵	۴۸۶۸	۶۷۶۷	۱۹۹۸۸	۸۱۳۲	۱۱۸۵۶									
نلگنڈہ	۹۱۲۹۵۲	۴۶۸۳۰۱	۴۴۴۶۵۱	۲۲۵۰۱	۱۰۸۰۴	۱۱۶۹۷	۳۰۸۵۵	۱۳۲۶۹	۱۷۵۸۶									
مرہٹواڑی	۵۸۹۹۱۱۵	۳۰۰۰۲۲۷	۲۸۹۸۸۸۸	۲۹۵۹۲	۱۳۱۵۰	۱۶۴۴۲	۲۴۰۷۴	۱۴۰۷۸	۹۹۹۶									
اورنگ آباد	۹۹۰۶۶۱	۴۹۷۵۲۵	۴۹۳۱۳۶	۱۰۳۵۶	۳۹۷۳	۶۳۸۳	۱۱۳۰۱	۶۲۷۷	۵۰۲۴									
بیڑ	۶۴۴۸۲۷	۳۲۶۷۳۰	۳۱۸۰۹۷	۲۰۸۹۳	۱۰۷۴۰	۱۰۱۵۳	۶۵۸۴	۳۳۰۳	۳۲۸۱									
ناندیڑ	۶۲۰۸۴۰	۳۱۲۶۵۵	۳۰۸۱۸۵	۱۱۴۱۴	۶۱۹۷	۵۲۱۷	۷۵۸۳	۳۱۷۴	۴۴۰۹									
پربھنی	۷۰۸۱۱۲	۳۵۸۰۲۹	۳۵۰۰۸۳	۱۳۸۵۱	۷۱۹۴	۶۶۵۷	۲۶۱۹	۱۱۲۸	۱۴۹۱									
گلبرگہ شریف	۱۰۶۰۰۳۸	۵۳۳۳۹۳	۵۲۶۶۴۵	۱۵۲۵۲	۷۹۷۹	۷۲۷۳	۱۶۷۵۷	۷۷۵۱	۹۰۰۶									
عثمان آباد	۵۸۱۲۹۱	۳۰۸۰۳۹	۲۷۳۲۵۲	۱۵۸۸۶	۵۷۸۰	۱۰۱۰۶	۴۰۴۱	۱۹۱۰	۲۱۳۱									
رائچور	۸۸۷۳۱۸	۴۵۸۳۶۷	۴۲۸۹۵۱	۴۱۵۵	۱۷۷۵	۲۳۸۰	۲۸۴۰	۱۶۵۷	۱۱۸۳									
بیدر	۷۷۰۱۴۱	۳۹۱۲۸۸	۳۷۸۸۵۳	۱۲۶۹۹	۵۴۷۶	۷۲۲۳	۱۵۵۹۲	۸۲۹۵	۷۲۹۷									

تختہ ضمیمہ نشان (۳) نقل وطن درمیان خطہ ہائے قدرتی (حقیقی اعداد) بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء

خطۂ قدرتی ولادت		تعداد شمار شدہ در خطۂ قدرتی: تلنگانہ	تعداد شمار شدہ در خطۂ قدرتی: مرہٹواڑی
۱		۲	۳
تلنگانہ	سنہ ۱۹۲۱ء	۶۲۵۱۹۸۷	۶۸۳۳۱
	سنہ ۱۹۱۱ء	۶۵۳۴۴۶۱	۴۰۹۰۶
مرہٹواڑی	سنہ ۱۹۲۱ء	۵۳۶۶۶	۵۸۹۵۱۱۵
	سنہ ۱۹۱۱ء	۶۹۰۷۱	۶۴۶۹۵۲۵

تختہ ضمیمہ نشان (۴) نقل وطن درمیان ممالک محروسہ سرکار عالی و دیگر حصص ہند

صوبہ یا ریاست	واردین ملک سرکار عالی: سنہ ۱۹۲۱ء	واردین ملک سرکار عالی: سنہ ۱۹۱۱ء	واردین ملک سرکار عالی: تفاوت	تارکین ملک سرکار عالی سے: سنہ ۱۹۲۱ء	تارکین ملک سرکار عالی سے: سنہ ۱۹۱۱ء	تارکین ملک سرکار عالی سے: تفاوت	زیادتی (+) یا کمی (-) واردین بمقابلۂ تارکین: سنہ ۱۹۲۱ء	زیادتی (+) یا کمی (-) واردین بمقابلۂ تارکین: سنہ ۱۹۱۱ء
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
جملہ	۱۹۷۱۲۷	۱۵۳۱۱۷	۵۵۹۹۰-	۳۶۴۹۳۴	۳۰۶۹۳۴	۵۸۰۰۰+	۱۶۷۸۰۷-	۵۳۸۱۷-
صوبہ جات	۱۸۳۰۹۳	۲۲۹۳۸۵	۴۶۲۹۲-	۳۴۵۴۲۲	۲۹۹۶۰۵	۴۵۸۱۷+	۱۶۲۳۲۹-	۷۰۳۲۰-
اجمیر - مارواڑ	۲۹۴۶	۶۶۹۸	۳۷۵۲-	۲۱۰۸	۰	۲۱۰۸+	۸۳۸+	۶۶۹۸+
جزائر انڈمین و نکوبار	۲	۰	۲+	۴۴	۸۷	۴۳-	۴۲-	۸۷-
آسام	۵	۵	۰	۱۶۰	۱۱۹	۴۱-	۱۵۵-	۱۱۴-
بلوچستان	۰	۱۱۰	۱۱۰	۲۴۹	۷۶	۱۷۳+	۲۴۹-	۳۴+
بہار و اڑیسہ	۵۸۰	۱۷	۵۶۳	۳۷۱	۲۰۴	۱۶۷+	۲۰۹+	۱۸۷+
بنگالہ	۲۹۳	۷۱۶	۴۲۴-	۳۸۹	۲۴۴	۱۴۵+	۹۶-	۴۷۳+

تکملہ تختہ ضمیمہ نشان (۴) نقلِ وطن درمیان ممالک محروسہ سرکار عالی و دیگر حصص ہند

بمبئی	۶۰۴۶۸	۱۱۸۶۵۳	۵۸۱۸۵-	۲۰۶۸۴۲	۱۴۰۹۹۰	۶۵۸۵۲+	۱۴۶۳۷۴-	۲۲۳۳۷-
برما	۲۱۳	۱۸۵	۲۸+	۴۹۴	۱۵۷۵	۱۰۸۱-	۲۸۱-	۱۳۹۰-
صوبہ متوسط وبرار	۲۵۴۱۶	۲۰۹۴۵	۴۴۷۱+	۹۰۹۳۰	۹۲۷۳۱	۱۸۰۱+	۶۵۵۱۴-	۷۱۷۸۶-
کورگ	۱۵	۱	۱۴+	۲۸	۶۶	۱۳-	۱۳-	۶۵-
مدراس	۸۴۱۴۳	۶۷۸۲۱	۱۶۳۲۲+	۴۰۳۱۶	۶۰۶۹۲	۲۰۳۷۶-	۴۳۸۲۷+	۷۱۲۹+
صوبہ شمالی مغربی سرحدی	۲۳۷	۳۶۴	۱۲۷-	۳۲۹	۹۴	۲۳۵+	۹۲-	۲۷۰+
دہلی	۱۱۱۲	—	۱۱۱۲+	۳۵۱	-	۳۵۱+	۷۶۱+	.
پنجاب	۱۳۰۱	۴۴۷۰	۳۱۶۹-	۱۱۱۵	۱۳۷۸	۲۶۳+	۱۸۶+	۳۰۹۲+
صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ	۶۳۶۲	۹۳۹۹	۳۰۳۷-	۱۶۹۶	۱۳۴۹	۳۴۷+	۴۶۶۶+	۸۰۵۰+
ریاستین و افغانستان	۱۲۰۶۲	۱۹۷۲۹	۷۶۶۷-	۱۹۵۱۲	۷۳۲۹	۱۱۹۴۱+	۷۴۵۰-	۱۲۴۰۰+
بلوچستان (اضلاع و ممالک زیر انتظام)	۴۶	۷۱	۲۵-	.	.	.	۴۶+	۷۱+
بڑودا	۱۹۸	۲۰۴	۶-	۲۶۷	۱۶۴	۱۰۳+	۶۹-	۴۰+
ریاستہائے صوبہ بمبئی	۲۳۲	۱۷۷	۵۵+	۱۳۴۱۰	.	۱۳۴۱۰+	۱۳۱۷۸-	۱۷۷+
ریاستہائے متوسط ہند (دفتر وسطی ہند)	۵۱۱	۵۶۵	۵۴-	۲۹۳۹	۲۱۷۷	۷۶۲+	۲۴۲۸-	۱۶۱۲+
ریاستہائے صوبہ متوسط	—	۲	۲-	—	—	...	...	۲+
کوچین	—	۱۰	۱۰-	۹	—	۹+	۹-	۱۰+
کشمیر	۱۲	۸۳	۷۱-	۷	۱۱	۴-	۵+	۷۲+
میسور	۲۵۸۵	۳۸۷۶	۱۲۹۱-	۳۳۳۵	۴۳۴۲	۱۰۰۷-	۷۵۰-	۴۶۶-
ریاستہائے پنجاب	۳۱۷	۳۹۹	۸۲-	.	.	.	۳۱۷+	۳۹۹+
ریاستہائے راجپوتانہ	۸۰۴۶	۱۴۳۷۱	۶۳۲۵-	۴۳۵	۵۶۸	۱۳۳-	۷۶۱۱+	۱۳۸۰۳+
ٹراونکور	۳۰	۶	۲۴+	۵۰	۶۷	۱۷-	۲۰-	۶۱-
ریاستہائے صوبہ متحدہ	۸۱	۱۰۱	۲۰-	۴۰	.	۴۰+	۴۱+	۱۰۱+
علاقہ جات فرانس و پرتگال	۱۵۴	۲۸۸	۱۳۴-	.	.	.	۱۵۴+	۲۸۸+
ہند غیر مصرحہ	۱۸۱۸	۳۶۷۵	۱۸۵۷-	.	.	.	۱۸۱۸+	۳۶۷۵+

باب چہارم

مذہب

۷۹۔ اُمورِ عام۔ ابواب گزشتہ میں تعدادِ آبادی۔ وسعتِ مُلک پر اُس کی تقسیم ہر دہ سالہ مدت پر اُس کا تفاوت اور نقلِ وطن کی کیفیت وغیرہ کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ اب مُلک سرکارعالی کے باشندوں کے مذاہب اور مختلف جماعتہائے مذہبی کی تعداد میں جو تغیرات ہوئے ہیں اُن کا ذکر کیا جائیگا۔

۱۹۱۱ء کی رپورٹ میں یہ باب دو حصوں میں منقسم تھا۔ ایک حصہ اعداد و شمار اور اسی نوعیت کے دوسرے اُمور کے متعلق مخصوص تھا اور دوسرے میں مذہبی اعتقادات اور مراسم کے متعلق تفصیلی کیفیت درج کی گئی تھی لیکن اب کمشنر صاحب مردم شماری ہند نے ہدایت فرمائی ہے کہ "اس باب میں صرف اُنہیں اشخاص کی تعداد سے بحث کیجائے جو کسی مذہب کے پیرو شمار ہوئے ہوں لیکن اُن مذاہب کے عقائد مراسم اور فلسفہ کا جن کے وہ متبع ہوں کوئی ذکر نہ کیا جائے" یا بالفاظِ دیگر ہدایات یہ ہیں کہ یہاں صرف اعداد و شمار سے واسطہ رکھا جائے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ مختلف مذاہب کے معتقدات کے متعلق فضلاءِ مستند کے تحریرات و مباحث کا ایک ذخیرہ موجود ہے اور اس پر اضافہ کرنا ایک ناواقف فن کے لئے اور پھر ایک محدود وقت میں ممکن نہیں ہے پس حسبہ اس باب میں مختلف پیروان مذاہب کے اعداد و شمار پر انحصار کیا گیا ہے۔

وہلہ گزشتہ کی طرح اسوقت بھی اسکی کوشش نہیں کیگئی کہ عیسائیوں کے سوا دوسرے مختلف مذاہب کے فرقوں کے متعلق مواد فراہم کیا جائے۔ تختہ جات مردم شماری کے خانہ "مذہب" کی خانہ پُری کے متعلق شمار کنندوں کو بالفاظِ ذیل ہدایت دیگئی تھی۔ "اس میں وہی مذہب درج کیا جائے جو ہر شخص بیان کرے مثلاً ہندو مُسلم سکھ جین عیسائی پارسی عیسائیوں کی صورت میں مذہب کے تحت فرقہ مذہبی بھی درج کرنا چاہیے۔ اقوام قدیمہ کے متعلق جو ہندو مُسلمان عیسائی وغیرہ نہ ہوں انکی قوم کا نام اس خانہ میں درج کیا جائے"۔ غرضکہ اس طرح کے مجملاً ترتیب دادہ معلومات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں پر ہر ایک مذہب کے (خواہ وہ قدیمہ ہو یا وسطی یا جدیدہ ہو) پیرو موجود ہیں اور کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو دینیات میں اس حد تک بلند پایہ (یا تنزل یافتہ) ہو گیا ہو کہ وہ اپنے مذہب کو "دہریت" یا "لا ادریت" یا اسی قبیل کے کسی خیالی اعتقاد سے موسوم کرے۔

۸۰۔ جدول اعداد و شمار۔ اعداد و شمار متعلقہ مذہب مندرجہ امپیریل ٹیبل ہائے نمبر ۵ و ۶ سے قصباتی رقبہ جات میں

مذاہب کی تقسیم اور کل ملک سرکار عالی اور ہر ضلع میں مختلف پیروان مذاہب کی حقیقی تعداد واضح ہوگی۔ امپریل ٹیبل نمبر (۱۵) بالکلیہ عیسائی آبادی سے تعلق رکھتا ہے جس میں اسکی تقسیم بلحاظ قومیت و فرقہ ہائے مذہبی دکھائی گئی ہے۔ اسٹیٹ ٹیبل نمبر ۲ میں تعلقات کی آبادی کی تفصیل بلحاظ مذاہب و تعلیم ظاہر کی گئی ہے۔ اس مضمون کے متعلق اہم امور کے نتائج مستخرجہ تختہ جات ضمیمہ ملحقہ باب ہذا میں درج کئے گئے ہیں۔ ان کے منجملہ تختہ جات ضمیمہ نشان ۱ و ۲ میں حالیہ اور سابقہ مردم شماری کے متناسبہ اور متقابلہ اعداد درج ہیں اور تختہ ۳ میں عیسائی آبادی کے ہر دہ سالہ مدت کے تفاوت کو ظاہر کیا گیا ہے۔ تختہ ضمیمہ نشان (۴) میں آبادی کی تقسیم دیہاتی اور قصباتی رقبہ جات میں بلحاظ مذہب کی گئی ہے۔ اور تختہ (۵) میں جو اس دفعہ میں پہلی بار مرتب کیا گیا ہے تہذیب یافتہ اقوام قدیمہ کی تعداد اور تناسب کا مقابلہ ہنود کی آبادی کے ساتھ کیا گیا ہے۔

۱۸۔ عام تقسیم آبادی بلحاظ مذہب ۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں ایسے مذاہب کی حقیقی اور متناسبہ تعداد کا اندراج کیا گیا ہے جنکے پیرو ملک سرکار عالی میں (۲۰۰۰۰) سے زائد ہیں۔ حسب معمول ہنود کی تعداد غالب ہے کیونکہ وہ جملہ آبادی کا فیصد (۸۵) حصہ ہیں۔ اسکے بعد مسلمانوں کا درجہ ہے اور وہ جملہ آبادی کے (۱۰) فیصد ہیں۔ اقوام قدیمہ اور عیسائی علی الترتیب جملہ آبادی کے مقابلہ میں فیصد (۳) اور (۵) ہیں

مذہب	تعداد	تناسب فی دس ہزار نفوس آبادی
ہندو	۱٬۰۶٬۵۶٬۴۵۳	۸۴۴۵
مسلمان	۲۹۸٬۲۷۷	۱۰۴۱
اقوام قدیمہ	۴۳٬۰۴۸	۳۴۵
عیسائی	۲۲٬۶۵۶	۵۰

بقیہ مذاہب کے منجملہ جینیوں کی تعداد (۲۱۸۵۴) ہے۔ سکھ (۵۴۷۵) پارسی (۱۴۹۰) آریا سماجی (۵۴۵) برہمو سماجی (۲۵۸)۔ بودھ (۱۰) اور یہودی (۴) ہیں۔ چونکہ مختلف مذاہب کے ناموں کے مفہوم میں اس دہ سالہ عرصہ میں کوئی تغیر نہیں ہوا اس لئے ان اعداد کا مقابلہ سابقہ دہ سالہ اعداد سے کیا جا سکتا ہے بلکہ سرکار عالی کے ہر خطہ قدرتی اور اضلاع کے مختلف مذاہب کی متناسبہ تعداد نقشہ ملحقہ سے ظاہر ہوگی۔

۸۲۔ ہنود ۔ فی مربع میل (۱۵۱) نفوس کے منجملہ (۱۲۹) ہنود (۱۶) مسلمان (۵) اقوام قدیمہ اور بقیہ عیسائی اور دیگر مذاہب کی جماعتیں ہیں کل ملک سرکار عالی کی آبادی کے ہر ہزار نفوس میں (۸۴۵) ہنود ہیں اور دوسرے مذاہب کے پیرووں کے مقابلہ میں ان کی تعداد غالب ہے۔ ہنود کا سب سے زیادہ تناسب ضلع کریم نگر میں ہے جہاں آبادی ضلع کے اعتبار سے ہر ہزار نفوس میں (۹۴۴) ہنود ہیں اور بلحاظ خطہ بائے ملک بمقابلہ مرہٹواڑی کے تلنگانہ میں نسبتاً زیادہ ہیں۔ باستثناء بلدہ تلنگانہ کے (۸) اضلاع کے منجملہ (۶) اضلاع میں اور مرہٹواڑی کے اسی قدر اضلاع کے منجملہ (۵) اضلاع میں ہنود کا تناسب جملہ ملک سرکار عالی کے اوسط تناسب سے بڑھا ہوا ہے تلنگانہ میں سب سے کم تناسب (فی ہزار ۸۰۴) ورنگل میں ہے اور مرہٹواڑی میں سب سے ادنی تناسب (فی ہزار ۷۹۰) گلبرگہ میں ہے بقیہ تین اضلاع جن میں ہنود کی آبادی کا تناسب کم ہے وہ عادل آباد۔ بیدر اور اورنگ آباد ہیں جہاں فی ہزار آبادی علی الترتیب (۸۰۷) و (۸۳۱) و (۸۴۱) ہنود ہیں۔ مجموعی طور پر لحاظ کیا جائے تو بلدہ حیدرآباد میں ... شکل ارتسامی صفحہ ... پر درج ہے۔

شکل ارتسامی باظہار تعداد متبعین مذاہب مختلفہ ممالک محروسہ سرکار عالی



ہنود کا تناسب بہت کم ہے یعنی فی ہزار (۵۲۳)۔ اس کا سبب بلاشبہ بلدہ کی بین القومی نوعیت ہے جہاں مختلف اہلِ مذاہب ہندوستان کے مختلف حصوں سے باغراض ملازمت یا تجارت کے لئے چلے آتے ہیں۔

۸۳۔ مسلمان ۔ مسلمانوں کی طرف نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جملہ آبادی کے ہر ہزار نفوس کے منجملہ (۱۰۴) مسلمان ہیں۔ تلنگانہ سے بلدہ کو خارج کر دیا جائے تو اون کی تعداد بمقابلہ تلنگانہ کے (۸۹ فی ہزار) مرہٹواڑی میں (۱۲۰ فی ہزار) زیادہ ہے۔ بلدہ میں اون کی بہت کثرت ہے جہاں اون کا تناسب (۴۳۱) فی ہزار نفوس آبادی سے بھی زیادہ پڑتا ہے۔ ممالک محروسہ سرکار عالی کی اوسط تعداد مسلمانان کے اعتبار سے تلنگانہ میں صرف ایک ضلع اطراف بلدہ اور مرہٹواڑی میں اضلاع اورنگ آباد۔ ناندیڑ۔ گلبرگہ و بیدر میں مسلمانوں کا تناسب بڑھا ہوا ہے۔ کریم نگر میں جہاں ہنود کی آبادی کا تناسب سب اضلاع سے بڑھا ہوا ہے مسلمانوں کا تناسب سب سے گھٹا ہوا (۴۱ فی ہزار) ہے۔

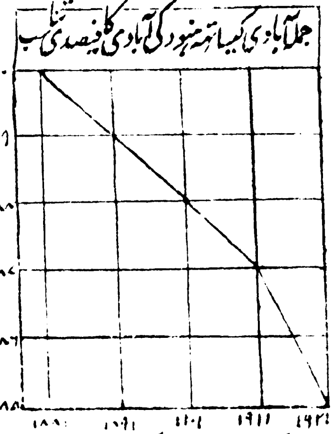
۸۴۔ اقوام قدیمہ جملہ آبادی میں اقوام قدیمہ کی تعداد اوسطاً فی ہزار نفوس صرف (۳۵) کے قریب ہے انکا تناسب تلنگانہ میں (۴۶) اور اوس کے بالمقابل مرہٹواڑی میں (۲۳) ہوتا ہے بلدہ میں یہ قطعاً بہت ہی کم نظر آتے ہیں برخلاف اس کے تلنگانہ کے اضلاع عادل آباد و ورنگل میں یہ اقوام بہ تعداد کثیر پائے جاتے ہیں جہاں اون کا تناسب جملہ آبادی ضلع میں فی ہزار افراد علی الترتیب (۱۳۷) و (۱۲۴) ہوتا ہے۔ مرہٹواڑی میں اُن کا سب سے زیادہ تناسب فی ہزار (۴۳) گلبرگہ شریف میں اور سب سے کم فی ہزار (۵) عثمان آباد میں پایا جاتا ہے۔

۸۵۔ عیسائی جملہ آبادی میں فی ہزار صرف (۵) عیسائی ہیں۔ اور اون کی تعداد کثیرہ کا مرکز بلدہ ہے اس کا بڑا سبب بلارم ہے (جو ہندوستان کی سب سے بڑی چھاؤنیوں میں شمار ہوتی ہے اور جس کا شمول باغراض مردم شماری بلدہ کے تحت ہوا ہے) برطانوی فوجوں کا قیام ہے۔ علاوہ اس کے بعض قدیم ادارہ جات تبلیغی مثلاً مدارس و دار الیتامی بھی بلدہ ہی میں واقع ہیں۔ اس طرح بلدہ کی کل آبادی کا (۳) فیصد حصہ عیسائیت کا پیرو ہے۔ بلدہ کے بعد تلنگانہ میں اضلاع ورنگل۔ نلگنڈہ اور میدک میں اور مرہٹواڑی میں ضلع اورنگ آباد میں جو تبلیغی جدوجہد کے مراکز ہیں عیسائیوں کی تعداد زیادہ ہے جہاں ان کا تناسب فی ہزار آبادی ضلع پر علی الترتیب (۱۲)۔ (۱۱)۔ (۱۰) اور (۷) ہوتا ہے۔

۸۶۔ دیگر مذاہب جملہ آبادی میں ہندو۔ مسلمان اقوام قدیمہ اور عیسائیوں کی تعداد تقریباً (۹۹) فیصد ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ دیگر مذاہب کے متبعین کی تعداد بالکل خفیف ہے اور وہ کم و بیش بلدہ ہی تک محدود ہے۔

۸۷۔ تفاوت تعداد و تناسب ہنود

ہنود کی تعداد میں گو کہ سنہ ۱۸۸۱ء کے مقابلہ میں فیصد (۱۹٫۸) کی زیادتی ہوئی ہے۔ لیکن سابقہ مردم شماری کے لحاظ سے فیصد (۸٫۳) کا انحطاط ہوا ہے۔



جملہ آبادی کیساتھ ہنود کی آبادی کا فیصدی تناسب

نقشہ ارتسامی مندرجہ حاشیہ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ ہر دہ سالہ زمانہ میں تفاوت آبادی ہنود کا فیصدی تناسب جملہ آبادی ممالک محروسہ کے ساتھ کیا رہا ہے۔ اور اس کے بالمقابل تختہ مندرجہ حاشیہ سے یہ ظاہر ہوگا کہ آبادی ہنود کی تعداد میں بمقابلہ تغیرات جملہ آبادی ملک سرکار عالی ہر دہ سالہ مدت میں کیا تفاوت پیدا ہوتا رہا۔ دونوں نقشہ ارتسامی اور تختہ سے یہ عیاں ہوتا ہے کہ جملہ آبادی کے لحاظ سے ہنود کا تناسب سنہ ۱۸۸۱ء سے مسلسل انحطاط پذیر ہے۔ نیز یہ کہ جس کسی مردم شماری کی درمیانی مدت میں ملک سرکار عالی کی جملہ آبادی میں بمقابلہ اعداد مردم شماری گذشتہ اضافہ ہوا ہے تو ہنود کی آبادی کا اضافہ نسبتاً کم رہا ہے۔ اور جب آبادی میں کمی رونما ہوئی ہے تو ہنود کی آبادی کی کمی نسبتاً زیادہ رہی ہے۔ بالفاظ دیگر اس مطلب کو یوں ادا کیا جا سکتا ہے کہ اچھے سنین میں آبادی ہنود کی رفتار ترقی اسقدر نہیں رہی جسقدر کہ ملک سرکار عالی کی جملہ آبادی کی رہی ہے اور ناقص سنین میں اُس کے نقصانات جملہ آبادی کے مقابلہ میں نسبتاً زیادہ رہے ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ سنہ ۱۸۸۱ء میں ہر دس ہزار نفوس کے منجملہ ۹۰۳۳ (یا بعد اخراج اقوام قدیمہ ۸۴۷۸) ہنود تھے۔ اور اب اون کا تناسب دس ہزار میں (۸۵۴۴) رہگیا ہے۔ ہر دس ہزار نفوس میں اس (۴۸۹) افراد کی کمی کا سبب یہی ہے کہ دوسرے مذاہب میں حسب صراحت حاشیہ نسبتاً اضافہ ہوا ہے۔ یہاں اس کا ذکر ضروری ہے کہ اقوام قدیمہ کی تعداد میں جو معتد بہ اضافہ ظاہر ہوا ہے اوس کی وجہ یہ ہے کہ سنہ ۱۸۹۱ء میں پہلی مرتبہ اقوام قدیمہ کی علیحدہ درجہ بندی کی گئی اور اسی لئے تختہ کے اعداد اقوام قدیمہ کے اوسط تناسب کو ظاہر کرتے ہیں جو سنہ ۱۹۲۱ء میں ہر دس ہزار

تفاوت — آبادی ہنود	تفاوت — جملہ آبادی	زمانہ
+ ۱۵٫۹	+ ۱۷٫۲	سنہ ۱۸۸۱ء تا سنہ ۱۸۹۱ء
− ۴٫۳	− ۳٫۴	سنہ ۱۸۹۱ء تا سنہ ۱۹۰۱ء
+ ۱۷٫۷۱	+ ۲۰٫۰	سنہ ۱۹۰۱ء تا سنہ ۱۹۱۱ء
− ۸٫۳	− ۶٫۸	سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء

مناسبہ بیشی یا کمی فی دس ہزار نفوس از سنہ ۱۸۸۱ء	مذہب
− ۴۸۹	ہندو
+ ۱۰۱	مسلمان
+ ۳۴۵	اقوام قدیمہ
+ ۳۶	عیسائی
+ ۵	جینی
+ ۲	دیگر

نفوس آبادی کے منجملہ اون کو حاصل تھی۔ اقوام قدیمہ کے بعد زیادہ اضافے مسلمان اور عیسائیوں میں رونما ہوئے ہیں۔

۸۸۔ مقابلہ تفاوت آبادی ہنود و جملہ آبادی بلدۂ حیدرآباد اور مختلف اضلاع ملک سرکار عالی

سرکار عالی کی ہندو آبادی میں بدوران سنہ ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء جو تغیرات فیصدی ہوئے ہیں اون کا مقابلہ ملک سرکار عالی کی مجموعی آبادی کے مماثلہ اعداد کے ساتھ تختہ مندرجہ حاشیہ میں کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اضلاع عادل آباد و ورنگل کی ہندو آبادی میں علی الترتیب (۹٫۰) اور (۸٫۲) فیصد ترقی ہوئی ہے۔ اور بقیہ کل اضلاع اور بلدہ حیدرآباد میں کمی واقع ہوئی ہے۔ چونکہ ملک سرکار عالی کی آبادی میں ہنود بکثرت ہیں اس لئے مختلف حصص ملک میں اون کے تفاوت کی ترتیب کم و بیش جملہ آبادی کے تغیرات کے مطابق ہے۔ بلدہ اور اضلاع کی جملہ آبادی کے حقیقی تفاوت ظاہر کرنیوالے

ضلع	تفاوت بدوران سنہ ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء		ضلع	تفاوت بدوران سنہ ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	
	آبادی ہنود	جملہ آبادی		آبادی ہنود	جملہ آبادی
بلدہ حیدرآباد	-۱۹٫۲	-۱۹٫۴	اورنگ آباد	-۱۸٫۲	-۱۶٫۴
اطراف بلدہ	-۳٫۴	-۰٫۴	بیڑ	-۲۶٫۳	-۲۴٫۸
ورنگل	+۲۱٫۸	+۲۱٫۲	ناندیڑ	-۷٫۰	-۳٫۶
کریم نگر	-۳٫۷	-۳٫۱	پربھنی	-۵٫۴	-۱٫۷
عادل آباد	+۵٫۹	+۵٫۶	گلبرگہ شریف	-۹٫۰	-۷٫۶
میدک	-۷٫۲	-۵٫۰	عثمان آباد	-۴٫۴	-۴٫۰
نظام آباد	-۱۳٫۶	-۱۱٫۷	رائچور	-۹٫۶	-۷٫۴
محبوب نگر	-۱٫۷	+۰٫۲	بیدر	-۱۲٫۵	-۵٫۷
نلگنڈہ	-۸٫۸	-۸٫۴			

اعداد ملاحظہ کئے جائیں تو معلوم ہوگا کہ بجز بلدہ اور ضلع اطراف بلدہ کے ملک سرکار عالی کے ہر مقام میں ہنود کی آبادی کا انحطاط بمقابلہ جملہ آبادی کے انحطاط کے زیادہ ہوا ہے نیز یہ کہ اضلاع مرہٹواڑی میں تلنگانہ سے زیادہ نقصان رونما ہوا ہے جیسا کہ اس امر واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہنود کا تناسب ۱۹۱۱ء فی ہزار آبادی کے مقابلہ میں تلنگانہ میں بمقدار (۵) گھٹا ہے تو مرہٹواڑی میں (۲۴) سے زیادہ انحطاط پذیر ہوا ہے۔ اس تناسب میں سب سے زیادہ انحطاط گلبرگہ میں واقع ہوا ہے جہاں کی ہندو آبادی کا تناسب فی ہزار سنہ ۱۹۱۱ء کے (۸۴۳) سے تنزل پاکر سنہ ۱۹۲۱ء میں (۷۹۸) پر آگیا ہے یا بالفاظ دیگر اس تناسب میں فی ہزار (۴۵) کی کمی واقع ہوگئی ہے۔ اورنگ آباد۔ عثمان آباد اور بیڑ میں علی الترتیب (۳) و (۱۱) و (۱۸) فی ہزار کی کمی ہے اور بقیہ اضلاع مرہٹواڑی میں فی ہزار (۲۲) سے (۳۳) تک کمی آئی ہے تلنگانہ میں اس اعتبار سے سب سے زیادہ کمی عادل آباد میں ہے (۲۷ فی ہزار) اوس کے بعد محبوب نگر اور نظام آباد پڑتے ہیں جہاں ہر ایک میں فی ہزار (۱۷) کی کمی رونما ہوئی ہے اور اطراف بلدہ۔ کریم نگر اور میدک میں فی ہزار (۵) سے کم کی کمی ہوئی ہے۔ وہ اضلاع جن میں سنہ ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں آبادی

ہنود کے تناسب میں اضافہ ہوا ہے صرف ورنگل (فی ہزار ۵) اور نلگنڈہ (فی ہزار ۳) ہیں اور یہ دونوں تلنگانہ میں واقع ہیں۔

۸۹۔ آبادی ہنود میں انحطاط کے اسباب

مختلف اسباب جو ملک سرکار عالی کی آبادی ہنود کی ترقی میں حارج ہوتے ہیں چار عنوانوں کے تحت لائے جا سکتے ہیں (۱) ۱۸۹۱ء کے بعد سے اقوام قدیمہ کی علیحدہ درجہ بندی (۲) تبدیل مذہب (۳) ترک وطن (۴) مراسم تمدنی۔ اب ہر عنوان کے متعلق علیحدہ علیحدہ بحث کیجاتی ہے۔

۹۰۔ ہنود اور اقوام قدیمہ کی تفریق

۱۸۹۱ء کی رپورٹ مردم شماری میں نہیں معلوم یہ کیوں لکھا گیا ہے کہ گونڈ بھیل اور دیگر اقوام قدیمہ کے اعداد ہنود میں شامل کر دئے جانے کی وجہ سے علیحدہ ہماری نہیں ہوئے۔ اور پھر کیوں رپورٹ ہائے مابعد میں اس بیان کا اعادہ کیا گیا کہ ہنود سے اقوام قدیمہ کی تفریق پہلی مرتبہ ۱۸۹۱ء میں عمل میں آئی حالانکہ رپورٹ مردم شماری بابتہ ۱۸۸۱ء کی جلد دوم متعلقہ تختہ جات کے تختہ نشان (۸) سے ظاہر ہوگا کہ اقوام قدیمہ کے اعداد و شمار اگرچیکہ ہنود میں شامل ہوئے ہیں لیکن ان تمام اقوام کی جن کو غیر ہندو یا اقوام قدیمہ شمار کیا گیا ہے عنوان "ہندو" کے تحت علیحدہ علیحدہ تفصیل درج کی گئی ہے۔ اس کا تذکرہ یہاں ضروری ہے کہ یہ اقوام جن کی تعداد ۱۸۸۱ء میں (۲،۴۵،۳۱۸) تھی اور جو فی دس ہزار آبادی (۲۴۹) کا تناسب رکھتے تھے کل کے کل صحیح مفہوم میں قدیمہ نہیں ہیں اور ان میں سے بعض مردم شماری ہائے مابعد میں ہنود میں شمار کئے گئے ہیں۔ چنانچہ منجملہ ان (۲۶) اقوام کے جو اوس وقت قدیمہ شمار کی گئی تھیں اب صرف (۱۱) قومیں ایسی ہیں جو قدیمہ کی نوعیت میں آتی ہیں اور بقیہ کے منجملہ (۱۲) ہنود میں شامل ہیں اور ۳ (بیناڈو۔ کورکو اور اموجی) کا ممالک محروسہ میں وجود نہیں ہے یا یہ کہ اقوام قدیمہ میں کسی نے بھی اپنی قومیت کے محاذی ان تینوں ناموں میں سے کسی ایک کا بھی اندراج نہیں کرایا۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۸۸۱ء میں اقوام قدیمہ کی تعداد اور اون کا تناسب فی دس ہزار آبادی اس قدر ارفع تھا کہ اوس کے بعد کی تینوں دہ سالہ مدتوں میں اون کی تعداد اس عدد کے قریب تک بھی نہیں پہونچی۔ لہذا باغراض مقابلہ صرف ۱۸۹۱ء کے اعداد سے کام لیا گیا ہے۔

۱۸۹۱ء کے بعد سے ہنود اور اقوام قدیمہ کا درمیانی خط فاصل ہر مردم شماری میں زیادہ صحت کے ساتھ کھینچا جانے لگا ہے۔ اقوام قدیمہ کی اس درجہ بندی سے جس میں بہ تعداد کثیر اندراج ہونے لگے ہیں بلاشبہ آبادی ہنود متاثر ہوتی ہے۔ اس کی بہترین توضیح اس طرح ہوسکتی ہے کہ حسب صراحت

تعداد افراد اقوام قدیمہ در سنہ ۱۹۱۱ء	۲٫۸۵٫۷۲۲
منہا ۶٫۸ فیصد	۱۹٫۴۲۹
محصلہ تعداد اقوام قدیمہ	۲٫۶۶٫۲۹۳
اطلاع یافتہ تعداد اقوام قدیمہ	۲٫۴۳٫۰۴۸
تعداد ہنود جو بطور اقوام قدیمہ قلمبند ہوئے	۱٫۶۲٫۴۵۵

حاشیہ سنہ ۱۹۱۱ء کے اقوام قدیمہ کے اعداد لئے جائیں اور اون میں سے فیصد (۶٫۸) منہا کر دئے جائیں (اس لئے کہ درمیانی مدت دہ سالہ میں ملک کی جملہ آبادی میں اسی حد تک کمی واقع ہوئی ہے) تو جو اعداد حاصل ہوں گے (۲٫۶۶٫۲۹۳) وہ اسی قیاس کی بناء پر سنہ ۱۹۲۱ء میں اقوام قدیمہ کی حقیقی تعداد قرار پائیں گے لیکن چونکہ اعداد قلم بند شدہ (۲٫۴۳٫۰۴۸) یا فیصد (۶۱) سے زیادہ ہیں تو یہ زیادتی انہیں اعداد کے شمول سے حاصل ہوئی ہوگی جو سابقہ مردم شماریوں میں ہنود میں شریک رہے ہوں گے۔ اب اگر ہم اعداد محصلہ اور اعداد اصلاح یافتہ کے تفاوت (۱٫۶۲٫۴۵۵) کو سنہ ۱۹۲۱ء کے جملہ اعداد ہنود میں شامل کریں تو اس کا نتیجہ (۱۲٫۰۲۰۸) حاصل ہوتا ہے جو آبادی ہنود کے اعداد قرار پاتے ہیں بشرطیکہ اقوام قدیمہ اور ہنود کا نازک فرق موخر الذکر کو اتنے کثیر نفوس سے محروم نہ کرے۔ ان اعداد کا مقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء کی جملہ آبادی ہنود کے اعداد سے بعد اخراج اقوام قدیمہ شمار شدہ کیا جائے تو فیصد (۶٫۹) کی کمی معلوم ہوتی ہے جو ملک سرکار عالی کی جملہ آبادی کے عام انحطاط کے تناسب سے کچھ ہی زیادہ ہے۔ اس سلسلہ میں اس کا ذکر کر دیا جا سکتا ہے کہ مذہب ہنود کو اقوام قدیمہ کے خارج کر دینے سے جو نقصان پہونچتا ہے اوس کی تلافی ایک حد تک اس طرح ہو جاتی ہے کہ یہی اقوام بتدریج ہنود میں جذب ہوتے جاتے ہیں جیسا کہ فقرۂ ذیل سے واضح ہوگا۔

۹۱ تبدیل مذہب

اگرچہ کہ مذہب ہنود غیر تبلیغی ہے اور اوس کا اصولی مسئلہ ہے کہ کوئی شخص جب تک کہ وہ پیدائشی ہندو نہ ہو ہندو نہیں ہو سکتا۔ لیکن تاہم ایک اعتبار سے وہ اکتسابی ہے اور اقوام قدیمہ کے طبقہ سے استفادہ کرتا ہے جیسا کہ آگے چلکر ظاہر ہوگا کوئی قدیم قوم جب ہندوانہ اثرات میں آتی ہے تو وہ رفتہ رفتہ کچھ سمجھ بوجھکر اور کچھ نادانستہ ہندوانہ خیالات اور تعصبات قبول کر لیتی ہے اور ہنود کے تہواروں میں حصہ لینے لگتی ہے۔ اس حالت پر جب ایک عرصہ گذر جاتا ہے تو ان اقوام قدیمہ اور اون کے ہمسایہ ہنود کے درمیان تمدنی رسم و رواج اور ظاہری مراسم مذہبی کی تفریق روز بروز کم ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ بالآخر خود یہ اقوام قدیمہ اور اون کے ہمسایہ باشندے بھی اون کو پورا ہندو سمجھنے لگتے ہیں بعض اوقات ایک ہی قوم دو شعبوں میں منقسم ہوتی ہے ایک تو وہ جو ہندو بن گئی ہے اور دوسرا

وہ جو ہنوز قدیم اعتقادات پر قائم ہے۔ مثلاً ملک سرکار عالی کے (۰۰۰ء۳۰ سے) زائد باردیوں نے اپنے آپ کو ہندو لکھوایا ہے اور صرف (۵،۳۰۰) نے اپنی قوم کا نام درج کرایا ہے اور اقوام قدیمہ میں اون کا شمار ہوا ہے ہندو مذہب میں اس نوعیت کے اضافہ کا اندازہ اقوام قدیمہ کے اعداد اور اون کی بولیوں کے تجربے سے کیا جا سکتا ہے۔ جدول مندرجہ حاشیہ میں اقوام قدیمہ کی تعداد کا مقابلہ انہیں کی زبان بولنے والوں کی تعداد سے کیا گیا ہے۔ ان اعداد سے ظاہر ہوگا کہ اپنے ہمسایہ ہنود کے اثر میں آکر اقوام قدیمہ نے کس حد تک رفتہ رفتہ اپنے عادات اور مراسم کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ اپنی بولی بھی چھوڑ دی ہے اور اپنے ہمسایوں کی زبان اختیار کر لی ہے۔

نام اقوام قدیمہ	جملہ تعداد	تعداد نفوس جو اپنی قومی بولی بولتے ہیں۔
بھیل	۱۳,۷۲۴	۳,۹۱۵
گونڈ	۹,۸۷۶	
کوٹیا	۲۵,۰۲۹	۶۹,۲۰۰
لمباڑا	۲,۲۳,۷۷۹	۱,۳۲,۶۲۴
یرکلا	۲۰,۳۸۵	۱۰,۷۵۸

ہندو آبادی کا یہ آہستہ اور رعیارانہ اضافہ ایک بڑی حد تک اوس نقصان سے متوازن ہو جاتا ہے جو ہنود کے دوسرے مذاہب میں داخل ہو جانے سے عائد ہوتا ہے۔ گو کہ اس وقت اون اشخاص کی تعداد میں جنھوں نے اپنے آپ کو آریا یا برہمو درج کرایا ہے ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں بہت اضافہ ہے لیکن تاہم وہ تعداد بجائے خود اس قدر جزوی ہے کہ اوس سے ہنود کے اعداد و شمار پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ اسی طرح ملک سرکار عالی میں ہنود بہت شاذ و نادر داخل اسلام کئے جاتے ہیں کیونکہ اہل اسلام میں کوئی قومی تبلیغی تحریک موجود نہیں ہے۔ البتہ تبدیل مذہب کرانے میں صرف مذہب عیسوی ہی ہے کہ جس کی طرف سے سعی بلیغ کیجاتی ہے اور جو افراد مذہب عیسوی اختیار کرتے ہیں وہ بالعموم ہندو جماعت کے ادنی طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور اون کو اپنا آبائی مذہب ترک کرنے سے کوئی نقصان نہیں پہونچتا کیونکہ جب تک کہ وہ گروہ ہنود میں شامل رہتے ہیں بدقسمتی سے ذات پات کے قیود اون کو محنت طلب غیر یقینی اور بے توقیر ذرائع معاش کی پھٹکار میں مبتلا رکھتے ہیں اور جب تک اون کا تعلق اوس ذات سے قائم ہے اون ذرائع میں تبدیلی اون کے امکان سے خارج ہے۔ اون کو تعلیم کے برکات سے محروم رکھا جاتا ہے اور چھوت چھات کا حکم اون میں احساس پیدا کراتا ہے کہ وہ اپنے سے زیادہ خوش نصیب ہمسایہ کے مقابلہ میں نہایت معمولی سرشت کے ہیں۔ لیکن برخلاف اس کے اون میں سے جو کوئی مذہب عیسوی قبول کر لیتا ہے

تو اوس کو مادی نفع تعلیمی سہولتوں کی شکل میں پہونچنے لگتا ہے اور اوس کو بعزت زندگی شروع کرنیکے بہتر مواقع حاصل ہو جاتے ہیں چنانچہ وہ ایک دستکار یا کاشتکار بن سکتا ہے یا آنکہ عملی مشاغل میں مصروف ہو سکتا ہے۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ وہ اپنی قابل نفرت ذات کا نام چھوڑکر عیسوی جماعت میں اپنی شخصیت ثابت کر سکتا ہے۔ وہ اپنے دینی پیشوا سے دنیادی معاملات میں نمایندگی کرا سکتا ہے اور عہدہ داران سرکاری کے سامنے اپنے معاملات وضاحت کیساتھ پیش کرا سکتا ہے۔ غرض کہ "یہ اسفل طبقات" ہندیت کے عائد کردہ غلامانہ قیود سے آزاد ہونے کی طرف زیادہ میلان رکھتے ہیں اور خاص کر ایسی صورتوں میں جب کہ وہ اپنے ہی عزیز و اقارب کو دیکھتے ہیں کہ عیسائیت قبول کرتے ہی اون کی حیثیت کتنی ارفع ہو جاتی ہے۔ اس لئے اون کو عیسائی مبلغین میں ایک خاص کشش معلوم ہوتی ہے اور مبلغین بھی اس طبقہ اسفل سے بالخصوص بزمانہ قحط جب کہ مصائب کا سامنا رہتا ہے ایک کثیر تعداد کو عیسائی بنا لینے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

اس دہ سالہ دوران میں جن لوگوں نے مذہب عیسوی قبول کیا اون کی تعداد کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ باوجود ملک کی مجموعی آبادی کے فیصد (۶،۸) انحطاط کے دیسی عیسائی جماعت فیصد (۲۳) کے اضافہ سے مستفید ہوئی۔ سنہ ۱۹۱۱ء کی مردم شماری میں دیسی عیسائیوں کی تعداد (۴۲۹۰۸) تھی اور اگر اس جماعت میں بھی اوسی قدر انحطاط ہوا ہوتا جتنا کہ ملک سرکار عالی میں بالعموم ہوا ہے تو سنہ ۱۹۲۱ء میں اون کی تعداد (۸۶،۷۲۴) ہونی چاہئے تھی نہ کہ (۲۹۷،۶۵) جیسا کہ شمار سے معلوم ہوا پس یہ (۱۴۹۴۳) نفوس کا اضافہ بالخصوص تبدیل مذہب ہی کے باعث ہوا ہے۔ اور چونکہ یہ کل تعداد یا اس کا ایک کثیر حصہ جماعت ہنود ہی سے آیا ہوگا (کیونکہ دوسرے مذاہب کے پیرو بہت شاذ و نادر عیسائیت قبول کرتے ہیں) اس لئے یہ سمجھنا چاہئے کہ ہنود میں اوسی قدر نفوس کم ہو گئے سنہ ۱۹۱۱ء کی ہندو آبادی پر اس کا حساب لگایا جائے تو فیصد صرف (۰،۱۲) کا نقصان ٹھہرتا ہے لیکن بہر حال یہ ایسی حقیقت ہے جو بہر صورت قابل لحاظ ہے۔

۹۲ ترک وطن کا اثر گذشتہ ابواب میں بیان کیا جا چکا ہے کہ گذشتہ دہ سالہ مدت میں آکر بسنے والوں سے تارکین وطن کی تعداد بڑھی ہوئی رہی ہے گو یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ ان میں ہنود کا تناسب کس قدر تھا کیونکہ تختہ متعلقہ مقام ولادت میں بلحاظ مذہب اندراجات نہیں ہوئے ہیں لیکن دوسرے مذاہب کے متبعین کے مقابلہ میں ہنود کے تعدادی غلبہ کا لحاظ کرتے ہوئے یہ قرین قیاس ہے کہ اس ترک وطن کی وجہ سے جو کمی آئی ہے اوس میں بھی ہنود کا بڑا حصہ ہوگا۔ اس

قیاس کی مزید تائید اس امر سے ہوتی ہے کہ ہنود کی آبادی میں جیسا کہ ضمیمہ تختہ نشان (۲) مندرجہ باب ہذا سے مبرہن ہے ۱۸۸۱ء سے دیگر مذاہب کے مقابلہ میں مسلسل کمی ہوتی جارہی ہے۔ ترک وطن کے باب میں ذکر کیا جاچکا ہے کہ زمانۂ قحط میں باشندگان مرہٹواڑی متصلہ علاقہ جات انگریزی میں نقل وطن کرنے کا میلان زیادہ رکھتے ہیں۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ منجملہ اور اسباب کے یہ بھی ایک سبب ہے کہ اوس حصہ ملک میں ہنود کی آبادی بمقابلہ تلنگانہ کے زیادہ سرعت کیساتھ انحطاط پذیر ہورہی ہے۔

۹۳۔ مراسم تمدنی کا اثر

ہنود اور بالخصوص اعلیٰ ذاتوں کے بعض خاص تمدنی مراسم مثلاً بچپن کی شادی اور بیوہ کی دوبارہ شادی کی ممانعت وغیرہ ایسے ہیں کہ اون کی آبادی کی ترقی میں ایک بڑی حد تک حارج ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ اوائل عمری کی شادی سے کثیر الاولادی منتج ہوتی ہے لیکن چونکہ غیر پختگی کی عمر میں لڑکیاں صاحب اولاد ہوجاتی ہیں اسلئے خود انکی اور انکی اولاد کی طویل العمری اور قوت حیات کو نہ متاثر ہوجاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اون میں اموات بہ تعداد کثیر واقع ہوتے ہیں۔ اسلئے ایسی شادیاں ترقی آبادی میں اس قدر معاون نہیں ہوتیں جتنی کہ پختہ عمری کی شادیاں ہوتی ہیں۔ بیوہ کی دوبارہ شادی کی ممانعت اکثر قابل الاولاد عمر والی عورتوں کو غیر بار آور رکھتی ہے۔ تختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ (۱۵ تا ۴۰) سالہ عمر والی ہندو عورتوں کی جملہ تعداد میں شادی شدہ ہندو اناث کا تناسب اگرچہ کہ مسلمانوں کے مماثل تناسب سے کچھ زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن فیصد شادی شدہ اناث کیساتھ (۰ تا ۵) سالہ اطفال کا تناسب بمقابلہ ہنود کے مسلمانوں میں زیادہ ہے۔ بالفاظ دیگر یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ باوجودیکہ ہنود میں مناکحت کی تعداد بڑھی ہوئی ہے تاہم زندہ رہنے والے اطفال کی تعداد مسلمانوں سے کم ہے اور اس لئے ضرورتاً اون کی آبادی کی رفتار ترقی موخر الذکر کی رفتار سے لامحالہ کم ہی ہوگی۔

	مسلمان	ہنود
شادی شدہ اناث معمرہ ۱۵ تا ۴۰ کا فیصدی تناسب اوسط میعاد عمر کی بابت اناث کے ساتھ اطفال	۸۰	۸۱
اطفال معمرہ ۰ تا ۵ کا فیصدی تناسب ۱۵ تا ۴۰ سالہ کتخدا اناث کے ساتھ	۶۹	۷۰

۹۴۔ تقسیم آبادی ہنود

ممالک محروسہ سرکار عالی میں ہنود کی تقسیم اور ہر ضلع کی جملہ آبادی کے ساتھ اون کا تناسب نقشۂ مندرجہ ذیل میں ظاہر کیا گیا ہے۔

برار
متو
اورنگ آباد
پربھنی
عادل آباد
بیڑ
ناندیڑ
نظام آباد
عثمان آباد
بیدر
میدک
ورنگل
گلبرگہ
اطراف بلدہ
نلگنڈہ
محبوب نگر
رائچور

علامات

۰ - ۵۲ فیصد	
۷۹ - ۸۰ ″	
۸۳ - ۸۴ ″	
۸۶ - ۸۸ ″	
۸۹ - ۹۰ ″	
۹۴ ″	

۹۵۔ تقسیم ہنود بلحاظ خطہ ہائے قدرتی

تلنگانہ کے ہر سو ہنود کے مقابلہ میں مرہٹواڑی میں صرف (۹۲) ہیں۔ ہر خطہ کی جملہ آبادی کے تناسب کا لحاظ کیا جائے تو ہر دس ہزار باشندوں کے منجملہ تلنگانہ میں (۸,۵۶۵) اور مرہٹواڑی میں (۸,۵۲۳) ہنود ہیں۔ تلنگانہ میں ہندو عنصر کا ہمیشہ غلبہ رہا ہے بجز سنہ ۱۹۱۱ء کے جب کہ بلحاظ تعداد و تناسب بمقابلہ تلنگانہ مرہٹواڑی میں ہنود کی زیادتی ہوئی تھی۔ اِس استثنائی حالت کے متعلق میرے پیشرو نے اپنی رپورٹ مردم شماری بابتہ سنہ ۱۹۱۱ء میں بالکل درست استنباط کیا تھا کہ یہ صورت اقوام قدیمہ کے علیحدہ شمار (بلکہ درجہ بندی) کے سبب پیدا ہوئی ہے جن کی

تعداد غالب تلنگانہ میں سکونت پذیر ہے۔ اس علیحدگی سے فطرتاً اوس خطہ کی آبادی ہنود کے اعداد پر اثر پڑا ہوگا۔ لیکن اب پھر تلنگانہ نے ہنود کے تناسب کو مرہٹواڑی کے مقابلہ میں زیادہ ظاہر کیا ہے اور وہی درجہ حاصل کر لیا ہے جو سنہ ۱۹۱۱ء سے بیشتر اس کو حاصل تھا۔ اس کا باعث بھی جیسا کہ تختہ ضمیمہ نشان (۱) ملحقہ باب ہذا سے واضح ہوگا اقوام قدیمہ کی علیحدہ درجہ بندی ہے جنھوں نے اپنے آپ کو روز افزوں تناسب کے ساتھ درج کرایا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرہٹواڑی کے اقوام قدیمہ جو ہنود خیال کئے جاتے تھے اور جن کو سنہ ۱۹۱۱ء میں ناواقف شمار کنندوں نے بھی ایسا ہی درج کر لیا تھا اس دہہ میں اپنے صحیح نام کے تحت درج ہوئے ہیں۔ مرہٹواڑی میں اقوام قدیمہ کی کثیر زیادتی (فیصد ۷۵ء۳) جو بمقابلہ تلنگانہ (فیصد ۱۴) کے رونما ہوئی ہے اوس کا بھی یہی سبب معلوم ہوتا ہے۔ غرض کہ اس طرح تخفیف پا کر بمقابلہ تلنگانہ مرہٹواڑی میں ہنود آبادی کم ہوگئی ہے۔ اس کا بھی ذکر کر دیا جانا مناسب ہے کہ تلنگانہ میں بمقابلہ مرہٹواڑی کے اقوام قدیمہ کی تعداد چونکہ زیادہ ہے اس لئے اون کی علیحدہ درجہ بندی جماعت ہنود پر مرہٹواڑی میں اتنا اثر نہیں ڈال سکتی جتنا کہ تلنگانہ میں ڈال سکتی ہے۔ پس بمقابلہ تلنگانہ مرہٹواڑی میں ہنود کا زیادہ انحطاط اقوام قدیمہ کی علیحدگی پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے وجوہات دوسرے بھی ہوں گے اور بگمان غالب جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے اس کا سبب ترک وطن معلوم ہوتا ہے۔

جیسا کہ قبل ذکر کیا جا چکا ہے ہنود کی تعداد فی الوقت جملہ آبادی ممالک محروسہ کے دس ہزار کے منجملہ (۸۵۴۴) ہے اس کے مقابلہ میں سنہ ۱۸۸۱ء میں (۹٬۰۳۳) تھی یا بعد وضع تعداد اقوام قدیمہ (۸٬۹۴۳) تھی سنہ ۱۸۸۱ء سے تلنگانہ اور مرہٹواڑی دونوں میں ہنود کا تناسب گھٹ رہا ہے۔ سنہ ۱۹۱۱ء کے اعداد سے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جملہ آبادی کے ہر دس ہزار نفوس میں تلنگانہ میں (۰۵۰) اور مرہٹواڑی میں (۲۴۰) نفوس کی کمی آئی ہے۔ مرہٹواڑی کے تناسب کے کثیر انحطاط کو اقوام قدیمہ کے ہنود سے خارج کئے جانے اور اپنے متعلقہ اقوام کے تحت درج کئے جانے پر کاملاً محمول نہیں کیا جا سکتا۔ بہر حال یہ امر قابل ذکر ہے کہ مجموعی طور پر ہنود کا تناسب سنہ ۱۸۸۱ء سے مسلسل گھٹتا جا رہا ہے جیسا کہ تختہ حاشیہ کے مندرجہ اعداد سے ظاہر ہوگا۔ اس میں ہنود کے اعداد کے ساتھ اقوام قدیمہ کے اعداد بھی شامل کئے گئے ہیں تاکہ اقوام قدیمہ کی علیحدہ درجہ بندی ہنود کے انحطاط

سال	تناسب ہنود بشمول اقوام قدیمہ بمقابلہ دس ہزار نفوس آبادی
سنہ ۱۸۸۱ء	۹٬۰۳۳
سنہ ۱۸۹۱ء	۸٬۹۶۶
سنہ ۱۹۰۱ء	۸٬۹۱۹
سنہ ۱۹۱۱ء	۸٬۹۰۷
سنہ ۱۹۲۱ء	۸٬۸۸۹

اصلی وجہ نہ سمجھ لی جائے۔ صرف دو اضلاع ورنگل و نلگنڈہ میں بمقابلہ اعداد سنہ ۱۹۱۱ء ہنود کے تناسب میں زیادتی ظاہر ہوئی ہے۔ خطہ ہائے قدرتی میں جس طرح ہنود کا تناسب سنہ ۱۸۸۱ء سے مسلسل انحطاط پذیر ہو رہا ہے اوسی طرح کُل اضلاع میں اون کا تناسب اولین مردم شماری سے رُو بہ تنزل ہے سنہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے لحاظ سے ہنود کا انحطاط تلنگانہ میں فیصد (۱ء۵) اور مرہٹواڑی میں فیصد (۵ء۱۱) ہوا ہے۔

۹۶۔ تقسیم ہنود بلحاظ اضلاع

جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے بجز ورنگل اور نلگنڈہ موقوعہ تلنگانہ کے کل اضلاع میں ہنود کی تعداد میں نسبتاً تخفیف ہوگئی ہے۔ منجملہ (۷) اضلاع (۴ تلنگانہ اور ۳ مرہٹواڑی) کے جہاں سنہ ۱۹۱۱ء میں ہر دس ہزار نفوس میں نو ہزار ہنود تھے صرف (۳) اضلاع (تلنگانہ) اس ارفع تناسب کو برقرار رکھ سکے ہیں ان میں سے بھی دو اضلاع میں بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء کے تناسب گھٹ گیا ہے اور صرف ایک ضلع میں اضافہ ہوا ہے جیسا کہ تختۂ مندرجہ حاشیہ سے شہادت ملتی ہے۔ کریم نگر کی آبادی میں ہمیشہ ہنود کے تناسب کا غلبہ رہا ہے لیکن یہاں بھی کمی رونما ہوئی ہے۔ فی الحال اس ضلع میں ہنود کا تناسب بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء کے ہر دس ہزار کی آبادی میں بقدر (۵۳) کم ہوگیا ہے

ضلع	تعداد فی دس ہزار نفوس آبادی	
	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء
کریم نگر	۹,۴۹۶	۹,۴۴۳
نظام آباد	۹,۲۱۱	۹,۰۳۴
نلگنڈہ	۹,۰۱۷	۹,۰۴۸

سنہ ۱۸۸۱ء کے بعد مسلسل دو مردم شماریوں میں اقوام قدیمہ کی علیحدہ درجہ بندی نہیں کی گئی تھی البتہ سنہ ۱۹۱۱ء سے اون کا علیحدہ اندراج کیا جا رہا ہے۔ سنہ ۱۹۱۱ء اور سنہ ۱۹۲۱ء کے اعداد ظاہر کرتے ہیں کہ اون کا تناسب جملہ آبادی ضلع کے ہر دس ہزار نفوس میں (۸۵) سے متجاوز ہوتا ہوا (۱۲۵) تک پہونچ گیا ہے۔ اس دہ سالہ دوران میں عیسائی آبادی میں بھی فی دس ہزار نفوس (۵) سے بڑھتے ہوئے (۱۴) تک زیادتی ہوگئی ہے۔ یہ اضافے ایک حد تک اضلاع میں انحطاط تناسب آبادی ہنود کی وجہ ظاہر کرتے ہیں۔ نظام آباد میں بھی جہاں بمقابلہ سنہ ۱۹۰۱ء کے سنہ ۱۹۱۱ء میں ہنود کے تناسب میں بوجہ انحطاط تناسب مسلمانان و اقوام قدیمہ اضافہ ظاہر ہوا تھا۔ اس مرتبہ ہر دس ہزار نفوس میں (۱۷۷) کی کمی بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء واقع ہوئی ہے۔ یہ انحطاط زیادہ تر اقوام قدیمہ کے تناسب کی زیادتی کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اور اِن اقوام کی زیادتی فی دس ہزار نفوس (۳۲) سے بڑھکر (۱۸۰) ہوگئی ہے۔ نلگنڈہ منجملہ اون دو اضلاع کے ہے جن میں ہنود کے تناسب میں

بمقابلہ ۱۹۱۱ء بڑھی ہوئی ہے۔ فی الحال اوس ضلع کے ہر دس ہزار نفوس میں بہ نسبت ۱۹۱۱ء کے (۳۱) ہنود زیادہ ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اقوام قدیمہ کے تناسب میں بہت انحطاط ہوا ہے جو فی دس ہزار آبادی (۵۶۳) سے گھٹکر (۲۹۴) رہ گئے ہیں۔ یہ بالکل قرین قیاس ہے کہ یہ انحطاط اقوام قدیمہ کی اس تعداد کو ظاہر کرتا ہو جو اپنے آپ کو ہند و تصور کرتے ہوئے انھیں میں اپنا شمار کرایا ہو دوسرے اضلاع کے منجملہ ورنگل میں بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے ہر دس ہزار نفوس میں (۵۳) ہنود کا اضافہ ہوا ہے۔

ضلع	تناسب ہنود فی دس ہزار نفوس آبادی	کا گھٹنا یا بڑھنا بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء
ملک سرکار عالی	۸,۵۴۴	۱۴۹
اطراف بلدہ	۸,۷۴۰	۱۱
میدک	۸,۸۸۳	۲۵
عثمان آباد	۸,۸۸۸	۱۱۲
محبوب نگر	۸,۸۲۶	۱۷۸
بیڑ	۸,۹۱۲	۱۰۱
رائچور	۸,۸۲۱	۲۱۳
ناندیڑ	۸,۶۲۹	۲۸۰
پربھنی	۸,۶۳۵	۳۳۹

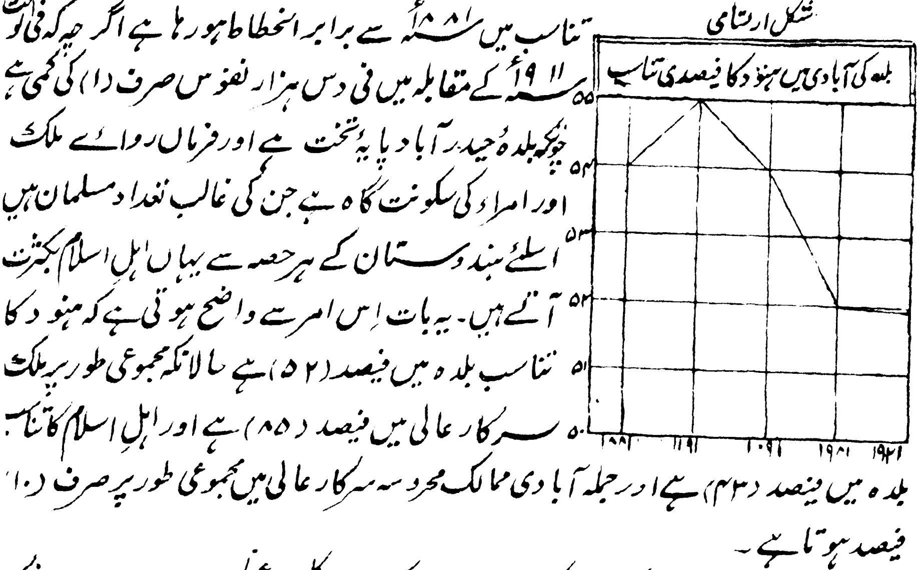
نقشۂ مندرجۂ حاشیہ سے معلوم ہوگا کہ ممالک محروسہ میں مجموعی طور پر ہنود کا جو تناسب ہے اوس سے زیادہ تناسب آٹھ اضلاع میں پایا جاتا ہے۔ یہاں اس کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اِن کل اضلاع میں ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں ہنود کا تناسب گھٹ گیا ہے اِن کے منجملہ پربھنی میں سب سے زیادہ انحطاط ہوا ہے اوس ضلع میں ہر دس ہزار نفوس میں (۳۳۹) ہنود کا جو انحطاط ہوا ہے اوس کا زیادہ تر سبب یہ ہے کہ اقوام قدیمہ ہنود کی جماعت سے خارج کر دئے گئے ہیں جس کی وجہ سے ہر دس ہزار نفوس میں اقوام قدیمہ کا تناسب بقدر (۳۱۱) بڑھ گیا ہے۔ یہاں پر مسلمانوں کا عنصر بھی فی دس ہزار نفوس آبادی بقدر (۳۸) زیادہ ہو گیا ہے۔ پربھنی کے بعد اس معاملہ میں سب سے زیادہ نقصان ناندیڑ نے برداشت کیا ہے جہاں کے ہنود کے انحطاط کی تلافی اقوام قدیمہ اور اہل اسلام کی زیادتی سے بخوبی ہوگئی ہے۔ رائچور میں بھی ہنود کے تناسب میں اقوام قدیمہ اور اہل اسلام کے اضافہ کے باعث بہت کمی ہوگئی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ کل اضلاع مرہٹواڑی میں ہنود کے تناسب میں انحطاط ہوا ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ اقوام قدیمہ کی زیادہ تعداد نے بمقابلہ سابق اس دفعہ میں اپنے آپ کو اقوام قدیمہ میں درج کرایا ہے۔

جن اضلاع میں کہ ہنود کا تناسب ممالک محروسہ کے مجموعی تناسب سے کم ہے اون کے منجملہ ورنگل کے متعلق تذکرہ کیا جاچکا ہے کہ گو یہاں ہنود کا تناسب کم ہے لیکن ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں اس میں زیادتی ہوئی ہے۔ بقیہ کے منجملہ گلبرگہ۔ عادل آباد و بیدر میں سے ہر ایک کو شدید نقصان پہونچا کیونکہ ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں اون کی ہر دس ہزار آبادی میں علی الترتیب کم از کم (۴۵۰)

(۳،۵) اور (۲۴،۷) ہنود کی کمی ہوئی ہے۔ اِس کمی کی وجوہات میں اقوام قدیمہ کا صحیح شمار بھی ایک حد تک دخیل معلوم ہوتا ہے لیکن زیادہ موثر عناصر بلاشبہ ترک وطن۔ امراض وبائیہ۔ قحط اور گرانی ہیں یہاں اِس کا اعادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کل اضلاع کے منجملہ ہنود کا کمترین تناسب گلبرگہ میں پایا جاتا ہے۔

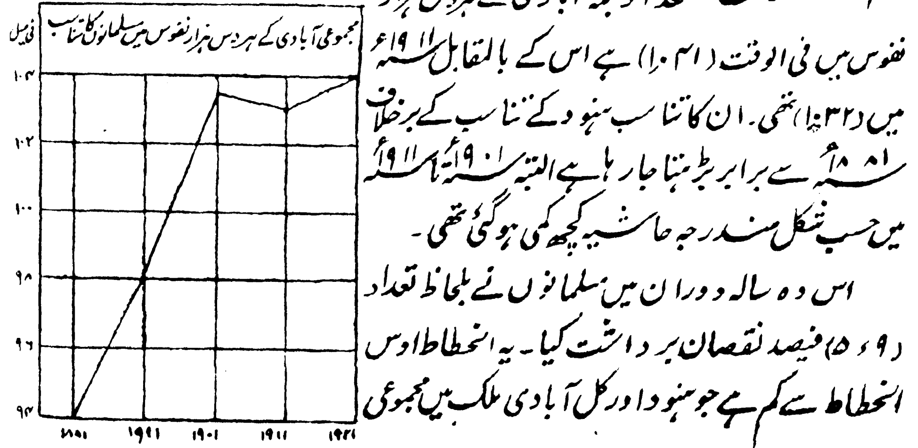
۹۷۔ ہنود بلدہ حیدرآباد

اب بلدۂ حیدرآباد کو کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بھی جیسا کہ شکل ارتسامی مندرجۂ حاشیہ سے ظاہر ہوتا ہے ہنود کے تناسب میں سنہ ۱۸۹۱ء سے برابر انحطاط ہو رہا ہے اگرچہ کہ فی الوقت سنہ ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں فی دس ہزار نفوس صرف (۱) کی کمی ہے چونکہ بلدۂ حیدرآباد پایۂ تخت ہے اور فرماں روائے ملک اور امراء کی سکونت گاہ ہے جن کی غالب تعداد مسلمان ہیں اسلئے ہندوستان کے ہر حصہ سے یہاں اہلِ اسلام بکثرت آتے ہیں۔ یہ بات اِس امر سے واضح ہوتی ہے کہ ہنود کا تناسب بلدہ میں فیصد (۵۲) ہے حالانکہ مجموعی طور پر ملک سرکار عالی میں فیصد (۸۵) ہے اور اہلِ اسلام کا تناسب بلدہ میں فیصد (۴۳) ہے اور جملہ آبادی ممالک محروسہ سرکار عالی میں مجموعی طور پر صرف (۱۰) فیصد ہوتا ہے۔



۹۸۔ مسلمان

ہنود کے بعد ملک سرکار عالی کی آبادی کا جزوِ اعظم مسلمان ہیں۔ انکی تعداد جملہ آبادی کے ہر دس ہزار نفوس میں فی الوقت (۱۰۴۱) ہے اس کے بالمقابل سنہ ۱۹۱۱ء میں (۱۰۳۲) تھی۔ ان کا تناسب ہنود کے تناسب کے برخلاف سنہ ۱۸۸۱ء سے برابر بڑھتا جا رہا ہے البتہ سنہ ۱۹۰۱ء تا سنہ ۱۹۱۱ء میں حسب شکل مندرجہ حاشیہ کچھ کمی ہو گئی تھی۔



اس دہ سالہ دوران میں مسلمانوں نے بلحاظ تعداد (۵،۹) فیصد نقصان برداشت کیا۔ یہ انحطاط اوس انحطاط سے کم ہے جو ہنود اور کل آبادی ملک میں مجموعی

طور پر پیدا ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں اس کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی آبادی میں
بمقابلہ جملہ آبادی ملک خفیف سا ہی فرق آیا ہے اور ملک سرکار عالی میں اسلام قبول کرنے
یا اوس سے خارج ہونے کی بہت شاذ و نادر صورتیں واقع ہوتی ہیں۔ ۱۸۸۱ء کی تعداد کا
لحاظ کرتے ہوئے اس وقت مسلمان بقدر (۴۰) فیصد بڑھے ہوئے ہیں اور ہنود اپنی تعداد میں
صرف (۱۹) فیصد اضافہ کر سکے ہیں پس اس سے ایک سابقہ بیان کی تائید ہوتی ہے کہ بمقابلہ
ہنود کے مسلمانوں میں تولید زیادہ ہے۔ جن معاشرتی قیود میں ہنود جکڑے ہوئے ہیں اون سے
آزادی ہی مسلمانوں کی ترقی کی اصلی موجب معلوم ہوتی ہے۔

۹۹ مسلمانوں اور جملہ آبادی کے تفاوت کا مقابلہ

بلدہ حیدرآباد اور اضلاع کی مسلم آبادی میں بدوران ۱۹۱۱-۲۱ء جو فی صدی تفاوت پیدا ہوا ہے اوس کا مقابلہ انہیں مقامات کی جملہ آبادی کے تفاوت سے کیا ہے تختہ مندرجہ حاشیہ میں کیا گیا ہے۔ اوس سے معلوم ہوگا
کہ بمقابلہ عام آبادی کے مسلمانوں کی آبادی کو زیادہ نقصان
صرف بلدہ حیدرآباد اور اضلاع اطراف بلدہ، میدک
و نظام آباد میں پہونچا ہے اور بقیہ کل اضلاع میں بیشی
ہوئی ہے۔ اضلاع ورنگل۔ عادل آباد محبوب نگر، ناندیڑ
پربھنی۔ گلبرگہ اور عثمان آباد میں معقول اضافہ ہوا ہے۔ اور
اضلاع کریم نگر۔ نلگنڈہ۔ اورنگ آباد۔ بیڑ۔ رائچور
و بیدر میں جملہ آبادی کے انحطاط کے مقابلہ میں کم انحطاط
ہوا ہے غرضکہ مسلمانوں کی آبادی کی حالت بمقابلہ ہنود کے
جنھوں نے کم و بیش تمام اضلاع میں زیادہ نقصان
اُٹھایا ہے بہتر معلوم ہوتی ہے۔ اس کا سبب یہ امر واقعہ
معلوم ہوتا ہے کہ ہنود کا حصہ غالب زراعت پیشہ ہے

ضلع	تفاوت بدوران ۱۹۱۱-۲۱ء درمیان	
	آبادی مسلمانان	جملہ آبادی
بلدہ	-۲۰٫۶	-۱۹٫۴
اطراف بلدہ	-۸٫۷	-۷٫۴
ورنگل	+۶٫۳	+۲٫۲
کریم نگر	-۱٫۸	-۳٫۱
عادل آباد	+۱۸٫۷	+۵٫۶
میدک	-۷٫۹	-۵٫۸
نظام آباد	-۱۲٫۱	-۱۱٫۷
محبوب نگر	+۲٫۴	+۰٫۲
نلگنڈہ	-۵٫۲	-۸٫۴
اورنگ آباد	-۱۵٫۴	-۱۷٫۹
بیڑ	-۲۰٫۵	-۲۴٫۸
ناندیڑ	+۱٫۲	-۳٫۹
پربھنی	+۲٫۳	-۱٫۷
گلبرگہ شریف	+۰٫۷	-۷٫۹
عثمان آباد	+۴٫۸	-۴٫۰
رائچور	-۰٫۷	-۷٫۴
بیدر	-۵٫۳	-۵٫۷

اور دیہاتی رقبہ جات میں رہتا ہے اور مسلمانوں کی تعداد کثیر تجارت وغیرہ میں مصروف ہے
اور قصبات میں رہتی ہے اس لئے موسم بارش کے انقلابات سے اس دہ سالہ عرصہ میں بمقابلہ
موخر الذکر کے اول الذکر زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ جن جن اضلاع میں مسلمانوں میں اضافہ ہوا ہے

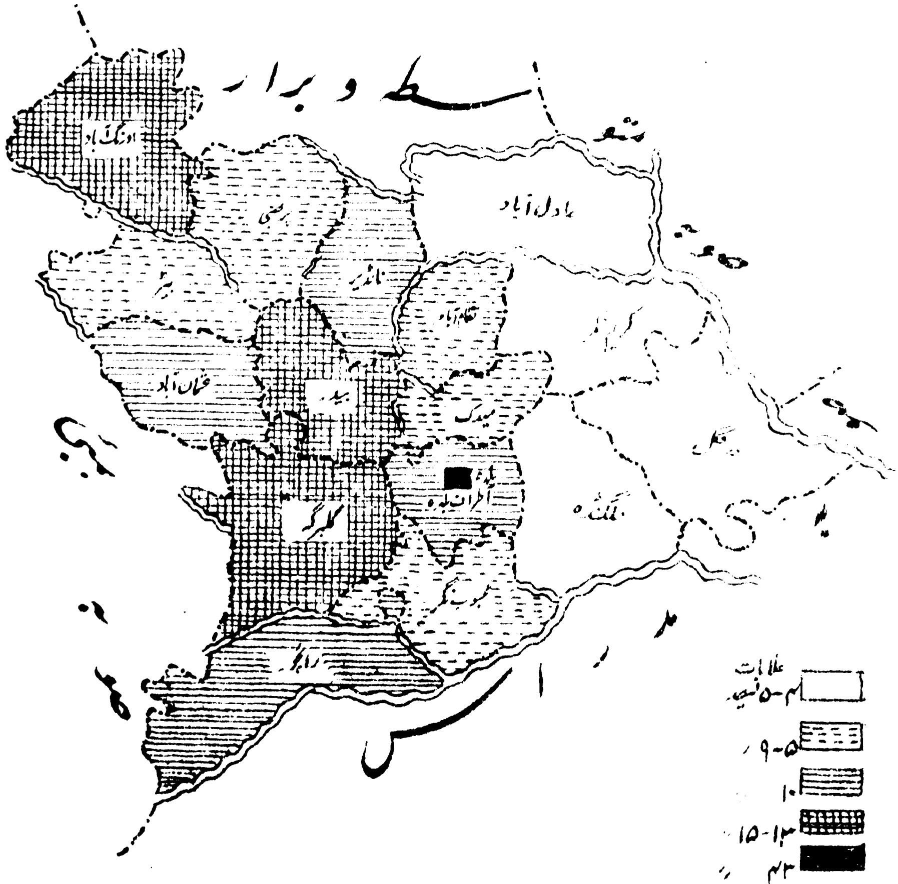
وہاں ہنود میں یا تو کم اضافہ ہوا ہے یا آنکہ بہت زیادہ کمی آئی ہے۔ چنانچہ نقشۂ مندرجۂ حاشیہ سے اس کی وضاحت ہو جائے گی۔

ضلع	تفاوت درمیان	
	آبادی ہنود	آبادی مسلمانان
ورنگل	+ ۸٫۲	+ ۳٫۶
عادل آباد	+ ۹٫۰	+ ۷٫۱۸
محبوب نگر	− ۵٫۱	+ ۴٫۲
ناندیڑ	− ۷٫۷	+ ۲٫۱
پربھنی	− ۸٫۵	+ ۳٫۲
گلبرگہ	− ۸٫۹	+ ۷٫۰
عثمان آباد	− ۳٫۴	+ ۸٫۴

۱۰۰۔ تقسیم آبادی مسلمانان

ملک سرکار عالی میں مسلمانوں کی تقسیم اور ہر ضلع کی جملہ آبادی میں اون کا تناسب نقشۂ ذیل سے ظاہر ہوگا۔

نقشۂ ممالک محروسۂ سرکار عالی



۱۰۱۔ خطہ ہائے قدرتی میں مسلمانوں کی تعداد بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں مسلمانوں کی تعداد کا تناسب ہمیشہ زیادہ رہا ہے۔ خطہ مؤخر الذکر کی ہر دس ہزار آبادی میں اون کا تناسب ۱۸۸۱ء کے (۹۶۴) نفوس سے ترقی پاکر ۱۹۲۱ء میں (۱۰۲۱) نفوس تک پہونچ گیا۔ اور خطہ اول الذکر میں انہیں ۴۰ سال دوران میں (۹۱۵) سے گھٹکر (۸۹۲) رہگیا۔ پہر سال ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں ہر دو خطوں میں انحطاط رونما ہوا ہے تختہ مندرجہ حاشیہ سے واضح ہوگا کہ خطہ تلنگانہ میں مسلمانوں کی آبادی میں جو فیصدی کمی آئی ہے وہ آبادی ملک سرکار عالی کی مجموعی کمی سے زیادہ ہے اور مرہٹواڑی میں جو فیصد انحطاط ہوا ہے وہ آبادی ملک سرکار عالی کے مجموعی کمی کے مقابلہ میں تقریباً نصف کا تناسب رکھتا ہے شرح کمی کے اس اختلاف نے ان دونوں خطوں میں مسلمانوں کی آبادی کے تناسب کو مختلف طور پر متاثر کیا ہے۔ تلنگانہ میں کمی کی جو زیادہ شرح رہی اوس نے ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں اوسی خطہ کے مسلمانوں کی آبادی کو فی ہزار ۳ نفوس سے زیادہ تک گھٹا دیا اور مرہٹواڑی کی کم شرح نے اوس خطہ کی مسلمان آبادی میں فی ہزار ۶ نفوس کا اضافہ کیا ہے اس کے برخلاف ہنود نے بمقابلہ تلنگانہ۔ مرہٹواڑی میں نسبتاً زیادہ نقصان اوٹھایا ہے۔

تفاوت تعداد و تناسب آبادی مسلمانان بہ خطہ ہائے قدرتی

سمت	کمی فیصد بدوران ۱۹۱۱تا۱۹۲۱ء	تفاوت فی دس ہزار نفوس آبادی
تلنگانہ	۸ ، ۶	-۳۹
مرہٹواڑی	۷ ، ۳	+۶۵

۱۰۲۔ مسلمانان اضلاع تلنگانہ اضلاع تلنگانہ کے حالات پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اوس خطہ کے مسلمانوں کے عام تناسب (یعنی جملہ آبادی کے ہر دس ہزار نفوس میں ۸۹۲) کے لحاظ سے صرف دو اضلاع یعنے اطراف بلدہ (۱۰۸۰) اور میدک (۹۳۳) کا تناسب بڑھا ہوا ہے۔ لیکن ۱۹۱۱ء کے تناسب سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ آبادی کے ہر دس ہزار نفوس میں اونکا تناسب علی الترتیب بقدر (۳۵) و (۱۴۱) مسلمانوں کے گھٹ گیا ہے۔ اس کے برخلاف دوسرے اضلاع میں مسلمانوں کی آبادی کے تناسب میں زیادتی ہوئی ہے اور فی دس ہزار کریم نگر میں (۶) سے لیکر عادل آباد میں (۵۹) تک اضافہ ہوا ہے۔ ہر ضلع میں جو حقیقی اضافہ ہوا ہے وہ تختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوگا کہ تلنگانہ اور مرہٹواری کے کل اضلاع میں کریم نگر کے مسلمانوں کا تناسب سب میں ادنی ہے۔

تعداد مسلمانان فی دس ہزار نفوس آبادی

ضلع	تفاوت بدوران ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء
عادل آباد	+۵۹
ورنگل	+۲۳
نلگنڈہ	+۲۲
محبوب نگر	+۱۶
کریم نگر	+۶

۱۰۳۔ مسلمانان بلدۂ حیدرآباد

بلدۂ حیدرآباد کی جملہ آبادی کے فی دس ہزار نفوس کے ساتھ مسلمانوں کے تناسب میں بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء کے (۴۷) کا انحطاط ہوا ہے۔ گو کہ یہ تناسب بھی سنہ ۱۹۱۱ء کے ماقبل ہر مردم شماری کے لحاظ سے بہت زیادہ ہے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ جہاں ہنود کے تناسب میں سنہ ۱۸۸۱ء کے بعد سے فی دس ہزار نفوس آبادی (۱۳۲) کی کمی ہوئی ہے تو مسلمانوں کا تناسب اس چہل سالہ مدت میں فی دس ہزار نفوس آبادی بقدر (۲۶) بڑھ گیا ہے۔

۱۰۴۔ مسلمانان مرہٹواڑی

جیسا کہ ازیں قبل بیان ہو چکا ہے بہ نسبت تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں مسلمانوں کا تناسب ہمیشہ زیادہ رہا ہے۔ اور اس کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اکثر قدیم اسلامی سلطنتیں دکن کے اسی حصہ میں واقع تھیں۔ بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء مرہٹواڑی کے مسلمانوں کے تناسب میں فی دس ہزار نفوس آبادی (۶۵) کا اضافہ ہوا ہے اور اوس کے مقابلہ میں تلنگانہ میں (۳۹) کی کمی ہوئی ہے۔ غرض کہ کل اضلاع مرہٹواڑی میں ترقی ہوئی ہے اور اضافہ کا تناسب (۴۸) اورنگ آباد سے لیکر (۹۶) گلبرگہ تک ہے۔

تختۂ مندرجۂ حاشیہ میں اون اضلاع کا اندراج کیا گیا ہے جن میں فی دس ہزار نفوس آبادی (۵۰) سے زیادہ کی بیشی ہوئی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اضلاع بیدر عثمان آباد اور گلبرگہ میں جہاں سنہ ۱۹۱۱ء میں کمی آگئی تھی اب اوس کی تلافی ہوگئی ہے اور ان کل اضلاع میں بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء کے زیادہ تناسب رونما ہوا ہے۔

تعداد مسلمانان فی دس ہزار نفوس آبادی

ضلع	سنہ ۱۹۲۱ء	تفاوت بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء
ناندیڑ	۱۰۶۸	+ ۶۳
رائچور	۱۰۰۶	+ ۶۸
بیدر	۱۴۷۶	+ ۷۳
عثمان آباد	۱۰۱۳	+ ۷۸
گلبرگہ شریف	۱۵۵۷	+ ۹۶

۱۰۵۔ اقوام قدیمہ

اقوام قدیمہ کے متعلق شمار کنندوں کو ہدایت دی گئی تھی کہ تختہ جات شمار میں مذہب کے تحت بجز اون صورتوں کے کہ جن میں یہ اپنے آپ کو ہندو یا مسلمان یا عیسائی درج کرائیں اون کی قوم کا نام جو کچھ بتایا جائے لکھ لیں۔ لیکن یہاں اس کا ذکر ضروری ہے کہ اقوام قدیمہ کے تخمینی ہی اعداد کے حاصل کرنے میں بہت مشکلات کا سامنا ہے۔ سب سے پہلے یہ کہ لفظ "انیمزم" (Animism) کا (جو وحشی اور غیر متمدن اقوام کی مخلوط توہم پرستی کے اظہار کے لئے وضع کیا گیا ہے) مفہوم ادا کرنے کے لئے دیسی زبانوں میں کوئی لفظ نہیں ہے اور نہ یہ ممکن ہے کہ "اعتقادات اور توہمات کے خلط مبحث کو کسی ایسے مختصر لفظ میں جمع کیا جا سکے جو شمار کنندہ یا شخص مستفسرہ کے لئے قابل ادراک ہو"۔

علاوہ بریں جس طرح مسٹر ای۔ اے گیٹ نے رپورٹ مردم شماری ہند بابتہ سنہ ۱۹۱۱ء میں تحریر کیا ہے " عملی دشواری یہ ہے کہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کس حد پر جا کر ایک شخص (ارواح پرست) نہیں رہتا بلکہ ہندو بن جاتا ہے۔ ہندوستان کے مذاہب کسی طرح ایک دوسرے سے خارج نہیں ہیں اور یہ کسی طرح لازم نہیں آتا کہ کسی برہمن پوجاری سے استمداد کرنے یا کسی ہندو زیارت گاہ پر نذر چڑھانے سے، اپنے موروثی "قدیمہ" اعتقادات سے دست بردار ہو جانا پڑتا ہو جب یہ امور پابندی کے ساتھ ادا کئے جانے لگیں تو وہ ہندو کہلانے لگتے ہیں۔ وسیع مفہوم کے اعتبار سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ تختہ جات مردم شماری میں جن کا اندراج بطور اقوام قدیمہ ہوا ہے ان سے وہ لوگ مراد ہیں جنھوں نے ہندو دیوتاؤں کی پرستش کی ہنوز عادت نہیں ڈالی اور اپنے قبیلہ کی تنظیم کو ہندو ذات کے طریقوں پر ابھی نہیں ڈھالا۔ ہندو بننے کا عمل نہایت تدریجی ہے اور یہ کہنا سخت مشکل ہے کہ کس منزل پر پہونچکر ایک انسان ہندو سمجھا جا سکتا ہے"

ان موانعات کے باوجود سنہ ۱۸۹۱ء میں اقوام قدیمہ کا شمار ایک حد تک باحتیاط ہوا تھا اور پھر اس کے بعد سے ہر مردم شماری کے موقع میں زیادہ قطعیت کے ساتھ ان کا شمار ہونے لگا۔ اس میں شبہ نہیں کہ سنہ ۱۸۹۱ء سے قبل اقوام قدیمہ کی تعداد کا اندازہ کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن جیسا کہ کسی اور مقام پر ذکر ہو چکا ہے۔ ایک طرف ایسی جماعتوں کی شرکت سے جو صحیح معنوں میں قدیمہ نہیں ہیں اور دوسرے طرف ایسے قبائل کے اخراج سے جو اس عنوان کے تحت آنے چاہئے تھے۔ ان کے اعداد میں ایک حد تک نقص پیدا ہو گیا تھا۔

تختہ مندرجہ حاشیہ سے واضح ہو گا کہ ایک دہ سالہ مدت سے دوسری دہ سالہ مدت تک اقوام قدیمہ میں کس طرح اضافہ ہوتا رہا ہے اور ہر مردم شماری کے وقت جملہ آبادی کے مقابلہ میں ان کا کیا تناسب تھا۔

سال	اقوام قدیمہ: تعداد	اقوام قدیمہ: تناسب فی دس ہزار نفوس آبادی
سنہ ۱۸۸۱ء	۲،۴۵،۲۱۰	۲۴۹
سنہ ۱۸۹۱ء	۲۹،۱۳۰	۲۵
سنہ ۱۹۰۱ء	۶۵،۳۱۵	۵۹
سنہ ۱۹۱۱ء	۲۸۵،۷۲۲	۲۱۴
سنہ ۱۹۲۱ء	۴،۳۰،۷۴۸	۳۴۵

۱۰۶۔ تقسیم اقوام قدیمہ

نقشہ ذیل سے واضح ہو گا کہ ممالک محروسہ میں اقوام قدیمہ کہاں کہاں اور کس کس تناسب میں پائے جاتے ہیں۔

نقشہ ممالک محروسہ سرکار عالی

متوسط و برار

اورنگ آباد
عادل آباد
پربھنی
بیڑ
ناندیڑ
نظام آباد
کریم نگر
عثمان آباد
بیدر
میدک
ورنگل
نلگنڈہ
گلبرگہ
محبوب نگر
رائچور

علامات
۲ فی مربع میل سے کم
۴ تا ۸ فی مربع میل
۱۲ تا ۱۸ " "
۲۵ تا ۴۴ " "
۱۲۴ تا ۱۳۷ " "

۱۰۷۔ تفاوت درمیان تناسب اقوام قدیمہ

بلحاظ تقابل اعداد سنہ ۱۹۱۱ء اقوام قدیمہ کی تعداد میں بقدر (۵۰) فیصد بیشی ہوئی ہے اور سنہ ۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء کی دہ سالہ مدت میں یہ تعداد فیصد (۳۲،۷) تھی چونکہ تلنگانہ میں رقبہ جات صحرائی وسیع ہیں اور مرہٹواڑی میں صرف چند قطعات ہیں اس لئے خطہ اول الذکر میں بہ نسبت خطہ مؤخر الذکر کے اقوام صحرائی زیادہ پائے جاتے ہیں پس جب سنہ ۱۸۹۱ء میں مذاہب کے تحت ایک علیحدہ عنوان "اقوام قدیمہ" قائم کرنے کی تجویز ہوئی تو تلنگانہ میں چند اقوام قدیمہ کا اندراج فوری ہوسکا اور مرہٹواڑی میں تختہ معرا رہا۔ اس کے بعد ہر دو خطہ ہائے صدر میں اقوام قدیمہ کا اندراج بتدریج زیادہ ہوتا گیا۔ البتہ تلنگانہ میں جس تعداد کا شمار ہوا وہ ہمیشہ مرہٹواڑی کی تعداد سے زیادہ تھی معلوم ہوتا ہے کہ اقوام قدیمہ کی تلنگانہ میں ایک معتد بہ تعداد سنہ ۱۹۱۱ء ہی میں شمار کرلی گئی اور مرہٹواڑی میں جو تعداد سالہائے سابقہ میں متروک ہوگئی تھی اون کا شمار بھی سنہ ۱۹۲۱ء میں کرلیا گیا یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ تلنگانہ میں سنہ ۱۹۱۱ء میں اور مرہٹواڑی میں سنہ ۱۹۲۱ء میں اون کا

تناسب زیادہ ہے۔ تلنگانہ کا تناسب فی دس ہزار نفوس سنہ ۱۹۱۱ء میں (۱۰۱) سے بڑھتا ہوا سنہ ۱۹۱۱ء میں (۳۴۲) ہوا اور پھر سنہ ۱۹۲۱ء میں (۴۵۹) ہوگیا۔ اس کے بالمقابل مرہٹواڑی میں ان کا تناسب فی دس ہزار نفوس سنہ ۱۹۰۱ء میں (۱۹) سے بڑھکر سنہ ۱۹۱۱ء میں (۴۳) اور سنہ ۱۹۲۱ء میں (۲۲۵) ہو گیا۔ اس کی مزید تائید اس امر سے ہوتی ہے کہ سنہ ۱۹۱۱ء میں مرہٹواڑی کے آٹھ اضلاع کے منجملہ (۷) نے اور تلنگانہ کے اضلاع کے منجملہ (۴) نے اقوام قدیمہ کی کم تعداد ظاہر کی تھی۔ اب ہر ضلع اون کی تعداد میں ایک معتدبہ اضافہ ظاہر کر رہا ہے جس میں بہ نسبت اضلاع تلنگانہ کے اضلاع مرہٹواڑی کا زیادہ حصہ ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر دو خطوں میں اب بہت کم اقوام قدیمہ متروک ہوئے ہیں۔ ضلع ورنگل میں بدوران سنہ ۱۹۱۱ء سب سے زیادہ تناسبہ بیشی ہوئی ہے اور اوس کو عادل آباد پر اس حیثیت سے تفوق حاصل ہوا کہ اوس میں اقوام قدیمہ کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ لیکن فی الوقت اوس کے اس تناسب میں انحطاط ہوا ہے اور عادل آباد نے اوس کی جگہ لے لی ہے۔ اسی طرح پر نلگنڈہ بھی جسمیں سنہ ۱۹۱۱ء میں فی دس ہزار آبادی (۲۶۵) اقوام قدیمہ کا تناسب تھا اب (۲۹۴) درجہ پر گھٹ گیا ہے اور محبوب نگر بالاتر ہوگیا ہے۔ تلنگانہ میں اقوام قدیمہ کے تناسب میں سب سے زیادہ بیشی (۳۰۷) عادل آباد میں رونما ہوئی ہے جہاں معلوم ہوتا ہے کہ بعض ایسے افراد جو شمار سے متروک ہوگئے تھے یا سنہ ۱۹۱۱ء میں بہ تلاش معیشت کہیں نقل مقام کئے ہوئے تھے وہ بھی اِس دفعہ شمار میں آگئے۔ مرہٹواڑی میں ضلع گلبرگہ جس کا تناسب (۴۷) فی دس ہزار آبادی سے بڑھکر (۴۳۳) ہو گیا ہے سب میں اوّل ہے۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اِس ضلع کے اقوام قدیمہ گذشتہ مردم شماریوں کے تختہ جات میں صحیح عنوان کے تحت درج نہیں ہوئے۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں وہ اضلاع درج کئے گئے ہیں جن میں سے ہر ایک کے تناسب میں (۱۰۰) سے زیادہ کا اضافہ ہوا ہے۔ اِس تختہ سے واضح ہوگا کہ جہاں تلنگانہ کے صرف (۳) اضلاع میں اِس طرح کا اضافہ ہوا ہے مرہٹواڑی کے کم از کم (۶) اضلاع میں زیادہ بیشی ہوئی ہے۔ اِن تمام اضلاع میں سنہ ۱۹۱۱ء میں اقوام قدیمہ کی بہت کم تعداد تھی اِس لئے اون کے تناسب میں جو اضافہ ہوا ہے وہ اِس وہلہ میں شمار صحیحہ پر محمول کیا کیا جاسکتا ہے۔

تناسب اقوام قدیمہ فی دس ہزار نفوس آبادی	
ضلع	تفاوت از سنہ ۱۹۱۱ء
بیڑ	+ ۱۴۲
ناندیڑ	+ ۲۱۹
پربھنی	+ ۳۱۱
گلبرگہ	+ ۳۸۹
رائچور	+ ۱۴۱
بیدر	+ ۱۳۴
عادل آباد	+ ۳۰۷
نظام آباد	+ ۱۴۸
محبوب نگر	+ ۱۵۲

۱۰۸۔ مہذب اقوامِ قدیمہ۔ اون اقوامِ قدیمہ کے علاوہ جنھوں نے ہندو دیوتاؤں کی

پرستش کی عادت نہیں ڈالی اور اپنی اصلی قومی تنظیم کو ہندو ذات کے طریقوں پر نہیں ڈھالا"
ہندو جماعت کے ایسے اسفل طبقات بھی ہیں جو اعتقادات اور رسومات کے اعتبار سے اقوام قدیمہ سے
بہتر نہیں ہیں اور ایسے اقوام قدیمہ بھی ہیں جنھوں نے ہند و فضا سے متاثر ہوکر ہنود سے
مماثلت پیدا کرنے کے لئے اپنے قومی نام کو ترک کر دیا ہے۔ اس وہلہ میں اس امر کی کوشش
کی گئی کہ ایسی جماعتوں کی تعداد کا اندازہ کیا جائے چنانچہ ضمیمہ نشان (۵) جو اس باب کے آخر میں
درج ہے ان اعداد سے متعلق ہے۔ ان کی تعداد کا آبادی ہنود کے اعتبار سے کم از کم (۲۲) فی صدی
اور جملہ آبادی ملک سرکار عالی کے لحاظ سے (۱۹) فی صدی ہونا اس امر کے لئے کافی ہے کہ یہ طرح
مستحق توجہ و لحاظ ہیں اگر ان کا شمار بطور علیحدہ قوم کے کیا جائے تو ہنود میں مجموعی طور پر جو نقصان
کثیر پیدا ہوگا وہ اس امر واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسی صورت میں ہنود کا تناسب آبادی
ملک سرکار عالی کے ہر ہزار نفوس میں (۸۵۵) سے گھٹ کر (۶۶۸) رہ جائے گا اور ان ہنود نما
اقوام قدیمہ کا تناسب مستقل طور پر فی ہزار (۱۸۷) ہو جائے گا۔ بمقابلہ مرہٹواڑی کے اون کی تعداد
قدرتاً تلنگانہ میں زیادہ ہے اور بہ نسبت قصباتی رقبہ جات کے دیہی رقبہ جات میں یہ زیادہ پائے
جاتے ہیں چنانچہ رقبہ اوّل الذکر میں اون کا تناسب (۱۱) فیصد اور موخر الذکر میں فیصد (۱۹) ہے
رقبہ ملک سرکار عالی کے لحاظ سے اون کی تعداد مجموعی طور پر فی مربع میل (۲۰) پڑتی ہے اور خالص
ہنود کی تعداد گھٹکر فی مربع میل (۱۰۹) رہجاتی ہے۔
چونکہ ان نیم اقوام کے اعداد سابقہ مردم شماریوں
میں ہنود سے علیحدہ کرکے نہیں درج کئے گئے اسلئے اس کا
اظہار خارج از امکان ہے کہ اون کی تعداد کے
لحاظ سے ہر دس سالہ مدت میں کیا تغیرات ہوئے اور
سابقہ دہ سالہ دوران میں اون کی کیا حالت رہی
جب کہ غلہ کی گرانی اور امراض وبائیہ کی اشاعت نے
اون پر بمقابلہ دوسری آبادی ملک کے زیادہ اثر
ڈالا ہوگا۔ بہر حال فی الوقت چونکہ اون کے متعلقہ
اعداد علیحدہ طور پر جمع کئے گئے ہیں اس لئے یہ
بے محل نہ ہوگا کہ حاشیہ میں اون کے تناسب کا اظہار

ضلع	فیصدی تناسب بلحاظ	
	آبادی ہنود	آبادی ضلع
ملک سرکار عالی	۲۲	۱۹
تلنگانہ	۲۴	۲۰
بلدہ حیدرآباد	۲۰	۱۵
اطراف بلدہ	۲۴	۲۳
ورنگل	۲۵	۲۰
کریم نگر	۲۲	۲۰
عادل آباد	۲۱	۱۷
میدک	۳۴	۲۱
نظام آباد	۲۱	۱۹
محبوب نگر	۲۶	۲۳
نلگنڈہ	۲۵	۲۳
مرہٹواڑی	۱۹	۱۷
اورنگ آباد	۱۰	۱۵
بیڑ	۱۶	۱۴
ناندیڑ	۲۱	۱۸
پربھنی	۲۰	۱۷
گلبرگہ شریف	۲۰	۱۶
عثمان آباد	۲۱	۱۹
رائچور	۱۷	۱۵
بیدر	۲۳	۱۹

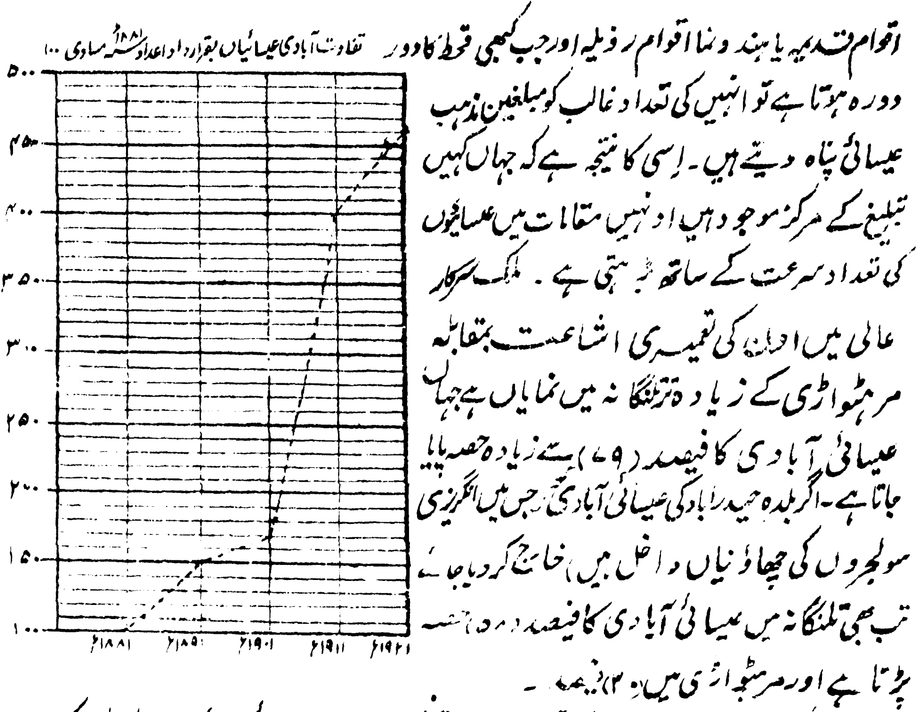
کر دیا جائے جو اون کو مختلف اضلاع سرکار عالی میں ہنود اور جملہ آبادی کے ساتھہ حاصل ہے
تاکہ آیندہ مردم شماریوں میں اِن اعداد کا تقابل کیا جا سکے اور اون کے حالات کا ہر دس سال میں
صحیح اندازہ کیا جا سکے۔ اون کی کثرت تعداد کے لحاظ سے ہنود پر لازم ہے کہ اون کے ساتھہ انسانیت کا
برتاؤ کیا جائے اور اون کی اصلاح حال کے لئے ہر طرح کی سہولت بہم پہونچائی جائے تاکہ
وہ رفتہ رفتہ جماعت ہنود سے بالکل خارج ہو کر بذریعۂ تبدیل مذہب دوسرے مذاہب میں داخل
نہ ہو جائیں۔ اب اس کا وقت آگیا ہے کہ ہر ہندو یہ محسوس کرے کہ ایسے عظیم انحطاط سے قوم میں
اور تنزل ہو جائے گا اور اوس کو جو غلبہ بلحاظ تعداد حاصل ہے وہ رفتہ رفتہ زائل ہو جائے گا۔
باقی حال سرکار عالی اپنی ان "طبقات اسفل" کی رعایا کے ساتھہ بے اعتنائی کا برتاؤ نہیں فرما رہی ہے
بلکہ خاص مدارس کے قیام سے اون کی اصلاح حال میں معاون و کوشاں ہے جس کا اندازہ
باب "تعلیم" سے ہوگا۔

۱۰۹۔ عیسائی

ملک سرکار عالی کی عیسائی آبادی کی تقسیم بلحاظ نسل و فرقہ ہائے مذہبی امپیریل ٹیبل نمبر (۱۵) میں دکھائی گئی ہے اور امپیریل ٹیبل نمبر (۱۶) میں
یوروپین و اقوام متجانسہ و اینگلو انڈین کی تفصیلی تقسیم بلحاظ نسل و عمر ظاہر کی گئی ہے۔ تختہ ضمیمہ نشان (۳)
ملحقہ باب ہذا میں عیسائیوں کی ضلعواری تعداد دکھائی گئی ہے اور ہر دہ سالہ مدت میں جو تغیرات
ہوئے ہیں اون کو بھی ظاہر کیا گیا ہے۔

۱۱۰۔ عیسائی آبادی کا تفاوت

بلحاظ مردم شماری حالیہ ملک سرکار عالی میں (۶۲۶۵۶) عیسائی ہیں۔ اس کے مقابل ۱۹۱۱ء میں
(۲۹۴۶۵) تھے یا بالفاظ دیگر عیسائی آبادی میں اس دہ سالہ دوران میں فی صد (۱۵) سے زیادہ کا
اضافہ ہوا ہے۔ باعتبار اوس انحطاط کے جو ملک سرکار عالی کی آبادی میں مجموعی طور پر
(۶) فیصد سے زاید ہوا ہے یہ اضافہ بجائے خود قابل لحاظ ہے مگر اتنا عجیب و غریب نہیں
جتنا کہ ۱۹۱۱ء میں (فی صد ۱۳۶) اِس جماعت کو حاصل ہوا تھا۔ بہر حال ۱۸۸۱ء کے اعداد
کے مقابلہ میں اضافہ کا تناسب غیر معمولی طور پر فیصد (۳۶۰) سے کم نہیں ہے۔
شکل ارتسامی مندرجہ صفحہ (۲۶) میں اون کی ۱۸۸۱ء والی تعداد کو (۱۰۰) قرار دیکر
عیسائی آبادی کے ہر دہ سالہ تفاوت کو ظاہر کیا گیا ہے۔
حسب بیان ماسبق عیسائیوں میں بالعموم طبقہ اسفل کے لوگ داخل ہوتے ہیں مثلاً



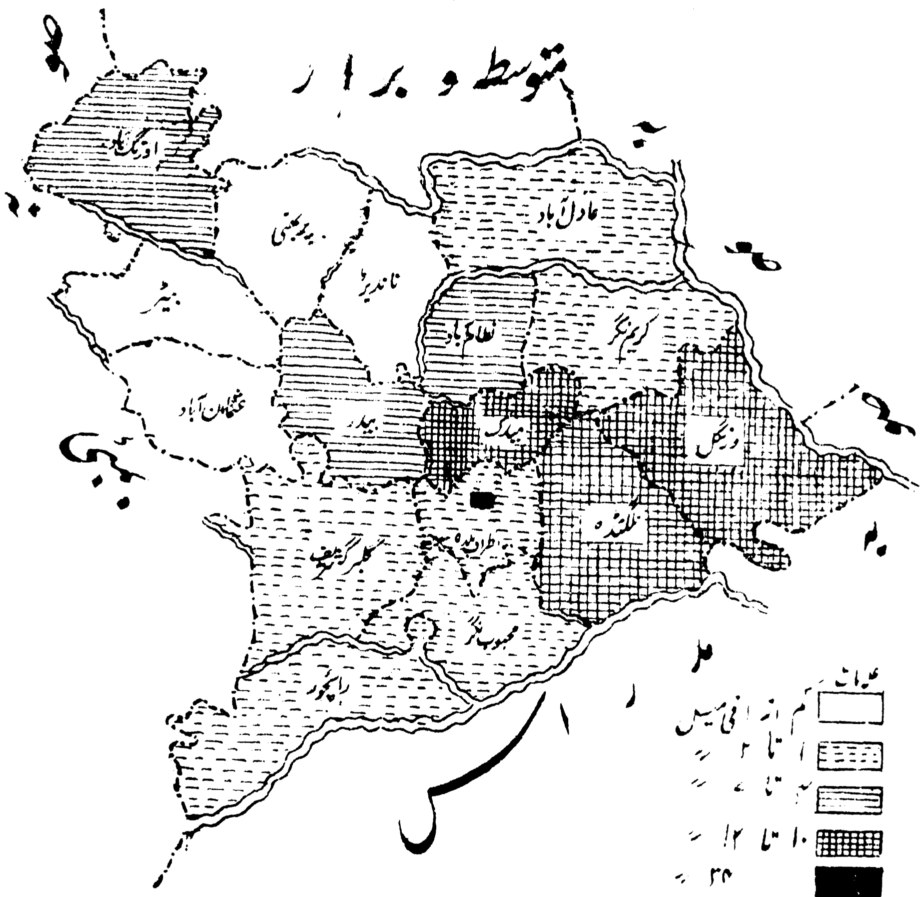
اقوام قدیمہ یا ہندو ونیا اقوام رذیلہ اور جب کبھی قحط کا دورہ ہوتا ہے تو انہیں کی تعداد غالب کو مبلغین مذہب عیسائی پناہ دیتے ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ جہاں کہیں تبلیغ کے مرکز موجود ہیں انہیں مقامات میں عیسائیوں کی تعداد سرعت کے ساتھ بڑھتی ہے۔ ملک سرکار عالی میں ادیان کی تعمیری اشاعت بمقابلہ مرہٹواڑی کے زیادہ تر تلنگانہ میں نمایاں ہے جہاں عیسائی آبادی کا فیصد (۹۷) سے زیادہ حصہ پایا جاتا ہے۔ اگرچہ حیدرآباد کی عیسائی آبادی جس میں انگریزی سولجروں کی چھاؤنیاں داخل ہیں خارج کر دیا جائے تب بھی تلنگانہ میں عیسائی آبادی کا فیصد (۹۸) حصہ پڑتا ہے اور مرہٹواڑی میں (۲) فیصد۔

اس کی وجہ یہ امر واقعہ ہے کہ تبلیغی کاروبار تلنگانہ میں بہت پہلے قائم ہوئے اور مرہٹواڑی کی طرف بعد میں توجہ ہوئی۔

۱۱۱۔ تقسیم آبادی عیسائیاں۔ ملک سرکار عالی کی عیسائی آبادی کی تقسیم نقشہ ذیل میں ظاہر کی گئی ہے اور ہر ضلع کی دس ہزار آبادی میں جو ان کا تناسب ہوتا ہے اس کو بھی دکھایا گیا ہے۔

نقشہ ممالک محروسہ سرکار عالی

(دیکھو صفحہ ۱۲۹)



۱۱۲۔ اقوام عیسائی

تختہ مندرجہ حاشیہ میں عیسائی آبادی کا انقسام بلحاظ اصناف نسلی یوروپین۔ انگلو انڈین اور دیسی عیسائیوں میں کیا گیا ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے دونوں اصناف میں کمی اور آخری صنف میں بیشی ہوئی ہے۔ یوروپین آبادی کی کمی کی وجہ وہ تغیرات ہیں جو برطانوی سولجرز متعینہ چھاؤنیات کی تعداد میں ہوئے۔ انگلو انڈین جماعت میں سنہ ۱۹۱۱ء میں کچھ کمی آئی تھی اور سنہ ۱۹۲۱ء میں اور مزید کمی آئی ہے جس کے غالباً دو اسباب ہیں۔ ایک تو اس جماعت کے بعض اراکین کا اس

قوم	تعداد سنہ ۱۹۱۱ء	تعداد سنہ ۱۹۲۱ء	تفاوت فیصد
یوروپین	۵،۳۰۴	۳،۶۹۰	۳۱،۴-
انگلو انڈین	۳،۰۰۴	۲،۲۳۷	۲۵،۵-
ہندوستانی	۴۵،۹۰۸	۵۶،۷۲۹	۲۳،۵+
میزان	۵۴،۲۹۶	۶۲،۶۵۶	۱۵،۴+

جانب میلان ہے کہ اپنے آپ کو یوروپین ورج کرائیں اور دوسرے ہندوستانی عیسائیوں کا اِس عنوان کے تحت سے اخراج ہے۔ ہندوستانی عیسائیوں میں جو اضافہ ہے وہ بلاشبہ زیادہ تر اِس وجہ سے ہے کہ اون میں نئے عیسائی داخل ہوتے رہتے ہیں۔ تختۂ مندرجہ حاشیہ میں اون تفاوتوں کو ظاہر کیا گیا ہے جو سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء کے دہ سالہ دوران میں عیسائی آبادی کی مختلف میعاد ہائے عمر پر رونما ہوئے ہیں۔ اور اوس کے مقابلہ میں مماثلہ مدت ہائے عمر پر جملہ آبادی ملک سرکار عالی کے پیدا شدہ تفاوت کو بھی دکھایا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عیسائی آبادی میں ایک خفیف (یعنی فی صد ایک سے بھی کم) انحطاط (۲۰) تا (۳۰) سالہ میعاد عمر میں ہوا ہے درآں حالیکہ اسی میعاد عمر پر ملک سرکار عالی کی مجموعی آبادی میں انحطاط عظیمہ پیدا ہوا ہے۔ لیکن دوسری مدت ہائے عمر پر عیسائیوں میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ اِس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ قحط کے زمانہ میں پورے خاندان کے خاندان عیسائی ہوگئے ہیں۔ ورنہ (۰) تا (۱۰) سالہ میعاد عمر میں جس حال میں کہ ملک سرکار عالی کی آبادی میں (۸) سے زیادہ کا انحطاط ہوا ہے عیسائیوں میں فی صد (۱۳) کے اضافہ کی کسی اور طرح توجیہ نہیں ہوسکتی۔ دوسری میعاد ہائے عمر پر جو کثیر اضافے ہوئے ہیں وہ بھی تبدیل مذہب کرنے والوں کے ایقان مذہبی کی بہ نسبت زیادہ تر قحط کے عام اثرات کے زیر بار احسان ہیں۔ اِس میں شبہ نہیں کہ بعض نیک افراد کے لئے مقاصد مذہبی بھی اصطباغ کا موجب ہوئے ہوں گے۔

میعاد ہائے عمر	تفاوت بدوران دہ سال بلحاظ	
	جملہ آبادی	عیسائی آبادی
۰ تا ۱۰	- ۸،۵	+ ۱۳،۶
۱۰ تا ۲۰	- ۱،۱	+ ۲۷،۲
۲۰ تا ۳۰	- ۱۲،۵	- ۰،۳
۳۰ تا ۴۰	- ۶،۱	+ ۱۶،۲
۴۰ تا ۵۰	- ۹،۱	+ ۱۹،۵
۵۰ تا ۶۰	- ۲،۳	+ ۳۲،۲
۶۰ و زائد	+ ۰،۱	+ ۲۶،۱

۱۱۲ - فرقہ ہائے عیسائیاں

ہر چند کہ فرقہ ہائے مذہب کے اعداد و شمار کی ترتیب نہیں ہوئی لیکن مذہب عیسوی کے متعلق استثناء کیا گیا اور اوس کے فرقوں کا علیحدہ علیحدہ شمار ہوا۔ یوروپین افراد میں زائد از فیصد (۷۷) انگلیکن کمیونین ہیں اور انگلو انڈین میں سے فیصد (۷۵) سے زیادہ رومن کیا تھولک ہیں۔ اگرچیکہ ہندوستانی عیسائیوں کی درجہ بندی میں (جن میں کے اکثر افراد فی نفسہ اوس فرقہ کے نام سے بھی واقف نہ ہوں گے جن سے اون کا حقیقی تعلق ہے) فہرست اسماء فرقہ جات مرسلہ کمشنر صاحب مردم شماری ہند کی اتباع اور مختلف

پادری صاحبوں کے ہدایات کی بدولت جو انہوں نے اپنی جماعت کو اِس بارہ میں دئے۔ یہ ہوا کہ سنہ ۱۹۲۱ء میں "غیر معین اعتقادات" کے تحت اندراجات نہیں ہوئے لیکن ان کی وجہ سے مختلف فرقہ ہات کی تعداد میں جیسا کہ تختہ حاشیہ سے ظاہر ہوگا۔ اتنے بڑے تغیرات ہوئے ہیں کہ اب یہ ممکن نہیں رہا کہ سنہ ۱۹۲۱ء کے اعداد سے سنہ ۱۹۱۱ء کے مماثلہ اعداد کا مقابلہ کیا جاسکے اور ٹھیک طور پر یہ کہا جاسکے کہ تبلیغی اشاعت میں کونسا فرقہ زیادہ تیزی سے کام کر رہا ہے اور کہاں تک اوس کی کوششیں بار آور ہو رہی ہیں۔ بہر حال پادری صاحبوں کے سوالات سے اتنا ضرور ہوا کہ بمقابلہ مردم شماری ہائے سابقہ اِس دفعہ میں دیسی عیسائی زیادہ صحت کے ساتھ اپنے فرقہ ہائے متعلقہ میں درج ہوئے۔ البتہ بعض شمار کنندوں نے بوجہ ناواقفیت بعض دیسی عیسائیوں کو "مالا" یا "مادیگا" (دھیڑ) ذات میں لکھدیا تھا لیکن جیسے ہی مجھکو بہ حین تنقیح انتظامات شمار ابتدائی اِس غلطی کی خبر ملی میں نے اون کی اصلاح کرادی اور تنقیح کنندوں وغیرہ کے نام ہدایات جاری کرائے کہ ایسی فاش غلطیوں سے تختہ جات شمار کو آلودہ نہ ہونے دیں۔ اس امر کا اندازہ کہ اعداد متعلقہ عیسائیاں کس حد تک صحیح ہیں تختہ مندرجہ حاشیہ سے کیا جاسکتا ہے جس میں اِن اعداد کا مقابلہ اون موازین سے کیا گیا ہے جو مختلف ادارہ جات تبلیغی نے بہم پہونچائے ہیں۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ پادری صاحبان نے اپنے متبعین کی تعداد کے اندازہ کرنے میں سوائے رومن کیتھولک اور بائپٹسٹ فرقہ جات کے (جن کے اندازے بمقابلہ اعداد مردم شماری کم نکلے ہیں) زیادہ بیانی سے کام لیا ہے۔ صریح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ بعض انگلیکن کمیونسٹ اور بیاپٹسٹ نے اپنے فرقوں کا نام صحیح نہیں درج کرایا اور اِس کی وجہ سے تختہ مندرجہ حاشیہ میں

فرقہ ہائے دیسی عیسائیاں

فرقہ	تعداد بہ دوران سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء
انگلیکن کمیونین	۸,۸۵۷	۱۴,۵۱۱
باپٹسٹ	۹,۵۵۷	۵,۱۱۱
میتھاڈسٹ	۸,۱۲۱	۱۸,۱۷۶
پرسبٹیرین	۹۹۹	۲,۰۱۵
پراٹسٹنٹ (بلا تصریح فرقہ)	۱,۲۶۱	۱,۷۷۹
رومن کیتھولک	۱۶,۳۲۲	۱۵,۱۳۴
غیر معین اور متفرق	۷۹۱	۳
میزان	۴۵,۹۰۸	۵۶,۷۲۹

فرقہ	اعداد مردم شماری	موازین ادارات جات تبلیغی
انگلیکن کمیونین	۱۴,۵۱۱	۱۴,۸۹۹
باپٹسٹ	۵,۱۱۱	۵,۰۲۷
میتھاڈسٹ	۱۸,۱۷۶	۱۹,۲۱۸
پرسبٹیرین	۲,۰۱۵	۲,۰۸۶
پراٹسٹنٹ	۱,۷۷۹	-
رومن کیتھولک	۱۵,۱۳۴	۱۴,۵۹۸
غیر معین	۳	-
میزان	۵۶,۷۲۹	۵۵,۸۲۸

پراٹسٹنٹ (بلا تفریق یا بلا تعین فرقہ) کا اندراج کرنا پڑا۔ اعداد اِس وقت جس حال میں ہیں اون کے لحاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ انگلیکن کمیونین فرقہ کے دیسی عیسائی بلدۂ حیدرآباد اور اضلاع ورنگل و نلگنڈہ میں ہی محدود ہیں اور فرقہ باپٹسٹ کے عیسائی اِن تینوں مقامات کے علاوہ محبوب نگر میں بھی ہیں اور میتھوڈسٹ اور رومن کیتھولک فرقہ کے عیسائی کم و بیش کل اضلاع میں منتشر طور سے پائے جاتے ہیں۔ پریسبیٹیرین فرقہ بالکل اورنگ آباد میں محدود ہے۔ اور پراٹسٹنٹ فرقہ کا حصہ غالب بلدۂ حیدرآباد اور اضلاع رائچور، اطراف بلدہ و گلبرگہ میں ہے۔ وہ تین افراد جو تختہ میں "غیر معین اعتقادات" کے تحت دکھائے گئے ہیں وہ دیسی عورتیں ہیں جو بلدۂ حیدرآباد میں بود و باش رکھتی ہیں اور جنھوں نے خواہ جان بوجھ کر یا لاعلمی سے اپنے آپ کو گریک چرچ کے متبعین میں درج کرایا ہے۔

۱۱۴ اشاعت عیسائیت

سنہ ۱۹۱۱ع کی تعداد کے مقابلہ میں عیسائیوں کی تعداد بلدۂ حیدرآباد اور چھ اضلاع ملک سرکار عالی میں

ضلع	فیصدی انحطاط
بلدۂ حیدرآباد	۱۵٫۵
اطراف بلدہ	۱۹٫۲
ورنگل	۳٫۱
اورنگ آباد	۱۰٫۹
ناندیڑ	۵۳٫۶
پربھنی	۱۱٫۹
عثمان آباد	۱۴٫۲

حسب صراحت مندرجہ تختہ حاشیہ کم ہوگئی ہے۔ یہاں اس کا ذکر کر دینا مناسب ہے کہ اضلاع بیڑ، ناندیڑ اور عثمان آباد میں عیسائی نہایت قلیل ہیں۔ اون کی تعداد میں سب سے بڑا اضافہ میدک میں رونما ہوا ہے جہاں دہ سالہ دوران میں (۴۵۰۰) عیسائیوں کا شمول ہوا۔ اِس کے بعد بلحاظ اضافہ بیدر (+۲۱۷۲) نظام آباد (+۱۴۰۹) کریمنگر (+۹۹۵) اور محبوب نگر (+۹۱۰) کے مدارج ہیں۔ بقیہ اضلاع میں اضافہ کی تعداد (۲۶۴) سے لیکر جو رائچور میں ہوا ہے (۶۷۲) تک ہے جو نلگنڈہ میں رونما ہوا ہے۔ بیڑ کے بعد جہاں اِس دہ سالہ دوران میں عیسائی آبادی (۲) سے ترقی کرکے (۱۶) تک پہونچی ہے سب سے زیادہ متناسبہ اضافہ عادل آباد میں رونما ہوا ہے جہاں اِس مدت میں عیسائی (۲۸) سے (۱۶۸) کی تعداد تک پہونچ گئے ہیں۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ ویسلین میتھوڈسٹ اور باپٹسٹ فرقہ جات کے تبلیغی ادارہ جات زیادہ تر اضلاع تلنگانہ میں کارگزار ہیں۔ اول الذکر فرقہ کے متبعین اضلاع کریم نگر، عادل آباد، میدک و نظام آباد میں اور موخر الذکر کے محبوب نگر و نلگنڈہ میں نمایاں ہیں۔ امریکن میتھوڈسٹ

تبلیغ کی جدوجہد اضلاع گلبرگہ۔ رائچور اور بیدر میں محدود ہے اور رومن کیتھولک "غیر معین" کی کوششیں بلدہ حیدرآباد اور اضلاع نلگنڈہ و رائچور و اورنگ آباد میں زیادہ نمایاں ہیں۔

۱۱۵۔ عیسائی اقوام اور فرقہ جات ملک سرکار عالی کے اندر اقوام عیسوی کا مختلف فرقہ جات میں جو حصہ ہے اوس کا تناسب تختہ مندرجہ حاشیہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ ان فرقہ جات میں سے ہر ایک میں حسب توقع دیسی عیسائیوں کا غلبہ ہے اور اجنبی عنصر بلحاظ شمار بہت کم ہے دیسی عیسائیوں کی منجملہ ایک بڑی تعداد (فی صد ۳۲) میتھاڈسٹ چرچ کی پیرو ہے اور (۲۶) فیصد فرقہ رومن کیتھولک اور (۲۵) فیصد سے زیادہ انگلیکن کیمونین اور بقیہ پریسبیٹیرین یا باپٹسٹ فرقہ جات سے تعلق رکھتے ہیں۔

فرقہ	یوروپین و اقوام متجانسہ	انگلوانڈین	دیسی
جملہ فرقہ جات	۵٫۹	۳٫۶	۹۰٫۵
انگلیکن کیمونین	۱۶٫۲	۲٫۵	۸۱٫۳
ارمینین چرچ	۱۰۰٫۰	—	—
باپٹسٹ	۰٫۷	۲٫۲	۹۷٫۱
گرگیٹ چرچ	۱٫۹	۲۳٫۶	۷۴٫۳
میتھاڈسٹ	۰٫۹	۱٫۱	۹۸٫۰
پریسبیٹیرین	۰٫۲	۲٫۲	۹۷٫۶
پراٹسٹنٹ بلاتفرقہ یا بلاتصریح فرقہ	۸٫۳	۶٫۸	۸۴٫۹
رومن کیتھولک	۲٫۴	۷٫۶	۹۰٫۰

۱۱۶۔ جینی اب اون مذاہب کی جانب توجہ کیجائے جن کے متبعین کی تعداد ممالک محروسہ سرکار عالی میں قلیل ہے تو سب سے پہلے جینی مذہب قابل ذکر ہے۔ اس مذہب کے (۱۵۵۸۴) متبعین ہیں اور جملہ آبادی ملک سرکار عالی کے ہر دس ہزار نفوس میں اون کا تناسب (۱۴) کا پڑتا ہے۔ سنہ ۱۹۱۱ء سے اون کی تعداد میں (۱۱) فیصدی سے زیادہ کا انحطاط ہوا ہے اور اون کا تناسب سنہ ۱۸۹۱ء سے برابر گھٹ رہا ہے۔ یہ لوگ زیادہ تر تجارت میں مصروف ہیں اور اسی وجہ سے بمقابلہ دیہات کے قصبات میں اون کی کثرت ہے۔ فی الحقیقت اِن کا تناسب فی دس ہزار آبادی رقبہ جات قصباتی میں (۴۲) اور رقبہ جات دیہی میں (۱۲) ہوتا ہے۔ اِن میں سے صرف (۱۲) فیصد تلنگانہ (خاصکر بلدہ حیدرآباد اور اضلاع عادل آباد۔ میدک۔ نظام آباد و اطراف بلدہ) میں بود و باش رکھتے ہیں۔ اور اضلاع مرہٹواڑی میں جہاں روئی کی پیداوار ہوتی ہے اون کی زیادہ تعداد جمع ہے۔ یہاں یہ اپنے آبائی پیشہ کے علاوہ زراعت اور روئی کی تجارت میں مصروف رہتے ہیں۔

۱۱۷۔ سکھ ملک سرکار عالی کے سکھوں کی آبادی میں سنہ ۱۹۱۱ء کے لحاظ سے (۱۴) فی صد سے زیادہ اور سنہ ۱۹۰۱ء کے مقابلہ میں (۲۵) فیصد کا تنگی پیدا ہوئی

اون کا تناسب فی دس ہزار نفوس جو سابقہ چار مردم شماریوں میں تقریباً (۴) تھا حالیہ مردم شماری میں گھٹکر (۲) رہ گیا ہے۔ بلحاظ تعداد فی الوقت وہ (۲۷۴۵) ہیں اور ۱۹۱۱ء میں (۴۲۷۶) تھے۔ تلنگانہ اور مرہٹواڑی میں اون کا انقسام تقریباً مساوی ہے لیکن اون کا انحطاط خطہ اول الذکر میں بمقابلہ موخرالذکر کے نسبتاً زیادہ ہے۔ جملہ تعداد کا (۴۲) فیصد حصہ ناندیڑ میں سکونت پذیر ہے جو ملک سرکار عالی میں سکھ مذہب کا مرکز اور گرو گوبند کے آخری ایام زندگی کے جدوجہد کا مقام ہے۔ (۲۷) فیصد حصہ بلدہ حیدرآباد میں بود و باش رکھتا ہے اور بقیہ قلیل تعداد میں اضلاع میں پھیلا ہوا ہے۔

۱۱۸۔ پارسی پارسیوں کی تعداد بھی جو ۱۹۱۱ء میں (۱۵۲۹) تھی گھٹ کر ۱۹۲۱ء میں (۱۴۹۰) رہ گئی یعنے فیصد (۲،۵) کی کمی آگئی ہے۔ خطہ واری لحاظ سے تلنگانہ کی تعداد میں فیصد (۱۴) کی بیشی ہے اور مرہٹواڑی میں فیصد (۳۸) کی کاستگی ہوئی ہے فیصد (۶۰) سے زیادہ پارسی صرف بلدہ میں رہتے ہیں اور بقیہ زیادہ تر اضلاع اورنگ آباد ورنگل اور گلبرگہ میں پائے جاتے ہیں۔ ان کی بود و باش زیادہ تر قصبات میں ہوتی ہے اور اس کی شہادت اس امر سے ملتی ہے کہ ہر ہزار پارسیوں کے منجملہ (۸۰۰) رقبہ جات قصباتی میں پائے جاتے ہیں۔

۱۱۹۔ دیگر مذاہب منجملہ دوسرے مذاہب کے جن کے متبعین ممالک محروسہ سرکار عالی میں پائے جاتے ہیں دو جدید تفریق شدہ فرقہ جات برہمو و آریا (جن کے اعداد و شمار پہلے پہل ۱۹۱۱ء میں علیحدہ طور پر شایع کئے گئے تھے) ایسے ہیں کہ اس دہ سالہ عرصہ میں اون میں معقول اضافہ ہوا ہے۔ برہمو ۱۹۱۱ء میں (۳۶) تھے اور ۱۹۲۱ء میں (۲۵۸) ہوئے اور آریا (۱۷۰۳) سے ترقی کرتے ہوئے اس دس سال میں (۵۴۵) پر پہونچ گئے۔ ان کے منجملہ (۲۵) برہمو اور (۵۳۹) آریہ صرف بلدہ حیدرآباد میں ہیں جس کے بالمقابل ۱۹۱۱ء میں علی الترتیب (۲۵) اور (۹۰) نفوس تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان ساجون کی جدوجہد اس دہ سالہ دوران میں نہایت تیز گام رہی ہے اور اتنی مستعدی اس سے پہلے کبھی نہیں معلوم ہوتی بالخصوص آریہ ساجی بلدہ حیدرآباد میں بہت پیش پیش رہے ہیں اور اونہوں نے اس مدت میں بعض غیر ہندو دیسیوں کو آریہ بنا کر "شدہی" کے رسومات بھی ادا کئے۔

مذاہب قدیمہ بودھ مت و یہودیت کے پیرو علی الترتیب صرف (۱۰) اور (۱۴) نفوس ہیں جو سب کے سب بلدہ حیدرآباد ہی میں ہیں ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں دونوں کی تعداد میں کمی

آگئی ہے۔ سنہ ۱۹۱۱ء میں جن (۷) نفوس نے اورنگ آباد میں مذہب بدھ کے تحت اپنا اندراج کرایا تھا اب
اون کا پتہ نہیں ہے۔ غالباً وہ آوارہ گرد چینی یا جاپانی ہوں گے جو ریشمی کپڑوں کی فروخت کرتے
پھرتے ہیں اور سابقہ مردم شماری کے وقت وہاں موجود رہے ہوں گے۔

۱۲۰۔ قصباتی اور دیہاتی آبادی کا مذہب

تختہ ضمیمہ نشان (۴) میں جو اس باب سے ملحق ہے قصباتی اور دیہاتی آبادی کی
ترکیب مذہبی بلحاظ خطہ ہائے ملک ظاہر کی گئی ہے۔ یہ امر کہ اس ملک کے زراعتی کاروبار کا دارومدار
ہنود پر ہے اس امر واقعہ سے عیاں ہوتا ہے کہ دیہاتی آبادی کا صرف تقریباً (۸) فیصد حصہ مسلمان
ہیں تو (۸۷) فیصد ہنود ہیں۔ اس کے مقابلہ میں قصباتی آبادی میں (۶۱) فیصد ہنود ہیں تو (۳۴)
فیصد مسلمان ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان صریحی طور پر قصبات کے باشندے ہیں
مرہٹواڑی کے ہنود بمقابلہ تلنگانہ کے قصباتی رقبہ جات میں نسبتاً زیادہ سکونت رکھتے ہیں اور
اس کے برعکس تلنگانہ کے ہندو بمقابلہ مرہٹواڑی کے دیہاتی رقبہ جات میں زیادہ رہتے ہیں
زیادہ صحت کے ساتھ بیان کیا جائے تو قصباتی آبادی کا ہندو حصہ مرہٹواڑی میں (۶۲) فی صد اور
تلنگانہ میں (۶۱) فیصد ہے۔ اس کے مقابلہ میں دیہاتی آبادی کا ہندو حصہ تلنگانہ میں (۸۸) فیصد ہے
تو مرہٹواڑی میں (۸۷) فیصد۔ جین اور عیسائی بہ نسبت دیہاتی رقبہ جات کے فطرتاً قصباتی
رقبہ جات میں زیادہ رہتے ہیں۔ اقوام قدیمہ کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگرچہ کہ مجموعی طور پر
بمقابلہ قصباتی رقبہ جات کے دیہاتی رقبہ جات میں اون کی کثرت ہے لیکن اون کا قصباتی تناسب
تلنگانہ سے مرہٹواڑی میں تگنے سے زیادہ ہے اور دیہاتی رقبہ جات کے اعتبار سے مرہٹواڑی کے
بالمقابل تلنگانہ میں دونے سے زیادہ ہے۔ چنانچہ تختہ مندرجہ حاشیہ
سے اس کی وضاحت ہوگی۔ یہ پہلے ہی ذکر کیا جا چکا ہے کہ رقبہ جات
صحرائی بمقابلہ مرہٹواڑی کے تلنگانہ میں زیادہ ہیں اور یہی
وجہ ہے کہ تلنگانہ کے رقبہ جات دیہاتی میں ان کی تعداد مرہٹواڑی
سے زیادہ پائی جاتی ہے۔

خط ہائے قدرتی	تعداد فی دس ہزار نفوس در	
	آبادی قصبات	آبادی دیہات
ملک سرکار عالی	۱۶۷	۳۶۴
تلنگانہ	۸۰	۵۰۳
مرہٹواڑی	۲۷۵	۲۲۱

عام بیان

اگرچہ کہ کمشنر صاحب مردم شماری ہند نے طے کر دیا ہے کہ اس ولہ میں مختلف مذاہب کے

اعتقادات اور رسومات کے متعلق صراحتیں نہ کیجائیں لیکن تاہم یہ قرین قیاس ہے کہ ذیل کے مختصر چیدہ چیدہ بیانات عام ناظرین کی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔

۱۲۱۔ تعریف مذہب ہنود مذہب ہندو ایک ایسا لفظ ہے کہ اوس کے مفہوم کے بیان کرنے سے اوس کا سمجھہ لینا زیادہ آسان ہے۔ یہ بالکل بجا طور پر کہا گیا ہے کہ وہ "عقاید اور مسالک کا ایک پیچیدہ مجموعہ ہے۔ جس کے حدود میں توحید پرست کثرت پرست۔ اور دہریہ پرست داخل ہیں۔ شوا اور وشنو دیوتاؤں کے یا اون کے نسوانی شئون کی پرستش کرنے والے یا ماتا دیبیوں یا درختوں پتھروں اور ندی نالوں کی ارواح اور دیہات کے نگہبان دیوتاؤں کے پوجنے والے سب ہی اوس میں شامل ہیں"۔

جیسا کہ سر الفریڈ لائل نے ظاہر کیا ہے "ہندو مسلک بالکلیہ مذہبی حیثیت ہی نہیں رکھتا بلکہ اوس کے مفہوم میں ایک ملک اور ایک حد تک ایک قوم بھی داخل ہے .... جب کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ وہ ہندو ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اوس کا مقصود تینوں امور ہیں۔ مذہب خاندان اور ملک .... ہندویت ایک پیدائشی اور وراثتی حق کا معاملہ ہے .... اوس سے ایک غیر مصافی جماعت بھی اوسی طرح مراد ہے جس طرح کہ ایک مذہبی گروہ۔ کوئی انسان ہندو بن نہیں سکتا بلکہ ہندو پیدا ہو سکتا ہے"۔ ان تینوں عناصر۔ مذہب قوم اور ملک کے ساتھ نظام ذات پر مبنی تمدنی ساخت کا الحاق کر دیا جانا چاہئے جو لوگ کہ ملک کے مسئلہ کو "ہندو" کا اصل اصول ٹھیراتے ہیں اون کی رائے ہے کہ ہندوستان کے کل باشندے ہندو ہیں جب تک کہ وہ مسلمان یا عیسائی نہ ہوں۔ اور جو لوگ کہ قوم کے مفہوم کو نمایاں رکھتے ہیں اون کا قول ہے کہ لفظ ہندو آریہ کا مرادف ہے اور ہندوستانی ذاتوں کے کل افراد کو شمول جینی سکھ اور بدھ ہندو سمجھنا چاہئے۔ بعض کا یہ خیال ہے کہ جس معیار کا لحاظ ہونا چاہئے وہ عقائد مذہبی ہیں اور وہ تمام لوگ جو ہندو مذہب پر ایمان رکھتے ہوں اون کو ہندو سمجھنا چاہئے۔

گذشتہ موقع پر حسب ہدایت کمشنر صاحب مردم شماری ہند نے اس سوال کے متعلق کہ "ہندو" سے

ف
مجوزہ معیار اون ذاتوں کیلئے جن کا ہندو ہونا بلکل حق مشتبہ ہے کیونکہ وہ:-
(۱) برہمنوں کے تفوق کے منکر ہیں۔ (۲) برہمن یا کسی مسلمہ گرو سے التماس دعا نہیں کرتے (۳) ویدوں کے استناد کو نہیں مانتے۔
(۴) بڑے ہندو دیوتاؤں کی پرستش نہیں کرتے (۵) اون کے پاس اعلی برہمن بطور پوجاری یا پروہت کام نہیں کرتے۔ (۶) برہمن پجاری بالکل
داخلہ ہی نہیں رکھتے (۷) عام ہندو دیولوں میں داخلہ کی اجازت نہیں ہے۔ (۸) باعث نجاست ہوتے ہیں۔
(الف) چھوت سے۔
(ب) ایک فاصلہ معینہ کے اندر۔
(۹) مردوں کو دفن کرتے ہیں (۱۰) گائے کی تعظیم نہیں کرتے اور اس کا گوشت کہاتے ہیں۔

کیامراد ہے؟ رپورٹ ہائے مردم شماری صوبہ جات میں تفصیل سے بحث کی ہے۔ صاحب موصوف نے بعض معیار (جس کا خلاصہ درج حاشیہ ہے) ایسے قرار دئے تھے جن کی نسبت خیال کیا گیا تھا کہ اون سے ایک خالص ہندو اور ایک نام نہاد ہندو میں تمیز ہو سکے گی۔ معیار پیش کردہ کے بعض پہلو ہنود کے اعتقادات سے۔ بعض اوس کی تمدنی حیثیت سے اور بعض برہمنوں کے ساتھ اوس کے تعلقات سے متعلق ہیں۔ جس مختلف حد تک یہ معیار متعدد حصص ہند میں تشفی بخش ثابت ہوئے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مختلف اقطاع ہند میں مذہب ہندو کے حدود میں جو عقائد و مراسم رائج ہیں اون میں کوئی یکسانیت نہیں پائی جاتی۔ یہاں اس کا بیان ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بعض ایسی خصوصیات ہیں کہ جن سے ایک ہندو دوسرے مذاہب کے متبعین سے تمیز کیا جا سکتا ہے۔ ان میں اول اور سب سے مقدم وہ نظام تمدنی ہے جو انصرام کار کی تفریق پر مبنی ہے۔ دوسرے خصوصیات یہ ہیں۔ پوجاری۔ گرو اور مقدس انسانوں کی تکریم و تعظیم (جس کا برہمن ہونا ضروری نہیں ہے) اصول کرما و تناسخ کا جماعت کے ہر طبقہ پر موثر ہونے کا اعتقاد اسلاف پرستی۔ وید اور مقدس برہمنی صحائف کا ایقان۔ اور سب سے آخر ”ایک عمیق شخصی نظام پرستش جو ایسے خدائے واحد کے اعتقاد پر مبنی ہو جس کے مظاہر مختلف المدارج اثرات اور حسنات کی قوتیں ہوں“۔

۱۲۲۔ فرقہ ہائے ہنود وسیع مفہوم میں ہنود کو تین فرقوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے وشنوا۔ سیوا۔ اور سکتا یا وشنو۔ سوا اور درگا دیوی کی (جو سوا کی زوجہ ہے) پرستش کرنے والے۔ ان اصلی قسموں سے بہت سے فرقے اور ذیلی فرقے مثلاً رامانوجا۔ مادھوا۔ رامانندا۔ ولبھا۔ کبیر پنتھی۔ سمرتا۔ گن پتیا۔ سورا وغیرہ وغیرہ پیدا ہوئے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ فرقے نہایت عجیب و غریب طریقے پر ایک دوسرے کے حدود میں عمل دخل رکھتے ہیں۔ ہندو مذہب کے پیرؤں میں اب وہ فرقہ واری سخت تعصب نہیں ہے جو دوسرے مذاہب کے باہم متغائر فرقوں کا مابہ الامتیاز ہے۔ ایک صاف و صریح مذہب یا مسلک کا فقدان ان مختلف النوع اعتقادات کی وسعت کے ساتھ ملکر یہ ناممکن العمل کر دیتا ہے کہ ایک خالص ہندو اور غیر ہندو ہندوستانی میں تمیز کرنے کے لئے کوئی قطعی معیار قرار دیا جائے۔

۱۲۳۔ فرقہ لنگایت مختلف فرقہ ہائے ہنود کے منجملہ لنگایت اور مان بہاؤ کا اس ملک کے

ساتھ تاریخی تعلق رہا ہے۔ فرقہ اول الذکر کا بانی بسوا بارہویں صدی عیسوی میں گزرا ہے اوس کی سکونت کا مقام کلیانی تھا جو اوسوقت مغربی چلوکیا سلطنت کا دارالحکومت تھا اور اب ضلع گلبرگہ میں شامل ہے۔ وہ خالص خدا پرستی کی تلقین کرتا تھا اور بنی نوع انسانی کی مساوات کی تعلیم دیتا تھا۔ لنگم یا سوا دیوتا کے علامت تناسل کو ہمیشہ جسم پر پہنے رہنے کی وجہ سے اِس فرقہ کا نام لنگایت سے موسوم ہوا۔ نظام ذات کا قلع قمع کرنے کے لئے بسوا نے تمام ذاتوں اور دونوں جنسوں کو اپنے متبعین میں داخل کیا۔ مشہور ہے کہ اوس کے اولین متبعین میں زرگر۔ سنجار۔ اہیر۔ دھوبی۔ مانگ۔ بڑوڑ شامل تھے اور کئی ایک ایسے تھے جو نیچ ہنود ذاتوں سے تعلق رکھتے تھے۔ زمانہ حال کے لنگایت اپنے ہندو ہمسایوں کے اثر سے فی الوقت ذاتوں میں منقسم ہیں۔ ملک سرکار عالی میں کل فرقہ ہائے ہنود کے منجملہ سب سے کثیر التعداد فرقہ یہی ہے اور اوس میں (۳۹ ۵۷ ۶۸ء) نفوس ہیں۔ اِن میں سے ⅘ سے زیادہ صوبہ گلبرگہ میں پائے جاتے ہیں۔ ۱۱ع کی تعداد کے لحاظ سے اون میں فیصد (۹) کی کمی آئی ہے اور اوس کی وجہ بلا شبہ دہ سالہ گذشتہ کے نا مساعد حالات ہیں۔ لیکن یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اِس جماعت کے بعض افراد کا شمار خالص اور سادہ ہنود میں ہوا ہوگا کیونکہ اب اون کی تقسیم ایسی ذاتوں میں ہے جیسی کہ لنگایت تیلی لنگایت کوشٹی وغیرہ جس کے سبب سے اون کو ہنود کے تحت درج کرنے کے لئے شمار کنندہ کو ایک وجہ حاصل ہوگئی ہوگی۔

۱۲۴۔ فرقہ مان بہاؤ

عام اعتقاد یہ ہے کہ چودھویں صدی عیسوی میں یہ فرقہ معرض وجود میں آیا۔ اِس کا بانی ایک شخص مسمی کرشنا بھٹ تھا جو پیٹن ضلع اورنگ آباد کا رہنے والا ایک نہایت فاضل برہمن تھا لیکن اس کی تردید خود مان بہاؤ لوگ کرتے ہیں۔ اور دعوی کرتے ہیں کہ اون کا فرقہ نہایت قدیم ہے۔ ممکن ہے کہ کرشنا بھٹ اون کے فرقہ کا کوئی مصلح رہا ہو جیسے کہ کرہاڑا کا ایک برہمن مسمی چکرا دہارا تیرہویں صدی میں گزرا ہے۔ اس مابہ النزاع امر کے متعلق اِس فرقہ کی مذہبی تحریرات سے بھی معتدبہ روشنی پڑتی ہے جو (۴۰۰) سے زیادہ جلدوں پر مشتمل ہیں۔ یہ کتابیں یا تو سنسکرت زبان میں لکھی ہوئی ہیں یا متاکشرا میں (جو ایک خفیہ زبان ہے اور اِسی غرض کے لئے وضع کی گئی ہے) لیکن اون کی زیادہ تعداد

مرہٹی زبان میں ہے۔ مرہٹی تصانیف باعتبار طرز بیان و محاورہ کے قدیم مرہٹی مصنفین موکند راجہ دیانا دیوا اور ایکناتھ کے (جو گیارھویں اور تیرھویں صدی کے درمیان گزرے ہیں) تصانیف سے بھی قدیم تر معلوم ہوتے ہیں۔ اِس کے متعلق بمبئی کا ممتاز مستشرق ڈاکٹر بھنڈارکر لکھتا ہے کہ یہ ایک دلچسپ امر واقعہ ہے کہ یہ پنجابی مان بھاؤ ہم مرہٹوں کو قدیم مرہٹی زبان کے ادق نکات سمجھائیں جن کو آج ہم نہیں سمجھتے" چکرادہارا کی سوانح عمری موسومہ "سری چکرادہارا چرترا" میں بہ ترتیب سنین دیوگری کے شاہاں یادہوا کی تاریخ سنہونا سے رامچندرا تک درج ہے۔ یادہوا خاندان کے شاہزادوں کرشنا راجہ (۱۲۴۷ء تا ۱۲۶۰ء) اور مہادیوا (۱۲۶۰ء تا ۱۲۷۱ء) کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اِس سے ملے تھے اور انہوں نے اپنی تمام دولت اوس کے نذر کی تھی لیکن وہ قبول نہیں ہوئی۔ اِس کے متعلق یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ۱۱۹۴ سکہا (۱۲۷۲ء) میں بمقام بدری کشرماعزلت نشین ہوگیا تھا۔ اوس کے چیلے ناگ دیوبھٹ نے اوس کے کام کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور اِس فرقہ کی اشاعت دور دراز تک کی۔ اور بالآخر لقب "آچاریا" سے معزز و مفتخر ہوا اوس کی سوانح عمری موسومہ "آچاریا چرترا" میں اوس کی پیدائش ۱۱۴۸ سکہا (۱۲۰۲ء) کی بیان کیجاتی ہے۔ چونکہ فرقہ مان بھاؤ کے تصانیف اپنے احیائے مذہبی کو چکرادہارا سے اور اپنی کثرت اشاعت کو ناگا دیوا سے منسوب کرتے ہیں اِس لئے اِس بارہ میں نہایت کم اشتباہ ہے کہ یہ فرقہ تیرھویں صدی سے قبل وجود میں آچکا تھا۔ اس فرقہ کی خاص خانقاہیں ممالک محروسہ سرکار عالی میں بمقامات پٹن۔ ناندیڑ۔ ماہور و مالور واقع ہیں اور برار میں بمقام ریت پور اور خاندیس میں بمقام کناشی چار وڑ ہیں۔ اِس فرقہ کے پیرو شمالی ہند اور صوبہ بمبئی میں پھیلے ہوئے ہیں اور اون کے مراکز ہیڑو چ۔ اندور۔ متھرا۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ جالندہر اور پشاور میں ہیں۔ اِس فرقہ کا خاص معبد پنچالیشور کا مندر ہے جہاں ہر ایک نئے مامور شدہ مہنت یا فرقہ کے روحانی پیشوا کو اقتدارات حاصل کرنے سے پہلے جانا ضروری ہے اِس فرقہ کے عقائد کی رو سے صرف کرشنا کی پرستش۔ ذات پات کے ضوابط کی خلاف ورزی اور فقیرانہ زندگی لازمی ہے آجکل بعض مان بھاؤ معمولی پیشے اختیار کرنے لگے ہیں اور جو لوگ اپنے مذہب کے سخت پابند ہیں وہ سیاہ لباس میں بھیک مانگتے پھرتے رہتے ہیں۔

سرسری طور پر یہ ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں فرقے لنگایت اور مان بھاؤ جنھوں نے ابتدا میں ذات کی تفریقوں کے خلاف ادعا کیا تھا اب خود انہیں تفریقوں کو

بہ تدریج اختیار کر لیا ہے۔

۱۲۵۔ جینی جینی ایک نہایت قدیم مذہب ہے۔ بعض علماء کا جن کی رائے اِس بارہ میں مستند ہے قول ہے کہ یہ مذہب زمانہ ویدیں عالم وجود میں آیا۔ اور فی نفس الامر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ویدک طریقہ کے قربانیوں اور رسومات پر معترض فرقہ کے طور پر اس مذہب کی ابتدائی ہوئی یہ ویدوں کو تسلیم نہیں کرتا اور چوبیس ارواح کاملین موسومہ "تیرتھنکر" کی پرستش کی تعلیم دیتا ہے۔ جین گزٹ بابتہ ماہ نومبر ۱۹۲۱ء میں جینی کی تعریف اِس طرح کی گئی ہے کہ وہ ایسا انسان ہے جو اِس بات پر اعتقاد رکھتا ہے کہ "انسان یا کسی ذی حیات کی روح مناسب تعلیم و تربیت سے اوسی طرح ہمہ داں اور عالم الغیب بن سکتی ہے جس طرح کہ ہیبال کی روح ہے جو تمام جذبات کی فاتح ہے۔ یہ کہ دنیا چھ خارجی۔ غیر مخلوق۔ غیر فانی مادوں سے مرکب ہے اور یہ کہ نجات ابدی کا راستہ صحیح الاعتقادی۔ صحیح العلمی اور صحیح العملی کے تین شاہراہوں سے ہوکر گزرتا ہے۔ جینی مذہب کے مقدس کتب میں اسی طرح مذکور ہے اور مہاویر اسکے روایات بھی اِسی کے مطابق ہیں"۔ جینی تین فرقوں میں منقسم ہیں۔ دگمبر۔ سویتمبر۔ استھنکواسی دگمبر اور سویتمبر کے اعتقادات کا اہم فرق یہ ہے کہ اول الذکر اناث کی نجات بائیدواں کے قائل نہیں ہیں اور ثانی الذکر دعویٰ کرتے ہیں کہ جنس لطیف نجات اُخروی حاصل کرنے میں کسی طرح محروم نہیں ہے۔ ایک سویتمبر جینی مسمی لونکا شاہ نے جو ۱۶۴۰ء میں گزرا ہے ایک تحریک کا آغاز کیا تھا کہ مستند جینی آئین مذہبی میں بت پرستی کا دخل نہیں ہے۔ اوس کے پیرو استھنک واسی کہلاتے ہیں۔ چونکہ سابقہ مردم شماری کی طرح اِس مردم شماری میں بھی فرقہ جات مذہبی کے اندراج کی گنجایش نہیں رکھی گئی تھی اس لئے یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ ان فرقوں میں سے کونسے فرقے ملک سرکار عالی کے شمار دشدہ جینیوں میں زیادہ غالب ہیں۔

جینی مسلمہ تجارتی قوم ہے اور اپنے ہمسایہ ہندوؤں کے ساتھہ بصلح و آشتی بسر کرتی ہے۔ گو کہ اِس مذہب کا مقصد نظام ذات کی تنسیخ تھی لیکن برہمنوں کے اثرات نے اِس حد تک کام کیا کہ اب جینی کئی ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں جن میں سے بعض ملکی نسبت اور بعض پیشہ کی نسبت رکھتے ہیں۔ مثلاً اوسوال۔ اگروال۔ جیسوال کھمبوجا وغیرہ۔ آج کل ایک . . . . اوسط درجہ کے جینی کے حالات اور اعتقادات میں ہندویت کا رنگ پایا جاتا ہے۔ اوس میں نظام ذات قایم ہوگیا ہے اور وہ اصول تناسخ اور کرما کے قائل ہوگئے ہیں اور تیرتھنکر اون

کے بعد ہندو دیوتاؤں کی عظمت کرتے ہیں اور بعض اوقات برہمنوں سے متدنی مراسم کی ادائی میں استمداد کرتے ہیں۔ اس زمانہ میں جینیوں کو اپنی مماثلہ ذاتوں کے ہنود کے ساتھ تعلقات ازدواجی قائم کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ بعض ذاتوں میں دونوں مذاہب کے پیرو موجود ہیں۔ پس اس کا بالکل امکان ہے کہ بعض جینی ہنود میں درج کر دئے گئے ہوں۔ اور یہ قرین قیاس ہے کہ بمقابلہ ۱۱۹۱ء کے جینیوں کی تعداد میں جو تخفیف ہوئی ہے اوس کی بھی ایک حد تک یہی وجہ قرار پا سکے۔

۱۲۶۔ مذہب سکھ بہ حیثیت ایک مستقل علیحدہ مذہب کے سکھوں کا مذہب نسبتاً زمانہ جدید سے تعلق رکھتا ہے۔ اوس کے اصولی اعتقادات (خدا کی وحدانیت۔ بنی نوع کی اخوت۔ ذات پات کی تردید۔ بت پرستی کی لاحاصلی) کی تلقین ہندوستان میں مشہور ہندو مذہبی مصلحین صدیوں سے کرتے چلے آرہے ہیں مشرقی پنجاب کے علاقی کسانوں میں جب ان اعتقادات نے پندرھویں صدی میں رسوخ پایا تو ان میں کوئی جدت نہ تھی۔ ملک سرکار عالی سے سکھوں کا یہی تعلق تاریخی ہے۔ اون کے آخری گرو نے ملک سرکار عالی میں بمقام ناندیڑ ایک خانقاہ قایم کی جو اب تک اس قوم کی زیارت گاہ ہے یہ دو فرقوں میں منقسم ہیں کیشس دھاری یعنے وہ جو اپنے آخری گرو کے ہدایات کے موافق لانبے بال (کیش) رکھتے ہیں اور دوسرے سہج دھاری۔ ان دونوں فرقوں میں بہت کم فرق ہے اور دونوں کے لئے آپس میں شادی بیاہ کرنے میں کوئی روک یا مزاحمت نہیں ہے۔ دونوں مساوی طور پر گرنتھ صاحب کی عظمت کرتے ہیں یہ ایک کتاب ہے جس میں گرو نانک اور دوسرے گروؤں کے اقوال جمع ہیں۔ ابتدائً سکھ سخت موحد تھے لیکن اب تناسخ اور کرما کے ہندوانہ معتقدات اور حصول تقرب باری کے تینوں ہندوانہ طریقوں کو ماننے لگے ہیں۔ ہمسایگی کے اثرات سے متاثر ہو کر اب وہ اس حد تک ہندو ہو گئے ہیں کہ کسی دراز ریش سکھ کو بلدہ کے کسی ہنومان کے مندر کی پرستش کرتے ہوئے دیکھنا نادرات سے نہیں رہا۔

۱۲۷۔ اسلام اسلام سے مراد جیسا کہ خود اوس کے نام کا مفہوم ہے خدا کی مشیت میں تسلیم و رضا کا اظہار ہے۔ اوس کے پانچ ارکان ہیں:

(۱) کلمہ یعنے خدائے واحد کی معبودیت اور حضرت محمد کی رسالت پر ایمان۔

(۲) صلوٰۃ یعنے روزانہ پانچ اوقات کی نماز۔

(۳) صوم یعنے ماہ رمضان المبارک کے روزے۔

(۴) زکوٰۃ یعنے شرعی خیرات۔

(۵)۔ حج یعنے مکہ معظمہ کی زیارت۔

آخری دو ارکان ہر مسلمان پر فرض نہیں ہیں بلکہ صرف اونہیں پر جو حسبِ استطاعت ہوں
اوس کے اندر مذہبی اعتقادات کے وہ محیر العقول اختلافات نہیں ہیں جو ہندو مذہب کے
نام کے ساتھہ وابستہ ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں فرقہ بندی کے خواہ کیسے ہی
اختلافات ہوں لیکن کوئی بھی مصرحۂ بالا پانچوں فرائض اسلام سے منکر نہیں ہے اور سب کے
سب اصولی اعتقادات میں ایک کتاب قرآنِ پاک کی تعلیم کے اندر محدود ہیں۔ کوئی
مسلمان بلحاظ فرقہ خواہ سُنی ہو یا شیعہ۔ وہابی ہو یا مہدوی اوس کے اصولی اعتقادات مذہبی
کسی صورت میں ایسے نہیں ہوں گے کہ اوس کو مُسلم کے سوا کسی اور لقب کے تحت
درج کیا جا سکے۔ رپورٹ مردم شماری بابتہ سنہ ۱۹۱۱ء میں اسلام کے اصول اور فرقوں کا
جو ذکر کیا گیا ہے اگرچہ کہ وہ کامل نہیں ہیں لیکن تاہم ایک غیر مسلم کو اسلام اور اوس کے
فرقوں سے واقف کرانے کے لئے کافی ہے۔ اور اِسی وجہ سے اوس بیان پر کسی اضافہ کی
ضرورت نہیں سمجھی گئی فقط

تختہ ضمیمہ نشان (۱) — عام تقسیم آبادی بلحاظ مذاہب — ملحقہ باب چہارم

مذہب و مقام	حقیقی تعداد در سنہ ۱۹۲۱ع	تناسب فی دس ہزار نفوس آبادی بابتہ					تفاوت فیصد بیشی (+) کمی (-)				خالص تفاوت
		سنہ ۱۹۲۱ع	سنہ ۱۹۱۱ع	سنہ ۱۹۰۱ع	سنہ ۱۸۹۱ع	سنہ ۱۸۸۱ع	سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء تا سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء تا سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۸۸۱ء تا سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۸۸۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
(۱) ہندو ۔ جملہ ملک سرکار عالی	۱۰۶۵۶۴۵۳	۸۵۵۴	۸۶۹۳	۸۸۶۰	۸۹۴۱	۹۰۳۳	-۸٫۳	+۱۷٫۷	-۴٫۳	+۱۵٫۹	+۱۹٫۸
تلنگانہ	۵۴۹۸۰۸۸	۸۵۶۵	۸۶۱۵	۸۹۱۵	۸۹۸۵	۹۰۵۳	-۰٫۶	+۱۷٫۲	+۳٫۹	+۱۷٫۰	+۱۴٫۴
مرہٹواڑی	۵۱۵۸۳۶۵	۸۵۲۳	۸۷۷۱	۸۷۸۶	۸۸۹۷	۹۰۱۲	-۲٫۸	+۱۸٫۳	-۱۱٫۳	+۱۵٫۰	+۴٫۰
(۲) مسلمان ۔ جملہ ملک سرکار عالی	۱۲۹۸۲۷۷	۱۰۴۱	۱۰۳۲	۱۰۳۷	۹۸۷	۹۴۰	-۵٫۹	+۱۹٫۴	+۱٫۵	+۲۲٫۰	+۴۰٫۲
تلنگانہ	۵۷۱۶۰۳	۸۹۲	۹۳۱	۹۴۶	۹۲۱	۹۱۵	-۵٫۲	+۱۹٫۱	+۷٫۶	+۱۸٫۹	+۲۷٫۳
مرہٹواڑی	۷۲۶۶۷۴	۱۲۰۱	۱۱۳۶	۱۱۴۴	۱۰۴۷	۹۶۴	+۵٫۷	+۱۹٫۷	-۳٫۱	+۲۶٫۱	+۶۵٫۹
(۳) اقوام قدیمہ ۔ جملہ ملک سرکار عالی	۴۳۰۷۴۸	۳۴۵	۲۱۴	۵۹	۲۵	.	+۶۱٫۲	+۳۳۷٫۴	+۱۲۴٫۲	.	.
تلنگانہ	۲۹۴۳۸۷	۴۵۹	۳۸۲	۱۰۱	۵۵	.	+۲۰٫۲	+۳۶۱٫۲	+۹۱٫۳	.	.
مرہٹواڑی	۱۳۶۳۶۱	۲۲۵	۴۳	۱۹	.	.	+۴۳۳٫۲	+۱۹۸٫۹	.	.	.
(۴) عیسائی ۔ جملہ ملک سرکار عالی	۶۲۶۵۶	۵۰	۴۰	۲۱	۱۸	۱۴	+۱۵٫۴	+۱۳۶٫۱	+۱۲٫۵	+۵۰٫۰	+۳۶۰٫۲
تلنگانہ	۴۹۹۳۷	۷۸	۶۶	۳۲	۳۱	۲۷	+۱۸٫۱	+۱۳۵٫۲	+۱۱٫۴	+۴۰٫۸	+۳۴۳٫۶
مرہٹواڑی	۱۲۷۱۹	۲۱	۱۵	۷	۶	۳	+۴۰٫۰	+۱۳۹٫۶	+۱۷٫۷	+۱۱۵٫۳	+۴۴۰٫۰
(۵) جینی ۔ جملہ ملک سرکار عالی	۱۸۵۸۴	۱۴	۱۶	۱۸	۲۴	۹	-۱۲٫۵	+۳٫۳	-۲۶٫۹	+۲۲۶٫۷	+۱۱۸٫۰
تلنگانہ	۲۱۴۱	۳	۱	۱	۲	.	+۲۰۰٫۰	+۱۸٫۳	-۰٫۸	+۲۴۳۴٫۸	.
مرہٹواڑی	۱۶۴۴۳	۲۷	۳۰	۳۸	۴۶	۱۷	-۱۰٫۰	+۲٫۰	-۲۷٫۴	+۲۰۶٫۷	+۹۶٫۹
(۶) سکھ ۔ جملہ ملک سرکار عالی	۲۷۴۵	۲	۴	۴	۴	۴	-۲۵٫۰	+۹٫۰	-۶٫۵	+۲۶٫۵	-۲۵٫۰
تلنگانہ	۱۱۵۶	۲	۳	۳	۵	۴	-۳۳٫۳	+۴۵٫۵	-۳۸٫۹	+۴۲٫۲	-۴۱٫۴
مرہٹواڑی	۱۵۸۹	۲	۴	۵	۳	۴	-۵۰٫۰	-۱۱٫۵	+۳۲٫۲	+۱۱٫۵	-۵٫۹
(۷) پارسی ۔ جملہ ملک سرکار عالی	۱۴۹۰	۱	۱	۱	۱	.	-۲٫۵	+۴٫۵	+۳۸٫۲	+۶۵٫۸	+۱۳۴٫۳
تلنگانہ	۱۱۸۳	۱	۲	۲	۱	۱	+۱۴٫۵	+۰٫۷	+۴۰٫۸	+۸۰٫۱	+۱۷۰٫۰
مرہٹواڑی	۳۰۷	۱	۱	۱	۱	.	-۳۸٫۱	+۱۳٫۲	-۳۲٫۷	-۳۱٫۵	+۵۵٫۸
(۸) دیگر ۔ جملہ ملک سرکار عالی	۸۱۷	۱	.	.	.	.	.	.	.	.	.
تلنگانہ	۸۰۳	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.
مرہٹواڑی	۱۴	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.

تختہ ضمیمہ نشان (۲) تقسیم مذاہب بلحاظ اضلاع

ملحقہ باب چہارم

ضلع وخطہ قدرتی	ہندو					مسلمان					اقوام قدیمہ					عیسائی					جینی					دیگر				
	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء	۱۸۸۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء	۱۸۸۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء	۱۸۸۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء	۱۸۸۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء	۱۸۸۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء	۱۸۸۱ء
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
ملک سرکار عالی	۸۴۴۵	۸۶۹۳	۸۸۶۰	۸۹۲۱	۹۰۳۳	۱۰۴۰	۱۰۳۲	۱۰۳۷	۹۸۷	۹۴۰	۳۵۳	۲۱۴	۵۹	۲۵	۰	۵۰	۴۰	۲۱	۱۰	۱۳	۱۴	۱۱	۱۰	۲۴	۹	۳	۵	۷	۵	۴
تلنگانہ	۸۵۱۵	۸۶۱۵	۸۹۱۵	۸۹۰۵	۹۰۵۳	۸۹۲	۹۳۱	۹۴۶	۹۲۱	۹۱۵	۷۵۹	۳۸۲	۱	۵۵	۰	۷۰	۶۶	۳۲	۳۱	۲۷	۳	۱	۱	۲	۰	۳	۵	۵	۶	۵
بلدہ حیدرآباد	۵۲۳۵	۵۲۳۶	۴۴۲۴	۵۲۶۶	۵۲۶۷	۴۳۱۸	۴۳۹۲	۴۲۱۸	۴۱۶۵	۴۲۹۲	۱۷	۱	۱	۰	۰	۳۳۹	۳۲۴	۳۱۰	۳۳۲	۳۱۸	۳۰	۸	-	۵	-	۶۱	۳۹	۴۰	۳۲	۲۲
اطراف بلدہ	۸۷۴۰	۸۷۵۱	۸۷۴۶	۸۸۸۹	۸۸۴۰	۱۰۸۰	۱۱۴۱	۱۲۴۴	۱۰۹۴	۱۱۳۱	۱۴۷	۲۸	۰	۰	۰	۲۱	۲۵	۹	۱۲	۱۵	۲	۲	۱	۲	۰	۲	۳	-	-	۱۴
ورنگل	۸۰۴۸	۷۹۹۵	۹۴۷۲	۹۴۷۶	۹۵۳۹	۵۷۶	۵۵۳	۴۹۴	۵۰۳	۴۵۹	۱۲۴۶	۳۱۵	۱۴	۰	۰	۱۲۵	۱۳۲	۱۶	۱۷	۰	۱	۰	۰	۰	۰	۴	۵	۴	۴	۲
کریم نگر	۹۴۴۳	۹۴۹۶	۹۵۸۸	۹۵۹۳	۹۶۰۹	۴۱۷	۴۱۱	۴۰۹	۴۰۲	۳۸۹	۱۲۵	۸۵	۰	۰	۰	۱۴	۵	۲	۱	۰	۰	۱	۰	۰	۰	۱	۲	۱	۳	۲
عادل آباد	۸۰۷۹	۸۲۵۴	۷۶۰۸	۸۱۲۲	۹۴۶۵	۵۳۷	۴۷۸	۵۲۴	۴۳۲	۳۹۴	۱۳۷۰	۱۰۶۳	۱۸۶۰	۱۲۲۳	۰	۱۰	۱	۰	۰	۰	۳	۲	۶	۱۱	۰	۰	۲	۲	۲	۱
میدک	۸۸۸۴	۸۹۰۸	۸۹۸۴	۸۹۴۵	۸۹۹۲	۹۳۳	۹۴۷	۱۰۰۵	۱۰۴۳	۱۰۰۴	۷۷	۵۱	۰	۰	۰	۱۰۴	۳۲	۱۰	۳	۰	۳	۲	۱	۳	۰	۰	۲	۰	۶	۳
نظام آباد	۹۰۳۴	۹۲۱۱	۹۱۵۲	۹۱۹۵	۹۲۹۸	۷۳۶	۷۳۷	۷۸۵	۷۸۵	۶۹۶	۱۸۰	۳۲	۵۷	۸	۰	۴۴	۱۳	۱۱	۱	۰	۳	۱	۱	۲	۰	۲	۶	۴	۹	۶
محبوب نگر	۸۸۲۶	۹۰۰۴	۹۱۶۴	۹۱۷۳	۹۱۶۶	۸۱۲	۷۹۶	۸۳۱	۸۲۴	۸۳۱	۳۴۵	۱۹۳	۰	۰	۰	۱۶	۶	۵	۲	۰	۱	۰	۰	۰	۰	۱	۱	۰	۱	۳
نلگنڈہ	۹۰۴۸	۹۰۱۷	۹۵۱۱	۹۵۰۱	۹۵۱۷	۵۳۸	۵۱۶	۴۷۲	۴۹۵	۴۰۳	۹۴	۳۶۵	۰	۰	۰	۱۱۹	۱۰۱	۱۷	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۱	۰	۲	۰
مرہٹواڑی	۸۵۲۳	۸۷۷۱	۸۷۸۶	۸۸۹۷	۹۰۱۲	۱۲۰۱	۱۱۳۴	۱۱۴۳	۱۰۴۷	۹۶۴	۲۲۵	۲۳	۱۹	۰	۰	۲۱	۱۵	۷	۴	۳	۲۷	۳۰	۳۸	۴۶	۱۷	۳	۵	۶	۴	۴
اورنگ آباد	۸۴۱۱	۸۴۲۲	۸۴۸۹	۸۷۴۴	۸۸۷۹	۱۳۲۰	۱۲۰۲	۱۲۶۷	۱۱۳۷	۱۰۷۸	۱۲۰	۱۳۶	۱۲۴	۰	۰	۷۳	۷۳	۱۷	۲۳	۹	۵۵	۶۳	۷۱	۹۱	۲۷	۴	۴	۱۲	۵	۷
بیڑ	۸۹۱۲	۹۰۹۳	۹۰۳۹	۹۱۲۴	۹۲۲۳	۸۸۳	۸۳۴	۸۸۲	۹۰۶	۷۵۵	۱۵۵	۵۰۳	۶	۰	۰	۱	۰	۲	۲	۱	۴۹	۵۴	۶۰	۶۵	۱۵	-	۶	۹	۴	۳
ناندیڑ	۸۶۲۹	۸۹۰۹	۸۹۸۱	۹۰۸۰	۹۱۴۰	۱۰۸۸	۱۰۲۵	۹۸۰	۸۸۹	۸۳۱	۲۵۲	۳۳	۰	۰	۰	۱	۱	۰	۰	۰	۱۳	۱۳	۱۹	۱۶	۱۴	۱۷	۱۹	۲۰	۱۸	۱۵
پربھنی	۸۶۳۵	۸۹۷۴	۹۰۳۴	۹۰۹۸	۹۱۸۷	۹۶۸	۹۳۰	۹۰۴	۸۲۸	۷۸۸	۳۵۱	۴۰	۱	۰	۰	۴	۵	۱	۱	۲	۴۰	۴۷	۵۳	۶۸	۲۱	۲۰	۴	۷	۵	۱
گلبرگہ شریف	۷۹۸۱	۸۴۳۱	۸۴۹۵	۸۵۰۴	۸۶۳۹	۱۵۵۷	۱۴۷۱	۱۵۰۸	۱۴۶۶	۱۳۴۱	۳۴	۲۴	۱	۰	۰	۱۲	۹	۳	۵	۶	۱۷	۱۴	۲۱	۲۳	۳	۰	۱	۲	۲	۱
عثمان آباد	۸۸۸۸	۹۰۰۰	۸۹۸۰	۹۰۳۴	۹۱۰۵	۱۰۱۳	۹۳۵	۹۵۳	۹۴۳	۸۵۸	۴۶	۵	۰	۰	۰	۳	۴	۱	۳	۱	۵۰	۵۲	۶۶	۶۹	۳۶	۰	۲	۰	۰	۰
رائچور	۸۰۲۱	۹۰۳۴	۸۹۷۷	۸۹۰۷	۹۱۳۰	۱۰۰۶	۹۳۸	۱۰۱۴	۱۰۱۲	۸۶۰	۲۲	۳	۰	۰	۰	۲۱	۱۴	۵	۴	۶	۴	۷	۳	۴	۲	۱	۱	۱	۱	۲
بیدر	۸۳۱۷	۸۵۴۴	۸۶۱۰	۸۷۹	۸۸۳۵	۱۴۷۶	۱۴۰۳	۱۳۷۴	۱۲۷۳	۱۱۵۱	۱۵۱	۱۷	۰	۰	۰	۴۴	۴	۲	۰	۰	۱۰	۱۰	۱۲	۱۸	۱۲	۲	۲	۲	۱	۲

تعداد فی دس ہزار نفوس آبادی جو مذاہب ذیل سے تعلق رکھتے ہیں

تختہ ضمیمہ نشان (۳) تعداد و تفاوت عیسائیان

ملحقہ باب چہارم

ضلع وخطہ قدرتی	حقیقی تعداد عیسائیان در سنین					تفاوت فیصد				
	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۸۸۱ء	۱۹۱۱ تا ۱۹۲۱ء	۱۹۰۱ تا ۱۹۱۱ء	۱۸۹۱ تا ۱۹۰۱ء	۱۸۸۱ تا ۱۸۹۱ء	۱۸۸۱ تا ۱۹۲۱ء
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
ملک سرکار عالی	۶۲۲۵۶	۵۴۲۴۶	۲۲۹۹۶	۲۰۴۲۹	۱۳۶۱۴	+۱۵٫۳	+۱۳۶٫۱	+۱۲٫۵	+۵۰٫۰	+۳۵۷٫۲
تلنگانہ	۴۹۹۳۷	۴۴۰۶۴	۱۸۰۲۷	۱۶۹۸۲	۱۱۹۳۱	+۱۳٫۳	+۱۳۵٫۲	+۶٫۲	+۴۲٫۳	+۳۱۸٫۹
بلدہ حیدرآباد	۱۳۷۱۷	۱۶۲۴۰	۱۴۲۰۱	۱۴۳۲۵	۱۱۲۶۰	-۱۵٫۵	+۱۴٫۳	-۰٫۹	+۲۷٫۵	+۲۱٫۷
اطراف بلدہ	۱۰۴۲	۱۲۹۱	۵۱۳	۴۶۸	۵۸۴	-۱۹٫۲	+۱۵۱٫۶	+۹٫۶	-۱۹٫۸	+۷۸٫۴
ورنگل	۱۱۶۰۶	۱۱۲۷۹	۱۶۴۹	۴۳۵	۱۸	-۳٫۱	+۶۲۴٫۴	+۲۷۸٫۸	+۲۲۰۰٫۰	+[illegible]
کریم نگر	۱۵۸۱	۵۸۶	۲۱۴	۱۹۳	۲	+۱۶۹٫۷	+۱۷۳٫۸	+۱۰٫۸	+۹۵۵۰٫۰	+[illegible]۹۵۰٫۰
عادل آباد	۶۰۱	۲۸	۱۰	۰	۷	+۲۳۴۲٫۱	+۱۸۰٫۰	-	-	+۸۴۲۸٫۶
میدک	۶۷۰۳	۲۲۰۳	۴۴۱	۱۰۶	۸	+۲۰۴٫۲	+۳۹۹٫۵	+۳۱۶٫۰	+۱۲۵۰٫۰	+۸۳۷۷٫۵
نظام آباد	۲۱۹۹	۷۲۰	۱۲۷	۴۰	۱	+۲۰۵٫۴	+۴۶۶٫۹	+۲۱۷٫۵	+۳۹۰۰٫۰	+۲۱۹۸۰۰٫۰
محبوب نگر	۱۱۷۰	۴۵۱	۳۵۹	۱۲۱	۱۳	+۱۵۹٫۴	+۲۵٫۶	+۱۹۶٫۷	+۸۳۰٫۷	+۸۹۰۰٫۰
نلگنڈہ	۱۱۲۳۸	۱۰۵۶۶	۱۲۱۳	۱۳۵	۲۸	+۶٫۳	+۷۷۱٫۰	+۷۹۸٫۵	+۳۸۲٫۱	+۴۰۰۳۵٫۷
مرہٹواڑی	۱۲۷۱۹	۱۰۲۳۲	۴۲۶۹	۳۴۴۷	۱۶۸۳	+۲۴٫۳	+۱۳۹٫۶	+۲۳٫۸	+۱۰۴٫۸	+۶۵۵٫۷
اورنگ آباد	۵۲۲۳	۶۳۶۹	۲۸۷۳	۱۹۲۹	۶۶۹	-۱۸٫۰	+۱۲۱٫۷	+۴۸٫۹	+۱۸۸٫۳	+۶۸۰٫۷
بیڑ	۶۱	۲	۹۲	۱۴۸	۵۷	+۲۹۵۰٫۰	-۹۷٫۸	-۳۷٫۸	+۱۵۹٫۶	+۷٫۰
ناندیڑ	۳۲	۶۹	۹	۲	۰	-۵۳٫۶	+۶۶۶٫۶	+۳۵۰٫۰	۰	+۳۲٫۰
پربھنی	۳۴۰	۴۰۹	۷۲	۶۷	۱۵۹	-۱۱٫۶	+۴۶۸٫۰	+۷٫۴	-۵۷٫۸	+۱۰۷٫۵
گلبرگہ شریف	۱۳۳۴	۱۰۴۴	۴۱۹	۴۲۶	۵۰۷	+۲۷٫۷	+۱۴۹٫۱	-۱٫۶	-۱۵٫۹	+۱۶۳٫۱
عثمان آباد	۲۱۶	۲۵۲	۵۰	۲۱۴	۴۹	-۱۴٫۲	+۴۰۰٫۰	-۷۶٫۶	+۳۳۶٫۷	+۳۴۰٫۸
رائچور	۱۹۷۵	۱۰۱۱	۷۳۹	۶۴۰	۲۴۲	+۹۵٫۴	+۳۶٫۸	+۱۵٫۴	+۱۶۴٫۴	+۷۱۶٫۱
بیدر	۴۰۴۰	۳۷۶	۱۵	۲۱	۰	+۹۷۴٫۶	+۲۴۰۶٫۶	-۲۸٫۵	۰	+۳۵۴۸٫۰

تختہ ضمیمہ نشان (۴) مذہب آبادی قصباتی و دیہی

ملحقہ باب چہارم

ضلع وخطہ قدرتی	تعداد فی دس ہزار نفوس آبادی قصباتی جو مذاہب ذیل کے متبعین ہیں						تعداد فی دس ہزار نفوس آبادی دیہی جو مذاہب ذیل کے متبعین ہیں					
	ہندو	مسلمان	اقوام قدیمہ	عیسائی	جینی	دیگر	ہندو	مسلمان	اقوام قدیمہ	عیسائی	جینی	دیگر
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
ملک سرکار عالی	۶۱۸۵	۳۴۰۴	۱۲۷	۱۷۰	۴۲	۳۲	۸۷۹۳	۷۹۲	۳۶۴	۳۸	۱۲	۱
تلنگانہ	۶۱۰۲	۳۴۹۵	۸۰	۲۶۰	۲۲	۴۱	۸۸۵۰	۵۸۸	۵۰۳	۵۷	۱	۱
مرہٹواڑی	۶۲۹۲	۳۲۹۰	۲۷۵	۵۳	۶۷	۳۳	۸۷۳۲	۱۰۰۵	۲۲۱	۱۸	۲۳	۱

تختہ ضمیمہ نشان (۵) تعداد و تناسب اقوام قدیمہ تہذیب یافتہ

ملحقہ باب چہارم

ضلع و خطہ قدرتی	حقیقی تعداد سنہ ۱۹۲۱ء — جملہ — نفوس	جملہ — ذکور	جملہ — اناث	قصباتی — نفوس	قصباتی — ذکور	قصباتی — اناث	دیہی — نفوس	دیہی — ذکور	دیہی — اناث	تناسب فی دس ہزار نفوس جملہ آبادی — قصباتی	تناسب فی دس ہزار نفوس جملہ آبادی — دیہی	تناسب فی دس ہزار نفوس آبادی ہنود — قصباتی	تناسب فی دس ہزار نفوس آبادی ہنود — دیہی	بیشی (+) کمی (–) بمقابلہ اقوام قدیمہ — قصباتی	بیشی (+) کمی (–) بمقابلہ اقوام قدیمہ — دیہی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
ملک سرکار عالی	۲۳۳۸۹۸۹	۱۱۷۷۹۴۹	۱۱۶۱۰۴۰	۱۳۴۵۹۱	۶۷۲۵۸	۶۷۳۳۳	۲۲۰۴۳۹۸	۱۱۱۰۶۹۱	۱۰۹۳۷۰۰	۱۱۳۳	۱۹۵۳	۱۸۳۲	۲۱۸۸	۱۱۴۹۲۳۳+	۱۱۷۹۳۳۱۸+
تلنگانہ	۱۳۱۴۲۶۹	۶۷۱۲۴۱	۶۴۳۰۲۸	۹۰۸۳۳	۴۵۷۲۶	۴۵۱۱۷	۱۲۲۳۴۲۶	۶۲۵۵۱۵	۵۹۷۹۱۱	۱۳۶۰	۲۱۲۷	۲۲۳۰	۲۳۳۳	۸۵۸۴۶۶+	۹۳۴۳۹۶+
بلدہ حیدرآباد	۶۰۰۱۸	۲۹۷۹۴	۳۰۲۲۴	۶۰۰۱۸	۲۹۷۹۴	۳۰۲۲۴	•	•	•	۱۴۸۴	•	۲۸۳۶	•	۵۹۲۳۵۰+	
اطراف بلدہ	۱۱۶۷۴۲	۵۹۴۰۵	۵۷۳۳۷	۷۴۷	۳۶۴	۳۸۳	۱۱۵۹۹۵	۵۹۰۴۱	۵۶۹۵۴	۱۱۳۶	۲۳۶۲	۱۹۳۰	۲۶۹۱	۷۴۷+	۱۰۸۶۹۷+
ورنگل	۱۸۲۹۵۴	۹۴۹۱۴	۸۸۰۴۰	۱۲۵۲۶	۶۵۸۴	۵۹۴۲	۱۷۰۴۲۸	۸۸۳۳۰	۸۲۰۹۸	۱۵۴۱	۲۰۱۹	۲۰۰۰	۲۴۹۹	۱۰۱۳۴۶+	۵۷۵۳۱+
کریم نگر	۲۲۵۰۶۵	۱۱۶۵۷۷	۱۰۸۴۸۸	۴۸۳۰	۲۴۹۵	۲۳۳۵	۲۲۰۲۳۵	۱۱۴۰۸۲	۱۰۶۱۵۳	۱۱۱۹	۲۰۹۳	۱۳۷۴	۲۲۰۳	۴۴۸۳+	۲۲۶۸۹۱+
عادل آباد	۱۱۳۲۴۵	۵۷۷۷۲	۵۵۴۷۳	۱۴۲۶	۶۸۱	۷۴۵	۱۱۱۸۱۹	۵۷۰۹۱	۵۴۷۲۰	۹۳۵	۱۷۶۶	۸۶۳	۲۱۷۹	۷۱۸۴+	۳۲۷۴۲+
میدک	۱۳۶۱۰۲	۶۹۴۷۸	۶۶۶۲۴	۳۹۹۲	۲۰۱۰	۱۹۸۲	۱۳۲۱۱۰	۶۷۴۶۸	۶۴۶۴۲	۱۱۱۹	۲۱۷۵	۱۵۱۱	۲۴۲۵	۳۶۱۳۵+	۱۱۷۵۴۳+
نظام آباد	۹۶۲۰۱	۴۸۱۳۵	۴۸۰۶۶	۳۴۱۶	۱۹۵۸	۱۴۵۸	۹۲۷۸۵	۴۶۱۷۷	۴۶۶۰۸	۱۰۳۴	۱۹۸۷	۱۴۲۰	۲۱۷۰	۳۰۴۰۴+	۸۴۱۸۱+
محبوب نگر	۱۷۰۱۳۵	۵۸۷۰۳	۸۴۴۳۲	۲۱۲۵	۹۹۳	۱۱۳۲	۱۶۸۰۱۰	۸۴۷۱۰	۸۳۳۰۰	۷۷۴	۲۳۲۳	۱۱۲۵۲	۲۴۰۸	۱۴۱۳+	۱۳۴۵۵۹+
نلگنڈہ	۲۱۳۸۰۷	۱۰۹۴۶۳	۱۰۴۳۴۴	۱۷۶۳	۸۴۷	۹۱۶	۲۱۲۰۴۴	۱۰۸۶۱۶	۱۰۳۴۲۸	۱۲۹۰	۲۲۶۸	۲۰۳۳	۲۴۰۹	۱۹۶۳۴+	۱۸۴۲۵۲+
مرہٹواڑی	۱۰۲۴۷۲۰	۵۰۶۷۰۸	۵۱۸۰۱۲	۴۳۷۴۸	۲۱۵۳۲	۲۲۲۱۶	۹۸۰۹۷۲	۴۸۵۱۷۶	۴۹۵۷۹۶	۸۴۱	۱۷۷۳	۱۳۳۷	۲۲۳۰	۲۹۴۴۳۷+	۸۵۹۴۲۲+
اورنگ آباد	۱۰۰۵۸۱	۵۳۲۰۳	۵۵۳۷۸	۷۸۲۶	۳۷۱۶	۴۱۱۰	۱۰۰۷۵۵	۴۹۴۸۰	۵۱۲۶۸	۱۰۵۹	۱۵۷۳	۱۷۶۲	۱۸۱۱	۶۵۲۸+	۹۲۲۸۶+
بیڑ	۶۶۹۹۲	۳۳۸۵۵	۳۸۱۳۷	۲۱۲۵	۱۲۲۸	۸۹۷	۶۴۸۶۷	۳۲۶۲۷	۳۲۲۴۰	۵۹۰	۱۵۰۳	۸۷۸	۱۶۵۲	۴۹۷+	۵۹۲۳۳+
ناندیڑ	۱۲۳۷۲۷	۶۱۵۱۵	۶۲۲۱۲	۴۵۵۱	۲۱۰۴	۲۴۴۷	۱۱۹۱۷۶	۵۹۴۱۱	۵۹۷۶۵	۸۲۴	۲۹۲۵	۱۲۹۱	۲۱۹۱	۳۵۵۹+	۱۰۳۲۸۶+
پربھنی	۱۳۵۰۳۳	۶۶۶۳۹	۶۷۳۹۴	۴۵۹۱	۲۲۴۷	۲۳۴۴	۱۳۰۴۴۲	۶۰۳۹۲	۷۰۰۵۰	۶۹۳	۱۸۶۴	۱۰۴۱	۲۳۱۲	۳۳۹۷+	۱۰۴۷۸۰+
گلبرگہ	۱۷۹۱۰۴	۸۸۴۹۱	۹۰۶۱۳	۸۷۳۵	۴۳۵۹	۴۳۷۶	۱۷۰۳۶۹	۸۴۱۳۲	۸۶۲۳۷	۷۶۶	۱۷۳۵	۱۳۵۹	۲۱۰۲	۵۳۳۰+	۱۳۶۳۷۸+
عثمان آباد	۱۱۸۳۶۳	۶۰۱۹۷	۵۸۱۶۶	۵۲۲۱	۲۶۰۵	۲۶۱۶	۱۱۳۴۴۲	۵۷۵۹۲	۵۵۵۵۰	۹۳۳	۲۰۰۲	۱۲۸۵	۲۲۳۵	۳۰۶۲+	۱۱۲۴۸۲+
رائچور	۱۳۷۳۵۴	۶۹۱۴۴	۶۸۲۱۰	۷۵۹۸	۳۷۳۶	۳۸۶۲	۱۲۹۷۵۶	۶۵۴۰۸	۶۴۳۴۸	۹۸۷	۱۵۳۴	۱۴۵۸	۱۷۰۴	۵۰۸۷۲+	۱۱۸۱۹۸+
بیدر	۱۵۵۵۶۶	۷۷۶۶۴	۷۷۹۰۲	۳۱۰۱	۱۵۳۷	۱۵۶۴	۱۵۲۴۶۵	۷۶۱۲۷	۷۶۳۳۸	۷۴۰	۲۰۰۹	۱۳۹۹	۲۳۶۸	۱۲۲۲+	۱۴۲۲۷۹+

باب پنجم

عمر

۱۲۸ - اُمورِ عام - اعداد و شمار متعلقہ عمر دو طرح کار آمد ہوتے ہیں۔ اوّل یہ کہ ان اعداد و شمار سے شرح ولادت و ممات اور مختلف عمروں میں قرینِ قیاس مدت حیات کا اندازہ کیا جاسکتا ہے دوم یہ کہ دوسرے امور مسلّمہ کی معیت میں ان سے معاشرتی رسوم مثلاً کم عمری کی شادی اور جبری بیوگی اور اسی طرح کے دوسرے امور کے متعلق استخراج نتائج کیا جاسکتا ہے۔ مختلف مدتہائے عمر پر بعض امراض پیدا ہونے کے احتمال کے متعلق بھی ان سے روشنی پڑتی ہے۔ اور آبادی کی تقسیم عمری میں وقتاً فوقتاً جو تفاوت واقع ہوتے ہیں ان سے قحط اور اسی قبیل کے دوسرے مصائب کے اثرات کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔

۱۲۹ - حوالہ اعداد و شمار - امپیریل ٹیبل نمبر (۷) میں کل ممالک محروسہ کی آبادی کی تقسیم عمری کے متعلق مجموعی طور پر اور اضلاع اور بلدہ کے متعلق انفرادی طور پر اعداد و شمار درج کئے گئے ہیں امپیریل ٹیبل نمبر (۱۴) میں بعض منتخب ذاتوں کا اندراج کیا گیا ہے اور بلحاظ عمر اور حالت کتخدائی ان کی تقسیم دکھائی گئی ہے۔ انکے علاوہ وہ کل امپیریل ٹیبل جو جنس۔ حالت کتخدائی تعلیم اور نقائص جسمانی سے متعلق ہیں اُن میں بھی آبادی کی تقسیم بلحاظ عمر ظاہر کی گئی ہے۔ امپیریل ٹیبلس کے مندرجہ تفصیلی اعداد و شمار کی سہولت تفہیم کے لئے مصرحۂ ذیل (۸) ضمیمہ تختہ جات ملحقہ باب ہذا میں ان اعداد و شمار کے مختلف پہلو متقابلہ اور متناسبہ اعداد کے ذریعہ سے زیادہ واضح کئے گئے ہیں

(۱) ہر جنس اور ہر مذہب کے (۱۰,۰۰۰) افراد کی عمر کی تقسیم بلحاظ میعاد عمر سالانہ۔

(۲) ملک سرکار عالی اور ہر خطہ قدرتی میں ہر جنس کے (۱۰,۰۰۰) نفوس کی تقسیم عمری۔

(۳) ہر اہم مذہب میں ہر جنس کے (۱۰۰۰۰) نفوس کی تقسیم عمری ۔
(۴) بعض ذاتوں میں ہر جنس کے (۱۰۰۰) نفوس کی تقسیم عمری ۔
(۴۔ **الف**) بعض ذاتوں کے اطفال اندرون بارہ سال اور اشخاص معمرہ زائد از (۴۰) سال کا (۱۵ تا ۴۰) سالہ عمر والوں کے ساتھ تناسب اور ہر (۱۰۰) اناث میں (۱۵) تا (۴۰) سالہ کتخدا اناث کا تناسب ۔
(۵) اطفال اندرون دہ سال اور اشخاص معمرہ (۶۰) سال و زائد کا (۱۵) تا (۴۰) سالہ عمر والوں کے ساتھ تناسب اور ہر (۱۰۰) اناث میں (۱۵) تا (۴۰) سالہ کتخدا اناث کا تناسب ۔
(۵۔ **الف**) بعض مذاہب کے اطفال اندرون (۱۰) سال و اشخاص زائد از (۶۰) سال کا تناسب (۱۵) تا (۴۰) سالہ عمر والوں کے ساتھ نیز ہر (۱۰۰) اناث میں (۱۵) تا (۴۰) سالہ کتخدا اناث کا تناسب
(۶) عمر کی بعض معیادوں پر آبادی کے تغیرات ۔
(۷) اطلاع یافتہ شرح ولادت بلحاظ جنس و خطہ ہائے قدرتی ۔
(۸) اطلاع یافتہ شرح اموات بلحاظ جنس و خطہ ہائے قدرتی ۔

۱۳۰۔ تختہ حیات عمر کا نقص ۔ ایک قائم یا ترقی پذیر آبادی میں توقع کی جاتی ہے کہ جیسے جیسے درجہ عمر بڑھتا جائیگا ہر درجہ پر تعداد نفوس میں کمی آتی جائیگی لیکن ملک سرکار عالی میں یہ صورت نہیں ہے اور حقیقی اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ دوسرے انقطاع ہند کی طرح بعض غلط انداز اثرات کی وجہ سے چند تذبذب آمیز بے قاعدگیاں پیدا ہوگئی ہیں ۔

شمار کنندوں کو ہدایت کی گئی تھی کہ تختہ شمار کے خانہ (۷) میں ان سالوں کی تعداد درج کی جائے جو ہر شخص نے مکمل کر لئے ہوں اور اطفال معمرہ اندرون یکسالہ کے لئے لفظ "شیرخوار" لکھا جائے ۔ اور کاپی نویسوں کے تنقیح سازوں کو ہدایت دی گئی تھی کہ جن صورتوں میں خانہ (۷) معرا ہو تو جو لوگ خواندہ ہوں ان کی عمر (۱۲) سے اوپر فرض کی جائے اور جو لوگ بالذات کام کرنے والے ہوں ان کی عمر (۱۵) سے زائد تصور کی جائے ۔ اور جو نا کتخدا ۔ کتخدا یا بیوہ یا رنڈوے ہوں ان کی عمر کو اگر مرد ہوں تو علی الترتیب (۱۵) سے کم ۔ (۱۵) اور (۵۰) کے درمیان اور (۵۰) سے اوپر اور اگر عورتیں ہوں تو علی الترتیب (۱۲) اور (۱۲) تا (۴۰) کے درمیان اور (۴۰) سے زائد تصور کیا جائے ۔ یوروپین اور اینگلو انڈین کی صورت میں کتخدا نفوس کے لئے عمر کی حد مذکور کے واسطے (۳۰) تا (۵۵) اور اناث کے لئے (۲۲) تا (۵۰) فرض کی جائے ۔ اگرچہ کہ ہدایات صاف و صریح تھے لیکن عمر کے متعلق اعداد و شمار کامل طور پر صحیح متوقع ہو نہیں سکتے ۔ بحیثیت حاکم عدالت فوجداری مجھ کو

یہ دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے کہ کسی گواہ نے بھی کبھی اپنی تخمینی عمر ہی درست ظاہر نہیں کی اور اکثر تو یہ ہوا ہے کہ عمر کے متعلق سوال پر بالکل مہمل جوابات دیئے گئے ہیں۔ بہرحال میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس ملک میں عمر کے تختہ جات پر زیادہ اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ بعض باتیں ایسی ہیں کہ ان کی وجہ سے عمر کبھی زیادہ اور کبھی کم بیان کی جاتی ہے حتیٰ کہ یوروپین ممالک میں بھی عمر کے اندراجات محض تخمینی ہوتے ہیں زیادہ عمر والے ناکتخدا عموماً اپنی عمر کو گھٹا کر بیان کیا کرتے ہیں۔ زیادہ معمر اشخاص کے متعلق یہ احتمال ہے کہ بلاارادہ ہی سہی وہ اپنی عمر کو مبالغہ کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ عام رجحان بعض مرغوب اعداد کی جانب رہتا ہے یعنی بالعموم (۵) کے طاق وجفت مضروب کی جانب۔ ان میلانات کے متعلق رپورٹ مردم شماری انگلستان وویلز بابتہ سنہ ۱۹۱۱ء میں بیان کیا گیا ہے کہ "اس قسم کی کئی ہزار نظیریں ہیں جنہیں لوگوں نے اپنی عمریں (۳۰، ۴۰، ۵۰) وغیرہ درج کرائیں۔ حالانکہ انکی حقیقی عمریں مبینہ عمروں سے چند سال زیادہ یا کم تھیں۔ نہ صرف یہ کہ (۱۰) کے مضروب پر کثرت ہوتی ہے اور اُس کے مابعد عمروں پر قلت بلکہ سرسری طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ (۲۵) اور (۶۰) کی درمیان عمروں میں سالہائے طاق کا تواتر (باستثنائے مضروب ۵) سالہائے جفت کے تواتر کے مقابلہ میں بالعموم کم ہوتا ہے۔ بلاشبہ ایسی بہت سی صورتیں ہیں کہ اُن میں عمر کے متعلق عمداً غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے اور اپنی حقیقی عمر سے بعض لوگوں نے کئی سال زیادہ اور بعض نے کئی سال کم لکھوائے ہیں۔ بجز ان عورتوں کے جو سن بلوغ کے اوائل میں ہوں دوسروں پر ایسی غلط بیانیوں کا عام اثر ناقابل لحاظ معلوم ہوتا ہے .... اناث معمرہ (۲۰، تا ۲۵) اور (۲۵ تا ۳۰) کی تعداد کی زیادتی بالکل غیر متناسب معلوم ہوتی ہے۔ اس کی وجہ ممکن ہے کہ یا تو بیرونی واردیں ہوں یا عمر کے متعلق عمداً غلط بیانی ہو جسکا میلان اس عمر والی عورتوں میں بکرات ومرات زیر بحث آچکا ہے" رپورٹ مردم شماری ہند بابتہ سنہ ۱۹۱۱ء میں بھی ذکر کیا گیا ہے کہ "منجملہ ان نفوس کی تعداد کے جن کا اندراج (۱۰) یا اُس سے زیادہ عمر پر ہوا ہے کم از کم (۳۱) فیصد کی عمریں (۱۰) کی مضروبات میں اور (۲۲) فیصد کی (۵) کے طاق مضروبات میں ظاہر کی گئی ہیں"

ہندوستان میں ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ کوئی اوسط درجہ کا آدمی اپنی عمر ٹھیک ٹھیک بیان کر سکے۔ زائچہ رکھنے کا طریقہ آبادی کے ایک نہایت خفیف اقلیت میں رائج ہے۔ اور یہ لوگ بھی جبکہ شمار کنندہ بغرض اندراج آتا ہے تو اپنی صحیح عمر معلوم کرنے کے لئے اُس کو نہیں دیکھتے۔ اس لئے تختہ جات شمار میں جو عمر لکھوائی جاتی ہے وہ تقریباً بالعموم قیاسی ہوتی ہے اور فطرتاً ان میں اعداد عُشور کی ترجیح معلوم ہوتی ہے۔ اَن بیاہی لڑکیوں کی عمر کے اظہار میں کل ہندوستان میں عمداً غلط بیانی کی جاتی ہے (اور حیدرآباد اس کُلیہ سے مستثنیٰ نہیں)

اور ہمیشہ اُن کی عمر حقیقی عمر سے کم درج کرائی جاتی ہے۔ رنڈوے مرد بھی بوجوہ مُبیّنہ عام طور پر اپنی عمر گھٹا کر بیان کرتے ہیں۔ اسکے برخلاف ایسی کم عمر بیبیاں جن کی کئی اولاد ہو چکی ہوں وہ بالعموم اپنی عمروں کو بڑھا کر بیان کرتی ہیں تاکہ "نظر بد" کے اثرات سے محفوظ رہیں۔ اور جو اشخاص کہ (۵۰) سے متجاوز ہو چکے ہیں وہ کچھ تو لاعلمی کے سبب اور کچھ تو اس احترام کے مدنظر جو ہنود اور مسلمانوں میں بڑے بوڑھوں کے ساتھ برتا جاتا ہے اپنی عمروں کے اظہار میں مبالغہ سے کام لیتے ہیں۔ عمداً کم یا زیادہ عمر بیان کرنیکی صورتہائے مندرجۂ بالا اور (۵) کے مضروب اعداد کی ترجیح کے علاوہ ایک اور صورت غلط بیانی کی وہ ہے جو بجائے سال تکمیل شدہ کے سال رواں ظاہر کرنے سے اور شیر خوار بچوں کی عمر بیان کرنے کے طریقۂ رائجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ صورت مؤخر الذکر اور تختہ جات عمریں "تا ۱" کے قرین قیاس مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے سر ای۔ اے گیٹ رپورٹ مردم شماری بنگالہ بابتہ سنہ ۱۹۰۱ء میں تحریر کرتے ہیں کہ "معلوم ہوتا ہے کہ لفظ "شیر خوار" میں وہ کل اطفال جو اندرون ایک سال ہوں داخل سمجھے جاتے ہیں نیز وہ بچے بھی جو اس عمر سے کچھ زیادہ ہوں لیکن ہنوز ماں کا دودھ پیتے ہوں۔ اور سال (۱) میں ایسے اطفال شریک ہیں جن کی عمر (۱) اور (۱½) سال کے درمیان ہو اور جو بطور شیر خوار درج نہ ہوئے ہوں۔ اور ممکن ہے کہ بعض ایسے بچے بھی شریک ہوئے ہوں جو ایکسال سے کم عمر والے ہوں اور جن کو از روے قاعدہ "شیر خوار کے تحت درج کیا جانا چاہئے تھا۔ سال ۲ میں ۱½ سال سے ۲½ سال تک عمر والے بچے اور سال ۳ میں ۲½ سال سے ۳ سال تک کے بچے شریک ہوں اور ۴ سال کے بعد جو عمر واقعی قلمبند کرائی گئی ہوگی وہ حقیقت سے ایکسال زیادہ ہوگی۔ غرضکہ تختہ میں سالہائے "۱ تا ۵" کے تحت وہی درج ہوئے ہونگے جن کا چوتھا سال ہنوز مکمل نہیں ہوا ہوگا اور "۵ تا ۱۰" میں اُن کے اندراجات ہونے ہوں گے جن کا چوتھا سال تو پورا ہوگیا ہوگا لیکن عمر کا دسواں سال پورا نہ ہوا ہوگا۔ اسکے علاوہ اور بھی پیچیدگیاں ہیں۔

ایسے غلط اندراجات کی وجہ سے واقع شدہ انحرافات کل صوبہ جات ہند کے تختہ جات عمری میں پائے جاتے ہیں۔ یہاں یہ ذکر مناسب ہے کہ چونکہ اس طرح کی غلطیاں جو حقیقی اعداد کو غیر صحیح کردیتی ہیں ہر مردم شماری میں واقع ہوتی رہتی ہیں اور تقریباً قائم ہیں اس لئے اعداد و شمار عمر کو یہ سمجھنا چاہئے کہ وہ ایک حد تک ان مدتی تغیرات کو ظاہر کرتے ہیں جو ملک سرکار عالی میں مجموعی طور پر ایک سے دوسری مردم شماری تک رونما ہوتے رہتے ہیں۔

۱۳۱۔ تختہ نظائر عمری بلحاظ ہر سال انفرادی۔ ہر مردم شماری کے موقع پر ایک لاکھ اناث

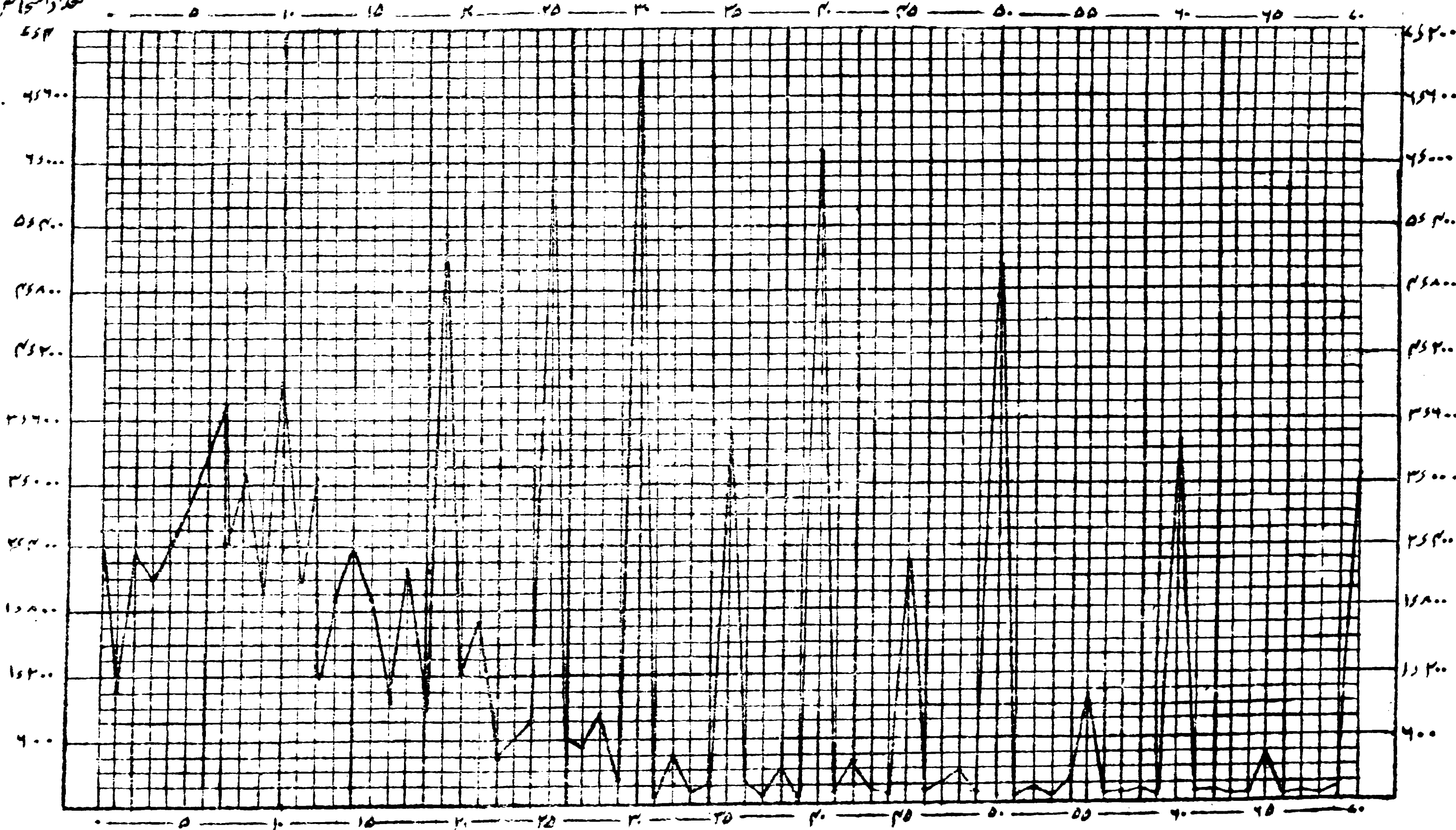
اور اُسی قدر ذکور کی حقیقی عمروں کے اندراج کا داخلہ ایسے مقامات سے لیا جاتا ہے جہاں کہ بلحاظ مدت عمر آبادی کی فطرتی تقسیم میں قحط - امراض وبائیہ اور دوسرے اسباب سے زیادہ خلل پیدا ہونیکا احتمال نہ ہوسکتا ہو۔ چونکہ مردم شماری حالیہ سے عین ماقبل دہ سالہ دوران میں اسطرح کے قدرتی مصائب واقع ہوچکے تھے - اسلئے ایسے مقامات کے انتخاب میں نہایت احتیاط سے کام لینا پڑا۔ مقامات منتخبہ حالیہ کی آبادی کی ترتیب کے نتائج تختہ ضمیمہ نشان (۱) میں باب ہذا کے اختتام پر ظاہر کئے گئے ہیں اور صفحات مابعد کے نقشہ جات میں ارتسامی طریقہ پر بتلائے گئے ہیں۔

شکل ارتسامی بر صفحہ (۱۵۲ تا ۱۵۳)

نقشہ ارتسامی جس میں ایک لاکھ ذکور کی حقیقی عمر بتلائی گئی ہے



شکل ارتسامی جس میں ایک لاکھ اناث کی حقیقی عمر بتلائی گئی ہے



۱۳۲۔ تختہ جات نظیری کے خصوصیات۔ اگر عمر کے اندراجات صحیح ہوتے تو نقشہ جات ماسبق میں جو ارتسامات ہیں انہیں ہموار خمیدگی اس طرح ہوتی کہ عمر (۰) پر ۲۱۶۵ (ذکور) اور ۲۰۴۶ (اناث) سے خط بنیادی تک تدریجی آتا ہوتا اب جس حالت میں یہ ارتسامات ہیں اُنسے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ تختہ جات عمر غلط ہیں۔ انہیں اُن تمام اثرات کا پتہ چلایا جاسکتا ہے جو فقرہ ماسبق میں تختہ جات عمر پر مؤثر ظاہر کئے گئے ہیں۔ مثلاً ارتسامات ان عمروں پر اونچے ہو گئے ہیں جو ۵ یا ۱۰ کے مضروب ہیں جس سے ان عمروں پر اجتماع ظاہر ہوتا ہے اور دوسری عمروں پر ارتسامات نیچے ہو گئے ہیں۔ تختہ مندرجہ حاشیہ سے تختہ نظیری کے مندرجہ عمروں کے اعداد منتہا کے لحاظ سے درجہ ترجیحی ظاہر ہوتا ہے۔ رپورٹ مردم شماری ہند بابتہ ۱۹۱۱ء کے صفحہ ۱۵۰ پر چھ صوبہ جات کلاں کے متعلق ایک تختہ درج کیا گیا ہے جس میں عمر کے ہر عدد انفرادی کے لحاظ سے قلمبند شدہ تعداد صوبہ جات کے اوسط مقادیر اور وہ ترتیب جس میں مختلف اعداد درج ہوئے ہیں ظاہر کئے گئے ہیں اس کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ تعداد ۰-۵-۲-۸-۶-۴ اور ۹ کی جو ترتیب تختہ جات حیدرآباد میں ہے وہ صوبجات مندرجہ رپورٹ ہند کی ترتیب کے بالکل مماثل ہے۔ صرف درجہ ایک کو جسکے مقابلہ میں پانچوں صوبہ جات میں ۳ اور ۷ کو فوقیت ہے ایک بڑی حد تک تختہ جات حیدرآباد میں ان اعداد پر ترجیح حاصل ہے اس حیثیت سے اس کا وہی درجہ ہے جو ۱۹۱۱ء میں صوبجات متحدہ آگرہ اور اودھ میں ظاہر ہوا تھا۔ اس تختہ پر ایک نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ آبادی متعلقہ کے ایک ثلث نے خاص تختہ جات میں صفر کو ترجیح دی ہے (۰ یعنی اپنی عمریں ۱۰-۲۰-۳۰ وغیرہ لکھوائی ہیں اور تقریباً ایک خمس (۵) پر قائم ہیں (بلحاظ عمر ۵-۱۵-۲۵ وغیرہ)۔ اس سلسلہ میں انکا ذکر کیا جاسکتا ہے کہ یوروپین ممالک کے اعداد مردم شماری بھی گو اتنے نمایاں تو نہیں لیکن اسیطرح کی بے ترتیبی ظاہر کرتے ہیں۔ ممالک متحدہ امریکہ کا سررشتہ مردم شماری اعداد عشور کے غیر معتدل استعمال سے جو غلطی ہوتی ہے اُس پر غور کرتے ہوئے ایک مقیاس سے کام لیتا ہے جسکو علامت اجتماع[1] سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس سے مراد وہ فیصدی تناسب ہے جو پانچ کے مضروب اعداد کا ۲۳ اور ۶۲ سال (بشمول ہر دو) کے درمیانی عمر والوں کی جملہ تعداد کی ایک خمس کے ساتھ پڑتا ہے

ترتیب اعداد مفردہ	آبادی کا فیصد حصہ جو اس عدد کی منتہا کو ترجیح دیتا ہے
۰	۳۵ء۳
۵	۱۹ء۰
۲	۹ء۷
۸	۷ء۷
۶	۶ء۲
۴	۶ء۱
۱	۴ء۳
۳	۴ء۲
۷	۳ء۹
۹	۳ء۶

[1] INDEX OF CONCENTRATION

نام ملک	سال	علامت اجتماعی
حیدرآباد	۱۹۲۱ء	۳۹۰
بڑودا	۱۹۲۱	۳۶۲
بمبئی	۱۹۱۱	۳۵۴
ممالک متحدہ امریکہ	۱۹۱۱	۱۲۰
انگلستان و ویلز	۱۹۰۱	۱۰۰
بلجیم	۱۹۰۰	۱۰۰
سویڈن	۱۹۰۰	۱۰۰
جرمنی	۱۹۰۰	۱۰۲
فرانس	۱۹۰۱	۱۰۶
کناڈا	۱۸۸۱	۱۱۰
ہنگری	۱۹۰۰	۱۳۳

تختۂ مندرجۂ حاشیہ سے واضح ہوتا ہے کہ ممالک یورپ کے علامات اجتماعی (جو مسی وہپل کی کتاب حیات و ممات سے لئے گئے ہیں) صوبجات ہند کے مقابل بہت کم ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اعداد عشرات کے استعمال سے جو غلطیاں ہوتی ہیں وہ ممالک اول الذکر کے مقابل میں موخر الذکر میں بہت زیادہ ہیں۔

۱۳۴ - جفت اعداد اور عشرات کی غلطیاں۔

نقشہ جات نظیری متعلقہ عمر کے ملاحظہ سے صاف طور سے معلوم ہوگا کہ (۱) سال کی عمر پر بہت اتار ہے۔ اسکی وجہ بلاشبہ اطفال کی عمر شمار کرنیکا وہ طریقہ ہے جس کا ذکر کیا جاچکا ہے نیز یہ امر بھی ہے کہ لفظ "شیر خوار" سے بالعموم وہ اطفال مراد لئے جاتے ہیں جنکی رضاعت ہنوز ختم نہ ہوئی ہو یکسالہ یا اس سے کچھ اوپر عمر والے اطفال اکثر غلطی سے شیر خوار کے تحت درج کرائے جاتے ہیں۔ دو سال کے درجہ پر جو ارتفاع معلوم ہوتا ہے وہ نسبتاً کم ہے اگر اس میں وہ نفوس منتقل کئے جائیں جو غالباً متصلہ درجہ صفر میں درج ہو گئے ہیں تو یہ ارتفاع اور بلند ہوتا۔ بمقابلہ شیر خوار اور دو سالہ عمر والے اطفال کے یکسالہ عمر پر اطفال کی تعداد میں جو قلت ظاہر ہوتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید جو بچے ۱۸ یا ۲۰ ماہ کی عمر رکھتے ہوں اُنکو بھی دو سالہ عمر کے تحت درج کرانیکا میلان ہے۔ ۳ سال کی عمر پر اطفال ذکور میں زیادتی ہے اور بلحاظ اُنکے باہمی تناسب کے جو دو سالہ عمر پر حاصل تھا اطفال اناث میں کمی ہے۔ ۴ و ۵ سال کی عمر پر دونوں جنس کے بچوں میں معتدبہ ترقی ہے اور ۵ سال کی عمر پر پہلی مرتبہ اطفال ذکور کی تعداد اطفال اناث سے زیادہ ہے۔ ۷ اور ۹ سال کی عمر پر جو کمی ہے اس کی وجہ جفت اعداد کی ترجیح معلوم ہوتی ہے۔ از روئے روایات مذہبی برہمن ذات کی لڑکیاں ۸ سال کی عمر میں "کنیا" یا دوشیزہ قرار پاتی ہیں اور جو والدین اپنی لڑکیوں کو اس عمر میں بیاہ دیتے ہیں اُنکو بڑے ثواب کے حصول کی بشارت دیگئی ہے۔ ایسی صورت میں جو لڑکیاں اس عمر سے متجاوز ہوچکی ہوں بلکہ نواں سال بھی پورا کرچکی ہوں لیکن بیاہی نہ گئی ہوں تو ان کو بھی صرف برہمن اور وہ لوگ جو اس معاملہ میں ان کی رسم کا اتباع کرتے ہیں بالعموم آٹھ سال پر درج کرادیتے ہیں۔ ۹ سال کی عمر پر لڑکیوں کی تعداد میں جو اس قدر کمی ہے اُس کی بھی یہی توجیہہ معلوم ہوتی ہے۔ یہ عدد (۸) سالہ عمر

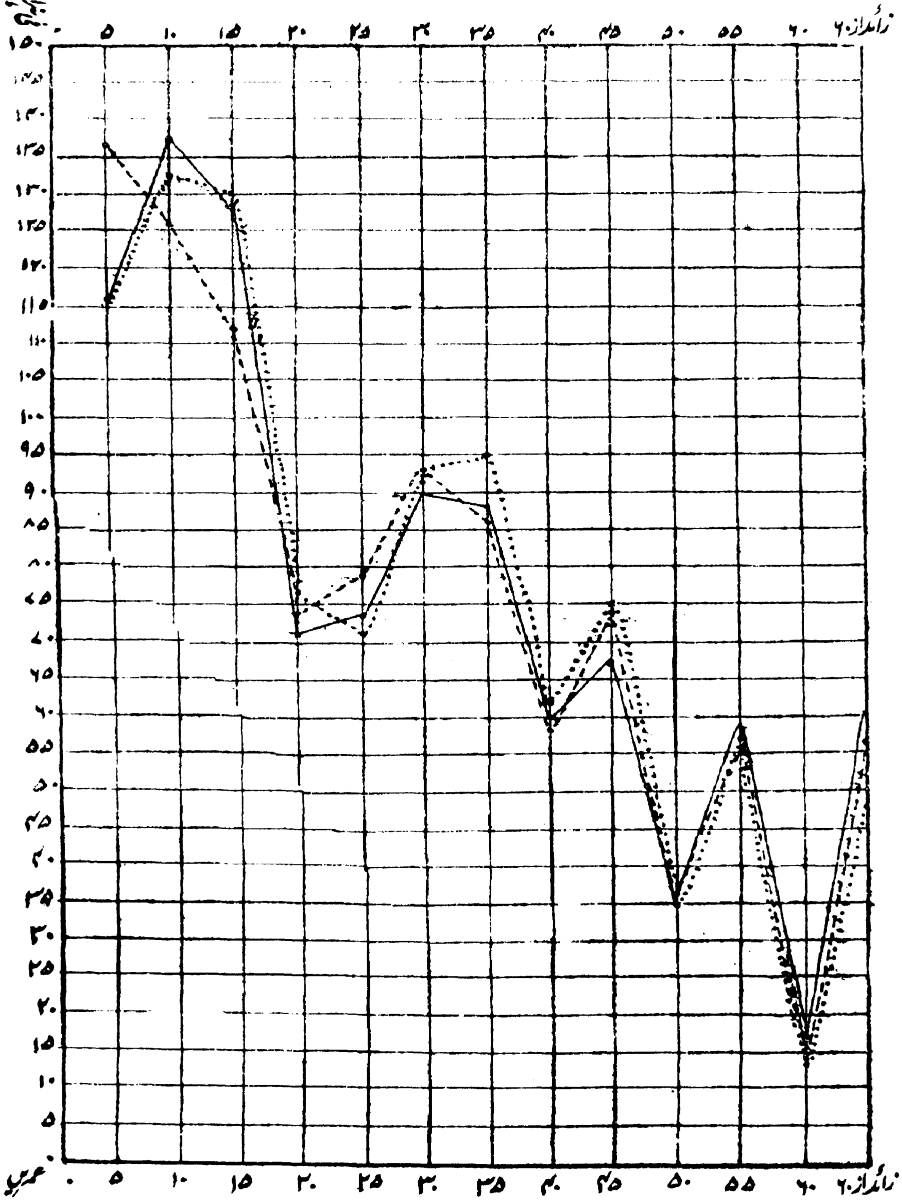
کی تعداد ۵ کا دو ثلث اور (۱۰) سال کی عمر والیوں کا نصف ہے۔ (۱۰) سال کی عمر پر پھر عشور کی ترجیح کا مظاہرہ ہے۔ ۸ تا ۱۰ سالہ عمر پر اناث کی تعداد بمقابلہ ذکور کے بوجوہات ماسبق کم ہے۔ ۱۰ کے بعد ۵ کے مضروب اپنے دونوں جانب کے ہمسایہ اعداد سے بالعموم بہت بڑھے ہوئے ہیں اور اسی کیساتھ ساتھ "طاق" سالوں کے مقابلہ میں "جفت" سالوں کی ترجیح بھی معلوم ہوتی ہے شکل ہائے ارتسامی سے ۱۰۔ ۱۲۔ ۱۵۔ ۱۸۔ ۲۰ وغیرہ پر عمروں کا اجتماع بآسانی عیاں ہوتا ہے ذکور میں سب سے زیادہ تعداد ۲۵ سال کی عمر پر اور اناث میں سب سے فزوں تر تعداد ۳۰ پر ہے۔ اناث کا غلبہ ۱۰ تا ۱۴۔ ۲۰۔ ۳۰۔ ۴۰ اور ۵۵ کی عمر پر ہے۔ اور ذکور کی زیادہ تعداد ۵۔ ۱۰۔ ۱۵۔ ۲۵۔ ۳۵۔ ۴۵۔ ۵۰ کی عمر پر ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتیں (جو بالعموم اپنی عمر سے ناواقف ہوتی ہیں) بمقابلہ مردوں کے اس کو زیادہ پسند کرتی ہیں کہ اپنی عمر کو ۵ کے جفت مضروبات میں ظاہر کریں۔ ۵۵ سے بالاتر عمروں کے متعلق غور کرنے کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی کیونکہ دونوں جنسوں کی جہالت اور مبالغہ کی وجہ سے اعداد ناقابل اعتبار ہیں۔

ایک غیر ماہر فن کے لئے یہ امر آسان نہیں ہے کہ ان اثرات کے نتائج کو خارج کر سکے جن کے سبب سے تختہ جات عمر کی صحت میں کمی آجاتی ہے اور اسی وجہ سے گورنمنٹ آف انڈیا ایک ماہر ایکچواری کے خدمات حاصل کرتی ہے تاکہ وہ کل ہندوستان اور بعض صوبہ جات کے اعداد و شمار عمر کی جانچ پڑتال کر کے رپورٹ پیش کرے۔

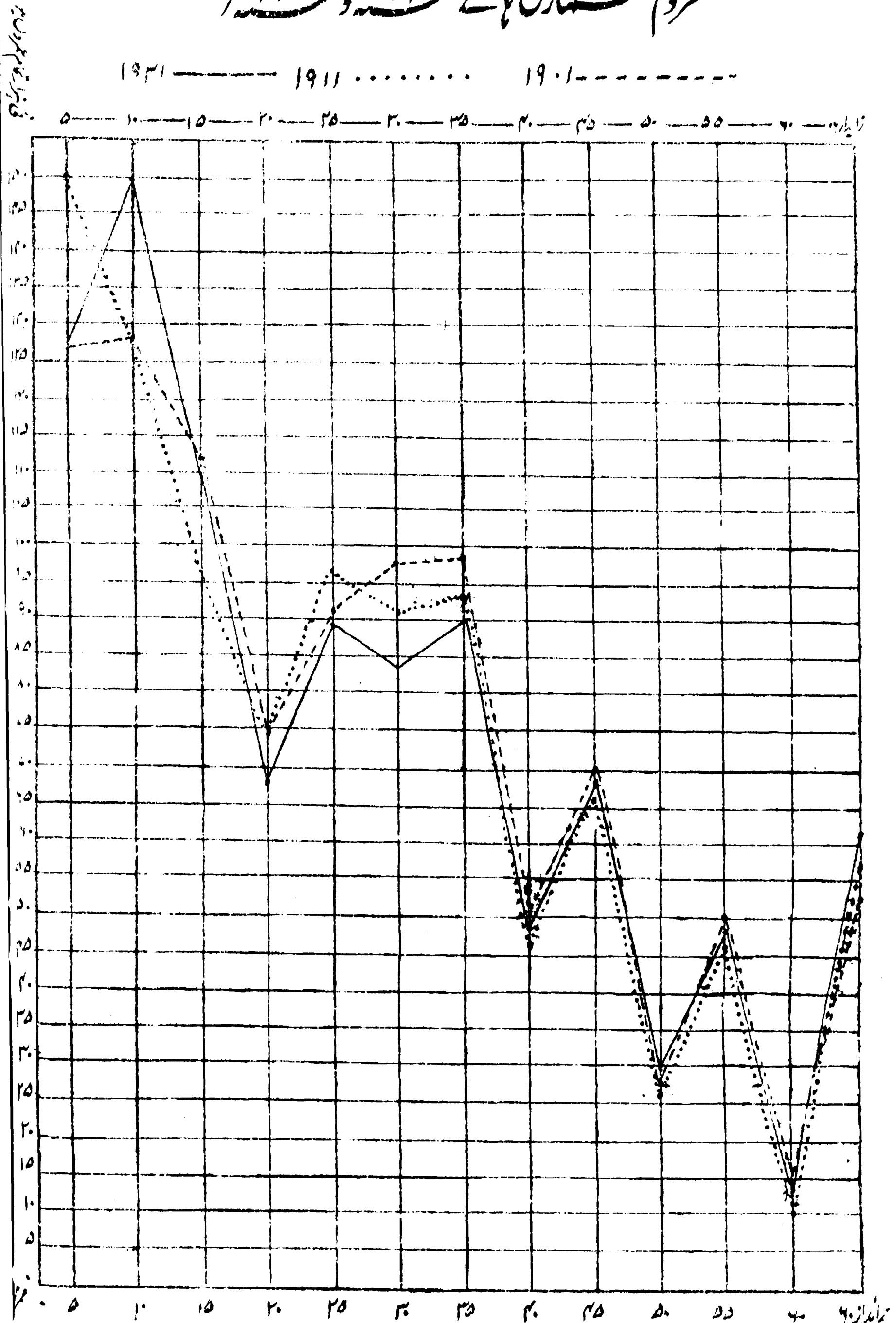
۱۳۴۔ تقابل بہ مردم شماری ہائے سابقہ۔ تختہ مندرجہ صفحہ (۱۵۹) میں جو تختہ ضمیمہ نشان ۲ کا گوشوارہ ہے فی ہزار نفوس عمر کی تقسیم حالیہ کا مقابلہ ہر ایک مردم شماری سابقہ سے کیا گیا ہے۔ اور نقشہ جات ملحقہ میں ارتسامی طور پر اُن تفاوتوں کو ظاہر کیا گیا ہے۔ جو ذکور اور اناث کے تناسب حالیہ میں بمقابلہ اعداد ہر دو مردم شماری ہائے سابقہ واقع ہوئے ہیں۔

شکل ارتسامی تناسب تعداد ذکور مختلف العمر در مردم شماری ۱۹۲۱ء

بمقابلہ مردم شماری ہائے ۱۹۱۱ء و ۱۹۰۱ء



شکل ارتسامی تناسب تعداد اناث مختلف العمر در مردم شماری سنہ ۱۹۲۱ء بمقابلہ مردم شماری ہائے سنہ ۱۹۱۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء



مدتِ عمر	ذکور سنہ ۱۸۸۱ء	ذکور سنہ ۱۸۹۱ء	ذکور سنہ ۱۹۰۱ء	ذکور سنہ ۱۹۱۱ء	ذکور سنہ ۱۹۲۱ء	اناث سنہ ۱۸۸۱ء	اناث سنہ ۱۸۹۱ء	اناث سنہ ۱۹۰۱ء	اناث سنہ ۱۹۱۱ء	اناث سنہ ۱۹۲۱ء
۰ تا ۱	۲۰	۲۷	۱۵	۲۶	۲۶	۲۳	۳۰	۱۶	۲۹	۲۷
۱ تا ۲	۲۱	۲۱	۲۰	۱۸	۱۴	۲۳	۲۵	۲۲	۲۰	۱۵
۲ تا ۳	۲۶	۳۳	۲۸	۳۳	۲۳	۲۹	۳۷	۳۱	۳۷	۲۶
۳ تا ۴	۲۹	۳۰	۲۴	۲۹	۲۳	۳۲	۳۴	۲۷	۳۳	۲۸
۴ تا ۵	۳۵	۳۱	۲۹	۳۰	۲۹	۳۸	۳۳	۳۱	۳۲	۳۱
۰ تا ۵	۱۳۱ (الف)	۱۴۳	۱۱۲ (ب)	۱۳۶ (د)	۱۱۵	۱۴۵ (الف)	۱۵۹	۱۲۷ (ب)	۱۵۱ (د)	۱۲۷
۵ تا ۱۰	۱۲۸	۱۳۳	۱۳۳	۱۲۶ (د)	۱۳۸	۱۳۰	۱۳۳	۱۲۷	۱۲۷ (د)	۱۵۰
۱۰ تا ۱۵	۱۲۴	۱۰۸ (الف)	۱۳۰	۱۱۳ (ب)	۱۲۸ (د)	۱۰۴	۹۸ (الف)	۱۱۲	۹۶ (ب)	۱۱۱ (د)
۱۵ تا ۲۰	۷۹	۷۲	۷۶	۷۴	۷۲ (د)	۸۱	۷۸	۷۸	۷۷	۷۰ (ب و د)
۲۰ تا ۲۵	۸۲	۸۱	۷۲ (الف)	۷۹	۷۴ (ب)	۹۹	۹۸	۸۹ (الف)	۹۵	۸۸ (ب و د)
۲۵ تا ۳۰	۹۶	۹۷	۹۲	۹۳ (د)	۹۰	۹۱	۹۲	۹۶	۹۰ (د)	۸۳
۳۰ تا ۳۵	۹۶	۹۱	۹۵	۸۶ (د)	۸۸	۹۱	۹۳	۹۸	۹۲ (د)	۹۱
۳۵ تا ۴۰	۵۷	۵۶	۶۰	۵۹ (د)	۶۱ (د)	۴۶	۴۴	۵۲	۴۹ (د)	۵۰ (د)
۴۰ تا ۴۵	۷۲	۷۴	۷۵	۷۴ (د)	۷۶ (الف و د)	۶۸	۷۰	۷۲	۷۱ (د)	۷۱ (الف و د)
۴۵ تا ۵۰	۳۱ (ج)	۳۲	۳۵	۳۷	۳۷ (د)	۲۷ (ج)	۲۴	۲۹	۲۸	۳۴ (د)
۵۰ تا ۵۵	۴۶ (ج)	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳ (د)	۴۸ (ج)	۵۰	۵۱	۵۱	۵۱ (د)
۵۵ تا ۶۰	۱۳ (ج)	۱۲ (ج)	۱۶	۱۵	۱۷	۱۳ (ج)	۹ (ج)	۱۴	۱۲	۱۴
۶۰ تا ۶۵	۰	۰	۰	۳۳	۳۴	۰	۰	۰	۳۶	۳۷
۶۵ تا ۷۰	۴۷ (ج)	۵۱ (ج)	۴۸ (ج)	۶	۹	۵۷ (ج)	۶۲ (ج)	۵۵	۶	۷
۷۰ و زائد	۰	۰	۰	۱۷	۱۸	۰	۰	۰	۱۹	۲۰

تختۂ مندرجۂ بالا میں قحط، گرانی نرخ اور امراضِ وبائیہ مثلاً طاعون انفلوئنزا کے اثرات کا پتہ لگایا جاسکتا ہے۔ قحط عموماً جوان اور ضعیف دونوں کو متاثر کرتا ہے ۱۸۷۶-۷۷ء کے قحط نے ۰ تا ۵ سالہ اطفال کی تعداد کو ۱۸۸۱ء کی مردم شماری میں بہت گھٹا دیا۔ اس انحطاط سے اس کے بعد کی مردم شماری میں ۱۰ تا ۱۵

سال کی عمر والوں کی تعداد پر اثر پڑا اور پھر اُسکے بعد کی مردم شماری میں ۲۰ تا ۲۵ سال کی عمر کا درجہ متاثر ہوا جیسا کہ تختہ میں حرف (الف) سے اشارہ کیا گیا ہے اس کی وجہ سے فطرتاً ۳۰ تا ۳۵ سالہ مدت عمر پر سنہ ۱۹۱۱ء کی مردم شماری میں اثر پڑنا چاہیئے تھا لیکن اعداد سے کوئی انحطاط ظاہر نہیں ہوتا بلکہ اس کے برخلاف توفیر ظاہر ہوتی ہے جو غالباً تازہ و توانا اشخاص کے آکر بس جانے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہوگی۔ کیونکہ سنہ ۱۹۰۱ء تا سنہ ۱۹۱۱ء کا دہ سالہ زمانہ خوشحالی کا تھا۔ بہر حال اُس کا اثر سنہ ۱۹۲۱ء کے ۴۰ تا ۴۵ سالہ مدت عمر میں پورا ظاہر ہوتا ہے۔ قحط کی وجہ سے جو ضعفا پر اثر پڑا اس کا اندازہ ۴۵ سال سے بالاتر عمر کے درجوں کے اعداد پر غور کرنے سے معلوم ہوسکتا ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء میں ۴۵ تا ۶۰ اور اُس سے زیادہ عمر کے کل درجوں میں تناسب نفوس کم ظاہر ہوتا ہے اور اس قحط کا مزید اثر مابعد کی ہر دو سالہ مدت میں معلوم ہوتا ہے اس پہلو کو تختہ میں علامت (ج) سے ظاہر کیا گیا ہے۔ اسی طرح پر سنہ ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء کے قحط سے سنہ ۱۹۰۱ء میں اطفال کی تعداد معتد بہ حد تک کم ہوگئی جسکی وجہ سے سنہ ۱۹۱۱ء میں ۱۰ تا ۱۵ سالہ عمر والے اور سنہ ۱۹۲۱ء میں ۲۰ تا ۲۵ سالہ عمر والے متاثر ہوئے۔ اس کا اشارہ حرف (ب) سے کیا گیا ہے۔ بموجب بیان ابواب ماسبق سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء کا زمانہ ترقی آبادی کے حق میں نہایت خراب تھا۔ اس دوران میں طاعون اور انفلوئنزا کے حملوں اور اجناس خوردنی کی گرانی نے تقسیم عمر پر اپنا مہیب نقش قائم کردیا ہے۔ جو اطفال کہ سنہ ۱۹۱۱ء میں ۰ تا ۵ کے درجۂ عمر میں درج ہوئے تھے وہ سنہ ۱۹۲۱ء میں ۱۰ تا ۱۵ کے درجۂ عمر میں داخل ہوئے ہونگے۔ دونوں متناسبہ اعداد کے تقابل سے ظاہر ہوگا کہ موخر الذکر درجہ کی تعداد میں معتد بہ نقصان واقع ہوا ہے اور بہ نسبت اطفال ذکور کے اطفال اناث نے زیادہ خسارہ اُٹھایا ہے۔ اسیطرح پر ان اشخاص میں جو کہ سنہ ۱۹۱۱ء میں ۵ تا ۱۰ کے زمرۂ عمر میں داخل تھے اور پھر سنہ ۱۹۲۱ء میں ۱۵ تا ۲۰ کے زمرہ میں شامل ہوئے بیحد کمی ظاہر ہوتی ہے اور دونوں جنسوں پر بالمساوات اثر معلوم ہوتا ہے۔

اس حد تک اطفال کا ذکر کیا گیا اور اب اُس تعداد کی طرف نظر ڈالی جائے گی جو سنہ ۱۹۱۱ء میں عالم شباب میں تھی اور دیکھا جائیگا کہ اس سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء کی بدنصیب میعاد میں اُن میں کیا نقصان عاید ہوا۔ سنہ ۱۹۱۱ء میں جو لوگ ۲۵ تا ۳۰۔ ۳۰ تا ۳۵۔ ۳۵ تا ۴۰ یا ۴۰ تا ۴۵ کے زمرے میں داخل تھے اور جنکے متعلق توقع کی جاسکتی ہے کہ سنہ ۱۹۲۱ء میں ۱۰ سالہ سے بالاتر زمروں میں

شامل ہونگے اُن کی تعداد میں بہت انحطاط ظاہر ہوتا ہے جسکی وجہ بلاشبہ طاعون۔ انفلوئنزا اور گرانی کے مشترک اثرات ہیں۔ اس صورت میں بھی بمقابلہ ذکور کے اناث میں نسبتاً زیادہ نقصان ظاہر ہوتا ہے۔ بہرحال یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس دہ سالہ مدت کے مصائب نسوانی زندگی کے لیے سخت ناموافق تھے۔ نیز یہ کہ نوعمر لڑکیاں اور وہ عورتیں جو عمر بار آوری پر تھیں اپنے ہم عمر ذکور کے مقابلہ میں زیادہ متاثر ہوئی ہیں۔ اگرچیکہ دونوں کی کثیر تعداد فوت ہوئی ہے شکل ارتسامی پر ایک نظر ڈالی جائے تو ثابت ہوجائیگا کہ بمقابلہ سابقہ دو مردم شماریوں کے سنہ ۱۹۲۱ء میں ۲۰ تا ۴۵ عمر والے ذکور اور اناث دونوں کا جملہ آبادی کے ساتھ جو تناسب ہے وہ قلیل ترین ہے بوجہ قحط شرح ممات کے بڑھنے اور عام شرح پیدائش کے گھٹنے سے آبادی کی ترقی پر جو اثر پڑا اُس کا ذکر عنقریب کیا جائیگا۔

۱۳۵ بعض میعادہائے عمر پر تفاوت ۔ رپورٹ مردم شماری مدراس بابتہ سنہ ۱۹۱۱ء میں مسٹر مولونی نے چند دلچسپ اعداد شائع کئے ہیں جن سے ذکور اور اناث کا تناسب بعض ایسی مدت ہائے عمر پر ظاہر ہوتا ہے جو تختہ جات ضمیمہ کی مقررہ برتوں سے قدرے مختلف ہیں۔ صاحب موصوف نے ذکور کیلئے جو مدتیں قرار دی ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

۰ تا ۵ (طفلی) ۵ تا ۱۵ (مکتبی) ۱۵ تا ۲۰ (متعلمی یا کار آموزی) ۲۰ تا ۴۵ (خانہ داری) ۴۵ و زائد (کبر سنی)۔ اناث کے لئے جو مدتیں منتخب کی ہیں وہ یہ ہیں۔ ۰ تا ۵ (طفلی) ۵ تا ۱۰ (مکتبی) ۱۰ تا ۱۵ (نوعمری) ۱۵ تا ۳۵ (کتخدائی یا ازدواجی) ۳۵ و زائد (کبر سنی)۔ عمر کی یہ میعادیں ملک سرکار عالی کے موجودہ حالات کے لحاظ سے بالکل مناسب معلوم ہوتی ہیں اور ان سے واضح طور پر وہ نقصان ظاہر ہوتا ہے جو ملک کو اطفال اور خانہ داروں کے معاملہ میں برداشت کرنا پڑا۔ ہر جنس کے دس ہزار نفوس کی تقسیم بلحاظ میعادہائے عمر مندرجۂ بالا و باعتبار ہر چہار مردم شماری ہائے گزشتہ تختہ جات مندرجہ حاشیہ میں دکھائی گئی ہے۔ اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء اطفال ذکور کے تناسب میں ۲۱۲ کا اور اطفال اناث کے تناسب میں ۲۳۸ کا انحطاط ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے سنہ ۱۸۹۱ء تا

(ذکور)

سال	۰ تا ۵	۵ تا ۱۵	۱۵ تا ۲۰	۲۰ تا ۴۵	۴۵ و زائد
سنہ ۱۹۲۱ء	۱،۱۵۰	۲،۶۶۰	۷۱۲	۳،۷۹۵	۱،۶۷۶
سنہ ۱۹۱۱ء	۱۳۶۹	۲،۳۰۷	۷،۳۵	۳،۹۱۲	۱،۵۹۶
سنہ ۱۹۰۱ء	۱،۱۶۱	۲۲۳۵	۷۵۵	۳،۹۴۲	۱،۵۰۶
سنہ ۱۸۹۱ء	۱،۴۶۹	۱،۴۰۹	۷۲۳	۳۹۸۷	۱۴۵۲

(اناث)

سال	۰ تا ۵	۵ تا ۱۰	۱۰ تا ۱۵	۱۵ تا ۳۵	۳۵ و زائد
سنہ ۱۹۲۱ء	۱۲۷۰	۱۵۰۲	۱۱۰۶	۳۳۱۹	۲۸۰۳
سنہ ۱۹۱۱ء	۱۵۰۸	۱۲۷۳	۹۵۵	۳۵۴۴	۲۷۲۰
سنہ ۱۹۰۱ء	۱۲۰۴	۱۲۷۵	۱،۱۱۷	۳۶۰۹	۲۷۲۵
سنہ ۱۸۹۱ء	۱۵۹۱	۱۳۲۵	۸۹۰	۳۶۱۰	۲۵۸۳

سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط کی وجہ سے تعداد اطفال پر اثر پڑا اور اُن کا تناسب گھٹ گیا چنانچہ سنہ ۱۹۰۱ء کے اعداد شاہد حال ہیں۔ سنہ ۱۹۰۱ء تا سنہ ۱۹۱۱ء کے دہ سالہ عرصہ میں جبکہ حالات زیادہ موافق تھے اُنکی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ پھر اس کے بعد سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء کے دہ سالہ دوران اور بالخصوص اس کے نصف آخر میں امراضِ وبائیہ کی وجہ سے جو شرح پیدائش کی کمی اور شرح ممات کی زیادتی رونما ہوئی اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مردم شماری حالیہ میں اطفال کی تعداد میں انحطاط ہو گیا اُسی کیساتھ ساتھ اس کا بیان بھی ضروری ہے کہ بمقابلہ سنہ ۱۸۹۱-۱۹۰۱ء کے قحط کے اس دہ سالہ زمانہ کے امراضِ وبائیہ۔ قحط اور گرانی بچوں کے حق میں نہایت تباہ کن ثابت ہوئے اور حقیقت یہ ہے کہ موجودہ تناسب گزشتہ ۳۰ سال کے اعتبار سے سب سے کمتر ہے۔ اب دوسری میعادہائے عمر کے اعداد پر نظر ڈالی جائیگی اور غور کیا جائیگا کہ ہر دس سالہ مدت کے انھی میعادہائے عمر پر آبادی کی ترکیب میں کیا تغیرات واقع ہوئے ہیں۔ سہولت تقابل کے لئے اعداد کو مناسب عنوانات کے تحت تختہ ذیل میں درج کیا گیا ہے جس کے ملاحظہ سے صریحی طور پر وہ تغیرات واضح ہو جائینگے جو بمقابلہ کُملہ آبادی ذکور اور اناث کے تناسب میں ہر دہ سالہ مدت میں واقع ہوتے رہے ہیں۔

مدت	شیرخوار		نوعمر				خانہ دار		ضعفاء	
	ذکور	اناث	ذکور		اناث		ذکور	اناث	ذکور	اناث
	۰ تا ۵	۰ تا ۵	۵ تا ۱۵	۱۵ تا ۲۰	۵ تا ۱۰	۱۰ تا ۱۵	۲۰ تا ۴۰	۱۵ تا ۴۰	۴۰ وزائد	۴۰ وزائد
سنہ ۱۸۹۱-۰۱ء	-۲۶۸	-۳۱۸	+۲۲۶	+۳۲	-۵۰	+۲۲۷	-۴۴	-۱	+۵۴	+۱۴۲
سنہ ۱۹۰۱-۱۱ء	+۲۰۸	+۲۲۴	-۲۴۰	-۲۰	-۲	-۱۶۲	-۳۰	-۶۵	+۹۰	-۵
سنہ ۱۹۱۱-۲۱ء	-۲۱۲	-۲۳۸	+۲۷۳	-۲۳	+۲۲۹	+۱۵۱	-۱۱۹	-۲۲۵	+۰۰	+۸۳
	-۲۶۲	-۳۲۲	+۲۵۱	-۱۱	+۱۰۰	+۲۱۶	-۱۹۲	-۲۹۱	+۲۲۴	+۲۲۰

یہ واضح ہوگا کہ سنہ ۱۹۰۱-۱۱ء کے دوران میں جو کمزوری صغیر السن اشخاص میں پیدا ہوئی وہ سنہ ۱۹۱۱-۲۱ء کے اطفال کے انحطاط تناسب میں ایک مزید سبب بن گئی۔ یہ امر لائقِ لحاظ ہے کہ گزشتہ ۳۰ سال سے خانہ داروں کے تناسب میں مسلسل کمی واقع ہو رہی ہے اور موجودہ دہ سالہ دوران میں تو خطرناک تناسب تک پہنچ گئی ہے اور اب اس اندیشہ کی وجہ پیدا ہو گئی ہے کہ شاید آئندہ دس سال میں بھی اطفال کے تناسب میں کوئی بہتری رونما نہیں ہوگی۔ لیکن بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء کے (بلحاظ کمسن ذکور عمر ۱۵ تا ۲۰ سال) دوسرے نوعمر افراد کے حالات میں چونکہ ترقی ہوئی ہے۔ اس لئے توقع کی جاتی ہے کہ یہی افراد

آبادی میں اضافہ کے موجب ہونگے اور آئندہ مردم شماری ہونے تک کمی اطفال کی ایک حد تک تلافی کرلینگے۔

اب آبادی ملک سرکار عالی کی ترکیب جنسی کے تغیرات کا جو انہی میعاد ہائے عمر پر واقع ہوئے ہیں ایک متصلہ صوبہ مدراس کے مماثلہ تغیرات کے ساتھ مقابلہ کرکے دیکھا جاتا ہے کہ گزشتہ ۳۰ سال میں دونوں آبادیوں کی کیا حالت رہی تختہ مندرجۂ ذیل میں وہ تغیرات ظاہر کئے گئے ہیں جو ۱۸۹۱ء سے ان تناسبات میں واقع ہوتے رہے ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ گو دونوں مقامات کے نوعمر اور ضعفاء کے حالات بمقابلہ سابقہ ۳۰ سال کے فی الوقت زیادہ موافق ہیں لیکن تاہم اطفال اور خانہ داروں کے نقصانات کثیر ہوئے ہیں اور بمقابلہ صوبہ مدراس کے ملک سرکار عالی میں بہت زیادہ ہوئے ہیں نیز یہ کہ مدراس کے خانہ دار اور نوعمر افراد سے معقولیت کیساتھ توقع کی جاسکتی ہے کہ اطفال کے نقصان کی تلافی کرلینگے لیکن اس معاملہ میں حیدرآباد کی امیدیں بہ نسبت خانہ داروں کے نوعمر افراد سے وابستہ معلوم ہوتی ہیں۔ بہرصورت یہ معلوم ہوتا ہے کہ نقصانات کی تلافی کرنے اور طبعی آبادی پیش کرنے کے لئے بہ نسبت مدراس کے حیدرآباد کو ایک عرصہ دراز درکار ہوگا۔

ریاست یا صوبہ	شیرخوار		نوعمر		خانہ دار		ضعفاء	
	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث
	۰ تا ۵	۰ تا ۵	۵ تا ۲۰	۵ تا ۱۵	۲۰ تا ۴۵	۱۵ تا ۳۵	۴۵ و زائد	۳۵ و زائد
حیدرآباد	- ۲۷۲	- ۳۲۲	+ ۲۴۰	+ ۳۹۳	- ۱۹۲	- ۲۹۱	+ ۲۲۴	+ ۲۲۰
مدراس	- ۲۶۲	- ۲۸۵	+ ۱۵۷	+ ۲۱۷	- ۷۵	- ۲۳	۱۰۰	+ ۷۱

۱۳۶۔ مختلف میعاد ہائے عمر پر آبادی کا تفاوت ۔ تختہ ضمیمہ نشان ۶ کے ملاحظہ سے گزشتہ چار دہوں مردم شماریوں میں بعض میعاد ہائے عمر پر آبادی کا تفاوت ظاہر ہوگا۔ اسی کا ایک گوشوارہ حاشیہ میں درج کیا گیا ہے جس میں ہر میعاد عمر پر وہ تغیرات

زمانہ	قسمت ہائے ملک	میعاد ہائے عمر					
		جملہ عمریں	۰ تا ۱۰	۱۰ تا ۱۵	۱۵ تا ۴۰	۴۰ تا ۶۰	۶۰ و زائد
سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء	ملک سرکار عالی	- ۶٫۸	- ۸٫۵	+ ۶٫۹	- ۱۰٫۲	- ۶٫۶	+ ۱٫۰
	تلنگانہ	- ۴٫۶	- ۹٫۱	+ ۱۲٫۳	- ۶٫۴	- ۳٫۰	- ۲٫۴
	مرہٹواڑی	- ۹٫۹	- ۲٫۲	+ ۱۱٫۰	- ۱۳٫۷	- ۹٫۹	+ ۴٫۷

دکھائے گئے ہیں جو دہ سالہ دوران زیر بحث میں واقع ہوئے ہیں۔ اس پر ایک نظر ڈالنے سے واضح ہوجائیگا کہ آبادی میں نہ صرف مجموعی طور پر بلکہ ایسے اہم میعادہائے عمر پر جیسے کہ ۰ تا ۱۰ ۱۵ تا ۴۰ میں انحطاط رونما ہوا ہے بمقابلہ مرہٹواڑی کے تلنگانہ میں ۰ تا ۱۰ سالہ مدت عمر میں زیادہ کمی واقع ہوئی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اطفال کے تناسب میں مرہٹواڑی کے انحطاط سے چوگنا انحطاط تلنگانہ میں واقع ہوا ہے۔ اسکے برعکس مرہٹواڑی میں عمر بارآوری کی مدت یعنے ۱۵ تا ۴۰ میں زیادہ انحطاط ہوا ہے اور اس اعتبار سے اُس کا نقصان تلنگانہ سے دوناہے۔ مجموعی طور پر مرہٹواڑی میں تمام میعادہائے عمر پر بہت کمی واقع ہوئی ہے۔ بجز آخری مدت عمر (۶۰ وزائد) کے جسمیں بمقابلۂ تلنگانہ کی تخفیف کے بیشی ہوئی ہے۔ اس موقع پر باب سوم کے ایک بیان کا اعادہ بے موقع نہ ہوگا کہ صوبہ بمبئی کی جانب نقل وطن کرنیوالوں کی تعداد بمقابلہ صوبۂ مدراس کے بہت کثیر ہے۔ نیز یہ کہ باشندگان مرہٹواڑی بمبئی کو اتنی زیادہ تعداد میں جاتے ہیں کہ باشندگان تلنگانہ اتنی تعداد میں مدراس نہیں جاتے۔ اس قیاس کو اس امر واقعہ سے مزید تقویت پہنچتی ہے کہ گو دونوں خطہ ہائے ملک دہ سالہ مصائب سے مساویانہ طور پر متاثر ہوئے لیکن مرہٹواڑی میں تنومند اشخاص کی تعداد بمقابلہ تلنگانہ کے زیادہ گھٹ گئی ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زمانہ قحط اس خطہ ملک سے بالغ العمر اشخاص اتنی کثیر تعداد میں بجانب بمبئی چلے گئے ہیں کہ تلنگانہ سے مدراس کی جانب اُتنے نہیں گئے۔ اگر نقل وطن کرنیوالوں کی عمر کے اعداد و شمار موجود ہوتے تو اس میلان کو زیادہ عمدگی سے ثابت کیا جا سکتا تھا۔ تختہ ضمیمہ نشان ۶ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اضلاع کے منجملہ تلنگانہ میں۔ میدک۔ نظام آباد۔ نلگنڈہ اور مرہٹواڑی میں اورنگ آباد۔ بیڑ۔ اور رائچور ۰ تا ۱۰ میعاد عمر پر اپنی آبادی کے تناسب میں سخت نقصان اُٹھا چکے ہیں۔ نیز یہ کہ تلنگانہ میں کریمنگر و نظام آباد اور مرہٹواڑی میں اورنگ آباد۔ بیڑ۔ ناندیڑ۔ عثمان آباد و بیدر میں ۱۵ تا ۴۰ سالہ میعاد عمر پر معتدبہ تنزل ہوا ہے۔ اور ضلع نظام آباد موقوعہ تلنگانہ اور اضلاع پربھنی۔ رائچور و بیدر موقوعہ مرہٹواڑی نے ۴۰ تا ۶۰ میعاد عمر پر بھی بہت خسارہ برداشت کیا ہے۔ بالفاظ دیگر تلنگانہ کا ایک ضلع (نظام آباد) اور مرہٹواڑی کے چار اضلاع (اورنگ آباد۔ بیڑ۔ رائچور۔ بیدر) اس دہ سالہ مدت زیر بحث میں نہایت خستہ حال رہے۔ یہ بھی ذکر کردیا جا سکتا ہے کہ مجموعی طور پر جو فیصدی تفاوت پیدا ہوئے ہیں وہ فقرہ جات ماسبق کے بیانات سے مطابقت رکھتے ہیں۔

۳۷۔ بلدہ وممالک محروسہ کی آبادی کی تقسیم عمری کے تفاوتوں کا باہمی تقابل۔ تختہ مندرجۂ حاشیہ میں بلدہ حیدرآباد کی آبادی میں بعض مدتہائے عمر پر جو تفاوت رونما ہوا ہے اس کو ظاہر کیا گیا ہے اور

مجموعی طور پر ملک سرکار عالی کی آبادی میں مماثلہ مدتہائے عمر پر بدوران دہ سالہ سنہ ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء جو تغیرات ہوئے ہیں ان کا بھی

زمانہ	ملک سرکار عالی یا بلدہ	میعادہائے عمر: جملہ عمریں	۰ تا ۱۰	۱۰ تا ۱۵	۱۵ تا ۴۰	۴۰ تا ۶۰	۶۰ و زائد
سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء	ملک سرکار عالی	-۶٫۸	-۸٫۵	+۶٫۹	-۱۰٫۲	-۶٫۶	+۱٫۰
	بلدۂ حیدرآباد	-۱۹٫۴	-۲۲٫۳	-۱۱٫۸	-۱۸٫۵	-۱۷٫۷	-۲۹٫۷

مقابلہ کیا گیا ہے۔ بلدۂ حیدرآباد کی آبادی میں نہ صرف مجموعی طور پر بہت کاستگی آئی ہے بلکہ تمام میعادہائے عمر میں کمی رونما ہوگئی ہے جیسا کہ تختۂ مندرجۂ بالا سے ثابت ہوتا ہے۔ عمر کے منتہاؤں پر جو کاستگی ہے وہ نہایت عجیب ہے۔

تختۂ ضمیمہ نشان ۵ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ ذکور اور اناث دونوں کی شرح ممات اس کل دہ سالہ دوران میں بلدۂ حیدرآباد میں بمقابلہ کل ملک سرکار عالی یا ہر دو خطہ ہائے قدرتی کے بہت بڑھی ہوئی رہی ہے۔ بلدۂ حیدرآباد کی ترکیب عمری پر اس دوران کے گرانی غلہ اور طاعون کے تین حملوں اور وبائے انفلوئنزا نے بہت بڑی حد تک اثر ڈالا۔ ان مصائب کے مشترکہ اثر کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ جملہ عمروں پر آبادی میں کمی آگئی۔ اس بارہ میں بلدہ کے نقصانات تلنگانہ کے مقابلہ میں جسمیں وہ خود واقع ہے نہایت بڑھے ہوئے ہیں۔ چونکہ بلدۂ حیدرآباد واردین کی ایک تعداد کثیرہ کو اپنی جانب مائل کرلیتا ہے اس لئے توقع تو یہ ہوتی ہے کہ ۱۵ تا ۴۰ سالہ میعاد عمر پر یہاں کا تناسب ملک سرکار عالی کے مجموعی تناسب سے بہتر ہوگا لیکن خلاف توقعات بلدہ کی حالت بہ نسبت ملک سرکار عالی کے اس بارہ میں زیادہ خراب ہے اور اسی وجہ سے اس کا مرتبہ بلحاظ میعاد عمر ۰ تا ۱۰ کے کل ملک سے فروتر ہے۔

۱۳۸۔ مختلف مذاہب کے درمیان تقسیم عمر۔ ملک سرکار عالی کی مجموعی آبادی کے ہر ہزار نفوس میں عمر کی تقسیم کا بمقابلہ مختلف مذاہب کے ہر دو جنس کے مماثلہ تناسب کے ساتھ بہ دوران سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء تختۂ ذیل میں کیا گیا ہے۔

مذہب		۰ تا ۵ ذکور	۰ تا ۵ اناث	۵ تا ۱۰ ذکور	۵ تا ۱۰ اناث	۱۰ تا ۱۵ ذکور	۱۰ تا ۱۵ اناث	۱۵ تا ۲۰ ذکور	۱۵ تا ۲۰ اناث	۲۰ تا ۴۰ ذکور	۲۰ تا ۴۰ اناث	۴۰ تا ۶۰ ذکور	۴۰ تا ۶۰ اناث	۶۰ و زائد ذکور	۶۰ و زائد اناث
ملک سرکار عالی	سنہ ۱۹۱۱ء	۱۳۶	۱۵۱	۱۲۶	۱۲۷	۱۱۳	۹۶	۷۴	۷۷	۳۱۰	۳۲۶	۱۷۸	۱۶۲	۵۶	۶۱
	سنہ ۱۹۲۱ء	۱۱۵	۱۲۷	۱۳۸	۱۵۰	۱۲۸	۱۱۱	۷۱	۷۰	۳۱۳	۳۱۲	۱۷۴	۱۶۶	۶۱	۶۴
ہندو	سنہ ۱۹۱۱ء	۱۳۸	۱۵۱	۱۲۶	۱۲۷	۱۱۲	۹۵	۷۳	۷۶	۳۱۷	۳۲۷	۱۷۸	۱۶۲	۵۴	۶۰
	سنہ ۱۹۲۱ء	۱۱۵	۱۲۵	۱۳۸	۱۵۰	۱۲۸	۱۱۰	۷۱	۶۹	۳۱۲	۳۱۱	۱۷۵	۱۶۷	۶۰	۶۴
مسلمان	سنہ ۱۹۱۱ء	۱۲۲	۱۳۵	۱۲۱	۱۲۵	۱۱۳	۱۰۱	۷۶	۷۹	۳۱۹	۳۲۵	۱۸۲	۱۶۴	۶۴	۶۷
	سنہ ۱۹۲۱ء	۱۱۴	۱۲۷	۱۳۱	۱۴۱	۱۲۶	۱۰۸	۷۳	۷۳	۳۱۷	۳۱۵	۱۷۲	۱۶۴	۶۵	۶۸
عیسائی	سنہ ۱۹۱۱ء	۱۴۳	۱۵۸	۱۲۰	۱۴۱	۱۰۶	۱۱۳	۷۲	۹۳	۳۹۰	۳۲۲	۱۴۲	۱۲۵	۴۳	۴۱
	سنہ ۱۹۲۱ء	۱۰۴	۱۲۸	۱۴۲	۱۵۷	۱۳۲	۱۲۹	۷۸	۸۱	۳۴۲	۳۱۰	۱۵۱	۱۳۹	۴۷	۴۵
اقوام قدیمہ	سنہ ۱۹۱۱ء	۱۶۲	۱۹۰	۱۵۶	۱۵۸	۱۱۸	۹۹	۶۶	۶۵	۲۹۱	۳۱۰	۱۵۵	۱۲۵	۵۰	۵۱
	سنہ ۱۹۲۱ء	۱۴۳	۱۶۴	۱۵۵	۱۵۹	۱۲۵	۱۱۴	۵۹	۶۰	۲۹۲	۲۹۹	۱۶۶	۱۳۶	۵۷	۵۵

تختۂ بالا سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو مذاہب بلحاظ تعداد اہمیت رکھتے ہیں انیں اگرچیکہ اطفال (ذکور وا ناث ہر دو) معمرہ ۰ تا ۵ کے تناسب میں انحطاط ہوا ہے لیکن ۵ تا ۱۰ کی عمر پر حالت بہتر ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ دس سال کے نصف اوّل میں جو بچے پیدا ہوئے انھوں نے نصف آخر کے مصائب کا مقابلہ زیادہ عمدگی سے کیا بہ نسبت اُن کے جو نصفِ آخر میں پیدا ہوئے۔ ۱۰ تا ۱۵ سالہ میعاد عمر بہتر حالت ظاہر کرتی ہے لیکن اُسکے عین مابعد (۱۵ تا ۲۰) ہنود اور مسلمانوں میں باعتبار دونوں جنسوں کے تنزل ہے اور عیسائی ذکور اور اقوام قدیمہ کے اناث میں ترقی ہے۔ زیادہ بار آوری کی جو عمریں ہیں (۲۰ تا ۴۰) انکی داستان درد انگیز ہے۔ ہنود، مُسلمان اور عیسائی سب کے سب اپنے ذکور اور اناث کے تناسب میں بمقابلہ اعداد دہ سالۂ سابقہ انحطاط کا اظہار کرتے ہیں اور صرف اقوام قدیمہ کے ذکور میں خفیف بیشی معلوم ہوتی ہے۔ ۴۰ تا ۶۰ سالہ میعاد عمر میں ہنود، عیسائی اور اقوام قدیمہ کے اُناث میں بیشی معلوم ہوتی ہے اور عیسائی اور اقوام قدیمہ کے ذکور میں بھی لیکن مسلمانوں کے ذکور میں کچھ کاسکی معلوم ہوتی ہے اور اُناث میں خفیف تغیر یا کوئی تبدیلی نہیں ہے۔ مجموعی طور پر مسلمانوں میں ضعیف العمر اشخاص کا تناسب بہت بڑھا ہوا ہے۔ اُنکے بعد ہنود اور پھر اقوام قدیمہ اور سب سے آخر میں عیسائیوں کا درجہ ہے عیسائیوں کے متعلق یہ ذکر کر دینا ضروری ہے کہ سولجران انگریزی متعینہ چھاؤنیات اور ملازمین ریلوے کے وظیفہ یابی اور واپسی وطن کی وجہ سے اس جماعت کے ضعفاء کا تناسب بہت گھٹ گیا ہے۔ اسکے برخلاف اقوام قدیمہ میں ضعیف العمر اشخاص کی نسبتاً کم تعداد اور ۰ تا ۵ میعاد عمر میں زیادہ تعداد یہ ثابت کرتی ہے کہ اصلی اور قدیمی انسان اگرچیکہ کثیر الاولاد ہوتا ہے لیکن ساتھ ہی قلیل العمر بھی ہوتا ہے کیونکہ پہاڑی مقامات اور صحرائی قطعات میں رہنے سے ملیریا اور دوسرے امراض وبائی کا بآسانی شکار ہو جاتا ہے۔

۱۳۹۔ ترکیب جنسی بلحاظ عمر۔ ذات اور نسل وغیرہ۔ تختۂ ضمیمہ نشان ۴ میں مختلف میعاد ہائے عمر پر دہ تناسبہ ترکیب ظاہر کی گئی ہے جو ہنود کے بعض ذاتوں اور مسلمانوں کے بعض فرقوں اور اقوام قدیمہ کے بعض قبیلوں میں پائی جاتی ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہنود کی اکثر ذاتوں میں اطفال اُناث معمرہ ۰ تا ۵ کا اسی عمر کے اطفال ذکور پر غلبہ ہے۔ البتہ لنگایت رجلا ہے۔ دہنگر اور پنچ ذات مالیواڑ اور ڈھیڑ میں اطفال ذکور کا تناسب زیادہ پایا جاتا ہے۔ اطفالِ ذکور کا قلیل ترین تناسب (۹۴ فی ہزار) برہمنوں میں اور اطفال اُناث کا سب سے کم تناسب (۱۱۱ فی ہزار) دہنگروں میں ہے۔ اطفال اُناث و ذکور ہر دو کا مجموعی طور پر لحاظ کیا جائے تو برہمنوں کی سب سے بدتر حالت معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اس جماعت کا تناسب فی ہزار نفوس صرف (۲۲۴) اطفال کا پڑتا ہے اور اس کے مقابلہ میں دوسری ذاتوں کا تناسب (۲۳۰) سے

لیکن (۱۰۳) تک ہوتا ہے بلحاظ تناسب اطفال برہمنوں سے بلند تر درجہ میں دھنگر۔ ہنر اسی۔ مالا۔ کاپو اور دھیڑ ہیں اور اس معاملہ میں مہار کا درجہ سب سے اعلیٰ ہے اور اس سے کچھ گھٹ کر جُلاہے۔ کلال لنگایت مانگ اور تلنگے ہیں مُسلمانوں میں اطفال ذکور (۰ تا ۵) کے تناسب کے اعتبار سے قوم شیخ کو اعلیٰ مرتبہ حاصل ہے اور باعتبار اطفال اناث (۰ تا ۵) کے پٹھانوں کو اور دونوں لحاظ سے سادات سب سے آخر میں آتے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان جماعتوں میں بھی گو اطفال اناث کا تناسب غالب ہے لیکن دونوں جنس کے اطفال کا ان تینوں جماعتوں کی آبادی سے جو تناسب ہے وہ اکثر ہندو ذاتوں کے تناسب سے کم ہے۔ عیسائیوں میں اطفال اُناث و ذکور ہر دو کا تناسب بہ نسبت مسلمانوں کے بہتر ہے۔ اقوام قدیمہ میں لمباڑوں کو ہر دو جنس کے بچوں کا تناسب گونڈوں کے مقابلہ میں زیادہ حاصل ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ملک سرکار عالی کی کل ذاتوں اور قوموں میں اطفال کا بلند ترین تناسب لمباڑوں ہی کو حاصل ہے۔

دوسرے درجہ عمر (۵ تا ۱۲) میں بھی اکثر ذاتوں کے مقابلہ میں برہمنوں ہی کا مرتبہ کمتر ہے۔ اطفال ذکور کے لحاظ سے سب سے کمتر تناسب (۸۰ فی ہزار) مرہٹوں میں اور اطفال اناث کے اعتبار سے سب سے ادنیٰ تناسب (۱۲۳ فی ہزار) کومٹیوں میں ہے۔ اور اطفال ذکور اور اُناث دونوں حیثیتوں سے سب سے اعلیٰ تناسب مہاروں میں ہے یعنی علی الترتیب فی ہزار (۱۹۸) و (۱۹۳) اسی میعاد عمر میں شیخ بھی اپنی قوم کے ہر ایک جنس کے (۱۰۰۰) نفوس میں (۱۵۴) اطفال ذکور اور (۱۶۴) اطفال اناث کے تناسب کے ساتھ سب میں مقدم ہے۔ اس کے بعد باعتبار اطفال ذکور کے سیّد کا درجہ ہے لیکن باعتبار اطفال اُناث کے پٹھان بہتر حالت میں ہیں۔ اس درجہ عمر میں بھی لمباڑے اپنی برتری کو قائم رکھتے ہیں۔ میعاد عمر (۱۲ تا ۱۵) میں بھی باعتبار ذکور اور اُناث کے برہمن فرو تر درجہ میں چلے آتے ہیں اور صرف چند ذاتوں سے جیسے کہ دھنگر۔ لنگایت۔ مانگ اور مہار میں برتری رکھتے ہیں۔ اس زمرہ عمر میں ذکور میں سب سے اعلیٰ تناسب مالیواڑ کو (۱۴۹) اور اناث میں (۱۵۲) گونڈلہ (کلال) ذات کو حاصل ہے۔ مسلمانوں میں باعتبار تناسب ذکور و اناث اس زمرۂ عمر میں شیخ کا مرتبہ فوقیت سید کو حاصل ہو جاتا ہے اور اپنی متعلقہ آبادی کے ہر ہزار نفوس میں (۱۱۴) ذکور اور (۹۱) اناث کے تناسب کیساتھ سید کو تقدیم حاصل ہے۔ اقوام قدیمہ کے درمیان ذکور اور اناث کے اعتبار سے پہلے پہل گونڈوں کو لمباڑوں پر فوقیت حاصل ہوتی ہے۔

اب ۱۵ تا ۴۰ کی اہم مدت عمر کا لحاظ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ سابقہ میعاد ہائے عمر

کے مقابلہ میں برہمنوں کو ایک بہتر تناسب حاصل ہوا ہے ۔ یہ جماعت باعتبار تناسب ذکور کے مرہٹوں کے بین بین آتی ہے اور باعتبار تناسب اناث کولی ۔ مادیگا اور مالا سے کمتر درجہ میں ہے ۔ ذکور میں سب سے ارفع تناسب (۴۴۳ فی ہزار) مرہٹوں کو اور اناث میں (۴۲۸) کولیوں کو حاصل ہے ۔ اِس درجہ عمر میں بمقابل اور مدارج کے مسلمان بالاتر تناسب ظاہر کرتے ہیں ۔ ذکور کا اعلیٰ ترین تناسب (۴۴۲ فی ہزار) پٹھانوں کو حاصل ہے ۔ انکے بعد شیخ اور سید کے مراتب ہیں ۔ اناث کا اعلیٰ ترین تناسب (۳۹۰ فی ہزار) شیخ کو حاصل ہے ۔ اِس درجہ عمر میں بھی لمباڑوں پر گونڈوں کی فوقیت قائم ہے ۔ اور کیا بلحاظ ذکور اور کیا بلحاظ اناث انہیں لمباڑوں سے بڑھکر اعلیٰ تناسب پایا جاتا ہے ۔ اِس کے بعد کا زمرہ "۵۰ و زائد" نیچ ذاتوں یعنی "طبقات اسفل" کے حق میں نہایت ناساعد ہے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کلال ۔ کولی دہیڑ ۔ مانگ اور مالیواڑوں کی عمر میں چھوٹی ہوتی ہیں ۔ برہمنوں میں اس زمرۂ عمر کے مردوں کا تناسب اعلیٰ اور عورتوں کا تناسب ادنیٰ ہے ۔ یہ قوم منتخب ذاتوں میں تناسب ذکور کے اعتبار سے تیسرے درجہ پر ہے اور تناسب اناث کے لحاظ سے نصف سے زیادہ ذاتیں اس پر فوقیت رکھتی ہیں ۔ اناث کے اس کمتر تناسب سے بچپن کی شادی اور زبردستی کی مادریت کے برے اثرات ثابت ہوتے ہیں جو محض ایک قدیم رسم کے اتباع میں بہ نسبت دوسری ذاتوں کے برہمن لڑکیوں پر زیادہ عائد ہوتے ہیں ۔ مجموعی طور پر اِس میعادِ عمر میں ذکور کا تناسب دھنگروں میں اور اناث کا تناسب کومٹیوں میں ارفع ہے اور دونوں جنس کے اعتبار سے کلالوں میں ادنیٰ ہے ۔ دوسرے مذاہب کے اعداد و شمار پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سید نہ صرف پٹھانوں اور شیخ سے طویل عمر والے ہوتے ہیں بلکہ منتخب ہندو ذاتوں کے لحاظ سے بھی درازعمری کی نعمت سے سرفراز ہیں ۔ اقوام قدیمہ میں گونڈ مرد بمقابلہ لمباڑے مردوں کے کم عمر ہوتے ہیں لیکن گونڈ عورتیں لمباڑوں کی عورتوں سے درازی عمر میں سبقت لیجاتی ہیں ۔ سرسری طور پر یہ ذکر کیا جا سکتا ہے کہ منتخب ہندو ذاتوں میں سے فیصد ۸۰ سے زیادہ میں اور تمام مسلمان فرقوں اور اقوام قدیمہ میں "۵۰ و زائد" میعادِ عمر پر بمقابلہ ذکور کے اناث کا غلبہ معلوم ہوتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جب ایک دفعہ اپنی زندگی کے پُرخطر زمانہ (۱۵ تا ۴۵) سے گزر جاتی ہیں تو عورتیں مردوں کے مقابلہ میں زیادہ عمر تک زندہ رہتی ہیں کیونکہ موخرالذکر کو زیادہ پُرمشقت زندگی بسر کرنی پڑتی ہے ۔

۴۵ ۔ طرز ہائے آبادی ۔ ملک سویڈن کے ماہر اعداد و شمار سینڈبرگ کے قول کے موافق اوسط عمر کی تقسیم کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ نصف آبادی کی عمر ۱۵ و ۵۰ سال کے درمیان ہوتی ہے عمر کی

تقسیم میں وہ تین طرز کی تفریق ظاہر کرتا ہے ۔ پہلا طرز "تدریجی یا ترقی پذیر" کہلاتا ہے جس میں ۱۵ سال سے نیچے کا تناسب بڑھا ہوا ہوتا ہے ۔ اور ۵۰ سال کے اوپر گھٹا ہوا ۔ دوسرا طرز "قائمہ" سے موسوم ہے جس میں دونوں تناسبات انفصال کا میلان رکھتے ہیں اور تیسرا "طرز رجعی" کہلاتا ہے جس میں ۵۰ سے اونچی عمر کا تناسب ۱۵ سال سے نیچی عمر کے تناسب سے بڑھا ہوا ہوتا ہے ان تینوں قسموں پر وہپل (اعداد و شمار حیات و ممات صفحہ ۱۷۸) اور دو اقسام کا اضافہ کرتا ہے ۔ ایک "منحرفہ" جس میں ۱۵ تا ۵۰ سالہ عمر کی آبادی کی نسبت کل آبادی کے مقابلہ میں بوجہ ترک وطن ۵۰ فیصدی سے کم ہوتی ہے اور دوسری "دخیلہ" جس میں بوجہ آکر بسنے والوں کے ۱۵ تا ۵۰ سالہ میعاد عمر (۵۰) فیصد سے زیادہ آبادی پر حاوی ہوتی ہے ان کی وضاحت ذیل کی تمثالی زمرہ بندی سے عیاں ہوگی ۔

(اصولی طرز ہائے آبادی)

کل میعاد ہائے عمر	فیصد آبادی				
	تدریجی یا ترقی پذیر	قائمہ	رجعی	منحرفہ	دخیلہ
تا ۱۴	۴۰	۳۳	۲۰	۴۰	۲۶
۱۵ تا ۴۹	۵۰	۵۰	۵۰	۴۰	۶۱
۵۰ و زائد	۱۰	۱۷	۳۰	۲۰	۱۳

عمر کی تقسیم کا تناسب جو مجموعی طور پر ممالک محروسہ میں اور اہم مذاہب مختلفہ میں بدوران سنہ ۱۹۲۱ء تھا تختہ مندرجہ حاشیہ میں ظاہر کیا گیا ہے اور اس کے مقابلہ میں سنہ ۱۹۱۱ء کے اعداد مماثلہ بھی درج کئے گئے ہیں ۔

(تناسب فیصد آبادی)

میعاد ہائے عمر	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء				
	ملک سرکار عالی	ملک سرکار عالی	ہنود	مسلمان	عیسائی	اقوام قدیمہ
۰ تا ۱۴	۳۷	۳۸	۳۸	۳۸	۴۰	۴۳
۱۵ تا ۴۹	۵۰	۴۹	۴۹	۴۹	۵۰	۴۶
۵۰ و زائد	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۰	۱۱

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک سرکار عالی کی آبادی جو سنہ ۱۹۱۱ء میں کم و بیش ترقی پذیر طرز کی تھی اب منحرفہ طرز کی ہو چلی ہے کیونکہ ایک طرف تو ترک وطن میں زیادتی ہو گئی ہے اور دوسری طرف گزشتہ دہ سالہ مصائب نے نوجوان اشخاص پر تباہ کن اثر ڈالا ہے ۔ ہندو اور مسلمان، دونوں کی داستان ایک سی ہے ۔ عیسائی بلاشبہ ترقی پذیر طرز رکھتے ہیں ۔

اور اقوامِ قدیمہ زیادہ بحر خرفہ۔ اس کی ترکِ وطن اتنی وجہ نہیں قرار پاسکتی جتنی کہ اُنکے اطفال کی کثیر التعدادی اور ان کی قلیل العمری کھو رہی ہے۔

اس اعتبار سے بلدہ حیدرآباد کی آبادی کا جو حال رہا ہے وہ تختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوگا اس میں میعاد ہائے عمر منتخبہ سند برگ پر بلدہ حیدرآباد اور دو اہم مذاہب کے متعلق تناسبات درج کئے گئے ہیں اور سنہ ۱۹۱۱ء اور سنہ ۱۹۲۱ء کے اعداد ممالک محروسہ کے ساتھ مجموعی طور پر مقابلہ کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بلدہ کی آبادی کا طرز "دخیلہ" رہا ہے اور اس کے ہندو اور مسلمانوں کی آبادی بھی اسی قبیل کی ہے جس کا باعث وارد ین کی وہ تعداد کثیرہ ہے جن کو بلدہ اپنی جانب مائل کرلیتا ہے۔

میعاد ہائے عمر	سنہ ۱۹۱۱ء ممالک سرکار عالی	سنہ ۱۹۲۱ء ممالک سرکار عالی	سنہ ۱۹۲۱ء بلدہ	سنہ ۱۹۲۱ء ہنود بلدہ	سنہ ۱۹۲۱ء مسلمانان بلدہ
۰ تا ۱۴	۳۷	۳۸	۳۱	۳۱	۳۱
۱۵ تا ۴۹	۵۰	۴۹	۵۶	۵۶	۵۵
۵۰ و زائد	۱۳	۱۲	۱۳	۱۳	۱۴

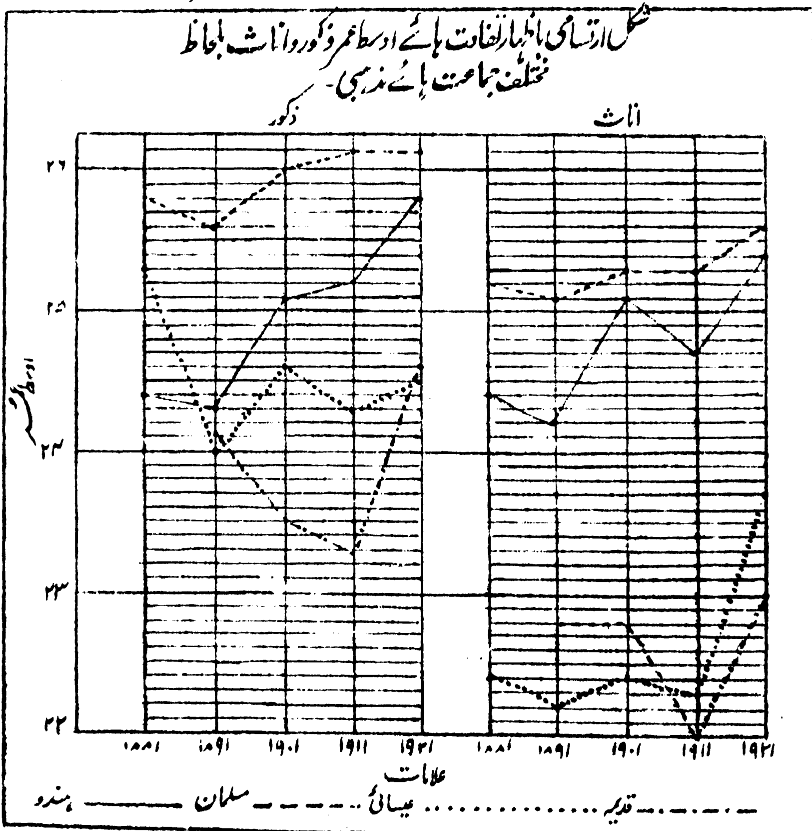
۱۴۱۔ **اوسط عمر**۔ ایک وقت خاص کے موجودہ کل اشخاص کی عمر کے حسابی مجموعہ کو کل افراد کی تعداد پر تقسیم کرنے سے جو اوسط حاصل ہو اس کو "اوسط عمر" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہ لازمی امر نہیں ہے کہ یہ "اوسط عمر" اوسط مدتِ حیات یا بوقتِ ولادت توقعات زندگی کے مرادف ہو۔ ایک بلند اوسط عمر لوگوں کی عام درازعمری یا بچوں کی شرحِ پیدائش کی کمی یا شرحِ ممات کی زیادتی کا نتیجہ ہوسکتی ہے اسیطرح پر اوسط عمر کم ہو تو اس سے مراد یہ لیجاتی ہے کہ یا تو لوگوں کی عمریں کم ہوتی ہیں یا یہ کہ اُن میں توالد و تناسل بلد بلد ہوتا ہے اور وہ کثیر الاولاد ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں رپورٹ مردم شماری مدراس بابتہ سنہ ۱۹۰۱ء کا ایک چھپتا ہوا بیان لائق اعادہ معلوم ہوتا ہے "گرانی کی ایک حالت ولادت میں حارج ہوتی ہے اور اس طرح سے جبتک کہ اس کے ساتھ اموات کی زیادتی نہ ہو زندہ اشخاص کی اوسط عمر کو (جو انہیں کی عمروں پر محسوب کی جائے) بڑھا دیتی ہے۔ اس کے برعکس شرح ولادت کی توفیر جو عموماً قحط کے بعد واقع ہوتی ہے ابتدائی میعاد ہائے عمر کے افراد کی تعداد کی زیادتی کا باعث ہوتی ہے اور اسطرح پر زندہ لوگوں کی "اوسط عمر" میں کاشتگی پیدا کرادیتی ہے لیکن بدیہی طور پر یہ قیاس مغالطہ آمیز ہے کہ دونوں صورتوں میں زندہ اشخاص کی اوسط عمر کی زیادتی یا کمی اس بات کی علامت ہے کہ دوران حیات بھی اسی کے مماثل طویل یا قصیر ہوتا ہے۔ بہرحال بہتر یہی ہے کہ ان معاملات کی بحث کو ان مضامین کے ماہرین پر چھوڑ دیا جائے۔

۱۴۲۔ **اوسط عمر اور مذہب**۔ زیادہ اہم مذہبی جماعتوں میں جو اوسط عمر اور اطفال اور ضعفاء کا جو تناسب ہے

وہ تختہ مندرجہ حاشیہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں اوسط عمر بھی بڑھی ہوئی ہے اور ضعفاء کا تناسب بھی زیادہ ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس مذہب کے افراد بالعموم طویل العمر ہوتے ہیں مسلمانوں کے بعد ہندوؤں کا درجہ ہے جنمیں اوسط عمر بھی کمتر ہے اور ضعفاء کا تناسب بھی کم ہے۔ اقوام قدیمہ جنکے اطفال کا تناسب سے ارفع ہے بلحاظ اوسط عمر تیسرے درجہ پر ہوتے ہیں اور اپنی قلیل العمری کا اظہار کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے عیسائی سب کے آخر میں آتے ہیں اور اُن میں ضعفاء کا تناسب بھی کم ہے۔ اس ضمن میں یہ بیان کرنا مناسب ہے کہ گو دیسی عیسائیوں میں بدوران دہ سالہ اچھی ترقی ہوئی اور ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں انکی تعداد میں فیصدی ۲۲ کا اضافہ ہوا لیکن انکے ذکور کی زیادتی اناث کی زیادتی کے بہ نسبت بہت بڑھی ہوئی رہی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس مذہب میں عورتوں کے مقابلہ میں مرد زیادہ داخل ہوتے ہیں چونکہ یہ باور کرنے کے وجوہات ہیں کہ کارآمد عمر والی عورتوں کے مقابلہ میں کارآمد عمر والے مرد اس جماعت میں زیادہ داخل ہوتے ہیں اسلئے اس جماعت میں اطفال او ضعفاء کا تناسب فطرتاً کم ہونا چاہیئے۔

مذہب	اوسط عمر (صرف ذکور)	اشخاص عمرہ (۱۵ تا ۴۰) کیساتھ افراد عمرہ ذیل کا فیصدی تناسب	
		اندرون ۱۵ سالہ	زائد از ۶۰ سالہ
جملہ مذاہب	۲۵٫۸	۶۹	۱۶
ہندو	۲۵٫۸	۶۹	۱۶
اقوام قدیمہ	۲۴٫۲	۸۲	۱۶
مسلمان	۲۶٫۱	۶۶	۱۷
عیسائی	۲۴٫۵	۶۵	۱۱

۳۴۔ **تفاوتہائے اوسط عمر۔** ذیل کے ارتسامی نقشہ سے ان مذہبی جماعتوں کی اوسط عمر کے تغیرات من ابتدا ۱۸۸۱ء ظاہر ہونگے



شکل ارتسامی باظہار تفاوت ہائے اوسط عمر ذکور و اناث بلحاظ مختلف جماعت ہائے مذہبی۔

اقوام قدیمہ کے متعلق ۱۹۱۱ء سے تفاوت ظاہر کیا گیا ہے کیونکہ اس سے قبل وہ ہنود کے ساتھ شامل کر دئے جاتے تھے اور مردم شماری کے اعداد و شمار میں انکا علیحدہ وجود نہ تھا۔

۱۴۴۔ اناث اور ذکور کے اوسط عمر کا تقابل۔ ۱۹۲۱ء کی تقسیم عمری کے اعداد کے لحاظ سے مختلف مذاہب کے ذکور اور اناث کے اوسط عمر کا باہمی تقابل تختہ مندرجہ حاشیہ میں کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوگا کہ عورتوں کی اوسط عمر ہر صورت میں مردوں کی اوسط عمر سے گھٹی ہوئی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اناث کے لحاظ سے بھی مسلمان قوم میں

تفاوت بلحاظ مذہب و جنس		
مذہب	اوسط عمر	
	ذکور	اناث
ہندو	٢٥ ، ٨	٢٥ ، ٤
اقوام قدیمہ	٢٤ ، ٦	٢٣ ، ٠
مسلمان	٢٦ ، ١	٢٥ ، ٦
عیسائی	٢٤ ، ٥	٢٣ ، ٧

اوسط عمر سب سے زیادہ ہے۔ ان کے بعد ہندو ہیں پھر عیسائی اور سب سے آخر میں اقوام قدیمہ کا مرتبہ ہے۔

۱۴۵۔ ذات اور درازعمری۔ فقرہ سابقہ میں بیان کیا گیا ہے کہ مختلف مذہبی جماعتیں اپنی اوسط عمر کے اعتبار سے ایک دوسرے سے منفرد ہیں۔ تختہ ضمیمہ نشان ۷ء کے ملاحظہ سے اس مضمون پر مزید روشنی پڑیگی۔ ہنود کی مختلف ذاتوں کی ترکیب عمری پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو ذاتیں تمدنی حیثیت سے برتر ہیں ان میں ۴۰ سال سے زائد عمر والے نفوس کا تناسب بڑھا ہوا ہے اور نیچی ذاتوں مثلاً کلال۔ دہیڑ۔ مالیواڑ اور کولی میں ایسے نفوس کی تعداد نسبتاً کم ہے۔ قبل ازیں اس کا ذکر کیا جا چکا ہے کہ ضعفاء ذکور کا اعلیٰ تناسب (۲۴۹ فی ہزار) دمنگر ذات میں پایا جاتا ہے اور سب سے کمتر (۱۵۲) کلالوں میں اور ضعیف العمر اناث کا ارفع تناسب (۲۹۱ فی ہزار) کومٹیوں میں ظاہر ہوتا ہے اور سب سے کمتر (۱۸۴) پھر کلالوں ہی میں واقع ہوتا ہے۔ اس سے رپورٹ بنگالہ اور رپورٹ ہند بابتہ ۱۹۰۱ء کے مندرجہ نظریہ کی تائید ہوتی ہے کہ بمقابلہ ادنیٰ ذاتوں کے اعلیٰ ذاتوں میں طویل العمری زیادہ ہوتی ہے۔ یہاں اسکا اظہار بیجا نہیں ہے کہ ان ذاتوں کے مختلف معیار آسائش کا یہ قدرتی نتیجہ ہے کیونکہ نیچ طبقات کا بالعموم قصبات اور دیہات کے کم صحت بخش حصوں میں ہجوم ہوتا ہے جہاں یہ ملیریا اور دوسرے امراض وبائی کی پوری قوت کی زد میں آتے ہیں اور دوسرے اعلیٰ ذاتیں بلحاظ حفظان صحت بہتر حالت میں بسر کرتی ہیں۔ اس کی تائید اس امر واقعہ سے ہوتی ہے کہ "نیچ ذاتوں میں" اوسط عمر ذکور کی ۲۵،۴ اور اناث کی ۲۴،۴ ہے اور اسکے مقابلہ میں مجموعی طور پر ہندو ذکور اور اناث کی اوسط عمر علی الترتیب ۲۵،۸ اور ۲۵،۴ ہوتی ہے۔

۱۴۶۔ مختلف مذاہب کے متبعین میں اطفال کا تناسب۔ چاروں اہم مذاہب کے اعتبار سے متاہل اناث عمر بارآور کی تعداد اور صاحب اولاد ہونے کی صلاحیت رکھنے والی عورتوں کا اطفال کیساتھ

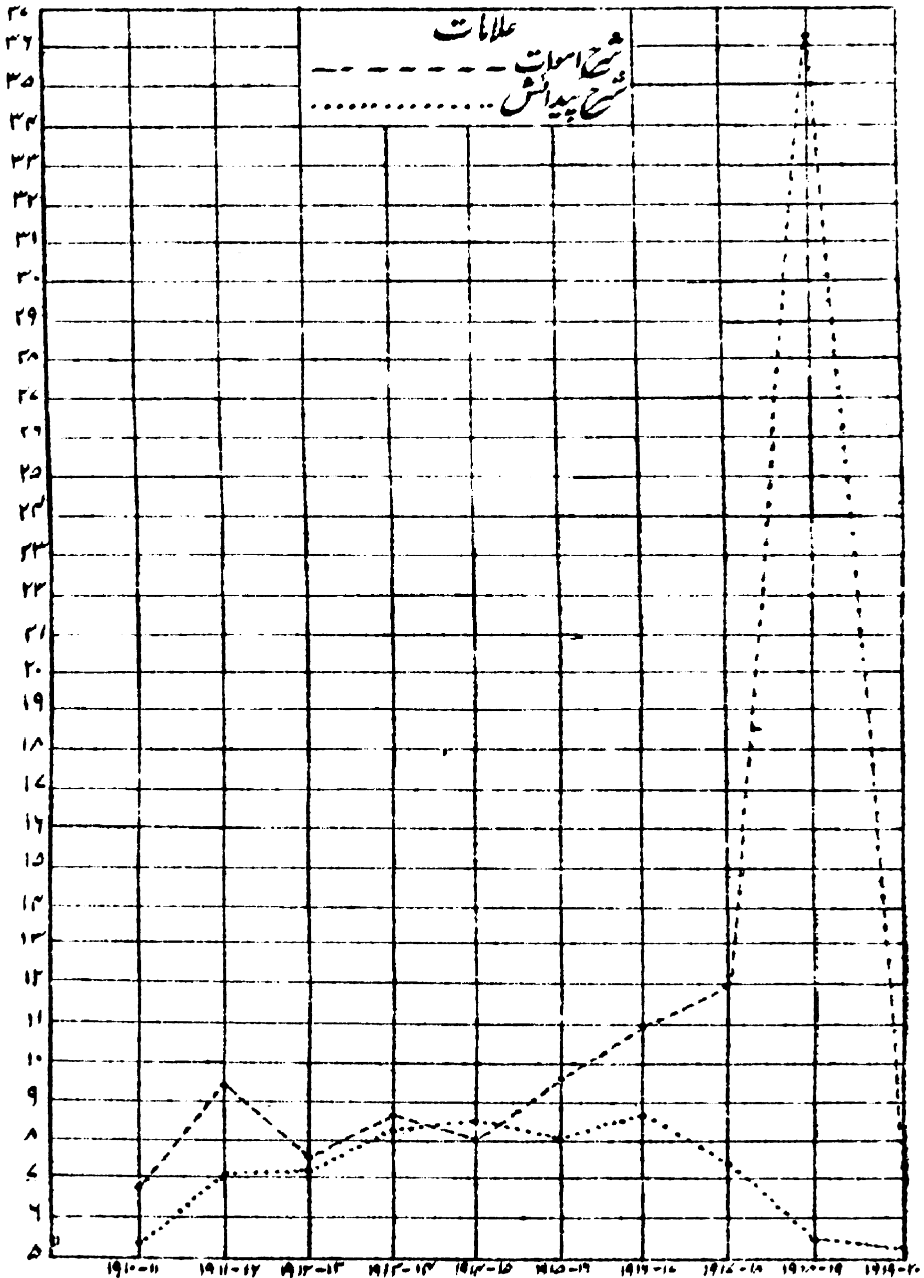
مذاہب	تناسب اناث کتخدا معمرہ (۱۵ تا ۴۰) فیصد اناث			تناسب اطفال اندرون دہ سالہ فیصد اناث کتخدا معمرہ (۱۵ تا ۴۰)		
	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء
ہندو	۲۱	۳۳	۳۳	۱۷۴	۱۵۶	۱۵۸
اقوام قدیمہ	۳۱	۳۳	۳۴	۲۱۵	۲۰۹	۱۷۴
مسلمان	۳۱	۳۵	۳۳	۱۶۸	۱۵۲	۱۵۲
عیسائی	۳۱	۳۴	۳۱	۱۸۲	۱۷۳	۱۸۲

تناسب تختۂ مندرجۂ حاشیہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ گو کہ صاحب اولاد بننے والیوں کی تعداد ان مذاہب کے متبعین میں تقریباً مساوی ہے لیکن اطفال کی تعداد بمقابل دوسروں کے اقوام قدیمہ میں معتد بہ حد تک وافر ہے۔ سنہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں شادی شدہ عورتوں کے تناسب میں انحطاط ہوا ہے تو اطفال کی تعداد چاروں مذاہب میں زیادہ ہو گئی ہے۔ چونکہ سنہ ۱۹۱۱ء سے سنہ ۱۹۲۱ء تک دہ سالہ زمانہ میں ایسے خاص حالات نمایاں نہیں رہے جو قوت تولید میں موجب ترقی ہو سکیں اس لئے اطفال کی تعداد کا یہ تناسبہ اضافہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ عمر بارآوری والی کتخدا عورتوں کی ممات کی تعداد اس دہ سالہ دوران میں بہت زیادہ رہی ہے۔ باب اول میں بیان کیا گیا ہے کہ فیصد کتخدا اناث معمرہ ۱۵ سالہ و زائد کے لحاظ سے الکمنہ کی تعداد سنہ ۱۹۱۱ء کے (۹۵) سے بڑھکر سنہ ۱۹۲۱ء میں (۱۱۱) ہو گئی۔ بہ الفاظ دیگر اُس کا مطلب یہ ہے کہ اس دہ سالہ دوران میں نوجوان بیاہی عورتیں اکثر گھروں میں فوت ہو گئی ہیں۔

۱۷۴- اعداد و شمار حیات و ممات۔ تختہ جات ضمیمہ نشان ۵ و ۶ میں دہ سالہ دوران کی شرح حیات و ممات درج کی گئی ہے اور ذیل کے نقشہ میں اس کا اظہار ارتسامی صورت میں کیا گیا ہے۔

(نقشہ برصفحہ ۱۷۴)

شکل ارتسامی شرح پیدائش و ممات ہر دو جنس ممالک محروسہ بدوران سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء



مردم شماری ۱۹۱۱ء کے اعتبار سے جملہ آبادی پر اطلاع یافتہ اعداد کا حساب لگانے سے کمترین شرح ممات ۱۱-۱۹۱۰ء قرار پاتی ہے اسکے سال بعد میں بوجہ اشاعت طاعون اس شرح میں ایک دم (۷.۹ فی ہزار کا) اضافہ ہوگیا لیکن پھر اسکے بعد کے سال میں (۷.۱) فی ہزار تک کمی ہوگئی۔ اسکے بعد کے چھ سالوں میں اس تناسب سے کبھی گھٹاؤ نہیں ہوا بلکہ مسلسل اضافہ ہوتے ہوتے ۱۹-۱۹۱۸ء میں تباہ کن وبائے انفلوئنزا کی بدولت (۴۶.۲) فی ہزار کی خوفناک حد تک درازی ہوگئی ۲۰-۱۹۱۹ء میں جو اس دہ سالہ دوران کا آخری سال تھا شرح ممات ۱۲-۱۹۱۱ء کی شرح ممات کے تقریباً مماثل ہوگئی

بلدہ حیدرآباد میں شرح ممات ہمیشہ اضلاع سے زیادہ رہی ہے۔ اس دہ سالہ دوران کے پہلے سال میں شرح ممات ذکور میں (۱۰.۲) فی ہزار اور اناث میں (۱۰.۱) فی ہزار تھی جو اس کے سال مابعد میں جبکہ بلدۂ حیدرآباد کی تاریخ میں پہلی دفعہ طاعون نمودار ہوا علی الترتیب (۳۲) و (۳۱) فی ہزار تک ترقی کرگئی اسکے بعد کے چاروں سالوں میں بمقابلہ سال اول کے ذکور میں شرح ممات بہت کم رہی لیکن اناث میں بمقابلہ ابتدا کے زیادہ ہی رہی ۱۷-۱۹۱۶ء میں ملیریا بخار اور طاعون کی سخت اشاعت نے اناث و ذکور دونوں میں شرح ممات کو علی الترتیب (۳۵.۵) و (۴۰.۵) تک پہنچا دیا۔ یہ شرح دہ سالہ دوران میں سب سے بڑھی ہوئی ہے۔ اس کے بعد کے سال میں بوجہ انفلوئنزا گراں شرح ممات جاری رہی اور آخری دونوں سال کچھ اس سے بہتر حالت میں نہیں رہے۔

اس کل دہ سالہ دوران میں شرح حیات بہ نسبت شرح ممات کے بہت گھٹی ہوئی رہی ابتداءً اس کی شرح تقریباً (۵) فی ہزار تھی جو رفتہ رفتہ ۱۵-۱۹۱۴ء میں (۸.۰) تک ترقی کرگئی۔ اس کے بعد اس میں ایک خفیف (۳.۸) کمی آئی اور پھر ۱۷-۱۹۱۶ء میں (۸.۸) فی ہزار تک اس میں ترقی ہوئی۔ دہ سالہ دوران میں سب سے بالاتر شرح حیات یہی ہے۔ اس کے بعد انفلوئنزا اور ملیریا کے اثرات نے شرح حیات کو ۱۹-۱۹۱۸ء میں (۵.۴) تک گھٹا دیا اور ۲۰-۱۹۱۹ء میں اس سے زیادہ گھٹاؤ (۳.۵) تک ہوگیا اور یہ سب سے کمتر شرح حیات ہے۔ بلدۂ حیدرآباد میں بھی اس دہ سالہ دوران میں اسی کے مماثل اتار چڑھاؤ ہوتا رہا۔ ذکور کے لحاظ سے اعلیٰ ترین شرح حیات (۱۹.۶) فی ہزار ۱۴-۱۹۱۳ء میں رہی اور سب سے کم (۳.۰) ۲۰-۱۹۱۹ء میں تھی اور اناث کے لحاظ سے بھی انہیں سالوں میں علی الترتیب (۱۹.۲) اور (۱۰.۲) فی ہزار رہی۔

اس امر کے ثبوت کے لئے کہ یہ شروح قابل اعتماد نہیں ہیں کسی دلیل کی ضرورت نہیں کیونکہ حیات و ممات کے اعداد و شمار کی ترتیب کا طریقہ نہایت ابتدائی حالت میں ہے مثلاً یہ کہ ولادتوں کے اندراج کی عدم صحت اس امر سے صاف عیاں ہے کہ گذشتہ پانچ سالوں میں قلمبند شدہ تعداد ولادت صرف ۲,۹۷۷,۲۴ ہے حالانکہ بوقت مردم شماری (۰) تا (۵) کے

درمیانی عمر کے اطفال کی تعداد از روئے شمار تقریباً اس کی چوگنی یعنی ۱۵،۱۳،۴۹۲ ہے۔ اگرچیکہ فی الوقت بوجہ کثیر اموات اطفال اس میں معتدبہ کمی ہونی چاہیے تھی۔ اس سے صاف طور پر واضح ہوجاتا ہے کہ ولادت کے اندراجات درست و صحیح نہیں ہوتے۔ ممات کے متعلق بھی اندراجات قابل اطمینان نہیں ہیں کیونکہ حیات پر ممات کی زیادتی کو واردین پر تارکین وطن کے اضافہ کے ساتھ جمع کرنے سے سنہ ۱۹۱۱ء اور سنہ ۱۹۲۱ء کے حقیقی شمار کے اعداد کے درمیانی فرق کے (حسب صراحت باب اول) صرف ۶۰ فیصد کی توجیہہ ہوتی ہے۔ اگرچیکہ ممالک محروسہ کے اعداد و شمار حیات و ممات لائق اعتماد نہیں ہیں لیکن اس اعتبار سے ایک حد تک قابل قدر ضرور ہیں کہ ان سے ملک سرکار عالی کے حالات ولادت و ممات کے تغیرات کا سال بسال اندازہ ملتا ہے فقط

تختہ ضمیمہ نشان (۱) تقسیم عمری ایک لاکھ نفوس ہر جنس (جملہ مذاہب) بلحاظ مدتہائے سالانہ

عمر	نفوس	ذکور	اناث	عمر	نفوس	ذکور	اناث
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۰	۴۷۱۱	۲۱۶۵	۲۵۴۶	۵۴	۴۴۳	۳۱۱	۲۳۲
۱	۳۱۰۱	۱۰۳۹	۱۰۶۲	۵۵	۱۹۳۸	۹۵۰	۹۸۸
۲	۴۰۹۹	۱۷۴۶	۲۳۵۳	۵۶	۱۴۰	۸۶	۵۴
۳	۳۹۰۸	۱۸۲۳	۲۰۸۵	۵۷	۱۶۱	۸۹	۷۲
۴	۴۸۲۲	۲۳۸۰	۲۴۴۲	۵۸	۲۲۴	۱۳۲	۹۲
۵	۵۹۸۷	۲۱۹۸	۳۹۸۹	۵۹	۸۲	۳۷	۴۵
۶	۶۷۳۲	۳۰۰۶	۳۷۲۶	۶۰	۶۴۷۲	۳۱۶۳	۳۳۰۹
۷	۴۰۱۳	۱۵۸۷	۲۴۲۶	۶۱	۱۷۷	۱۲۷	۵۰
۸	۶۸۹۹	۳۷۷۸	۳۱۲۱	۶۲	۲۷۳	۱۷۸	۹۵
۹	۳۹۹۷	۲۰۴۸	۱۹۴۹	۶۳	۱۸۲	۱۳۸	۴۴
۱۰	۸۲۲۱	۴۱۸۳	۴۰۳۸	۶۴	۱۱۶	۴۴	۷۲
۱۱	۳۶۲۵	۱۳۹۱	۲۲۳۴	۶۵	۱۰۳۳	۶۱۲	۴۲۱
۱۲	۷۴۵۲	۴۲۲۴	۳۲۲۸	۶۶	۸۹	۳۴	۵۵
۱۳	۲۱۵۹	۱۰۷۰	۱۰۸۹	۶۷	۸۰	۱۴	۶۶
۱۴	۳۷۶۳	۱۹۳۹	۱۸۲۴	۶۸	۹۳	۳۸	۵۵
۱۵	۴۶۷۹	۲۳۴۹	۲۳۳۰	۶۹	۱۹۷	۶۱	۱۳۶
۱۶	۳۸۴۷	۱۸۹۹	۱۹۴۸	۷۰	۶۰۸۵	۳۰۳۵	۳۰۵۰
۱۷	۱۶۵۸	۷۲۷	۹۳۱	۷۱	۱۶۰	۶	۱۵۴
۱۸	۴۴۲۱	۲۲۰۹	۲۲۱۲	۷۲	۱۹۹	۴۸	۱۵۱
۱۹	۱۸۸۵	۹۹۲	۸۹۳	۷۳	۲۷۹	۲۵	۲۵۴
۲۰	۱۰۱۴۵	۴۸۱۴	۵۳۳۱	۷۴	۲۰۴	۱۰	۱۹۴
۲۱	۱۶۶۲	۵۲۴	۱۱۳۸	۷۵	۳۸۹	۱۹۳	۱۹۶
۲۲	۳۵۹۵	۱۸۸۸	۱۷۰۷	۷۶	۷۴	۱۵	۵۹
۲۳	۹۷۷	۵۴۳	۴۳۴	۷۷	۴۸	۱۱	۳۷
۲۴	۱۷۱۱	۹۵۰	۷۶۱	۷۸	۷۳	۲۱	۵۲
۲۵	۱۱۷۳۸	۵۹۶۵	۵۷۷۳	۷۹	۶۲	۳	۵۹
۲۶	۱۵۰۵	۸۶۱	۶۴۴	۸۰	۹۵۳	۴۸۲	۴۷۱
۲۷	۱۱۲۰	۵۵۹	۵۶۱	۸۱	۲۱	۷	۱۴
۲۸	۱۹۷۹	۱۲۱۲	۷۶۷	۸۲	۳۲	۱۶	۱۶
۲۹	۵۱۳	۳۳۰	۱۸۳	۸۳	۱۶	۱۱	۵
۳۰	۱۲۶۵۵	۵۷۴۳	۶۹۱۲	۸۴	۲۴	۹	۱۵
۳۱	۳۶۳	۲۹۶	۶۷	۸۵	۶۰	۴۲	۱۸
۳۲	۱۴۶۲	۸۸۶	۵۷۶	۸۶	۱۷	۷	۱۰
۳۳	۴۷۱	۳۷۳	۹۸	۸۷	۸	۳	۵
۳۴	۶۷۰	۴۹۶	۱۷۴	۸۸	۱۳	۷	۶
۳۵	۷۳۷۴	۳۹۲۳	۳۴۵۱	۸۹	۲	۱	۱
۳۶	۶۹۷	۴۹۶	۲۰۱	۹۰	۱۷۰	۷۷	۹۳
۳۷	۳۰۷	۲۲۷	۸۰	۹۱	۱۴	۲	۱۲
۳۸	۸۲۵	۵۰۹	۳۱۶	۹۲	۲۸	۷	۲۱
۳۹	۲۶۷	۱۸۳	۸۴	۹۳	۱۰	۲	۸
۴۰	۱۱۳۶۷	۵۳۹۴	۵۹۷۳	۹۴	۹	۲	۷
۴۱	۳۷۴	۲۵۵	۱۱۹	۹۵	۱۴	۹	۵
۴۲	۸۳۱	۵۰۴	۳۲۷	۹۶	۸	۳	۵
۴۳	۳۰۹	۱۷۳	۱۳۶	۹۷	۱۵	۵	۱۰
۴۴	۲۹۵	۱۹۶	۹۹	۹۸	۱۱	۱	۱۰
۴۵	۴۷۹۵	۲۵۵۲	۲۲۴۳	۹۹	۱۳	۲	۱۱
۴۶	۳۳۴	۲۱۵	۱۱۹	۱۰۰	۱۲	۷	۵
۴۷	۳۴۱	۱۸۰	۱۶۱	۱۰۱	۰	۰	۰
۴۸	۶۹۹	۴۰۱	۲۹۸	۱۰۲	۰۱	۰	۱
۴۹	۱۴۰	۷۴	۶۶	۱۰۳	۰	۰	۰
۵۰	۹۸۵۸	۵۰۲۹	۴۸۲۹	۱۰۴	۰	۰	۰
۵۱	۱۰۹	۶۷	۴۲	۱۰۵	۱	۰	۱
۵۲	۶۹۵	۵۶۲	۱۳۳	۱۰۶	۰	۰	۰
۵۳	۱۱۱	۸۳	۲۸	۱۰۷	۲	۱	۱

تختہ ضمیمہ نشان (۲) بالحاظ تقسیم عمری دس ہزار نفوس آبادی ہر جنس در ممالک محروسہ سرکار عالی و ہر خطہ قدرتی

تنت عمر	سنہ ۱۹۲۱ء ذکور	سنہ ۱۹۲۱ء اناث	سنہ ۱۹۱۱ء ذکور	سنہ ۱۹۱۱ء اناث	سنہ ۱۹۰۱ء ذکور	سنہ ۱۹۰۱ء اناث	سنہ ۱۸۹۱ء ذکور	سنہ ۱۸۹۱ء اناث	سنہ ۱۸۸۱ء ذکور	سنہ ۱۸۸۱ء اناث
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
ممالک محروسہ سرکار عالی										
۰ تا ۱	۲۵۹	۲۷۲	۲۶۴	۲۹۱	۱۵۱	۱۶۵	۲۶۸	۲۹۰	۲۰۴	۲۲۶
۱ تا ۲	۱۴۴	۱۵۵	۱۷۸	۲۰۳	۲۰۲	۲۲۲	۲۱۹	۲۵۱	۲۰۰	۲۲۸
۲ تا ۳	۲۲۳	۲۵۶	۳۳۳	۳۷۰	۲۷۴	۳۰۶	۳۳۳	۲۷۴	۲۵۷	۳۹۱
۳ تا ۴	۲۳۵	۲۷۸	۲۹۱	۳۲۸	۳۴۱	۲۶۴	۲۹۸	۲۴۲	۲۹۰	۳۲۵
۴ تا ۵	۲۸۸	۳۰۹	۳۰۳	۳۱۶	۲۹۱	۳۰۷	۲۱۱	۲۲۸	۳۴۸	۳۸۲
جملہ ۰ تا ۵	۱۱۵۹	۱۲۷۰	۱۳۶۹	۱۵۰۸	۱۱۶۱	۱۲۷۴	۱۴۲۹	۱۵۹۲	۱۳۰۶	۱۴۵۲
۵ تا ۱۰	۱۳۸۰	۱۵۰۲	۱۲۶۲	۱۲۷۳	۱۳۳۲	۱۲۷۵	۱۳۳۱	۱۳۲۵	۱۲۷۷	۱۲۹۷
۱۰ تا ۱۵	۱۲۷۹	۱۱۰۶	۱۱۲۵	۹۵۵	۱۳۰۳	۱۱۱۷	۱۰۷۸	۸۹۰	۱۲۳۰	۱۰۴۴
۱۵ تا ۲۰	۷۱۲	۷۰۰	۷۳۵	۷۶۷	۷۵۵	۷۷۵	۷۲۳	۷۸۰	۷۸۸	۸۰۵
۲۰ تا ۲۵	۷۳۹	۸۸۰	۷۹۰	۹۵۴	۷۱۵	۸۹۳	۸۰۶	۹۸۳	۸۱۷	۹۸۶
۲۵ تا ۳۰	۸۹۸	۸۳۲	۹۲۹	۹۰۱	۹۲۳	۹۶۵	۹۷۱	۹۱۵	۹۵۸	۹۱۳
۳۰ تا ۳۵	۸۷۸	۹۰۹	۸۶۰	۹۲۲	۹۵۰	۹۷۶	۹۱۴	۹۳۲	۹۵۸	۹۱۰
۳۵ تا ۴۰	۶۰۴	۴۹۷	۵۹۳	۴۹۳	۶۰۴	۵۲۳	۵۵۸	۴۴۱	۵۶۹	۴۶۳
۴۰ تا ۴۵	۶۷۴	۷۱۲	۷۴۱	۷۱۳	۷۵۱	۷۱۹	۷۳۸	۷۰۳	۷۱۸	۶۷۹
۴۵ تا ۵۰	۳۶۸	۳۰۲	۳۷۴	۲۸۱	۳۵۴	۲۸۶	۳۲۳	۲۳۶	۳۱۲	۲۶۹
۵۰ تا ۵۵	۵۲۹	۵۱۱	۵۲۱	۵۰۶	۵۱۰	۵۱۱	۴۹۷	۴۹۵	۴۶۱	۴۷۹
۵۵ تا ۶۰	۱۷۱	۱۳۸	۱۴۶	۱۱۵	۱۶۴	۱۳۷	۱۱۹	۹۲	۱۳۳	۱۳۴
۶۰ تا ۶۵	۳۳۹	۳۶۶	۳۲۸	۳۶۴						
۶۵ تا ۷۰	۸۹	۷۵	۶۲	۵۸	۴۷۸	۵۴۹	۵۱۳	۶۱۷	۴۶۶	۵۶۹
۷۰ و زائد	۱۸۱	۲۰۳	۱۶۵	۱۹۱						
اوسط عمر	۲۵٫۸	۲۵٫۳	۲۵٫۵	۲۵٫۱۰	۲۵٫۲	۲۵٫۱	۲۴٫۶	۲۴٫۳	۲۴٫۵	۲۴٫۴
تلنگانہ										
۰ تا ۵	۱۱۰۳	۱۲۳۱	۱۳۷۴	۱۵۳۳	۲۳۴۴	۲۷۶۵	۱۳۸۶	۱۵۵۰	۱۳۸۹	۱۵۷۰
۵ تا ۱۰	۱۳۸۰	۱۵۷۷	۱۳۰۹	۱۳۰۳			۱۳۶۷	۱۳۶۱	۱۳۰۲	۱۳۰۵
۱۰ تا ۱۵	۱۳۷۳	۱۱۵۹	۱۱۷۲	۹۸۱	۱۲۹۱	۱۰۸۴	۱۱۷۴	۹۷۵	۱۲۲۴	۱۰۴۱
۱۵ تا ۲۰	۷۶۲	۷۵۱	۷۶۱	۷۹۵	۸۰۷	۸۴۰	۷۸۸	۸۴۵	۸۱۰	۸۳۶
۲۰ تا ۴۰	۳۰۷۷	۳۰۷۵	۳۰۹۱	۳۱۸۱	۵۵۹۸	۵۳۱۱	۳۱۳۵	۳۱۳۵	۳۱۵۲	۳۰۹۴
۴۰ تا ۶۰	۱۶۰۷	۱۶۱۶	۱۶۱۳	۱۵۵۷			۱۶۰۴	۱۴۸۲	۱۵۹۹	۱۵۰۸
۶۰ و زائد	۵۹۸	۶۱۰	۵۸۰	۶۲۴			۵۴۶	۶۵۲	۵۲۴	۶۴۶
اوسط عمر	۳۰٫۴	۳۰٫۱	۲۴٫۹	۲۴٫۴	۰	۰	۲۴٫۴	۲۴٫۰	۲۴٫۳	۲۴٫۲
مرہٹواڑی										
۰ تا ۵	۱۲۱۹	۱۳۳۱	۱۳۶۴	۱۴۸۸	۲۶۷۵	۲۳۴۱	۱۴۶۵	۱۶۲۷	۱۲۳۸	۱۳۵۷
۵ تا ۱۰	۱۳۸۱	۱۴۲۲	۱۲۱۳	۱۲۱۶			۱۳۰۰	۱۲۹۲	۱۲۵۷	۱۲۹۱
۱۰ تا ۱۵	۱۱۷۸	۱۰۵۰	۱۰۷۷	۹۲۹	۱۳۱۵	۱۱۴۹	۹۹۵	۸۱۸	۱۲۴۷	۱۰۴۴
۱۵ تا ۲۰	۶۵۸	۶۴۶	۷۰۸	۷۳۸	۷۰۵	۷۱۳	۶۶۹	۷۱۵	۷۷۱	۷۸۲
۲۰ تا ۴۰	۳۱۶۵	۳۱۰۲	۳۲۵۴	۳۳۵۷	۵۳۰۵	۵۷۹۷	۳۳۴۷	۳۳۸۹	۳۴۲۲	۳۳۱۹
۴۰ تا ۶۰	۱۷۷۸	۱۷۰۹	۱۸۵۴	۱۷۶۱			۱۷۳۹	۱۵۶۲	۱۶۴۴	۱۶۰۰
۶۰ و زائد	۶۲۱	۷۷۹	۵۳۰	۶۰۱			۴۸۵	۵۸۷	۴۱۹	۵۰۷
اوسط عمر	۳۰٫۶	۳۰٫۵	۲۵٫۶	۲۵٫۲	۰	۰	۲۴٫۶	۲۴٫۹	۲۴٫۷	۲۴٫۶

تختۂ ضمیمہ نشان (۳) تقسیم عمری دس ہزار نفوس آبادی ہر جنس بلحاظ ہر مذہب اہمہ

عمر	سنہ ۱۹۲۱ء		سنہ ۱۹۱۱ء		سنہ ۱۹۰۱ء		سنہ ۱۸۹۱ء		سنہ ۱۸۸۱ء	
	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
ہندو	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰
۰ تا ۵	۱۱۵۰	۱۲۵۶	۱۳۸۱	۱۵۱۸	۱۱۷۳	۱۲۸۵	۱۴۴۵	۱۶۰۹	۱۳۲۲	۱۴۴۷
۵ تا ۱۰	۱۳۸۱	۱۵۰۸	۱۲۶۱	۱۲۶۷	۱۳۴۱	۱۲۶۱	۱۳۳۹	۱۳۲۸	۱۲۸۲	۱۲۸۴
۱۰ تا ۱۵	۱۳۸۱	۱۱۰۶	۱۱۲۳	۹۴۶	۱۳۱۰	۱۱۱۷	۱۰۸۵	۸۹۵	۱۲۳۰	۱۰۳۵
۱۵ تا ۲۰	۷۱۴	۶۹۵	۶۳۴	۷۶۶	۶۵۳	۷۷۸	۶۲۱	۷۷۷	۷۸۵	۸۰۱
۲۰ تا ۴۰	۳۱۱۹	۳۱۱۲	۳۱۷۱	۳۲۷۴	۳۱۷۷	۳۳۵۹	۳۲۳۶	۳۳۶۲	۳۲۷۱	۳۲۳۵
۴۰ تا ۶۰	۱۷۴۹	۱۶۶۷	۱۷۸۴	۱۶۲۱	۱۷۷۸	۱۶۵۹	۱۶۶۸	۱۵۱۸	۱۶۰۳	۱۵۳۴
۶۰ و زائد	۶۰۶	۶۴۳	۵۴۶	۶۰۸	۴۶۸	۵۴۱	۵۰۶	۶۱۱	۵۰۰	۶۶۴
اوسط عمر	۲۵٫۸	۲۵٫۴	۲۵٫۲	۲۴٫۸	۲۵٫۱	۲۵٫۱	۲۴٫۳	۲۴٫۲	۲۴٫۴	۲۴٫۴
مسلمان	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰
۰ تا ۵	۱۱۴۴	۱۲۷۳	۱۲۲۶	۱۳۵۹	۱۰۶۱	۱۱۶۴	۱۲۹۳	۱۴۴۲	۱۱۰۵	۱۰۶۰
۵ تا ۱۰	۱۳۱۱	۱۴۱۸	۱۲۱۱	۱۲۵۹	۱۲۶۴	۱۳۸۶	۱۲۶۲	۱۲۸۰	۱۱۸۰	۱۰۲۳
۱۰ تا ۱۵	۱۲۶۶	۱۰۸۶	۱۱۳۰	۱۰۱۵	۱۲۶۰	۱۱۱۷	۱۰۱۱	۸۳۶	۱۱۷۹	۷۹۹
۱۵ تا ۲۰	۷۳۱	۷۳۳	۷۶۱	۷۹۰	۷۶۸	۷۴۳	۷۴۷	۸۰۴	۷۸۱	۶۰۴
۲۰ تا ۴۰	۳۱۷۱	۳۱۵۸	۳۱۹۱	۳۲۵۷	۳۲۸۲	۳۳۴۱	۳۳۳۸	۳۳۶۷	۳۳۸۴	۳۶۴۱
۴۰ تا ۶۰	۱۶۲۴	۱۶۴۶	۱۸۲۶	۱۶۴۳	۱۸۰۰	۱۶۱۹	۱۶۷۷	۱۵۹۵	۱۷۴۳	۱۳۲۱
۶۰ و زائد	۶۵۳	۷۸۶	۶۴۸	۶۷۷	۵۶۵	۶۳۰	۵۸۲	۶۶۷	۶۲۸	۲۵۵۲
اوسط عمر	۲۶٫۱	۲۵٫۶	۲۶٫۱	۲۵٫۳	۲۶٫۰	۲۵٫۳	۲۵٫۶	۲۵٫۱	۲۵٫۸	۲۵٫۲
عیسائی	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰
۰ تا ۵	۱۰۴۶	۱۲۸۰	۱۲۳۶	۱۵۸۸	۱۰۶۱	۱۳۴۱	۱۰۸۵	۱۴۸۶	۹۴۱	۱۶۳۰
۵ تا ۱۰	۱۴۲۷	۱۵۷۶	۱۲۰۲	۱۴۱۳	۱۱۴۲	۱۴۹۶	۱۱۰۷	۱۴۱۵	۹۳۸	۱۴۴۵
۱۰ تا ۱۵	۱۳۲۶	۱۳۹۵	۱۰۶۲	۱۱۳۵	۱۰۶۱	۱۲۳۴	۸۰۱	۱۱۳۳	۸۶۱	۱۱۸۱
۱۵ تا ۲۰	۷۸۸	۸۱۰	۷۳۰	۹۳۱	۷۱۹	۱۰۱۴	۶۸۹	۱۰۸۷	۶۶۰	۱۰۴۷
۲۰ تا ۴۰	۳۲۲۰	۳۱۰۳	۳۹۰۰	۳۲۶۷	۴۳۰۲	۳۲۷۵	۴۸۳۵	۳۲۷۶	۵۰۰۹	۳۱۷۳
۴۰ تا ۶۰	۱۵۱۵	۱۳۹۵	۱۴۴۱	۱۲۵۴	۱۳۶۱	۱۳۱۷	۱۱۵۴	۱۳۰۴	۱۲۸۰	۱۲۶۶
۶۰ و زائد	۴۰۰	۴۵۴	۴۳۱	۴۱۲	۳۸۴	۳۲۳	۳۲۹	۳۹۹	۳۰۱	۴۲۰
اوسط عمر	۲۳٫۵	۲۳٫۰	۲۴٫۳	۲۲٫۳	۲۴٫۶	۲۳٫۴	۳۴٫۰	۲۲٫۳	۲۵٫۳	۲۳٫۴
جینی	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰
۰ تا ۵	۹۷۸	۱۱۵۴	۱۰۶۶	۱۳۵۹	۹۰۴	۱۱۹۰	۱۰۷۲	۱۳۹۴	۱۰۷۳	۱۱۴۲
۵ تا ۱۰	۱۱۷۶	۱۲۶۲	۱۰۸۵	۱۲۰۱	۱۰۱۵	۱۱۵۸	۱۰۲۲	۱۱۳۷	۹۸۸	۱۰۳۰
۱۰ تا ۱۵	۱۱۹۳	۱۰۸۷	۱۱۲۳	۹۲۲	۱۲۴۸	۱۱۲۵	۱۰۵۹	۹۱۵	۹۴۰	۸۷۵
۱۵ تا ۲۰	۸۴۶	۸۰۰	۷۷۲	۸۰۵	۸۳۸	۸۰۱	۷۷۹	۸۱۸	۷۹۰	۸۰۶
۲۰ تا ۴۰	۳۲۳۹	۳۲۸۱	۳۳۵۶	۳۳۹۵	۳۴۱۳	۲۴۵۰	۳۵۶۲	۳۴۴۷	۳۶۸۲	۳۵۰۵
۴۰ تا ۶۰	۱۸۸۹	۱۶۶۹	۱۹۷۰	۱۷۶۴	۱۹۸۹	۱۷۵۰	۱۹۶۱	۱۶۲۹	۱۹۱۵	۱۶۹۷
۶۰ و زائد	۶۸۹	۷۱۰	۶۲۸	۶۱۴	۵۰۳	۵۱۹	۵۵۵	۶۶۰	۶۱۲	۸۴۶
اوسط عمر	۲۶٫۳	۲۶٫۳	۲۷٫۲	۲۵٫۶	۲۶٫۸	۲۵٫۰	۲۷٫۱	۲۵٫۶	۲۷٫۲	۲۷٫۶
متفرقہ	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰
۰ تا ۵	۱۴۳۴	۱۶۴۷	۱۶۲۱	۱۹۰۷	۱۲۷۷	۱۵۸۶	۱۵۰۱	۱۶۹۳	•	•
۵ تا ۱۰	۱۵۵۹	۱۵۹۶	۱۵۶۰	۱۵۸۲	۱۵۴۳	۱۴۳۰	۱۵۴۰	۱۴۵۶	•	•
۱۰ تا ۱۵	۱۲۵۰	۱۱۴۶	۱۱۸۳	۹۹۸	۱۲۸۸	۱۱۴۷	۱۱۹۰	۱۰۳۲	•	•
۱۵ تا ۲۰	۵۹۲	۶۰۵	۶۶۸	۶۵۰	۷۰۵	۸۳۱	۵۸۱	۶۷۲	•	•
۲۰ تا ۴۰	۲۹۳۴	۲۹۹۱	۲۹۱۵	۳۱۰۲	۳۱۱۲	۳۲۱۵	۲۹۵۹	۳۱۲۳	•	•
۴۰ تا ۶۰	۱۶۶۳	۱۳۶۵	۱۵۵۱	۱۲۵۳	۱۶۵۱	۱۳۳۹	۱۴۰۶	۱۴۲۲	•	•
۶۰ و زائد	۵۷۸	۵۵۰	۵۰۲	۵۰۸	۴۳۴	۴۵۲	۵۲۳	۵۰۲	•	•
اوسط عمر	۲۴٫۶	۲۳٫۰	۲۳٫۳	۲۲٫۰	۲۳٫۵	۲۲٫۸	۲۴٫۱	۲۲٫۸	•	•

تختہ ضمیمہ نشان (۴) تقسیم عمری ایک ہزار نفوس آبادی ہر جنس بلحاظ بعض ذات یا اقوام

ذات یا قوم	ذکور - تعداد فی ہزار عمرہ					اناث - تعداد فی ہزار عمرہ				
	۰ تا ۵	۵ تا ۱۲	۱۲ تا ۱۵	۱۵ تا ۴۰	۴۰ و زائد	۰ تا ۵	۵ تا ۱۲	۱۲ تا ۱۵	۱۵ تا ۴۰	۴۰ و زائد
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
ہندو										
(۱) برہمن	۹۴	۱۳۸	۱۰۵	۴۳۰	۲۳۶	۱۲۹	۱۳۹	۹۹	۳۹۵	۲۳۸
(۲) دہمنر	۱۱۲	۱۴۳	۸۸	۴۰۸	۲۴۹	۱۱۱	۱۴۰	۷۳	۳۹۴	۲۸۲
(۳) گلّی	۱۲۳	۱۴۱	۱۰۹	۳۹۴	۲۳۳	۱۳۳	۱۵۱	۱۰۶	۳۷۰	۲۴۰
(۴) گونڈلا	۱۲۱	۱۹۲	۱۴۴	۳۹۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۴۹	۱۵۲	۳۶۲	۱۸۴
(۵) کاپو	۱۲۱	۱۵۲	۱۰۳	۳۹۷	۲۲۷	۱۲۱	۱۵۱	۱۰۷	۳۷۹	۲۴۲
(۶) کولی	۱۱۲	۱۷۱	۱۴۴	۳۹۵	۱۷۸	۱۴۳	۱۴۱	۶۲	۴۲۸	۲۲۶
(۷) کوہٹی	۱۲۲	۱۳۷	۱۲۱	۴۰۵	۲۱۵	۱۳۱	۱۲۳	۱۰۶	۳۴۹	۲۹۱
(۸) لنگایت	۱۴۶	۱۶۶	۹۸	۳۵۷	۲۳۳	۱۲۴	۱۴۵	۵۷	۳۸۹	۲۸۵
(۹) مادیگا	۱۲۰	۱۶۶	۱۴۱	۳۷۵	۱۹۰	۱۱۵	۱۴۹	۱۲۶	۴۰۶	۲۰۴
(۱۰) مانگ	۱۳۹	۱۶۸	۹۵	۳۹۵	۲۱۳	۱۳۵	۱۶۱	۷۳	۳۸۳	۲۴۸
(۱۱) مہار	۱۳۰	۱۹۸	۹۹	۳۱۷	۲۳۹	۱۶۳	۱۹۳	۷۳	۳۸۰	۱۹۱
(۱۲) مالا	۱۳۱	۱۶۲	۱۴۹	۳۷۲	۱۹۶	۱۱۹	۱۵۳	۱۰۹	۴۱۶	۲۰۳
(۱۳) مرہٹا	۱۲۳	۸۰	۱۲۳	۴۴۳	۲۳۱	۱۳۱	۱۹۳	۸۵	۳۸۰	۲۱۱
(۱۴) منور	۱۰۹	۱۵۰	۱۱۶	۳۸۹	۲۳۶	۱۳۶	۱۴۴	۱۰۲	۳۶۹	۲۴۹
(۱۵) متراسی	۱۱۳	۱۶۱	۱۲۰	۳۵۹	۲۴۰	۱۱۷	۱۵۴	۱۳۷	۳۷۷	۲۱۵
(۱۶) سالے	۱۵۲	۱۲۵	۱۱۵	۳۷۴	۲۳۴	۱۳۳	۱۳۷	۱۱۲	۳۵۷	۲۶۱
(۱۷) تلگا	۱۲۲	۱۳۶	۱۱۴	۳۸۳	۲۳۵	۱۴۱	۱۶۸	۱۱۱	۳۶۴	۲۱۶
مسلمان										
(۱۸) پٹھان	۱۰۱	۱۱۹	۹۵	۴۴۲	۲۴۳	۱۳۳	۱۶۳	۷۶	۳۵۸	۲۷۰
(۱۹) سید	۹۵	۱۵۲	۱۱۴	۳۷۷	۲۶۲	۹۶	۱۳۷	۹۱	۳۹۳	۲۸۳
(۲۰) شیخ	۱۱۵	۱۵۴	۱۰۹	۴۰۱	۲۲۱	۱۲۲	۱۶۴	۸۸	۳۹۷	۲۲۹
عیسائی										
(۲۱) دیسی عیسائی	۱۲۳	۱۷۵	۱۱۴	۳۷۰	۲۱۸	۱۳۸	۱۷۹	۱۱۳	۳۹۰	۱۸۰
قدیمہ										
(۲۲) گونڈ	۱۳۴	۱۶۸	۱۳۸	۳۷۴	۱۸۶	۱۱۹	۱۶۳	۹۹	۳۷۶	۲۴۳
(۲۳) لمباڈا	۱۶۷	۱۹۳	۱۰۲	۳۲۹	۲۱۰	۱۸۴	۱۶۳	۹۱	۳۲۸	۲۲۵

تختہ ضمیمہ نشان (۴) الف تناسب اطفال معمرہ اندرون ۱۲ سال و اشخاص معمرہ زائد از ۴۰ سال بہ مقابلہ اشخاص معمرہ ۱۵ تا ۴۰ در بعض ذات یا قوم و تناسب اناث کتخدا معمرہ ۱۵ تا ۴۰ فیصد اناث

ذات یا قوم	تناسب اطفال ہر دو جنس فی صد		تناسب اشخاص معمرہ زائد از ۴۰ سال فیصد اشخاص معمرہ ۱۵ تا ۴۰		تعداد اناث کتخدا معمرہ ۱۵ تا ۴۰ بہ صد اناث
	اناث کتخدا معمرہ ۱۵ تا ۴۰	اشخاص معمرہ ۱۵ تا ۴۰	ذکور	اناث	
۱	۲	۳	۴	۵	۶
ہندو					
برہمن	۵۸	۱۶۳	۵۴	۵۹	۳۱
دہنگر	۶۳	۱۶۶	۶۱	۷۱	۳۱
گلا	۷۱	۳۱۶	۵۹	۶۴	۲۶
گونڈلا	۸۱	۲۴۷	۳۹	۵۱	۲۷
کاپو	۷۰	۲۰۹	۵۷	۷۹	۲۷
کولی	۶۸	۲۲۶	۴۴	۵۳	۲۸
کومٹی	۶۸	۳۱۵	۵۳	۸۴	۲۴
لنگایت	۷۸	۱۹۹	۶۵	۷۳	۲۹
مادیگا	۷۱	۲۰۸	۵۱	۵۰	۳۶
مانگ	۷۶	۱۹۵	۵۴	۶۵	۳۰
مہار	۱۰۰	۲۱۷	۷۵	۵۰	۳۲
مالا	۶۳	۲۱۲	۴۳	۴۸	۲۸
مرہٹا	۶۳	۱۶۷	۵۲	۵۶	۳۲
منور	۷۱	۲۱۴	۶۱	۶۸	۲۴
نتراسی	۷۳	۱۹۵	۶۷	۵۷	۲۵
سالے	۷۵	۲۰۸	۶۲	۷۳	۲۷
تلنگا	۷۷	۲۲۹	۶۲	۵۹	۲۵
مسلمان					
پٹھان	۶۳	۲۱۳	۵۵	۷۵	۲۹
سید	۶۲	۱۸۳	۶۹	۷۱	۲۷
شیخ	۷۰	۱۸۵	۵۵	۵۸	۳۰
عیسائی					
دیسی عیسائی	۸۱	۲۱۳	۵۹	۴۶	۲۹
قدیمہ					
گونڈ	۸۲	۳۱۵	۵۶	۶۵	۲۷
لمباڑا	۱۰۹	۳۱۱	۶۴	۶۹	۲۴

تختہ ضمیمہ نشان (ہ) تناسب اطفال معمرہ اندرون دہ سال و اشخاص معمرہ ۶۰ و زائد بہ اشخاص معمرہ ۱۵ تا ۴۰ و تناسب اناث کتخدا معمرہ ۱۵ تا ۴۰ فیصد اناث

[illegible]	تناسب اطفال ہر دو جنس فیصد — اشخاص معمرہ ۱۵ تا ۴۰ — ۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء	اناث کتخدا معمرہ ۱۵ تا ۴۰ — ۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء	تناسب اشخاص معمرہ ۶۰ و زائد فیصد اشخاص معمرہ ۱۵ تا ۴۰ — سنہ ۱۹۲۱ء جمعیت	سنہ ۱۹۲۱ء زنان	سنہ ۱۹۱۱ء جمعیت	سنہ ۱۹۱۱ء زنان	سنہ ۱۹۰۱ء جمعیت	سنہ ۱۹۰۱ء زنان	سنہ ۱۸۹۱ء جمعیت	سنہ ۱۸۹۱ء زنان	تعداد اناث کتخدا معمرہ ۱۵ تا ۴۰ بہ صد اناث — ۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
ممالک محروسہ سرکار عالی	۶۹	۶۸	۶۲	۷۱	۱۷۵	۱۵۷	۱۵۷	۱۶۵	۱۶	۱۷	۱۴	۱۵	۱۲	۱۳	۱۳	۱۵	۳۱	۳۵	۳۴	۳۵
تلنگانہ	۶۹	۷۱	۰	۷۲	۱۷۵	۱۶۵	۰	۱۷۳	۱۴	۱۶	۱۵	۱۶	۰	۰	۱۴	۱۶	۳۱	۳۴	۰	۳۳
بلدہ حیدرآباد	۴۵	۴۷	۰	۴۱	۱۲۴	۱۲۲	۰	۱۱۳	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۰	۰	۱۳	۱۶	۳۴	۳۵	۰	۳۶
اطراف بلدہ	۶۵	۶۶	۰	۶۶	۱۶۱	۱۵۳	۰	۱۸۷	۱۸	۱۷	۱۸	۱۸	۰	۰	۱۶	۱۹	۳۴	۳۴	۰	۲۹
ورنگل	۶۷	۷۵	۰	۷۸	۱۶۶	۱۷۷	۰	۱۸۷	۱۴	۱۴	۱۵	۱۵	۰	۰	۱۴	۱۶	۳۳	۳۴	۰	۳۳
کریم نگر	۸۵	۷۶	۰	۸۰	۲۳۷	۱۷۷	۰	۱۸۶	۱۴	۱۷	۱۴	۱۴	-	۰	۱۳	۱۴	۲۶	۳۵	۰	۳۴
عادل آباد	۷۷	۸۲	۰	۸۳	۱۸۶	۱۷۷	۰	۱۹۰	۱۶	۱۷	۱۱	۱۴	۰	۰	۱۲	۱۵	۳۱	۳۴	۰	۳۴
میدک	۶۵	۶۷	۰	۶۴	۱۵۵	۱۵۲	۰	۱۵۰	۱۹	۱۷	۱۹	۱۸	۰	۰	۱۸	۱۹	۳۴	۳۵	۰	۳۳
نظام آباد	۶۴	۶۵	۰	۶۶	۱۵۳	۱۵۰	۰	۱۵۳	۱۷	۱۸	۱۴	۱۷	۰	۰	۱۳	۱۷	۳۲	۳۵	۰	۳۴
محبوب نگر	۷۱	۶۹	۰	۷۲	۱۷۰	۱۵۹	۰	۱۷۱	۱۷	۱۶	۱۶	۱۶	۰	۰	۱۲	۱۶	۳۲	۳۴	۰	۳۵
نلگنڈہ	۶۷	۷۷	۰	۸۳	۱۶۳	۱۷۸	۰	۱۹۶	۱۶	۱۴	۱۵	۱۵	۰	۰	۱۵	۱۷	۳۴	۳۴	۰	۳۴
مرہٹواڑی	۷۰	۶۶	۰	۷۰	۱۷۷	۱۵۰	۰	۱۹۵	۱۶	۱۸	۱۳	۱۵	۰	۰	۱۲	۱۴	۳۱	۳۶	۰	۳۶
اورنگ آباد	۷۲	۶۸	۰	۶۹	۱۷۲	۱۵۳	۰	۱۵۳	۱۴	۱۵	۱۲	۱۳	۰	۰	۱۴	۱۵	۳۳	۳۶	۰	۳۷
بیڑ	۷۶	۷۷	۰	۶۸	۱۸۰	۱۴۹	۰	۱۵۱	۱۷	۱۷	۱۲	۱۳	۰	۰	۱۳	۱۴	۳۱	۳۷	۰	۳۸
ناندیڑ	۷۶	۶۵	۰	۷۱	۱۸۷	۱۴۶	۰	۱۵۹	۱۶	۱۹	۱۲	۱۶	۰	۰	۱۲	۱۵	۳۰	۳۶	۰	۳۹
پربھنی	۷۲	۶۶	۰	۶۱	۱۸۷	۱۴۷	۰	۱۵۸	۱۴	۱۷	۱۲	۱۴	۰	۰	۱۲	۱۴	۳۱	۳۷	-	۳۰
گلبرگہ شریف	۶۳	۶۵	۰	۶۷	۱۶۶	۱۵۰	۰	۱۵۶	۱۸	۲۱	۱۶	۱۶	۰	۰	۱۱	۱۶	۳۰	۳۵	۰	۳۶
عثمان آباد	۷۴	۶۵	۰	۷۰	۱۸۴	۱۴۷	۰	۱۵۴	۱۷	۱۶	۱۳	۱۳	۰	۰	۱۳	۱۳	۳۱	۳۷	۰	۳۸
رائچور	۶۳	۶۵	۰	۶۶	۱۶۹	۱۶۱	۰	۱۸۳	۱۵	۱۵	۱۳	۱۴	۰	۰	۹	۱۳	۳۰	۳۲	۰	۳۵
بیدر	۷۳	۶۵	۰	۶۸	۱۸۲	۱۴۶	۰	۱۵۳	۱۹	۲۰	۱۵	۱۷	۰	۰	۱۴	۱۷	۳۰	۳۶	۰	۳۶

تختہ ضمیمہ نشان (ہ) الف تناسب اطفال معمرہ اندرون دہ سال و اشخاص معمرہ زائد از ۶۰ سال بہ اشخاص معمرہ ۱۵ تا ۴۰ در بعض مذاہب و تناسب اناث کتخدا معمرہ ۱۵ تا ۴۰ فیصد اناث

مذہب و خطہ قدرتی	تناسب اطفال ہر دو جنس فی صد — اشخاص معمرہ ۱۵ تا ۴۰	اناث کتخدا ۱۵ تا ۴۰	تناسب اشخاص زائد از ۶۰ سال فیصد اشخاص معمرہ ۱۵ تا ۴۰ — ذکور	اناث	تعداد اناث کتخدا معمرہ ۱۵ تا ۴۰ بہ صد اناث
۱	۲	۳	۴	۵	۶
ہندو					
ممالک محروسہ سرکار عالی	۶۹	۱۷۴	۱۶	۱۷	۳۱
تلنگانہ	۶۹	۱۷۳	۱۶	۱۶	۳۱
مرہٹواڑی	۶۹	۱۷۵	۱۶	۱۸	۳۱
مسلمان					
ممالک محروسہ سرکار عالی	۶۶	۱۶۸	۱۷	۱۸	۳۱
تلنگانہ	۶۰	۱۵۲	۱۶	۱۷	۳۲
مرہٹواڑی	۷۱	۱۸۶	۱۷	۱۸	۳۰
جین					
ممالک محروسہ سرکار عالی	۵۶	۱۵۱	۱۷	۱۷	۳۲
تلنگانہ	۳۲	۸۴	۷	۹	۳۴
مرہٹواڑی	۵۹	۱۵۵	۱۸	۱۸	۳۲
عیسائی					
ممالک محروسہ سرکار عالی	۶۵	۱۸۳	۱۱	۱۱	۳۱
تلنگانہ	۶۰	۱۷۵	۱۴	۱۱	۳۱
مرہٹواڑی	۸۷	۲۱۱	۱۵	۱۴	۳۰
قدیمی					
ممالک محروسہ سرکار عالی	۸۶	۲۱۵	۱۶	۱۵	۳۱
تلنگانہ	۸۴	۲۰۱	۱۵	۱۴	۳۲
مرہٹواڑی	۹۲	۲۵۱	۱۹	۱۶	۲۹

تختہ ضمیمہ نشان (۶) تفاوت آبادی در بعض مدتہائے عمر

ضلع و خطۂ قدرتی	مدت	تفاوت فیصد آبادی (بیشی + کمی -)					
		جملہ عمریں	۰ تا ۱۰	۱۰ تا ۱۵	۱۵ تا ۴۰	۴۰ تا ۶۰	۶۰ و زائد
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
ممالک محروسہ سرکار عالی	سنہ ۱۸۸۱ء تا سنہ ۱۸۹۱ء	+۱۹،۲	+۲۶،۹	+۲۶،۷	+۱۷،۰	+۱۹،۹	+۳۰،۱
	سنہ ۱۸۹۱ء تا سنہ ۱۹۰۱ء	-۴،۳	-۱۴،۲	+۱۸،۷	-۲،۸	+۳،۴	-۱۲،۲
	سنہ ۱۹۰۱ء تا سنہ ۱۹۱۱ء	+۲۰،۰	+۲۸،۸	+۳۱،۱	+۱۸،۰	+۱۸،۹	+۳۶،۶
	سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء	-۶،۸	-۸،۵	+۶،۹	-۱۰،۲	-۶،۶	+۰،۱
تلنگانہ	سنہ ۱۸۸۱ء تا سنہ ۱۸۹۱ء	+۱۷،۵	+۲۵،۵	+۱۵،۲	۲۱،۶	+۲۰،۵	+۲۴،۴
	سنہ ۱۸۹۱ء تا سنہ ۱۹۰۱ء	+۰،۴	-۲،۴	+۱۳،۸	·	·	·
	سنہ ۱۹۰۱ء تا سنہ ۱۹۱۱ء	+۲۱،۳	+۲۶،۸	+۱۱،۹	·	·	·
	سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء	-۴،۶	-۹،۱	+۱۲،۳	-۶،۴	-۳،۰۰	-۴،۰۲
بلدہ حیدرآباد	سنہ ۱۸۸۱ء تا سنہ ۱۸۹۱ء	+۱۲،۹	+۶۳،۲	+۳۲،۲	۴۸،۸	+۳۷،۲	+۴۰،۵
	سنہ ۱۸۹۱ء تا سنہ ۱۹۰۱ء	+۸،۰	+۱۶،۱	+۲۴،۳	·	·	·
	سنہ ۱۹۰۱ء تا سنہ ۱۹۱۱ء	+۱۱،۶	+۱۲،۱	+۱۲،۱	·	·	·
	سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء	-۱۹،۴	-۲۲،۳	-۱۱،۸	-۱۸،۵	-۱۶،۷	-۲۹،۷
اطراف بلدہ	سنہ ۱۸۸۱ء تا سنہ ۱۸۹۱ء	+۹،۵	+۱۴،۶	-۶،۷	-۲،۱	+۰،۸	+۱۰،۳
	سنہ ۱۸۹۱ء تا سنہ ۱۹۰۱ء	+۷،۹	+۰،۴	+۳۱،۴	·	·	·
	سنہ ۱۹۰۱ء تا سنہ ۱۹۱۱ء	+۲۳،۶	+۳۰،۲	+۸،۸	·	·	·
	سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء	-۷،۴	-۶،۲	+۱۰،۲	-۴،۸	-۷،۷	-۸،۰
ورنگل	سنہ ۱۸۸۱ء تا سنہ ۱۸۹۱ء	+۲۶،۲	+۳۴،۱	+۲۲،۵	+۲۷،۰	+۳۰،۰	+۲۳،۶
	سنہ ۱۸۹۱ء تا سنہ ۱۹۰۱ء	+۱۱،۶	+۲،۸	+۱۸،۳	·	·	·
	سنہ ۱۹۰۱ء تا سنہ ۱۹۱۱ء	-۴،۹	-۱،۲	-۹،۸	·	·	·
	سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء	+۲،۲	-۶،۶	+۱۹،۷	+۴،۴	+۱،۸	-۳،۳
کریم نگر	سنہ ۱۸۸۱ء تا سنہ ۱۸۹۱ء	+۱۶،۷	+۱۵،۲	+۱۳،۹	+۱۵،۸	+۱۹،۹	+۱۴،۴
	سنہ ۱۸۹۱ء تا سنہ ۱۹۰۱ء	-۵،۳	-۱۲،۸	-۰،۷	·	·	·
	سنہ ۱۹۰۱ء تا سنہ ۱۹۱۱ء	+۹،۲	+۱۱،۵	-۴،۷	·	·	·
	سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء	-۳،۰	-۳،۰	+۱۸،۹	-۱۱،۳	+۲،۶	-۱،۶
عادل آباد	سنہ ۱۸۸۱ء تا سنہ ۱۸۹۱ء	+۷،۹	+۲،۳	+۱۸،۳	+۸،۵	+۱۴،۷	+۷،۴
	سنہ ۱۸۹۱ء تا سنہ ۱۹۰۱ء	+۱۷،۷	+۹،۶	+۱۵،۱	·	·	·
	سنہ ۱۹۰۱ء تا سنہ ۱۹۱۱ء	+۱۲،۰	۱۴۶،۹	+۹۵،۵	·	·	·
	سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء	+۵،۷	-۵،۵	+۲۹،۰	+۱،۶	+۱۵،۰	+۳۱،۶
	سلسلۂ تختہ صفحہ مابعد						

میدک	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+۱۱٫۶	+۳۷٫۵	+۲۰٫۴	+۳۷٫۶	+۱۶٫۲	+۳۰٫۶
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	+۰٫۵	-۲٫۹	+۱۷٫۳	۰	۰	۰
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+۸۷٫۳	+۱۰۱٫۹	+۶۶٫۶	۰	۰	۰
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	-۵٫۸	-۱۱٫۱	+۱۰٫۵	-۷٫۹	[illegible]	-۸٫۰
نظام اباد	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+۱۰٫۷	+۱۱٫۰	+۱۷٫۱	+۱۶٫۰	+۱۱٫۶	+۱۹٫۹
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	-۰٫۷	-۱۱٫۱	+۴٫۴	۰	۰	۰
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	-۱۰٫۴	-۰٫۷	-۳۱٫۸	۰	۰	۰
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	-۱۱٫۷	-۱۷٫۳	+۹٫۹	-۱۶٫۰	-۹٫۸	-۵٫۰
محبوب نگر	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+۲۳٫۱	+۴۵٫۳	+۹٫۰	+۲۳٫۷	+۲۲٫۳	+۵۸٫۷
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	+۴٫۶	-۵٫۳	+۳۱٫۰	۰	۰	۰
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+۵٫۸	+۹٫۰	-۳٫۶	۰	۰	۰
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	+۰٫۲	+۰٫۵	+۱۴٫۳	-۲٫۱	-۳٫۰	+۲٫۸
نلگنڈہ	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+۲۶٫۳	+۳۲٫۰	+۱۵٫۲	+۲۷٫۹	+۲۹٫۹	+۲۱٫۶
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	+۱۲٫۰	+۵٫۹	+۱۲٫۵	۰	۰	۰
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+۴۹٫۲	+۴۷٫۲	+۵۸٫۲	۰	۰	۰
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	-۸٫۴	-۱۸٫۴	+۱۵٫۸	-۶٫۳	-۷٫۱	-۹٫۷
ورشواڑی	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+۱۶٫۷	+۲۹٫۲	-۸٫۱	+۱۳٫۱	+۱۲٫۵	+۳۳٫۴
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	-۱۰٫۴	-۲۴٫۵	+۲۳٫۸	۰	۰	۰
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+۱۸٫۶	+۳۱٫۲	-۴٫۸	۰	۰	۰
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	-۹٫۰	-۲٫۲	+۱٫۰	-۱۳٫۷	-۹٫۹	+۴٫۷
اورنگ آباد	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+۱۳٫۴	+۱۴٫۷	+۷٫۵	+۱۱٫۸	+۱۲٫۷	+۴۱٫۲
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	-۱۲٫۹	-۲۲٫۶	+۶٫۷	۰	۰	۰
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+۲٫۵	+۳۴٫۸	-۱٫۶	۰	۰	۰
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	-۱۷٫۹	-۱۷٫۸	-۴٫۳	-۲۳٫۰	-۱۵٫۸	-۱۱٫۱
بیڑ	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+۱۵٫۰	+۱۹٫۹	-۷٫۳	+۱۲٫۶	+۳۱٫۳	+۳۳٫۳
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	-۲۳٫۴	-۳۳٫۹	+۴٫۹	۰	۰	۰
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+۲۶٫۴	+۴۳٫۳	-۸٫۳	۰	۰	۰
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	-۲۴٫۸	-۲۴٫۱	-۷٫۸	-۳۳٫۰	-۳۱٫۴	-۷٫۰
ناندیڑ	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	-۰٫۵	-۱۳٫۷	-۱۷٫۸	-۱۸٫۳	-۱۱٫۹	-۶٫۲
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	-۲۰٫۳	-۳۴٫۶	-۱٫۶	۰	۰	۰
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+۳۹٫۸	+۶۱٫۷	-۲٫۰	۰	۰	۰
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	-۳٫۹	-۱٫۰	+۲۴٫۲	-۱۵٫۶	-۳٫۴	+۶٫۷
پربھنی	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+۱۷٫۵	+۴۱٫۶	+۳۱٫۰	+۳۶٫۲	+۳۹٫۵	۶۶٫۴۰
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	-۱۹٫۸	-۳۲٫۰	+۵٫۹	۰	۰	۰
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+۲۰٫۷	+۳۷٫۹	-۱۵٫۴	۰	۰	۰
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	-۱۱٫۷	+۲٫۸	+۷٫۰	-۵٫۸	-۸٫۲	+۱۲٫۵
گلبرگہ شریف	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+۲۳٫۹	+۵٫۵	-۴۰٫۶	-۱۷٫۵	-۱۴٫۱	-۲٫۰
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	+۱۴٫۳	-۲۶٫۶	+۷۸٫۰	۰	۰	۰
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+۵۴٫۹	+۱۲۱٫۹	+۳۶٫۵	۰	۰	۰
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	-۷٫۹	+۲۵٫۴	-۶٫۸	-۵٫۷	-۳۳٫۳	-۱۴٫۶
عثمان آباد	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+۱۹٫۴	+۳۹٫۷	-۱۱٫۷	+۱۴٫۷	+۲۷٫۱	+۳۵٫۹
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	-۱۷٫۵	-۲۷٫۵	+۳۰٫۷	۰	۰	۰
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+۱۸٫۸	+۲۵٫۰	-۸٫۹	۰	۰	۰
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	-۴٫۰	+۱٫۱	+۱۱٫۶	-۱۰٫۸	-۶٫۰	+۱۲٫۹
رائچور	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+۲۸٫۵	+۱۱۹٫۹	-۱۳٫۲	+۴۹٫۵	+۶۷٫۷	+۱۰۸٫۸
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	-۰٫۶	-۱۷٫۴	+۶۳٫۶	۰	۰	۰
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+۹۵٫۷	+۹۱٫۸	+۹۰٫۲	۰	۰	۰
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	-۷٫۴	-۸٫۸	-۶٫۵	-۵٫۹	-۱۲٫۸	-۲٫۴
بیدر	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء	+۱۴٫۳	+۳۰٫۸	+۲٫۸	+۱۱٫۷	+۱۶٫۲	+۳۴٫۸
	۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	-۱۵٫۰	-۲۳٫۸	+۵٫۵	۰	۰	۰
	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	+۱۶٫۱	+۲۴٫۰	-۵٫۱	۰	۰	۰
	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء	-۵٫۷	-۶٫۱	+۴٫۳	-۱۷٫۰	-۱۲٫۰	-۱٫۸

تختہ ضمیمہ نشان (۷)۔ شرح ولادت بلحاظ جنس وخطۂ قدرتی

سال	تعداد ولادت فی ہزار نفوس جملہ آبادی (بلحاظ مردم شماری بابتہ ۱۹۱۱ء)				
	ممالک محروسہ سرکار عالی	بلدۂ حیدرآباد		تلنگانہ (اضلاع)	مرہٹواڑی
	ہر دو جنس	ذکور	اناث	ہر دو جنس	ہر دو جنس
۱	۲	۳	۴	۵	۶
سنہ ۱۹۱۱ء	۵،۴	۱۶،۳	۱۶،۰	۵،۳	۶،۳
سنہ ۱۹۱۲ء	۷،۲	۱۳،۰	۱۳،۱	۶،۱	۷،۹
سنہ ۱۹۱۳ء	۷،۲	۱۷،۶	۱۶،۳	۶،۴	۷،۲
سنہ ۱۹۱۴ء	۸،۴	۱۹،۶	۱۹،۲	۸،۵	۷،۵
سنہ ۱۹۱۵ء	۸،۷	۱۹،۳	۱۸،۸	۸،۶	۸،۰
سنہ ۱۹۱۶ء	۸،۳	۱۹،۴	۱۰،۳	۸،۵	۷،۳
سنہ ۱۹۱۷ء	۸،۸	۱۵،۹	۱۴،۷	۹،۳	۷،۹
سنہ ۱۹۱۸ء	۷،۶	۱۳،۹	۱۳،۰	۸،۲	۶،۵
سنہ ۱۹۱۹ء	۵،۴	۱۳،۳	۱۱،۸	۵،۰	۵،۳
سنہ ۱۹۲۰ء	۵،۳	۱۰،۳	۱۰،۲	۵،۳	۵،۰

تختہ ضمیمہ نشان (۸)۔ شرح ممات بلحاظ جنس وخطۂ قدرتی

سال	تعداد اموات فی ہزار نفوس جملہ آبادی (بلحاظ مردم شماری بابتہ ۱۹۱۱ء)				
	ممالک محروسہ سرکار عالی	بلدۂ حیدرآباد		تلنگانہ (اضلاع)	مرہٹواڑی
	ہر دو جنس	ذکور	اناث	ہر دو جنس	ہر دو جنس
۱	۲	۳	۴	۵	۶
سنہ ۱۹۱۱ء	۶،۸	۱۶،۷	۱۰،۰	۶،۳	۶،۵
سنہ ۱۹۱۲ء	۵،۷	۳۲،۶	۳۱،۲	۷،۶	۱۰،۰
سنہ ۱۹۱۳ء	۷،۷	۱۱،۲	۱۱،۸	۶،۵	۸،۵
سنہ ۱۹۱۴ء	۸،۹	۱۳،۱	۱۳،۵	۸،۹	۸،۷
سنہ ۱۹۱۵ء	۸،۲	۱۱،۴	۱۰،۶	۸،۹	۷،۴
سنہ ۱۹۱۶ء	۹،۸	۱۴،۵	۱۶،۶	۸،۲	۱۰،۸
سنہ ۱۹۱۷ء	۱۱،۰	۳۵،۵	۴۰،۵	۹،۴	۱۰،۷
سنہ ۱۹۱۸ء	۱۲،۰	۱۹،۷	۲۸،۹	۱۳،۹	۱۰،۱
سنہ ۱۹۱۹ء	۳۶،۲	۲۰،۹	۲۸،۰	۳۷،۵	۳۵،۵
سنہ ۱۹۲۰ء	۷،۵	۱۸،۶	۱۹،۳	۷،۹	۶،۲

باب ششم

(جنس)

۱۴۸۔ حوالہ اعداد و شمار۔ اگرچہ کل امپیریل ٹیبلز میں آبادی کی تقسیم بلحاظ جنس قائم رکھی گئی ہے لیکن اس باب کے لئے کوئی خاص ٹیبل مرتب نہیں کیا گیا۔ جو ٹیبلز کہ اس باب کے مباحث کے لئے بالخصوص مواد مہیا کرتے ہیں وہ تین ہیں (۱) ٹیبل نمبر (۷) جس میں جنس کے اعداد و شمار کیساتھ ساتھ عمر، مذہب اور حالت ازدواجی کے اعداد و شمار دئے گئے ہیں (۲) ٹیبل نمبر (۱۶) جس میں انہیں اعداد و شمار کو ذات، قوم یا نسل کیساتھ جمع کیا گیا ہے (۳) ٹیبل نمبر (۱۱) جس میں ممالک محروسہ سرکار عالی میں شمار شدہ ذکور و اناث کے مقامات ولادت ظاہر کئے گئے ہیں۔ امپیریل ٹیبل نمبر (۱) میں آبادی کی جنسواری تقسیم بلحاظ اضلاع ظاہر کی گئی ہے اور اسٹیٹ ٹیبل نمبر (۱) میں یہی تفصیلات تعلقہ واری درج کئے گئے ہیں۔ تختہ جات مردم شماری سے جو متقابلہ اور متناسبہ اعداد ترتیب دئے گئے ہیں وہ تختہ جات ضمیمہ مصوبہ باب ہذا میں درج کئے گئے ہیں۔ انکے منجملہ :۔

تختۂ اول میں گزشتہ چاروں مردم شماریوں کے اعتبار سے جنسوں کا عام تناسب بہ لحاظ قدرتی و اضلاع دکھایا گیا ہے۔

تختۂ دوم میں مختلف میعاد ہائے عمر پر جنسوں کا تناسب بلحاظ مذہب درج کیا گیا ہے۔

تختۂ سوم میں تناسب جنسی مختلف مدت ہائے عمر پر بلحاظ مذہب و خطہ ہائے ملک دکھایا گیا ہے۔

تختۂ چہارم میں بعض منتخب ذاتوں کے اعتبار سے جنس کی تقسیم کی صراحت کی گئی ہے۔

تختۂ پنجم میں ہر جنس کے قلمبند شدہ حقیقی اعداد حیات و ممات بدوران دہ سالہ متعلقہ (۱) بلدہ حیدرآباد (۲) و اضلاع درج کئے گئے ہیں

۱۴۹۔ متواتر مردم شماریوں میں جنس کا تناسب۔ ۱۹۲۱ء میں ملک سرکار عالی کی حقیقی آبادی کے ہر ہزار ذکور کے مقابلہ میں اناث کا جو تناسب پڑتا ہے وہ حاشیہ میں درج کیا گیا ہے

سال	تعداد اناث بمقابلہ فی ہزار ذکور
سنہ ۱۸۹۱ء	۹۶۴
سنہ ۱۹۰۱ء	۹۶۴
سنہ ۱۹۱۱ء	۹۶۸
سنہ ۱۹۲۱ء	۹۶۶

اور سابقہ تینوں مردم شماریوں میں جو مماثلہ تناسب تھا وہ بھی بغرض تقابل دکھایا گیا ہے ۔ یہ تناسب جس میں ہمیشہ اناث کی قلت ظاہر ہوتی ہے سنہ ۱۸۹۱ء اور سنہ ۱۹۰۱ء میں ایک حال پر قایم تھا ۔ سابقہ مردم شماری (سنہ ۱۹۱۱ء) میں اس میں کچھ اضافہ ہوا لیکن پھر از روئے شمار حالیہ اس میں انحطاط پیدا ہوگیا ہے ۔ یہاں یہ ذکر بے محل نہیں ہے کہ اس دہ سالہ دوران میں بجز پنجاب کے کل صوبہ جات ہند میں اناث کے تناسب میں نمایاں انحطاط رہا ہے ۔ چنانچہ تختۂ مندرجہ حاشیہ میں چند بڑے صوبہ جات کے متناسبہ اعداد بغرض وضاحت درج کئے گئے ہیں متصلہ صوبہ جات سے تقابل کیا جائے تو ملک سرکار عالی میں صوبہ بمبئی کی طرح اناث کے مقابلہ میں ذکور کی بیشی ہے اور صوبہ جات متوسطہ و برار اور مدراس میں عورتوں کا غلبہ ہے ۔ اس ضمن میں یہ ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ملک سرکار عالی میں جنس کا تناسب کل ہندوستان اور اکثر صوبہ جات کلاں کے تناسب کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے صرف چند ہی صوبہ جات ایسے ہیں جن میں اناث کا غلبہ ہے ۔

نام صوبہ یا ریاست	تعداد اناث بمقابلہ فی ہزار ذکور سنہ ۱۹۱۱ء	تعداد اناث بمقابلہ فی ہزار ذکور سنہ ۱۹۲۱ء
ملک سرکار عالی	۹۶۸	۹۶۶
ہندوستان	۹۵۴	۹۴۵
بمبئی	۹۳۳	۹۰۱
مدراس	۱۰۳۲	۱۰۲۸
صوبہ متوسطہ برار	۱۰۰۸	۱۰۰۱
بنگالہ	۹۴۵	۹۳۲
بہار و اڑیسہ	۱۰۴۳	۱۰۲۲
صوبہ جات متحدہ	۹۱۷	۹۱۲
پنجاب	۸۱۷	۸۳۰

۱۵۱ ۔ صحت تختہ جات ۔ مغربی یوروپ کے ممالک میں ذکور سے اناث زیادہ ہیں ۔ مثلاً برطانیہ عظمیٰ میں ہزار مردوں کے مقابلہ میں (۱۰۹۳) عورتوں کا تناسب ہے ۔ اس تناسب میں سنہ ۱۹۱۱ء کے ۱۰۶۶ سے حالیہ مردم شماری میں ۱۰۹۳ تک جو اضافہ ہوا ہے اس کی وجہ بڑی حد تک یہ ہوسکتی ہے کہ جنگ عظیمہ میں جنس ذکور نے نقصان اُٹھایا ہے ۔ مغربی یوروپ کے تناسب اناث کو معیار قرار دیکر بعض ناقدین فن ہندوستان کے تختہ جات متعلقہ اناث کی صحت کے بارہ میں شبہ کرتے تھے اور انکی رائے تھی کہ عورتوں کی کمی کی وجہ فروگذاشت ہے جو عوام کے رُجحان پردہ داری اناث پر مبنی ہے ۔

سر ای ۔ گیٹ نے اپنی رپورٹ مردم شماری ہند بابتہ سنہ ۱۹۱۱ء میں تفصیلی تحقیق کی ہے اور مختلف مشرقی یوروپین ممالک ۔ ممالک متحدہ امریکہ ۔ کناڈا ۔ نیوزیلینڈ کے اعداد متعلقہ تناسب جنسی ظاہر کرکے ثابت کیا ہے کہ اسبارہ میں مغربی یوروپ ہی قابل اشتباہ ہے نہ کہ ہندوستان جہاں کا جنسی تناسب دنیا کے دوسرے حصوں کے تناسب سے زیادہ مغائر نہیں ہے ۔ صاحب موصوف نے اس کا بھی اظہار کیا ہے کہ ہندوستان کی آبادی میں جو عورتوں کا تناسب کم ہے اُس کا باعث بعض مراسم اور عادات ہیں

جن کی پابندی کم و بیش ہندوستان کے مختلف حصوں میں کی جاتی ہے مثلاً (۱) لڑکیوں کی طرف سے بے اتفاقی اور غفلت (۲) اوائلِ عمری کی شادی اور قبل از وقت زچگی (۳) قابلات کے قدیمی طریقے (۴) اسفل طبقات کی عورتوں کی سخت محنت و مشقت (۵) بیواؤں کے ساتھ سخت برتاؤ۔ ہندوستانی عورتوں کی زندگی کے اُن خاص حالات کا نتیجہ ہے کہ بمقابلہ یوروپ کی عورتوں کے ہندوستان کی عورتوں میں زیادہ اموات واقع ہوتی ہیں۔ علاوہ بریں چونکہ ناکتخدا اُناث کا تناسب یوروپ میں بڑھا ہوا ہے اسلئے زچگی کی سخت آزمائش سے اکثر عورتیں بچی ہوئی رہتی ہیں اور بمقابلہ ہندوستان کی عورتوں کے جان کے خطرات اُنکو کم پیش آتے ہیں۔ سب سے آخر میں طاعون کے اثرات بھی قابلِ لحاظ ہیں جو کسی طرح اوروں سے کم نہیں ہیں۔ ہندوستان میں تقریباً ۲۰ سال سے کم و بیش شدت کیساتھ طاعون شائع ہے اور چونکہ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ عورتوں پر اس کا ناموافق اثر زیادہ پڑتا ہے اسلئے عورتوں کے تناسب کے گھٹانے میں بھی یہ ایک سبب مُعاون ہے۔

ہندوستان کے متعلق بالعموم جو کچھ اُوپر بیان کیا گیا ہے وہ پورے طور پر ملکِ حیدرآباد پر صادق آتا ہے۔

۱۵۱۔ اضلاع کا تناسبِ جنسی ۔ صفحہ مقابل کی مندرجہ شکل اور اس کے ساتھ کے نقشہ میں تناسب جنسی کو ظاہر کیا گیا ہے جو ممالک محروسہ سرکار عالی اور اُس کے ہر ضلع کی آبادی کے حقیقی شمار پر مبنی ہے۔

اِن سے واضح ہو گا کہ نظام آباد کے واحد مستثنیٰ کے سوا ہر ضلع اور بلدۂ حیدرآباد میں ذکور کا غلبہ ہے۔ نظام آباد میں جہاں اناث کا بالاتر تناسب پہلے پہل ۱۹۱۱ء میں ظاہر ہوا تھا اب بھی

(نقشہ بر صفحہ ۱۹۰)

تناسب ہر دو جنس ممالک محروسہ بلدہ و اضلاع بحساب فی ایکہزار اشخاص

ذکور	نام	اناث بحساب فی ہزار
۵۰۹	ممالک محروسہ سرکار عالی	۴۹۱
۵۱۷	بلدہ	۴۸۳
۵۰۷	اطراف بلدہ	۴۹۳
۵۱۴	ورنگل	۴۸۶
۵۱۳	کریم نگر	۴۸۷
۵۱۲	عادل آباد	۴۸۸
۵۰۶	میدک	۴۹۴
۴۹۶	نظام آباد	۵۰۴
۵۰۵	محبوب نگر	۴۹۵
۵۱۲	نلگنڈہ	۴۸۸
۵۰۲	اورنگ آباد	۴۹۸
۵۱۰	بیڑ	۴۹۰
۵۰۴	ناندیڑ	۴۹۶
۵۰۶	پربھنی	۴۹۴
۵۰۷	گلبرگہ شریف	۴۹۳
۵۱۹	عثمان آباد	۴۸۱
۵۰۶	رائچور	۴۹۴
۵۰۸	بیدر شریف	۴۹۲

برار

اورنگ آباد

پربھنی

عادل آباد

بیڑ

ناندیڑ

کریم نگر

حیدرآباد

عثمان آباد

بیدر

میدک

ورنگل

گلبرگہ

نلگنڈہ

محبوب نگر

رائچور

مدراس

علامات صوبہ

۹۲۵ تا ۹۳۶ اناث

۹۳۷ تا ۹۵۲ ”

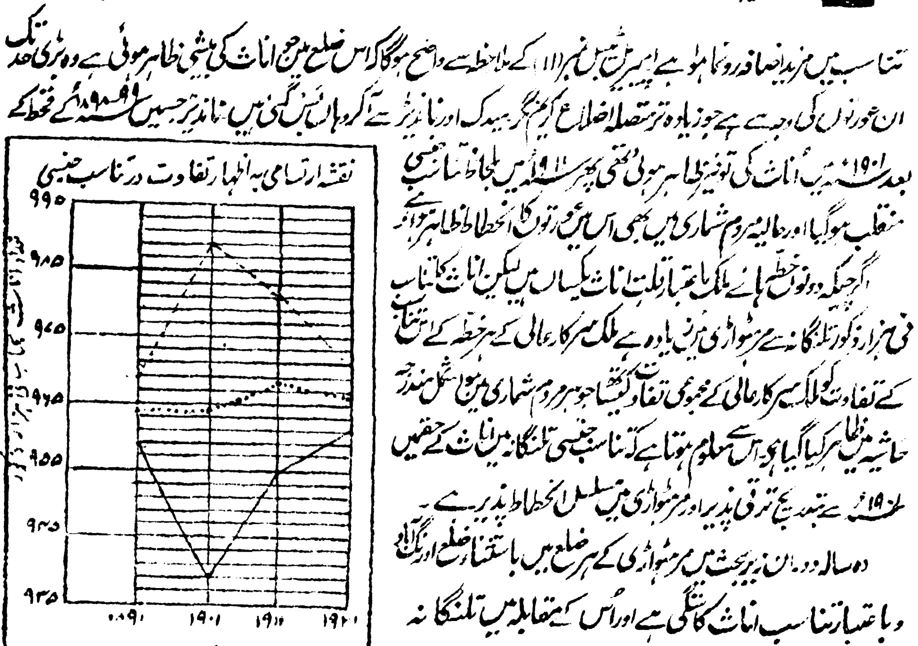
۹۵۳ تا ۹۶۸ ”

۹۷۳ تا ۹۷۸ ”

۹۸۴ تا ۹۹۱ ”

۱۰۱۵ ”

تناسب میں مزید اضافہ رونما ہوا ہے اپینڈکس نمبر (۱۱) کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ اس ضلع میں جو اناث کی بیشی ظاہر ہوئی ہے وہ بڑی حد تک ان عورتوں کی وجہ سے ہے جو زیادہ تر متصلہ اضلاع کریم نگر، میدک اور ناندیڑ سے آکر وہاں بس گئی ہیں۔ ناندیڑ جس میں ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء کے قحط کے بعد سنہ ۱۹۰۱ء میں اناث کی توفیر ظاہر ہوئی تھی پھر سنہ ۱۹۱۱ء میں بلحاظ تناسب جنسی منقلب ہوگیا اور حالیہ مردم شماری میں بھی اس میں عورتوں کا انحطاط ظاہر ہوا ہے۔



اگرچہ دونوں خطہ ہائے ملک باعتبار قلت اناث یکساں ہیں لیکن اناث کا تناسب فی ہزار ذکور تلنگانہ سے مرہٹواڑی میں زیادہ ہے۔ ملک سرکار عالی کے ہر خطہ کے تناسب کے تفاوت کو ملک سرکار عالی کے مجموعی تفاوت کے ساتھ جو ہر مردم شماری میں واقع ہوا شکل مندرجہ حاشیہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تناسب جنسی تلنگانہ میں اناث کے حق میں سنہ ۱۹۰۱ء سے بتدریج ترقی پذیر اور مرہٹواڑی میں مسلسل انحطاط پذیر ہے۔

دہ سالہ دور زیر بحث میں مرہٹواڑی کے ہر ضلع میں باستثناء ضلع اورنگ آباد باعتبار تناسب اناث کمی ہے اور اس کے مقابلہ میں تلنگانہ

کے صرف ایک ضلع (عادل آباد) میں اسطرح کی کمی ہوئی ہے سنہ ۱۹۱۱ء کے تناسب کے مقابلہ میں عادل آباد میں فی الحال ۲۲ عورتوں کی کمی رونما ہوئی ہے اور اس کی وجہ بلا شُبہ ذکور کی وہ تعداد کثیر ہے جو اس ضلع میں آکر بس گئے ہیں۔ اس کے برعکس تلنگانہ کے کل اضلاع میں اُنکے تناسب درست ہوگئے ہیں اور ۲ (میدک) سے لیکر ۸۱ (کریم نگر) تک اس میں اضافے ہوئے ہیں مرہٹواڑی میں جنس کا تناسب اورنگ آباد میں بقدر ۳ کے ترقی کر گیا ہے لیکن دوسرے اضلاع میں ایک بڑی حد تک تنزل پا گیا ہے جسکے حدود ۲ (گلبرگہ) سے لیکر ۳۲ (عثمان آباد) تک پہنچتے ہیں۔ تاہم مرہٹواڑی کا خطہ مجموعی طور پر بمقابلہ تلنگانہ کے (۹۶۱ بمقابلہ فی ہزار ذکور) اعلیٰ تناسب اُناث (۹۷۱ بمقابلہ فی ہزار ذکور) ظاہر کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ ذکر بے محل نہیں ہے کہ خطۂ اول الذکر ممالک محروسہ میں ایک عرصہ سے بندوبست شدہ اور خوب آباد چلا آتا ہے اور خطۂ موخر الذکر میں (بالخصوص اُسکے شمال مشرقی حصہ میں) ہنوز بتدریج جنگل صاف کیا جا رہا ہے۔ اسلئے اُس کی جانب بہ نسبت اُناث کے باہر سے آکر بسنے والے مرد زیادہ مائل ہیں۔

مرہٹواڑی کے اناث کا زیادہ انحطاط مندرجہ ذیل کسی ایک یا دونوں اسباب پر محمول ہو سکتا ہے۔

(۱) ترکِ وطن (۲) اشاعتِ امراضِ وبائیہ مثل طاعون و انفلوئنزا۔ اسکا ذکر قبل ازیں ہوچکا ہے کہ بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں اس دہ سالہ دوران میں طاعون کی شدت متعدد مرتبہ ہوئی۔ چونکہ طاعون اور انفلوئنزا کا حملہ عورتوں پر زیادہ ہوتا ہے۔ اسلئے یہ قرینِ قیاس ہے کہ دونوں کے مشترکہ اثرات نے بہ نسبت تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں اناث کی شرح ممات کو زیادہ بڑھا دیا ہوگا۔ شرح ممات کی زیادتی کے مسئلہ پر اس باب میں آئندہ بحث کی جائیگی۔ اناث کے ترک وطن کے متعلق باب سُوم کے اسقدر مضمون کا اعادہ کافی ہے کہ مرہٹواڑی سے اضلاع متصلہ صوبہ بمبئی و صوبہ جات متوسطہ و برار کو ترکِ وطن کرنیوالوں میں بمقابلہ ذکور کے اناث کا عنصر غالب ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اضلاعِ بمبئی کو نقلِ وطن کرنے والوں کے منجملہ ہر ۱۰۰ ذکور کے مقابلہ میں ۱۱۰ اُناث اور صوبہ متوسطہ و برار کو جانے والوں میں ۱۱۸ اناث ہوتے ہیں اس کے برعکس صوبہ مدراس کو جانے والے ۱۰۰ مردوں کے مقابلہ میں صرف ۶۵ عورتیں ہوتی ہیں جیسا کہ تختہ مندرجہ حاشیہ میں ظاہر کیا گیا ہے اضلاع مرہٹواڑی کے منجملہ عثمان آباد اور بیڑ میں جو صوبہ بمبئی کی سرحد سے مُلصق اور ناندیڑ و پربھنی

ضلع	تناسب اناث بمقابلہ ہزار ذکور	
	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء
عثمان آباد	۹۵۷	۹۲۵
بیڑ	۹۷۸	۹۶۱
پربھنی	۹۹۳	۹۷۸
ناندیڑ	۹۹۸	۹۸۴

میں جو برار کی سرحد سے متصل ہیں تناسب جنسی میں بہت انحطاط ہوا ہے۔ اسطرح سے ایک طرف طاعون
اور انفلوئنزا کا انتخابی میلان اور دوسرے طرف مردوں کے مقابلہ میں عورتوں کی کثیر تعداد کا ترک وطن
اس دہ سالہ دوران میں عورتوں کی کاستگی کے اسباب معلوم ہوتے ہیں۔ اسکے برخلاف اضلاع تلنگانہ
میں جنسی تناسب میں ترقی ہوئی ہے اور اس کی وجہ بلاشبہ یہی امر واقعہ ہے کہ اس خطۂ ملک سے جو
لوگ ترک وطن کر کے صوبۂ مدراس کے اضلاع میں جاتے ہیں اُن میں بالعموم ذکور کی تعداد غالب ہوتی ہے۔

۱۵۲۔ تقابل بہ صوبہ جات متصلہ۔ مختلف اضلاع ملک سرکار عالی کے جنسی تناسب کا مقابلہ
برطانوی ہند کے متصلہ صوبہ جات کے اضلاع ملحقہ کیساتھ کیا جائے تو ناظرین کی دلچسپی کا باعث
ہوگا۔ بمبئی کے رُخ سے ابتدا کی جائے تو اس صوبہ کے اضلاع خاندیس۔ ناسک۔ احمدنگر میں بالاوسط
ہزار ذکور کے مقابلہ میں ۹۸۴ اناث ہیں۔ ملک سرکار عالی کے جو اضلاع اُنسے متصل ہیں اُنکے منجملہ
اورنگ آباد کا تناسب بہتر ہے۔ جہاں ایکہزار ذکور کے مقابلہ میں ۹۹۱ اناث پڑتے ہیں۔ اور بیڑ کا
تناسب کمتر ہے (ایک ہزار ذکور میں ۹۶۱ اناث) جہاں ترک وطن کی وجہ سے کاستگی پیدا ہوئی ہے
ملک سرکار عالی کا ایک اور ضلع عثمان آباد جہاں ترک وطن کا اثر زیادہ نمایاں ہے اور جس میں فی الحقیقت
عورتوں کا تناسب ملک سرکار عالی میں سب سے ادنیٰ ہے (۹۲۵ اناث بمقابلہ ۱۰۰۰ ذکور) ملکی سرحد
کے لحاظ سے شولاپور کے مقابل رُخ پر پڑتا ہے اور حسب توقع ضلع موخرالذکر میں اناث کا تناسب بڑھا ہوا
ہے (ایک ہزار ذکور کے مقابلہ میں ۹۶۳ اناث)۔ اسکے برخلاف ضلع گلبرگہ شریف جسمیں ایک ہزار
ذکور کے مقابلہ میں ۹۷۴ اناث کا تناسب ہے۔ شولاپور اور بیجاپور دونوں کا مجموعی طور پر مقابلہ کرسکتا ہے
کیونکہ انکا اوسط ہزار ذکور کے مقابلہ میں صرف ۹۷۶ اناث ہی کا ہوتا ہے۔ دھاڑواڑ اور رائچور میں جو
خط سرحدی کے ایک ایک جانب واقع ہیں تقریباً مساوی تناسب ہے یعنی بمقابلہ ۱۰۰۰ ذکور کے اول الذکر
میں ۹۷۱ اور موخرالذکر میں ۹۷۴ اناث ہیں۔ اگر دھارواڑ اور بیجاپور کا مجموعی لحاظ کیا جائے تو ان کا
اوسط فی ہزار ذکور ۹۷۴ اناث کا ہوتا ہے اور یہ وہی تناسب ہے جو مجموعی اور انفرادی طور پر اضلاع
گلبرگہ ورائچور پیش کرتے ہیں۔ اب صوبہ مدراس کے رُخ پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس صوبہ
کے اضلاع دکن میں اوسطاً فی ہزار ذکور ۹۶۰ اناث پڑتے ہیں۔ ان اضلاع کی سرحد پر جو اضلاع
سرکار عالی واقع ہیں اُنمیں بھی اسی کے مماثل تناسب ہے یعنی فی ہزار ذکور ۹۶۸ اناث۔ ممالک محروسہ
کے شمال میں ضلع پربھنی ضلع بلڈانہ متعلقہ صوبہ متوسط و برار کے ساتھ باعتبار ترکیب جنسی مساوات رکھتا
ہے۔ دونوں ہی بمقابلہ ایک ہزار ذکور ۹۷۸ اناث پڑتے ہیں۔ اسکے برخلاف عادل آباد میں جو

جو ضلع یوتمال کے سرحد پر واقع ہے اناث کا تناسب وجوہات متذکرۂ سابقہ کی بنا پر اس ضلع سے کمتر ہے اسی طرح پر باعتبار تناسب اناث ورنگل ایک طرف ضلع چاندا متعلقہ صوبہ متوسطہ سے اور دوسری طرف اضلاع کرشنا و گوداوری موقوعہ صوبہ مدراس سے کمتر ہے۔ اس کمی کا باعث مزدوران ذکور کا ہجوم ہے جو صنعت زغال کی بدولت ورنگل کی جانب اور ریلوے کے سبب سے عادل آباد کی طرف رجوع ہوتے ہیں مجموعی طور پر نظر ڈالنے سے بھی معلوم ہوگا کہ جن مقامات کی آب و ہوا اور دوسری خصوصیتیں مماثل ہیں اُن میں جنس کا تناسب بھی تقریباً یکسانیت کا رجحان رکھتا ہے۔

۱۵۲۔ فطرتی آبادی میں تناسب جنسی۔ جنس کا حقیقی تناسب نقل وطن کے اثرات خارج کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ تختۂ ضمیمہ نشان (۱) میں فطرتی آبادی کے اعداد (یعنی نفوس پیدا شدہ ضلع کی تعداد خواہ انکا شمار کہیں ہوا ہو) بلحاظ اضلاع و ملک سرکار عالی درج کئے گئے ہیں لیکن بدقسمتی سے سابقہ مردم شماریوں کے مماثل اعداد مرتب نہیں ہو سکتے اسلئے سابقہ مردم شماریوں سے انکا تقابل نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا ذکر بھی مناسب ہے کہ فطرتی آبادی کے اعداد نامکمل ہیں کیونکہ کہیں سے بھی ترک وطن کرنیوالوں کے ضلع ولادت کے متعلق معلومات حاصل نہیں ہوئے۔ اعداد اس حال میں بھی یہ ظاہر کرتے ہیں کہ تلنگانہ کی فطرتی آبادی میں ذکور کے مقابلہ میں اناث کا تناسب حقیقی آبادی کے تناسب سے بڑھا ہوا ہے اور مرہٹواڑی میں مماثلہ تناسب بمقابلہ حقیقی آبادی کے فطرتی آبادی میں گھٹا ہوا ہے۔ تلنگانہ کے چار اضلاع میں بمقابلہ حقیقی آبادی کے فطرتی آبادی میں اناث کا تناسب زیادہ ہے اور (۳) اضلاع دونوں حیثیتوں سے ایک حال پر ہیں۔ اب بقیہ ایک ضلع (نلگنڈہ) میں بمقابلہ آبادی کے تناسب کے فطرتی آبادی کے تناسب میں فی ہزار ذکور (۱) عورت کی کمی آتی ہے۔ مرہٹواڑی میں کم سے کم پانچ اضلاع ایسے ہیں جنکی فطرتی آبادی میں اناث کا تناسب حقیقی آبادی کے تناسب سے گھٹا ہوا ہے۔ ۲ اضلاع (ناندیڑ و گلبرگہ) کی فطرتی آبادی میں بمقابلہ حقیقی آبادی کے علی الترتیب ۳ اور ۲ فی ہزار کا اضافہ ہے اور صرف ایک ضلع بیدر میں فطرتی اور حقیقی دونوں آبادیوں میں تناسب یکساں ہے۔

۱۵۳۔ تناسب اناث میں تفاوت۔ تختۂ ضمیمہ نشان (۱) کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں اگرچہ ملک سرکار عالی میں مجموعی طور پر اناث کے تناسب میں کمی آئی ہے لیکن تلنگانہ میں اضافہ ہوا ہے۔ اعداد کے اظہار کیساتھ یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ ملک سرکار عالی کا مجموعی تناسب فی ہزار ذکور ۹۶۸ اناث سے گھٹ کر ۹۶۶ اناث رہ گیا ہے۔ اور تلنگانہ کا تناسب ۹۵۵ سے ترقی کرکے ۹۶۱ تک پہنچ گیا ہے۔ مرہٹواڑی کا مماثلہ تناسب ۹۸۱ سے گھٹ کر ۹۷۱ ہوگیا ہے۔ تلنگانہ

کا صرف ایک ضلع جسمیں اناث کے تناسب کا انحطاط ہوا ہے وہ عادل آباد ہے جہاں فی ہزار ذکور ۴۲ اناث کی کمی آئی ہے اور اسکی وجہ جیسا کہ ازین قبل ذکر ہوچکا ہے مزدوروں کی کثرت ہے جو فیصلہ اضلاع سرکار عالی اور مدراس سے نقل وطن کر کے اس ضلع میں آئے ہیں تلنگانہ کے دوسرے اضلاع تناسب اناث میں ترقی کا اظہار کرتے ہیں جو ۲ (میدک) سے لیکر ۱۸ فی ہزار ذکور (کریم نگر) تک ہوئی ہے جن اضلاع سے بالعموم مزدور پیشہ تعداد کثیر خروج کرتے ہیں ان میں بمقابلہ اُن اضلاع کے جہاں بیرونی مزدور وارد ہوتے ہیں اناث کے تناسب میں قدرے اضافہ عیاں ہوتا ہے مثلاً کریم نگر جہاں سے ورنگل۔ عادل آباد ور نظام آباد کو مزدور جاتے ہیں تناسب اناث کے اعتبار سے تلنگانہ میں اول ہے اسکے برعکس میدک جو اپنی آبادی کی کثیر تعداد کو باہر نہیں بھیج سکتا تناسب اناث کے لحاظ سے تلنگانہ میں سب سے کمتر ہے رباب متعلقہ "نقل وطن" میں بیان کیا جاچکا ہے کہ اضلاع مرہٹواڑی کے باشندے بمقابلہ باشندگان سمت تلنگانہ کے زیادہ تر اپنے متصلہ صوبہ جات سرکار عظمت مدار یعنی صوبہ بمبئی۔ صوبہ متوسط و برار کے باشندوں کے ساتھ تعلقات ازدواجی پیدا کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ بمبئی کے جانب ترک وطن کرنے والوں میں اُناث کا عنصر غالب ہے اور کل مرہٹواڑی کے اضلاع میں باستثناء ایک ضلع اورنگ آباد کے تناسب اناث کی کاستگی کی وجہ بھی یہی ہے۔ اضلاع عثمان آباد۔ بیڑ۔ پربھنی اور ناندیڑ میں جہاں کی ترک وطن کرنیوالی آبادی میں بمقابلہ ذکور کے اناث کا غلبہ ہے۔ اناث کے تناسب میں نہایت انحطاط رونما ہوا ہے۔

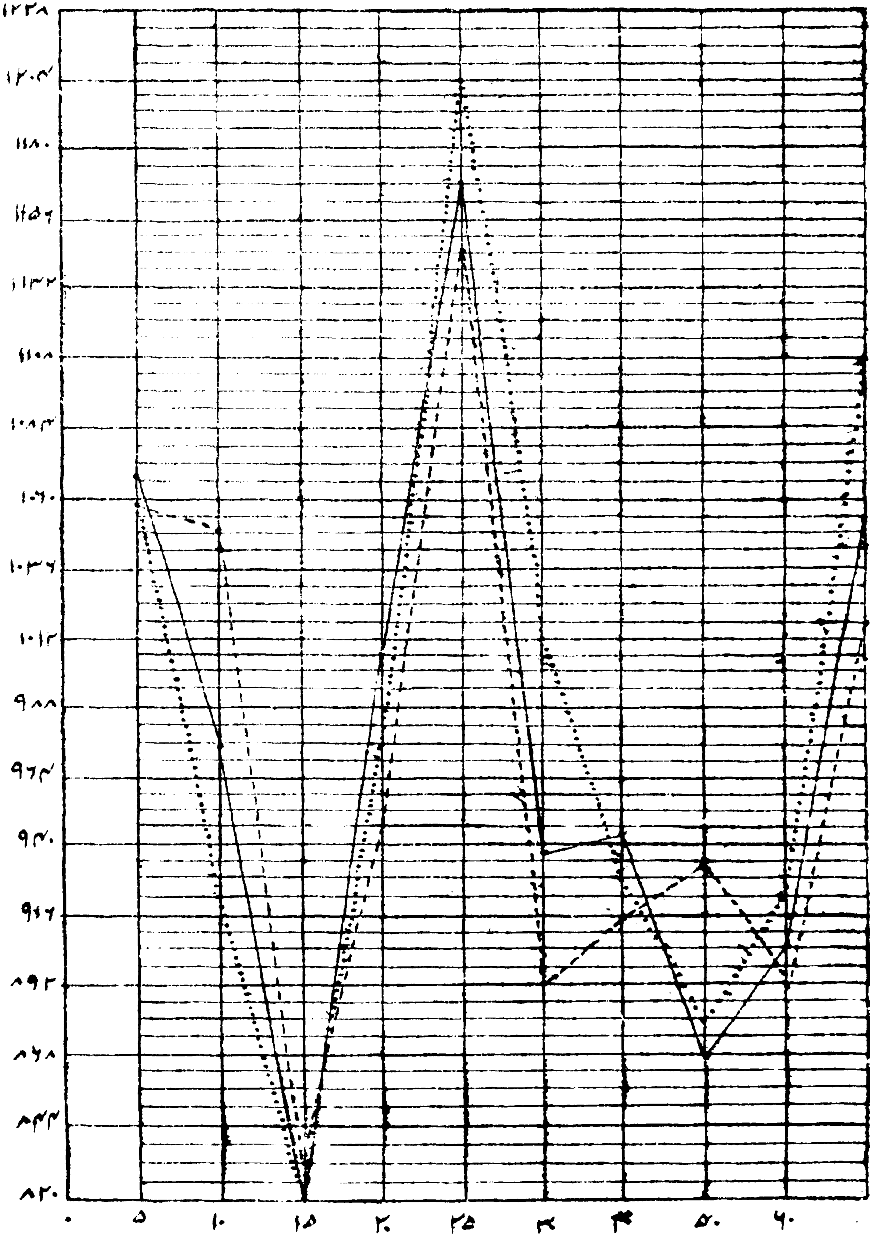
ضلع	انحطاط تعداد اناث بلحاظ فی ہزار ذکور در دوران دہ سالہ
عثمان آباد	۳۲
بیڑ	۱۷
پربھنی	۱۵
ناندیڑ	۱۴

۵۵۔ مختلف عمروں پر تناسب جنسی کا تفاوت۔ نقشہ ذیل میں ارتسامی طور پر سابقہ

(نقشہ بر صفحہ ۱۹۵)

شکل بااظہار تناسب اناث بہ ذکور مختلف بلحاظ مردم شماری ہائے سابقہ

تعداد اناث بمقابلہ ہزار ذکور



تین مردم شماریوں کے لحاظ سے مختلف عمروں پر ذکور کے ساتھ اناث کا تناسب ظاہر کیا گیا ہے۔
دنیا کے اکثر ممالک کی طرح ملک سرکار عالی میں بھی بہ نسبت اناث کے ذکور ہی زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ دہ سالہ گزشتہ میں فرداً فرداً انکی تعداد علی الترتیب ۴۵۹,۳۶۲ اور ۵۱۷,۴۱۱ تھی جس سے ہزار ذکور کی ولادتوں کے مقابلہ میں (۸۸۸) اناث کی ولادت کا تناسب پڑتا ہے۔ بالفاظ دیگر ہزار لڑکیوں کے مقابلہ میں ۱۱۲۶ لڑکے پیدا ہوتے ہیں

زمرہ ہائے عمر	اضافہ اناث فی ہزار ذکور	
	تلنگانہ	مرہٹواڑی
۰ تا ۵	۷	۰
۵ تا ۱۰	۱۲۸	۷
۱۰ تا ۱۵	۱۳	۲۰
۴۰ تا ۵۰	۳۲	۱۲۳
۵۰ تا ۶۰	۱۳	۰

تختہ مندرجۂ حاشیہ میں ملک سرکار عالی کی حالت تذکیری کا مقابلہ بعض صوبہ جات وریاست ہائے ہند سے کیا گیا ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ملک سرکار عالی میں بوقتِ ولادت ذکور زیادہ ہوتے ہیں لیکن چونکہ اطفال ذکور میں بمقابلہ اطفال اناث کے اموات زیادہ واقع ہوتی ہیں اسلئے ۰ تا ۵ اور ۵ تا ۱۰ عمر والی آبادی میں اناث کی بیشی پائی جاتی ہے۔ گوکہ میعاد موخر الذکر کی بیشی میعاد اول الذکر کی بیشی سے نسبتاً کم ہے یہاں یہ ذکر مناسب ہے کہ اطفال اناث معمرہ ۰ تا ۵ کا تناسب اسی عمر کے اطفال ذکور کے ساتھ سنہ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے مقابلہ میں بقدر (۹) گھٹ گیا ہے۔ بالفاظ دیگر سنہ ۱۹۱۱ء میں اطفال اناث کا اطفالِ ذکور کے ساتھ وہی تناسب تھا جو ۱۰۶۷ کا ۱۰۰۰ کے ساتھ ہے تو سنہ ۱۹۲۱ء میں انکا باہمی تناسب وہ ہوگیا جو ۱۰۵۸ کا ۱۰۰۰ کے ساتھ ہے اور یہ وہی تناسب ہے جو سنہ ۱۹۰۱ء میں تھا۔
یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ ۵ تا ۱۰ سالہ زمرہ عمر میں اطفال اناث پہلی مرتبہ اطفال ذکور سے زیادہ ہوئے اسکے بعد کی میعاد عمر ۱۰ تا ۱۵ میں معتدبہ طور پر ذکور کی زیادتی ہے۔ اسکی وجہ ممکن ہے کہ ناکتخدا لڑکیوں اور نوجوان ماؤں کے تختہ ہائے عمر کے نشیب و فراز ہوں جنکا ذکر باب پنجم میں کیا گیا ہے۔
۵ تا ۲۰ سالہ میعادِ عمر میں ذکور اعلیٰ اور کمتر تناسبوں کے درمیان حالت تنزل میں ہیں سنہ ۱۸۹۱ء میں اور سنہ ۱۹۱۱ء میں عورتوں کا غلبہ تھا اور سنہ ۱۹۰۱ء اور سنہ ۱۹۲۱ء میں انکی تعداد میں انحطاط ہوا اور ذکور میں اضافہ ہوا۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ قحط کا حملہ مخالفت مردوں پر ہوتا ہے اور طاعون و انفلوئنزا بمقابلۂ مردوں کے عورتوں پر زیادہ اثر کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے نظرتاً سنہ ۱۹۲۱ء میں عورتوں کے تناسب کا انحطاط خلافِ توقع نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے قبل کے دہ سالہ عرصہ میں طاعون اور انفلوئنزا کا دور دورہ رہا۔ عمر کو گھٹا کر یا بڑھا کر بیان کرنیکی زنانہ عادت کی بدولت ۲۰ تا ۲۵ سالہ

میعاد عمر میں عورتوں کی توفیر معلوم ہوتی ہے اُس کے بعد ۶۰ سالہ عمر تک ذکور میں بیشی ہے۔ پھر اس کے بعد اناث کا تناسب زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ موجودہ مردم شماری کے تناسب جنسی کا مختلف عمروں کے لحاظ سے ۱۹۱۱ء کی مردم شماری کے مماثلہ تناسبات سے مقابلہ کیا جائے تو میعاد ہائے عمر ۵ تا ۱۰۔ ۱۰ تا ۱۵۔ ۴۰ تا ۵۰ میں فی ہزار ذکور علی الترتیب ۴۷۔ ۱۴ اور ۲۷ اناث کی ترقی معلوم ہوتی ہے اور دوسری تمام میعادوں پر انہیں تنزل ہوا ہے صفحۂ سابقہ کی شکل پر نظر ڈالنے سے صاف معلوم ہوگا کہ ۱۹۱۱ء کے تناسب کے مقابلہ میں ۱۵ سالہ عمر سے اوپر کل میعاد ہائے عمر میں (باستثناء میعاد عمر ۴۰ تا ۵۰) اناث میں کمی آئی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ گزشتہ دہ سالہ عرصہ میں انکو شدید موانعات کا مقابلہ کرنا پڑا ہے۔

۱۵۶۔ **تفاوت بہ خطہ ہائے قدرتی**۔ خطہ ہائے قدرتی کی طرف توجہ کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے تلنگانہ میں پانچ زمرہ ہائے عمر میں باعتبار اناث افزونی ہے اور مرہٹواڑی میں صرف تین زمرہ ہائے عمر میں اناث کی حالت سنبھلی ہے چنانچہ تختہ مندرجہ حاشیہ کے ملاحظہ سے اسکی وضاحت ہوگی۔ بقیہ میعاد ہائے عمر پر دونوں خطوں میں کمی پیدا ہوئی ہے۔ سب سے زیادہ انحطاط تلنگانہ میں ۲۵ تا ۳۰ سالہ اور "۶۰ سالہ وزائد" میعاد ہائے عمر میں فی ہزار ذکور علی الترتیب ۵۱ اور ۴۸ اناث کا اور مرہٹواڑی میں ۱۵ تا ۲۰ سالہ اور "۶۰ سالہ وزائد" میعاد ہائے عمر پر علی الترتیب ۲۷ و ۱۵ اناث کا ہوا ہے یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ تلنگانہ اور مرہٹواڑی دونوں میں عمر ہائے بار آوری ۱۵ تا ۴۰ سالہ میں عورتوں کا تناسب مردوں کے ساتھ بہت کم ہو گیا ہے۔ اور مرہٹواڑی کا نقصان تلنگانہ سے المضاعف ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ طاعون اور انفلوئنزا دونوں نے جوان عمر عورتوں پر انہیں کے ہم عمر مردوں کے مقابلہ میں زیادہ اثر ڈالا ہے۔

زمرہ ہائے عمر	اضافہ اناث فی ہزار ذکور: تلنگانہ	اضافہ اناث فی ہزار ذکور: مرہٹواڑی
۰ تا ۵	۷	۰
۵ تا ۱۰	۱۲۸	۷
۱۰ تا ۱۵	۱۲	۲۰
۴۰ تا ۵۰	۳۲	۱۲۳
۵۰ تا ۶۰	۱۳	۰

۱۵۷۔ **تناسب جنسی بلحاظ مختلف مذاہب و ذات**۔ دونوں خطہ ہائے قدرتی میں ہنود اور مسلمانوں میں ذکور اور اناث کا تناسب مختلف میعاد ہائے عمر پر تختہ ضمیمہ نشان (۳) میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں خطوں میں ۱۵ تا ۲۰۔ ۲۵ تا ۳۰۔ ۳۰ تا ۴۰ سالہ میعاد ہائے عمر پر ہندو اور مسلمان عورتیں مساوی طور پر مخالف اثرات سے متاثر ہوئی ہیں اور اس کا باعث وہی عورتوں کی عالمگیر تباہی اور بربادی ہے جو طاعون اور انفلوئنزا کی بدولت

ہوئی ہے۔

۱۵۸۔ ہندو اور مسلمانوں میں تناسب جنسی کا تفاوت۔ تختۂ مندرجۂ حاشیہ میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ جو دو مذاہب بلحاظ تعداد متبعین ہیں اُن میں اناث کے تناسب کے اعتبار سے مختلف میعاد ہائے عمر پر بدوران دہ سالہ ۲۱-۱۹۱۱ء کس قدر تفاوت پیدا ہوا ہے۔ اِس سے یہ بھی ظاہر ہوا ہے کہ اطفالِ اناث معمرہ ۰ تا ۵ میں ہر دو خطہ ہائے تلنگانہ و مرہٹواڑی کے ہنود میں انحطاط رونما ہوا ہے تو تلنگانہ کے مسلمانوں میں ترقی ہوئی ہے اسکے بعد کی مدتِ عمر میں ہر دو خطوں کی دونوں قوموں میں عام طور پر اضافہ ہے گو تلنگانہ کے ہنود کا اضافہ گونہ تعجب خیز معلوم ہوتا ہے اسکی وجہ ممکن ہے کہ ایک حد تک یہ بات ہوئی ہو کہ اس میعاد عمر میں ایسی ناکتخدا لڑکیوں کا شمول ہوگیا ہو جو زیادہ عمر والی ہوں حقیقت یہ ہے کہ ۵ تا ۱۰ سالہ عمر والی ہندو ناکتخدا لڑکیوں کے اعتبار سے تلنگانہ کا تناسب مرہٹواڑی سے بڑھا ہوا ہے اسلئے اس کا زیادہ امکان ہے کہ زیادہ عمر والی ناکتخدا لڑکیاں اِس زمرہ میں بمقابلہ مرہٹواڑی کے تلنگانہ میں زیادہ شریک ہوگئی ہوں۔ اسکے بعد کی میعاد عمر (۱۰ تا ۱۵) میں مسلمان عورتوں کا تناسب مرہٹواڑی میں بہت اور تلنگانہ میں بحدِ اعتدال انحطاط پذیر ہوا ہے اور ہنود کا تناسب دونوں اضلاع میں ترقی پاگیا ہے اسکے برعکس اسکے بعد کی میعاد عمر (۱۵ تا ۲۰) میں ہنود کے تناسب کا انحطاط دونوں خطوں میں نہایت عظیم ہے اور مرہٹواڑی کا انحطاط تو تلنگانہ کے مقابلہ میں المضاعف سے بھی زیادہ ہے۔ اور مسلمانوں کا تناسب صرف مرہٹواڑی میں سخت متاثر ہوا ہے۔ مرہٹواڑی میں ہندو اور مسلمان دونوں میں جو نقصان عظیمہ جنس اناث میں رونما ہوا ہے۔ وہ اِس بات کی علامت ہے کہ اِس حصۂ ملک میں طاعون کی نہایت شدت اور اُس کی وجہ سے تباہی رہی۔ ۲۰ تا ۲۵ سالہ میعاد عمر پر مرہٹواڑی میں ہنود کا بہت انحطاط ہوا ہے۔ دہ سالہ دوران میں امراضِ وبائیہ نے جو خطرناک نقصان پہنچایا اُس کا مزید

زمرہ ہائے عمر	تفاوت تناسب اناث فی ہزار ذکور در میان			
	ہنود		مسلمان	
	تلنگانہ	مرہٹواڑی	تلنگانہ	مرہٹواڑی
۱	۲	۳	۴	۵
۰ تا ۵	- ۷	- ۳۳	+ ۱۵	- ۱
۵ تا ۱۰	+ ۱۸۷	+ ۱۸	+ ۲۲	+ ۵۷
۱۰ تا ۱۵	+ ۱۹	+ ۲۸	- ۵	- ۵۵
۱۵ تا ۲۰	- ۴۹	- ۱۱۷	- ۹۵	+ ۲۲
۲۰ تا ۲۵	+ ۱۶	- ۰۳	+ ۱۵	+ ۴
۲۵ تا ۳۰	- ۵۰	- ۵۲	- ۵	- ۱۳
۳۰ تا ۴۰	- ۱۰	- ۱۱۳	- ۲۶۸	- ۶۲
۴۰ تا ۵۰	+ ۷۶	+ ۳۳	+ ۷۵	+ ۲۵
۵۰ تا ۶۰	+ ۲۳	- ۶۷	+ ۴۳	+ ۷۲
۶۰ و زائد	۲	- ۱۰۷	- ۱	+ ۱۱

ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ دونوں میعاد ہائے عمر ۲۵ تا ۳۰ اور ۳۰ تا ۴۰ میں اناث کا تناسب نہایت کم ہوگیا ہے۔ یہ امر قابل بیان ہے کہ مؤخر الذکر میعاد عمر میں باعتبار ہنود کے مرہٹواڑی میں اور باعتبار مسلمانوں کے تلنگانہ میں زیادہ انحطاط ہوا ہے نیز یہ امر بھی لائق اظہار ہے کہ تلنگانہ کی صرف فیصد ۲ ہندو عورتیں بلدہ حیدرآباد میں بود و باش رکھتی ہیں تو اسی خطہ کی کم از کم ۳۰ فیصد مسلمان عورتیں بلدہ میں سکونت پذیر ہیں۔ چونکہ بلدۂ حیدرآباد طاعون اور انفلوئنزا سے بہت متاثر رہا ہے اسلئے اس کا احتمال ہے کہ بمقابلہ ہندو عورتوں کے مسلمان عورتیں نسبتاً زیادہ نقصان یں ساری ہیں۔ اور یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ تلنگانہ میں انکا تناسب عمر بار آوری کے زمانہ میں بہت ہی گرا ہوا ہے اسکے بعد کی میعاد عمر (۴۰ تا ۵۰) میں ہر دو خطوں کے اناث کی حالت بہ نسبت ذکور کے بہت بہتر ہے۔ ۵۰ سے زائد عمر پر ہندو عورتوں نے مرہٹواڑی میں نقصان برداشت کیا ہے اور مسلمان عورتیں بہتر حالت میں ہیں۔

۱۵۹۔ مختلف ذاتوں میں اناث کا تناسب۔ تختۂ ضمیمہ نشان (۴) میں بعض منتخب ذاتوں کے ہزار ذکور کا تناسب اناث کے ساتھ مختلف عمروں کے لحاظ سے تفصیلی طور سے ظاہر کیا گیا ہے۔ ابتداءً کل عمروں کے اعتبار سے مجموعی طور پر تناسب کا لحاظ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہنود کے منجملہ کولی اور کلالوں کے تناسب کمترین ہیں اور مترا سی اور منور کے اعلیٰ ہیں منجملہ (۱۷) ذاتوں کے جن جن کے جنسی تناسب کے اعداد و شمار دستیاب ہوئے ہیں برہمنوں کا تناسب اسقدر گرا ہوا ہے کہ اُن کا چودھواں درجہ ہوتا ہے اور تناسب اناث کے اعتبار سے انکو صرف کلال۔ کولی اور مالا سے کچھ فوقیت ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ مہار۔ مانگ۔ اور مادیگا جو تمدنی حیثیت سے نہایت پست درجہ میں ہیں اور متوسط ذاتیں مثلاً کاپو۔ کومٹی اور انگایت وغیرہ سب کی سب برہمنوں کے مقابلہ میں تناسب اناث کے لحاظ سے بہتر حالت میں ہیں۔ اس قوم میں مختلف عمروں پر عورتوں کے تناسب میں جو تغیرات پیدا ہوئے ہیں ان کو عنقریب معرض بحث میں لایا جائیگا۔

مسلمانوں میں "کل عمروں" پر اناث کا ادنیٰ تناسب مغلوں میں پایا جاتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ انکا تناسب (۸۰۰ فی ہزار ذکور) ملک سرکار عالی کی ہر ایک قوم یا ذات کے لحاظ سے کمترین ہے۔ لیکن یہ معلوم کرنا ممکن نہیں ہے کہ یہ قلیل ترین تناسب کس حد تک اس امر پر محمول کیا جاسکتا ہے کہ اس قوم کے افراد اپنی عورتوں کو وطن میں چھوڑ دیتے ہیں اور خود یہاں بس جاتے ہیں کیونکہ وار دین کے متعلق مذہب یا ذات کا مواد موجود نہیں ہے۔ پٹھانوں میں عورتوں کا تناسب کلال۔ کولی

اور مالا ہندو ذاتوں سے بڑھا ہوا ہے اور سید برہمنوں سے بہتر حالت میں ہیں اور شیخ ان سب پر بشمول گلا ۔ کاپو ۔ لنگایت ۔ مرہٹہ اور سالے کے سبقت لیجاتے ہیں یا بالفاظ دیگر شیخ جنہیں مسلمان قوموں کے اعتبار سے اناث کا تناسب بڑھا ہوا ہے ہنود کی فیصد ۵۰ منتخب ذاتوں کے مقابلہ میں بھی اس تناسب میں فضیلت رکھتے ہیں ۔

عیسائیوں میں اناث کا تناسب ہنود کی چھ منتخب ذاتوں سے بشمول برہمن اور باخراج شیخ مسلمان قوموں سے بہت برتر ہے ۔ اقوام قدیمہ کے منجملہ لمباڑے اس معاملہ میں گونڈوں سے برتر ہیں ۔ موخر الذکر قوم میں ہنود کی (۱۷) ذاتوں کے منجملہ کم از کم ۱۲ ذاتوں سے اور کل مسلمان قوموں سے اناث کا تناسب بہت بڑھا ہوا ہے ۔ یہ چنداں تعجب خیز نہیں ہے کیونکہ صوبہ متوسط و برار کے اقوام قدیمہ میں بھی جو ملک سرکار عالی کے شمالی مشرقی حصص میں بود و باش رکھنے والی اقوام قدیمہ سے کم و بیش مماثلت رکھتی ہیں ۔ بمقابلہ مردوں کے عورتوں کی توفیر پائی جاتی ہے ۔

اب ان اقوام متعددہ میں اناث کے تناسب پر بلحاظ مختلف میعاد ہائے عمر غور کیا جائیگا ۔

۱۶۰ **مختلف ذاتوں میں تناسب جنسی** ۔ تختہ حاشیہ کی مندرجہ ذاتوں کی ترکیب جنسی عام آبادی سے مختلف ہے کیونکہ ان ذاتوں میں عمر کے پہلے پانچ سالوں کے اعتبار سے بہ نسبت اطفال ذکور کے اطفال اناث میں کمی ظاہر ہوتی ہے ۔ اس سے یہ مطلب اخذ کیا جاسکتا ہے کہ دہ سالہ دوران میں ان ذاتوں کے لڑکوں کے مقابلہ میں لڑکیوں میں شرح اموات بہت بڑھی ہوئی رہی ہوگی ۔ اس کا بھی شائبہ پایا جاتا ہے کہ ان ذاتوں کے لوگ لڑکیوں کی اتنی خبرگیری نہیں کرتے جتنی کہ لڑکوں کی کرتے ہیں ۔ اس لحاظ سے سب سے بڑھکر خطا وار لنگایت اور سالے معلوم ہوتے ہیں جنہیں ۰ تا ۵ سالہ میعاد عمر پر ہزار ذکور کے مقابلہ میں صرف (۸۲۱) اناث ہیں ۔ علاوہ بریں چونکہ یہ ذاتیں بچپن کی شادی کے معاملہ میں برہمنوں کی اندھی تقلید کرتی ہیں ۔ اسلئے اسی نوعمری کی شادی کے اثرات اناث کے ان فروتر تناسبات میں آشکارا ہوتے ہیں جو ۱۲ تا ۱۵ اور ۱۵ تا ۲۰ سالہ عمروں میں بھی پائے جاتے ہیں ۔ اول الذکر میعاد عمر (۱۲ تا ۱۵) میں لنگایت سب سے کمتر تناسب رکھتے ہیں یعنی ہزار ذکور میں ۵۵۹ اناث ۔ اس کے بعد مالا کا درجہ ہے جنہیں فی ہزار ذکور ۶۴۳ اناث ہیں ۔ ۱۵ تا ۲۰ زمرۂ عمر میں اناث کے تناسب کے اعتبار سے ان تمام ذاتوں

ذات	اناث بمقابلہ فی ہزار ذکور ۰ تا ۵	 مجموعی عمر
دھنگر	۹۰۴	۹۸۵
کاپو	۹۶۱	۹۶۲
لنگایت	۸۲۱	۹۶۰
مادیگا	۹۴۴	۱۰۴۰
مالا	۸۴۵	۸۶۲
سالے	۸۲۱	۹۴۰

میں بالا کا درجہ فروتر ین ہے "۲۰ تا ۴۰" اور "۴۰ تا زائد" میعاد ہائے عمر پر ان تمام ذاتوں میں اناث کا تناسب ایک مستثنیٰ کے سوا دوسرے میعاد ہائے عمر کے مقابلہ میں بڑھا ہوا ہے۔ آخری میعاد ہائے عمر پر اناث کے تناسب کی زیادتی یہ ظاہر کرتی ہے کہ ان ذاتوں کے مرد اتنے طویل العمر نہیں ہوتے جتنی کہ انکی عورتیں ہوتی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ فطرت ان عورتوں کی مدد پر آمادہ ہوجاتی ہے۔ اور زمانہ شیر خوارگی کی غفلت اور بے التفاتیوں کی تلافی کے طور پر ان کو درازعمری بخشتی ہے۔ آخری میعاد ہائے عمر کے برتر تناسبات کا سبب ہے کہ "مجموعی عمروں" کا تناسب "۰ تا ۵" کے تناسب سے بالاتر ہے۔

اب ان ذاتوں کا لحاظ کیا جائے جنھیں اولین میعاد عمر پر مردوں کے مقابلہ میں عورتوں کی توفیر ہے تو تختۂ مندرجۂ حاشیہ پر نظر ڈالنے سے صاف طور پر عیاں ہوجائیگا کہ ان ذاتوں میں بعد کی عمروں پر نسوانیت کی نہایت کثیر بربادی ہوئی ہے اس تختہ میں "۰ تا ۵" میعاد عمر کے تناسب کا "مجموعی عمروں" سے مقابلہ کیا گیا ہے اور ہر صورت میں باعتبار تناسب جو انحطاط عظیمہ واقع ہوا ہے اس کو بھی ظاہر کیا گیا ہے

تناسب اناث فی ہزار ذکور			
ذات	میعاد عمر ۰ تا ۵	مجموعی عمر	تفاوت درمیان ہر دو تناسبات
برہمن	۱۲۶۷	۹۱۹	- ۳۴۸
منور	۱۳۴۳	۱,۰۸۶	- ۲۵۷
گونڈلا	۱۰۸۷	۸۵۹	- ۲۲۸
کولی	۱۰۴۷	۸۲۱	- ۲۲۶
تلنگی	۱۱۶۴	۱,۰۱۴	- ۱۵۰
بہار	۱۱۳۳	۱,۰۱۶	- ۱۱۷

صرف وہی ذاتیں اس تختہ میں درج کی گئی ہیں جن میں بمقابلہ تناسب میعاد عمر "۰ تا ۵" "جملہ عمروں" کے تناسب" میں فی ہزار ذکور ۱۰۰ سے زیادہ اناث کا انحطاط واقع ہوا ہے۔ اس کثیر تنقیص نسوانیت کے اعتبار سے برہمن برسر فہرست ہے اور اس کے بعد وہ دوسری ذاتیں اسکا ساتھ دیتی ہیں جو اوائل عمری کے شادی کے معاملہ میں برہمنوں کے برابر ہیں یا اُن پر بھی سبقت لیگئی ہیں۔ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ ان ذاتوں کے منجملہ تین (یعنی برہمن، گونڈلا اور منور) ذاتوں میں پانچ سال سے زیادہ عمروں پر اناث کا تناسب اس تناسب تک نہیں پہونچتا جو ۰ تا ۵ سالہ میعاد عمر پر ہے اور اسطرح مجموعی طور پر عورتوں کی کثیر بربادی ظاہر ہوتی ہے۔ بقیہ تین ذاتیں بھی بعض خصوصیات پیش کرتی ہیں مثلاً کولیوں میں ۱۰ تا ۱۵ سال کی میعاد عمر پر فی ہزار ذکور ۷۵۰ اناث کا افسوسناک ادنیٰ تناسب پایا جاتا ہے اور یہ وہ قلیل ترین تناسب ہے جو اس میعاد عمر پر اس ملک کی کسی ذات یا قوم میں پایا جاتا ہو۔ اس کے بعد کی مدت عمر ۱۵ تا ۲۰ سالہ میں بھی یہی ذات کمتر رتبہ رکھتی ہے لیکن امر عجیب یہ ہے کہ "۴۰ و زائد" سالہ عمروں پر اناث کا سب سے ارفع و اعلیٰ تناسب اسی ذات میں

پایا جاتا ہے جس سے مترشح ہوتا ہے کہ اس ذات کے ذکور میں چالیس سالہ عمر سے متجاوز ہو جانے کے بعد شرح ممات نہایت شدت کیساتھ تیز ہو جاتی ہے۔ اسکے برعکس مہاروں میں ۱۵ تا ۲۰ اور ۲۰ تا ۴۰ سالہ میعاد عمر پر "تا ۵" کے مقابلہ میں اناث کا تناسب تعجب خیز طور پر بڑھا ہوا ہے۔ اور "۴۰ وزائد" سالہ میعاد عمر پر ایسے کمترین تناسب تک گھٹ جاتا ہے جو کسی منتخب ذات میں پایا جاتا ہو۔ تلنگوں میں "۵ تا ۱۲" سالہ میعاد عمر پر اناث کا تناسب سب سے ارفع ہے۔

دوسری ذاتیں جو "تا ۵" سالہ میعاد عمر پر عورتوں کا غلبہ اور "مجموعی عمروں" پر انحطاط ظاہر کرتی ہیں۔ وہ گلا۔ کومٹی۔ مانگ۔ مرہٹے۔ بنراسی ہیں۔ اب مسلمان قوموں کی طرف توجہ کیجائے تو معلوم ہوتا ہے کہ "تا ۵ سالہ عمر" بمقابلہ مجموعی عمروں کے عورتوں کا تناسب کل قوموں میں بڑھا ہوا ہے حقیقت یہ ہے کہ اس مدت عمر پر پٹھان اور شیخ میں ذکور کی بہ نسبت اناث زیادہ ہیں۔ پٹھانوں میں عورتوں کا یہ غلبہ بعد کی مدت عمر میں بھی موجود ہے لیکن ۱۲ سے متجاوز کل میعاد ہائے عمر میں عورتوں کی کمی ہے۔ اسکے برخلاف شیخوں میں "۵ تا ۱۲" میعاد عمر پر مزید ترقی معلوم ہوتی ہے لیکن اسکے بعد مختلف میعاد ہائے عمر پر اس قوم کی عورتوں میں مسلسل کمی اور بیشی ہوتی گئی ہے گو یہ بیشی اس تناسب کو نہیں پہونچتی جو "تا ۵" یا "۵ تا ۱۲" پر پائی جاتی ہے۔ سیدوں اور مغلوں میں مجموعی عمر پر اناث کی کمی ہے بجز ایک امر واقعہ کے کہ "۴۰ سالہ وزائد" میعاد عمر پر اول الذکر قوم میں عورتوں کا غلبہ ہے۔ دیسی عیسائیوں میں "تا ۵" اور "۱۵ تا ۲۰" سالہ میعاد ہائے عمر پر ذکور کے مقابلہ میں اناث کی زیادتی ہے اور دوسری عمروں پر عورتوں کے مقابلہ میں مردوں کی بیشی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس قوم میں اگرچیکہ ۱۵ تا ۲۰ سالہ میعاد عمر پر عورتوں کا تناسب "تا ۵ سالہ" مدت عمر کے تناسب سے بہت کم ہے لیکن پھر بھی ہنود کی (۱۷) مخصوص ذاتوں کے منجملہ ۱۳ کے تناسب سے اور مسلمانوں کے جملہ قوموں کے تناسب سے بالاتر ہے۔

۱۶۱۔ تقابل با عداد و شمار حیات و ممات۔ سنہ ۱۹۱۱ء سے سنہ ۱۹۲۱ء تک دہ سالہ دوران میں ولادت اناث کی تعداد بمقابلہ فی ہزار ولادت ذکور ۹۰۸ اور ممات اناث کی تعداد فی ہزار ممات ذکور ۹۱۲ تھی جس سے صاف طور پر عیاں ہوتا ہے کہ اس مدت میں اناث کی شرح ممات ذکور سے بڑھی ہوئی تھی۔ اس سے اس امر کی بھی وضاحت ہو سکتی ہے کہ کیوں عورتوں کا تناسب مردوں کیساتھ عمر ہائے بار آوری میں بالعموم اس تناسب سے کم ہوتا ہے جو "تا ۵" میعاد عمر پر پایا جاتا ہے۔ طاعون اور انفلوئنزا کی اشاعت اور بعض خاص تمدنی مراسم مثلاً اوائل عمری کی شادی وغیرہ بلاشبہ ان تغیرات کے اسباب ہیں۔

ملک سرکار عالی۔ بلدۂ حیدرآباد اور ہر دو خطہ ہائے قدرتی میں بموجب شمار حالیہ ذکور اور اناث کا جو

تناسب ہوتا ہے وہ سہ تناسبات حیات و ممات بموجب اندراجات حیات و ممات تختہ مندرجہ حاشیہ میں ظاہر کیا گیا ہے اسکے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ مختلف حصص ملک کی حیات و ممات کی شرحیں بالعموم اتنی ہی ہیں جتنی کہ آبادی کے تناسب سے متوقع ہوسکتی ہیں مثلاً بلدہ حیدرآباد میں جہاں

	اناث فی ہزار ذکور	ولادت اناث فی ہزار ولادت ذکور بمقابل	ممات اناث بمقابل ہزار ممات ذکور
ملک سرکار عالی	۹۶۶	۸۸۵	۹۱۲
بلدہ حیدرآباد	۹۳۶	۸۹۱	۱۰۱۱
تلنگانہ (باخراج بلدہ)	۹۶۳	۹۰۷	۸۹۶
مرہٹواڑی	۹۷۱	۸۶۸	۹۱۴

اناث کے ممات کا تناسب سب سے ارفع ہے اناث کا تناسب سب سے ادنیٰ ہے۔ مرہٹواڑی میں بمقابلہ تلنگانہ کے (خواہ بلحاظ شمول و خواہ بلحاظ خروج بلدہ) عورتوں کی شرح ولادت کا تناسب کمتر اور شرح ممات کا تناسب برتر ہے یہ امر یہاں قابلِ ذکر ہے کہ اگرچہ کہ عورتوں کا تناسب مردوں کے ساتھ بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں برتر ہے لیکن سنہ ۱۹۰۱ء سے یہ تناسب خطۂ موخرالذکر میں بالاستیعاب گھٹ رہا ہے اور اول الذکر میں ترقی کر رہا ہے۔ ان دونوں خطہ ہائے قدرتی کے شرحِ حیات و ممات کے فرق سے ایک خطہ میں عورتوں کے تناسب کی تدریج زیادتی اور دوسرے میں عورتوں کے تناسب کی تدریجی کمی کی وجہ معلوم ہوسکتی ہے۔

۱۶۲۔ بلدہ حیدرآباد کا تناسبِ جنسی۔ بلدہ حیدرآباد میں مردوں کیساتھ عورتوں کا تناسب دونوں خطہ ہائے قدرتی کے تناسب سے ہمیشہ فروتر رہا ہے۔ کیونکہ وہاں آکر بسنے والوں کی تعداد کثیر رہا کرتی ہے تختۂ مندرجۂ حاشیہ سے معلوم ہوگا کہ ہر دہ سالہ عرصہ میں بلدہ کے تناسب میں بمقابلہ ممالک محروسہ کے تناسب کے کسطرح تغیرات ہوتے رہے ہیں

سال	تعداد اناث بمقابلہ ہزار ذکور	
	ممالک محروسہ	بلدہ
سنہ ۱۸۹۱ء	۹۶۴	۹۲۳
سنہ ۱۹۰۱ء	۹۶۴	۹۳۰
سنہ ۱۹۱۱ء	۹۶۸	۹۳۷
سنہ ۱۹۲۱ء	۹۶۶	۹۳۶

آخری دہ سالہ عرصہ میں (سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء) بمقابلہ فی ہزار ولادتِ ذکور ولادتِ اناث کی تعداد بمقابلہ فی ہزار ممات ذکور ممات اناث کی تعداد سے بہت کم رہی ہے حقیقت یہ ہے کہ اناث کا تناسب ولادت تلنگانہ سے (جس میں بلدہ واقع ہے) کم تھا تو اناث کا تناسب ممات اسی خطہ ملک سے قدرے افزوں تھا۔ مرہٹواڑی کے اعداد مماثلہ کے ساتھ مقابلہ کیا جائے تو بلدۂ حیدرآباد باعتبار تناسب ولادت بہتر حالت میں ہے تو ممات اناث کے اعتبار سے بدتر ہے۔ مجموعی طور پر بلدہ حیدرآباد میں اناث کا تناسب فی ہزار ذکور سنہ ۱۹۱۱ء میں ۹۳۷ تھا اور اب گھٹ کر سنہ ۱۹۲۱ء میں ۹۳۶ ہوگیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تناسب میں فی ہزار بقدر ایک کے کمی آئی ہے فقط

ذیلی تختہ (۱) اضلاع اور قدرتی تقسیم کے لحاظ سے جنسوں کا عام تناسب

ضلع اور قدرتی حصہ	تعداد اناث بمقابلہ ۱۰۰۰ ذکور							
	سنہ ۱۹۲۱ء		سنہ ۱۹۱۱ء		سنہ ۱۹۰۱ء		سنہ ۱۸۹۱ء	
	حقیقی آبادی	قدرتی آبادی	حقیقی آبادی	قدرتی آبادی	حقیقی آبادی	قدرتی آبادی	حقیقی آبادی	قدرتی آبادی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
ریاست	۹۰۶	۹۹۹	۹۶۰	۹۷۳	۹۶۴	۹۷۰	۹۶۴	۹۷۱
تلنگانہ	۹۶۱	۹۶۸	۹۵۸	...	۹۳۸	...	۹۵۸	...
شہر حیدرآباد	۹۳۲	۹۶۷	۹۳۷	...	۹۳۰	...	۹۲۳	...
اطراف بلدہ	۹۷۳	۹۷۴	۹۶۲	...	۹۶۶	...	۹۶۳	...
ورنگل	۹۴۴	۹۴۶	۹۳۷	...	۹۱۲	...	۹۳۶	...
کریم نگر	۹۴۸	۹۴۹	۹۳۰	...	۹۱۷	...	۹۴۳	...
عادل آباد	۹۵۱	۹۹۹	۹۷۳	...	۹۸۹	...	۹۹۴	...
میدک	۹۰۴	۹۰۳	۹۷۲	...	۹۳۹	...	۹۶۶	...
نظام آباد	۱۰۱۵	۱۰۱۵	۱۰۰۳	...	۹۰۳	...	۹۸۶	...
محبوب نگر	۹۷۶	۹۴۶	۹۶۸	...	۹۷۷	...	۹۷۶	...
نلگنڈہ	۹۵۴	۹۵۳	۹۴۴	...	۸۰۵	...	۹۵۷	...
مرہٹواڑی	۹۷۱	۹۶۵	۹۸۱	...	۹۸۹	...	۹۶۹	...
اورنگ آباد	۹۹۱	۹۸۹	۹۸۸	...	۹۹۰	...	۹۶۹	...
بیڑ	۹۶۱	۹۴۶	۹۷۸	...	۹۸۴	...	۹۵۶	...
ناندیڑ	۹۸۴	۹۸۷	۹۹۸	...	۱۰۰۶	...	۹۸۱	...
پربھنی	۹۷۸	۹۷۷	۹۹۳	...	۹۲۳	...	۹۶۱	...
عثمان آباد	۹۲۵	۸۹۹	۹۵۷	...	۹۷۵	...	۹۵۷	...
رائچور	۹۷۴	۹۵۹	۹۷۹	...	۹۹۴	...	۹۸۷	...
بیدر	۹۶۰	۹۶۸	۹۷۹	...	۹۹۰	...	۹۵۱	...
گلبرگہ	۹۷۴	۹۷۴	۹۷۶	...	۹۷۰	...	۹۷۲	...

ذیلی تختہ (۲) - تعداد اناث فی ایک ہزار ذکور بلحاظ مدارج عمر و مذاہب

(ہر چہار گذشتہ مردم شماریوں کے اعداد درج ہین)

عمر	تمام مذاہب				ہندو				مسلمان			
	۱۸۹۱ء	۱۹۰۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء	۱۸۹۱ء	۱۹۰۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء	۱۸۹۱ء	۱۹۰۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۰ — ۱	۱،۰۷۹	۱،۰۵۴	۱،۰۶۸	۱،۰۱۵	۱،۰۷۵	۱،۰۵۸	۱،۰۷۰	۱،۰۲۶	۱،۰۳۱	۱،۰۱۵	۱،۰۴۳	۹۹۰
۱ — ۲	۱،۱۰۳	۱،۰۵۱	۱،۱۰۶	۱،۰۳۹	۱،۱۰۹	۱،۰۵۱	۱،۱۰۹	۱،۰۳۳	۱،۰۵۱	۱،۰۴۴	۱،۰۸۲	۱،۱۳۲
۲ — ۳	۱،۰۸۴	۱،۰۷۵	۱،۰۶۶	۱،۰۶۱	۱،۰۸۴	۱،۰۷۸	۱،۰۷۷	۱،۰۵۵	۱،۰۷۸	۱،۰۳۴	۱،۰۶۹	۱،۰۶۱
۳ — ۴	۱،۱۰۳	۱،۰۹۶	۱،۰۹۳	۱،۱۴۳	۱،۱۱۵	۱،۰۹۳	۱،۰۹۴	۱،۱۵۱	۱،۱۱۶	۱،۱۱۲	۱،۱۰۱	۱،۱۰۶
۴ — ۵	۱،۰۱۶	۱،۰۱۶	۱،۰۰۹	۱،۰۳۴	۱،۰۱۵	۱،۰۱۴	۱،۰۰۸	۱،۰۳۴	۱،۰۲۴	۱،۰۴۵	۱،۰۰۸	۱،۰۶۰
جملہ ۰ — ۵	۱،۰۷۴	۱،۰۵۸	۱،۰۶۷	۱،۰۵۸	۱،۰۷۵	۱،۰۵۷	۱،۰۷۶	۱،۰۶۰	۱،۰۶۰	۱،۰۵۱	۱،۰۵۸	۱،۰۶۲
۵ — ۱۰	۹۵۸	۹۲۲	۹۷۶	۱،۰۵۷	۹۵۸	۹۰۷	۹۷۴	۱،۰۶۱	۹۶۴	۱،۰۵۰	۹۹۲	۱،۰۳۴
۱۰ — ۱۵	۷۹۶	۸۴۶	۸۲۱	۸۳۵	۷۹۶	۸۲۳	۸۱۸	۸۳۸	۷۸۵	۸۴۹	۸۵۲	۸۱۹
۱۵ — ۲۰	۱،۰۳۸	۹۸۹	۱،۰۰۹	۹۴۹	۱،۰۴۰	۹۹۶	۱،۰۱۴	۹۴۶	۱،۰۲۴	۹۲۶	۹۹۱	۹۵۸
۲۰ — ۲۵	۱،۱۷۴	۱،۲۰۳	۱،۱۶۸	۱،۱۴۸	۱،۱۷۹	۱،۲۱۰	۱،۱۸۲	۱،۱۵۷	۱،۱۷۵	۱،۱۸۲	۱،۰۹۸	۱،۱۰۷
۲۵ — ۳۰	۹۰۹	۱،۰۶۸	۹۳۸	۸۹۳	۹۱۳	۱،۰۱۷	۹۳۹	۹۰۱	۹۹۶	۹۴۸	۹۳۱	۹۲۴
جملہ ۰ — ۳۰	۹۸۴	۹۸۱	۹۹۱	۹۸۵	۹۸۷	۹۷۹	۹۹۳	۹۹۰	۹۸۰	۹۹۳	۹۸۴	۹۷۹
۳۰ — ۴۰	۸۹۹	۹۳۰	۹۴۳	۹۱۶	۹۰۲	۹۳۵	۹۴۸	۹۲۶	۸۸۰	۸۹۵	۹۲۷	۸۸۵
۴۰ — ۵۰	۸۵۲	۸۷۶	۸۶۲	۹۳۴	۸۵۴	۸۸۲	۸۵۸	۹۵۴	۸۴۴	۸۳۸	۸۵۵	۹۰۵
۵۰ — ۶۰	۹۱۹	۹۲۶	۹۰۱	۸۹۴	۹۲۵	۹۳۰	۹۱۰	۸۹۷	۹۴۷	۸۹۹	۸۶۴	۹۲۳
۶۰ اور زیادہ	۱،۱۵۷	۱،۱۰۰	۱،۰۵۴	۱،۰۲۰	۱،۰۱۵	۱،۱۱۳	۱،۰۸۳	۱،۰۳۰	۱،۱۱۹	۱،۰۶۹	۹۹۶	۱۰۰۶
جملہ ۳۰ اور زیادہ	۹۲۵	۹۳۶	۹۲۷	۹۳۰	۹۲۶	۹۴۱	۹۳۶	۹۴۵	۹۱۵	۹۰۰	۹۰۶	۹۱۸
تمام عمرون کا جملہ جمعی آبادی	۹۶۴	۹۶۳	۹۶۸	۹۶۶	۹۶۶	۹۶۵	۹۷۱	۹۷۱	۹۵۸	۹۵۸	۹۵۴	۹۵۵
تمام عمروں کا جملہ قدرتی آبادی	۹۷۱	۹۷۰	۹۷۴	۹۶۹	...	...	...	...				

ذیلی تختہ (۳) تعداد اناث فی ایک ہزار ذکور بلحاظ مذاہب و مدارج عمر اور قدرتی تقسیم

عمر	تلنگانہ			مرہٹواڑی		
	تمام مذاہب	ہندو	مسلمان	تمام مذاہب	ہندو	مسلمان
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۰ - ۱	۱,۰۳۸	۱,۰۳۷	۱,۰۳۲	۹۹۳	۱,۰۰۳	۹۷۲
۱ - ۲	۱,۰۷۸	۱,۰۸۸	۱,۱۸۱	۱,۰۱۱	۹۶۹	۱,۱۰۹
۲ - ۳	۱,۰۷۲	۱,۰۸۶	۱,۰۸۷	۱,۰۵۱	۱,۰۱۱	۱,۰۴۴
۳ - ۴	۱,۰۹۷	۱,۱۱۴	۱,۰۶۹	۱,۱۹۷	۱,۲۲۲	۱,۱۳۱
۴ - ۵	۱,۰۴۵	۱,۰۵۲	۱,۰۲۴	۱,۰۲۴	۹۹۹	۱,۰۸۳
جملہ ۰ - ۵	۱,۰۷۱	۱,۰۵۷	۱,۰۶۶	۱,۰۶۹	۱,۰۳۸	۱,۰۶۲
۵ - ۱۰	۱,۰۹۸	۱,۱۵۶	۱,۰۳۹	۹۹۱	۱,۰۰۱	۱,۰۲۸
۱۰ - ۱۵	۸۱۱	۸۱۲	۸۵۶	۸۶۶	۸۰۴	۷۰۹
۱۵ - ۲۰	۹۴۷	۹۵۰	۹۰۲	۹۵۱	۹۱۴	۹۸۱
۲۰ - ۲۵	۱,۱۴۰	۱,۱۷۸	۱,۰۷۰	۱,۱۵۹	۱,۱۲۰	۱,۱۴۲
۲۵ - ۳۰	۸۹۵	۹۰۰	۹۳۷	۸۹۲	۸۷۷	۹۰۹
جملہ ۰ - ۳۰	۹۸۵	۹۸۲	۹۸۱	۹۸۴	۹۶۹	۹۷۷
۳۰ - ۴۰	۹۰۸	۹۰۱	۸۰۶	۹۲۴	۸۶۶	۸۹۲
۴۰ - ۵۰	۹۰۸	۹۲۷	۹۲۳	۹۷۱	۹۱۳	۸۸۵
۵۰ - ۶۰	۹۱۲	۹۳۸	۹۱۴	۸۷۷	۸۳۷	۹۳۰
۶۰ اور ۶۰ سے زیادہ	۹۸۰	۱,۰۴۴	۹۵۵	۱,۰۶۱	۱,۰۲۱	۱,۰۴۶
جملہ ۳۰ اور اس سے زیادہ	۹۲۱	۹۳۸	۹۱۴	۹۶۴	۹۶۹	۹۴۳
تمام عمروں کا جملہ (حقیقی آبادی)	۹۶۱	۹۶۰	۹۵۴	۹۷۱	۹۶۷	۹۵۷
تمام عمروں کا جملہ (قدرتی آبادی)	۹۶۸	...	...	۹۶۵	...	...

ذیلی تختہ (۴) - چند منتخبہ ذاتوں کی تعداد اناث فی ایک ہزار ذکور

ذات	تعداد اناث بحساب فی ہزار ذکور						
	تمام عمر	۰ تا ۵	۵ تا ۱۲	۱۲ تا ۱۵	۱۵ تا ۲۰	۲۰ تا ۴۰	۴۰ اور اس سے زیادہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
ہندو							
۱- برہمن	۹۱۹	۱,۰۶۷	۹۹۵	۸۷۴	۷۷۶	۸۵۰	۹۲۴
۲- دھنگر	۹۸۵	۹۷۴	۹۷۸	۸۲۰	۸۰۵	۹۸۸	۱,۱۰۵
۳- گولا	۹۴۳	۱,۰۲۱	۱,۰۰۸	۹۱۵	۸۴۲	۹۰۸	۹۷۵
۴- گونڈلا	۸۵۹	۱,۰۸۷	۶۶۸	۹۰۲	۸۹۷	۷۳۵	۱,۰۴۳
۵- کاپو	۹۶۲	۹۶۱	۹۵۸	۹۹۶	۹۰۶	۹۲۵	۱,۰۲۶
۶- کولی	۸۲۱	۱,۰۴۷	۶۷۶	۳۵۰	۶۸۸	۹۴۹	۱,۰۵۲
۷- کومٹی	۹۸۲	۱,۰۵۵	۸۷۸	۸۵۱	۸۲۲	۸۵۳	۱,۳۴۱
۸- لنگایت	۹۶۷	۸۲۱	۸۴۸	۵۵۹	۸۱۳	۱,۱۱۴	۱,۰۸۳
۹- مدیگا	۱,۰۴۷	۹۴۴	۹۲۴	۹۴۰	۱,۰۷۳	۱,۱۶۴	۱,۱۲۵
۱۰- مہار	۱,۰۱۷	۱,۱۳۴	۹۹۲	۷۴۵	۱,۲۵۰	۱,۲۱۵	۸۱۰
۱۱- مالا	۸۶۲	۸۴۵	۸۱۵	۶۳۳	۷۳۱	۱,۱۳۱	۸۷۷
۱۲- مانگ	۱,۰۲۸	۱,۰۷۷	۹۸۳	۷۸۹	۱,۰۴۰	۹۹۰	۱,۱۹۳
۱۳- مرہٹا	۹۵۴	۱,۰۱۶	۲,۳۴۴	۶۵۰	۶۵۷	۸۵۹	۸۷۲
۱۴- منور	۱,۰۸۶	۱,۳۴۳	۱,۰۴۶	۹۵۵	۸۲۵	۱,۱۴۷	۱,۱۴۸
۱۵- متراسی	۱,۲۱۴	۱,۲۵۵	۱,۱۵۹	۱,۳۰۸	۱,۱۲۷	۱,۳۷۸	۱,۰۹۳
۱۶- سیلل	۹۴۰	۸۲۱	۱,۰۳۴	۹۱۸	۹۴۹	۸۷۲	۱,۰۴۷
۱۷- تلاگا	۱,۰۱۴	۱,۱۶۴	۱,۱۷۷	۹۹۴	۹۵۵	۹۶۹	۹۳۱
مسلمان							
۱۸- مغل	۸۰۴	۸۹۶	۹۶۸	۷۰۱	۸۰۷	۷۳۶	۷۹۱
۱۹- پٹھان	۸۷۴	۱,۱۵۰	۱,۱۹۷	۷۰۳	۷۸۱	۶۸۳	۹۷۳
۲۰- شیخ	۹۷۹	۱,۰۳۲	۱,۰۴۴	۷۹۶	۱,۰۰۶	۹۵۸	۱,۰۱۳
۲۱- سید	۹۳۹	۹۴۳	۸۴۶	۷۵۲	۹۳۴	۹۹۷	۱,۰۱۴
عیسائی							
۲۲- دیسی عیسائی	۹۵۲	۱,۰۷۱	۹۷۷	۹۴۵	۱,۰۱۲	۹۹۸	۷۸۴
انیمسٹ							
۲۳- گونڈ	۱,۰۲۷	۹۱۳	۹۹۳	۷۴۵	۱,۱۷۵	۱,۱۴۶	۱,۳۴۳
۲۴- لمباڑا	۸۹۰	۹۷۵	۸۰۰	۷۹۵	۱,۱۰۸	۸۲۲	۹۵۴

ذیلی تختہ ۵ حقیقی تعداد حیات وممات ہردو جنس مطابق رپورٹ
من ابتدائے سنہ ۱۹۱۱ء لغایۃ سنہ ۱۹۲۰ء
(۱) بلدہ حیدرآباد

سال	تعداد پیدائش			تعداد اموات			[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	ذکور	اناث	میزان	ذکور	اناث	میزان					
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
جملہ	۳۶,۰۹۹	۳۶۵۴۲	۷۰,۵۴۱	۴۴,۳۰۰	۵۲,۴۹۹	۱۰۵۳۹۹	۴۳۴۵۰ –	۵۹۱ +	۲۶۸۵۰ –	۸۹۱	۱۰۱۱
۱۹۱۱	۳,۲۲۶	۳,۸۷۸	۷,۱۰۴	۳,۲۲۲	۴,۲۳۶	۸,۰۵۸	۳۸۴ –	۱۴ +	۱,۹۶۳ –	۹۱۰	۱,۰۲۶
۱۹۱۲	۳,۳۷۴	۲,۹۳۰	۶,۳۱۲	۶,۲۱۹	۹,۵۵۲	۱۵,۹۰۱	۳۳۲ –	۸۲۷ –	۹,۶۵۶ –	۰۰۲	۸۰۷
۱۹۱۳	۳,۵۵۴	۲,۹۵۵	۸,۵۰۹	۳,۰۸۷	۲,۸۵۰	۵,۹۳۷	۵۹۲ –	۳۴۷ –	۲,۶۴۲ +	۰۴۸	۹۲۳
۱۹۱۴	۵,۰۵۶	۳,۶۸۰	۹,۷۴۴	۳,۳۷۷	۳,۳۸۵	۶,۷۶۲	۳۰۸ –	۹۲ –	۳,۰۸۲	۹۲۷	۰۷۳
۱۹۱۵	۳,۹۹۹	۳,۵۵۰	۹,۵۴۹	۲,۹۵۷	۲,۵۷۳	۵,۵۳۰	۴۴۹ –	۳۸۳ –	۳,۰۱۹۹	۹۱۰	۸۷۰
۱۹۱۶	۵,۰۰۸	۴,۴۹۳	۹,۵۰۱	۳,۷۵۶	۳,۰۲۸	۷,۷۹۲	۵۱۵ –	۷۶۸ +	۱,۷۱۹۷	۸۹۷	۱,۰۷۱
۱۹۱۷	۳,۰۹۹	۳,۵۵۲	۶,۶۴۳	۹,۱۷۰	۹,۰۹۰	۱۸,۹۲۹	۵۴۳ –	۶۲۵ +	۱۱,۴۰۰ –	[illegible]	۱۰,۶۹
۱۹۱۸	۳,۵۹۸	۳,۱۵۵	۶,۰۵۳	۵,۰۹۱	۷,۰۱۸	۲,۱۰۹	۴۴۰ –	۱,۹۲۷ +	۵,۳۰۶۰	۸۷۰	۱,۳۷۸
۱۹۱۹	۳,۳۲۵	۲,۸۶۱	۶,۲۹۶	۶,۳۰۶	۲,۰۸۳	۱۲,۱۸۹	۵۰۲ –	۶۳۴ +	۸۶۹۳ –	۸۳۳	۹۱۶
۱۹۲۰	۲,۶۸۵	۲,۴۰۴	۵,۱۲۶	۳,۸۱۲	۴,۱۰۹	۹,۱۸۴	۱۸۵ –	۳۰۰ –	۴,۲۵۷ –	۵۴۰	۹۷۱

ذیلی تختہ (۵) حقیقی تعداد حیات وممات ہردو جنس مطابق رپورٹ
من ابتدائے سنہ ۱۹۱۱ء لغایۃ سنہ ۱۹۲۰ء
(۲) اضلاع

سال	تعداد پیدائش	تعداد اموات	فرق درمیان خانہ ۲ و ۳ اول الذکر کی زیادتی تعداد بمقابلہ آخر الذکر (+) کی (–)
	ہردو جنس	ہردو جنس	
۱	۲	۳	۴
جملہ	۸۱۹۹۲۳۲	۱۴۷۱۳۰۹	۶۵۷۳۰۷۷ –
۱۹۱۱	۷۳۷۸۶	۸۲,۱۸۹	۸,۴۰۳ –
۱۹۱۲	۹۰,۰۵۷	۱۱۴۲۰۰	۲۴,۱۴۳ –
۱۹۱۳	۸۶,۸۱۵	۹۷,۱۵۰	۱۰,۳۳۵ –
۱۹۱۴	۱۰۲,۸۵۷	۱۱۲,۸۱۸	۹,۹۶۱ –
۱۹۱۵	۱۰۷,۰۶۳	۱۰۳,۱۵۲	۳,۹۱۱ +
۱۹۱۶	۱۰۶,۲۹۸	۱۲۳,۰۴۰	۲۱,۷۴۲ –
۱۹۱۷	۱۱۰,۳۴۶	۱۲۹,۷۱۵	۱۹,۳۸۹ –
۱۹۱۸	۹۳,۰۰۷	۱۳۰,۷۹۲	۵۳,۲۸۵ –
۱۹۱۹	۶۶,۲۲۱	۴۲۹,۵۹۴	۳۰۳,۳۷۳ –
۱۹۲۰	۷۵,۳۰۲	۹۰,۶۵۹	۲۵,۳۵۷ –

باب ہفتم

حالتِ ازدواجی

۱۶۳۔ حوالۂ اعداد و شمار۔ امپیریل ٹیبل نمبر (۸) میں حالت کتخدائی کے متعلقہ اعداد و شمار بلحاظِ عمر جنس اور مذہب درج کئے گئے ہیں اور تین حصوں میں منقسم ہیں۔

حصۂ اول میں کُل آبادی ملک سرکارِ عالی کی مجموعی تقسیم بلحاظ مذہب دکھائی گئی ہے حصۂ دوم میں اسی قسم کی تفصیل بلحاظِ اضلاع درج کی گئی ہے۔

حصۂ سوم میں مماثلہ تفصیلات متعلقۂ بلدۂ حیدرآباد دئے گئے ہیں۔ امپیریل ٹیبل نمبر (۱۴) میں بعض منتخب ذاتوں۔ فرقوں۔ قوموں کی حالتِ کتخدائی کے متعلق اعداد و شمار ظاہر کئے گئے ہیں۔ اس باب کیساتھ پانچ تختہ جات ضمیمہ ملحق ہیں جنمیں حسب ذیل امور دکھائے گئے ہیں۔

(۱) ہر جنس اور مذہب کے ہزار نفوس کی تقسیم بلحاظ حالتِ کتخدائی خاص میعاد ہائے عمر پر باعتبار مردم شماری ہائے سابقہ۔

(۲) ہر جنس اور مذہب کے ہزار نفوس کی تقسیم بلحاظ حالت کتخدائی باعتبار عمر در ہر خطۂ ملک۔

(۳) ہر جنس اور مذہب کے دس ہزار نفوس کی تقسیم بلحاظِ خاص میعاد ہائے عمر و حالت کتخدائی۔

(۳ الف) متمدن اقوام قدیمہ سے ہر جنس کے دس ہزار نفوس کی تقسیم بلحاظ خاص میعاد ہائے عمر و حالتِ کتخدائی۔

(۴) بعض عمروں پر تناسب جنس بلحاظِ حالت کتخدائی و باعتبار مذاہب و خطہ ہائے ملک۔

(۵) چند منتخب ذاتوں کے ہر جنس کے ہزار نفوس کی تقسیم بعض عمروں پر بلحاظ حالتِ کتخدائی۔

۱۶۴۔ فحوائے باب۔ رپورٹ مردم شماری ہند اور رپورٹ ہائے مردم شماری صوبہ جات بابتہ سنہ ۱۹۱۱ء کے باب متعلقہ حالتِ کتخدائی میں ایک معتدبہ۔ مشرح اور پُر مغز بیان درج کیا گیا تھا جو باعتبار معاشرت بہت دلچسپ تھا لیکن اعداد و شمار کتخدائی سے کم تعلق رکھتا تھا۔ اسلئے کمشنر صاحب

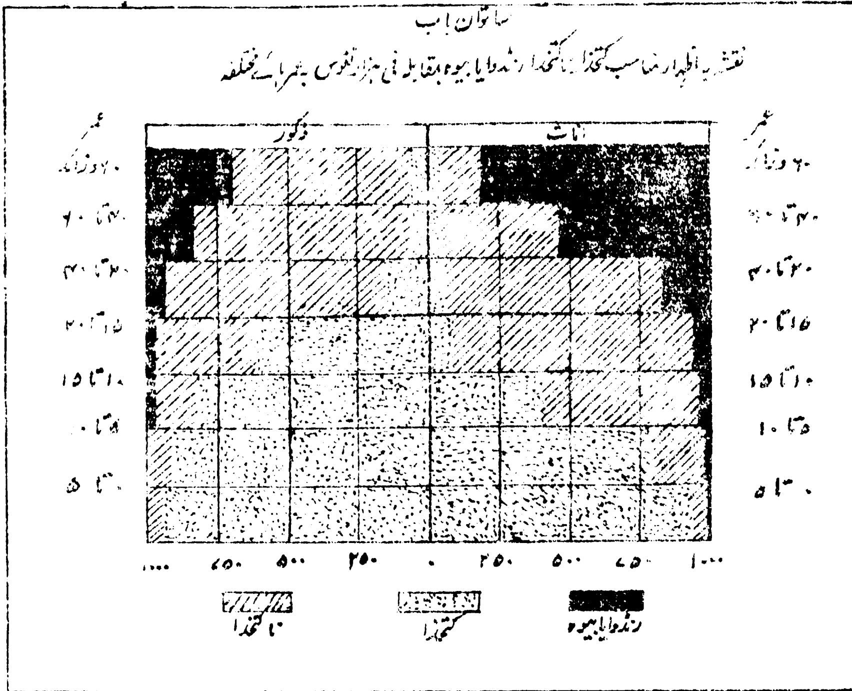
مردم شماری ہند نے اس وقت میں تجویز کی کہ "فی الوقت بحث کو اصولاً اعداد و شمار پر مبنی رکھا جائے اور اس موضوع کے ایسے پہلوؤں میں محدود رکھا جائے جو اعداد سے پیدا ہوتے ہوں یا بطور ایسے اثرات کے ان سے تعلق رکھتے ہوں جن سے تعبیرات یا تفاوتوں کی توضیح ہو سکتی ہو............ یہ فرض کر لینا چاہئے کہ ایسے مراسم اور طریقے جیسے کہ ایک شوہر کی کئی بیویاں ہونا ایک عورت کے کئی شوہر ہونا اور (BYHYPORGAMY) وغیرہ جو ہندوستان میں شادی سے تعلق رکھتے ہیں سب کو معلوم ہیں اور انکے متعلق کسی عام بیان کے اعادہ کی ضرورت نہیں"۔

۱۶۵۔ مطالب اعداد ۔ سب سے پہلے امر اہم یہ ہے کہ اعداد کے متعلق شمار کنندہ کے سوال اور تختہ جات مردم شماری میں درج شدہ جواب کی قطعیت کے لحاظ سے جو مطالب پیدا ہوتے ہیں انکا بیان کر دیا جائے ۔ تختہ جات شمار کے خانہ (۶) کی تکمیل کے لئے حسب ذیل ہدایات دئے گئے تھے "ہر شخص کے متعلق خواہ وہ شیر خوار یا بچہ یا بالغ ہو ناکتخدا ۔ کتخدا یا رنڈوا یا بیوہ درج کرو طلاق پائے ہوئے نفوس کو بطور بیوہ کے درج کرو ۔ طوائفوں اور خانگیوں کو ناکتخدا درج کرو"۔

یہ ہدایات کافی طور پر واضح تھے اور اس قیاس کے لئے کوئی وجہ معقول نہیں ہے کہ اس میں کسی طرح کی غلط فہمی ہوئی ہو ۔ پس جو اندراجات حالت کتخدائی کے متعلق ہوئے ہیں انکو صحت سے بعید نہیں سمجھا جا سکتا گو اس کا امکان ہے کہ بعض صورتوں میں جیسے کہ طوائفیں وغیرہ کی ہیں ناکتخدا عورتوں نے اپنے آپ کو کتخدا درج کرایا ہوگا۔

۱۶۶۔ اعداد و شمار کے خاص پہلو ۔ حالت کتخدائی کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ ممالک سرکار عالی کی ہر مذہب اور ہر عمر کی آبادی کے منجملہ تقریباً (۴۶) فیصد ذکور اور (۳۱) فیصد اناث ناکتخدا ہیں تقریباً ۴۸ فیصد ذکور اور ۵۰ فیصد اناث کتخدا ہیں ۔ اور ۷ فیصد مرد اور (۲۰) فیصد عورتیں بیوہ یا رنڈوے ہیں ۔ تختہ ضمیمہ نشان ۳ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ دونوں جنسوں کے ناکتخدا نفوس کا حصہ کثیر نہایت کم عمر اطفال پر مشتمل ہے ۔ انکے منجملہ ⅓ ربع سے زیادہ یعنی لڑکے (۱۵) سال سے کم عمر والے ہیں اور ⅘ کنواری لڑکیاں دس سال سے کم عمر والی ہیں ۔ شکل ذیل سے معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ عمر والے بہت کم لوگ بغیر شادی کے رہتے ہیں اور اگر ان لوگوں کی تعداد کو خارج

(شکل بر صفحہ ۲۰۷)



کردیا جائے جو کسی نہ کسی معذوری کی وجہ سے بہت کم تعلقات ازدواجی پیدا کرتے ہیں (مثلاً گداگر۔ طوائف۔ سنیاسی۔ اور درویش اور وہ لوگ جو کسی نقص جسمانی میں مبتلا ہوں) تو یہ معلوم ہوگا کہ ملک سرکار عالی میں کوئی شخص عملاً ناکتخدا نہیں ہے۔ اس لحاظ سے باشندگان ملک سرکار عالی کی ازدواجی حالت کم و بیش ہندوستان کے دوسرے حصوں کے مماثل ہے۔ یورپین ناظرین کے لئے ہندوستان کی یہ عمومیت کتخدائی ہی ایسی چیز ہے جو ہندوستانی اور مغربی یورپ کے تمدنی رسومات کا نہایت عجیب مابہ الامتیاز ہے لیکن جیسا کہ رپورٹ مردم شماری ہند بابتہ ۱۹۱۱ء میں بیان کیا جا چکا ہے "مغرب کے مصنوعی تمدنی اور معاشی حالات کا اقتضا ہے کہ وہاں شادی ناگزیر نہیں سمجھی جاتی۔ اور دور اندیشی اور دوسرے اغراض کی بناء پر بہت سے لوگ ناکتخدا رہتے ہیں۔ دنیا کے کل دوسرے حصوں میں شادی عیش و عشرت نہیں بلکہ مرد اور عورت دونوں کے لئے ناگزیر صورت سمجھی جاتی ہے" غرض کہ یورپ کا طرز نہ کہ ہندوستانی طریقہ فطرت کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ ہنود کے نزدیک شادی ایک مقدس مذہبی فرض ہے۔ اسلام بھی بنی نوع کی توفیر کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ دونوں قومیں چونکہ آبادی کا حصہ غالب ہیں اسلئے ایک بڑی حد تک دوسرے مذاہب کے متبعین پر بھی شادی کے

معاملہ میں اثر ڈالتی ہیں ۔

اعداد و شمار کا ایک دوسرا خاص پہلو نو عمری ہے جس میں شادی کر دیجاتی ہے بموجب تختہ مرتبہ سینڈ برگ جس کا حوالہ رپورٹ مردم شماری ہند سنہ ۱۹۱۱ء کے فقرہ ۳۲۷ میں دیا گیا ہے ۔ مغربی یورپ میں آبادی کے (۲۱۴۷) ذکور کے منجملہ صرف ایک مرد اور (۱۴۲) اناث کے منجملہ صرف ایک عورت کی شادی (۲۰) سالہ عمر سے پہلے ہوتی ہے ۔ اسکے برخلاف اس ملک کے اعداد و شمار (جو ہندوستان کے اور حصص کے اعداد سے کم و بیش مماثل ہیں) ظاہر کرتے ہیں کہ ہر (۹) مردوں کے منجملہ ایک اور ہر تین عورتوں کے منجملہ ایک کی شادی اس عمر سے پہلے ہی ہو جاتی ہے ۔

اعداد و شمار متعلقہ حالت کتخدائی کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ یہاں بیواؤں کا تناسب بہت زیادہ ہے ۔ رنڈوے کل آبادی ذکور کا صرف (۷) فیصد ہیں یہ تناسب دوسرے ممالک کے تناسب سے زیادہ فرق نہیں رکھتا ۔ اسکے برعکس بیواؤں کی تعداد نسبتاً بہت زیادہ ہے اور کل اناث کی تعداد کے لحاظ سے انکا تناسب (۲۰) فیصد پڑتا ہے ۔ اسکے مقابلہ میں مغربی یورپ میں صرف (۹) فیصد تناسب ہوتا ہے ۔ اگر عمر کا لحاظ کیا جائے تو یہ وسیع فرق اور زیادہ نمایاں ہوتا جاتا ہے ۔ مثلاً مغربی یورپ میں صرف (۷) فیصد بیوائیں ایسی ہیں جن کی عمر ۴۰ سال سے کم ہے تو ملک سرکار عالی میں (۳۱) فیصد ایسی ہیں جو اس سے بھی کم عمر والی ہیں کل بیواؤں کا (۳۴) فیصد حصہ (جن کی حقیقی تعداد ۳۵۲۴۵ ہے) ۱۵ سالہ عمر کے اندر ہے ۔ مغربی یورپ میں اس عمر میں کسی کی شادی تک نہیں ہوتی ۔ اس ملک میں اوائل عمر میں جو شادی کر دیجاتی ہے وہ فطرتاً بیواؤں کی زیادہ تعداد کی موجب ہوتی ہے ۔ اور چونکہ برہمنوں اور دوسرے ذاتوں میں (جو اس رسم کی اتباع محض تمدنی مرتبہ حاصل کرنیکے لئے عمل میں لاتے ہیں) بیوہ کی شادی ممنوع ہے ۔ اسلئے بیواؤں کی تعداد ہندو ذاتوں میں زیادہ بڑھی ہوئی ہے ۔ علاوہ بریں اگرچہ کہ مذہباً مسلمانوں پر ایسی کوئی بندش نہیں ہے لیکن وہ بھی (یا کم از کم انکے اعلیٰ طبقے) اس معاملہ میں ایک حد تک ہنود کے خیالات میں شریک معلوم ہوتے ہیں ۔

۱۶۷ ۔ **تفاوت بلحاظ مذہب** ۔ اس حد تک ممالک محروسہ کے جو اعداد درج ہوئے ہیں وہ مجموعی حیثیت رکھتے ہیں یعنی کل مذاہب اس میں شامل ہیں اب ایک مذہب کے متبعین کا مقابلہ دوسرے مذہب کے متبعین کے ساتھ بلحاظ حالت ازدواجی کیا جاتا ہے چونکہ ہنود آبادی کا حصہ کثیر ہیں اسلئے انکا تناسب مجموعی آبادی کے تناسب سے چنداں متفاوت نہیں ہے ۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں چند خاص مذاہب کے تناسب درج کئے گئے ہیں ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہنود میں شادی نہایت عام ہے جس کا نتیجہ یہ ہے

(تختہ برصفحہ حاشیہ)

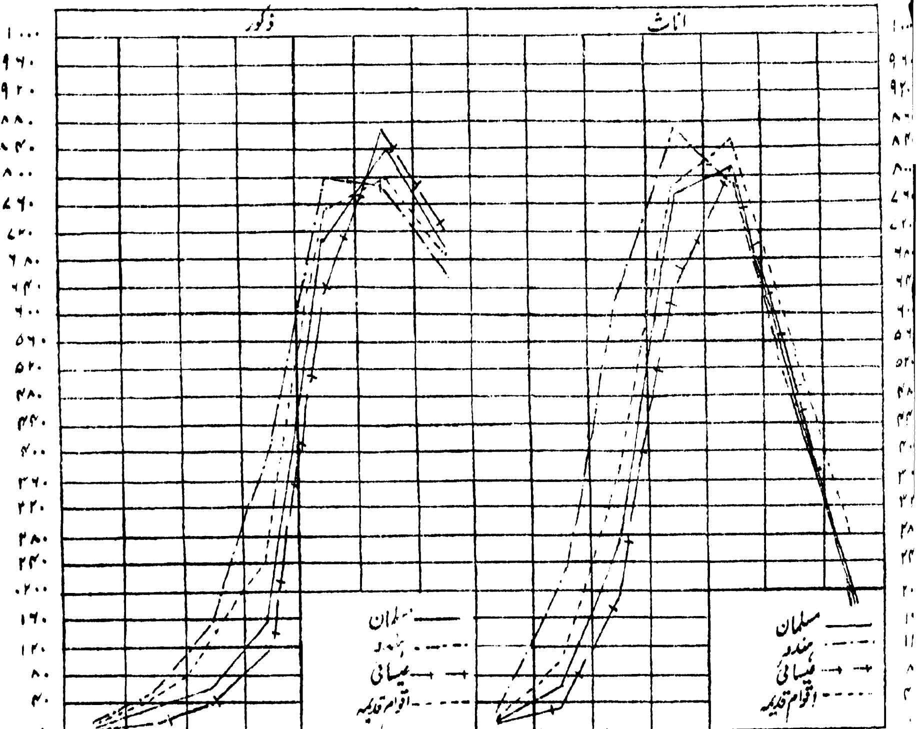
کہ ان میں ناکتخدا انفوس کا تناسب سب میں کم ہے۔

کتخدا انفوس کے لحاظ سے بہ اعتبار ذکور و اناث دونوں کے قوم عیسائی میں کمترین تناسب پایا جاتا ہے۔ بیوہ یا رنڈوے کے لحاظ سے نظر ڈالی جائے تو عیسائیوں میں رنڈوں کا تناسب نہایت کمترین ہے اور اقوام قدیمہ میں بیوگان کا تناسب بہت کم ہے لیکن ہنود میں بیوہ اور رنڈوے دونوں کا تناسب نہایت بڑھا ہوا ہے اہل ہنود میں جو کتخدا اور بیوہ یا رنڈووں کی تعداد کثیر پائی جاتی ہے وہ بلاشبہ ایک طرف اوائل عمری کی شادی اور دوسری طرف ممانعت عقد بیوگان کی بدولت ہے۔

مذہب	حالتِ ازدواجی فی ہزار					
	ذکور			اناث		
	ناکتخدا	کتخدا	رنڈوے	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ
جملہ مذاہب	۴۵۰	۴۷۶	۶۷	۳۰۹	۴۹۵	۱۹۶
ہندو	۴۴۴	۴۸۳	۶۹	۲۹۷	۵۰۳	۳۰۰
مسلمان	۵۰۷	۴۳۷	۵۶	۳۶۹	۴۴۱	۱۹۰
عیسائی	۵۶۹	۳۹۶	۳۵	۴۳۶	۴۲۰	۱۴۴
اقوام قدیمہ	۵۱۱	۴۳۶	۵۳	۴۱۱	۴۵۸	۱۳۱

مختلف مذاہب کے متبعین میں جو شادی شدہ ہیں ان کا فی ہزار تناسب ہر مدت عمر پر شکل ذیل میں دکھایا

(ساتواں باب) شکل ارتسامی بالظہار تناسب کتخدائی فی ہزار نفوس آبادی ہر ہر میعاد عمر درمیانی مذاہب مختلفہ



گیا ہے۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ۵ تا ۱۰۔ ۱۰ تا ۱۵۔ اور ۱۵ تا ۴۰ کی میعاد عمر میں کتخدا نفوس کا برترین تناسب ہنود کے ذکور اور اناث کو حاصل ہے۔ اسکے علاوہ پہلی مدت عمر (۰ تا ۵) میں بھی شادی شدہ نفوس میں ہندو اناث کا تناسب سب سے بڑھا ہوا ہے۔ تختہ ضمیمہ نشان (۲) سے اس امر کی مزید شہادت ملتی ہے کہ بمقابلہ ممالک سرکار عالی کی کل آبادی کی مجموعی حیثیت کے ہنود کی حالت کتخدائی بہ شادی کے متعلق ہندوستانی اعداد و شمار کے وہ تینوں خصوصی پہلو زیادہ نمایاں صورت میں موجود ہیں جنکا ذکر زیں قبل کیا جا چکا ہے۔ یعنی شادی کی عمومیت کم عمری جس میں شادی کر دیجاتی ہے اور بیوؤں کا کثیر تناسب۔ شکل مندرجہ بالا اور اس کے ماقبل کے تختہ سے معلوم ہو گا کہ ہنود کے تقابل کے لحاظ سے مسلمانوں میں نہ صرف کتخدا نفوس کا تناسب (ذکور اور اناث دونوں کے درمیان) کم ہے بلکہ رنڈوے اور بیواؤں کا تناسب بھی بہت قلیل ہے حقیقت یہ ہے کہ ہر ۱۰۰ ہندو مردوں میں ۱۵ تا ۴۰ کتخدا اور رنڈوے ہیں اور اسکے مماثل مسلمانوں کے اعداد علی الترتیب ۱۵۔ ۴۴ اور ۵ ہوتے ہیں۔ اناث کی صورت میں یہ فرق اور زیادہ نمایاں ہو جاتا ہے اور اعداد کا سلسلہ علی الترتیب ہنود کے لئے ۳۰۔ ۵۰ اور ۲۰ اور اہل اسلام کے لئے ۲۷۔ ۴۴ اور ۱۹ ہوتا ہے۔ عمر کے لحاظ سے دیکھا جائے تو ۰ تا ۵ اور ۵ تا ۱۰ میعاد عمر پر علی الترتیب فی ہزار ۱۳ اور ۷۰ کا تناسب ہندو ذکور میں پایا جاتا ہے اور مسلمانوں میں مماثلہ تناسب کم یعنی علی الترتیب ۱۰ اور ۳۵ ہے۔ اسکے بعد کی میعاد عمر ۱۰ تا ۱۵ میں اس سے زیادہ وسیع فرق ہے اور دونوں اقوام کا تناسب ۱۵۵ اور ۶۰ ہوتا ہے۔ ۱۵ تا ۴۰ سالہ مدت عمر میں بھی کتخدا ذکور کے اعتبار سے ہنود کا تناسب مسلمان ذکور کے تناسب کے مقابلہ میں معتد بہ طور پر بڑھا ہوا ہے اور دونوں کا درمیانی تفاوت ۱۲۳ ہنود کی موافقت میں ہے لیکن ۴۰ سالہ عمر سے اوپر مسلمانوں کا تناسب ہنود کے تناسب سے بڑھا ہوا ہے اور اضافہ کی مقدار ۴۱ فی ہزار ہوتی ہے کتخدا اناث کی صورت میں دونوں قوموں کے اعداد کا درمیانی انتشار نہایت نمایاں ہیں۔ اُن مسلمان لڑکیوں کا تناسب جنکی شادی (۵) سال کے اندر ہو گئی ہے ہنود کے مماثلہ تناسب کے مقابلہ میں نصف سے کچھ ہی زائد ہوتا ہے اور پانچ اور دس سال کی عمر میں صرف چوتھائی کے قریب رہ جاتا ہے۔ اسکے بعد کی میعاد عمر (۱۰ تا ۱۵) میں بھی مسلمانوں کا تناسب ہنود سے کمتر ہے یعنی تقریباً ½ لیکن ۱۵ اور ۴۰ سال کے درمیان دونوں تناسب ایک دوسرے کے قریب پہنچتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور ہنود کا تناسب مسلمانوں کے تناسب سے فی ہزار صرف ۸ زیادہ ہے۔ بیوہ اور رنڈوؤں کے لحاظ سے ہنود کا تناسب بالعموم مسلمانوں کے تناسب سے بڑھا ہوا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ۴۰ سال سے زائد عمر والے نفوس کے اعتبار سے ہنود میں ناکتخدا ذکور کا تناسب زیادہ ہے اور مسلمانوں

ہیں ناکتخدا اناث کا تناسب بڑھا ہوا ہے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ۱۵ تا ۴۰ میعاد عمر پر مسلمان بیواؤں کا تناسب ہندو بیواؤں کا نصف ہے۔ اور ۴۰ سالہ عمر سے اوپر دونوں تناسب عملاً ایک ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جو مسلمان عورتیں جوان عمری میں بیوہ ہو جاتی ہیں انکو دوبارہ شادی کر لینے میں اپنی ہندو بہنوں کے مقابلہ میں کم مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔

اقوام قدیمہ میں کتخدا ذکور کا تناسب تقریباً وہی ہے جو اہل اسلام کا ہے لیکن اول الذکر میں ناکتخدا ذکور کا تناسب بڑھا ہوا اور رنڈووں کا تناسب گھٹا ہوا ہے۔ اناث کے لحاظ سے دونوں اقوام کے تناسب میں معتدبہ فرق ہے۔ اہل اسلام میں فیصد اناث ۳۷ ناکتخدا ہیں تو اقوام قدیمہ میں ۴۱ ہیں کتخدا اور بیواؤں کا تناسب اول الذکر میں علی الترتیب ۴۴ اور ۱۹ ہے تو موخر الذکر میں ۴۶ اور ۱۳ ہے۔ غرضکہ اقوام قدیمہ میں یا کم از کم اسکے ان اوصاف میں جو ہنوز ہندو اثرات سے متاثر نہیں ہوئے۔ زن و مرد ہر دو بالعموم مسلمانوں کی عام عمر کتخدائی سے زیادہ عمر میں بیاہے جاتے ہیں۔ اسکا مزید ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ ۱۵ تا ۴۰ سالہ میعاد عمر پر مسلمانوں میں ۶۰ فیصد ذکور اور ۸۰ فیصد اناث شادی شدہ ہیں تو اقوام قدیمہ میں ۶۷ فیصد ذکور اور ۸۴ فیصد اناث کتخدا ہیں۔ مجموعی طور پر اقوام قدیمہ میں بیواؤں کا تناسب نہایت کم ہے جس وجہ یا تو انکی قلیل العمری ہے یا بیواؤں کی دوسری شادی کا رواج ہے۔

اب ہندو اقوام قدیمہ کے طرف متوجہ ہوں جن کی حالت ازدواجی اس دفعہ علیحدہ دکھائی گئی ہے (تختہ ضمیمہ نشان (۳) الف) تو معلوم ہوتا ہے کہ انہیں ناکتخدا ذکور و اناث دونوں کا تناسب ہنود کے مجموعی تناسب سے بالاتر ہے گو کہ دوسری اقوام کے مقابلہ میں بہت پست ہے شادی شدہ نفوس کے اعتبار سے ہندو اقوام قدیمہ ہنود سے مماثلت ظاہر کرتے ہیں اور انکے ذکور اور اناث کا تناسب دوسرے تمام اقوام کے مقابلہ میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ رنڈووں کے لحاظ سے انکے ذکور کا تناسب تقریباً وہی ہے جو ہنود کا ہے (گو کہ دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے) لیکن بیواؤں کے اعتبار سے ہنود اور اہل اسلام دونوں کے مقابلہ میں انکا تناسب بہت کم ہے اور اقوام قدیمہ اور عیسائیوں کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔

عیسائیوں کی صورت میں یہ بات ذہن نشین رکھنے کے قابل ہے کہ تبدیل مذہب کرنیوالوں کی ایک کثیر تعداد چونکہ ہنود کے طبقۂ اسفل سے حاصل ہوتی ہے اور ان میں اعلیٰ تمدنی مدارج رکھنے والی ذاتوں کے زیر اثر بچپن کی شادی رائج ہے۔ اسلئے عیسائی جماعت میں شامل ہونے سے پہلے ہی ان میں سے

اکثر کی شادی ہو جاتی ہے۔ اسکے برعکس جو لوگ داخل جماعت ہیں وہ مغربی تمدن کے عادات و مراسم اختیار کر لیتے ہیں اور بچپن کی شادی کا طریقہ ترک اور بیوہ کی شادی کی ممانعت موقوف کر دیتے ہیں۔ اگرچہ عیسائیوں میں بچپن کی شادی کی چند مثالیں درج تختہ جات ہوئی ہیں لیکن ان میں مجموعی طور پر بمقابلہ دوسرے مذاہب کے نا کتخدا کا تناسب بڑھا ہوا اور کتخدا کا تناسب گھٹا ہوا ہے۔ رنڈوؤں کے لحاظ سے بھی اُن کا تناسب نہایت کم ہے اور بیواؤں کے اعتبار سے صرف اقوام قدیمہ سے دوسرے درجہ پر ہیں جنکے اناث میں بیواؤں کا تناسب دوسرے تمام مذاہب کے متبعین سے بہت کم ہے۔ ۱۵ تا ۴۰ سالہ کتخدا اناث کا تناسب بھی دوسرے اقوام کے مقابلہ میں کمتر پڑتا ہے۔

۱۶۸۔ تفاوت بلحاظ مقام بلدہ حیدرآباد میں کل آبادی ذکور کا ۵۴ فیصد حصہ شادی شدہ ہے اور اناث میں ایک خفیف سی کمی کیساتھ کتخدائی کا تناسب پڑتا ہے یعنی ۴۴ فیصد تلنگانہ میں ذکور و اناث دونوں کا تناسب تقریباً یکساں ہے یعنی ۴۷ فیصد اسکے بالمقابل مرہٹواڑی میں علی الترتیب ۴۸ فیصد اور ۵۰ کا تناسب ہوتا ہے۔ خطہ موخر الذکر میں شادی شدہ کا جو زیادہ تناسب پایا جاتا ہے وہ فطرتاً زیادتی تناسب بیوگان کی جانب منجر ہوتا ہے۔ اس طرح سے رنڈوؤں کے اعتبار کرتے تلنگانہ میں فیصد ۵ کا تناسب ہے تو مرہٹواڑی میں ۸ فیصد سے کم نہیں ہے۔ دونوں خطوں میں بیواؤں کا تناسب تقریباً ایک ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں نسبتاً زیادہ کتخدا اناث اور بیوائیں فوت ہوئی ہیں۔ گزشتہ ابواب میں ایک سے زیادہ مرتبہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ سابقہ دہ سالہ دوران میں بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں طاعون کی زیادہ شدت ہوئی اور بار بار ہوتی رہی۔ اور چونکہ طاعون کا قرعۂ انتخاب زیادہ تر عورتوں پر پڑتا ہے۔ اسلئے رنڈوؤں کے تناسب میں جو زیادتی ہوئی ہے وہ غالباً اس وجہ سے پیدا ہوئی ہے مختلف میعاد ہائے عمر پر ان تناسبوں میں جو تفاوت پیدا ہوئے ہیں اور ۱۵ تا ۴۰ سال کی درمیانی عمروں (زمانہ بار آوری) میں رنڈوں اور بیواؤں کے جو مختلف تناسب رونما ہوئے ہیں اُن پر عنقریب بحث کی جائے گی۔

اب مختلف مذاہب پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر مذہب اور ہر جنس کے اعتبار سے شادی شدہ کا تناسب بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں زیادہ ہے۔ اور یہ بڑھا ہوا تناسب بجز آخری میعاد عمر (۴۰ و زائد) کے تمام میعاد ہائے عمر میں عام ہے۔ جیسا کہ تختہ ضمیمہ نشان ۲ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا۔ اس سلسلہ میں بعض خصوصیات قابل ذکر ہیں۔ ۰ تا ۵ میعاد عمر پر بھی کل اہم مذاہب میں شادی شدہ نفوس کا تناسب بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں بہت زیادہ ہے۔ اسکے بعد کی میعاد عمر (۵ تا ۱۰) میں نہایت نمایاں فرق

عیسائیوں اور اقوام قدیمہ میں ظاہر ہوتا ہے جو بلحاظ تعداد بمقابلہ مرہٹواڑی کے تلنگانہ میں زیادہ ہیں تلنگانہ کے عیسائیوں میں (۵) اور دس سال کی درمیانی عمروں میں ایک فیصد سے کم ذکور اور ۲ فیصد اناث کتخدائی کی حالت میں پائے جاتے ہیں اور مرہٹواڑی میں اسی کے مماثل تناسب ہر صورت میں ۹ تک بڑھا ہوا ہے اسی طرح ہر اقوام قدیمہ میں شادی شدہ ذکور و اناث معمرہ (۵ تا ۱۰) سال کا تناسب علی الترتیب ۲ اور ۷ فیصد تلنگانہ میں اور ۹ اور ۲۰ فیصد مرہٹواڑی میں ہے۔ اسکے بعد کی میعاد عمر (۱۰ تا ۱۵) میں تناسب کا انتشار اور بھی نمایاں ہوجاتا ہے۔ اس میعاد عمر میں ۱۱ فیصد ہنود ذکور اور ۶۰ فیصد ہنود اناث تلنگانہ میں بحالت کتخدائی ہیں تو مرہٹواڑی میں کم سے کم علی الترتیب ۱۲ فیصد اور ۶۴ فیصد ازدواج میں منسلک ہیں تلنگانہ کے مسلمانوں میں (۳) اور (۱۹) فیصد تناسب ہے اور اسکے بالمقابل مرہٹواڑی میں (۹) اور (۵۳) فیصد تناسب ہوتا ہے۔ اسی طرح پر عیسائیوں اور اقوام قدیمہ میں یہ تناسب علی الترتیب ۳ و ۱۶ اور ۸ و ۲۸ کا تلنگانہ میں اور ۸ و ۳۳ اور ۲۵ و ۵۸ کا مرہٹواڑی میں ہوتا ہے۔

۱۶۹ بچپن کی شادی۔ اس سلسلہ میں یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ لفظ "شادی" کا مفہوم ہندوستان میں وہ نہیں لیا جاتا جو یورپین ممالک میں لیا جاتا ہے بچپن کی شادی کا مطلب ہندوستان میں اس سے زیادہ نہیں ہوتا کہ وہ ایک ناقابل تنسیخ نسبت (منگنی) ہے۔ پس ایسی صورت میں ہمارے اعداد خصوصاً ادنیٰ میعاد ہائے عمر میں مغربی ممالک سے تقابل کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

تختۂ مندرجۂ حاشیہ میں ہر ایک اہم مذہب کے لحاظ سے علی الترتیب ۰ تا ۵ اور ۵ تا ۱۰ سالہ میعاد عمر پر ہر دو جنس کے فی ہزار آبادی میں شادی شدہ نفوس کا تناسب ظاہر کیا گیا ہے۔ اس سے واضح ہوگا کہ قوم عیسائی ان ابتدائی عمروں میں شادی کرنے کی بہت کم عادی ہے جیسا کہ زیر قبل ذکر ہوچکا ہے چند نفوس جو ان عمروں میں کتخدا ظاہر کیے گئے ہیں وہ بالعموم ایسے لوگ ہیں جو شادی کے بعد عیسائی جماعت میں داخل ہوئے اقوام قدیمہ کے بعد

تختۂ بااظہار تناسب شادی شدہ ہر جنس فی ہزار نفوس میعاد ہائے عمر ۰ تا ۵ و ۵ تا ۱۰ سال

مذہب	۰ تا ۵		۵ تا ۱۰	
	ذکور	اناث	ذکور	اناث
جملہ مذاہب	۱۳	۲۸	۴۶	۲۰۰
ہندو	۱۳	۲۹	۴۷	۲۲۱
مسلمان	۱۰	۱۶	۳۵	۵۹
اقوام قدیمہ	۲۲	۱۸	۴۴	۱۰۱
عیسائی	۶	۱۷	۹	۳۶

صغرسنی کی شادی کے لحاظ سے مسلمانوں کا درجہ آتا ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ماسوا بوہروں میمنوں وغیرہ کے جو بچپن کی شادی کے ہندوانہ طریقے سے بہت اثر پذیر ہیں بقیہ اہل اسلام بالعموم صرف عمر بلوغ پر شادی کرتے ہیں۔

اب دونوں خطہ ہائے قدرتی کے مماثل اعداد و شمار پر توجہ کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہنود کے اعتبار

سے تلنگانہ میں شادی شدہ ذکور و اناث مُعمرہ ۰ تا ۵ کا تناسب اُسی عمر کی جملہ آبادی کے فی ہزار نفوس میں علی الترتیب ۶ و ۱۳ کا ہوتا ہے اور مرہٹواڑی میں یہی تناسب ۲۱ و ۴۶ تک بڑھا ہوا ہے جس سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ بمقابلہ تلنگانہ کے ہنود کے مرہٹواڑی کے ہنود بچپن کی شادی کے زیادہ خوگر ہیں مرہٹواڑی کے ہنود کا (جو آبادی کا حصۂ غالب ہیں) بچپن کی شادی کی جانب زیادہ میلان اس خطہ کی دوسری قوموں میں بھی سرایت کر گیا ہے مُسلمان عیسائی اور اقوام قدیمہ سب کے سب ۰ تا ۵ و ۵ تا ۱۰ سالہ میعاد عمر میں کتخدا نفوس کا تناسب بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں معتدبہ طور پر زیادہ ظاہر کرتے ہیں۔

۷۰۔ ۱ وہ ذاتیں جو بچپن کی شادی کی بہت عادی ہیں۔ تختہ ضمیمہ نشان (۵) کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ بمقابلہ دوسرے مذاہب کے ہنود مجموعی حیثیت سے بچپن کی شادی کے زیادہ خوگر ہیں لیکن اس بارہ میں تیج ذاتیں اعلیٰ ذاتوں سے سبقت لیجاتی ہیں مثلاً شادی شدہ ذکور عمر ۰ تا ۵ کا سب سے ارفع تناسب (یعنی ۹۴ و ۶۴ فی ہزار) علی الترتیب کلال اور دھیڑوں میں پایا جاتا ہے تو برہمنوں میں ۴ فی ہزار ہے اور اسی میعاد عمر کا سب سے کمتر تناسب (فی ہزار ۳) کولیوں میں ہے۔ عورتوں کے لحاظ سے اسی میعاد عمر پر فی ہزار آبادی اناث ۶۸ کتخدا لڑکیوں کے تناسب کیساتھ ستار اسی مرتبہ اولین پر آتے ہیں۔ برہمنوں کا درجہ بہت بعد آتا ہے اگرچہ اُن کی شادی شدہ لڑکیوں کی تعداد شادی شدہ لڑکوں کی تعداد سے دگنی ہے۔ تختہ ضمیمہ نشان (۵) پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو جائیگا کہ جن ذاتوں میں اوائل عمری میں شادی شدہ ذکور کا تناسب نہایت زیادہ ہے وہ بالالتزام وہی ذاتیں نہیں ہوتیں جنہیں کتخدا اناث کا تناسب بھی اُسی قدر بڑھا ہوا ہو یا بالعکس۔ ہنود کی ۱۷ منتخب ذاتوں کے منجملہ جنکے متعلق حالت کتخدائی کے اعداد و شمار تختہ مذکورہ میں درج کیے گئے ہیں دو ذاتیں یعنی کومٹی اور سالے ایسی ہیں جنہیں ۵ سال سے کم عمر والوں میں دونوں جنس کے شادی شدہ نفوس کا تناسب مساوی ہے تو ۸ ذاتوں میں کتخدا اناث کا اور ۷ میں کتخدا ذکور کا تناسب بڑھا ہوا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس قدر نو عمری میں بمقابلہ لڑکوں کے لڑکیاں نسبتاً زیادہ بیاہی جاتی ہیں۔ اس کے بعد کی میعاد عمر (۵ تا ۱۲) میں بجز کومٹیوں کے کل ذاتوں میں کتخدا اناث کا تناسب ذکور کے تناسب سے بڑھا ہوا ہے لیکن اس بارہ میں کومٹی قابل مباحثہ نہیں ہیں کیونکہ بدقسمتی سے اس ذات میں شادی شدہ لڑکوں کے مقابلہ میں شادی شدہ لڑکیوں کا کمتر تناسب بیواؤں کے بالاتر تناسب کی وجہ سے پیدا ہوا ہے حقیقت یہ ہے کہ ہندو ذاتوں کے منجملہ اسی ذات میں بیواؤں کا تناسب اس میعاد عمر میں سب سے بڑھا ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ قابل ذکر ہے کہ جن ادنیٰ ذاتوں میں بچپن کی شادی رائج ہے اُن میں اعلیٰ ذاتوں کے خلاف بیواؤں کی دوبارہ شادی جائز رکھی جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اونچی عمر والی

میعادوں میں پنج ذاتوں میں بیواؤں کا تناسب بمقابلہ اعلیٰ ذاتوں کے نسبتاً گھٹا ہوا ہے۔

اب دوسرے مذاہب کے اعداد و شمار کی طرف توجہ کیجائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں بچپن کی شادی زیادہ تر مغل قوم میں ہوتی ہے اور انکے شادی شدہ ذکور و اناث عمرہ اندرون پنج سالہ کا تناسب فی ہزار نفوس علی الترتیب ۱۴ و ۷۴ ہوتا ہے۔ بقیہ کے منجملہ شیوخ اور سادات میں اندرون پنجسالہ عمر پر بمقابلہ ذکور کے اناث میں شادی شدہ زیادہ ہیں اور پٹھانوں میں بمقابلہ اناث کے ذکور میں اس خورد سالی میں زیادہ شادی شدہ نفوس ہیں۔ ۲۰ تا ۴۰ سالہ میعاد عمر میں یہ مسلم قومیں بیوہ اور رنڈوا دونوں حیثیتوں سے اکثر ذات ہائے ہنود کے مقابلہ میں کمتر تناسب ظاہر کرتی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیواؤں کی شادی مسلمانوں میں بمقابلہ ہنود کے زیادہ عام ہے۔ یہاں اس کا اعادہ بے محل نہیں ہے کہ کوئی ہندو اعلیٰ ذات بیوہ کی شادی جائز نہیں رکھتی اور بعض اوسط درجہ کی ذاتیں بھی بیوہ کی شادی کی ممانعت کو طرۂ امتیاز و معیار اور تمدنی مدارج میں بالاتر مرتبہ حاصل کرنیکا پروانہ سمجھتی ہیں پس قابل تزویج اناث کی یہ جبری بیوگی بالغ العمری رنڈوؤں کو مجبور کرتی ہے کہ اپنی بیویاں نوعمر عورتوں میں سے منتخب کریں بالفاظ دیگر اس کا مطلب یہ ہے کہ خاوند اور بیوی میں عمر کا بہت تفاوت ہوتا ہے اور فطرتاً بیوی خاوند کے بعد عرصہ دراز تک اکثر زندہ رہتی ہے اور جن ذاتوں میں بیوہ کی شادی کا رواج نہیں ہے ان میں بیواؤں کی تعداد کے ازدیاد کا باعث ہوتی ہے۔ یہ بات صاف طور پر ۱۰ تا ۱۵ سالہ میعاد عمر پر بیواؤں کے اعداد و شمار سے عیاں ہوجاتی ہے۔

اس میعاد عمر میں مجموعی طور پر ہنود میں فی ہزار اناث ۳۷ بیواؤں کا تناسب پایا جاتا ہے اور اس کے مقابلہ میں اہل اسلام۔ عیسائی اور اقوام قدیمہ میں علی الترتیب ۱۶-۱۰-۱۳ کا تناسب پڑتا ہے عیسائیوں میں ۱۲ سال سے کم عمر میں بہت کم اور اندرون پنجسال اس سے بھی شاذ بیاہے جاتے ہیں۔ ان عمروں کے جو لوگ عیسائیوں میں شادی شدہ درج ہوئے ہیں وہ بالضرور نئے عیسائی ہونگے جو شادی کے بعد مذہب عیسوی میں داخل ہوئے۔ بیوہ اور رنڈوؤں کا تناسب بھی بالعموم ہنود اور مسلمانوں سے بہت کم ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس قوم میں بالغ العمری کی شادی جزئیہ نہیں بلکہ کلیہ قاعدہ ہے گونڈ اور لمباڑی کے متعلق تفصیل اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ ایک حد تک وہ بھی بچپن کی شادی کے خوگر ہیں۔ رپورٹ مردم شماری ہند بابتہ ۱۹۱۱ء میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ "اس خیال کو ہارٹلینڈ نے غلط ثابت کردیا ہے کہ قدیمی انسان بچپن کی شادی سے واقف نہ تھا۔ اس نے متعدد مثالیں پیش کی ہیں کہ اس کا وجود آسٹریلیا۔ آفریقہ اور دنیا کے دوسرے حصص کے قدیم قوموں میں پایا جاتا ہے"۔ اس ملک کے اقوام قدیمہ کے متعلقہ اعداد ہارٹلینڈ کی گونہ تائید کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ گونڈ اور لمباڑوں میں اندرون پنجسالہ عمر میں نہ صرف شادی شدگان

کا تناسب بڑھا ہوا ہے بلکہ اِس خورد سالی میں بمقابلہ اناث کے شادی شدہ ذکور کا تناسب ارفع ہے۔ اِس میعاد عمر (۱۰ تا ۱۵) پر بیوہ اور رنڈوے دونوں حیثیت سے بمقابلہ لمباڑوں کے گونڈوں میں تناسب بڑھا ہوا ہے۔ اگرچیکہ دونوں قوموں کے اعتبار سے بمقابلہ اکثر منتخب ذاتہائے ہنود اور اقوام اہل اسلام اور دیسی عیسائیوں کے یہ تناسب کمتر ہے۔ اس سے صاف طور پر واضح ہوتا ہے کہ ان قدیمی قوموں میں بیواؤں کی شادی کے متعلق بہت کم اعتراض ہوتا ہے۔

۱۷۱۔ **مختلف مردم شماریوں کے اعتبار سے اوائل عمری کی شادی**۔ مردم شماری حالیہ کے اعداد و شمار کا سابقہ مردم شماریوں کے اعداد و شمار سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ شادی کی عمر بڑھانے کے متعلق کوئی اصلاح نہیں ہوئی۔ پانچ سال سے کم عمر والے شادی شدہ نفوس کا تناسب فی ہزار مجموعی طور پر ملک سرکار عالی کے لئے بلحاظ ذکور ۱۸۹۱ء میں (۷) تھا اور ۱۹۲۱ء میں (۱۳) ہوگیا اور بلحاظ اناث ۲۲ سے ۲۸ ہوگیا۔ ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں اول الذکر کا تناسب ۱۰ سے ۱۳ ہوگیا تو موخر الذکر کا تناسب ۲۸ پر قائم رہا۔ ہنود کے لحاظ سے اگرچیکہ باعتبار اناث کے تناسب ۳۱ سے گھٹ کر ۲۹ فی ہزار ہوگیا لیکن سابقہ مردم شماریوں سے پھر بھی زیادہ ہے۔ دوسرے مذاہب کے اعتبار سے بھی تناسب میں کوئی کمی نہیں آئی یا بالفاظ دیگر بچپن کی شادی کے خلاف مصلحین تمدن کے پند و نصائح اِس ملک میں بہت کم بار آور ہوئے اور بچپن کی شادی اُسی پیمانہ پر رائج ہے جس طرح تیس سال قبل تھی۔

مذہب		۱۸۹۱ء	۱۹۰۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء
تناسب شادی شدگان فی ہزار نفوس معمرہ اندرون پنج سالہ					
جملہ مذاہب	ذکور	۷	۱۳	۱۰	۱۳
	اناث	۲۲	۲۱	۲۸	۲۸
ہندو	ذکور	۷	۱۳	۱۱	۱۳
	اناث	۲۳	۲۲	۳۱	۲۹
مسلمان	ذکور	۶	۲	۳	۱۰
	اناث	۱۱	۴	۴	۱۶
اقوام قدیمہ	ذکور	۱۶	۱۲	۸	۲۲
	اناث	۲۰	۱۳	۱۶	۱۸
عیسائی	ذکور	۴	۲	۵	۶
	اناث	۱۰	۴	۸	۱۷

۱۷۲۔ **تناسب بیوگان معمرہ ۱۵ تا ۴۰**۔ مجموعی طور پر ملک سرکار عالی میں کم سے کم ۱۴ فیصد اناث معمرہ ۱۵ تا ۴۰ بیوہ ہیں۔ ہنود کے لحاظ سے تناسب ۱۵ کا اور اہلِ اسلام کے لحاظ سے ۱۲ کا ہوتا ہے عیسائیوں اور اقوام قدیمہ میں یہ تناسب گھٹے ہوئے یعنی ۱۱ و ۹ فیصد ہیں۔ دونوں خطہ ہائے قدرتی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ لیکن عیسائیوں اور اقوام قدیمہ میں مرہٹواڑی کے مقابلہ میں تلنگانہ کا تناسب کمتر ہے۔ اس کا ذکر پیش قبل ہوچکا ہے کہ جو قومیں بیوہ کے نکاح کی حمایت کرتی ہیں ان میں بمقابلہ ان اقوام کے جو ایسی شادی کی ممانعت کرتی ہیں بیواؤں کی تعداد کمتر ہوتی ہے۔

تختۂ مندرجۂ حاشیہ میں سابقہ دو مردم شماریوں کے لحاظ سے ہر مذہب کی ان بیواؤں کا تناسب

ظاہر کیا گیا ہے جو باعتبار عمر صلاحیت اولاد رکھتی ہیں۔

تعداد بیوگان فی ہزار اناث معمرہ (۱۵ تا ۴۰)		
مذہب	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء
جملہ مذاہب	۹۸	۱۴۳
ہندو	۱۰۱	۱۴۷
مسلمان	۸۴	۱۲۴
اقوام قدیمہ	۴۷	۸۸
عیسائی	۵۹	۱۰۶

گزشتہ دس سال کے مقابلہ میں ہر مذہب کے اعداد بڑھے ہوئے ہیں، اور انکو کاملاً شادی بیوگان کے مخالفانہ تعصب پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ زمانہ قحط سے بھی زیادہ گراں نرخ ماکولات کی وجہ سے جو خطرناک معاشی حالات پیدا ہوئے اور گزشتہ دہ سالہ زمانہ کے کثیر حصہ میں طاعون کی جو اشاعت رہی اور جس کا بلدہ میں تین دفعہ حملہ ہوا اور انفلوئنزا نے جو تباہی مچائی یہ سب امور بیواؤں کی تعداد بڑھانے میں کچھ کم موثر نہیں ہوئے۔

فی ہزار اناث تعداد بیوگان میں بھی ۱۹۲ (سنہ ۱۸۸۱ء) سے ۱۹۶ (سنہ ۱۹۲۱ء) تک اضافہ ہوا۔ چونکہ قحط بمقابلہ عورتوں کے مردوں پر زیادہ اثر کرتا ہے۔ اسلئے سنہ ۱۸۹۹ء اور سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط نے سنہ ۱۹۰۱ء میں بیواؤں کے تناسب کو بڑھا دیا۔ لیکن سنہ ۱۹۰۱ء تا سنہ ۱۹۱۱ء کے دہ سالہ عرصہ میں جب بہتر حالات شائع رہے تو انکے تناسب میں فی ہزار ۱۷۶ تک انحطاط ہو گیا جو سنہ ۱۸۹۱ء اور سنہ ۱۹۰۱ء کے تناسب سے بھی بہت کم ہے۔ پھر سابقہ دس سال کے تباہ کن حالات نے بیواؤں کی تعداد کو ۱۹۶ تک بڑھا دیا اور یہ بیش از بیش تناسب ہے، جو اب تک حاصل ہوا ہے۔ ہنود کی بیواؤں کے حالات میں جو تفاوت رونما ہوئے ہیں وہ مجموعی آبادی کے تفاوت کے پہلو بہ پہلو ہیں۔ اقوام قدیمہ اور اہل اسلام کے لحاظ سے فی ہزار آبادی اناث تعداد بیوگان سنہ ۱۹۱۱ء میں سب سے کم تھی۔ مسلمانوں کے اعتبار سب سے زیادہ تناسب سنہ ۱۸۸۱ء میں اور یہ اعتبار اقوام قدیمہ کے سنہ ۱۹۰۱ء میں تھا۔ سنہ ۱۹۲۱ء کے اعداد ان صورتوں میں اسکے بعد ہی کا درجہ رکھتے ہیں۔ عیسائیوں کے لحاظ سے انکی بیواؤں کا سب سے بلند تر تناسب سنہ ۱۹۲۱ء میں پایا جاتا ہے جس کی وجہ بلاشبہ وہ نئے عیسائی ہیں جو ہندوؤں کی ایسی نیچ ذاتوں سے داخل ہوئے ہیں جن میں بچپن کی شادی کا رواج تھا اور جن کے ذکور کی تعداد اثرات قحط سے بہت گھٹی ہوئی تھی فقط

ذیلی تختہ ۱۔ ہر جنس کے ایک ہزار افراد کی تقسیم بلحاظ معاشرتی حالت مذہب اور درمیانی مدارج عمر گذشتہ پانچ مردم شماریوں کے اعداد میں

مذہب، جنس و عمر	ناکتخدا					کتخدا					بیوہ یا رنڈوا				
	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
تمام مذاہب															
ذکور	۴۶۷	۴۴۵	۴۵۹	۴۳۸	۴۴۸	۴۶۷	۵۱۴	۴۸۹	۵۲۱	۵۰۵	۶۶	۴۱	۵۲	۴۱	۴۷
۰ تا ۵	۹۸۶	۹۹۰	۹۸۸	۹۹۳	۹۷۲	۱۳	۱۰	۱۲	۷	۲۷	۱	...	...	...	۱
۵ تا ۱۰	۹۴۹	۹۶۰	۹۵۹	۹۶۴		۴۶	۳۸	۳۸	۳۵		۵	۲	۳	۱	
۱۰ تا ۱۵	۸۴۵	۸۳۹	۸۵۷	۸۱۵	۸۲۳	۱۴۵	۱۵۶	۱۳۳	۱۸۰	۱۷۰	۱۰	۵	۱۰	۵	۷
۱۵ تا ۲۰	۶۱۹	۵۹۳	۶۳۱	۵۳۶	۵۶۳	۳۶۲	۳۹۸	۳۵۰	۴۵۴	۴۲۰	۱۹	۹	۱۹	۱۰	۱۷
۲۰ تا ۴۰	۱۵۶	۱۳۶	۱۴۹	۱۱۳	۱۳۴	۷۸۴	۸۳۵	۸۰۹	۸۵۷	۸۲۲	۶۰	۲۹	۴۲	۳۰	۴۴
۴۰ تا ۶۰	۴۹	۴۱	۴۴	۲۳	۳۲	۷۹۶	۸۶۴	۸۳۳	۸۷۶	۸۵۵	۱۵۵	۹۵	۱۲۳	۱۰۱	۱۱۳
۶۰ اور زائد از ۶۰	۴۱	۲۷	۳۶	۲۱	۲۵	۶۷۲	۷۳۴	۷۰۳	۷۲۳	۷۳۷	۲۸۷	۲۳۹	۲۶۱	۲۵۶	۲۳۸
اناث	۳۰۹	۲۹۵	۳۱۲	۲۹۳	۲۸۷	۴۹۵	۵۳۸	۴۹۹	۵۲۷	۵۲۱	۱۹۶	۱۶۷	۱۸۹	۱۸۰	۱۹۲
۰ تا ۵	۹۶۰	۹۷۱	۹۷۷	۹۷۷	۸۶۷	۲۸	۲۸	۲۱	۲۲	۱۲۹	۱۲	۱	۲	۱	۴
۵ تا ۱۰	۷۸۸	۷۷۵	۸۱۰	۷۶۱		۲۰۰	۲۱۹	۱۷۹	۲۳۴		۱۲	۶	۱۱	۵	
۱۰ تا ۱۵	۳۹۶	۳۲۴	۴۰۳	۲۸۱	۲۰۷	۵۷۰	۶۵۸	۵۶۴	۶۹۹	۷۶۵	۳۴	۱۸	۳۳	۲۰	۲۸
۱۵ تا ۲۰	۹۴	۷۵	۱۱۷	۵۶	۷۱	۸۵۲	۸۹۶	۸۳۱	۹۱۵	۸۸۰	۵۴	۲۹	۵۲	۲۹	۴۹
۲۰ تا ۴۰	۳۶	۲۷	۸۳	۲۰	۲۳	۸۰۱	۸۵۹	۷۶۹	۸۵۸	۸۱۸	۱۶۳	۱۱۴	۱۴۸	۱۲۲	۱۵۹
۴۰ تا ۶۰	۲۴	۱۹	۲۸	۱۵	۱۲	۴۶۴	۴۷۰	۴۵۶	۳۸۴	۴۴۷	۵۱۲	۵۱۱	۵۱۶	۶۰۱	۵۴۱
۶۰ اور زائد از ۶۰	۲۴	۱۸	۲۱	۱۲	۹	۱۸۰	۱۳۲	۱۷۱	۱۱۱	۱۴۰	۷۹۶	۸۵۰	۸۰۸	۸۷۷	۸۵۱
ہندو															
ذکور	۴۴۸	۴۳۶	۴۵۳	۴۳۲	۴۴۳	۴۸۳	۵۲۳	۴۹۴	۵۲۶	۵۱۰	۶۹	۴۱	۵۳	۴۲	۴۷
۰ تا ۵	۹۸۶	۹۸۹	۹۸۷	۹۹۳	۹۷۲	۱۳	۱۱	۱۳	۷	۲۷	۱	...	...	...	۱
۵ تا ۱۰	۹۴۷	۹۵۷	۹۵۹	۹۶۲		۴۷	۴۱	۳۸	۳۶		۶	۲	۳	۲	
۱۰ تا ۱۵	۸۳۳	۸۳۴	۸۴۸	۸۰۳	۸۱۵	۱۵۶	۱۶۰	۱۴۱	۱۹۱	۱۷۸	۱۱	۶	۱۱	۶	۷
۱۵ تا ۲۰	۵۸۸	۵۵۸	۶۰۷	۵۰۶	۵۴۱	۳۹۲	۴۳۲	۳۷۳	۴۸۳	۴۴۲	۲۰	۱۰	۲۰	۱۱	۱۷
۲۰ تا ۴۰	۱۴۱	۱۱۷	۱۳۴	۹۸	۱۲۱	۷۹۷	۸۵۳	۸۱۹	۸۷۲	۸۳۵	۶۲	۳۰	۴۷	۳۰	۴۴
۴۰ تا ۶۰	۴۹	۲۹	۴۳	۲۱	۲۹	۷۹۱	۸۷۳	۸۳۲	۸۷۷	۸۵۷	۱۶۰	۹۸	۱۲۵	۱۰۲	۱۱۴
۶۰ اور زائد از ۶۰	۴۲	۲۶	۳۴	۱۹	۲۳	۶۶۷	۷۳۰	۶۹۹	۷۲۲	۷۳۶	۲۹۱	۲۴۴	۲۶۷	۲۵۹	۲۴۱
اناث	۲۹۷	۲۸۴	۳۰۶	۲۸۸	۲۸۱	۵۰۳	۵۴۷	۵۰۴	۵۴۳	۵۲۶	۲۰۰	۱۶۹	۱۹۰	۱۶۹	۱۹۳
۰ تا ۵	۹۶۹	۹۶۸	۹۷۵	۹۷۶	۸۶۲	۲۹	۳۱	۲۲	۲۳	۱۳۴	۲	۱	۳	۱	۴
۵ تا ۱۰	۷۶۹	۷۷۱	۷۹۵	۷۴۳		۲۲۱	۲۲۲	۱۹۳	۲۵۲		۱۰	۷	۱۲	۵	
۱۰ تا ۱۵	۳۴۷	۲۷۰	۳۶۷	۲۲۳	۲۷۳	۶۱۷	۷۱۱	۵۹۸	۷۵۸	۶۹۸	۳۶	۱۹	۳۵	۱۹	۲۹
۱۵ تا ۲۰	۷۵	۵۴	۱۰۲	۴۴	۶۳	۸۶۸	۹۱۵	۸۴۳	۹۲۶	۸۸۷	۵۷	۳۱	۵۵	۳۰	۵۰
۲۰ تا ۴۰	۳۵	۲۵	۷۵	۱۸	۲۱	۷۹۳	۸۵۸	۷۷۵	۸۵۹	۸۱۹	۱۷۲	۱۱۷	۱۵۰	۱۲۳	۱۶۰
۴۰ تا ۶۰	۲۳	۱۹	۲۸	۱۵	۱۳	۴۶۰	۴۶۴	۴۵۵	۵۲۳	۴۴۶	۵۱۷	۵۱۷	۵۱۷	۴۶۲	۵۴۱
۶۰ اور زائد از ۶۰	۲۳	۱۷	۲۰	۱۱	۸	۱۷۹	۱۲۹	۱۶۶	۱۱۰	۱۳۸	۷۹۸	۸۵۴	۸۱۴	۸۷۹	۸۵۴
مسلمان															
ذکور	۵۰۷	۴۹۹	۵۰۷	۴۸۹	۴۸۸	۴۳۷	۴۶۴	۴۴۸	۴۷۲	۴۶۷	۵۶	۳۷	۴۵	۳۹	۴۵
۰ تا ۵	۹۸۸	۹۹۷	۹۹۸	۹۹۲	۹۷۳	۱۰	۳	۲	۶	۲۶	۲	...	...	۲	۱
۵ تا ۱۰	۹۶۳	۹۸۲	۹۶۳	۹۸۱		۳۵	۱۶	۳۵	۱۷		۲	۲	۲	۲	۱
۱۰ تا ۱۵	۹۳۶	۹۳۵	۹۳۷	۹۳۰	۹۰۸	۶۰	۶۱	۶۰	۶۷	۸۸	۴	۴	۳	۳	۴
۱۵ تا ۲۰	۸۲۷	۸۲۱	۸۲۹	۷۸۹	۷۵۸	۱۶۴	۱۷۵	۱۶۳	۲۰۶	۲۳۲	۹	۴	۸	۵	۱۰
۲۰ تا ۴۰	۲۵۱	۲۴۸	۲۶۲	۳۲۸	۲۴۴	۶۹۹	۷۲۷	۷۰۰	۶۴۷	۷۱۵	۵۰	۲۵	۳۸	۲۵	۴۱
۴۰ تا ۶۰	۳۹	۴۱	۵۴	۳۸	۵۶	۸۳۶	۸۹۱	۸۴۳	۸۷۴	۸۴۳	۱۲۵	۶۸	۱۰۳	۸۸	۱۰۱
۶۰ اور زائد از ۶۰	۳۷	۳۱	۴۵	۲۹	۴۱	۶۰۵	۶۵۸	۶۳۴	۶۳۶	۶۴۶	۳۵۸	۳۱۱	۳۲۱	۳۳۵	۳۱۳

ذیلی تختہ ا۔ ہر جنس کے ایک ہزار افراد کی تقسیم بلحاظ معاشرتی حالت، مذہب اور درمیانی مدارج عمر گذشتہ پانچ مردم شماری کے اعداد درج ہیں

مذہب، جنس و عمر	ناکتخدا					کتخدا					بیوہ یا رنڈوا				
	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
مسلمان															
اناث	۳۶۹	۳۵۰	۳۶۵	۳۴۰	۳۴۲	۴۴۱	۴۸۹	۴۵۷	۴۷۶	۴۶۶	۱۹۰	۱۶۱	۱۷۸	۱۸۴	۱۹۲
۰ تا ۵	۹۸۰	۹۹۶	۹۹۶	۹۸۷	۹۴۰	۱۲	۴	۴	۱۱	۵۷	۴	...	...	۲	۳
۵ تا ۱۰	۹۳۴	۹۴۵	۹۱۸	۹۲۴		۵۹	۵۱	۷۴	۷۲		۷	۴	۸	۴	
۱۰ تا ۱۵	۷۱۲	۶۶۴	۶۹۳	۵۹۰	۵۸۴	۲۷۲	۳۲۵	۲۸۹	۴۰۳	۳۹۹	۱۶	۱۱	۱۸	۸	۱۷
۱۵ تا ۲۰	۱۹۲	۲۱۴	۲۲۸	۱۵۷	۱۶۱	۷۷۴	۷۶۸	۷۳۵	۸۲۰	۷۸۸	۳۴	۱۸	۳۷	۲۳	۴۱
۲۰ تا ۴۰	۴۵	۳۱	۶۳	۳۶	۴۴	۸۱۰	۸۵۹	۸۱۶	۸۴۷	۸۰۱	۱۴۵	۱۰۰	۱۲۱	۱۱۷	۱۵۵
۴۰ تا ۶۰	۲۸	۲۰	۳۰	۱۸	۲۰	۴۶۷	۴۹۶	۴۵۹	۴۵۲	۴۵۰	۵۰۵	۴۸۴	۵۱۱	۵۳۰	۵۳۰
۶۰ اور زائد از ۶۰	۲۶	۸۱	۳۱	۱۵	۲۳	۱۷۴	۱۴۴	۲۹۷	۱۱۹	۱۵۸	۸۰۰	۸۳۸	۶۷۲	۸۶۶	۸۱۹
جین															
ذکور	۴۴۶	۴۴۸	۴۴۲	۴۱۸	۳۸۲	۴۵۰	۴۶۸	۴۸۷	۵۰۸	۵۲۴	۱۰۴	۸۴	۷۱	۷۴	۹۴
۰ تا ۵	۹۸۱	۹۶۴	۹۸۰	۹۸۸	۹۵۵	۱۷	۳۵	۱۷	۹	۴۳	۲	۱	۳	۳	۲
۵ تا ۱۰	۹۴۶	۹۴۷	۹۶۱	۹۶۵		۴۶	۵۰	۳۶	۳۳		۸	۳	۳	۲	
۱۰ تا ۱۵	۸۴۵	۸۶۰	۸۴۸	۸۰۹	۷۷۷	۱۴۰	۱۳۱	۱۳۹	۱۷	۲۰۶	۱۵	۹	۱۳	۱۲	۱۷
۱۵ تا ۲۰	۵۹۱	۵۸۲	۵۹۸	۵۷۲	۶۱۸	۳۸۹	۴۰۹	۳۸۴	۴۰۰	۳۵۳	۲۰	۹	۱۸	۲۱	۲۹
۲۰ تا ۴۰	۲۱۱	۲۳۶	۲۱۴	۱۸۸	۱۶۳	۷۱۰	۷۰۵	۷۳۵	۷۶۱	۷۷۷	۷۹	۵۹	۵۱	۵۱	۶۰
۴۰ تا ۶۰	۸۱	۸۵	۷۸	۷۱	۴۶	۶۷۵	۷۱۹	۷۶۱	۷۵۲	۷۶۲	۲۴۴	۱۹۶	۱۶۱	۱۷۷	۱۹۲
۶۰ اور زائد از ۶۰	۷۵	۷۸	۵۷	۴۷	۱۵	۵۱۶	۵۵۴	۵۸۹	۵۸۴	۴۷۰	۴۰۹	۳۶۸	۳۵۴	۳۶۹	۵۱۵
اناث	۲۸۶	۲۷۸	۲۵۹	۲۶۲	۲۳۰	۴۹۶	۵۱۸	۵۴۱	۵۴۳	۵۵۷	۲۱۸	۲۰۴	۲۰۰	۱۹۵	۲۱۳
۰ تا ۵	۹۶۱	۹۷۳	۹۶۹	۹۷۷	۸۱۷	۳۶	۳۰	۲۶	۲۱	۱۶۷	۳	۷	۵	۲	۸
۵ تا ۱۰	۸۰۵	۸۲۲	۷۹۱	۷۸۳		۱۸۱	۱۶۰	۱۹۸	۲۰۸		۱۴	۸	۱۱	۹	
۱۰ تا ۱۵	۳۶۱	۳۶۷	۳۵۹	۳۱۲	۲۵۰	۶۰۴	۶۳۰	۶۲۰	۶۷۵	۷۱۶	۳۵	۱۴	۲۱	۱۳	۳۴
۱۵ تا ۲۰	۸۰	۴۰	۱۸	۲۶	۶۰	۸۶۵	۹۲۲	۹۳۱	۹۳۶	۸۹۷	۵۵	۳۷	۵۱	۳۸	۴۳
۲۰ تا ۴۰	۶۱	۲۰	۲۱	۱۱	۴۸	۷۷۳	۸۲۶	۸۳۰	۸۵۹	۸۳۰	۱۶۶	۱۵۱	۱۴۹	۱۳۰	۱۲۲
۴۰ تا ۶۰	۲۲	۱۳	۹	۵	۹	۴۱۱	۴۳۱	۴۳۷	۴۵۳	۵۱۲	۵۶۷	۵۵۶	۵۵۴	۵۴۲	۴۷۹
۶۰ اور زائد از ۶۰	۲۶	۱۰	۲۲	۱۳	۳	۱۴۵	۱۱۶	۱۴۳	۱۲۲	۷۶	۸۲۹	۸۷۴	۸۳۵	۸۶۵	۹۲۱
انیمسٹ															
ذکور	۵۱۱	۵۶۴	۵۷۴	۴۲۷	..	۴۵۶	۴۰۹	۳۸۳	۵۳۸	...	۳۳	۲۷	۴۳	۳۵	...
۰ تا ۵	۹۷۷	۹۹۱	۹۸۱	۹۸۱	...	۲۲	۸	۱۲	۱۶	...	۱	۱	۱	۳	...
۵ تا ۱۰	۹۵۴	۹۶۸	۹۶۰	۹۳۱	...	۴۴	۳۱	۳۸	۲۶	...	۲	۱	۲	۷	...
۱۰ تا ۱۵	۸۶۱	۹۳۲	۸۰۸	۷۴۶	...	۱۳۴	۶۲	۱۸۶	۲۴۶	...	۵	۶	۶	۸	...
۱۵ تا ۲۰	۷۲۰	۸۱۴	۵۶۴	۳۸۵	...	۲۶۶	۱۸۰	۴۰۸	۶۰۱	...	۱۴	۶	۲۸	۱۴	...
۲۰ تا ۴۰	۱۹۷	۲۷۲	۱۲۲	۷۴	...	۷۵۷	۷۰۰	۸۳۴	۸۹۸	...	۴۶	۲۸	۴۴	۲۸	...
۴۰ تا ۶۰	۳۸	۱۸	۳۷	۸	...	۵۴۹	۶۲۴	۵۵۰	۶۴۹	...	۴۱۳	۳۵۸	۴۱۳	۳۴۳	...
۶۰ اور زائد از ۶۰	۲۴	۲۶	۱۸	۱۰	...	۲۵۷	۲۰۱	۲۰۵	۲۰۱	...	۷۱۹	۷۷۳	۷۷۷	۷۸۹	...
عیسائی															
ذکور	۵۶۹	۵۸۴	۶۳۶	۶۴۶	۷۶۳	۳۹۶	۳۹۲	۳۱۰	۳۲۷	۲۰۵	۳۵	۲۴	۵۴	۲۷	۳۲
۰ تا ۵	۹۹۳	۹۹۵	۹۹۸	۹۹۵	۹۹۱	۶	۵	۲	۴	۹	۱	...	...	۱	...
۵ تا ۱۰	۹۸۹	۹۸۶	۹۹۰	۹۸۱		۹	۱۲	۹	۱۸		۲	۱	۱	۱	
۱۰ تا ۱۵	۹۶۱	۹۶۴	۹۶۵	۹۶۳	۹۶۰	۳۸	۳۵	۳۲	۳۴	۴۰	۱	۱	۳	۳	...
۱۵ تا ۲۰	۸۶۹	۸۵۹	۸۹۵	۸۷۶	۹۰۱	۱۲۹	۱۳۹	۱۰۴	۱۰۹	۹۷	۳	۲	۱	۱۵	۲
۲۰ تا ۴۰	۳۵۱	۴۳۴	۵۵۲	۵۹۲	۶۵۵	۶۲۴	۵۵۳	۴۱۴	۳۹۲	۳۲۷	۲۵	۱۳	۳۴	۱۶	۱۸
۴۰ تا ۶۰	۴۴	۴۶	۱۰۴	۶۰	۱۱۶	۸۶۰	۸۹۰	۷۱۶	۸۵۱	۷۷۶	۹۶	۶۴	۱۸۰	۸۹	۱۰۸
۶۰ اور زائد از ۶۰	۳۱	۳۵	۴۱	۳۴	۵۸	۷۲۲	۷۴۹	۵۸۴	۷۳۹	۶۵۹	۲۴۷	۲۱۶	۳۷۵	۲۲۷	۲۸۳
اناث	۴۳۶	۴۴۳	۴۸۰	۴۶۴	۴۸۲	۴۲۰	۴۴۸	۳۹۴	۴۱۸	۳۹۳	۱۴۴	۱۰۹	۱۲۶	۱۱۸	۱۲۵
۰ تا ۵	۹۷۹	۹۹۲	۹۹۶	۹۹۸	۹۸۵	۱۷	۸	۴	۱۰	۱۳	۴	...	...	۱	۱
۵ تا ۱۰	۹۶۱	۹۶۲	۹۵۸	۹۷۱		۳۶	۳۶	۴۲	۲۶		۳	۲	...	۳	
۱۰ تا ۱۵	۷۹۹	۷۷۷	۹۱۷	۸۳۱	۸۹۰	۱۹۱	۲۲۰	۸۱	۱۶۸	۱۰۸	۱۰	۳	۲	۱	۲
۱۵ تا ۲۰	۳۴۶	۳۳۱	۴۱۳	۴۲۳	۴۲۴	۶۲۸	۶۵۵	۵۶۲	۵۵۶	۵۵۹	۲۶	۱۴	۲۵	۲۱	۱۷
۲۰ تا ۴۰	۶۵	۷۲	۱۱۹	۱۰۵	۱۱۸	۸۰۹	۸۵۶	۷۶۰	۸۰۰	۷۹۴	۱۲۶	۷۲	۱۲۱	۹۵	۸۸
۴۰ تا ۶۰	۳۸	۴۵	۶۲	۳۳	۵۱	۵۱۱	۵۴۸	۴۹۱	۵۳۱	۴۶۶	۴۵۱	۴۰۷	۴۴۷	۴۳۶	۴۸۳
۶۰ اور زائد از ۶۰	۳۰	۲۹	۱۵	۴۳	۶۴	۱۶۸	۱۶۱	۲۱۴	۱۵۱	۱۶۳	۸۰۲	۸۰۰	۷۷۱	۸۰۶	۷۷۳

ذیلی تختہ ۲- ہر مذہب اور ہر جنس کے ایکہزار افراد کی تقسیم لحاظ معاشرتی حالت و بعض مدارج عمر اور قدرتی تقسیم

ذکور

قدرتی تقسیم اور مذہب	تمام عمریں			۰ تا ۵			۵ تا ۱۰			۱۰ تا ۱۵			۱۵ تا ۴۰			۴۰ اور زائد از ۴۰		
	ناکتخدا	کتخدا	رنڈوا	ناکتخدا	کتخدا	رنڈوا	ناکتخدا	کتخدا	رنڈوا	ناکتخدا	کتخدا	رنڈوا	ناکتخدا	کتخدا	رنڈوا	ناکتخدا	کتخدا	رنڈوا
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
ریاست:																		
تمام مذاہب	۴۵۶	۴۷۶	۶۷	۹۸۶	۱۳	۱	۹۴۹	۴۶	۵	۸۴۵	۱۴۵	۱۰	۳۴۲	۶۰۶	۵۲	۴۷	۷۶۴	۱۸۹
ہندو	۴۴۸	۴۸۳	۶۹	۹۸۶	۱۳	۱	۹۴۷	۴۷	۶	۸۳۱	۱۵۵	۱۴	۳۲۴	۶۲۲	۵۴	۴۷	۷۵۹	۱۹۴
مسلمان	۵۰۷	۴۳۸	۵۵	۹۸۸	۱۰	۲	۹۶۳	۳۵	۲	۹۳۶	۶۰	۴	۳۵۹	۵۹۹	۴۲	۳۸	۸۰۰	۱۶۲
جین	۴۴۶	۴۵۰	۱۰۴	۹۸۱	۱۷	۲	۹۴۶	۴۶	۸	۸۴۵	۱۴۰	۱۵	۲۰۹	۷۶۴	۲۷	۶۹	۶۴۳	۲۸۸
عیسائی	۵۶۹	۳۹۷	۳۴	۹۹۳	۶	۱	۹۸۹	۹	۲	۹۶۱	۳۸	۱	۴۴۸	۵۳۱	۲۱	۴۱	۸۲۷	۱۳۲
انیمسٹ	۵۱۱	۴۳۶	۵۳	۹۷۷	۲۲	۱	۹۵۴	۴۴	۲	۸۶۱	۱۳۴	۵	۲۸۵	۶۷۴	۴۱	۶۴	۷۶۹	۱۶۷
تلنگانہ																		
تمام مذاہب	۴۷۹	۴۶۲	۵۹	۹۹۸	۲	...	۹۶۶	۳۲	۲	۹۰۹	۸۶	۵	۲۷۲	۶۹۲	۳۶	۳۴	۸۰۸	۱۵۸
ہندو	۴۶۹	۴۷۹	۵۲	۹۹۴	۶	...	۹۶۴	۳۴	۲	۸۸۲	۱۱۲	۶	۲۶۰	۷۰۱	۳۹	۳۶	۸۰۵	۱۵۹
مسلمان	۵۱۷	۴۴۸	۳۵	۹۹۷	۳	...	۹۸۷	۱۳	...	۹۷۳	۲۶	۱	۴۱۸	۵۵۰	۳۲	۳۱	۸۲۶	۱۴۳
جین	۳۸۰	۵۰۲	۱۱۸	۹۷۳	۲۷	...	۹۶۴	۳۶	...	۹۶۲	۲۷	۱۱	۴۴۲	۴۸۰	۷۸	۴۹	۶۶۵	۲۸۶
عیسائی	۵۸۸	۳۸۷	۲۵	۹۹۷	۳	...	۹۹۲	۷	۱	۹۷۲	۲۸	...	۴۸۱	۵۰۰	۱۹	۳۶	۸۳۳	۱۳۱
انیمسٹ	۵۳۶	۴۲۴	۴۰	۹۹۲	۸	...	۹۶۶	۳۴	...	۹۳۲	۶۵	۳	۳۲۶	۶۴۴	۳۰	۶۳	۸۱۹	۱۱۸
مرہٹواڑی																		
تمام مذاہب	۴۳۴	۴۸۲	۸۴	۹۶۷	۳۱	۲	۹۳۰	۶۱	۹	۷۸۸	۱۹۴	۱۸	۲۱۰	۷۲۱	۶۹	۵۸	۷۱۸	۲۲۴
ہندو	۴۳۵	۴۷۹	۸۶	۹۶۷	۳۱	۲	۹۲۹	۶۱	۱۰	۷۶۹	۲۱۵	۱۶	۱۹۴	۷۴۴	۶۲	۵۹	۷۱۱	۲۳۰
مسلمان	۴۹۲	۴۴۶	۶۲	۹۸۴	۱۳	۳	۹۴۵	۵۱	۴	۹۰۷	۸۷	۶	۲۱۰	۷۳۹	۵۱	۴۴	۷۷۹	۱۷۷
جین	۴۵۲	۴۴۵	۱۰۳	۹۸۱	۱۷	۲	۹۴۹	۴۷	۴	۸۴۲	۱۴۵	۱۳	۲۰۸	۷۲۱	۷۱	۸۸	۶۱۰	۳۰۲
عیسائی	۵۳۶	۴۲۵	۳۹	۹۸۹	۱۱	۰	۸۹۷	۹۱	۱۲	۹۱۷	۷۹	۴	۲۶۴	۶۹۶	۴۰	۷۶	۸۱۲	۱۱۲
انیمسٹ	۴۶۰	۴۵۶	۸۴	۹۵۳	۴۴	۳	۹۰۶	۸۹	۵	۷۳۸	۲۵۳	۹	۱۹۶	۷۴۰	۶۴	۱۹۷	۷۳۹	۶۴

اناث

قدرتی تقسیم اور مذہب	تمام عمریں			۰ تا ۵			۵ تا ۱۰			۱۰ تا ۱۵			۱۵ تا ۴۰			۴۰ اور زائد از ۴۰		
	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ
۱	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷
ریاست																		
تمام مذاہب	۳۰۹	۴۹۵	۱۹۶	۹۷۰	۲۸	۲	۷۸۸	۲۰۰	۱۲	۴۰۶	۵۶۰	۳۴	۴۷	۸۱۰	۱۴۳	۶۴	۳۸۵	۵۵۱
ہندو	۲۹۷	۵۰۳	۲۰۰	۹۶۹	۲۹	۲	۷۶۹	۲۲۱	۱۰	۳۴۶	۶۱۷	۳۷	۴۲	۸۱۱	۱۴۷	۴۴	۳۶۲	۵۹۴
مسلمان	۳۶۹	۴۴۱	۱۹۰	۹۸۰	۱۶	۴	۹۳۴	۵۹	۷	۷۱۲	۲۷۲	۱۶	۷۳	۸۰۳	۱۲۴	۲۸	۳۸۰	۵۹۲
جین	۲۸۶	۴۹۶	۲۱۸	۹۶۱	۳۶	۳	۸۰۵	۱۸۱	۱۴	۳۶۱	۶۰۴	۳۵	۶۵	۷۹۱	۱۴۴	۲۳	۳۳۲	۶۴۵
عیسائی	۴۳۶	۴۲۰	۱۴۴	۹۷۹	۱۷	۴	۹۶۱	۳۶	۳	۷۹۹	۱۹۱	۱۰	۱۲۲	۷۷۲	۱۰۶	۳۷	۴۲۶	۵۳۷
انیمسٹ	۴۱۱	۴۵۸	۱۳۱	۹۸۱	۱۸	۱	۸۹۲	۱۰۱	۷	۶۲۶	۳۶۱	۱۳	۷۷	۸۳۵	۸۸	۳۴	۴۶۵	۵۰۱
تلنگانہ																		
تمام مذاہب	۳۲۶	۴۷۳	۲۰۱	۹۸۷	۱۲	۱	۸۳۹	۱۵۵	۶	۴۲۰	۵۵۲	۲۸	۴۰	۸۱۸	۱۴۲	۲۰	۳۷۲	۶۰۸
ہندو	۳۰۴	۴۹۵	۲۰۱	۹۸۶	۱۳	۱	۷۸۳	۲۰۸	۹	۳۶۱	۶۰۷	۳۲	۳۵	۸۱۸	۱۴۷	۲۰	۳۶۸	۶۱۲
مسلمان	۳۶۹	۴۳۲	۱۹۹	۹۹۲	۶	۲	۹۷۴	۲۳	۳	۸۰۵	۱۸۵	۱۰	۶۷	۸۰۹	۱۲۴	۱۶	۳۶۱	۶۲۳
جین	۲۲۹	۵۴۵	۲۲۶	۱۰۰۰	۰	۰	۹۸۲	۱۸	۰	۵۴۳	۴۵۷	۰	۱۱	۸۱۵	۱۷۴	۸	۴۱۸	۵۷۴
عیسائی	۴۴۵	۴۱۳	۱۴۲	۹۹۷	۳	۰	۹۷۸	۲۲	۰	۸۳۱	۱۶۲	۷	۱۲۰	۷۷۷	۱۰۳	۳۵	۴۱۹	۵۴۶
انیمسٹ	۴۲۱	۴۵۰	۱۲۹	۹۹۰	۹	۱	۹۳۴	۶۲	۴	۷۱۲	۲۷۸	۱۰	۶۸	۸۵۱	۸۱	۲۳	۴۵۹	۵۱۸
مرہٹواڑی																		
تمام مذاہب	۳۰۲	۴۹۹	۱۹	۹۵۴	۴۲	۴	۷۶۸	۲۱۶	۱۶	۳۶۸	۵۹۱	۴۱	۵۵	۸۰۲	۱۴۳	۳۰	۴۲۱	۵۴۹
ہندو	۲۹۰	۵۰۸	۲۰	۹۵۱	۴۶	۳	۷۴۷	۲۳۶	۱۷	۳۲۱	۶۳۶	۴۳	۵۱	۸۰۲	۱۴۷	۲۷	۳۹۷	۵۷۶
مسلمان	۳۶۹	۴۴۸	۱۸۲	۹۷۳	۲۲	۵	۹۰۳	۸۷	۱۰	۶۳۲	۳۴۸	۲۰	۷۸	۷۹۸	۱۲۴	۳۶	۳۹۶	۵۶۸
جین	۳۰۱	۴۸۰	۲۱۹	۹۶۶	۳۲	۲	۸۰۳	۱۸۴	۱۳	۳۵۴	۶۱۲	۳۴	۶۴	۷۸۲	۱۵۴	۲۰	۳۱۹	۶۶۱
عیسائی	۴۰۰	۴۴۸	۱۵۰	۹۲۸	۵۳	۱۹	۸۹۷	۹۱	۱۲	۶۵۱	۳۲۷	۲۲	۸۵	۸۰۱	۱۱۴	۴۰	۴۴۸	۵۱۲
انیمسٹ	۳۶۹	۴۹۰	۱۴۱	۹۶۴	۳۴	۲	۷۹۱	۱۹۵	۱۴	۴۰۰	۵۷۷	۲۳	۹۹	۷۹۶	۱۰۵	۵۹	۴۷۳	۴۶۸

ذیلی تختہ ۴۔ ہر دو جنس کے ایک ہزار افراد کی تقسیم بلحاظ درمیانی مدارج عمر، معاشرتی حالات اور مذہب

مذہب اور عمر	ذکور			اناث		
	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ یا رنڈوا	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ یا رنڈوا
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
تمام مذاہب	۴،۵۷۰	۴،۷۶۴	۶۶۶	۳،۰۹۱	۴،۹۴۴	۱،۹۶۵
۰ تا ۱۰	۲،۴۵۲	۷۸	۸	۲،۴۱۶	۳۳۵	۲۰
۱۰ تا ۱۵	۱،۰۸۱	۱۸۶	۱۲	۴۳۹	۶۳۰	۳۷
۱۵ تا ۴۰	۹۲۷	۲،۷۰۷	۱۹۹	۱،۸۰۰	۳،۰۹۳	۵۴۳
۴۰ اور زائد از ۴۰	۱۱۰	۱،۷۹۵	۴۴۷	۵۶	۸۸۶	۱،۳۶۵
ہندو	۴،۴۷۸	۴،۸۳۵	۶۸۷	۲،۹۷۲	۵،۰۲۸	۲،۰۰۰
۰ تا ۱۰	۲۴۴۱	۸۱	۹	۲،۳۷۲	۳۷۰	۲۱
۱۰ تا ۱۵	۱۰۶۶	۲۰۱	۱۳	۳۸۴	۶۸۲	۴۰
۱۵ تا ۴۰	۸۶۰	۲،۷۶۷	۲۰۸	۱۶۲	۳،۰۸۹	۵۶۱
۴۰ اور زائد از ۴۰	۱۱۱	۱،۷۸۶	۴۵۷	۵۴	۸۰۷	۱،۳۷۸
جین	۴،۴۵۸	۴،۴۹۹	۱،۰۴۳	۲،۸۶۲	۴،۹۵۵	۲،۱۸۳
۰ تا ۱۰	۲،۰۶۴	۷۰	۱۱	۲،۱۴۹	۲۷۵	۲۲
۱۰ تا ۱۵	۱،۰۰۷	۱۶۷	۱۸	۳۹۲	۶۵۷	۳۸
۱۵ تا ۴۰	۱،۱۸۲	۲،۶۳۱	۲۷۲	۲۶۶	۳،۲۳۳	۵۸۹
۴۰ اور زائد از ۴۰	۲۰۵	۱،۶۳۱	۷۴۲	۵۵	۷۹۰	۱،۵۳۴
مسلمان	۵،۰۷۱	۴،۳۷۰	۵۵۹	۳،۲۹۳	۴،۴۰۹	۱،۸۹۸
۰ تا ۱۰	۲،۲۹۴	۵۶	۵	۲،۵۷۱	۱۰۳	۱۵
۱۰ تا ۱۵	۱،۱۸۶	۷۶	۵	۷۷۴	۲۹۶	۱۷
۱۵ تا ۴۰	۱،۴۰۱	۲،۳۳۶	۱۷۵	۲۸۳	۳،۱۲۲	۴۸۴
۴۰ اور زائد از ۴۰	۹۰	۱،۹۰۲	۳۸۲	۶۵	۸۸۸	۱،۳۸۲
عیسائی	۵،۶۹۴	۳،۹۵۳	۳۵۳	۴،۳۶۰	۴،۲۰۰	۱،۴۴۰
۰ تا ۱۰	۲،۴۵۰	۲۰	۳	۲،۷۶۹	۷۸	۱۱
۱۰ تا ۱۵	۱،۲۷۴	۵۰	۲	۱،۰۳۵	۲۴۷	۱۲
۱۵ تا ۴۰	۱،۸۸۸	۲،۲۴۱	۸۷	۴۸۹	۳،۰۸۷	۴۲۴
۴۰ اور زائد از ۴۰	۸۲	۱،۶۴۲	۲۶۲	۶۷	۷۸۸	۹۹۳
اینمسٹ	۵،۱۱۲	۴،۳۶۰	۵۸۲	۴،۱۰۹	۴،۵۸۰	۱،۳۱۱
۰ تا ۱۰	۲،۸۹۰	۹۹	۵	۲،۰۴۱	۱۹۰	۱۳
۱۰ تا ۱۵	۱،۰۷۷	۱۹۷	۶	۷۱۷	۴۱۳	۱۵
۱۵ تا ۴۰	۱،۰۰۱	۲،۳۷۱	۱۴۴	۲۸۵	۳،۰۸۷	۳۲۴
۴۰ اور زائد از ۴۰	۱۴۴	۱،۷۲۳	۳۷۳	۶۶	۸۹۰	۹۵۹

ذیلی تختہ ۱۴-الف- تہذیب یافتہ انیمسٹ کے ہر جنس کے ایکہزار افراد کی تقسیم بلحاظ درمیانی مدارج عمر اور معاشرتی حالات

مذہب اور عمر	ذکور			اناث		
	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ یا رنڈوا	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ یا رنڈوا
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
ہندو اینمسٹ	۴،۶۲۳	۴،۷۱۰	۶۶۷	۳،۵۱۹	۴،۹۰۱	۱،۵۸۰
۰ تا ۱۰	۲،۶۴۵	۸۶	۱۳	۲،۶۸۱	۲۱۰	۱۸
۱۰ تا ۱۵	۱،۰۶۷	۱۹۲	۱۳	۵۱۷	۵۲۸	۲۷
۱۵ تا ۴۰	۸۱۹	۲،۶۲۴	۲۱۱	۲۵۸	۳،۲۰۹	۴۴۸
۴۰ اور زائد از ۴۰	۹۲	۱،۸۰۸	۴۳۰	۶۳	۹۵۴	۱،۰۸۷

ذیلی تختہ ۴۔ ہر دو جنسوں کا تناسب بلحاظ معاشرتی حالت، بعض مدارج عمر، مذاہب اور قدرتی تقسیم

قدرتی تقسیم و مذاہب	تعداد اناث فی ایک ہزار ذکور														
	تمام عمریں			۰ تا ۱۰			۱۰ تا ۱۵			۱۵ تا ۴۰			۴۰ اور زائد از ۴۰		
	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
ریاست															
تمام مذاہب	۶۵۳	۱,۰۰۲	۲,۸۴۶	۹۵۱	۴,۱۲۳	۲,۲۱۳	۳۹۲	۳,۲۶۵	۳,۹۶۲	۱۰۸	۱,۱۰۴	۱,۶۲۴	۴۸۹	۴۷۷	۲,۹۵۴
ہندو	۶۴۴	۱,۰۱۰	۲,۸۳۰	۹۴۳	۴,۴۵۳	۲,۱۸۱	۳۴۶	۳,۲۹۱	۲,۹۲۰	۱۸۳	۱,۰۸۴	۱,۶۲۸	۴۷۴	۴۸۲	۲,۹۲۱
جین	۵۶۹	۹۴۶	۱,۸۵۴	۹۲۳	۳,۴۶۸	۱,۷۲۷	۳۴۵	۳,۴۹۴	۱,۸۳۳	۱۹۹	۱,۰۹۰	۱,۹۱۸	۳۳۴	۴۲۹	۱,۸۳۳
مسلمان	۶۹۶	۹۶۴	۳,۳۴۴	۱,۰۲۶	۱,۶۲۲	۴,۹۱۹	۶۲۳	۳,۶۳۳	۳,۳۳۸	۱۹۳	۱,۲۷۷	۲,۸۱۱	۹۷۷	۴۴۶	۳,۴۳۶
عیسائی	۶۸۲	۹۴۷	۳,۶۳۶	۱,۰۰۶	۳,۲۶۶	۳,۱۰۰	۷۳۳	۴,۳۸۲	۱۲,۰۰۰	۲۳۰	۱,۲۲۷	۲,۳۴۷	۷۳۷	۴۲۸	۳,۳۷۷
اینمسٹ	۷۱۰	۹۲۷	۲,۱۹۱	۹۲۹	۱,۷۰۰	۲,۳۳۶	۵۸۸	۲,۱۰۵	۲,۳۴۵	۲۵۱	۱,۱۵۰	۱,۹۸۸	۴۰۱	۴۵۶	۲,۲۶۷
تلنگانہ															
تمام مذاہب	۶۳۵	۹۳۴	۳,۶۷۲	۹۷۹	۵,۹۱۷	۴,۳۸۲	۲۸۲	۵,۳۲۱	۴,۳۵۲	۱۴۰	۱,۱۲۹	۳,۷۴۳	۵۰۳	۴۳۶	۳,۶۲۸
ہندو	۶۲۵	۱,۰۰۳	۳,۶۶۰	۹۷۲	۶,۲۴۳	۳,۸۹۲	۳۲۹	۴,۳۶۰	۴,۳۳۵	۱۳۲	۱,۰۹۹	۳,۷۹۰	۵۲۲	۴۲۸	۳,۶۰۰
جین	۴۸۴	۸۶۸	۱,۶۰۲	۱,۰۷۹	۳۳۳	۸۲۳۱	۳۰۵	۳,۵۰۰	۰	۳۸	۱۰۲۷	۱,۹۰۰	۱۱۱	۴۶۳	۱,۲۸۱
مسلمان	۶۷۰	۹۰۳	۳,۹۷۶	۱,۰۲۰	۱,۸۶۳	۱۱,۵۸۸	۷۰۸	۶,۱۱۴	۸,۰۳۶	۱۵۲	۱۳۸۷	۳,۹۷۹	۴۹۸	۴۰۷	۴,۰۶۲
عیسائی	۶۷۱	۹۳۰	۳,۶۲۴	۱,۰۴۴	۳,۶۱۸	۲,۱۰۰	۷۵۳	۵,۱۲۲	۰	۲۱۷	۱۲۴	۳,۲۹۴	۷۹۷	۴۱۲	۳,۳۹۶
اینمسٹ	۰۲۴	۹۷۴	۳,۱۷۴	۹۸۷	۲,۵۹۶	۸,۲۳۱	۶۵۲	۲,۸۱۵	۲,۶۳۵	۲۰۲	۱,۲۸۳	۲,۵۹۵	۲۸۲	۴۳۳	۳,۴۰۲
مرہٹواڑی															
تمام مذاہب	۶۷۴	۱,۰۰۶	۲,۳۱۱	۹۱۵	۳,۲۴۶	۱,۷۷۲	۴۰۵	۲,۵۸۰	۲۳۷۴	۲۵۴	۱,۰۷۹	۲,۰۰۴	۴۸۱	۵۹۱	۲,۲۷۴
ہندو	۶۶۷	۱,۰۱۶	۲,۲۸۸	۹۱۴	۳,۵۱۵	۱,۷۳۰	۳۷۸	۲,۵۷۰	۲,۳۲۹	۲۵۳	۱,۰۶۸	۱,۹۸۳	۴۴۵	۵۴۴	۲,۲۵۵
جین	۶۷۰	۹۸۱	۲,۱۹۵	۹۷۶	۴,۵۱۴	۲,۱۰۵	۴۸۲	۳,۸۶۰	۳,۲۰۵	۱۴۸	۱,۱۸۲	۱,۹۴۶	۴۰۰	۴۵۲	۳,۲۹۸
مسلمان	۷۲۰	۹۵۹	۲,۸۵۴	۱,۰۲۰	۱,۶۴۹	۲,۱۸۱	۵۵۳	۳,۲۳۵	۲,۷۱۸	۲۴۹	۱,۱۹۷	۲,۲۹۳	۷۸۹	۴۸۰	۳,۰۸۸
عیسائی	۷۱۸	۱,۰۱۶	۳,۷۵۴	۸۹۱	۴,۰۷۷	۵,۸۰۰	۵۶۹	۳,۳۰۹	۵,۰۰۰	۲۴۴	۱,۳۲۰	۲,۷۵۰	۶۷۱	۴۹۰	۳,۲۸۰
اینمسٹ	۶۷۶	۸۳۹	۱,۳۰۷	۸۱۵	۱,۲۷۶	۱,۵۴۶	۴۰۳	۱,۶۹۴	۱,۹۲۱	۴۲۰	۹۰۸	۱,۲۸۹	۶۱۸	۵۰۳	۱۳,۶۲

ذیلی تختہ ۵ ۔ منتخبہ ذاتوں کے ہر دو جنس کے ایک ہزار افراد کی تقسیم لحاظ معاشرتی حالت وبعض مدارج عمر

ذات	ہر ایک سن عمر کے ایک ہزار ذکور کی تقسیم لحاظ معاشرتی حالت																	
	تمام عمریں			۰ تا ۵			۵ تا ۱۲			۱۲ تا ۲۰			۲۰ تا ۴۰			۴۰ اور زائد از ۴۰		
	غیر منکوحہ	منکوحہ	بیوہ	غیر منکوحہ	منکوحہ	بیوہ	غیر منکوحہ	منکوحہ	بیوہ	غیر منکوحہ	منکوحہ	بیوہ	غیر منکوحہ	منکوحہ	بیوہ	غیر منکوحہ	منکوحہ	بیوہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
ہندو																		
برہمن	۳۷۷	۵۱۹	۱۰۴	۹۷۲	۱۴	۱۴	۸۷۰	۱۰۶	۲۴	۵۳۰	۴۱۹	۵۱	۱۳۱	۷۷۷	۹۲	۶۸	۶۸۴	۲۴۸
دہنگر	۳۹۳	۵۱۸	۸۹	۹۷۵	۲۳	۲	۸۸۷	۱۰۲	۱۱	۶۱۵	۳۵۵	۳۰	۱۳۷	۷۶۸	۹۵	۴۴	۷۵۳	۲۰۳
گولہ	۴۰۵	۴۹۹	۹۶	۹۶۴	۱۷	۱۹	۸۴۷	۱۲۹	۲۴	۴۶۵	۴۴۶	۸۹	۱۱۰	۷۶۷	۱۲۳	۱۰۲	۷۴۰	۱۵۸
گنڈلا	۴۷۲	۴۰۳	۱۲۵	۸۷۳	۸۴	۴۳	۹۰۷	۶۹	۲۴	۳۶۱	۵۰۲	۱۳۷	۳۱۴	۵۳۷	۱۴۹	۸۳	۶۸۶	۲۳۱
کاپو	۳۹۳	۵۰۳	۱۰۴	۹۳۸	۳۱	۳۱	۸۵۱	۱۱۶	۳۳	۴۷۷	۴۲۹	۹۴	۱۱۳	۷۸۹	۹۸	۴۷	۷۴۴	۲۰۹
کولی	۴۵۳	۴۸۷	۶۰	۹۹۷	۳	۰	۹۶۱	۳۴	۵	۵۳۴	۴۴۷	۱۹	۱۳۵	۷۷۹	۸۶	۳۸	۷۸۸	۱۷۴
کومٹی	۴۰۲	۴۹۸	۱۰۰	۹۵۷	۳۰	۱۳	۸۲۹	۱۴۲	۲۹	۴۶۰	۴۶۶	۷۴	۱۵۵	۷۳۹	۱۰۶	۶۱	۷۱۱	۲۱۸
لنگایت	۴۹۹	۴۳۳	۶۸	۹۹۵	۵	۰	۹۳۵	۶۰	۵	۸۱۳	۱۶۸	۱۹	۱۶۹	۷۶۴	۶۷	۵۶	۶۰۹	۳۳۵
مدیگا	۳۸۳	۵۲۵	۹۲	۹۳۹	۴۶	۱۵	۸۷۴	۹۶	۳۰	۵۸۰	۳۲۶	۹۴	۱۶۸	۷۴۰	۸۲	۸۶	۷۰۵	۲۰۹
ماہار	۴۶۶	۴۸۱	۵۳	۹۷۸	۲۰	۲	۹۲۹	۶۳	۸	۶۹۹	۲۸۰	۲۱	۹۸	۸۲۸	۷۴	۳۳	۸۴۷	۱۲۰
مالا	۴۶۳	۴۴۷	۹۰	۹۵۰	۳۱	۱۹	۸۳۲	۱۵۱	۱۷	۵۴۳	۳۶۴	۹۳	۱۹۳	۷۱۴	۹۳	۹۵	۷۲۱	۱۸۴
مانگ	۴۳۹	۴۸۷	۷۴	۹۷۲	۲۵	۳	۸۸۷	۱۰۴	۹	۶۳۶	۳۴۶	۱۸	۱۶۶	۷۷۱	۶۳	۴۵	۷۴۲	۲۱۳
مرہٹہ	۴۱۸	۵۰۷	۷۵	۹۸۷	۱۲	۱	۸۵۹	۱۱۸	۲۳	۸۲۸	۱۵۹	۱۳	۹۴	۸۴۱	۶۵	۵۸	۷۳۶	۲۰۶
منّور	۴۲۱	۴۸۵	۹۴	۹۳۴	۳۵	۳۱	۸۶۵	۱۰۱	۳۴	۵۴۱	۳۸۳	۷۶	۱۳۱	۷۶۸	۱۰۱	۶۸	۷۵۱	۱۸۱
متراسی	۴۳۲	۴۳۸	۱۳۰	۹۳۸	۱۵	۴۷	۷۵۷	۱۹۲	۵۱	۴۵۸	۳۹۱	۱۵۱	۱۹۹	۶۵۶	۱۴۵	۱۱۹	۶۶۴	۲۱۷
سالی	۴۱۲	۴۹۴	۹۴	۹۵۸	۲۸	۱۴	۸۴۴	۱۳۷	۱۹	۴۹۵	۴۲۴	۸۱	۱۰۶	۷۸۰	۱۱۴	۶۳	۷۶۰	۱۷۷
تیلاگا	۴۱۵	۴۷۷	۱۰۸	۹۵۸	۲۷	۱۵	۸۱۳	۱۴۹	۳۸	۵۰۰	۳۸۵	۱۱۵	۱۶۱	۷۳۵	۱۰۴	۶۸	۷۳۳	۱۹۹
مسلمان																		
مغل	۴۶۴	۴۳۸	۹۸	۹۵۳	۴۴	۳	۹۰۱	۹۲	۷	۷۰۸	۲۵۰	۴۲	۲۶۸	۶۳۴	۹۸	۱۲۳	۶۵۸	۲۱۹
پٹھان	۴۴۷	۴۷۲	۸۱	۹۶۸	۲۴	۸	۹۱۳	۷۵	۱۲	۷۲۹	۲۴۰	۳۱	۲۲۵	۶۹۰	۸۵	۸۲	۷۳۵	۸۳
شیخ	۴۹۱	۴۴۱	۶۸	۹۹۰	۸	۲	۹۴۷	۴۸	۵	۷۸۳	۱۷۹	۳۸	۲۱۸	۷۲۰	۶۲	۴۲	۷۷۹	۱۷۹
سیّد	۴۷۷	۴۳۰	۹۳	۹۷۹	۱۶	۵	۹۴۷	۴۴	۹	۷۳۶	۲۳۸	۲۶	۲۳۷	۶۷۲	۹۱	۵۳	۷۲۲	۲۲۵
عیسائی																		
دیسی عیسائی	۵۴۵	۴۱۷	۳۸	۹۹۲	۸	۰	۹۸۳	۱۴	۳	۹۱۰	۸۷	۳	۲۳۲	۷۳۷	۳۱	۴۶	۸۲۸	۱۲۶
اینمسٹ																		
گونڈ	۴۹۹	۴۲۹	۷۲	۹۶۰	۳۴	۶	۹۱۴	۷۸	۸	۶۵۱	۲۹۲	۵۷	۲۰۹	۶۷۵	۱۱۶	۵۸	۷۸۵	۱۵۷
لمباڑا	۵۰۹	۴۱۳	۷۸	۹۶۹	۳۳	۲	۸۹۸	۹۸	۴	۶۳۰	۳۲۵	۴۵	۱۹۶	۷۲۱	۸۳	۷۶	۷۰۷	۲۲۶

ذیلی تختہ ۵۔ منتخبہ ذاتوں کے ہر دو جنس کے ایک ہزار افراد کی تقسیم لمحاظ معاشرتی حالت و بعض مدارج عمر

ذات	ہر ایک عمر کے ایک ہزار اناث کی تقسیم لمحاظ معاشرتی حالت																	
	تمام عمرین			۰ تا ۵			۵ تا ۱۲			۱۲ تا ۲۰			۲۰ تا ۴۰			۴۰ اور زائد از ۴۰		
	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ	ناکتخدا	کتخدا	بیوہ
	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷
ہندو																		
برہمن	۲۶۴	۵۴۲	۱۹۴	۹۵۶	۳۹	۵	۶۸۵	۳۰۰	۳۵	۱۰۵	۷۳۵	۸۰	۳۵	۷۸۷	۱۸۸	۲۰	۴۸۹	۴۹۱
دہنگر	۲۶۲	۵۱۵	۲۲۳	۹۵۱	۴۷	۲	۷۳۵	۲۴۰	۲۵	۲۵۶	۶۶۸	۷۶	۳۷	۷۶۶	۱۹۰	۲۲	۴۶۶	۵۱۲
گولہ	۳۳۳	۴۷۷	۱۹۰	۹۹۰	۹	۱	۷۳۲	۲۱۰	۱۸	۳۱۲	۵۴۵	۱۴۳	۴۱	۷۳۷	۲۲۲	۳۶	۵۵۵	۴۰۹
گنڈلا	۳۲۹	۵۱۳	۱۵۸	۹۸۹	۶	۵	۸۰۷	۱۷۰	۲۳	۱۴۵	۷۲۵	۱۳۰	۴۴	۶۱۹	۳۳۷	۲۳	۶۲۵	۳۵۲
کاپو	۳۰۹	۴۹۰	۲۰۱	۹۷۳	۲۴	۳	۶۹۲	۲۶۷	۴۱	۲۸۶	۵۹۹	۱۱۵	۵۵	۶۱۳	۳۳۲	۳۴	۵۲۰	۴۴۶
کولی	۳۱۸	۳۷۶	۳۰۶	۹۶۵	۷	۱۸	۸۵۴	۱۱۹	۲۷	۳۰۸	۵۵۷	۱۳۵	۱۹	۶۳۰	۳۵۱	۳۳	۲۶۸	۶۹۹
کوشٹی	۲۸۶	۴۶۳	۲۵۱	۹۶۳	۳۰	۷	۸۵۱	۸۱	۶۸	۲۰۱	۶۶۲	۱۳۷	۳۹	۶۷۶	۲۸۵	۱۶	۴۹۷	۲۸۷
لنگایت	۲۶۱	۴۸۵	۲۵۴	۹۷۱	۲۷	۲	۶۹۲	۲۷۵	۳۳	۱۶۲	۷۹۱	۴۷	۴۵	۷۴۴	۲۱۱	۲۱	۳۶۷	۶۱۲
مدیگا	۳۸۲	۴۴۰	۱۷۸	۹۹۵	۲۶	۱۵	۸۲۲	۱۳۷	۴۱	۳۸۵	۴۹۵	۱۲۰	۹۳	۶۰۰	۲۲۷	۱۱۸	۵۰۴	۳۰۸
ماہار	۳۴۴	۵۰۶	۱۵۰	۹۶۰	۳۸	۲	۷۳۱	۲۵۰	۱۹	۱۹۱	۷۵۱	۵۸	۴۵	۸۴۰	۱۱۵	۳۰	۴۳۰	۵۳۲
مالا	۳۴۷	۴۵۵	۱۷۸	۹۸۳	۱۱	۶	۷۷۹	۱۶۶	۵۵	۳۶۳	۵۰۷	۱۳۰	۱۰۳	۷۱۷	۱۸۰	۷۳	۴۹۹	۴۳۸
مانگ	۳۱۶	۴۸۶	۱۹۸	۹۷۴	۲۳	۳	۷۵۹	۲۲۶	۱۵	۲۶۶	۶۹۹	۳۵	۵۶	۷۷۴	۱۷۰	۳۱	۴۱۸	۵۵۱
مرہٹہ	۲۸۹	۵۲۰	۱۸۱	۹۶۸	۳۱	۱	۶۴۶	۳۳۸	۱۶	۱۳۸	۸۱۹	۴۳	۲۵	۸۳۹	۱۳۶	۳۰	۳۵۹	۶۲۱
منور	۳۲۰	۴۹۲	۱۸۸	۹۲۳	۵۵	۲۲	۷۰۱	۲۶۲	۳۷	۳۱۷	۴۷۳	۲۱۰	۵۹	۷۳۶	۲۰۵	۵۰	۶۲۲	۳۲۸
متراسی	۳۳۹	۴۷۲	۱۸۹	۹۰۷	۸۶	۷	۶۸۰	۲۸۳	۳۷	۳۶۰	۵۲۴	۱۱۶	۶۹	۷۱۴	۲۱۷	۶۰	۴۸۵	۴۵۵
سالی	۳۱۲	۵۰۲	۱۸۶	۱۶۸	۲۸	۴	۷۰۰	۲۶۱	۳۹	۲۴۱	۶۳۹	۱۲۳	۶۵	۷۸۹	۱۴۶	۵۴	۴۹۷	۴۴۹
تیلاگا	۳۳۰	۴۶۹	۲۰۱	۹۷۸	۲۱	۱	۶۱۲	۳۶۷	۲۱	۳۰۷	۵۹۴	۹۹	۴۲	۶۹۲	۲۶۶	۳۴	۴۵۷	۵۰۹
مسلمان																		
مغل	۳۷۸	۴۱۷	۲۰۵	۹۳۸	۴۷	۱۵	۸۳۱	۱۴۸	۲۱	۴۲۲	۴۶۳	۱۱۵	۱۴۰	۶۸۱	۱۷۹	۱۰۶	۴۱۷	۴۷۷
پٹھان	۳۷۴	۴۴۸	۱۷۸	۹۶۸	۲۲	۱۰	۸۶۴	۱۲۱	۲۵	۴۲۱	۴۹۶	۸۳	۷۲	۷۳۸	۱۹۰	۵۴	۵۲۶	۴۰۷
شیخ	۳۷۴	۴۴۳	۱۸۳	۹۶۱	۲۵	۱۴	۸۸۰	۱۰۸	۱۲	۴۴۸	۵۰۰	۵۲	۶۵	۵۸۷	۱۴۸	۵۳	۴۰۳	۵۴۴
سید	۳۳۹	۴۴۷	۲۱۴	۹۶۷	۲۴	۹	۸۷۷	۱۰۷	۱۶	۳۹۹	۵۶۲	۳۹	۹۱	۷۹۶	۱۳	۷۵	۴۲۳	۵۰۲
عیسائی																		
دیسی عیسائی	۴۳۳	۴۱۷	۱۵۰	۹۷۷	۱۶	۷	۹۴۴	۵۱	۵	۵۴۴	۴۲۶	۳۰	۵۷	۷۹۳	۱۵۰	۳۱	۴۳۷	۵۳۲
انیمسٹ																		
گونڈ	۲۹۱	۴۰۸	۲۰۱	۹۷۰	۲۴	۶	۸۵۱	۱۳۶	۱۳	۴۸۰	۴۳۷	۸۳	۶۱	۸۰۵	۱۳۴	۷۶	۳۳۱	۶۰۰
لمباڑا	۴۲۸	۴۳۳	۱۳۹	۹۶۸	۲۸	۴	۸۴۵	۱۴۱	۱۴	۳۹۷	۵۲۷	۷۶	۸۹	۷۷۳	۱۳۸	۴۵	۵۵۵	۴۰۰

باب ہشتم

تعلیم

۱۷۴۔ مفہوم اعداد و شمار۔ اِس باب کے متعلق جو نوٹ کمشنر صاحب مردم شماری ہند نے مرتب فرمایا ہے اوس میں لفظ "خواندہ" کے مفہوم میں جو تغیرات ہر مردم شماری کے موقع پر ہوتے گئے ہیں اون کی وضاحت حسب ذیل کی ہے۔

"سنہ ۱۸۸۱ء و سنہ ۱۸۹۱ء میں بلحاظ تعلیم کل آبادی کو تین عنوانوں کے تحت تقسیم کیا گیا تھا (۱) زیر تعلیم۔ (۲) خواندہ (۳) ناخواندہ۔ لیکن معلوم ہوا کہ تختہ جات متعلقہ "زیر تعلیم" میں اِس طور پر نقائص پیدا ہو گئے کہ ایک طرف تو وہ اطفال جن کا زیادہ زمانہ مدارس میں نہیں گزرا تھا وہ ناخواندہ لکھ لئے گئے اور دوسری طرف جو طلبہ زیادہ پڑھے لکھے تھے اون کو "خواندہ" کے تحت درج کر لیا گیا۔ اِس طرح پر تختہ مردم شماری اطفال "زیر تعلیم" کی مندرجہ تعداد اور سررشتہ تعلیمات کے متماثلہ اعداد و شمار میں بہت تفاوت پیدا ہو گیا۔ اِس لئے سنہ ۱۹۰۱ء میں یہ تصفیہ کیا گیا کہ تختہ جات شمار کے اندراجات کو صرف دو اہم عنوانات "خواندہ و ناخواندہ" میں محدود کر دیا جائے۔ یہی طریقہ سابقہ مردم شماری میں بھی قایم رکھا گیا تھا۔ اور موقع حالیہ میں بھی جاری رکھا گیا ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء میں اِس کا کوئی ایما بھی نہیں کیا گیا تھا کہ اِس قاعدہ کے اطلاق کا کیا معیار ہونا چاہئے۔ گزشتہ مردم شماری میں اعلیٰ عملہ مردم شماری کو جو ہدایات دی گئی تھیں اون میں درج تھا کہ جو خط لکھ سکے اور اوس کا جواب پڑھ سکے اوس کو خواندہ تصور کرنا چاہئے ورنہ نہیں۔ انہیں ہدایات کا اب بھی اعادہ کیا گیا ہے۔"

اِسی وجہ سے سنہ ۱۹۰۱ء سے ماقبل مردم شماریوں کے نتایج کا موثر تقابل مشکل خیال کیا گیا ہے لہذا اِس کے لئے بہترین تدبیر یہ تجویز کی گئی ہے کہ ۱۵ سال سے کم عمر نفوس میں کچھ تقابل سے خارج کر دیا جائے اور سنہ ۱۸۹۱ء میں جن لوگوں کو خواندہ ظاہر کیا گیا ہو اون

۵ اسال سے متجاوز عمر والے اون تمام نفوس کو شامل کر لیا جائے جو اوس وقت "زیر تعلیم" درج کئے گئے ہوں۔ لیکن اِس سلسلہ میں اِس کا اظہار ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جہاں تک اِس ریاست ابدمدت کا تعلق ہے کمشنر صاحب مردم شماری ہند کے خیالات پورے طور پر منطبق نہیں ہوتے ہیں۔ جیسا کہ رپورٹ مردم شماری حیدرآباد بابتہ ۱۹۱۱ء میں ذکر کیا جا چکا ہے ۱۸۸۱ء و ۱۸۹۱ء کی مردم شماریوں کے جو اعداد عنوان "زیر تعلیم" کے تحت درج تھے وہ سررشتہ تعلیمات کے بیتہ اعداد طلبا زیر تعلیم سے بہت زیادہ تھے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں کے اندراجات اِس عنوان کے تحت ہونے چاہئے تھے اون میں فروگذاشت نہیں ہوئی۔ سررشتہ تعلیمات کے اعداد پہلی دو مردم شماریوں میں اندازہ سے کم معلوم ہوتے ہیں "خانگی" مدارس کی تعداد "سرکاری" مدارس کی تعداد سے زیادہ تھی۔ لیکن یہ مدارس خانگی چونکہ سررشتہ کے زیر انتظام یا زیر نگرانی نہیں تھے اِس لئے اون کے طلبا کی تعداد ٹھیک طور پر معلوم نہیں ہوئی۔ ۱۸۹۱ء سے ۱۹۱۱ء تک خانگی مدارس اور اون میں تعلیم پانے والے طلبا کی تعداد میں مستقل کمی واقع ہوتی رہی لیکن پھر دہ سالہ دوران سنہ ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء میں اِن اعداد میں تو فیر عظیمہ رونما ہوئی جسکی موجب وہ ذہنی بیداری ہے جو معاملات تعلیمی کے ترقی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ اِن وجوہات کی بنا پر حالیہ مردم شماری کے اعداد متعلقہ تعلیم (مشمول زیر تعلیم) اور سابقہ مردم شماریوں کے اعداد کے تقابل پر وہ اعتراضات عائد نہیں ہو سکتے جو کمشنر صاحب مردم شماری ہند نے ظاہر فرمائے ہیں۔

۳ - احوال اعداد و شمار

امپیریل ٹیبل نمبر (۸) میں بلحاظ مذہب و عمر تعلیم کے متعلق اعداد و شمار درج کئے گئے ہیں اور اوس کے تین حصے کئے گئے ہیں۔

حصۂ اول میں کل آبادی ملک سرکار عالی میں مجموعی حیثیت سے اور ہر مذہب کے لحاظ سے جو تعلیمی وسعت پیدا ہوئی ہے اوس کا اظہار کیا گیا ہے۔

حصۂ دوم میں ہر اہم مذہب کے اعتبار سے ضعواری تفصیل درج کی گئی ہے۔

حصۂ سوم میں اوس کے مماثل تفصیل بلدہ حیدرآباد کے متعلق ظاہر کی گئی ہے۔

امپیریل ٹیبل نمبر (۹) میں بعض منتخب ذاتوں۔ قوموں یا نسلوں کی تعلیمی حالت کے متعلق مزید تفصیلات درج کئے گئے ہیں۔ اسٹیٹ ٹیبل نمبر (۲) میں تعلقات کی آبادی کی تفصیل بلحاظ مذہب و تعلیم درج کی گئی ہے۔ اِن اعداد و شمار کے خاص پہلو تناسبہ اعداد کے ذریعہ سے اِس باب کے ختم پہلے سات تختہ جات ضمیمہ میں واضح طور پر ظاہر کئے گئے ہیں۔

بقیہ دو تختہ جات سررشتہ تعلیمات کے اعداد پر مبنی ہیں۔ ۹ تختہ جات ضمیمہ کے منجملہ

نمبر (۱) میں تعلیم کے متناسبہ اعداد بلحاظ عمر و جنس و مذہب ظاہر کئے گئے ہیں۔

نمبر (۲) میں مماثلہ اعداد بلحاظ عمر و جنس و مقام دکھائے گئے ہیں۔

نمبر (۳) میں مماثلہ اعداد بلحاظ مذہب و جنس و اضلاع مندرج ہیں۔

نمبر (۴) میں انگریزی تعلیم کے متناسبہ اعداد بلحاظ عمر و جنس و مقام درج کئے گئے ہیں۔

نمبر (۴ - الف) میں اردو تعلیم کے مماثلہ اعداد ظاہر کئے گئے ہیں۔

نمبر (۵) میں ۔۔۔ سے تعلیمی ترقی دکھائی گئی ہے۔

نمبر (۶) میں متناسبہ اعداد تعلیمی بلحاظ ذات ظاہر کئے گئے ہیں۔

نمبر (۷) میں مدارس و طلباء کی تعداد بموجب تختہ جات سررشتہ تعلیمات درج کی گئی ہے۔

نمبر (۸) میں امتحانات جامعہ کے خاص نتائج درج کئے گئے ہیں۔

۱۷۵۔ وسعت تعلیم۔ ملک سرکار عالی کی کل آبادی کے منجملہ فی ہزار (۳۳) نفوس ان معنون میں خواندہ ہین کہ وہ خط لکھ پڑھ سکتے ہین۔ ہندوستان کے اہم صوبجات اور ریاستون کے مماثلہ تناسب تختہ مندرجہ حاشیہ مین ظاہر کئے گئے ہین۔ اس سے معلوم ہوگا کہ تعلیمی معاملہ مین ملک سرکار عالی ہنوز نہایت پست حالت مین ہے اور حقیقت یہ ہے کہ بہ نسبت ہندوستان کے بڑے صوبجات اور اہم ریاستون کے عام تعلیم اور انگریزی تعلیم کے اعتبار سے ملک سرکار عالی کا مرتبہ سب مین آخری ہوتا ہے۔ بہرحال بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے ملک سرکار عالی مین مجموعی طور پر عام تعلیم مین ایک فی ہزار اور انگریزی تعلیم مین بھی ایک فی ہزار کی ترقی ہوئی ہے۔ اس ضمن مین یہ بات ذہن نشین کرنے کے قابل ہے کہ دہ سالہ دوران مین معاملات تعلیمی مین جو ترقی ہوئی ہے اوسکا صحیح اندازہ مردم شماری کے اعداد سے بجائے خود نہین مل سکتا کیونکہ لفظ "خواندہ" کی تعریف اس طور سے کی گئی ہے کہ جو طلبا تعلیم کے ابتدائی مراحل طے کر رہے ہون۔ اون مین سے اکثر کی جانب لحاظ نہین کیا گیا ہوگا اور اس وجہ سے بھی کہ گذشتہ دہ سالہ عرصہ کے نصف آخر مین سررشتہ تعلیمات کی مستعدانہ توجہ تعلیم ابتدائی کی توسیع کی جانب مبذول رہی ہے اس کے علاوہ سرکاری اور خانگی دونون قسم کے مدارس کثیرہ کے قیام نے بلاشبہ نو خیز نسل مین

صوبہ یا ریاست	تعداد خواندہ فی ہزار نفوس بعمر دہ سالہ و زائد
مدارس	۹۸
صوبہ متوسط برار	۴۳
بمبئی	۸۳
بنگالہ	۱۰۴
بہار و اڑیسہ	۵۱
پنجاب	۴۷
صوبہ متحدہ	۴۲
ٹراونکور	۲۷۹
کوچین	۲۱۴
بڑودا	۱۴۷
میسور	۸۴
گوالیار	۴۰
حیدرآباد	۳۳

تعلیم کی بہت اشاعت کی ہے لیکن دہ سالہ مدت کے انقلابات کیوجہ سے جس مین آبادی کا حصہ کثیر
ضائع ہوا ''خواندہ'' کے اعداد بھی فطرتاً متاثر ہوئے۔ اگر یہ کمی نہ ہوتی تو جیساکہ عنقریب بیان
کیا جائیگا ملک سرکار عالی کی تعلیم کا تناسب بہت بڑھا ہوا تھا۔ یہی اسباب ہین کہ مردم شماری کے
اعداد کے اعتبار سے جو تعلیمی حالت ظاہر ہوئی ہے اوس کو سررشتہ تعلیمات کے اعداد کیساتھ
ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ یہ امر یقینی ہے کہ جب آیندہ مردم شماری کا موقع آئیگا تو ابتدائی
تعلیم کی اشاعت کے اثرات خواندہ نفوس کی تعداد کے اضافہ کی صورت مین ظاہر ہون گے
جس کو ایسی عدیم النظیر اور عجیب وسعت تعلیم کے ساتھ مناسبت تامہ حاصل رہے گی۔

اگر (۱۵) سال سے کم عمر اطفال کو حساب سے خارج کر دیا جائے تو جس حال مین کہ اب اعداد
ہین اونکی رو سے فی ہزار نفوس خواندہ ذکور ۶۹ اور خواندہ اناث ۸ ہوتے ہین۔ اس کے
مقابلہ مین سنہ ۱۹۱۱ء مین علی الترتیب ۷۳ اور ۵ تھے۔ ''۱۵ تا ۲۰'' سالہ میعاد عمر پر خواندہ ذکور اور
اناث کا تناسب بالاترین یعنی علی الترتیب فی ہزار ۸۶ اور ۱۴ ہے۔ ''۲۰ وزائد'' میعاد عمر پر علی الترتیب
۶۷ اور ۸ کا تناسب پڑتا ہے۔ یہ ایک فطرتی امر ہے کہ تناسبات ''۵ تا ۱۰'' سے ''۱۵ تا ۲۰'' تک
بڑھتے ہوئے چلے جائین اور اوس کے بعد گھٹنے لگین اور نیز یہ امر بھی کہ ۱۵ اور ۲۰ سال کے درمیان
عمر والون مین یعنی اون مین جو معمولی عمر تعلیم سے ابھی گذرے ہون خواندہ نفوس کا تناسب اون سے زیادہ عمر
والون کے مقابلہ مین بڑھا ہوا ہو جن کو ممکن ہے کہ وہ مواقع تعلیم حاصل نہوئے ہون جو نوخیز نسل کو حاصل
ہوئے۔ اس کی شہادت اس امر واقعہ سے بھی ملتی ہے کہ بجز آخر میعاد عمر کے (صرف ذکور کے لحاظ سے)
ہر میعاد عمر پر خواندہ نفوس کے تناسب مین بہت ترقی پائی جاتی ہے جیساکہ سابقہ مردم شماری کے اعداد کے
تقابل سے حسب اندراجات حاشیہ واضح ہوگا۔ فطرتاً اسی کی توقع تھی
کیونکہ سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء کے دہ سالہ دوران کی نمایان خصوصیت
قیام مدارس اور اوس کا لازمی نتیجہ تعلیمی توسیع رہی ہے۔ مدارس ابتدائی
کی تنظیم جدید ہوئی اور اون کی تعداد مین بھی بہت اضافہ ہوا۔ دوسری
نوعیت کے مدارس بھی ۴۴۹۵ (سنہ ۱۹۱۱ء) سے ترقی پاکر سنہ ۱۹۲۱ء مین
۸۰۳۹ تک پہونچ گئے (اطفال ذکور کے مدارس (۲۲۰۴) سے
۵۰۸ سو ہو گئے۔ اور مدارس نسوانیہ کی تعداد ۹۱ سے تجاوز کر کے
۶۸۱ تک پہونچ گئی۔ اس دہ سالہ دوران مین ملک سرکار عالی کی تعلیمی تاریخ مین پہلی مرتبہ ''طبقات اسفل'' کی

سال	عمر	تعداد خواندہ فی ہزار	
		ذکور	اناث
سنہ ۱۹۱۱ء	۵ تا ۱۰	۹	۲
سنہ ۱۹۲۱ء		۱۶	۵
سنہ ۱۹۱۱ء	۱۰ تا ۱۵	۴۰	۶
سنہ ۱۹۲۱ء		۴۶	۱۰
سنہ ۱۹۱۱ء	۱۵ تا ۲۰	۷۹	۷
سنہ ۱۹۲۱ء		۸۶	۱۴
سنہ ۱۹۱۱ء	۲۰ وزائد	۷۲	۴
سنہ ۱۹۲۱ء		۶۷	۸

تعلیم کے لئے خاص سہولتین پیدا کی گئین۔ سابقہ مردم شماری کے وقت "طبقات اسفل" کے ۲۲۷ اطفال مختلف مدارس سرکاری مین زیر تعلیم تھے۔ سنہ ۱۳۲۵ف (سنہ ۱۹۱۵-۱۶ع) مین صرف انہین طبقات کے طلباء کو مستفید کرنے کی ایک سنجیدہ کوشش خاص مدارس کے افتتاح سے کی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ حالیہ مردم شماری کے وقت ایسے مدارس کی تعداد ۸۰ سے کم نہ تھی جنمین ۲۰۰۴ طلباء زیر تعلیم تھے یہ تعداد ان طبقات کے مدرسہ جانے والی عمر کے اطفال کا صرف تقریباً ایک فیصدی حصہ ہوتی ہے اسوقت تک تعلیم نسوان کی بہت کم حمایت کی جاتی تھی اور مدارس نسوان کی تعداد ناکافی تھی۔ اس دہ سالہ دوران مین کئی مدارس نسوان کا افتتاح ہوا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ بہ نسبت لڑکون کے مدارس کے لڑکیون کے مدارس نہایت سرعت کے ساتھ ترقی پذیر ہوتے گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۲۰ سال تک کی عمر والی عورتون مین "خواندہ" کا تناسب اسی عمر والے ذکور کے تناسب سے بہت زیادہ ہوگیا۔

۱۷۶- گوشوارۂ اعداد و شمار

مردم شماری حالیہ کے لحاظ سے خواندہ نفوس کی جملہ تعداد ۳٬۶۵٬۲۹۰ ہے جس کے بالمقابل سنہ ۱۹۱۱ع مین ۳٬۶۸٬۱۶۶ تھی گویا تقریباً فیصد ایک کی کمی ہوئی۔ اس دہ سالہ دوران مین جبکہ ملک کی کل آبادی مین فیصد ۶٫۸ کا گھٹاؤ ہوا ہے تو خواندہ آبادی کی تعداد مین ایک فیصد سے بھی کم کے انحطاط سے ایک حد تک ترقی تعلیم ہی مستنبط ہوتی ہے۔ جس طرح زین قبل ذکر ہوچکا ہے۔ فی ہزار آبادی خواندہ نفوس کی تعداد ۳۳ ہوتی ہے۔ جس کے بالمقابل سنہ ۱۹۱۱ع مین ۳۲ تھی۔ مختلف اہل مذاہب کی دس سال قبل کی تعلیمی حالت کا موجودہ حالت کے ساتھ تختہ مندرجہ حاشیہ مین مقابلہ کیا گیا ہے۔

مذہب	تعداد خواندہ فی ہزار نفوس معمرہ پنج سالہ وزائد۔ سنہ ۱۹۲۱ع	سنہ ۱۹۱۱ع
جملہ مذاہب	۳۳	۳۲
ہندو	۲۶	۲۷
مسلمان	۸۹	۶۸
اقوام قدیمہ	۸	۱
عیسائی	۲۵۲	۲۸۷

۱۷۷- تقابل بہ مردم شماری ہائے سابقہ

تختہ مندرجہ حاشیہ مین ہر مردم شماری کے لحاظ سے جملہ آبادی اور جملہ تعداد نفوس غیر ناخواندہ اور ان کا تناسب جملہ آبادی معمر پنج سال وزائد کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔ اس امر کی صراحت بھی ضروری ہے کہ اس تختہ مین سنہ ۱۸۸۱ع اور سنہ ۱۸۹۱ع کے متعلق زیر تعلیم اور خواندہ دونون کی تعداد یکجا کر دیگئی ہے۔ اس کے ملاحظہ سے

سال مردم شماری	جملہ آبادی	غیر ناخواندہ	تعداد فی ہزار معمر پنج سالہ وزائد
سنہ ۱۸۸۱ع	۹۸۴۵۵۹۴	۳۱۸۸۸۶	۳۷
سنہ ۱۸۹۱ع	۱۱۵۳۰۰۴۰	۴۳۴۲۴۰	۴۴
سنہ ۱۹۰۱ع	۱۱۱۴۱۱۴۲	۳۲۹۱۶۹	۳۴
سنہ ۱۹۱۱ع	۱۳۳۷۴۶۷۶	۳۶۸۱۹۹	۳۲
سنہ ۱۹۲۱ع	۱۲۴۷۱۷۷۰	۳۶۵۲۹۰	۳۳

واضح ہوگا کہ ۱۸۹۱ء کی مردم شماری میں غیر ناخواندہ کی تعداد میں حیرت انگیز اضافہ ہوا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صورت بجائے حقیقی ترقی تعداد مدارس کے زیادہ تر اوس انتشار کا نتیجہ ہے جو شمار کنندوں کے ذہن میں "زیر تعلیم" اور "خواندہ" کے تفریق کی وجہ سے پیدا ہوا۔ سنہ ۱۹۰۱-۱۸۹۱ء کے دوران میں آبادی بقدر ۵ء۳ فیصد گھٹی لیکن غیر ناخواندہ کی تعداد میں جو انخطاط ہوا وہ فیصد ۱ء۴۲ کی نسبت رکھتا ہے سنہ ۱۹۰۱ء تا سنہ ۱۹۱۱ء کی مدت میں آبادی میں فیصد ۰ء۲ کا اضافہ ہوا لیکن اوس کے ساتھ خواندہ نفوس کی تعداد میں صرف ۹ء۱۱ فیصدی کا اضافہ ہے۔ سنہ ۱۸۹۱ء سے مقابلہ کیا جائے تو سنہ ۱۹۱۱ء کے اعداد میں بقدر ۹ء۱۵ فیصدی اضافۂ آبادی میں اور بقدر ۵ء۲ فیصد انخطاط خواندہ آبادی میں رونما ہوا ہے۔ اس کے برعکس سنہ ۱۹۰۱ء کے اعداد کے ساتھ تقابل کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ "خواندہ" کی تعداد میں اضافہ ہے۔ لیکن اس کی شرح اضافۂ آبادی کی شرح اضافہ سے کم ہے۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ اس حد تک وسعت تعلیم ترقی آبادی کی رفتار سے پیچھے رہی ہے لیکن دہ سالہ دوران زیر بحث میں حالات اصلاح و ترقی پذیر ہوئے۔ جس کے باعث سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء کی مدت ملک کی تعلیمی تاریخ میں ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ تختۂ ضمیمہ نشان ۳ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ اس دہ سالہ دوران میں جتنے جدید مدارس قایم ہوئے وہ سابقہ ہر دہ سالہ مدت کی تعداد مدارس سے بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ اس حیرت انگیز وسعت کا نتیجہ ہے کہ "خواندہ" کی تعداد میں صرف ایک فیصدی سے بھی کم کا انخطاط ہوا ہے۔ حالانکہ مجموعی آبادی کا گھٹاؤ ۶ فیصدی سے بھی زیادہ ہے۔ اس وسعت کے نتایج اور زیادہ واضح ہوجاتے ہیں۔ جب ہم یہ امر پیش نظر رکھیں کہ بدوران سنہ ۱۹۰۱-۱۸۹۱ء آبادی میں ۵ء۳ فیصدی کا انخطاط ہوا تھا تو اوسی دوران میں خواندہ آبادی کی تعداد میں کم از کم فیصد ۴۲ کا انخطاط ہوا تھا۔

تختۂ ضمیمہ نشان ۵ میں تفصیلی اعداد درج کئے گئے ہیں جن سے سنہ ۱۸۹۱ء سے ملک سرکار عالی کی تعلیمی ترقی ظاہر ہوتی ہے۔ "جملہ عمر" اور "۱۰ سالہ و زائد" عمر کا لحاظ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۹۲۱ء میں ملک سرکار عالی میں خواندہ ذکور کا وہی تناسب ہے جو سنہ ۱۸۹۱ء میں تھا۔ اس کے برعکس اناث کا تناسب اسی مدت میں ۲ سے ترقی پاکر ۸ ہوگیا ہے۔ اناث اور ذکور دونوں کے تناسب کے اعتبار سے بلدۂ حیدرآباد میں سب سے اعلیٰ ترقی ہوئی ہے۔ خواندہ ذکور میں بقدر ۴۶ فی ہزار اور خواندہ اناث میں بقدر ۷۱ اضافہ ہے۔ دونوں خط ہائے قدرتی کے منجملہ تلنگانہ میں خواندہ ذکور کے اعتبار سے ایک فی ہزار کی ترقی ہوئی ہے تو مرہٹواڑی میں ۴ فی ہزار کی کمی ہوئی ہے۔ اس کے برخلاف نسوانی تعلیم میں

دونون خطون نے ترقی کی ہے۔ اور تلنگانہ کا تناسب فی ہزار ۴ سے بڑہکر ۱۲ اور مرہٹواڑی کا تناسب فی ہزار ایک سے بڑہکر ۴ ہوگیا ہے۔ اس لحاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ ۳۰ سالہ دوران مین بمقابلہ مرہٹواڑی کے تلنگانہ نے بہت ترقی کی ہے۔ اس خطہ ملک مین بلدۂ حیدرآباد کا وجود بڑی حد تک اس تعلیمی تفوق کا باعث معلوم ہوتا ہے کیونکہ اضلاع کے اعداد پر ایک نظر ڈالی جائے تو ظاہر ہوجاتا ہے کہ خواندہ ذکور کے تناسب مین مرہٹواڑی کے تین اضلاع مین انحطاط ہوا ہے تو تلنگانہ کے ۵ اضلاع مین کمی آئی ہے تلنگانہ کے بقیہ ۳ اضلاع کے منجملہ عادل آباد اور نلگنڈہ مین ذکور کے تناسب مین اضافہ ہے۔ اور ضلع اطراف بلدہ کا تناسب قایم چلا آتا ہے۔ اوس کے مقابلہ مین مرہٹواڑی کے ۵ اضلاع کے خواندہ ذکور کا تناسب سنبھل گیا ہے۔ بہرحال یہان یہ ذکر مناسب ہے کہ تمام اضلاع نے خواہ وہ تلنگانہ مین ہون یا مرہٹواڑی مین سنہ ۱۹۰۱ء کے مقابلہ مین بلحاظ تعلیم نسوان بالاتر تناسب حاصل کیا ہے۔

۵ تا ۲۰ سالہ عمرون کی صورت مین تختہ ضمیمہ محولہ بالا مین تینون سنین ۱۹۰۱، ۱۹۱۱ اور ۱۹۲۱ء کے متعلق متناسبہ اعداد درج کئے گئے ہین۔ ان اعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ دونون دہ سالہ مدتون مین ملک نے ذکور کے تناسب مین فی ہزار ۱۰ کی اور اناث کے تناسب مین فی ہزار ۸ کی ترقی کی ہے۔ اضلاع تلنگانہ مین سے ۸ کے منجملہ ۴ مین ایک سے ۴۲ فی ہزار تک خواندہ ذکور کے تناسب مین اضافہ ہوا ہے۔ اور بقیہ ۴ مین ۲ سے فی ہزار ۱۰ تک اس تناسب مین کمی ہوئی ہے۔ اس کے برخلاف مرہٹواڑی کے کل اضلاع مین فی ہزار ۲ سے ۳۰ تک اضافہ ہوا ہے۔ تعلیم نسوانی کے اعتبار سے صرف دو ہی اضلاع اطراف بلدہ اور محبوب نگر (جو دونون تلنگانہ مین واقع ہین) ایسے ہین کہ اون مین علی الترتیب ایک اور ۳ فی ہزار کی کمی آئی ہے۔ بلدۂ حیدرآباد مین اس میعاد عمر پر معتدبہ اضافہ ہوا ہے۔ جہان ذکور کے تناسب مین ۸۸ اور اناث کے تناسب مین ۸۲ کی زیادتی ہوئی ہے۔

۵ تا ۲۰ سالہ میعاد عمر پر خواندہ ذکور کا تناسب بلدۂ حیدرآباد اور اضلاع مرہٹواڑی مین "۲۰ وزائد" سالہ میعاد عمر کے تناسب سے بڑھا ہوا ہے۔ تلنگانہ کے اعتبار سے صرف نصف تعداد اضلاع مین ایسا اضافہ رونما ہوا ہے۔ اضلاع اطراف بلدہ۔ کریم نگر۔ نظام آباد اور نلگنڈہ مین بمقابلہ "۲۰ وزائد" میعاد عمر کے "۵ تا ۲۰" میعاد عمر پر خواندہ ذکور کا تناسب کمتر ہوگیا ہے۔ سنہ ۱۹۱۱ء اور سنہ ۱۹۰۱ء مین بھی اون کی حالت کم و بیش ایسی ہی تھی۔ اطراف بلدہ کی صورت مین خواندہ نفوس بلدہ حیدرآباد کی جانب نقل وطن کا زیادہ میلان رکھتے ہین جو ضلع کے مرکز مین واقع ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپنے اندازہ عمر کے موافق ۲۰ سالہ عمر ہونے سے پہلے ہی چلے جاتے ہین۔ بقیہ تینون اضلاع کی حالت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہان کی تعلیمی حالات کی

ترقی جدید العصر ہے اور بمقابلہ دوسرے اضلاع کے وہان کے تعلیمی عمر والے اطفال جدید مواقع تعلیم سے نسبتاً کم بہرہ اندوز ہوتے ہین. تعلیم نسوانی کے اعتبار سے بھی تین مستثنیات ہین (کریم نگر میدک اور نظام آباد) جہان "۰.۲ وزائد" میعاد عمر کا تناسب بمقابلہ "۵ تا ۰.۲" میعاد عمر کے تناسب کے بڑھا ہوا ہے.

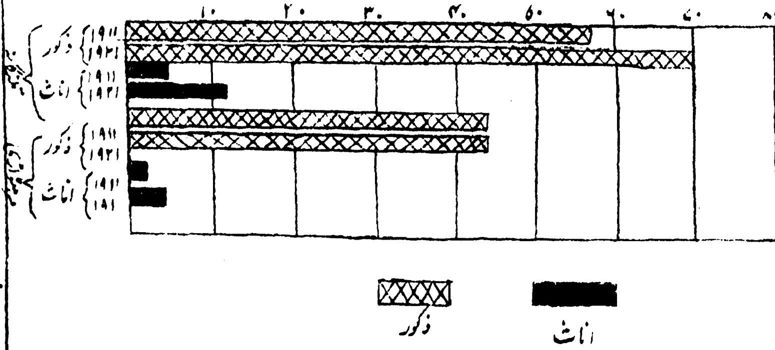
۱۷۸- تعلیم بلحاظ خطہ ہائے قدرتی - بلدۂ حیدرآباد کو جو اہمیت بلحاظ مواقع حاصل ہے اوس کی شہادت اس امر واقعہ سے بھی ملتی ہے کہ کم از کم ۲۱ فیصد خواندہ نفوس (۹ ا فیصد خواندہ ذکور ۳۵ فیصد اناث) اور ۲۲ فیصد خواندہ انگریزی اوس مین موجود ہین. حالانکہ اوس کی آبادی کل ممالک محروسہ کی آبادی کا صرف ۴ فیصد حصہ ہے. اگرچہ کہ بلدۂ حیدرآباد ملک سرکار عالی کے اور حصص کے مقابل مین بہت بڑھا ہوا ہے. لیکن تاہم ہندوستان کے بعض شہر اور قصبات سے ہنوز پیچھے ہے جیسا کہ تختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوگا.

شہر یا قصبہ	تعداد خواندہ فی ہزار نفوس آبادی
حیدرآباد	۲۰۸
مدراس	۵۰۷
بمبئی	۲۴۱
پونہ	۲۶۰
ناگپور	۱۴۳
لاہور	۲۰۶
کلکتہ	۴۵۱
ڈھاکہ	۳۵۳
پٹنہ	۲۳۵
اجمیر	۲۲۶
دہلی	۱۶۱
لشکر (گوالیار)	۲۰۳
بڑودہ	۴۰۵
بنگلور	۳۴۳
میسور	۳۲۴

تلنگانہ مین خواندہ نفوس کا تناسب (۴۲ فی ہزار نفوس معمرہ زائد از پنج سال) مرہٹواڑی کے تناسب (۳۴ فی ہزار) سے بالاتر ہے - قیاس یہ ہوتا ہے کہ بلدہ کا محل وقوع خطہ اول الذکر کی فوقیت کا باعث ہوگا. لیکن بلدہ کو خارج کر دیا جائے تب بھی تلنگانہ کے خواندہ نفوس کا تناسب (۳۰ فی ہزار) مرہٹواڑی کے تناسب سے بڑھا ہوا ہے. یہ امر قابل ذکر ہے کہ مجموعی طور پر تلنگانہ کے خواندہ نفوس کے تناسب مین سنہ ۱۹۱۱ء کے ۳۷ فی ہزار سے سنہ ۱۹۲۱ء مین ۴۲ فی ہزار تک ترقی ہوئی ہے تو مرہٹواڑی مین اوسی دوران مین ۲۷ سے ۲۴ فی ہزار تک انحطاط ہوا ہے.

شکل ارتسامی مندرجہ ذیل مین دونون خطون کے ہزار نفوس مین بلحاظ مجموعی عمر خواندہ اشخاص کا تناسب باعتبار جنس بدوران سنہ ۱۹۱۱ء و سنہ ۱۹۲۱ء ظاہر کیا گیا ہے.

نقشہ ارتسامی بہ اظہار تناسب خواندہ اشخاص در ہر دو خطہ ہائے قدرتی

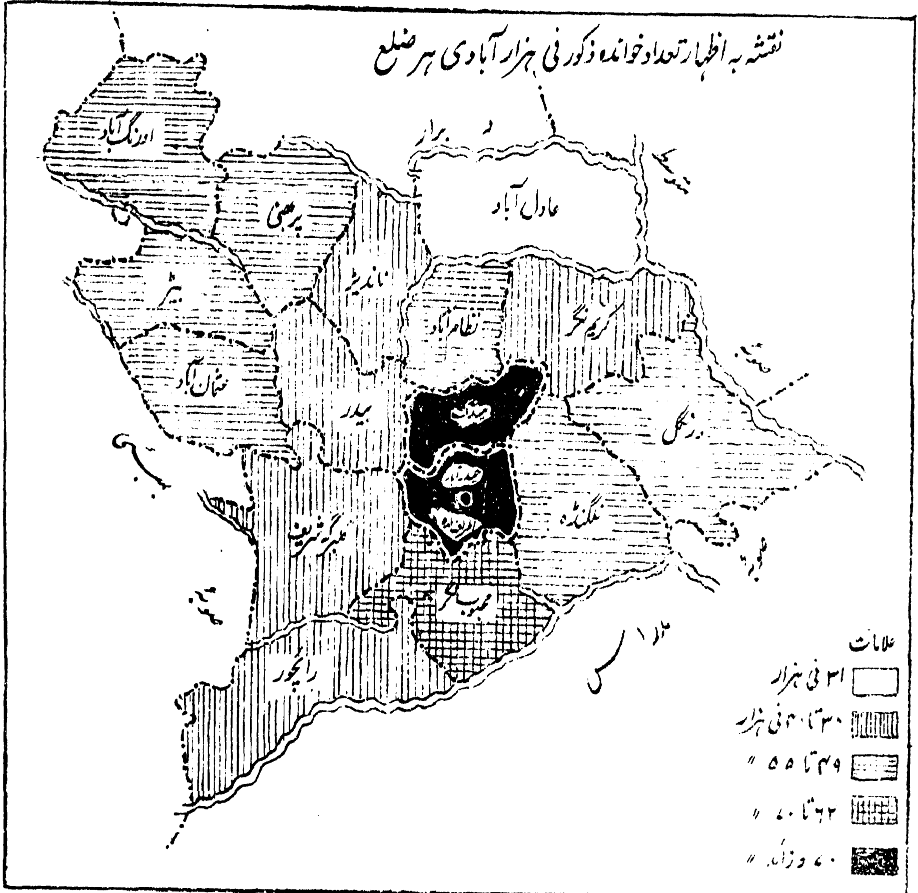


اِس شکل ارتسامی مندرجہ بالا سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ خواندہ ذکور اور اناث دونوں کا تناسب بمقابلہ مرہٹواڑی کے تلنگانہ میں بہت ترقی کر گیا ہے۔ یہ اس امر واقعہ کا نتیجہ ہے کہ دونوں خطوں کے اضلاع نے تعلیمی معاملات میں بالمساوات ترقی نہیں کی بجز ایک کریم نگر کے تلنگانہ کے کل اضلاع میں خواندہ ذکور کے تناسب میں معتد بہ اضافہ ہوا ہے تو مرہٹواڑی کے ۳ اضلاع یعنی نانڈیڑ گلبرگہ اور بیدر کے اسی تناسب میں حقیقی کمی آئی ہے اور ایک ضلع رائچور اپنی حالت پر قائم رہا ہے۔ اور بقیہ دو میں خفیف بیشی ہوئی ہے۔ تعلیم نسوان کے لحاظ سے بھی تلنگانہ کو بلدہ حیدرآباد اور چھ اضلاع یعنی میدک۔ ورنگل۔ محبوب نگر۔ نلگنڈہ۔ نظام آباد اور اطراف بلدہ کی وجہ سے بڑی حد تک تقویت پہنچی ہے اور مرہٹواڑی کو صرف ایک ضلع (پربھنی) سے قابلِ لحاظ امداد ملی ہے۔ اور بقیہ دوسرے اضلاع کی بیشی بالکل خفیف ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ تلنگانہ میں خواندہ ذکور کا تناسب سال ۱۹۱۱ء کے ۵، فی ہزار سے بڑھکر سنہ ۱۹۲۱ء میں ۰، فی ہزار اور خواندہ اناث کا تناسب اسی دوران میں ۵ سے ۱۲ ہو گیا تو مرہٹواڑی میں خواندہ ذکور کے تناسب میں کسی طرح کی ترقی نہیں ہوئی اور صرف تعلیم نسوان میں تھوڑی سی ترقی ہوئی ہے۔ یعنی خواندہ اناث کا تناسب فی ہزار ۲ سے بڑھکر دس سالہ دوران میں فی ہزار ۴ تک پہنچا ہے۔

۱۷۹ تعلیم بلحاظ اضلاع۔ ابھی ابھی ذکر کیا جا چکا ہے کہ اس دہ سالہ دوران میں بمقابلہ اضلاع مرہٹواڑی کے اضلاع تلنگانہ نے بلحاظ تعلیم اپنی حالت کی بہت کچھ اصلاح کر لی ہے۔ ذکور اور اناث کی تعلیمی حالت کا مجموعی اندازہ کیا جائے تو خواندہ نفوس کی تعداد بلدہ میں بقدر ۶۳ فی ہزار ترقی کر گئی ہے۔ اسی تناسب میں تلنگانہ کے، اضلاع نے ۵ سے ۱۳ تک اضافہ حاصل کیا ہے۔ اعلیٰ ترین تناسب میدک کے حصہ میں اور کمترین عادل آباد کے حصہ میں آتا ہے۔ اور صرف ایک ضلع کریم نگر، کے تناسب میں صرف ایک کا اضافہ ہوا ہے۔ اس کے بالمقابل اضلاع مرہٹواڑی کے منجملہ ایک ضلع گلبرگہ

میں خواندہ نفوس کے تناسب کے لحاظ سے فی ہزار ۶ کا انحطاط حقیقی ہوا ہے۔ دو اضلاع (ناندیڑ اور بیدر) میں کوئی ترقی معلوم نہیں ہوئی۔ چار اضلاع (بیڑ، پربھنی، عثمان آباد، اور رائچور) میں ایک سے چار تک خفیف بیشی ہوئی ہے اور صرف ایک ضلع (اورنگ آباد) میں ۵ فی ہزار سے زیادہ یعنی بقدر فی ہزار ۶ کے اضافہ ہوا ہے۔

اب اضلاع کے ذکور واناث کی تعلیمی حالت کے متعلق بیان کیا جائیگا۔ پہلے ذکور کی تعلیم کے اندازہ کیلئے نقشۂ ذیل ملاحظہ کیا جائے تو ممالک محروسہ کے ہر ضلع کی آبادی ذکور کے ہر ہزار نفوس میں خواندہ ذکور کا تناسب ایک نظر میں واضح ہوجائیگا۔



بلدۂ حیدرآباد کے بعد خواندہ ذکور کا سب سے ارفع تناسب بیدر میں ہے (۷۳ فی ہزار) اور اس کے عین مابعد ضلع اطراف بلدہ کا درجہ ہے (۷۰ فی ہزار) محبوب نگر فی ہزار ۶۲ خواندہ ذکور کے تناسب کیساتھ درجۂ سوم پر ہے یہ تینوں اضلاع تلنگانہ میں واقع ہیں انکے بعد مرہٹواڑی کے اضلاع اورنگ آباد، عثمان آباد اور بیڑ کا مرتبہ ہے جنکے خواندہ ذکور کا تناسب فی ہزار آبادی علی الترتیب ۵۵، ۵۴ اور ۵۳ ہوتا ہے تلنگانہ کے منجملہ نظام آباد میں اور مرہٹواڑی کے منجملہ پربھنی میں خواندہ ذکور کا تناسب ایک ہی یعنی ۴۹ فی ہزار ہے۔

سب سے کمتر تناسب تلنگانہ میں عادل آباد کو (۱۳ فی ہزار) اور مرہٹواڑی میں گلبرگہ کو (۲۶ فی ہزار) حاصل ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مجموعی طور پر تلنگانہ کے ۸ اضلاع کے منجملہ ۵ میں خواندہ ذکور کا تناسب ۵۰ فی ہزار سے زیادہ ہے تو مرہٹواڑی کے اتنے ہی اضلاع کے منجملہ صرف ۲ میں اتنا ارفع تناسب پایا جاتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تلنگانہ کے باشندوں نے اپنی تعلیمی حالت کی اصلاح کے جدید مواقع سے بمقابلہ باشندگان مرہٹواڑی کے زیادہ استفادہ کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں ایک طرف طاعون اور امراض وبائیہ کی شدت اشاعت نے اور دوسری طرف اس خطہ کے سیلاب ان قحط نے ملک سرکار عالی کے اس حصہ کی رفتار ترقی تعلیم کو بہت دھکا دیا ہے۔

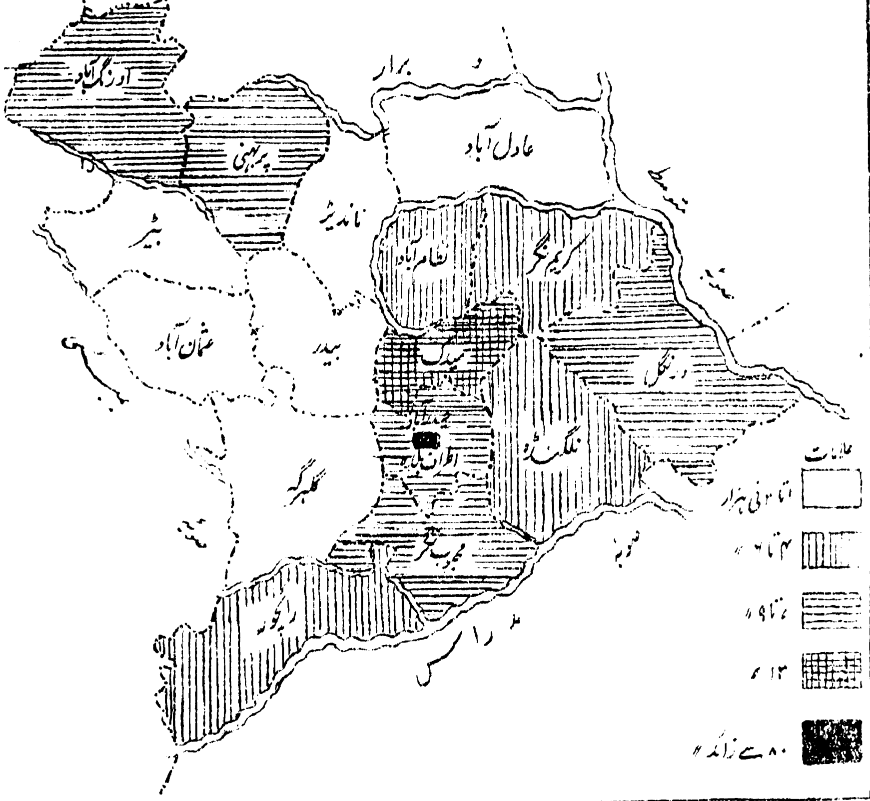
۱۹۱۱ء کے تناسب سے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تلنگانہ میں خواندہ ذکور میں فی ہزار نفوس آبادی بقدر (۴) کے اضافہ ہوا ہے اور مرہٹواڑی کے تناسب میں فی ہزار نفوس بقدر (۷) کے کمی آئی ہے جس کی وجہ سے ملک سرکار عالی کی آبادی ذکور میں بقدر (۲) فی ہزار انحطاط رونما ہوا ہے سب سے زیادہ متناسبہ فائدہ بلدہ کو حاصل ہوا ہے جہاں کے خواندہ ذکور میں فی ہزار (۱۶) کا اضافہ ہوا ہے۔ تلنگانہ کے ۶ اضلاع نے اپنے تعلیمی تناسب میں ترقی کی ہے اور یہ ترقی ۲ سے ۱۱ فی ہزار تک ہے اور صرف ایک ضلع جو پیچھے رہ گیا ہے وہ کریم نگر ہے (۱ فی ہزار) ورنگل ایک حالت پر قائم رہا ہے۔ اس کے برخلاف مرہٹواڑی کے ۷ اضلاع کے تناسب میں کمی رونما ہوئی ہے۔ سب سے بڑی کمی گلبرگہ میں (یعنی فی ہزار تناسب میں ۱۸ کا فرق) ہے۔ البتہ صرف ایک ضلع میں ترقی معلوم ہوتی ہے لیکن اس کا اضافہ نسبتاً متذکرہ بالا اضلاع تلنگانہ سے بھی بہت کم ہے۔

تعلیم نسواں کے اعتبار سے بھی تلنگانہ مرہٹواڑی سے بڑھا ہوا ہے ہر ضلع کے خواندہ اناث کا جملہ آبادی اناث کے ساتھ جو تناسب پڑتا ہے وہ نقشہ ذیل میں دکھایا گیا ہے۔

(نقشہ بر صفحہ ۲۴۲)

تعلیم نسواں کے معاملہ میں بھی بلدہ حیدرآباد فی ہزار آبادی اناث ۵۰ خواندہ اناث کے تناسب کے ساتھ سب میں پیش پیش ہے تلنگانہ میں خواندہ اناث کے تناسب کے اعتبار سے سب میں اعلیٰ ضلع میدک (۱۳ فی ہزار) ہے اس کے بعد بلحاظ ترتیب اطراف بلدہ و ورنگل ۸ فی ہزار محبوب نگر (۷ فی ہزار) نلگنڈہ (۶ فی ہزار) کریم نگر و نظام آباد (ہر ایک ۵ فی ہزار) کے مدارج آتے ہیں آخر میں عادل آباد پڑتا ہے جو اس خطہ قدرتی میں سب سے کمتر تناسب (۳ فی ہزار) رکھنے والا ضلع ہے مرہٹواڑی میں ۹ فی ہزار کے تناسب کے ساتھ پربھنی سب میں اول ہے۔ اس کے بعد اورنگ آباد آتا ہے جس میں (۷ فی ہزار کا) تناسب ہے بقیہ اضلاع میں خواندہ اناث کا تناسب بہت پست یعنی ایک سے لیکر صرف ۴ تک ہے۔

۱۹۱۱ء کے اعداد سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر ملک سرکار عالی میں خواندہ اناث کے اعتبار سے فی ہزار ۴ کا اور تلنگانہ میں فی ہزار ۶ کا اضافہ ہوا ہے اور مرہٹواڑی کو ۲ فی ہزار سے زیادہ نصیب نہیں ہوا۔ سب سے زیادہ متناسبہ ترقی ۳۶ فی ہزار بلدہ حیدرآباد کو حاصل ہوئی ہے تلنگانہ کے ۲ اضلاع میں فی ہزار ۵ یا ۵ سے زاید اور ۵ اضلاع میں فی ہزار ۳ اور ۴ کے درمیان اور صرف ایک ضلع (عادل آباد) میں فی ہزار ۲ سے کم ترقی ہوئی ہے۔ اسکے برخلاف مرہٹواڑی میں صرف ایک ضلع (پربھنی)



نے ۵ سے زیادہ ترقی کی ہے اور ایک ضلع اپنے حال پر قائم رہا ہے اور ایک ضلع نے حقیقتاً نقصان اٹھایا ہے اور بقیہ ۵ میں فی ہزار ۳ سے کم ترقی ہوئی ہے۔
۱۸۰ ترقی تعلیم بلحاظ عمر۔ تعلیمی عمر والی آبادی کی تعداد کو جملہ آبادی کا ۱۵ فیصد قرار دیا جائے تو اسکے منجملہ ۱۲ فیصد نفوس سنہ ۱۹۲۱ء میں زیر تعلیم تھے اسکا مماثلہ تناسب سنہ ۱۹۱۱ء میں ۵ فیصد اور سنہ ۱۹۰۱ء میں ۶ فیصد تھا اس دہ سالہ دوران میں جو نمایاں تعلیمی ترقی ہوئی ہے وہ اس سے صاف عیاں ہو جاتی ہے۔ سابقہ ۵ مردم شماریوں کے اوقات پر مدارس ابتدائی (سرکاری و خانگی) میں زیر تعلیم طلباء کی تعداد کا مقابلہ خواندہ (اور زیر تعلیم) نفوس کی تعداد کیساتھ تختہ حاشیہ میں کیا گیا ہے سنہ ۱۸۸۱ء اور سنہ ۱۹۰۱ء میں "خواندہ" اور "زیر تعلیم" کی جو درجہ بندی کی گئی تھی اس کی وجہ سے ان عنوانات کے تحت درج شدہ تعداد مدارس تحتانیہ میں تعلیم پانیوالے طلباء کی تعداد سے بڑھی ہوئی ہے۔ لہٰذا خواندہ کی زیادہ صحیح تعریف یعنی خط لکھنے اور پڑھنے کی قابلیت جو سنہ ۱۹۱۱ء سے قرار دیگئی اسکی وجہ تحتانی جماعتوں کے طلباء اس زمرہ سے بجا طور پر خارج ہو گئے ہیں۔

سال	زیر تعلیم یا خواندہ اندرون ۱۵ سال	طلباء مدارس ابتدائی
سنہ ۱۸۸۱ء	۶۷,۸۲۵	۸,۳۲۰
سنہ ۱۸۹۱ء	۷۹,۷۳۶	۶۲,۵۱۴
سنہ ۱۹۰۱ء	۵۱,۱۲۹	۸۰,۴۴
سنہ ۱۹۱۱ء	۴۳,۶۸۳	۷۶,۶۵
سنہ ۱۹۲۱ء	۶۳,۵۸۹	۲,۶۱,۲۸۲

دہ سالہ دوران میں تعلیم نے جو حیرت انگیز وسعت پائی ہے اس کا ثبوت تختہ

خواندہ اندرون عمر ۱۰ سال	آبادی اندرون عمر ۱۰ سال	سال
۱۴,۹۳۷	۲۸,۰۸,۵۲۱	سنہ ۱۹۰۱ء
۹,۴۹۳	۳۶,۱۸,۶۸۰	سنہ ۱۹۱۱ء
۱۹,۲۱۸	۳۳,۰۹,۳۴۱	سنہ ۱۹۲۱ء

تختۂ مندرجہ حاشیہ سے ملیگا۔ جس مین دکھایا گیا ہے کہ اگر چیکہ دس سال سے کم عمر کی آبادی سنہ ۱۹۲۱ء مین بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء کے بقدر فیصد ۸٫۵ گھٹ گئی ہے۔ لیکن ۱۰ سال سے کم عمر کے خواندہ نفوس کی تعداد اس دہ سالہ دوران مین المضاعف سے بھی زیادہ ہوگئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ دہ سالہ مدت ابتدائی تعلیم کی ترقی کے لحاظ سے بہت نمایان ہے جیساکہ اس امر واقعہ سے اس کا بدیہی انکشاف ہوتا ہے کہ تحتانیہ مدارس کی تعداد ۲,۱۶۵ سے ۴,۸۸۸ تک پہونچ گئی یا بالفاظ دیگر بقدر ۱۲۶ فی صد بڑہ گئی۔ اور اون کے طلباء کی تعداد (۶۰,۲۶۵ سے ۲,۰۶,۱۲۸) ہوگئی یا بقدر ۲۴۲ فیصد ترقی کر گئی۔

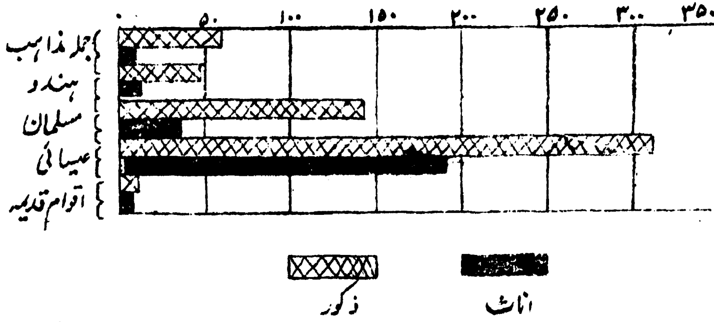
اب تعلیم ثانوی کا لحاظ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مدارس ثانویہ کے طلباء کی تعداد بھی ہر دہ سالہ عرصہ مین مستقل طور پر بڑہتی رہی ہے۔ تختۂ مندرجہ حاشیہ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے تقریباً ۴۱ فی صد کا اضافہ تعداد مدارس ثانویہ مین اور ۷۷ فیصدی کا اضافہ اون مین تعلیم پانے والے طلباء کی تعداد مین رونما ہوا ہے۔

تعداد نفوس خواندہ بمیعاد عمر ۱۵-۲۰	تعداد طلباء	تعداد مدارس ثانویہ	سال
۳۵,۸۰۷	۱۳,۸۲۶	۷۰	سنہ ۱۹۰۱ء
۳۸,۲۴۹	۱۶,۳۲۶	۸۸	سنہ ۱۹۱۱ء
۴۵,۱۵۳	۲۸,۹۲۳	۱۲۴	سنہ ۱۹۲۱ء

ترقی تعلیم کے اندازہ کرنے کی کوشش مین ۱۵ تا ۲۰ سالہ میعاد عمر نہایت خطرناک اور نازک سمجھی جاتی ہے۔ اس مین وہ افراد شامل ہین جنہون نے اوس حصۂ عمر کی ابھی تکمیل کی ہے۔ جس مین نوشت وخواند کا فن بالعموم سیکھا جاتا ہے۔ پس اس مدت عمر پر جو خواندہ نفوس کا تناسب ہے اوس کو ملک سرکار عالی کے ادارہ جات تعلیمی کی اثر آفرینی کا مقیاس قرار دیا جاسکتا ہے۔ اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۵ تا ۲۰ سالہ مدت عمر پر خواندہ نفوس کی تعداد اس دہ سالہ دوران مین معتدبہ طور پر بڑھ گئی ہے۔ یہ امور ثابت کرتے ہین کہ اس دوران مین تعلیم ثانوی کی سابقہ عام ترقی واصلاح کو نہ صرف قایم رکھا گیا بلکہ اوس مین مزید اضافہ کیا گیا۔

۱۸۱- تعلیم بلحاظ مذاہب۔ نقشۂ ذیل مین ہر اہم مذہب کے خواندہ نفوس عمرہ پنج سالہ وزائد کے تناسب فی ہزار کو ظاہر کیا گیا ہے۔

(نقشہ بر صفحہ ۲۴۴)



اہم مذہبی جماعتوں کے منجملہ تعلیمی معاملات میں عیسائی باسانی مرتبۂ اعلیٰ پر فائز ہیں کیونکہ اس قوم کے خواندہ نفوس کا تناسب ۲۵۲ فی ہزار ہے اسکے بعد مسلمانوں کا درجہ ہے جن میں ۹۰ فی ہزار کا تناسب ہے ہنود اسکے کمتر درجہ پر ہیں جنمیں صرف ۲۶ فی ہزار خواندہ ہیں اس میں شبہ نہیں کہ موجودہ سہولت ہائے تعلیمی سے بمقابلہ ہنود کے مسلمان زیادہ استفادہ کرتے ہیں ہندو قوم باعتبار ترکیب آئین ہر جسکے حدود میں مختلف مدارج تہذیب رکھنے والی ذاتیں اور ذیلی ذاتیں داخل ہیں۔ مثلاً ہندو بنے ہوئے قدیم باشندے اور "طبقات اسفل" اگرچیکہ ہنود کے مذہبی دائرے میں داخل ہوتے ہیں لیکن اون کی حالت کسی طرح اون کے قدیم ہم جنسوں سے بہتر نہیں ہے۔ اس کے برخلاف مسلمانوں میں جو ہنود کے مقابلہ میں نسبتاً زیادہ تعداد میں قصبات کے رہنے والے ہیں۔ تعلیم ایک نہایت امر ضروری ہے۔ سید اپنے ساتھ تعلیمی روایات لئے ہوئے ہیں۔ اور دوسرے مسلمان تمہید ملازمت، صنعت و حرفت یا تجارت کے لئے جس میں وہ مصروف ہیں تعلیم کو ایک ناگزیر شرط سمجھتے ہیں۔ علاوہ برین مذہبی نقطۂ نظر سے بھی مسلمانوں کے لئے تعلیم ناگزیر ہے جو اپنے مقدس رسولؐ کی حدیث کے بموجب طلب علم کو فرض سمجھتے ہیں۔ اگرچیکہ وہ چین جیسے دور دراز ملک میں بھی حاصل ہو سکتا ہو۔ عیسائیوں کو اور بالخصوص دیسی عیسائیوں کو جو اعلیٰ تعلیمی مرتبہ حاصل ہے وہ بلاشبہ کار و بار تعلیم میں پادریوں کی انتھک اور قابل تعریف کوششوں کا ثمرہ ہے۔

مذہب	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء
ہندو	۳۳	۲۳
مسلمان	۷۹	۵۹
عیسائی	۲۲۳	۲۴۷
اقوام قدیمہ	۷	۱

سنہ ۱۹۱۱ء اور سنہ ۱۹۲۱ء میں ہر قوم کے ہزار نفوس میں جو خواندہ نفوس کا تناسب پڑتا ہے وہ تختہ مندرجہ حاشیہ میں دکھایا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہنود ایک حالت پر قایم رہے ہیں۔ اور عیسائیوں نے انحطاط پایا ہے۔ اور مسلمان اور اقوام قدیمہ نے معتدبہ ترقی کی ہے۔

تختہ مندرجہ حاشیہ مین "۱۰ تا ۱۵" اور ۱۵ تا ۲۰ سالہ میعاد ہائے عمر پر جو ترقی ہوئی ہے وہ ظاہر کی گئی ہے۔ (اعداد صرف ذکور سے متعلق ہین) اس سے معلوم ہوگا کہ ان تمام قومون نے ان میعاد ہائے عمر پر خواندہ نفوس کے تناسب مین معتدبہ ترقی کی ہے۔ اور مسلمانون کی ترقی حیرت انگیز ہے۔ ۴۔

مذہب	۱۰ تا ۱۵ سال		۱۵ تا ۲۰ سال	
	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء
جملہ مذاہب	۴۶	۴۰	۸۶	۶۹
ہنود	۳۷	۳۵	۷۰	۵۹
مسلمان	۱۱۴	۷۸	۲۱۵	۱۴۲
عیسائی	۲۸۴	۲۶۴	۴۴۲	۳۴۵
اقوام قدیم	۱۲	۳	۱۶	۳

عیسائیون کے مختلف فرقون کے منجملہ تعلیم کے اعتبار سے پراٹسٹنٹ گوئے سبقت لے گئے ہین۔ اور اون کی جملہ آبادی کے ہر ہزار نفوس مین ۳۰۰ اشخاص خواندہ ہین۔ ان کے ذکور اور اناث کا تناسب علی الترتیب ۳۴۸ اور ۲۴۸ ہوتا ہے۔ ان کے بعد متھاڈسٹ کا مرتبہ ہے۔ جن مین ۱۸۲ خواندہ نفوس ہین۔ ذکور ۲۱۸ اور اناث ۱۴۳۔ ان کے بعد بپاپٹسٹ۔ رومن کیاتھولک۔ پریسبٹیرین اور متبعین انگلیکن کمیونین کے مدارج ہین۔ فرقہ موخرالذکر مین صرف ۹۵ نفوس خواندہ ہین یعنی فی ہزار آبادی (۱۲۹) ذکور اور (۶۱) اناث۔

ف۔ اب ان مذاہب کا لحاظ کیا جائے۔ جن کے پیرو قلیل التعداد ہین تو پارسی سب مین زیادہ تعلیم یافتہ ہین۔ اون کے ہر ہزار نفوس مین (۴۰۷) خواندہ پائے جاتے ہین۔ اور یہ تناسب ملک سرکار عالی کے کل اقوام کے تناسب سے نہایت ارفع ہے۔ اس قوم کے ذکور اور اناث دونون بالمساوات زیادہ تعلیم یافتہ ہین اور ان کا تناسب فی ہزار علی الترتیب ۴۸۳ اور ۳۲۹ ہوتا ہے۔ بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے اس قوم مین فی ہزار ۱۷ خواندہ نفوس کی زیادتی ہوئی ہے۔ ان کے بعد یہودی اور بودھ کے مدارج ہین جنمین علی الترتیب ۶۶۶ اور ۳۵۵ خواندہ نفوس کا تناسب ہوتا ہے۔ یہ کسی تشریح کا محتاج نہین ہے۔ کیونکہ صرف چار یہودی اور دس بودھ سے سابقہ ہے۔ جینی اور سکھہ علی الترتیب ۲۳۰ اور ۲۰۹ خواندہ نفوس کا تناسب رکھتے ہین۔ یہان اس امر کی وضاحت نامناسب نہین ہے کہ اول الذکر مین خواندہ ذکور کا تناسب موخرالذکر سے بڑھا ہوا ہے۔ اور موخرالذکر مین خواندہ اناث کا تناسب اوّل الذکر سے بالاتر ہے۔ بہرحال ان دونون قومون نے سنہ ۱۹۱۱ء کے مقابلہ مین تعلیمی ترقی حاصل کی ہے۔ آریہ سماجی جن کی تعداد اس ملک مین صرف ۵۳۵ ہے تعلیمی حیثیت سے سب مین فروتر درجہ رکھتے ہین۔ اور اون کے خواندہ نفوس کا تناسب

(۱۳۰) فی ہزار پڑتا ہے۔ وہ اس لحاظ سے برہمنون سے بھی بہت پیچھے ہین۔
یہان اگر ملک سرکارعالی کی دو اہم قومون کی تعلیمی حالت کا مقابلہ دو متصلہ صوبہ جات سرکار عظمت مدار اور دو بڑی دیسی ریاستون کے ہم مذہبون کے ساتھ کیا جائے تو بے محل نہ ہوگا۔ تختہ مندرجہ حاشیہ مین ۵ اور ہ سے زائد تمام عمرون کے اعداد درج کئے گئے ہین۔ اس سے معلوم ہوگا کہ ملک سرکارعالی تعلیمی معاملات مین باوجود اس مادی ترقی کے جو اشاعت تعلیم مین متعدد مدارس کے قیام سے حاصل ہوئی ہنوز بہت پیچھے ہے۔ حیدرآباد کے ہنود کو بھی متصلہ صوبہ جات یا ریاستہائے میسور و بڑودا کے ہم مذہبون سے برابری حاصل کرنے سے پہلے ایک بڑی منزل طے کرنی پڑیگی مسلمانون کی حالت اون کے بمبئی والے ہم مذاہب سے بہتر ہے۔ لیکن مدراس سے مقابلہ کرنیکے لیے ابھی اُن کو بہت کچھ ترقی کرنی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ حیدرآبادی مسلمان مدراسی مسلمانون سے صرف تعلیم ذکور مین پست ہین۔ لیکن اناث کے اعتبار سے حیدرآباد مدراس سے بالاتر ہے۔ گو میسور و بڑودا کے مقابلہ مین پیچھے ہے۔ تختہ پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہوجائیگا۔ کہ جہالت کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے مفت اور جبری تعلیم کس قدر موثر ہوسکتی ہے۔ بڑودا جہان مفت اور جبری ابتدائی تعلیم جاری کی گئی ہے۔ دوسرے صوبہ جات بیان کردہ سے بہت آگے بڑھا ہوا ہے۔ اس ضمن مین یہ بھی بیان کردیا جاسکتا ہے کہ چونکہ اس ملک مین بھی اب ابتدائی تعلیم مفت کردیگئی ہے۔ اس لئے آیندہ مردم شماری کے موقعہ پر تعلیمی معاملات کی ترقی کے لحاظ سے بہتر حالات قلمبند ہوسکین گے۔

تعداد خواندہ فی ہزار نفوس (عمرہ پنج سالہ وزائد)						
صوبہ یا ریاست	جملہ مذاہب		ہنود		مسلمان	
	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث
حیدرآباد	۵۷	۸	۴۷	۴	۱۴۰	۳۵
مدراس	۱۵۲	۲۱	۱۴۹	۱۸	۱۲۴	۱۵
بمبئی	۱۵۷	۲۷	۱۳۸	۱۹	۸۸	۱۲
بڑودا	۲۴۰	۴۷	۲۳۴	۴۲	۳۰۹	۴۸
میسور	۱۴۳	۲۲	۱۳۳	۱۶	۲۳۸	۶۲

۱۸۲۔ تعلیم نسوان

ذکور فی ہزار نفوس (۵۷) خواندہ ہین۔ اور اناث کا مماثلہ تناسب (۸) ہے۔ یہی موخرالذکر تناسب ہے جو ملک سرکارعالی کے مجموعی تناسب کو (۳۳) تک اُتر آنے کا باعث ہوتا ہے۔ یہان اس کا ذکر ضروری ہے کہ اناث کا تناسب مسلسل ترقی پذیر ہے۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین تناسب فی ہزار ۲ تھا اور سنہ ۱۹۰۱ء مین ۳ تک بڑھا اور سنہ ۱۹۱۱ء مین اس پر

مزید ترقی ۵ تک ہوئی اور حالیہ مردم شماری کی رو سے بمشکل ۸ تک پہنچ گئی۔ باوجودیکہ اس دہ سالہ دوران میں اناث کی آبادی ۶ فیصد سے زائد انحطاط پذیر ہوئی لیکن خواندہ اناث کی تعداد میں بقدر ۱۹٫۳۶۲ یا فیصد ۸۰ کا اضافہ ہوا۔ یہ اضافہ بلاشبہ توسیع تعلیم نسواں کا نتیجہ ہے۔ مدارس نسواں کی تعداد سنہ ۱۹۱۱ء کے ۹۰ سے ترقی پاکر سنہ ۱۹۲۱ء میں ۱۸۶ ہوگئی۔ سنہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں خواندہ اناث کی تعداد میں فی ہزار ۳ کا ۱۰ تا ۱۵ سالہ میعاد عمر پر اور ۷ کا ۱۵ تا ۲۰ سالہ میعاد عمر پر اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔ ملک سرکار عالی کے اہم مذاہب کے درمیان ان میعاد ہائے عمر پر جو حقیقی اضافہ فی ہزار ہوا ہے وہ تختہ حاشیہ میں درج کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوگا کہ خواندہ مسلم اناث ہر دو میعاد ہائے عمر پر یکساں ترقی کر گئے ہیں۔ عیسائیوں نے اول میعاد عمر میں بمقابلہ دوسری میعاد عمر کے زیادہ ترقی پائی ہے گو کہ دونوں میعاد ہائے عمر کی ترقی معتدبہ ہے۔ صرف ہنود اور اقوام قدیمہ ہی ہیں جو پیچھے رہ گئے ہیں قلیل التعداد مذہبی جماعتوں کے منجملہ جینی اور پارسی دونوں میعاد ہائے عمر پر ترقی ظاہر کرتے ہیں اور سکھ تنزل۔ اس کا ذکر یہاں مناسب ہے کہ اس ملک میں سکھوں کی تعداد بقدر ۴۱ فیصد کے اس دہ سالہ دوران میں گھٹ گئی ہے۔

اضافہ تناسب فی ہزار خواندہ نفوس بدوران سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء		
مذاہب	۱۰ تا ۱۵ سال	۱۵ تا ۲۰ سال
ہندو	۱	۳
مسلمان	۲۷	۳۲
عیسائی	۷۸	۲۵
اقوام قدیمہ	۴	۵

۸۳۔ **تعلیم بلحاظ ذات۔** ہندو آبادی ایک غیر متجانس اور بے میل ہجوم یا اژدحام ہے جو مختلف عناصر یا ذاتوں سے مرکب ہے۔ تختہ ضمیمہ نشان ۶ میں تعلیمی لحاظ سے زیادہ اہم ذاتوں کی تفصیل ظاہر کی گئی ہے برہمن فی ہزار ۲۹۰ خواندہ نفوس کے تناسب کیساتھ سر فہرست آتے ہیں اور ولیما جس میں ایک فرد بھی خواندہ نہیں ہے فہرست میں فروترین درجہ پر ہیں۔ ان دونوں انتہاؤں کے درمیان مختلف مراتب تعلیم کیساتھ ۴۴ ذاتیں پائی جاتی ہیں۔ برہمنوں کے عین مابعد ترتیب نزولی کے اعتبار سے فی ہزار ۱۶۱ کے تناسب کے ساتھ کومٹی آتے ہیں پھر سنار (۱۱۸) لوہار (۱۰۳) اور ساتانی کے مدارج ہیں۔ دوسرے منتہا پر بہ ترتیب سودی ولیما کے اوپر مادیگا ہے جنکا تناسب ایک فی ہزار ہے پھر چمار، مہار۔ مانگ اور وڈر ہیں جنکا تناسب دو فی ہزار ہے۔ اسکے بعد کولی کا تناسب ۳ پھر اُپرا کا ۴ اور دھنگر کا فی ہزار ۵ تناسب پڑتا ہے۔ مسلمانوں کی تعلیم میں تفاوت کے حدود اتنے وسیع نہیں ہیں جتنے کہ ہندو ذاتوں میں ہیں۔ سیدوں میں جو سب میں درجہ اول پر ہیں خواندہ نفوس کا تناسب فی ہزار ۱۳۱ پڑتا ہے اور شیخوں میں جو سب میں کمتر درجہ پر ہیں تناسب ۷۴ کا ہے اور مغل اور پٹھان درمیان میں ہیں۔ یہ امر قابل تذکرہ ہے کہ شیخوں کے خواندہ نفوس کا تناسب ہنود کی ۴۴ مخصوص ذاتوں کے منجملہ ۳۶ کے تناسب کے مقابلہ میں بڑھا ہوا ہے۔ اس سے ہنود کے اکثر ذاتوں کی بے انتہا تعلیمی پستی ظاہر ہوتی ہے اور یہی باعث ہے کہ ہنود کا درجہ بطور ایک جماعت کے تعلیمی

توازن میں فرو تر ہے۔ عیسائیوں کو تعلیمی تناسب میں ہر مسلمان قوم اور بجز برہمنوں کے ہر ہندو ذات پر تفوق ہے۔ اقوام قدیمہ ہنود کی نیچ ذاتوں سے مساوات پر ہیں اور دونوں کا تناسب کمتر ہے۔

تختہ ضمیمہ نشان ۶ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے اکثر ہندو ذاتیں تعلیم میں کسیقدر ترقی کر گئی ہیں لیکن تعجب یہ ہے کہ بعض اعلیٰ ذاتیں مثلاً برہمن کومٹی اور ساتانی جو بالعموم تعلیمی حیثیت سے بالاتر تناسب رکھا کرتی تھیں اس دہ سالہ دوران میں تنزل پر مائل ہو گئی ہیں مسلمانوں میں سیدوں نے ترقی کی ہے پٹھان ایک حالت پر قایم رہے ہیں اور مغل اور شیخ انحطاط پذیر ہیں عیسائیوں میں بھی ایک خفیف سی کمی رونما ہوئی ہے جس کا باعث غالباً وہ نئے عیسائی ہیں جو ناخواندہ طبقات سے داخل ہوئے ہیں اور علاوہ بریں یہ بھی ممکن ہے کہ یوروپین افراد کے تعداد کی تخفیف جو بوجہ جنگ عظیمہ پیدا ہوئی اس کا موجب ہو۔

تختہ مندرجہ حاشیہ میں ان ذاتوں اور قوموں کو ترتیب وار درج کیا گیا ہے جن میں تعلیم ذکور کے تناسبات بڑھے ہوئے ہیں اور اسی میں سنہ ۱۹۱۱ء کے اعداد بھی بغرض تسہیل تقابل درج کر دئے گئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو قومیں تجارت سوداگری اور علمی پیشوں میں مصروف ہیں ان میں خواندہ نفوس کا تناسب ارفع ہے۔ اس دہ سالہ دوران میں اعلیٰ ذاتوں نے اپنا درجہ کھو دیا ہے۔ مسلمان اقوام میں بھی ذکور کی تعلیمی حالت تنزل پر ہے اور اسی طرح دیسی عیسائیوں کی قوم بھی۔

ذات یا قوم	تعداد ذکور خواندہ فی ہزار آبادی معمرہ پنجسالہ و زائد — سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء
ہنود		
برہمن	۴۸۲	۵۷۸
کومٹی	۳۰۷	۳۹۶
سنار	۲۰۸	۱۴۹
ساتانی	۱۸۷	۲۶۲
لوہار	۱۸۶	۳۴
راجپوت	۱۴۲	۱۵۴
لنگایت	۸۹	۹۹
مسلمان		
سید	۱۷۴	۱۸۳
مغل	۱۴۷	۲۱۸
پٹھان	۱۳۸	۱۵۲
شیخ	۷۹	۱۰۳
دیسی عیسائی	۲۱۹	۱۸۳

تعلیم نسوان کے اعتبار سے ہندو ذاتوں میں بہ نسبت ذکور کے اعداد گھٹے ہوئے ہیں صرف چند ذاتوں میں خواندہ اناث کا تناسب حسب اندراج حاشیہ دس فی ہزار سے بڑھا ہوا ہے اور فطرتاً یہی وہ ذاتیں ہیں جن میں خواندہ ذکور کی تعداد زیادہ ہے لیکن یہ امر باعث تشکر ہے کہ ان ذاتوں میں بجز کومٹیوں کے تعلیم ذکور کی حالت کے خلاف تعلیم اناث کی حالت بہتر ہو گئی ہے۔ یہ افسوس ناک ہے کہ کومٹی جیسی تجارت پیشہ باعث جہالت کی جانب تنزل کر جائے۔ یہاں برہمن مٹکر اور راجپوت کے بعض خصوصیات کا ذکر ضروری ہے مٹکر قوم

ذات یا قوم	خواندہ اناث فی ہزار — سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء
برہمن	۷۲	۳۰
مٹکر	۴۳	۱
راجپوت	۲۴	۱۶
سنار	۲۱	۴
ساتانی	۱۴	۱۲
کومٹی	۱۲	۱۴
سید	۵۰	۳۲
مغل	۴۶	۳۶
پٹھان	۳۰	۱۸
شیخ	۱۵	۱۴
دیسی عیسائی	۱۳۸	۱۱۶

بلحاظ تعداد اس دہ سالہ عرصہ میں بقدر ۶۹ فیصدی گھٹ گئی ہے لیکن باوجودیکہ اُنکے خواندہ ذکور ۲۸ فی ہزار سے گھٹ کر صرف ۲۵ فی ہزار رہ گئے ہیں انکے خواندہ اناث کا تناسب ایک سے ترقی پاکر ۴۳ فی ہزار ہوگیا ہے۔ راجپوتوں کی حالت میں بھی خواندہ ذکور کے تناسب میں اگرچہ کہ کمی آئی ہے لیکن خواندہ اناث کا تناسب ترقی پاکر کوشٹی سنار۔ اور ساتانی کے تناسب سے بڑھ گیا ہے۔ البتہ ان ذاتوں میں خواندہ ذکور کا تناسب زیادہ ہے۔ یہی حالت ۱۹۱۱ء میں بھی تھی۔ مسلمانوں میں تمام قومیں تعلیم نسواں میں اطمینان بخش ترقی ظاہر کرتی ہیں۔ سید نہایت شان کے ساتھ اول ہیں اور شیخ سب سے پیچھے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اقوام قدیمہ کی عورتیں جو سابقہ مردم شماری میں بالکل ناخواندہ تھیں اب خفیف تعلیمی تناسب پیش کرتی ہیں۔ گونڈوں میں فی ہزار ۶ خواندہ اناث ہیں اور لمباڑوں میں دو۔ اگرچہ کہ یہ تناسبات بجائے خود کم ہیں لیکن قابل تشکر ہیں اور اس کا باعث طبقہ ہائے اسفل کے مدارس کا قیام ہے۔

۴۸۱ **تعلیم انگریزی۔** تختہ مندرجہ حاشیہ میں ملک سرکار عالی کی تعلیم انگریزی کے تناسب کا تقابل بعض اہم صوبہ جات اور ریاستہائے ہند کیساتھ کیا گیا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ملک کسقدر پست حالت میں ہے۔ صوبہ جات متصلہ کا مقابلہ کیا جائے تو صوبہ جات بمبئی و مدراس سے یہ ملک فروتر ہے اور دیسی ریاستوں کے لحاظ سے بھی ملک حیدرآباد کوچین۔ ٹراونکور، میسور اور بڑودہ سے بہت پیچھے ہے۔

تناسب تعلیم یافتگان انگریزی فی ہزار آبادی عمرہ پنج سال و زائد	
صوبہ ریاست	تناسبات
حیدرآباد	۳
بنگالہ	۱۹
مدراس	۱۱
بمبئی	۱۲
صوبہ متوسط و برار	۵
صوبہ جات متحدہ	۴
ٹراونکور	۱۵
کوچین	۲۱
بڑودا	۹
میسور	۱۲

ف باوجود اس پستی کے بھی ملک سرکار عالی نے اس دہ سالہ عرصہ میں تعلیم انگریزی میں محسوس ترقی کی ہے۔ پانچ سال سے اوپر تمام عمر والے خواندہ ذکور کا تناسب فی دس ہزار ۱۹۱۱ء کے ۳۹ سے بڑھ کر ۱۹۲۱ء میں ۵۵ ہوگیا۔ اناث کی صورت میں اسکے مماثلہ تناسبات ۶ اور ۱۰ ہیں۔ ۱۸۹۱ء سے انگریزی تعلیم میں بالاستیعاب ترقی ہورہی ہے۔ تلنگانہ میں ذکور کا یہ تناسب فی دس ہزار ۱۹۱۱ء کے ۶۴ سے بڑھتے ہوئے ۱۹۲۱ء میں ۸۲ تک پہنچ گیا۔ اسی طرح سے اناث کا تناسب بھی ۱۱ سے بڑھکر ۱۵ ہوگیا ہے۔ مرہٹواڑی میں جہاں کے تناسبات کمتر ہیں ذکور کی حالت میں ۱۴ سے ۲۷ اور اناث کی حالت میں (۱) سے (۲) ہوگئے ہیں بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے خواندہ ذکور کا سب سے افضل تناسب تلنگانہ کے ضلع عادل آباد میں پیدا ہوا ہے جہاں کا تناسب ۴ سے بڑھکر ۹۴ تک پہنچ گیا ہے جیسا کہ کہیں اور بیان کیا گیا ہے۔ اس ضلع کا جنگل صاف کیا جارہا ہے اور ایک ریلوے لائین کی تعمیر اور ایک معدن زغال کے کام کی وجہ سے جو اس دہ سالہ دوران

کے آخری سالوں میں آغاز ہوا بہت سے انگریزی تعلیم یافتہ اسطرف کھنچ آئے ہونگے۔ تلنگانہ کے دوسرے اضلاع بھی بجز ایک ضلع اطراف بلدہ کے (جہاں کے خواندہ نفوس کے تناسب میں فی دس ہزار ایک کی کمی آئی ہے) انگریزی خواندہ نفوس کے تناسب میں ترقی ہوئی ہے۔ مرہٹواڑی میں سب سے ارفع تناسب (۳۰ فی دس ہزار) رائچور میں پیدا ہوا ہے جو ایک ریلوے انفصال کا اہم مقام ہے جہاں ایک ریلوے کا کارخانہ بھی واقع ہے۔ دوسرے اضلاع بھی اس بارے میں اچھی ترقی ظاہر کر رہے ہیں۔

اناث میں تعلیم انگریزی کا لحاظ کیا جائے تو یہ امر لائق اظہار ہے کہ گو مجموعی طور پر ملک میں ترقی ہوئی ہے اور تناسب فی دس ہزار (۶) سے بڑھکر (۱۰) تک پہنچ گیا ہے۔ لیکن بر انہمہ کل اضلاع کا تناسب ابھی بہت پست ہے۔ مرہٹواڑی میں صرف ضلع اورنگ آباد میں اور تلنگانہ میں ضلع میدک میں فی دس ہزار نفوس علی الترتیب (۵) اور (۶) کا تناسب ہے۔ دوسرے اضلاع تو ان سے بھی بہت پیچھے ہیں۔

اب بلدہ حیدرآباد کی طرف توجہ کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح عام تعلیم کا تناسب بلدہ میں ملک کے دوسرے مقامات سے برتر ہے اسی طرح انگریزی تعلیم بھی ملک کے دوسرے حصص کے مقابلہ میں زیادہ حد تک شائع ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ملک کے انگریزی تعلیم پائے ہوئے لوگوں کے منجملہ فیصد ۶۲ نفوس صرف بلدہ حیدرآباد میں پائے جاتے ہیں۔ اس طرح پر خواندہ ذکور کا تناسب سب میں اعلیٰ یعنی ۹۹۱ فی دس ہزار ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلا ۱۹ئہ کے اعداد کے مقابلہ میں فی دس ہزار نفوس ۲۹۳ کی زیادتی ہوئی ہے۔ اناث کے اعتبار سے ترقی ۱۲۳ سے ۱۹۵ تک یا فی دس ہزار ۷۲ ہوئی ہے۔

تختہ ضمیمہ نشان ۷ سے واضح ہوگا کہ بہت کم اضلاع ہیں جن میں ۱۰ سال سے کم عمر پر تعلیم انگریزی کی کوئی علامت معلوم ہوتی ہو۔ اس کی وجہ یہ امر واقعہ معلوم ہوتی ہے کہ اتنی کم عمر کے لڑکے جن مدارس میں تعلیم پاتے ہیں ان میں انگریزی تعلیم نہیں دیجاتی حقیقت یہ ہے کہ تحتانی مراحل پر طلبا کو بالکلیہ دیسی زبانوں میں تعلیم دیجاتی ہے اور صرف فوقانیہ مدارج میں انگریزی شروع ہوتی ہے اور وہ بھی بطور مضمون اختیاری کے۔ جو اضلاع کہ اس میعاد پر فی دس ہزار نفوس ۱۰ سے زیادہ خواندہ ذکور کا تناسب ظاہر کرتے ہیں وہ عادل آباد (۳۰) گلبرگہ (۲۱) رائچور (۱۴) اور بیڑ (۱۲) ہیں ۱۰ اور ۱۵ سالہ عمر کے درمیان یہ تناسب فی دس ہزار نفوس (۱۱) اور اس سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ البتہ اس کلیہ سے صرف اضلاع نلگنڈہ و کریم نگر مستثنیٰ ہیں۔ ۱۵ تا ۲۰ سالہ عمر پر تناسب میں مزید اضافہ ہوتا ہے لیکن نلگنڈہ اور کریم نگر پھر بھی پیچھے رہ جاتے ہیں

اس مرحلہ پر ہر دس ہزار نفوس میں خواندہ ذکور تلنگانہ میں ۱۴۴ اور مرہٹواڑی میں ۵۰ ہیں لیکن یہ امر قابل ذکر ہے کہ تلنگانہ کے صرف ۴ اضلاع ایسے ہیں جو "۲۰ وزائد" میعاد عمر کے تناسب سے مقابلہ میں برتری ظاہر کرتے ہیں لیکن اس کے برخلاف مرہٹواڑی کے کل اضلاع نہایت افضل تناسب پیش کرتے ہیں۔ اناث کی تعلیم انگریزی کے متعلق کچھ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کیونکہ اضلاع کا تناسب ان عمروں پر بہت قلیل ہے۔

بلدہ حیدرآباد میں ان عمروں پر ذکور اور اناث دونوں کا تناسب "۱۵ تا ۲۰" سالہ مدت عمر تک بتدریج بڑھتا چلا جاتا ہے۔ "۲۰ وزائد" سالہ عمر کا تناسب "۱۵ تا ۲۰" سالہ عمر کے تناسب سے کم ہے اور اناث کی صورت میں "۱۰ تا ۱۵" سالہ عمر کے تناسب سے بھی کم ہو جاتا ہے۔

۱۸۵۔ تعلیم انگریزی بلحاظ مذاہب - بجز عیسائیوں کے اس ملک کے دیگر اہم مذاہب میں انگریزی تعلیم یافتہ نفوس کی تعداد میں زیادتی ہوئی ہے۔ تین اہم مذہبی جماعتوں میں تعلیم یافتگان انگریزی کی حقیقی تعداد اور انکے فیصدی تناسب میں جو اضافہ ہوا ہے وہ تختہ مندرجہ حاشیہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔

نوعیت اضافہ	جملہ مذاہب	ہندو	مسلمان	عیسائی
حقیقی	۹۹۴۶	۷۲۲۷	۳۳۸۷	-۹۰۰
فیصد	۳۷/۴	۸۱/۷	۴۸/۲	-۹/۱

اگرچیکہ ہنود میں تناسبہ اضافہ بہت اعلی معلوم ہوتا ہے لیکن انکی مجموعی تعداد کے لحاظ سے ان میں انگریزی خواندہ نفوس کا تناسب بہت کم ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ان میں فی دس ہزار صرف ۲ ہیں اور انکے مقابلہ میں مسلمانوں میں (۹) اور عیسائیوں میں (۱۶۱) ہیں۔ بسلسلہ ۱۹۱۱ء کے مماثلہ اعداد علی الترتیب ۱-۵ اور ۱۸۱ انکے حسب واضح ہوگا کہ دہ سالہ دوران میں ہنود اور مسلمانوں نے کسقدر ترقی کی ہے۔

ہنود کی مختلف ذاتوں کے لحاظ سے برہمنوں میں انگریزی خواندہ نفوس کا تناسب سب میں برتر ہے یعنی فی دس ہزار نفوس سنہ ۱۹۱۱ء کے (۱۲۷) سے تجاوز کر کے سنہ ۱۹۲۱ء میں (۲۱۷) تک پہنچ گیا ہے۔

ذات	اضافہ تعلیم انگریزی فی دس ہزار نفوس
دھوبی	۱۸
حجام	۱۰
لنگایت	۱۴
سنار	۱۳
تیلی	۳۶
بجاری	۱۰

صرف چند ذاتوں میں جن کا ذکر حاشیہ میں کیا گیا ہے انگریزی خواندہ نفوس کے تناسب میں فی دس ہزار ۱۰ سے زیادہ کا اضافہ ہوا ہے گو کہ انکی مجموعی آبادی کے لحاظ سے انگریزی تعلیم کا تناسب بہت قلیل ہے۔ مسلمانوں میں صرف شیوخ میں تعلیم انگریزی کے اعتبار سے اضافہ ہے (۹ فی دس ہزار نفوس) اور مغلوں۔ پٹھانوں اور سیدوں میں کمی ہوئی ہے۔ عیسائیوں میں دیسی عیسائی قوم نے فی دس ہزار نفوس بقدر (۲۰۶

ترقی کی ہے اور یہ سب سے اعلیٰ ترقی ہے جو ملک سرکار عالی کی کسی ذات یا قوم نے کی ہو۔

بجز عیسائیوں کے اناث میں انگریزی تعلیم عملاً مفقود ہے۔ برہمنوں، سیدوں اور دیسی عیسائیوں میں فی دس ہزار علی الترتیب ۴۰-۲ اور ۷۴ کا تناسب ہے اور بقیہ ذاتوں اور قوموں میں فی دس ہزار ایک کا بھی تناسب نہیں پڑتا۔

اگرچہ گزشتہ دہ سالہ عرصہ میں انگریزی تعلیم میں کچھ ترقی ہوئی ہے لیکن بہ نہیم مجموعی طور پر بلدہ حیدرآباد دوسرے بلاد و امصارات سے اس معاملہ میں ہنوز پیچھے ہے۔ تختہ مندرجہ حاشیہ پر ایک نظر ڈالنے سے اسکی وضاحت ہو جائے گی۔

تناسب تعلیم یافتگان انگریزی فی دس ہزار نفوس عمرہ پنج سال و زائد	
نام شہر	تناسب
بلدہ حیدرآباد	۵۸
کلکتہ	۲۰۶
ڈھاکہ	۱۴۱
مدراس	۱۰۴
بمبئی	۹۴
پونا	۱۰۵
دہلی	۵۴
بنگلور	۱۲۵
بڑودہ	۷۱

۱۸۶۔ تعلیم زبانہائے ملکی۔ ملک کی ہر ایک دیسی زبان میں خواندہ نفوس کا تناسب جو ہے اس کا اندراج ضمیمہ یا اسٹیٹ ٹیبل میں نہیں کیا گیا۔ صرف اسٹیٹ ٹیبل نمبر ۲ اور تختہ ضمیمہ نشان ۔۔ الف ترتیب دئے گئے ہیں جن میں بلحاظ جنس اردو تعلیم کے متعلق اندراجات کئے گئے ہیں۔ پس ملک کی تین اہم دیسی زبانوں یعنی تلنگی، مرہٹی اور کنڑی کے متعلق تعلیمی تناسب کا اظہار ممکن نہیں ہے۔

حسب توقع بلدہ حیدرآباد میں تعلیم یافتگان اردو کا تناسب بہت ارفع یعنی فی دس ہزار نفوس ۵۹۹۱ ذکور اور ۲۴۴ اناث ہے۔ اردو کے خواندہ ذکور کے لحاظ سے تلنگانہ میں ضلع اطراف بلدہ جو بلدہ سے قریب تر واقع ہے فی دس ہزار نفوس ۲۲۸ کے تناسب کے ساتھ درجہ دوم پر آتا ہے لیکن اناث کے اعتبار سے میدک کے بعد ہوتا ہے جس میں ہر دس ہزار نفوس میں اردو خواندہ اناث کا تناسب اطراف بلدہ کے ۴۵ کے مقابلہ میں ۴۷ ہے۔ اضلاع مرہٹواڑی کے منجملہ گلبرگہ میں اردو خواندہ ذکور کا تناسب نہایت اعلیٰ ہے (۲۱۹ فی دس ہزار) اورنگ آباد میں اردو خواندہ اناث کا تناسب ارفع ہے ۱۴۔ چونکہ ۱۹۱۱ء میں مماثل اعداد مرتب نہیں کئے گئے تھے اسلئے یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ اس دہ سالہ دوران میں تعلیم اردو نے کسقدر ترقی کی۔

۱۸۷۔ حفاظت تعلیم۔ یہ سوال اکثر پیش آیا کرتا ہے کہ ایک دفعہ حاصل کی ہوئی تعلیم کس حد تک قائم اور محفوظ رہتی ہے اور یہ کہ آیا اس مضمون پر مردم شماری کے اعداد سے کوئی روشنی پڑتی ہے۔ مردم شماری کے اعداد سے جو کام لینا ممکن ہے وہ اسی قدر ہے کہ مردم شماری کے میعاد ہائے عمر کے لحاظ سے خواندہ

نفوس کے اعداد کا مقابلہ کیا جائے۔ مثلاً ایک مردم شماری کی ۱۰ تا ۲۰ سالہ میعاد عمر کا مقابلہ دوسری مردم شماری کی ۲۰ تا ۳۰ سالہ میعاد عمر کے ساتھ اور اسی طرح دوسری میعادوں میں مقابلہ کیا جائے۔ اس غرض کے لئے ضلع ورنگل کے ہنود کے متعلقہ اعداد کی تدوین کی گئی ہے اور اس کا نتیجہ تختہ مندرجہ حاشیہ میں درج کیا گیا ہے۔ اس سے یہ واضح ہوگا کہ اکثر نفوس اور بالخصوص ۱۰ تا ۲۰ سالہ عمر کی عورتیں اپنے آپ کو خواندہ نہیں درج کراتیں اور یہ کہ ایک معتدبہ تعداد ۲۰ سال کی عمر کے بعد تعلیم حاصل کرلی ہے۔ باہر سے آکر بسنے والوں کی عمر اور تعلیم سے متعلق مواد کی عدم موجودگی میں اس کا اظہار ممکن نہیں ہے کہ ”۲۰ تا ۳۰“ سالہ عمر کے تحت جو اضافہ ہے وہ کس حد تک خواندہ واردین کے باعث ہوا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ ایک تعداد کثیر خصوصاً تجارت پیشہ اشخاص کی ایسی ہے جو بڑے ہوکر پڑھنا لکھنا سیکھتی ہے۔ خواندہ اناث کی تعداد میں جو کثیر اضافہ ہوا ہے وہ کسی ایسے امر پر محمول نہیں کیا جاسکتا۔

ہنود ضلع ورنگل					
سال	میعاد عمر	خواندہ		انگریزی خواندہ	
		ذکور	اناث	ذکور	اناث
سنہ ۱۹۱۱ء	۱۰ تا ۲۰ سال	۳۶۰۶	۱۷۲	۶۵	۲
سنہ ۱۹۲۱ء	۲۰ تا ۳۰ سال	۳۰۲۱	۴۱۹	۱۲۴	۷

۱۸۱۔ مدارس وطلباء۔ باب ہذا کے ساتھ آخری دو تختہ جات ضمیمہ اس غرض سے شامل کئے گئے ہیں کہ تختہ جات سررشتہ تعلیمات کی رو سے جو اعداد و شمار مرتب کئے گئے ہیں ان پر بالواسطہ روشنی پڑے۔ تختہ ضمیمہ نشان ٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ دہ سالہ دوران میں کل اقسام کی درسگاہوں میں فیصد ۲۵۰ کی حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ ان میں تعلیم پانے والے طلباء کی تعداد میں بھی فیصد ۲۰۹ کا اضافہ ہوا ہے۔ سرکاری اور خانگی دونوں قسم کے مدارس کی تعداد اس عرصہ میں بڑھ گئی ہے۔ اول الذکر کا اضافہ فیصد ۲۸۵ تک اور موخرالذکر کا فیصد ۲۲۲ کی حد تک ہوا ہے۔ تختہ حاشیہ کے ملاحظہ سے مختلف مدارج کے سرکاری مدارس اور ان میں تعلیم پانیوالے طلباء کی تعداد کا اضافہ واضح ہوگا۔ اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ اعلیٰ ترین اضافہ مدارس تحتانیہ اور ان کے طلباء میں رونما ہوا ہے۔

مدارس	اضافہ فیصد در تعداد	
	مدارس	وطلباء
جملہ مدارس کیلئے	۲۸۵	۲۲۶
	.....	۲۰۴
مدارس ثانویہ	۴۱	۷۸
مدارس ابتدائیہ	۳۱۶	۲۸۴

باوجود اس امر واقعہ کے کہ طاعون۔ انفلوئنزا اور قحط تعلیمی شیرازے کو بکھیرنے پر متفق تھے اور جب کبھی اور جہاں کہیں امراض وبائیہ کی شدت ہوئی مدارس بھی بند کرنے پڑے۔ لیکن یہ رجحان ترقی صحیح رخ پر ہوا ہے۔ اور تعلیم کی بنیادیں بخوبی مضبوط

ہوگئی ہیں۔

اس دہ سالہ دوران میں زیر تعلیم لڑکوں کی تعداد ۱۰،۸۸ سے تجاوز کر کے ۵۳۳ر۱ ر۶ر۲ تک یا فیصد ۱۹۵ بڑھ گئی ہے۔ مدارس میں تعلیم پانے والی لڑکیوں کی تعداد میں بھی نہایت قابل اطمینان ترقی ۹۲۴۹ر۶ سے ۴،۰۷،۳۱ تک یا فیصد ۷،۰۴ ہوئی۔ بحیثیت مجموعی معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم کی عام وسعت کی وجہ سے تحتانی اور نسوانی تعلیم کو زیادہ تقویت اور امداد پہنچی اور اس میں بہ نسبت تعلیم ثانوی اور تعلیم کلیہ کے بہت زیادہ ترقی ہوئی اگرچہ کہ موخرالذکر صورت میں بھی جامعہ عثمانیہ کے قیام کے ذہنی بیداری کے اثرات سے معتدبہ اضافہ ہوا ہے۔

تختہ ضمیمہ نشان ۸ میں سابقہ چاروں دہ سالہ دوران کے امتحانات جامعہ وغیرہ کے نتائج درج کئے گئے ہیں ۱۹۲۱ء میں امتحانات اسکول لیونگ سرٹیفکٹ یا میٹریکیولیشن کے کامیاب شدگان کی تعداد ۱۹۲ تھی جس کے بالمقابل ۱۹۱۱ء میں صرف ۲ تھی اس کے علاوہ ۱۲۹ طلباء نے جدید قائم شدہ جامعہ عثمانیہ سے امتحان میٹریکیولیشن کامیاب کیا۔ امتحانات ایف۔اے۔ اور بی۔اے میں بھی کامیاب طلباء کی تعداد ۱۹۲۱ء میں ۱۹۱۱ء سے بالاتر تھی گوکہ یہ اعداد ملک کے رقبہ اور آبادی کے لحاظ سے ہنوز بہت قلیل ہیں۔ یہ قلت تعداد اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ملک کے مختلف مراتب تعلیم میں ہنوز بہت گنجائش ترقی موجود ہے فقط۔

ذیلی تختہ ۱۔ تعلیم بلحاظ عمر، جنس اور مذہب

مذہب	تعداد تعلیم یافتہ فی ہزار: تمام عمر پانچ اور زائد از ۵ سال — جملہ	ذکور	اناث	۵ تا ۱۰ — ذکور	اناث	۱۰ تا ۱۵ — ذکور	اناث	۱۵ تا ۲۰ — ذکور	اناث	۲۰ اور زائد از ۲۰ — ذکور	اناث	پانچ اور زائد از پانچ سال عمر کے غیر تعلیم یافتہ فی ایک ہزار — جملہ	ذکور	اناث	پانچ اور زائد از پانچ سال عمر کے انگریزی تعلیم یافتہ فی ایک ہزار — جملہ	ذکور	اناث
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
تمام مذاہب	۳۳	۵۷	۸	۱۶	۵	۴۱	۱۰	۸۶	۱۴	۶۷	۸	۹۶۷	۹۴۳	۹۹۲	۳	۶	۱
ہندو	۲۶	۴۷	۴	۱۲	۲	۳۷	۴	۷۰	۷	۵۵	۴	۹۷۴	۹۵۳	۹۹۶	۲	۳	-
مسلمان	۸۹	۱۴۰	۳۵	۴۹	۲۴	۱۱۴	۲۵	۲۱۵	۵۸	۱۵۸	۳۳	۹۱۱	۸۶۰	۹۶۵	۹	۱۶	۱
اینمسٹ	۸	۱۰	۵	۷	۷	۱۲	۵	۱۶	۵	۱۰	۴	۹۹۲	۹۹۰	۹۹۵	-	-	-
عیسائی	۲۵۲	۳۰۸	۱۸۸	۱۴۲	۱۳۷	۲۸۴	۲۹۴	۴۴۲	۲۹۸	۲۲۸	۱۵۸	۷۴۸	۶۹۲	۸۱۲	۱۶۱	۱۱۰	۱۰۳
دیسی عیسائی	۱۷۷	۲۱۴	۱۳۶	-	-	-	-	-	-	-	-	۸۲۳	۷۸۶	۸۶۴	۷۷	۱۰۳	۴۶
میتھوڈسٹ	۱۸۲	۲۱۸	۱۴۴	-	-	-	-	-	-	-	-	۸۱۸	۷۸۲	۸۵۶	-	-	-
رومن کیتھولک	۱۶۳	۱۹۷	۱۲۸	-	-	-	-	-	-	-	-	۸۳۷	۸۰۳	۸۷۲	-	-	-
انگلیکن کمیونین	۹۵	۱۲۹	۶۱	-	-	-	-	-	-	-	-	۹۰۵	۸۷۱	۹۳۹	-	-	-
بپٹسٹ	۱۷۳	۲۱۱	۱۳۰	-	-	-	-	-	-	-	-	۸۲۷	۷۸۹	۸۷۰	-	-	-
پروٹسٹنٹ	۳۰۰	۳۴۸	۲۴۸	-	-	-	-	-	-	-	-	۷۰۰	۶۵۲	۷۵۲	-	-	-
پرسبیٹیرین	۱۴۲	۱۸۴	۱۰۰	-	-	-	-	-	-	-	-	۸۵۸	۸۱۶	۹۰۰	-	-	-
جین	۲۳۰	۳۹۹	۳۵	۲۱۷	۱۸	۳۷۰	۳۶	۳۸۹	۴۶	۳۲۹	۲۸	۷۷۰	۶۰۱	۹۶۵	۱۶	۲۶	۳
سکھ	۲۰۹	۳۲۷	۵۰	۱۱۲	۲۱	۱۲۹	۲۵	۲۹۷	۶۵	۳۹۰	۵۰	۷۹۱	۶۷۳	۹۵۰	۱۳	۲۰	۴
پارسی	۷۴۰	۸۳۴	۶۳۹	۶۰۸	۶۸۵	۸۸۲	۷۳۸	۸۶۶	۷۹۱	۸۶۱	۵۸۹	۲۶۰	۱۶۶	۳۶۱	۴۵۷	۵۰۵	۴۰۵
آریہ سماج	۱۳۰	۳۱۲	۵۱	۶	۶	۲۵۰	۷۷	۳۰۰	-	۶۱۶	۱۶۷	۸۷۰	۶۸۸	۹۴۹	۵۰	۹۸	۴
برہمو سماج	۳۳۵	۴۸۱	۱۱۱	۹۱	۴۰۰	۳۵۲	۲۲۷	۶۶۶	۸۳	۶۳۸	۱۹۰	۶۶۵	۵۱۹	۸۸۹	۳۱۶	۳۰۶	۱۴۱
بدھ	۳۵۵	۵۳۳	-	-	-	۱۰۰۰	-	۱۰۰۰	-	۷۵۰	-	۶۴۵	۴۶۷	-	۴۵۵	۸۳۲	-
یہودی	۶۶۶	۵۰۰	۱۰۰۰	-	-	-	-	-	-	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۳۳۳	۵۰۰	-	-	-	-

ذیلی تختہ ۲۔ تعلیم بلحاظ عمر، جنس اور مقام

ضلع اور قدرتی تقسیم	تعداد تعلیم یافتہ فی ایک ہزار: تمام عمر پانچ اور زائد از ۵ سال — جملہ	ذکور	اناث	۵ تا ۱۰ — ذکور	اناث	۱۰ تا ۱۵ — ذکور	اناث	۱۵ تا ۲۰ — ذکور	اناث	۲۰ اور زائد از ۲۰ سال — ذکور	اناث
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ریاست	۳۳	۵۷	۸	۱۶	۵	۴۱	۱۰	۸۶	۱۴	۶۷	۸
تلنگانہ	۴۲	۷۰	۱۲	۱۹	۷	۴۹	۱۴	۸۹	۱۹	۹۱	۱۳
شہر حیدرآباد	۲۰۸	۳۲۵	۸۵	۷۶	۳۸	۷۶	۳۹	۴۰۶	۱۴۲	۳۶۹	۹۰
اطراف بلدہ	۴۰	۷۰	۸	۱۸	۸	۵۰	۷	۸۴	۹	۸۵	۸
ورنگل	۳۱	۵۴	۸	۱۴	۵	۳۶	۹	۷۰	۱۰	۶۵	۸
کریم نگر	۲۱	۳۶	۵	۱۹	۲	۲۰	۵	۳۹	۵	۴۵	۷
عادل آباد	۱۸	۳۱	۳	۱۹	۳	۲۹	۳	۴۹	۷	۳۲	۳
میدک	۴۴	۷۳	۱۳	۱۸	۱۷	۵۲	۱۵	۸۸	۱۱	۵۲	۱۵
نظام آباد	۲۷	۴۹	۵	۱۰	۵	۳۷	۵	۷۶	۷	۲۲۲	۱۸
محبوب نگر	۳۵	۶۲	۷	۲۰	۹	۵۳	۱۰	۸۰	۱۰	۷۲	۷
نلگنڈہ	۳۱	۵۱	۶	۱۲	۵	۴۰	۹	۶۳	۹	۶۹	۶
مرہٹواڑی	۲۳	۴۴	۴	۱۳	۳	۴۴	۶	۳۳	۹	۴۷	۳
اورنگ آباد	۳۱	۵۵	۷	۱۵	۳	۴۹	۱۰	۷۹	۱۳	۶۴	۶
بیڑ	۲۹	۵۲	۳	۱۷	۲	۵۲	۵	۱۰۹	۷	۵۶	۳
ناندیڑ	۲۱	۴۰	۲	۹	۱	۳۳	۲	۵۷	۴	۴۹	۲
پربھنی	۲۹	۴۹	۹	۱۲	۹	۵۹	۹	۸۴	۱۵	۵۴	۸
گلبرگہ	۱۹	۳۶	۲	۱۶	۳	۴۰	۳	۷۹	۴	۳۲	۲
عثمان آباد	۲۹	۴۲	۱	۱۶	۱	۴۷	۲	۸۲	۲	۶۲	۱
رائچور	۲۱	۳۸	۴	۵	۴	۳۶	۸	۹۶	۱۵	۳۹	۲
بیدر	۲۱	۳۸	۳	۱۳	۲	۳۶	۵	۷۸	۷	۴۰	۲

ذیلی تختہ ۳ - تعلیم بلحاظ مذہب، جنس اور مقام

ضلع اور قدرتی تقسیم	۵ اور زائد از ۵ سال کے تعلیم یافتہ فی ہزار									
	ہندو		مسلمان		انیمسٹ		عیسائی		جین	
	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
ریاست	۴۷	۴	۱۴۰	۳۵	۱۰	۵	۳۰۸	۱۸۸	۳۹۹	۳۵
تلنگانہ	۵۴	۴	۲۱۸	۶۹	۱۲	۶	۳۳۷	۲۰۹	۶۱۱	۶۹
شہر حیدرآباد	۲۳۹	۳۹	۳۸۰	۱۱۰	۵۴	۴	۷۳۳	۴۷۹	۶۸۷	۳۹
اطراف بلدہ	۵۵	۲	۱۷۴	۴۲	۱۱۵	۲۲	۴۷۳	۳۶۰	۳۱۵	۰
ورنگل	۵۲	۵	۱۵۲	۴۱	۲	۲	۱۱۶	۵۹	۶۱۷	۰
کریم نگر	۳۳	۴	۱۰۹	۳۰	۱۰	۲	۱۶۸	۱۸۱	۸۰۰	۰
عادل آباد	۳۱	۱	۹۳	۳۱	۲	۴	۱۶۱	۱۴۳	۴۷۳	۳۸
میدک	۶۲	۲	۱۴۵	۸۳	۲۱۳	۱۶	۲۵۲	۱۹۵	۷۷۴	۳۸۲
نظام آباد	۴۵	۲	۱۰۰	۴۵	۱۰	۲۰	۱۰۹	۷۵	۱۶۹	۰
محبوب نگر	۵۵	۲	۱۳۶	۴۷	۳۹	۳۱	۴۰۰	۳۳۱	۳۵۰	۴۱۲
نلگنڈہ	۴۰	۲	۲۰۵	۶۶	۱	۱	۱۱۶	۹۱	۱۰۰۰	۰
مرہٹواڑی	۳۹	۳	۷۷	۹	۶	۲	۱۸۱	۱۰۳	۳۶۵	۳۰
اورنگ آباد	۴۲	۴	۱۰۷	۱۶	۴۶	۲	۱۴۵	۹۹	۳۸۶	۳۹
بیڑ	۴۹	۳	۷۵	۵	-	۰	۱۸۲	۰	۴۸۴	۱۵
ناندیڑ	۳۶	۱	۷۵	۶	۳	-	۵۲۶	۵۳۸	۳۷۸	۲۰
پربھنی	۴۵	۹	۹۵	۱۳	۱	۱	۵۵۷	۳۷۹	۳۴۳	۲۲
گلبرگہ	۲۸	۱	۸۲	۸	-	-	۳۲۷	۱۸۵	۲۵۲	۲۶
عثمان آباد	۵۰	۱	۷۷	۵	۰	۰	۸۹	۱۹	۲۹۲	۲۵
رائچور	۳۷	۳	۴۶	۶	۱۹	۱۳	۱۴۳	۱۸۸	۲۸۹	۸۴
بیدر	۳۴	۲	۵۸	۹	۱۱	۰	۱۵۷	۱۱	۲۱۵	۴۰

ذیلی تختہ ۴ - انگریزی تعلیم بلحاظ عمر، جنس اور مقام

ضلع اور قدرتی تقسیم	انگریزی تعلیم یافتہ فی دس ہزار															
	۱۹۲۱ء										سنہ ۱۹۱۱ء		سنہ ۱۹۰۱ء		سنہ ۱۸۹۱ء	
	۵ تا ۱۰		۱۰ تا ۱۵		۱۵ تا ۲۰		۲۰ اور زائد از ۲۰ سال		تمام عمریں اور زائد از ۵ سال		تمام عمریں اور زائد از ۵ سال		تمام عمریں اور زائد از ۵ سال		تمام عمریں اور زائد از ۵ سال	
	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
ریاست	۱۳	۴	۴۲	۱۵	۱۱۳	۲۳	۶۱	۱۰	۵۵	۱۰	۳۹	۶	۲۴	۵	۱۶	۳
تلنگانہ	۱۶	۷	۵۵	۲۱	۱۴۴	۳۱	۹۸	۱۴	۸۲	۱۵	۶۴	۱۱	۴۱	۹	۲۹	۵
شہر حیدرآباد	۲۰۱	۱۱۶	۸۰۵	۳۰۵	۱۶۷۶	۳۲۹	۱۰۶۹	۱۷۷	۹۹۱	۱۹۵	۶۹۸	۱۲۳	۴۳۶	۹۶	۳۱۳	۶۲
اطراف بلدہ	۶	۳	۱۲	۲	۲۵	۵	۲۹	۳	۲۲	۳	۲۴	۲	۱۶	۳	۴	۰
ورنگل	۴	۱	۱۵	۴	۴۴	۹	۴۱	۴	۳۳	۴	۲۲	۵	۷	۳	۵	۱
کریمنگر	۰	۰	۲	۱	۵	۱	۵	۱	۴	۱	۲	-	۱	-	۲	۰
عادل آباد	۳۰	۱	۱۱۹	۴	۴۹	۵	۲۱	۲	۲۴	۲	۴	۱	-	-	۱	-
میدک	۵	۳	۳۰	۱۴	۴۳	۲۰	۳۰	۴	۲۷	۶	۱۲	۱	۲	۱	۴	-
نظام آباد	۵	-	۱۶	۱	۲۶	۱	۱۵	۱	۱۵	۱	۸	۱	۲	۰	۱	-
محبوب نگر	۴	۳	۱۲	۳	۱۸	۵	۱۷	۳	۱۴	۳	۵	۱	۶	۳	۲	۰
نلگنڈہ	۰	۱	۶	۵	۱۱	۱۶	۱۵	۲	۱۱	۳	۴	۰	۲	۲	۳	-
مرہٹواڑی	۱۰	۱	۲۷	۲	۷۵	۶	۲۵	۲	۲۷	۲	۱۴	۱	۵	۱	۳	۱
اورنگ آباد	۹	۳	۴۶	۵	۱۱۰	۹	۴۸	۵	۴۶	۵	۲۵	۳	۱۸	۲	۸	۱
بیڑ	۱۲	-	۳۷	۰	۱۰۸	۰	۲۰	۱	۲۸	۲	۱۸	۰	۵	-	۲	-
ناندیڑ	۴	۰	۱۱	۱	۳۱	۱	۱۶	۱	۱۴	۱	۹	۰	۲	-	-	۰
پربھنی	۳	۲	۲۵	۲	۴۸	۳	۲۷	۲	۲۴	۲	۲۰	۲	۵	۱	۱	۰
گلبرگہ	۲۱	۱	۳۲	۳	۶۶	۴	۱۶	۱	۲۳	۱	۱۶	۳	۲	-	۸	۱
عثمان آباد	۶	۰	۳۴	۰	۴۴	۰	۲۴	۰	۲۴	۰	۷	۰	۰	۰	۰	-
رائچور	۱۶	۰	۲۹	۳	۱۲۶	۱۴	۴۰	۳	۴۱	۴	۱۱	۳	۴	۲	۶	۱
بیدر	۵	۰	۱۴	۳	۳۲	۷	۱۱	۰	۱۲	۱	۴	۰	۱	۰	۰	۰

ذیلی تختہ ۴-الف- اردو تعلیم بلحاظ جنس اور مقام

ضلع اور قدرتی تعلیم	اردو تعلیم یافتہ فی دس ہزار — سال ۱۹۳۱ء — تمام عمریں ۵ اور زائد از ۵ سال — ذکور	انا ث
۱	۲	۳
ریاست	۱۸۰	۳۶
تلنگانہ	۲۳۲	۵۹
شہر حیدرآباد	۱۸۹۸	۴۴۲
اطراف بلدہ	۲۲۸	۵۴
ورنگل	۱۱۶	۲۴
کریم نگر	۵۵	۱۲
عادل آباد	۷۸	۱۱
میدک	۱۵۸	۷۴
نظام آباد	۱۱۷	۳۳
محبوب نگر	۱۳۰	۳۹
نلگنڈہ	۱۰۵	۳۲
مرہٹواڑی	۱۲۴	۱۳
اورنگ آباد	۱۳۶	۲۰
بیڑ	۸۶	۴
ناندیڑ	۸۳	۶
پربھنی	۸۱	۱۰
گلبرگہ	۳۱۹	۱۸
عثمان آباد	۹۸	۵
رائچور	۱۳۰	۹
بیدر	۹۵	۱۵

ذیلی تختہ ۵-ترقی تعلیم من ابتدائے سنہ ۱۸۸۱ء

ضلع اور قدرتی تعلیم	تعداد تعلیم یافتہ فی ہزار — تمام عمریں ۱۰ اور زائد از ۱۰ سال — ذکور					انا ث					۱۵ تا ۲۰ — ذکور			انا ث			۲۰ اور زائد از ۲۰ سال — ذکور			انا ث		
	۱۹۳۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱	۱۹۳۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱	۱۹۳۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۹۳۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۹۳۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۹۳۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
ریاست	۶۵	۶۷	۷۰	۶۵	۰	۸	۵	۴	۲	۰	۸۶	۶۹	۷۷	۱۴	۷	۶	۶۷	۷۲	۷۵	۸	۴	۴
تلنگانہ	۷۹	۷۶	۷۸	۷۸	۰	۱۳	۷	۷	۴	۰	۸۹	۷۷	۹۳	۱۹	۱۰	۱۰	۹۱	۸۳	۷۶	۱۳	۶	۶
شہر حیدرآباد	۳۵۵	۲۹۱	۲۹۹	۲۰۹	۰	۹۲	۵۲	۴۱	۲۵	۰	۳۰۶	۳۰۸	۳۱۸	۱۳۲	۷۴	۶۰	۳۶۹	۳۰۶	۳۰۹	۹۰	۴۶	۳۵
اطراف بلدہ	۸۰	۶۷	۷۸	۸۰	۰	۸	۴	۷	۲	۰	۸۴	۶۰	۸۳	۹	۷	۱۰	۸۵	۷۳	۸۳	۸	۴	۷
ورنگل	۶۰	۶۱	۶۷	۶۵	۰	۸	۴	۳	۲	۰	۷۰	۶۳	۷۲	۱۰	۵	۳	۶۵	۶۶	۷۲	۸	۳	۳
کریمنگر	۳۹	۵۱	۴۵	۶۲	۰	۶	۲	۱	۲	۰	۳۹	۴۸	۴۹	۵	۳	۱	۴۵	۵۶	۵۰	۷	۲	۱
عادل آباد	۳۳	۳۴	۲۰	۲۸	۰	۳	۱	۲	۰	۰	۴۹	۳۳	۲۵	۷	۲	۴	۳۴	۳۸	۲۲	۳	۱	۲
میدک	۸۲	۷۷	۵۹	۸۸	۰	۱۲	۴	۴	۲	۰	۸۸	۸۴	۶۴	۱۱	۶	۶	۵۲	۸۱	۶۲	۱۵	۴	۴
نظام آباد	۵۶	۵۱	۵۲	۵۷	۰	۶	۲	۲	۱	۰	۶۷	۵۰	۵۵	۷	۲	۳	۲۲۲	۵۶	۵۵	۱۸	۲	۲
محبوب نگر	۷۰	۶۲	۷۳	۷۳	۰	۷	۳	۸	۲	۰	۸۰	۵۸	۸۴	۱۰	۴	۱۲	۷۲	۶۸	۷۵	۷	۳	۷
نلگنڈہ	۹۱	۵۴	۴۲	۶۱	۰	۷	۳	۴	۱	۰	۶۳	۵۲	۶۵	۹	۴	۵	۶۹	۵۹	۴۱	۶	۳	۴
مرہٹواڑی	۵۰	۵۸	۵۹	۵۴	۰	۴	۳	۱	۱	۰	۸۳	۶۱	۶۶	۹	۴	۲	۴۷	۶۲	۶۶	۳	۲	۱
اورنگ آباد	۶۳	۶۱	۷۷	۵۷	۰	۸	۵	۳	۱	۰	۷۹	۶۴	۷۵	۱۳	۹	۵	۶۴	۶۵	۸۵	۶	۴	۳
بیڑ	۶۰	۶۵	۷۵	۵۳	۰	۴	۲	۱	۱	۰	۱۰۹	۶۹	۶۹	۷	۲	۱	۵۶	۶۸	۸۴	۳	۲	۱
ناندیڑ	۴۷	۵۴	۵۴	۴۴	۰	۲	۱	۰	۱	۰	۵۷	۶۲	۵۵	۴	۳	۱	۴۹	۵۷	۵۹	۲	۱	۰
پربھنی	۵۷	۶۲	۶۳	۴۷	۰	۵	۲	۱	۰	۰	۸۴	۶۲	۶۲	۱۵	۲	۱	۵۴	۶۶	۷۰	۸	۲	۱
گلبرگہ	۳۸	۶۱	۴۹	۵۷	۰	۲	۲	۱	۱	۰	۷۹	۴۳	۶۷	۴	۳	۲	۳۲	۶۵	۵۰	۲	۲	۱
عثمان آباد	۶۱	۶۵	۷۵	۵۰	۰	۱	۲	۱	۰	۰	۸۳	۶۶	۷۹	۲	۳	۲	۶۲	۷۰	۸۳	۱	۲	۱
رائچور	۴۴	۴۹	۵۹	۷۱	۰	۴	۳	۲	۱	۰	۹۶	۳۹	۷۶	۱۵	۵	۲	۳۹	۵۴	۵۲	۲	۳	۱
بیدر	۴۲	۵۲	۳۷	۴۸	۰	۳	۲	۱	۰	۰	۷۸	۵۸	۵۰	۷	۳	۱	۴۰	۵۶	۵۰	۲	۲	۱

ذیلی تختہ ۶۔ تعلیم بلحاظ ذات

ذات	تعداد تعلیم یافتہ فی ہزار									تعداد انگریزی تعلیم یافتہ فی دس ہزار								
	سنہ ۱۹۲۱ء			سنہ ۱۹۱۱ء			سنہ ۱۹۰۱ء			سنہ ۱۹۲۱ء			سنہ ۱۹۱۱ء			سنہ ۱۹۰۱ء		
	مجموعی	مرد	اناث	مجموعی	مرد	اناث	مجموعی	مرد	اناث	مجموعی	مرد	اناث	مجموعی	مرد	اناث	مجموعی	مرد	اناث
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
ہندو																		
۱۔ بھوئی	۶	۱۱	۰	۳	۶	۰	۰	۰	۰	۱	۲	۰	۱	۱	۰	۰	۰	۰
۲۔ برہمن	۲۹۰	۴۸۲	۷۲	۳۱۰	۵۷۸	۳۰	۰	۰	۰	۲۱۷	۳۷۳	۴۱	۱۳۷	۲۶۲	۷	۰	۰	۰
۳۔ چاکالا	۸	۱۵	۱	۲	۴	۰	۰	۰	۰	۱	۲	۰	۰	۱	۰	۰	۰	۰
۴۔ چمار	۲	۴	۱	۱	۲	۰	۰	۰	۰	۱	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۵۔ دیوانگ (کوشتی)	۱۷	۲۱	۲	۳۰	۵۸	۱	۰	۰	۰	۳	۶	۰		۱	۰	۰	۰	۰
۶۔ دھنگر	۵	۸	۲	۲	۷	۰	۰	۰	۰	۱	۱	۰	۰	۱	۰	۰	۰	۰
۷۔ دھوبی	۷	۱۳	۳	۴	۷	۰	۰	۰	۰	۱۸	۳۵	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۸۔ دوریگا	۱۰	۱۸	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۹۔ گانڈلا	۵۳	۹۰	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۰۔ گونڈ	۷	۱۴	۱	۶	۱۰	۰	۰	۰	۰	۱	۲	۰	۶	۱۰	۱	۰	۰	۰
۱۱۔ گونڈلا	۲۴	۳۹	۸	۱۰	۱۸	۱	۰	۰	۰	۲	۵	۳	۰	۱	۰	۰	۰	۰
۱۲۔ حجام	۵۴	۱۱۱	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰	۲۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۳۔ [illegible]	۳۳	۲۵	۲۳	۱۵	۲۸	۱	۰	۰	۰	۱	۱	۰	۸	۱۶	۰	۰	۰	۰
۱۴۔ کلال	۲۷	۴۶	۵	۲۰	۳۸	۱	۰	۰	۰	۵	۹	۰	۷	۱۳	۰	۰	۰	۰
۱۵۔ کتاری	۲۱	۳۹	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳	۷	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۶۔ کاپو	۲۸	۵۴	۲	۳۰	۵۸	۱	۰	۰	۰	۷	۱۳	۰	۶	۱۲	۰	۰	۰	۰
۱۷۔ کولی	۳	۵	۰	۶	۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۸۔ کومٹی	۱۶۱	۳۰۷	۱۲	۲۰۷	۳۹۶	۱۴	۰	۰	۰	۲۲	۴۱	۲	۱۵	۲۹	۱	۰	۰	۰
۱۹۔ کمہار	۱۴	۲۷	۱	۵	۹	۱	۰	۰	۰	۴	۷	۰	۴	۷	۰	۰	۰	۰
۲۰۔ گتارا	۸	۱۳	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۱۔ گرما	۱۲	۲۴	۱	۹	۱۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۸	۱۵	۰	۰	۰	۰
۲۲۔ لنگائت	۴۶	۸۹	۳	۵۱	۹۹	۲	۰	۰	۰	۱۶	۳۰	۱	۳	۶	۰	۰	۰	۰
۲۳۔ لوہار	۱۰۳	۱۸۶	۴	۱۸	۳۲	۱	۰	۰	۰	۱۱	۲۰	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۴۔ مادیگا	۱	۲	۱	۱	۲	۰	۰	۰	۰	۱	۲	۰	۱	۱	۰	۰	۰	۰
۲۵۔ مہار	۲	۳	۱	۴	۸	۱	۰	۰	۰	۱	۱	۰	۱۳	۲۳	۱	۰	۰	۰
۲۶۔ مالا	۸	۱۳	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲	۳	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۷۔ مالی	۱۱	۲۱	۱	۶	۱۱	۰	۰	۰	۰	۱	۳	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۸۔ مانگ	۲	۳	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۹۔ منگالا	۹	۱۷	۱	۹	۱۷	۰	۰	۰	۰	۳	۵	۰	۴	۷	۰	۰	۰	۰
۳۰۔ مرہٹہ	۱۵	۲۶	۳	۱۴	۲۶	۱	۰	۰	۰	۵	۱۱	۰	۳	۶	۰	۰	۰	۰
۳۱۔ منور	۲۱	۴۳	۱	۱۹	۳۷	۱	۰	۰	۰	۸	۱۷	۰	۶	۱۲	۰	۰	۰	۰
۳۲۔ متراسی	۸	۱۷	۰	۱۴	۲۶	۱	۰	۰	۰	۲	۳	۰	۳	۶	۰	۰	۰	۰
۳۳۔ پنچال	۲۷	۴۸	۴	۴۷	۹۱	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲	۳	۰	۰	۰	۰

تتمہ ذیلی تختہ ۶- تعلیم بلحاظ ذات

ذات	تعداد تعلیم یافتہ فی ہزار									تعداد انگریزی تعلیم یافتہ فی دس ہزار								
	سنہ ۱۹۲۱ء			سنہ ۱۹۱۱ء			سنہ ۱۹۰۱ء			سنہ ۱۹۲۱ء			سنہ ۱۹۱۱ء			سنہ ۱۹۰۱ء		
	مجموعی	ذکور	اناث	مجموعی	ذکور	اناث	مجموعی	ذکور	اناث	مجموعی	ذکور	اناث	مجموعی	ذکور	اناث	مجموعی	ذکور	اناث
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
۳۴-راجپوت	۸۵	۱۴۲	۲۴	۸۷	۱۵۴	۱۶	۰	۰	۰	۵۷	۱۰۳	۸	۶۸	۱۲۲	۱۱	۰	۰	۰
۳۵-سالے	۲۳	۴۳	۳	۱۶	۳۱	۱	۰	۰	۰	۱	۱	۰	۱	۲	۰	۰	۰	۰
۳۶-سلتانی	۹۱	۱۸۷	۱۴	۱۴۲	۲۶۲	۱۲	۰	۰	۰	۲۲	۴۹	۱	۲۴	۴۵	۱	۰	۰	۰
۳۷-سنار	۱۱۸	۲۰۸	۲۱	۷۹	۱۴۹	۴	۰	۰	۰	۱۷	۳۲	۰	۴	۸	۰	۰	۰	۰
۳۸-ستار	۳۲	۵۳	۵	۱۹	۳۶	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲	۳	۰	۰	۰	۰
۳۹-تلاکھا	۱۷	۳۰	۴	۱۱	۲۸	۲	۰	۰	۰	۲۱	۴۴	۱	۱۷	۳۱	۲	۰	۰	۰
۴۰-تیلی	۳۹	۶۶	۴	۲۷	۵۱	۱	۰	۰	۰	۳۷	۶۵	۲	۱	۲	۰	۰	۰	۰
۴۱-اُپارا	۴	۸	۰	۱۰	۱۹	۱	۰	۰	۰	۱	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۴۲-دیلاہ	۰	۰	۰	۳۸	۷۱	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۲	۰	۰	۰	۰
۴۳-وڈر	۲	۴	۰	۳	۵	۰	۰	۰	۰	۱	۲	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۴۴-ونجاری	۱۶	۲۷	۲	۹	۱۸	۱	۰	۰	۰	۱۰	۱۷	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
مسلمان																		
۴۵-مغل	۱۰۳	۱۴۷	۴۶	۱۳۳	۲۱۸	۳۶	۰	۰	۰	۶۶	۱۲۳	۶	۱۲۵	۲۳۶	۲۰	۰	۰	۰
۴۶-پٹھان	۸۹	۱۳۸	۳۰	۸۹	۱۵۲	۱۸	۰	۰	۰	۵۲	۸۹	۸	۸۰	۱۳۶	۵	۰	۰	۰
۴۷-شیخ	۴۷	۷۹	۱۵	۵۸	۱۰۳	۱۱	۰	۰	۰	۵۲	۹۴	۸	۴۳	۸۱	۱۴	۰	۰	۰
۴۸-سید	۱۱۳	۱۷۲	۵۰	۱۱۱	۱۸۳	۳۲	۰	۰	۰	۱۱۸	۲۱۰	۱۹	۱۲۴	۲۲۵	۱۴	۰	۰	۰
عیسائی																		
۴۹-دیسی عیسائی	۱۸۰	۲۱۹	۱۳۸	۱۵۱	۱۸۳	۱۱۶	۰	۰	۰	۷۷۱	۱۰۵۴	۴۶۶	۵۶۵	۷۱۴	۴۰۳	۰	۰	۰
انیمسٹ																		
۵۰-گونڈ	۶	۶	۶	۱	۱	۰	۰	۰	۰	۲	۳	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۵۱-لمباڑا	۶	۱۰	۲	۲	۳	۰	۰	۰	۰	۲	۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

نوٹ نمبر ۱- سنہ ۱۹۰۱ء کے اعداد نہیں مل سکے کیونکہ اُس سال کا امپیریل ٹیبل نمبر ۹ تیار نہیں کیا گیا تھا۔

نوٹ نمبر ۲- اس تختہ کے اعداد صرف اُن اشخاص سے متعلق ہیں جنکی عمر ۵ سال یا زائد از ۵ سال ہے۔

ذیلی تختہ۔ ۷ تعداد ادارات تعلیمی و متعلمین بموجب اعداد سررشتہ تعلیمات

قسم تعلیمی ادارہ	سنہ ۱۹۲۱ء — تعداد — ادارات تعلیمی	سنہ ۱۹۲۱ء — تعداد — متعلمین	سنہ ۱۹۱۱ء — تعداد — ادارات تعلیمی	سنہ ۱۹۱۱ء — تعداد — متعلمین	سنہ ۱۹۰۱ء — تعداد — ادارات تعلیمی	سنہ ۱۹۰۱ء — تعداد — متعلمین	سنہ ۱۸۹۱ء — تعداد — ادارات تعلیمی	سنہ ۱۸۹۱ء — تعداد — متعلمین
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
جملہ	۸,۰۳۹	۲۶۳,۲۳۷	۲,۲۹۵	۹۴,۹۵۹	۲,۶۸۷	۹۷,۵۲۶	۳,۱۴۰	۷۲,۹۷۳
سرکاری	۳,۹۸۶	۲۱۶,۵۸۳	۱,۰۳۶	۶۶,۴۸۴	۸۴۷	۵۷,۹۷۲	۵۸۰	۴۰,۹۷۹
کلیہ جات فنون (آرٹس کالجس)	۱	۱۳۷	۱	۸۴	۲	۵۲	۳	۸۳
کلیہ جات علوم شرقیہ	۱	۲۴۶	۱	۴۲	۱	۱۲۷	۰	۰
ثانوی مدارس	۱۲۴	۲۸,۹۲۳	۸۸	۱۶,۳۲۶	۷۰	۱۳,۸۲۶	۵۳	۸,۵۲۳
تحتانیہ مدارس	۳,۸۳۵	۱۸۴,۶۲۸	۹۲۱	۴۸,۱۱۳	۷۶۶	۴۳,۱۴۹	۵۱۹	۲۲,۲۰۹
مخصوص تربیتی مدارس (اسپیشل ٹریننگ اسکولس)	۷	۷۱۸	۲	۳۶۲	۲	۳۷۶	۳	۹۷
دیگر مدارس	۱۸	۱,۹۳۱	۲۳	۱,۵۵۷	۶	۴۴۲	۲	۵۷
خانگی	۴,۰۵۳	۴۶,۶۵۴	۱,۲۵۹	۲۸,۴۷۵	۱,۸۴۰	۳۹,۵۵۴	۲,۵۶۰	۳۲,۹۹۴
اعلیٰ	۰	-	۱۵	۵۲۳	۲۰	۱,۹۶۰	۲۵	۱,۶۸۹
ابتدائی	۴,۰۵۳	۴۶,۶۵۴	۱,۲۴۴	۲۷,۹۵۲	۱,۸۲۰	۳۷,۵۹۴	۲,۵۳۵	۳۱,۳۰۵

ذیلی تختہ۔ ۸۔ نتائج امتحانات جامعہ (یونیورسٹی)

امتحان	۱۹۲۱ — شرکاء	۱۹۲۱ — کامیاب	۱۹۱۱ — شرکاء	۱۹۱۱ — کامیاب	۱۹۰۱ — شرکاء	۱۹۰۱ — کامیاب	۱۸۹۱ — شرکاء	۱۸۹۱ — کامیاب	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
امتحان ہائی اسکول لیونگ سرٹیفکیٹ یا میٹریکولیشن	۲۶۶	۱۹۲	۲۶	۲	۱۱۲	۱۸	۱۵۱	۴۲	امتحان ہائی اسکول لیونگ سرٹیفکیٹ سنہ ۱۹۲۱ء میں قائم کیا گیا۔
عثمانیہ یونیورسٹی میٹریکولیشن	۸۷۳	۱۲۹	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
امتحان سینیر کیمبرج یونیورسٹی	۷	۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
پہلا امتحان فنون یا انٹرمیڈیٹ	۴۱	۱۰	۱۳	۶	۱۳	۴	۸	۳	۰
امتحان ڈگری بی۔ اے	۱۷	۱۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
شعبہ زبان انگریزی	۰	۰	۷	۵	۱۳	۷	}		
شعبہ زبان دوم	۰	۰	۶	۴	۱۳	۱۰	۳ }	۱	۰
شعبہ سائنس	۰	۰	۶	۵	۱۲	۳	}		
امتحانات السنۂ مشرقیہ									
منشی	۸۶	۲۵	۰	۰	۴۴	۱۸	۱۹	۴	۰
منشی عالم	۰	۰	۰	۰	۷	۳	۴	۳	موقوف کر دیا گیا۔
منشی فاضل	۰	۰	۰	۰	۲	۲	۰	۰	〃 〃
مولوی	۲۳	۵	۰	۰	۱۶	۱۳	۷	۴	
عالم	۵	۱	۰	۰	۸	۶	۳	۳	پہلے اس کا نام مولوی عالم تھا
فاضل	۲	۲	۰	۰	۲	۲	۰	۰	〃 〃 〃 مولوی فاضل تھا

بابِ نہم

زبان

۱۸۹۔ حوالۂ اعداد و شمار۔ زبان کے لحاظ سے ملک سرکارِ عالی کی آبادی کی تقسیم کے متعلق اعداد و شمار امپیریل ٹیبل نمبر (۱۰) میں درج کئے گئے ہیں اِس باب کیساتھ حسبِ ذیل تین تختہ جات ضمیمہ ملحق کئے گئے ہیں۔

تختۂ نشان (۱) میں جملہ آبادی کی تقسیم بلحاظِ زبان دکھائی گئی ہے۔

تختۂ نشان (۲) میں ہر ضلع اور ہر سمت قدرتی کی آبادی کے دس ہزار نفوس کی تقسیم بلحاظِ زبان درج کیگئی ہے۔

تختۂ نشان (۳) میں منجملہ اقوامِ قدیمہ کے بعض اقوام کی تعداد کا تقابل قبائلی زبان بولنے والوں کے ساتھ کیا گیا ہے۔

صحتِ اعداد و شمار۔ تختہ جات شمار کے خانۂ متعلقہ میں ہر شمار شدہ شخص کی عادتی زبان درج کرنے کیلئے الفاظِ ذیل میں شمار کنندگان کو ہدایت دیگئی تھی۔ "خانۂ (۱۳) زبان۔ ہر شخص اپنے گھر میں بالعموم جس زبان میں گفتگو کرتا ہے وہ درج کرو۔ شیر خوار اور گونگے بہروں کی صورت میں انکے ماں کی زبان درج کی جانی چاہیے۔"

ہدایات سادہ اور سریع الفہم ہونے کی وجہ سے تختہ جات شمار کے اندراجات بالعموم صحیح و درست پائے گئے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ مردم شماری میں جتنے اعداد و شمار جمع کئے گئے ہیں اُن میں زبان کے اعداد و شمار سب سے زیادہ صحیح سمجھے جاسکتے ہیں۔

۱۹۰۔ ملک سرکارِ عالی کی مروجہ زبانیں۔ امپیریل ٹیبل نمبر (۱۰) میں دکھایا گیا ہے کہ کل آبادی (١,٢٤,٧١,٧٧٠) کے منجملہ جو لوگ ملکی زبانیں بولنے والے ہیں ان کی تعداد (١,٢٣,٦٢,١٩٢) ہے یا بالفاظِ دیگر آبادی کے ہر (۱۰۰) نفوس میں (۹۹) ایسے ہیں جو ملک سرکارِ عالی کی مروجہ بارہ دیسی زبانوں میں سے کوئی نہ کوئی زبان بولتے ہیں انکے منجملہ جن زبانوں کے بولنے والوں کی تعداد ملک میں دس لاکھ سے زیادہ ہے وہ تلنگی۔ مرہٹی۔ کنڑی اور اردو ہیں۔ تختۂ مندرجہ حاشیہ میں ان خاص زبانوں کے بولنے والے نفوس کی حقیقی تعداد درج کی گئی ہے۔ یہ چاروں زبانیں

زبان	تعداد
تلنگی	٦٠,١٥,١٧٤
مرہٹی	٣٢,٩٦,٨٥٨
کنڑی	١٥,٣٦,٩٢٨
اردو	١٢,٩٠,٨٦٦

مجموعی طور پر کل آبادی کے ۹۰ فیصد حصہ کی مادری زبانیں ہیں۔ بقیہ ۸ زبانیں جو ملک سرکار عالی کی "دیسی زبانوں" کے عنوانات کے تحت درج کی گئی ہیں۔ وہ اقوام قدیمہ مثلاً بھیل۔ گونڈ۔ لمباڑے اور پاردی وغیرہ کی قبائلی بولی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں۔ ان میں سے خاص خاص لمباڑی۔ گونڈی اور یرکلا زبانیں ہیں جن کو علی الترتیب ۱۳۲٬۶۲۴ - ۶۸٬۲۰۰ - اور ۵۸٬۰۱۰ نفوس بولتے ہیں۔

ملک سرکار عالی کی دیسی زبانوں کے علاوہ جو دوسری زبانیں ہیں ان کو تین زمروں میں منقسم کیا گیا ہے یعنی (۱) ہندوستان کی دیسی زبانیں جو ملک سرکار عالی کے لئے اجنبی ہیں۔ (۲) ماورائے ہند ملکِ ایشیا کی زبانیں (۳) یوروپین زبانیں۔ پہلے زمرے کے زبان بولنے والے ۹۷٬۸۴۴ نفوس ہیں۔ دوسرے کے ۲٬۳۹۰ اور تیسرے کے ۹٬۳۳۶ نفوس ہیں۔ ان میں جو زبانیں زیادہ نمایاں ہیں وہ اور اُنکے بولنے والوں کی تعداد درج حاشیہ کی گئی ہے اس سے واضح ہوگا کہ ہندوستان کی اُن دیسی زبانوں کے منجملہ جو ملک سرکار عالی سے اجنبیت رکھتی ہیں صرف راجستانی۔ مغربی ہندی ٹامل اور گجراتی یہاں زیادہ بولی جاتی ہیں۔ ماورائے ہند ایشیائی زبانوں کے بولنے والوں کی غالب تعداد نے اپنی مادری زبان عربی درج کرائی ہے۔ یوروپین زبانوں کے لحاظ سے مذہبی وجوہات کی بناء پر زبان انگریزی کے بولنے والے کثیر تعداد رکھتے ہیں۔

راجستانی	۲۷٬۵۰۰
مغربی ہندی	۲۵٬۹۸۵
ٹامل	۲۱٬۱۶۵
گجراتی	۱۶٬۷۹۳
عربی	۲٬۲۲۸
انگریزی	۹٬۲۸۵

۱۹۱ - اہم زبان کے بولنے والوں کے تناسب میں تفاوت ۔ ملک سرکار عالی کی چار اہم زبانوں کے بولنے والوں کے تناسب میں سنہ ۱۸۹۱ء سے جو تغیرات رونما ہوئے وہ تختۂ مندرجۂ حاشیہ کے ملاحظہ سے واضح ہونگے اس سے یہ امر بھی مترشح ہوگا کہ مرہٹی بولنے والوں کا تناسب ۳۰ سال قبل کے تناسب سے بہت گھٹ گیا ہے اور کنڑی زبان بولنے والوں کا تناسب سنہ ۱۸۹۱ء کے مقابلہ میں کچھ کم اور اُردو بولنے والوں کا تناسب بالکل وہی ہے جو سنہ ۱۸۹۱ء میں تھا صرف تلنگی بولنے والوں کے تناسب میں گزشتہ ۳۰ سالہ دوران میں معقول اضافہ ہوا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ سابقہ مردم شماری (سنہ ۱۹۱۱ء) کے مقابلہ میں مرہٹی اور اُردو بولنے والوں نے فی الوقت اپنے تناسب میں ترقی ظاہر کی ہے۔ پس کنڑی ہی ملک کی صرف وہ اہم زبان ہے جس کے بولنے والے سنہ ۱۹۰۱ء سے مسلسل انحطاط پذیر ہیں۔

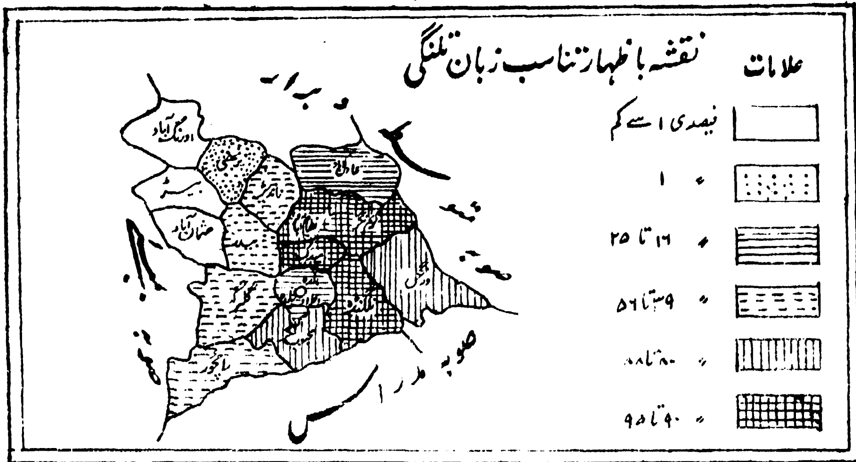
زبان	تعداد نفوس فی دس ہزار آبادی جو گفتگو کرتے ہیں۔ سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء
تلنگی	۴۳۰	۴۶۲	۴۷۶	۴۸۲
مرہٹی	۳۰۳	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۴
کنڑی	۱۲۶	۱۴۰	۱۲۶	۱۲۳
اُردو	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۰	۱۰۴

تلنگانہ کی آبادی میں ۱۸۸۱ء کے بعد سے ۵۴ فیصد کا اضافہ ہوا ہے اور اسیطرح پر تلنگی بولنے والوں میں اس ۴۰ سالہ عرصہ میں ۴۱ فیصد بیشی ہے۔ پس اس لحاظ سے تلنگانہ کی آبادی کے اضافہ میں اور ملک سرکار عالی میں تلنگی بولنے والوں کی تعداد کے اضافہ میں ایک قریبی تعلق معلوم ہوتا ہے اسکے سبب کو کسی بعید مقام پر تلاش کرنے کی ضرورت نہیں۔ تلنگانہ کے باشندوں کے منجملہ ۸۳ فیصد نفوس نے اپنی مادری زبان تلنگی لکھوائی ہے۔ اور تلنگی بولنے والوں میں سے کم از کم فیصد ۹۸ نفوس صرف اسی خطہ میں پائے جاتے ہیں اور بقیہ اضلاع رائچور۔ گلبرگہ۔ بیدر اور ناندیڑ موقوعہ خطہ مرہٹواڑی میں پائے جاتے ہیں۔

سنہ ۱۸۹۱ء کے مقابلہ میں خطہ تلنگانہ میں تلنگی بولنے والوں کی تعداد میں فی دس ہزار ۹۹ کا اضافہ ہوا۔ لیکن بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء کے صرف ۴۹ کا اضافہ ہوتا ہے۔ دوسری طرف مرہٹواڑی میں تلنگی بولنے والوں کی تعداد میں بمقابلہ ۱۸۸۱ء کے تناسب کے ۲۳ کا اضافہ ہے۔ لیکن بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء کے ۱۱۱ کا انحطاط ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ جس حال میں کہ اضلاع مرہٹواڑی میں (۶،۶۱،۲۳) تلنگی بولنے والے نفوس پائے جاتے ہیں تو مرہٹواڑی کے صرف ۲۲۱،۶۸ نفوس نے تلنگانہ کے کسی نہ کسی مقام کو اپنا مولد درج کرایا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مرہٹواڑی کے رہنے والے تلنگوں کی تعداد کثیر محض نووارد نہیں ہے بلکہ ایک پشت سے زیادہ مدت سے وہاں بس گئے ہیں۔

۱۹۲۔ تلنگی بولنے والی آبادی کی تقسیم۔ نقشہ مصوبہ میں وہ فیصدی تناسب ظاہر کیا گیا ہے جو ایک ضلع کے تلنگی بولنے والوں کا اس ضلع کی جملہ آبادی کے ساتھ پڑتا ہے۔ تلنگی بولنے والوں کا سب سے اعلیٰ تناسب نلگنڈہ کو حاصل ہے جس کی آبادی کا فی صد ۹۵ سے زیادہ حصہ یہ زبان بولتا ہے۔ اس کے قدم بہ قدم کریم نگر آتا ہے جہاں کی آبادی میں سے تقریباً فیصد ۹۵ نے اپنی مادری زبان تلنگی درج کرائی ہے۔ اضلاع ورنگل۔ میدک۔ نظام آباد کی آبادی کے منجملہ فی صد ۸۰ تا ۹۰ نفوس تلنگی بولنے والے ہیں۔ تلنگانہ کے مابقی تین اضلاع کے منجملہ اطراف بلدہ اور محبوب نگر میں وہاں کی جملہ آبادی کا علی الترتیب ۸۰ اور ۸۵ فیصد حصہ تلنگی بولتا ہے اور عادل آباد کا درجہ سب سے آخر میں آتا ہے جہاں کا تناسب فیصد ۶۵ ہے۔

بلدۂ حیدر آباد کی آبادی میں صرف فی صد ۳۹ نفوس تلنگی بولنے والے ہیں۔ اضلاع مرہٹواڑی کے منجملہ رائچور میں تلنگی بولنے والوں کا تناسب سب میں بڑھا ہوا ہے۔ اس کی آبادی کے ہر ۱۰۰ نفوس میں ۲۵ تلنگی بولنے والے ہیں۔ اسکے بعد بیدر۔ ناندیڑ۔ اور گلبرگہ کا درجہ ہے جن میں سے ہر ایک کا تناسب تقریباً ۱۶ فی ہزار ہے۔



۱۹۳۔ مرہٹی بولنے والی آبادی کی تقسیم۔ تلنگانہ کم و بیش ایک متجانس لسانی خطہ ہے اور اس کی زبان غالب تلنگی ہے۔ اسکے برخلاف مرہٹواڑی صرف ایک زبان تک محدود نہیں ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس خطہ کا نصف جنوبی حصہ کچھ عرصہ قلیل تک ایک خاص اور علیحدہ خطہ سمجھا جاتا تھا جس کا نام کرناٹک تھا یعنی وہ ملک جس میں کنڑی زبان بولنے والے لوگ بستے ہیں۔ تلنگانہ کے فیصد ۸۳ اشخاص نے تلنگی اپنی مادری زبان لکھوائی ہے تو مرہٹواڑی کے باشندوں میں سے صرف ۵۰ فیصد نفوس نے مرہٹی کو زبان مادری درج کرایا ہے۔ قطعیت کیساتھ کہا جائے تو مرہٹواڑی کے خالص اضلاع اورنگ آباد بیڑ۔ پربھنی اور عثمان آباد ہیں جن کی آبادی کے ۸۰ فیصد نفوس مرہٹی بولنے والے ہیں۔ اس صورت سے بھی مرہٹی بولنے والے اپنے متعلقہ مقامات پر اتنی کثرت سے نہیں ہیں جتنے تلنگی بولنے والے ہیں مرہٹی بولنے والوں کا سب سے ارفع تناسب ۸۸۰ فی ہزار نفوس آبادی ضلع بیڑ میں پایا جاتا ہے حالانکہ تلنگانہ کے چار اضلاع کو تلنگی بولنے والوں کا اس سے زیادہ تناسب حاصل ہے۔ مرہٹواڑی کے بقیہ اضلاع کے منجملہ ناندیڑ اور بیدر میں بہ نسبت تلنگوں کے مرہٹے زیادہ ہیں تو گلبرگہ اور رائچور میں مرہٹوں سے زیادہ تلنگوں کا غلبہ ہے۔ اضلاع تلنگانہ کے منجملہ عادل آباد میں تلنگوں کا کمترین تناسب ہے تو مرہٹوں کا برترین تناسب ہے۔ بلدہ حیدرآباد میں اس کی آبادی کا صرف تقریباً ۳ فیصد حصہ مرہٹی بولنے والا ہے۔ ملک سرکار عالی کے مرہٹی بولنے والوں کی تقسیم اور ہر ضلع کی آبادی سے اُن کا فیصدی تناسب نقشۂ ذیل میں دکھایا گیا ہے۔

نقشہ باظہار تناسب زبان مرہٹی

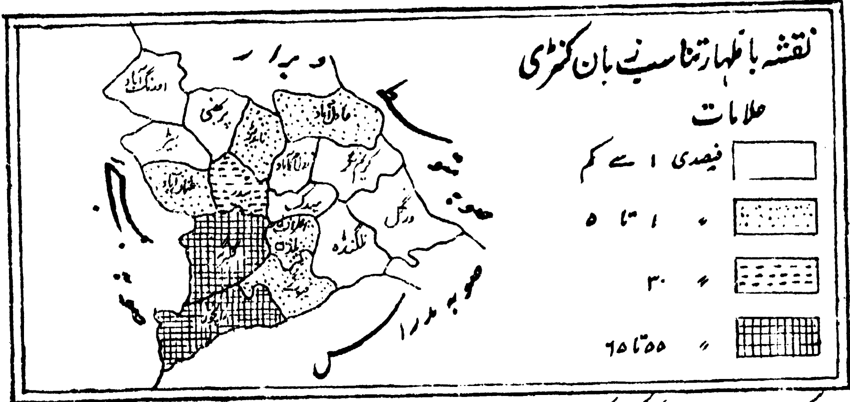
علامات

فیصدی ۱ سے کم
" ۲ تا ۴
" ۱۵ تا ۴۰
" ۶۵
" ۸۲ تا ۸۹

۱۹۴۔ مرہٹی بولنے والی آبادی کے تغیرات۔ اگرچہ ممالک محروسہ میں بمقابلہ ۱۸۸۱ء کے مرہٹی بولنے والوں کی تعداد میں ترقی ہوئی ہے۔ لیکن ۱۸۹۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں (۱،۹۷ر۰۰) کی کمی ہے اور تلنگی، کنڑی اور اردو بولنے والوں کی تعداد میں ترقی ہوئی ہے اور خاصکر تلنگوں میں زیادہ ترقی ہے جنکی شرح اضافہ ۲۰ فیصد ہوتی ہے۔ پس کل آبادی کے لحاظ سے مجموعی طور پر مرہٹی بولنے والوں کا تناسب فی ہزار ۱۸۹۱ء کے ۳۰۲ سے گھٹ کر ۱۹۲۱ء میں ۲۶۴ تک آگیا ہے۔ مرہٹوں کی تعداد ۱۹۰۱ء میں بہت متاثر ہوئی کیونکہ سابقہ دہ سالہ دوران میں قحط کے سبب سے اضلاع مرہٹواڑی کی آبادی کو زیادہ نقصان پہونچا۔ اسکے بعد کے دہ سالہ دوران میں اُنھوں نے اپنی ضائع شدہ تعداد کی تلافی کرلی اور ۱۹۱۱ء میں انکی تعداد اس حد تک پہونچگئی جو ۱۸۹۱ء کی تعداد سے کچھ ہی زیادہ تھی۔ لیکن وہ دہ سالہ عرصہ جو ۱۹۲۱ء پر ختم ہوتا ہے مرہٹواڑی کے لئے ایسا ہی تباہ کن تھا جیسا کہ ۱۹۰۱ء کے ماقبل کا زمانہ اِس لئے اُن کی تعداد پھر گھٹ گئی۔ یہ امر بھی خاص طور پر لائق صراحت ہے کہ اضلاع کی تنظیم جدید کی وجہ سے سمت مرہٹواڑی میں کرناٹک کو شامل کرنیکے لئے جن تغیرات کے عمل میں لانے کی ضرورت لاحق ہوئی وہ بمقابلہ تلنگانہ کے بہت زیادہ تھی اور اس لئے ضلعواری بنیاد پر مردم شماری حالیہ اور سابقہ میں مرہٹی بولنے والوں کا تقابل قریب قریب محال ہے۔ چونکہ تلنگانہ کی حالت کم و بیش مستقل رہی ہے اسلئے اگر اسی سمت کے موجودہ مرہٹی بولنے والوں کا تقابل سابقہ مردم شماریوں کیساتھ کیا جائے تو باعث دلچسپی ہوگا۔ ۱۸۹۱ء کی مردم شماری کے وقت تلنگانہ کے ہر دس ہزار نفوس میں ۱۲۷ مرہٹی بولنے والے تھے۔ یہ تناسب ۱۹۱۱ء

بس ۳۲۴ تک بڑھ گیا اور پھر سنہ ۱۹۲۱ء میں مزید اضافہ ۳۴۸ تک ہوا۔ تلنگانہ میں مرہٹی بولنے والوں کا مرکز عادل آباد ہے جہاں کی آبادی کا وہ ایک خمس حصہ ہیں۔

۱۹۵۔ کنڑی بولنے والوں کی تقسیم۔ ملک سرکار عالی کی کنڑی بولنے والی آبادی کم و بیش اضلاعِ گلبرگہ۔ رائچور اور بیدر میں محدود ہے جیسا کہ نقشۂ ذیل سے واضح ہوگا۔



ملک سرکار عالی کے کل کنڑی بولنے والوں کے منجملہ فیصد ۹۳ سے زیادہ مجموعی طور پر ان تین اضلاع میں پائے جاتے ہیں۔ سنہ ۱۸۹۱ء کی تعداد کے مقابلہ میں انہیں ۸۵،۸۸۲ کا اضافہ ہوا ہے لیکن بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء کے ۱،۴۳،۳۰۰ کا انحطاط ہے۔ اسی لئے ان کا تناسب فی ہزار نفوس سنہ ۱۸۹۱ء کے ۱۲۶ سے گھٹکر سنہ ۱۹۲۱ء میں (۱۲۳) رہگیا۔ گزشتہ دہ سالہ دوران میں کنڑی بولنے والے جسقدر تنزل پاگئے ہیں تلنگی بولنے والے اُس سے المضاعف ترقی کر گئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ کنڑی بولنے والوں نے مرہٹوں کے برابر نقصان اُٹھایا ہے۔ خالص کنڑی اضلاعِ گلبرگہ اور رائچور کی آبادی میں سنہ ۱۸۸۱ء سے علی الترتیب ۴۰ اور ۳۲ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ لیکن اِس دوران میں کنڑی بولنے والوں کی تعداد ۲۵ فیصدی سے زیادہ نہیں بڑھی۔ سنہ ۱۸۹۱ء میں تلنگانہ کے ہر دس ہزار نفوس میں ۱۱۳ کنڑی بولنے والے تھے اب صرف ۸۷ رہگئے ہیں اس سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ کنڑی بولنے والی آبادی ایک طرف تلنگوں سے اور ایکطرف مرہٹوں سے دب رہی ہے اور اعداد کی تحلیل اسی طرف منجر ہے۔ مثلاً گلبرگہ کی آبادی کے دس ہزار نفوس میں کنڑی بولنے والوں کا تناسب سنہ ۱۹۱۱ء کے ۵۹،۱۳ سے گھٹکر سنہ ۱۹۲۱ء میں ۵۴،۶۵ رہگیا۔ اِسی طرح سے تلنگی بولنے والوں کا تناسب ۱،۹۹۲ سے گھٹ کر ۱،۶۱۴ ہوگیا ہے اسکے برعکس مرہٹی بولنے والوں کا تناسب ۲۲۸ سے ۱،۵۴۰ تک بڑھگیا ہے

پس معلوم ہوتا ہے کہ اس ضلع میں کنڑی اور تلنگی دونوں اپنی جگہ مرہٹی کو دبا رہے ہیں۔ اسی طرح بیدر میں کنڑی اور مرہٹی تلنگی سے مغلوب ہو رہی ہیں۔ اور صرف رائچور میں کنڑی تلنگی کے مقابلہ میں جمی ہوئی ہے۔

۱۹۶۔ اُردو بولنے والی آبادی کی تقسیم۔ بخلاف تلنگی مرہٹی اور کنڑی کے جو کم و بیش کسی نہ کسی حصہ ملک سرکار عالی سے مخصوص ہیں اردو (جو ملک کی سرکاری زبان بھی ہے) کل ممالک محروسہ میں بولی جاتی ہے۔ اردو بولنے والوں کا تناسب آبادی میں اتنا بڑا نہیں ہے جتنا کہ مذکورہ بالا تینوں زبانہائے ملکی بولنے والوں کا ہے۔ نقشۂ ذیل میں ہر ضلع کے اُردو بولنے والوں کا فیصدی تناسب جملہ آبادی ضلع کے ساتھ ظاہر کیا گیا ہے۔



مردم شماری حالیہ میں جن لوگوں نے اپنی مادری زبان اُردو درج کرائی ہے اُنکی تعداد ۱۲,۹۰,۸۶۶ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۹۱۱ء میں بمقابلہ ۵۰،۷۵۶ نفوس کی کمی ہوگئی لیکن ہر ہزار آبادی میں اُردو بولنے والوں کا تناسب سنہ ۱۹۱۱ء کے ۱۰۰ سے ترقی پاکر سنہ ۱۹۲۱ء میں ۱۰۴ تک پہنچ گیا۔ مردم شماری حالیہ میں اس ملک کے شمار شدہ مسلمانوں کی تعداد ۱۲,۹۸,۲۷۷ ہے اور اُردو بولنے والوں کی تعداد مسلمانوں کی تعداد سے بقدر ۱۱۴۷ کم پڑتی ہے ان ۱۱۴۷ نفوس کی زبان خواہ کچھ ہی درج ہوئی ہو لیکن اس میں شبہ نہیں ہے کہ وہ تمام افراد جنہوں نے اپنی مادری زبان اردو بیان کی وہ کل کے کل مسلمان ہی ہیں۔ سابقہ مردم شماری میں تقریباً ۴۰,۰۰۰ مسلمانوں نے اپنی مادری زبان اُردو کے سوا کچھ اور لکھوائی تھی۔ یہاں بالاختصار یہ بیان کر دیا جاسکتا ہے کہ سنہ ۱۸۸۱ء

اور ۱۸۹۱ء میں اردو کی درجہ بندی اس ملک میں زبان ہندی کی ایک شاخ کے طور پر کیگئی تھی اور اس میں ہندوستانی بھی شامل تھی۔ لیکن ۱۹۰۱ء سے اُردو بطور ایک علٰحدہ مستقل زبان کے قرار پاگئی ہے اور ہندوستانی کے اعداد علٰحدہ درج کئے جارہے ہیں۔ ۱۸۹۱ء میں اردو بولنے والوں کی تعداد (بشمول ہندوستانی) جملہ مسلمانوں کی تعداد سے کم تھی۔ ۱۹۰۱ء میں اگرچیکہ تختہ جات میں ہندی۔ اردو اور ہندوستانی میں تفریق کی گئی تھی لیکن پھر بھی اردو بولنے والوں کی تعداد مسلمان آبادی کی تعداد سے بڑھی ہوئی تھی۔ سب سے پہلی مرتبہ ۱۹۱۱ء میں مسلمانوں کی تعداد اردو بولنے والوں کی تعداد سے زیادہ تھی اور اسی حالت کا اعادہ اس موقع پر بھی ہوا ہے گزشتہ دہ سالہ دوران میں مسلمان آبادی میں فیصد ۵،۹ کی کمی آئی ہے اور اس مدت میں اردو بولنے والوں کی تعداد میں ۳،۸ کی کمی ہوئی ہے۔ یہ تفاوت صاف طور پر ظاہر کرتا ہے کہ ملک سرکار عالی کے بعض مسلمانوں نے اپنی مادری زبان اردو نہیں لکھوائی بلکہ ہندوستان کی کوئی اور دیسی زبان درج کروائی ہے۔ جیسا کہ صفحہ ماسبق کے نقشہ سے عیاں ہوتا ہے۔ اکثر اردو بولنے والے بلدہ میں اور اضلاع اورنگ آباد گلبرگہ اور بیدر میں ہی پائے جاتے ہیں اور یہ اضلاع دکن کی قدیم اسلامی سلطنتوں کی تاریخ کے ساتھ وابستہ ہیں۔

۱۹۷۔ ملک سرکار عالی کی چھوٹی دیسی زبانیں۔ جیسا کہ قبل بیان ہوچکا ہے۔ امپیریل ٹیبل نمبر (۱۰) میں تلنگی۔ مرہٹی۔ کنڑی اور اردو کے ساتھ آٹھ چھوٹی زبانیں بھی بطور اس ملک کی دیسی بولیوں کے درج کی گئی ہیں۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں انکے نام درج کئے گئے ہیں اور مردم شماری حالیہ کی رو سے انکے بولنے والوں کی تعداد بھی درج کی گئی ہے۔ انہیں زیادہ اہم گونڈی لمباڑی اور یرکلا زبانیں ہیں۔ اگرچیکہ پہلی دو زبانوں کے بولنے والوں کی تعداد اس مردم شماری سے عین قبل دہ سالہ زمانہ میں گھٹ گئی ہے لیکن تیسری زبان کے بولنے والے بڑھ گئے ہیں۔ عرصہ دہ سالہ ۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء میں لمباڑی بولنے والوں کی تعداد تقریباً ۱۰۰ فیصدی ترقی پاگئی تھی لیکن حالیہ دہ سالہ عرصہ میں انہیں بہت کمی پیدا ہوگئی ہے اس کی امکانی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ ان لوگوں نے اپنے آپ کو دوسرے طبقات کے تحت لکھوایا ہو۔ اس قیاس کی مزید تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے

زبان	بولنے والوں کی تعداد
بھیلی	۳۹۱۵
گونڈی	۳۸۲۰۰
کیکاڑی	۲۰۶۸
کولہائی	۱۹۷
لمباڑی	۱۳۲۶۲۴
پارڈی	۲۴۳۷
وڈری	۲۱۶۷
یروکلا	۱۰۷۵۸

کہ اس قوم کی تعداد کا تقابل اس قبائلی زبان کے بولنے والوں کی تعداد سے کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس قوم کی تقریباً نصف تعداد نے اپنی قبائلی زبان کو بطور زبان مادری درج نہیں کرایا۔ گونڈ اور یرکلا کی صورت میں بھی انکی قوم کی تعداد اور ان کی قبائلی بولی بولنے والوں کی تعداد میں عدم موافقت ظاہر ہوتی ہے۔

چونکہ یہ قومیں ہنود کے زیر اثر ہیں اسلئے یہ بالکل ممکن ہے کہ وہ اس امر کو مفید سمجھتے ہوں کہ اپنے ہندو پڑوسیوں کی کوئی نہ کوئی زبان اختیار کرلیں۔ چونکہ نئے داخل شدہ لوگ اپنے پیشے اور اظہار استعداد میں نہایت جوشیلے ہوتے ہیں اسلئے ان اقوام کے منجملہ ایسے اشخاص جنہوں نے کسی نہ کسی زبان کی سرسری واقفیت حاصل کرلی ہو وہ اپنے قبیلے کی زبان کو چھوڑ کر اس زبان کو بطور اپنی مادری زبان کے درج کرائے ہونگے۔ ان قوموں کی زبان کی تقسیم کے لحاظ سے یہ بیان کیا جاسکتا ہے کہ لمباڑی زبان تلنگانہ میں اضلاع ورنگل۔ عادل آباد اور محبوب نگر میں اور مرہٹواڑی میں ضلع ناندیڑ میں بہ تعداد کثیر بولی جاتی ہے۔ گونڈی اور یرکلا زبانیں کم و بیش صرف تلنگانہ میں محدود ہیں۔ زبان اول الذکر عادل آباد اور ورنگل میں زیادہ رائج ہے۔ اور مؤخر الذکر تلنگانہ کے اضلاع محبوب نگر۔ ورنگل اور نلگنڈہ میں اور مرہٹواڑی کے ضلع رائچور میں زیادہ بولی جاتی ہے۔

۱۹۸۔ ہندوستان کی وہ زبانیں جو ملک سرکار عالی کیلئے اجنبی ہیں۔ ملک سرکار عالی کی جملہ آبادی کے منجملہ صرف ۹۷,۸۴۴ یا ایک فیصد نفوس ہندوستان کی ایسی دیسی زبانیں بولتے ہیں جو یہاں کے لحاظ سے اجنبی ہیں۔ ان زبانوں میں سے جو زیادہ اہم ہیں اُن کے نام اور اُنکے بولنے والوں کی تعداد تختہ حاشیہ میں ظاہر کی گئی ہے اس زمرہ کی جو اور زبانیں ہیں ان میں سے ہر ایک کے بولنے والے ۱,۰۰۰ سے بھی کم ہیں۔ اس دہ سالہ دوران میں راجستانی مغربی ہندی اور ٹامل بولنے والے گھٹ گئے ہیں اور صرف گجراتی زبان بولنے والوں میں تقریباً ۱,۸۰۰ کی زیادتی معلوم ہوتی ہے۔ جو لوگ ہندوستان کی دیسی زبانیں بولنے والے ہیں اُن میں سے تقریباً ۲۹ فیصد راجستانی یا زیادہ صحت کے ساتھ کہا جائے تو اسی کی ایک شاخ مارواڑی بولنے والے ہیں اور اسی زبان کی دوسری شاخ رنگڑی کو صرف معدودے چند آدمی (۱۹۷) بولتے ہیں۔ مارواڑی بولنے والوں کی کثیر تعداد بلدہ حیدر آباد اور اضلاع پربھنی۔ ناندیڑ۔ بیڑ۔ عثمان آباد میں پائی جاتی ہے۔ مغربی ہندی

زبان	بولنے والوں کی تعداد
راجستانی	۲۷,۵۰۰
مغربی ہندی	۲۵,۹۸۵
ٹامل	۲۱,۱۶۸
گجراتی	۱۶,۷۹۳

بولنے والے ہندوستان کی دیسی زبان بولنے والوں کے منجملہ فیصد ۴۶ ہیں اس زبان کی دو شاخیں ہندی اور ہندوستانی عموماً یہاں بولی جاتی ہیں۔ ہندی بولنے والے خاصکر بلدہ حیدرآباد اور اضلاع پربھنی، بیدر میں محدود ہیں اور ہندوستانی زبان بولنے والے اگرچیکہ تعداد میں بلدہ کے ہندی بولنے والوں سے کم ہیں لیکن ان کی زیادہ تعداد اضلاع اورنگ آباد، ناندیڑ پربھنی اور بیدر میں پائی جاتی ہے۔ ٹامل بولنے والوں کا کثیر حصہ (زائد از ۴۶ فیصد) بلدہ ہی تک محدود ہے اور انکی ایک معتدبہ تعداد اضلاع عادل آباد۔ اور رائچور میں ہے۔ گجراتی بولنے والے کم وبیش بلدۂ حیدرآباد اور اضلاع عادل آباد۔ اورنگ آباد اور عثمان آباد میں محدود ہیں کتھری اور ناگری۔ گجراتی کی دو شاخیں ہیں جو اسی ملک میں بولی جاتی ہیں۔

اس عنوان کے تحت جو بقیہ زبانیں ہیں وہ قابل ذکر نہیں ہیں کیونکہ انکے بولنے والے بہت قلیل تعداد میں ہیں۔ یہاں اس امر کا سرسری طور پر ذکر کیا جاسکتا ہے کہ شرقی ہندی بولنے والے جو ۱۹۱۱ء میں ۶٫۶۰۹ تھے اب صرف ۲ رہگئے ہیں۔ اسی طرح پر پنجابی بولنے والونکی تعداد ۱٫۴۸۳ سے گھٹ کر اس دوران میں (۷۲۵) رہگئی ہے۔ گمان غالب یہ ہے کہ ان زبانوں کے بولنے والوں نے کسی اور زبان مثلاً اُردو اور ہندی کی پناہ لی ہے۔

۱۹۹۔ غیر ہندی زبانیں۔ ملک سرکار عالی میں غیر ہندی زبانیں بولنے والے صرف ۱۱٫۳۴ یا آبادی کے ہر ۱۰۰۰۰ نفوس میں ۹ ہیں۔ ایسی غیر زبانیں بولنے والوں کے منجملہ یوروپین زبانوں کے بولنے والے غالب ہیں اور اُن کی تعداد ایشیائی زبانوں کے بولنے والوں سے تقریباً چارگنی ہے۔ ان میں سے ۹۸ فیصد نفوس کی زبانیں عربی اور انگریزی ہیں۔ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں عربی بولنے والوں کی تعداد بقدر ۶۰ فیصد گھٹ گئی ہے اور انگریزی بولنے والوں کی تعداد بقدر ۵ فیصد بڑھگئی ہے۔ عربی بولنے والوں کی تعداد کا انحطاط بلاشبہ اس وجہ سے پیدا ہوا ہے کہ اکثر عرب ملازمت سے سبکدوش ہوکر اپنے وطن کو چلے جاتے ہیں۔

۲۰۰۔ بلدۂ حیدرآباد۔ بلدۂ حیدرآباد کی آبادی کی بین القومی نوعیت اس امر سے بخوبی عیاں ہوتی ہے کہ جتنی زبانوں کا اوپر تذکرہ کیا گیا ہے اُن میں سے ہر ایک زبان کے بولنے والے اس کی آبادی میں شامل ہیں۔ جو زبانیں یہاں بولی جاتی ہیں ان میں سے زیادہ اہم زبان کی بولنے والی آبادی کی تقسیم تختۂ حاشیہ میں دکھائی گئی ہے اس سے

معلوم ہوتا ہے کہ حسبِ سابق اردو اور تلنگی بدرجۂ غالب بلدہ میں رائج ہے مرہٹی بولنے والوں کی تعداد تامل بولنے والوں سے بہت کم ہے حالانکہ تامل اس ملک کی اجنبی زبان ہے اسی طرح پرکنڑی بھی کم بولی جاتی ہے

زبان	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء
اردو	۱,۹۹,۰۷۸	۲,۴۴,۷۰۹	۲,۱۳,۰۹۲	۱,۹۴,۹۳۰
تلنگی	۱,۵۵,۸۰۶	۱,۸۵,۳۱۸	۱,۶۹,۶۱۰	۱,۵۸,۸۸۹
تامل	۱۳,۵۹۳	۱۸,۸۸۵	۱۷,۷۱۸	۱۵,۴۲۷
مرہٹی	۱۱,۳۹۹	۱۵,۶۹۹	۱۸,۵۶۳	۱۶,۵۸۷
راجستانی	۶,۱۳۶	۹,۵۸۳	۹,۴۸۲	—
انگریزی	۵,۸۰۱	۶,۲۱۹	۶,۵۶۲	۷,۳۷۸
مغربی ہندی	۴,۸۵۳	۸,۲۸۱	۲,۳۶۰	۸,۳۰۳

ان زبانوں کے بولنے والوں کی تعداد کے لحاظ سے یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ سنہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں ہر ایک زبان بولنے والوں کی تعداد گھٹی ہوئی ہے۔ یہ چنداں غیر متوقعہ نہیں کیونکہ اس دہ سالہ دوران میں بلدہ کی آبادی کا ۱۹ فیصد حصہ گھٹ گیا ہے۔ اردو اور انگریزی بولنے والوں کی متناسبہ کمی تقریباً اسی قدر ہے جسقدر کہ جملہ آبادی کی کمی ہے اگرچہ اس کا اظہار ضروری ہے کہ زبانِ مؤخر الذکر کی کمی کا باعث بجائے اشاعتِ طاعون و امراضِ وبائی اور گرانی کے زیادہ تر جنگِ عظیمہ یورپ ہے جس کی وجہ سے تعداد افواج برطانیہ بقیہ سکندرآباد و بلارم (جو باغراضِ مردم شماری بلدہ کے تحت شامل کئے گئے ہیں) گھٹ گئی ہے۔ تلنگی بولنے والے ایک خفیف حد تک اور بقیہ زبانوں کے بولنے والے اس سے دونی حد تک متاثر ہوئے ہیں۔

۲۰۱۔ **کیفیتِ عام**۔ اگرچہ کہ ملک کی مروجہ اہم زبانوں کے اعتبار سے اس کا کوئی یقینی ثبوت نہیں ملتا ہے کہ کوئی زبان حاکمانہ استبدادیت کے ساتھ دوسری زبان پر غالب آتی اور اس کی جگہ لے لیتی ہو لیکن تاہم اقوامِ قدیمہ کی صورت میں ایسا عمل اثر پذیر معلوم ہوتا ہے

قوم	تعداد افراد	قبائلی زبان بولنے والوں کی تعداد
بھیل	۱۳,۷۲۳	۳,۹۱۸
گونڈ	۹۸,۸۷۹	۶۸,۲۰۰
لمباڑی	۲,۲۳,۷۷۹	۱,۳۲,۶۳۴
یروکلا	۳۳,۳۸۵	۱۰,۷۵۸

تختۂ مندرجہ حاشیہ میں بعض اقوامِ قدیمہ کی تعداد کا مقابلہ ان کی قبائلی بولی بولنے والوں کی تعداد کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعداد کے دونوں جدولوں کا تفاوت بلاشبہ ایسے میلان کی خبر دیتا ہے

یہ امر یہاں بیان کر دیا جا سکتا ہے کہ حسبِ ہدایات کمشنر صاحب مردم شماری ہند ۳۳,۰۴۴ نفوس کو جنہوں نے اپنی مادری زبان "بنجاری" درج کرائی تھی لمباڑوں کے تحت شامل کر دیا گیا ہے فقط

ذیلی تختہ ۱۔ تقسیم جملہ آبادی بلحاظ زبان

زبان	زبان بولنے والوں کی جملہ تعداد ۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۹۲۱ء میں فی دس ہزار آبادی کے بولنے والوں کی تعداد	کہاں خاص طور پر بولی جاتی ہے (ضلع یا قدرتی تقسیم)
۱	۲	۳	۴	۵	۶
بھیلی	۳,۱۹۵	۷,۰۱۲	۲,۸۳۶	...	اورنگ آباد
گونڈی	۶۸,۲۰۰	۷۳,۹۳۹	۷۵,۵۶۴	۵	ورنگل، عادل آباد
کیکاڑی	۲,۰۶۸	۲,۷۶۳	۲,۳۸۰	...	گلبرگہ، بیدر
کنڑی	۱,۵۳۶,۹۲۸	۱,۶۸۰,۰۰۵	۱,۵۶۲,۰۲۲	۱۲۳	،، رائچور، بیدر
کلہاٹی	۱۹۷	...	...	...	اورنگ آباد
لمباڑی	۱۳۲,۶۲۴	۲۳۷,۸۹۹	۱۲۰,۳۹۴	۱۱	ورنگل، عادل آباد، محبوب نگر، ناندیڑ
مرہٹی	۳,۲۹۶,۸۵۸	۳,۴۹۸,۷۶۳	۲,۸۹۸,۷۳۸	۲۶۴	مرہٹواری (بجز رائچور) عادل آباد،
پاڑدی	۲,۴۳۷	...	...	...	اورنگ آباد
تلنگی	۶,۰۱۵,۱۷۴	۶,۳۶۶,۵۷۸	۵,۱۴۸,۰۵۶	۴۸۲	تلنگانہ، ناندیڑ، گلبرگہ، رائچور، بیدر
وڈاری	۲,۱۶۷	۱,۰۴۸	۹۴۰	...	اورنگ آباد، گلبرگہ
مغربی ہندی (اردو)	۱,۲۹۰,۸۶۶	۱,۳۴۱,۶۲۲	۱,۱۹۱,۰۴۷	۱۰۴	تمام ریاست
یروکالا	۱۰,۷۵۸	۷,۳۹۸	۶,۹۲۱	۱	ورنگل، محبوب نگر، نلگنڈہ، رائچور
بنگالی	۴۵	...	...	...	شہر حیدرآباد
مشرقی ہندی	۶	۶,۶۰۹	۱۳۶	...	نلگنڈہ
گجراتی	۱۶,۷۹۳	۱۵,۰۶۰	۱۶,۲۵۳	۱	شہر حیدرآباد، عادل آباد، اورنگ آباد، عثمان آباد،
ملیالم	۱۶۴	...	...	...	،،
اوریا	۲۴۰	...	...	...	،،
پنجابی	۷۲۵	۳,۴۱۴	۲,۶۵۹	...	،، اورنگ آباد
پشتو	۱۳۱	۷۸۶	۱,۵۶۵	...	،،
راجستانی	۲۷,۵۰۰	۵۰,۲۰۸	۵۹,۶۲۰	۲	،، پربھنی
سندھی	۴۹	...	...	...	،،
تامل	۲۱,۱۶۸	۳۲,۴۲۵	۳۴,۳۹۶	۲	،،
مغربی ہندی	۲۵,۹۸۵	...	...	۲	،، اورنگ آباد، پربھنی
ہندوستانی چھوٹی زبانیں	۵,۰۳۸	...	...	...	ورنگل
عربی	۲,۲۲۸	۵,۶۸۳	۹,۹۳۷	...	شہر حیدرآباد، اورنگ آباد
فارسی	۱۳۱	...	...	...	،، نلگنڈہ
ایشیائی چھوٹی زبانیں	۲۹	...	...	...	نلگنڈہ، بیڑ
انگریزی	۹,۲۸۵	۸,۸۴۳	۷,۹۰۷	۱	شہر حیدرآباد
دیگر یورپین زبانیں	۵۱	۱۴۶	۱۴۴	...	،،

ذیلی تختہ-۲- ہر ضلع کی آبادی کی تقسیم بلحاظ زبان

ضلع اور قدرتی تقسیم	زبان بولنے والی آبادی کے فی دس ہزار کے لحاظ سے تعداد							
	اردو	تلنگی	مرہٹی	کنڑی	گوندی	لمباڑی	ریاست کی دیگر زبانیں	دیگر تمام زبانیں
ریاست	۱,۰۳۵	۴,۸۲۳	۲,۶۴۴	۱,۲۳۲	۵۵	۱۰۶	۱۷	۸۸
تلنگانہ	۹۰۵	۸,۳۱۷	۳۴۸	۷۸	۱۰۵	۱۵۱	۱۵	۸۱
شہر حیدرآباد	۴,۹۲۶	۳,۸۵۵	۲۸۲	۵۲	۱	۲	۲۰	۸۶۲
اطراف بلدہ	۱,۰۸۱	۸,۰۱۴	۳۹۶	۳۸۴	۳	۸۴	۱۰	۲۸
ورنگل	۵۶۴	۸,۷۵۰	۶۹	۲	۱۱۷	۴۲۷	۱۵	۵۶
کریم نگر	۳۷۴	۹,۴۸۷	۶۷	۱	۴	۵۴	۹	۴
عادل آباد	۵۸۹	۵,۶۰۶	۲,۳۲۲	۱۱۰	۸۴۴	۴۲۳	۱۱	۹۵
میدک	۸۹۶	۸,۹۵۸	۴۹	۱۹	۰	۳۲	۱۵	۳۱
نظام آباد	۷۳۸	۸,۹۴۹	۹۱	۵۸	۶	۱۳۱	۶	۲۱
محبوب نگر	۷۹۷	۸,۵۶۲	۲۲۳	۲۲۵	۴	۱۴۸	۳۶	۵
نلگنڈہ	۴۴۵	۹,۵۱۹	۱۷	۰	۰	۰	۱۴	۵
مرہٹواڑی	۱,۱۷۳	۱,۱۱۷	۵,۰۷۹	۲,۴۵۷	۱	۵۹	۱۹	۹۵
اورنگ آباد	۱,۳۲۳	۶۲	۸,۲۲۷	۲۵	۱۰	۴۳	۸۲	۲۲۸
بیڑ	۸۸۱	۲۵	۸,۸۸۱	۱۲	۰	۷۳	۱۹	۱۰۵
ناندیڑ	۱,۱۵۰	۱,۶۷۰	۶,۴۷۰	۴۶۷	۱	۱۵۵	۲	۸۵
پربھنی	۱,۱۵۹	۱۴۱	۸,۳۸۹	۳۹	۰	۴۷	۲	۲۱۳
گلبرگہ	۱,۲۹۴	۱,۶۱۴	۱,۵۴۰	۵,۴۶۵	۰	۴۵	۱۶	۲۶
عثمان آباد	۱,۰۴۹	۹۱	۸,۴۸۶	۲۶۹	۰	۱۷	۵	۸۳
رائچور	۸۲۵	۲,۵۰۲	۹۰	۶,۴۵۹	۰	۶۷	۱۸	۳۹
بیدر	۱,۵۷۲	۱,۶۷۸	۳,۶۸۹	۲,۹۷۶	۰	۳۴	۱۴	۳۷

ذیلی تختہ ۳- مقابلہ تختہ جات ذات اور زبان

قبیلہ	تعداد اشخاص قبیلہ (تختہ-۱۳)	تعداد اشخاص جو اپنے قبیلہ کی زبان بولتے ہیں (تختہ-۱۰)
۱	۲	۳
بھیل	۱۳,۷۲۳	۳,۹۱۵
گونڈی	۹۸,۸۷۹	۶۸,۲۰۰
لمباڑی	۲۲۳,۷۷۹	۱۳۲,۶۲۴
یروکالا	۳۰,۳۸۵	۱۰,۷۵۸

باب دہم

نقائص جسمانی

عام بیان

۲۰۲۔ نقائص قلمبند شدہ ۔ حسب مردم شماری ہائے سابقہ شمار کنندگان کو ہدایت دی گئی تھی کہ تختۂ شمار کے آخری خانہ میں چار قسم کے نقائص کا اندراج کریں۔ یعنی جنون۔ بہرا گونگا پن نابینائی اور جذام۔ سنہ ۱۹۱۱ء کے ہدایات کے لحاظ سے ہدایات مجریہ حالیہ میں صرف ایک اختلاف تھا۔ سابقہ موقع پر صرف ان اشخاص کا اندراج ہوا تھا جو ولادت ہی سے بہرے اور گونگے تھے اور موقع حالیہ پر شمار کنندگان کو ہدایت کی گئی تھی کہ کل بہرے اور گونگوں کا داخلہ لیا جائے خواہ وہ پیدائشی ہوں یا اکتسابی۔ ڈاکٹر جیمس کرتو ایم۔ڈی (گلاسگو) کے استناد پر بیان کیا گیا ہے کہ بہرے گونگوں کی نصف تعداد ایسی ہے جن میں ولادت کے بعد اور قوت گویائی کے قیام سے پہلے یہ نقص پیدا ہوتا ہے ۔ اسلئے یہ قیاس کیا گیا کہ اس نوعیت کے اکثر افراد ہدایات سابقہ کے لحاظ سے متروک ہوگئے ہونگے پس یہ مناسب سمجھا گیا کہ سابقہ تعریف سے لفظ "پیدائشی" حذف کردیا جائے تاکہ وہ اشخاص بھی شامل ہوسکیں جو پیدائش کے بعد بہرے گونگے ہوگئے ہوں۔

۲۰۳۔ حوالہ اعداد و شمار۔ نقائص جسمانی کے متعلق اعداد و شمار دو امپریل ٹیبل نمبر ۱۲ و ۱۲-الف میں درج کئے گئے ہیں۔ ٹیبل ۱۲ کے دو حصے ہیں۔ حصہ اول میں معذور آبادی کی تقسیم بلحاظ عمر ظاہر کی گئی ہے اور حصہ دوم میں ان کی تقسیم باعتبار مقام درج کی گئی ہے ۔

ٹیبل نمبر ۱۲-الف میں مخصوص ذاتوں۔ قوموں یا نسلوں کے لحاظ سے نقائص جسمانی کا اندراج کیا گیا ہے۔ اِس باب کے ساتھ تین تختہ جات ضمیمہ بھی شامل کئے گئے ہیں جنہیں متناسبہ اور متقابلہ اعداد بصراحت ذیل درج ہیں ۔

نمبر (۱) میں سابقہ پانچوں مردم شماریوں کے وقت فی لاکھ نفوس آبادی معذوروں کی تعداد ظاہر کی گئی ہے ۔

نمبر (۲) میں ہر جنس کے دس ہزار معذور نفوس کی تقسیم دکھائی گئی ہے ۔

نمبر (۳) میں ہر معیار عمر کے دس ہزار نفوس کے منجملہ معذور اشخاص کی تعداد اور فی ہزار ذکور معذور اناث کی تعداد ظاہر کی گئی ہے ۔

۴۰۳ - **صحت اندراجات** ۔ نقائص جسمانی کے متعلق تختہ جات کے اندراجات علیحدہ پرچوں پر نقل کئے گئے اور اس سے معلوم ہوا کہ شمار کنندوں نے بالعموم ٹھیک طور پر ذہن نشین کر لیا تھا کہ ان کے کیا فرائض ہیں ۔ مزید اطمینان صحت کے لئے تختہ جات سے پرچوں پر نقل کرنے کا کام ایک خاص جماعت کے تفویض کیا گیا تھا جنہیں ضروری ہدایات دیدئے گئے تھے ۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ نقائص جسمانی کے اندراجات بہ نسبت مردم شماری کے دوسرے اعداد وشمار کے بالعموم لائق اعتماد ہوتے ہیں ۔ کیونکہ ایک طرف عمداً اخفا کرنیکا احتمال ہے تو دوسری طرف تشخیص کے مشکلات بھی حائل ہیں ۔ چونکہ "قلب انسانی ابدی امیدوں کا سرچشمہ ہے" اسلئے کوئی صاحب خانہ اپنے خاندان میں کسی سخت یا کریہ مرض کے وجود کو بخوشی تسلیم نہیں کرتا اور ہمیشہ یہی امید باندھتا رہتا ہے کہ بیمار جلد یا بدیر صحت حاصل کر لیگا ۔ نسبت ذکور کے اناث کے حالات میں اور بمقابلہ ضعیف العمری کے جوان عمری کی صورت میں بوجوہات صریحی اس اخفا سے کام لیا جاتا ہے ۔ ہوشیاری اور دیوانگی یا صحیح الحواسی اور مخبوط الحواسی کے درمیان کوئی مقررہ و معینہ حد قائم نہیں ہے "یوروپ کی ابتدائی عیسائیت کے زمانہ میں فتور دماغ بزرگی وولایت کی مقامی شہرت کے لئے شارع عام تھا" (رپورٹ مردم شماری مدراس بابتہ سنہ ۱۹۱۱ء) وہم ۔ خبط اور بدحواسی اور بے قابو ہوجانا بالعموم "سایہ" سے منسوب کیا جاتا ہے ۔ یہ اعتقاد ہے کہ اگر کسی خاص بھوت یا دیوتا کو نذر و نیاز یا چڑھاوے سے پورے طور پر خوش کر دیا جائے تو شخص متاثرہ نجات پا جائیگا اور دیوانگی دور ہو جائیگی ۔ علاوہ اسکے اس کا بھی امکان ہے کہ صاحب خانہ یا شمار کنندہ کی تشخیص غلط ہو ۔ مرض اختناق الرحم بھی جنون کے ساتھ ملتبس ہو سکتا ہے اس کا امکان ہے کہ دھندلی نظر جو ضعیف العمری کا ناگزیر لوازمہ ہے نابینائی میں شمار کر لیجائے ۔ تیسرے درجہ کی آتشک ۔ خنازیر اور ERISYPELAS کا جذام کیساتھ التباس ہو سکتا ہے ۔ اسی وجہ سے رپورٹ مردم شماری انگلستان و ویلز بابتہ سنہ ۱۹۱۱ء کے صفحہ ۲۳۲ پر درج ہے کہ بعض نقائص سے متاثرہ نفوس کی تعداد معلوم کرنے کی کوشش کی اہمیت عظیمہ کو تسلیم کرتے ہوئے اس کا اعتراف ضروری ہے کہ

اس نوعیت کے اعداد و شمار جو عام آبادی کی مردم شماری کے ذریعہ سے حاصل کئے گئے ہوں بالکل ناقابلِ اطمینان ہیں اولاً اس وجہ سے کہ جس قسم کا نقص درج تختہ جات کرنا مقصود ہے اس کے درجہ کی صراحت کے متعلق مناسب سوالبند مرتب کرنا امر مشکل ہے۔ اور دوسرے اسوجہ سے کہ اس تعریف کی تطبیق صاحب خانہ پر موقوف ہے جو فنی معلومات سے بے بہرہ ہے اور جو مختلف طریقوں سے اس کی تعبیر کرسکتا ہے۔ اکثر صاحبانِ خانہ ایسے ہیں کہ وہ فطرتاً یہ امر تسلیم کرنے کیلئے راضی نہیں ہوسکتے کہ وہ خود یا ان کے عزیز کسی نقص جسمانی میں مبتلا ہیں یا کم از کم اس حد تک مبتلا ہیں جو سوالبند میں مندرج ہے۔" اس سلسلہ میں یہ بیان کردیا جاسکتا ہے کہ عمداً ترک کرنے کی صورتیں نابینائی کے اعتبار سے بہت ہی شاذ ہونگی لیکن دوسرے نقائص کے لحاظ سے اعداد بدرجۂ صحت تخمینی تعداد بھی ظاہر کرتے ہوئے نہیں معلوم ہوتے۔ بہرحال یہ فرض کرلیا جاسکتا ہے کہ ملک سرکارعالی کے تمام حصص میں ایک حد تک غلطیوں کا وجود ہے اور ہر متواتر شمار میں موجود تھا۔ اسلئے ان اعداد وشمار اور بالخصوص ذکور کے متعلقہ اعداد وشمار کی نسبت یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ وہ ان نقائص کی اشاعت کے تغیرات۔ وہ مقامات جہاں بالعموم انکا زیادہ چرچا ہے اور بلحاظ عمر انکی تقسیم وغیرہ کے حالات پر دلالت کرتے ہیں۔

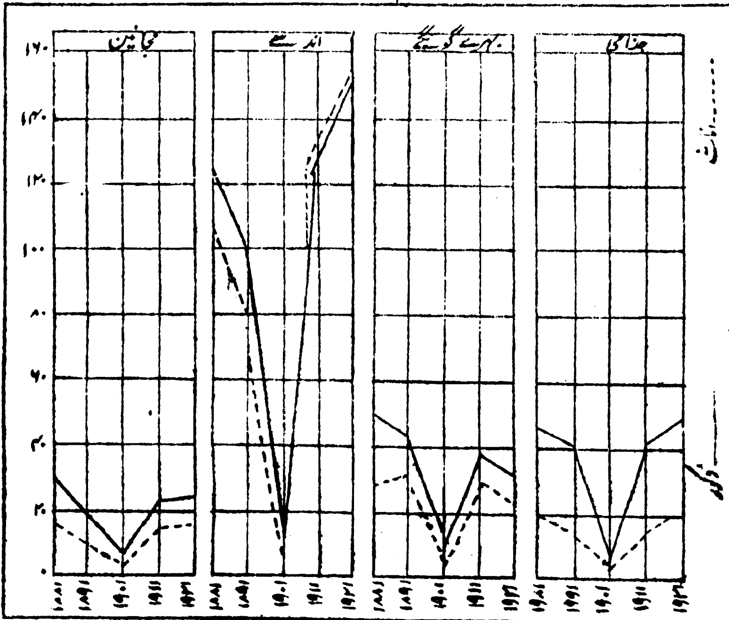
۲۰۵۔ تقابل بمردم شماری ہائے سابقہ۔ تختہ مندرجۂ حاشیہ میں ہر ایک مردم شماری کے لحاظ سے معذور نفوس کی تعداد سنہ ۱۸۸۱ء سے مسلسل ظاہر کی گئی ہے۔ بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء کے ان مصیبت زدہ اشخاص کی تعداد میں دو ہزار سے زیادہ یا فیصد ۸ کا اضافہ ہوا ہے حالانکہ اس دہ سالہ دوران میں آبادی میں ۶ فیصد سے زیادہ کا انحطاط ہوا ہے۔ زیادتی اندھوں اور جذامیوں کی تعداد میں رونما ہوئی ہے جو غالباً صحتِ شمار کا نتیجہ ہے اور اس کی ایک وجہ اور بھی ہے کہ سنہ ۱۹۱۶ء سے بمقام ڈچپلی ضلع نظام آباد ایک دارالمجذومین کا قیام ہوا ہے۔ جہاں جذامی کثیر تعداد میں جمع ہوگئے ہیں بہرے گونگوں کی تعداد میں جو کمی ہوگئی ہے اس کی وضاحت امر مشکل ہے جیسا کہ زیں قبل بیان ہوچکا ہے اس دہلہ میں ہدایات ایسے جاری کئے گئے تھے جسکی بناء پر نہ صرف پیدائشی بہرے گونگے

نقص	تعداد معذورین بدوران سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۸۸۱ء
مجانین	۲,۵۱۹	۲,۵۶۰	۳۳۴	۱,۵۸۴	۲,۲۹۵
بہرے گونگے	۳,۴۱۰	۴,۴۲۱	۶۲۷	۴,۴۱۹	۳,۸۷۳
نابینا	۱۹,۱۳۸	۱۶,۲۶۳	۱,۳۴۴	۱۰,۶۳۲	۱۱,۷۲۳
جذامی	۴,۲۱۴	۳,۷۵۸	۳,۳۰	۲,۹۷۷	۲,۹۸۹
جملہ	۲۹,۲۸۱	۲۷,۰۰۲	۲,۶۳۵	۱۹,۶۱۲	۲۰,۸۸۰

بلکہ وہ کُل افراد جو اس نقص میں مبتلا ہیں قلمبند ہوگئے ہونگے اور اسی وجہ سے توقع اس کی تھی کہ ایسے نفوس کی تعداد میں زیادتی پیدا ہوگی لیکن اِسکے برعکس تعداد میں کمی آگئی ہے۔ امراض وبائیہ کی اشاعت جو اس دہ سالہ دوران میں نہایت مہلک رہی ایک حد تک اس کا باعث ہوسکتی ہے۔ ان وبائیہ امراض نے فطرتاً بہرے گونگوں میں بہت تباہی مچائی ہوگی کیونکہ ان میں بہ نسبت تندرست اور اچھی صحت رکھنے والوں کے امراض کی طاقت مقاومت کم ہوتی ہے۔

۲۰۶- تفاوت ہائے اعداد نقائصِ جسمانی - ہر نقص جسمانی کے اعتبار سے بلحاظ جنس جو تغیرات سنہ ۱۸۸۱ء سے ہوئے ہیں وہ شکل ذیل میں ظاہر کئے گئے ہیں۔ سنہ ۱۹۰۱ء میں نقائصِ جسمانی کے اعداد میں کُل ہندوستان میں جو نمایاں کمی آئی اُس کو دو شدید قحطوں پر محمول کیا گیا ہے جو سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری سے قبل سالوں میں واقع ہوئے اور بیان کیا گیا کہ انکی وجہ سے ان معذوروں میں کثیر اموات ہوئی ہونگی کیونکہ وہ جسمانی اعتبار سے کمزور ہوتے ہیں اور قحط کے ناتوان کرنیوالے اثرات کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ اس کو تسلیم بھی کرلیا جائے تو بھی اس ملک کے اعداد میں غیر معمولی الخطاط پیدا ہوا ہے۔ یہ واضح ہوگا کہ اس مردم شماری کے موقع پر جہاں تک اِس ملک کے نقائص کا تعلق ہے اعداد و شمار کی فراہمی سے متعلق کسی خاص اہتمام کے ساتھ کوشش نہیں کی گئی تھی۔ اندھوں کا خط منحنی سنہ ۱۹۰۱ء سے مسلسل مائل فراز ہے اور سنہ ۱۸۹۱ء اور سنہ ۱۸۸۱ء سے بھی بالا ہوگیا ہے۔ جذامیوں کا خط منحنی سنہ ۱۹۲۱ء میں انتہائی بلندی حاصل کرتا ہے لیکن دیوانوں اور بہرے گونگوں کے خطوط میں ایسے زیادہ نشیب و فراز معلوم نہیں ہوتے۔

شکل ارتسامی باظہار تناسب عدد ان ہر قسم فی لاکھ نفوس آبادی من ابتدائے سنہ ۱۸۸۱ء

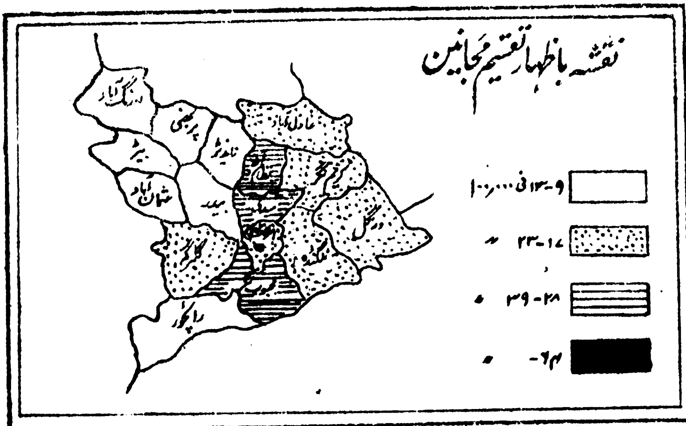


۲۰۷۔ ہر نقص جسمانی کی متناسبہ اشاعت۔ معذورین کی کل تعداد میں سے نصف سے زیادہ نابینا ہیں تقریباً ۱/۵ جذامی۔ ۱/۸ بہرے گونگے اور ۱/۱۲ مجنون ہیں۔ مردم شماری سابقہ میں گونگے بہرے بہ نسبت جذامیوں کے بہت زیادہ تعداد میں تھے۔ اس دہے میں مؤخرالذکر۔ اوّل الذکر سے بڑھ گئے ہیں اس کی وجہ غالباً یہ امر واقعہ ہے کہ قیام دارالمجذومین کے باعث کل تعداد کے منجلہ ۶ فیصد جذامی ایک جگہ جمع ہو گئے ہیں ورنہ شاید انہیں سے کم از کم چند تو شمار کنندوں کو ہرگز نہ ملتے اور اس مد کے تحت درج ہونے سے رہجاتے۔ سنہ ۱۹۲۱ء کے تختہ جات کے بموجب معذورین ملک سرکار عالی کی تعداد کا مقابلہ انگلستان و ویلز کی سنہ ۱۹۱۱ء کی مردم شماری کے اعداد اور دو صوبہ جات متصلہ اور دو اہم ریاستوں کے اعداد کے ساتھ تختہ مندرجہ حاشیہ میں کیا گیا ہے۔ انگلستان میں جنون کی کثرت ایک طرف باحتیاط تشخیص اور صحیح تختہ جات پر محمول ہو سکتی ہے تو دوسری طرف اس کی وجہ وہ اعصابی فرسودگی بھی ہو سکتی ہے جو تنازع بقاء میں وہاں پیدا ہو جاتی ہے۔

ملک	تعداد معذورین فی دس لاکھ نفوس			
	نابینا	بہرے گونگے	مجنون	جذامی
انگلستان و ویلز	۷۳۰	۴۱۹	۴۴۹۱	—
صوبہ مدراس	۸۶۸	۵۰۷	۲۰۳	۲۹۷
" بمبئی	۱۸۵۵	۵۴۷	۴۱۷	۳۶۲
" بڑودا	۳۱۹۴	۲۸۱	۴۶۷	۲۵۹
میسور	۸۶۶	۶۰۴	۱۴۵	۵۳
حیدرآباد	۱۵۳۵	۲۷۳	۲۰۲	۳۳۸

جنون

۲۰۸۔ تقسیم اور تفاوت۔ مردم شماری حالیہ میں جو اشخاص بطور مجنون درج ہوئے ہیں انکی تعداد فی دس لاکھ نفوس آبادی ۲۰۲ ہے۔ سنہ ۱۹۱۱ء میں یہ تناسب فی دس لاکھ نفوس ۱۹۱ تھا گویا بقدر (۱۱) کے اضافہ ہوا۔ متصلہ صوبہ جات ہند اور دیسی ریاستوں سے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک سرکار عالی میں دیوانوں کا تناسب بمبئی اور بڑودے کے تناسب کا نصف ہے اور مدراس کے تناسب کے مساوی اور میسور کے تناسب سے فیصد ۴۰ بڑھا ہوا ہے۔ نقشۂ مندرجۂ زیرین میں ہر ضلع کی کل آبادی کیساتھ وہاں کے مجانین کا تناسب ظاہر کیا گیا ہے۔



اِس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ ملک کے مختلف حصص کے مجانین کا تناسب ایک دوسرے سے نہایت متفاوت ہے لیکن کہیں بھی اس حد تک نہیں پہونچتا جتنا کہ انگلستان و ویلز کا تناسب ہے۔ اس کی وجہ نہ صرف وہ اعصاب کا بار ہے جو جدید تہذیب کی زندگی میں عائد ہوتا ہے بلکہ ممالک مغرب کے طبقہ مزدوران کی غیر معتدل شراب نوشی کی عادت بھی اس کی مؤید ہے۔

مجانین کی تعداد کا سب سے بڑا تناسب بلدۂ حیدرآباد میں پایا جاتا ہے جہاں ہر لاکھ آبادی میں ۶۴ نفوس دیوانے ہیں۔ حدود بلدۂ حیدرآباد میں دارالمجانین کی موجودگی بھی ایک حد تک اضافہ تعداد کا باعث ہے جہیں بوقت مردم شماری (۱۲۲) مجنون رہتے تھے۔ اگر ان باشندگان دارالمجانین سے وہ (۷۵) لوگ خارج کردئے جائیں جن کا مقام ولادت بلدہ نہیں ہے تو حقیقی تناسب فی لاکھ ۵۰ تک گھٹ جاتا ہے لیکن یہ بھی ملک بھر میں سب سے بڑا تناسب ہے۔ اس کی وجہ بلاشبہ ایک طرف زندگی کا بار اور دوسری طرف مسکرات کی کثرت عادت ہے جو بمقابلہ دوسرے مقامات ملک کے بلدہ میں زیادہ ہے۔ اضلاع تلنگانہ کے منجملہ میدک اِس نقص کے اعتبار سے سب میں بدتر ہے جہاں کا تناسب فی لاکھ ۳۹ ہے۔ میدک کے بعد فی لاکھ ۳۷ کے تناسب کے ساتھ نظام آباد کا درجہ ہے اور ورنگل میں تلنگانہ کا کمترین تناسب یعنی فی لاکھ نفوس ۱۰ ہے۔ جنس کے اعتبار سے بھی بلدہ کا تناسب سب سے بڑھا ہوا ہے یعنی ہر جنس کے لاکھ نفوس میں ۸۶ ذکور اور ۴۰ اناث مجنون ہیں۔ بلدہ کے بعد مجنون ذکور کے لحاظ سے نظام آباد کا تناسب بالاترین ہے (۴۵ فی لاکھ) اور اناث کے اعتبار سے میدک کا تناسب ارفع ہے (۳۶ فی لاکھ) اور سب سے ادنیٰ تناسب اطراف بلدہ (فی لاکھ ۱۶ مجنون ذکور) اور ورنگل میں (فی لاکھ ۴ مجنون اناث) پایا جاتا ہے۔ سرسری طور پر یہاں بیان کردیا جاسکتا ہے کہ اطراف بلدہ اور نلگنڈہ میں بہ نسبت مجانین ذکور کے مجانین اناث زیادہ ہیں۔

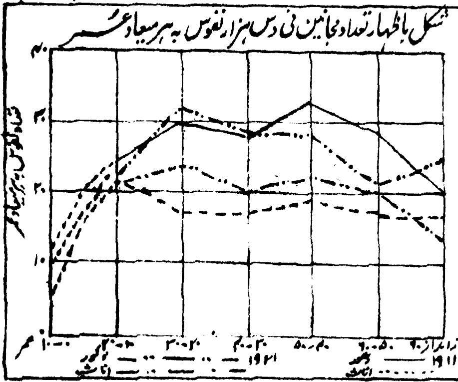
مرہٹواڑی پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس خطہ میں مجانین کا سب سے زیادہ تناسب گلبرگہ پیش کرتا ہے لیکن یہ عدد (باستثنار بلدہ) تلنگانہ کے سب سے ارفع تناسب کے نصف سے بھی کم ہے۔ دوسرے اضلاع کا تناسب اس سے بھی کم ہے اور کمترین تناسب ۹ فی لاکھ پربھنی میں ہے جنس کے لحاظ سے دیوانے مردوں کا سب سے بڑھا ہوا تناسب ۲۱ فی لاکھ گلبرگہ میں ہے اور دوسرے درجہ پر دیوانی عورتوں کا تناسب ۱۴ فی لاکھ ہے اور دیوانی عورتوں کا سب سے ارفع تناسب ۱۵ فی لاکھ رائچور میں پایا جاتا ہے جہاں مردوں کے مقابلہ میں عورتوں کے جنون کا تناسب زیادہ ہے۔ یہ اعداد بھی تلنگانہ کے مماثلہ اعداد کے نصف سے بھی کم ہیں۔ مجموعی طور پر مرہٹواڑی میں تلنگانہ سے جنون کم ہے جسکے تناسات

علی الترتیب فی لاکھ نفوس (۱۳) اور (۲۵) ہیں۔ واضح ہو کہ تلنگانہ کے اعداد میں بلدہ شامل نہیں ہے
حالیہ تناسبات کا ۱۹۱۱ء کے مماثلہ اعداد سے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دہ سالہ دوران میں مجنون ذکور کا تناسب ایک حال پر قایم رہا ہے تو دیوانی عورتوں کا تناسب فی لاکھ ۵ا سے بڑھکر ۱۷ ہو گیا ہے۔ تلنگانہ کے تناسبات ذکور کی صورت میں ۳۴ سے گھٹکر ۳۰ فی لاکھ اور اناث کی صورت میں ۲۵ سے ۲۴ فی لاکھ ہو گئے ہیں۔ اور مرہٹواڑی میں بڑھکر علی الترتیب ۱۲ اسے ۱۶ اور ۶ سے ۱۰ ہو گئے ہیں۔ بلدۂ حیدرآباد اور اضلاع نظام آباد اور محبوب نگر میں دیوانے مرد اور دیوانی عورتیں دونوں نسبتاً زیادہ ہو گئی ہیں۔ میدک تلنگانہ ہی کا اور ایک ضلع ہے جہاں دیوانی عورتوں کا تناسب بڑھا ہوا ہے۔ اسکے مقابلہ میں مرہٹواڑی کے دو اضلاع بیدر و ناندیڑ کے سوا بقیہ کل اضلاع میں بہ نسبت ۱۹۱۱ء کے دیوانوں کا تناسب بالاتر ہو گیا ہے بیدر میں دیوانے مردوں کا تناسب علی حالہٖ قایم ہے۔ اور ناندیڑ میں دیوانی عورتوں کے تناسب میں خفیف کمی یعنی (فی لاکھ ۷ سے ۶) پیدا ہو گئی ہے۔

بیان بالا سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنون بمقابلہ عورتوں کے مردوں میں زیادہ شائع ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ہزار مجنون ذکور کے مقابلہ میں اناث ۲۳ ۷ ہوتی ہیں حالانکہ ذکور و اُناث کا تناسب ملک کی آبادی میں ۹۶۲ اور ۱۰۰۰ ہے۔ اس فرق کے سبب کو بالعموم مردوں کی جسمانی اور ذہنی سرشت کے زیادہ تحلیل و تجزیہ پر محول کیا جاتا ہے لیکن یہ امر قابل ذکر ہے کہ بمقابلہ مردوں کے عورتوں میں امراض کی پوشیدگی کا امکان زیادہ ہے۔ علاوہ بریں اعلیٰ اور اوسط طبقات کی عورتیں ایک خاموش اور تنہا زندگی بسر کرتی ہیں اور تنازع بقاء کی کشمکش میں اس حد تک مصروف نہیں رہتیں جتنے کہ مرد رہتے ہیں۔ مختلف اقسام کی غیر معتدل اور مفرط عادتوں میں کم مبتلا ہیں۔ یہ مسلمہ کلیہ ہے کہ جنون بالعموم مسکرات و منومات و مخدرات کے کثرت استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری میں جو عام نتیجہ مستنبط کیا گیا یہ تھا کہ مقامی جسمانی حالات دیوانگی پر بہت کم اثر کرتے ہیں اور نیز یہ کہ ایسی تمدنی عادتیں جیسی کہ ہم جدی شادیاں ہوتی ہیں اس نقص کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتیں۔ پس تلنگانہ کے دیوانے ذکور و اناث کا بمقابلہ مرہٹواڑی کے زیادہ تناسب اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ خطۂ اول الذکر کے باشندے بہ نسبت خطۂ مؤخر الذکر کے باشندوں کے مسکرات کے زیادہ عادی ہیں۔

۲۰۹۔ دیوانگی بلحاظ عمر۔ سابقہ پانچوں مردم شماریوں میں ہر جنس کے دس ہزار نفوس میں دیوانوں

کی تقسیم بلحاظ میعاد ہائے عمر تختہ ضمیمہ نشان (۲) میں ظاہر کی گئی ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ دیوانے ذکور کا سب سے ارفع تناسب ۲۵ تا ۳۰ سالہ عمر پر واقع ہوا ہے اور اس کے بعد کا بڑا تناسب ۱۰ تا ۱۵ سالہ مدت عمر پر ہے۔ اناث کی صورت میں دو بڑھے ہوئے تناسبات ۲۰ تا ۲۵ اور ۱۰ تا ۱۵ سالہ میعاد ہائے عمر پر رونما ہوئے ہیں۔ ۱۹۱۱ء میں انہیں میعاد ہائے عمر پر دیوانے مرد کی بیشی تھی اور اناث کے تناسب میں خفیف فرق تھا اور زیادتی ۱۵ تا ۲۰ اور ۱۰ تا ۱۵ سالہ میعاد ہائے عمر پر تھی۔ تناسب جنسی کا فرق عمر کے دونوں انتہاؤں پر یعنی تنازع بقا کی کشاکش کے آغاز سے پہلے اور اس کے عملی اختتام کے بعد بہت کم نمایاں رہتا ہے اور مردوں کی صورت میں ۱۰ تا ۲۵ سالہ عمروں کے درمیان اور عورتوں میں ۱۰ تا ۳۰ سالہ عمروں کے درمیان بہت تفاوت رہتا ہے تناسبات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص جنون کی فطرتی صلاحیت رکھتا ہو یا مختلف قسم کی بے اعتدالیوں کے باعث اس میں مبتلا ہونے کا احتمال رکھتا ہو تو اس میں زمانہ انقلاب صحت کو پہنچنے سے پہلے ہی یہ مرض نمودار ہو جاتا ہے۔ اعداد سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مردوں کے لئے خطرہ کا منطقہ ۲۰ تا ۳۵ سالہ میعاد عمر ہے جو بلاشبہ مرد کی زندگی میں نہایت پرصعوبت زمانہ ہے اور عورتوں کے لئے دیوانگی کا سخت خطرہ ۱۰ اور ۲۵ سالہ عمر کے درمیان ہوتا ہے جو ایک حد تک قبل از وقت صاحب اولاد ہو جانے اور خاندان کے افکارات کا بار اٹھانے کا نتیجہ ہوتا ہے۔

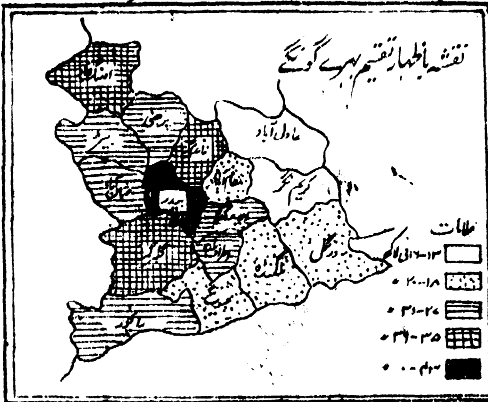


شکل مندرجہ حاشیہ میں فی لاکھ نفوس آبادی دونوں جنسوں کے دیوانے اشخاص کا تناسب بوقت مردم شماری ہائے ۱۹۲۱ء و ۱۹۱۱ء ظاہر کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دس سالہ عمر سے نیچے دیوانوں کی تعداد کم ہے جسکی وجہ کچھ تو یہ ہے کہ بالعموم دیوانگی زیادہ عمر میں پیدا ہوتی ہے اور کچھ یہ بھی کہ والدین اپنی اولاد میں مرض کے وجود کو تسلیم کرنا پسند نہیں کرتے۔ دیوانے مردوں کا تناسب ۴۰ سالہ عمر کو پہنچنے تک برابر بڑھتا چلا گیا ہے اور اس کے بعد بتدریج کمی آتی گئی ہے بجز "۶۰ سالہ و زائد" میعاد عمر کے جہاں وہ "۵۰ تا ۶۰ سالہ" میعاد عمر سے بڑھ جاتا ہے۔ اناث کی صورت میں مدارج اوج دو ہیں ایک ۱۰ تا ۲۰ سالہ اور دوسری ۲۰ تا ۳۰ سالہ میعاد ہائے عمر پر ۴۰ تا ۵۰ سالہ میعاد عمر پر تناسب

اتنا ہی ہے جتنا کہ ۱۰ تا ۲۰ سالہ میعاد عمر پر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تختہ ضمیمہ نشان (۲) سے ظاہر ہوتا ہے کہ معذور اناث کا تناسب بمقابلہ ہزار ذکور کے "۲۰ تا ۲۵" سالہ میعاد عمر پر اور اس کے بعد "۵۵ تا ۶۰" سالہ میعاد عمر پر بہت بڑھا ہوا ہے۔

گونگا بہرا پن

۲۱۰ تقسیم اور تفاوت۔ کل ملک سرکار عالی میں فی الوقت گونگے بہروں کی تعداد ۱۰۳۴۱ ہے اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں ۲۱۴۴ تھی۔ انکے تناسب کا حساب فی دس لاکھ نفوس ۱۹۱۱ء کے ۱۳۳ کے مقابلہ میں ۳ء۲۷ پڑتا ہے۔ اس عجیب انحطاط کے متعلق باب ہذا کے ابتدا میں بحث کیجا چکی ہے۔ متصلہ صوبہ جات ہند کے گونگے بہروں کے تناسب کیساتھ مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ملک سرکار عالی کا تناسب تقریباً انکا نصف ہے۔ اہم دیسی ریاستوں کے تقابل کے لحاظ سے یہاں کا تناسب بڑودا کے برابر اور میسور کے تناسب کے نصف سے بھی کم ہے۔ اور انگلستان اور ویلز کے تناسب کا تقریباً ⅔ ہے۔ نقشہ حاشیہ پر گونگے بہروں کی تقسیم دکھائی گئی ہے اور ہر ضلع کی جملہ آبادی کے ساتھ انکا تناسب بھی ظاہر کیا گیا ہے۔



بخلاف دیوانگی کے گونگا بہرا پن مرہٹواڑی میں (۳۶ فی لاکھ) بمقابلہ تلنگانہ (۲۰ فی لاکھ) کے زیادہ ہے۔ خطۂ اول الذکر کے ۷ اضلاع میں خطۂ موخر الذکر کے ہر ضلع سے گونگے بہروں کا تناسب بڑھا ہوا ہے۔ بلدۂ حیدرآباد میں گونگے بہروں کا تناسب کمترین یعنی فی لاکھ نفوس آبادی ۱۳ ہے۔ تلنگانہ کے ۶ اضلاع ورنگل۔ کریم نگر۔ عادل آباد۔ نظام آباد۔ محبوب نگر اور نلگنڈہ میں تناسب فی لاکھ ۱۴ سے ۲۰ تک متفاوت ہے۔ صرف بقیہ دو اضلاع یعنی اطراف بلدہ و میدک میں تناسب علی الترتیب ۲۹ اور ۳۰ تک بڑھا ہوا ہے۔ غرضکہ تلنگانہ میں اس نقص کا سب سے ارفع تناسب میدک کو اسی طرح حاصل ہے جیسا کہ دیوانگی کے تناسب میں اسکو بالاتری حاصل تھی۔ دوسری طرف عثمان آباد میں جہاں گونگے بہروں کا تناسب مرہٹواڑی بھر میں کمترین یعنی ۲۷ فی لاکھ ہے۔

تلنگانہ کے (۸) اضلاع کے منجملہ (۶) اضلاع کے تناسب سے بیشی ہے اور مرہٹواڑی کے بقیہ اضلاع کا تناسب اس سے بہت زیادہ ہے۔ بیدر اس نقص کے اعتبار سے سب میں زیادہ مبتلا ہے یعنی وہاں فی لاکھ نفوس آبادی ۳۲۴ بہرے گونگوں کا تناسب پڑتا ہے۔ دیوانگی کے لحاظ سے بھی یہ ضلع بڑھا ہوا ہے اور (۸) اضلاع کے منجملہ (۵) اضلاع سے گوئے سبقت لیجاتا ہے۔

یورپ اور ممالک متحدہ امریکہ میں بخوبی معلوم ہے کہ بہرا گونگاپن نقص خلقت (CRETINISM) اور GOITRE کے ساتھ ساتھ موجود رہتا ہے اور یہ بھی عوام اور اہل سائنس کا دائمی اعتقاد ہے کہ اس مرض کے جراثیم کا مُرکب (واسطہ) (VEHICLE) پانی ہوتا ہے۔ ہندوستان میں بھی جہاں کہیں بہرا گونگاپن خاص طور پر شائع ہے وہاں تین نقائص کا تلازمہ معلوم ہوتا ہے۔ اور نیز یہ امر بھی کہ کثرت اشاعت کے رقبہ جات عموماً بعض دریاؤں کے سلسلہ پر واقع ہیں۔ سر اڈورڈ گیٹ نے اپنی رپورٹ مردم شماری بنگالہ بابتہ سنہ ۱۹۱۱ء میں اس کو صاف طور پر ظاہر کیا ہے۔ بہرحال دوسرے نقائص کے متعلق مواد کی عدم موجودگی میں (کیونکہ ملک سرکار عالی میں کسی نے بھی ایک نقص سے زیادہ ابتلا کا اندراج نہیں کرایا) یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ ان تینوں نقائص کے ویسے ہی تلازمے اس ملک میں کس حد تک پائے جاتے ہیں۔ اتنا ذکر کیا جاسکتا ہے کہ کم از کم دو مثالیں میدک و بیدر کی ایسی ہیں کہ جہاں دیوانگی اور بہرے گونگے پن میں کوئی تعلق معلوم ہوتا ہے۔ ان دونوں اضلاع میں مبتلائے نقائص افراد کا تناسب ان دونوں نقائص کے اعتبار سے مساوی طور پر بڑھا ہوا ہے۔

عام اعتقاد بہرے گونگے پن کو ہم جدی کی شادی اور کثرت تناسل پر محمول کرتا ہے۔ اس نظریہ کی کوئی علمی بنیاد نہیں ہے اور اعداد و شمار بھی اس کی تائید نہیں کرتے۔ تلنگانہ کے ہنود میں جنہیں بنی اعمام کی شادی بمقابلہ مرہٹواڑی کے زیادہ رائج ہے۔ بہرے گونگوں کا تناسب خطۂ موخر الذکر سے بہت کم ہے اسیطرح جنوبی ہند کے دراویدی بھی جنہیں بنی اعمام کی شادی بہت رائج ہے۔ بہ نسبت دوسرے مقام کے باشندوں کے جو اس طریقہ شادی سے واقف ہی نہیں ہیں اس نقص سے بہت کم متاثر ہیں۔

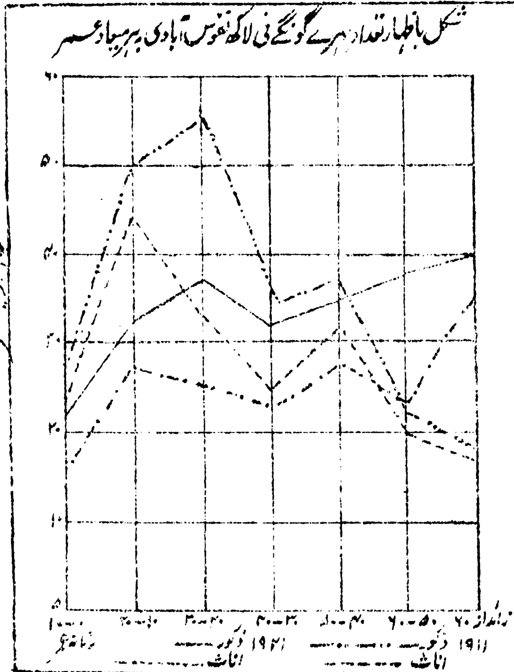
۲۱۱ تقسیم بلحاظ جنس و مذہب۔ دیوانگی کی طرح بہرے گونگے پن میں بھی عورتیں مردوں سے زیادہ مبتلا معلوم ہوتی ہیں۔ اناث کا تناسب بمقابلہ فی ہزار ذکور معذور ۸۰۷ ہے۔ اس تناسب میں بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء کے ۲۴ فی ہزار کی کمی آئی ہے۔ ہر جنس کے ایک لاکھ نفوس کے ساتھ تناسب

کا لحاظ کیا جائے تو ذکور میں ۳۷ سے ۳۱ تک اور اناث میں ۲۹ سے ۲۳ تک کمی ہوئی ہے
خطہ ہائے قدرتی کے لحاظ سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ تلنگانہ میں ذکور کا تناسب اس دہ سالہ
عرصہ میں ۳۴ سے ۲۳ اور اناث کا تناسب ۳۲ سے ۱۷ تک گھٹ گیا ہے اور مرہٹواڑی میں
دونوں تناسب بڑھ گئے ہیں۔ ذکور کا تناسب ۳۱ سے ۴۱ اور اناث کا تناسب ۲۶ سے ۳۰ ہو گیا
ہے۔ علاوہ بریں بلدہ اور تلنگانہ کے کل اضلاع تناسب میں کمی ظاہر کرتے ہیں۔ سب سے
زیادہ کمی فی لاکھ ۴۱ ذکور اور ۴۵ اناث کی محبوب نگر میں ہوئی ہے اس کے برخلاف مرہٹواڑی
کے (۸) اضلاع کے منجملہ (۷) اضلاع میں بہرے گونگے مردوں کا تناسب اور (۵) اضلاع میں
بہری گونگی عورتوں کا تناسب بڑھ گیا ہے۔ تلنگانہ میں بہرے گونگے ذکور کا سب سے اعلیٰ
تناسب ۴۳ فی لاکھ میدک میں ہے اور مرہٹواڑی کا ارفع تناسب ۴۰ فی لاکھ تین اضلاع یعنی
اورنگ آباد، پربھنی و بیدر میں پایا جاتا ہے۔ اناث کے لحاظ سے تلنگانہ کا سب سے اعلیٰ تناسب
۲۹ فی لاکھ اطراف بلدہ میں اور مرہٹواڑی کا سب سے ارفع تناسب ۳۹ فی لاکھ بیدر میں ہے
اسیطرح پر بیدر میں ذکور اور اناث دونوں بہرے گونگے پن سے زیادہ متاثر ہیں۔

ہر جنس کے دس ہزار نفوس میں مختلف مدتہائے عمر پر بہرے گونگوں کا جو تناسب سابقہ
پانچ مردم شماریوں کے وقت تھا وہ تختہ ضمیمہ نشان (۲) میں درج کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا
ہے کہ ذکور کی صورت میں بہرے گونگوں کا تناسب ۱۰ تا ۱۵ سالہ میعاد عمر پر سب سے بڑھا
ہوا ہے اور ۵ تا ۱۰ سالہ میعاد عمر پر اس سے کچھ کم۔ ۱۵ اور ۲۰ سالہ عمر کے درمیان تناسب میں
کاستگی ہے اور ۲۵ اور ۳۰ سالہ عمر کے درمیان پھر اضافہ ہے۔ اسکے بعد ۶۰ سالہ عمر تک تناسب
تدریج تنزل پذیر اور اس کے بعد پھر بڑھ جاتا ہے۔ اناث کی صورت میں ۵ تا ۱۰ سالہ اور ۱۰ تا
۱۵ سالہ میعاد ہائے عمر میں برتر تناسبات پائے جاتے ہیں اور مؤخر الذکر میعاد پر تو تناسب سب سے ارفع
ہے۔ ذکور کی طرح اناث کے تناسب میں بھی ۱۵ سالہ اور ۶۰ و زائد سالہ میعاد ہائے عمر کے درمیان
اتار چڑھاؤ ہے لیکن اس حد تک نہیں پہنچتا جو ۱۰ تا ۱۵ سالہ مدت عمر پر ہے۔ اور یہ اعداد ظاہر کرتے
ہیں کہ چونکہ بہرا گونگا پن اکثر پیدائشی ہوتا ہے اور جو لوگ اس میں مبتلا ہوتے ہیں انکی زندگی بالعموم
کم ہوتی ہے۔ اسلئے اس نقص کا جلد علم ہو جاتا ہے اور بڑی عمروں میں تناسب گھٹتا جاتا ہے۔ اسکی
توجیہہ میں کہ پہلی دس سالہ عمروں میں بمقابلہ اسکی بعد کی مدت کے تناسب میں کمی کیوں ہے یہ امر واقعہ
پیش کیا جاتا ہے کہ بموجب بیان رپورٹ مردم شماری ہند بابتہ ۱۹۱۱ء "والدین اپنی اولاد میں اس نقص

کا وجود اس وقت تک تسلیم نہیں کرتے جب تک کہ ان کو اس کی خفیف یا موہوم سی بھی توقع باقی رہتی ہے کہ بچہ میں نشو و نما کا قصور ہے۔ ۶۰ سال عمر کے بعد جو زیادتی پائی جاتی ہے اس کا سبب معلوم ہوتا ہے کہ بوجہ ضعیف العمری جن لوگوں کی قوت سماعت معطل ہوگئی ہو ان کو بھی تختہ جات میں بہرا گونگا درج کر لیا گیا ہوگا۔

سنہ ۱۹۱۱ء کے متناسبہ اعداد سے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہرے گونگوں کی تعداد میں جو انحطاط اس دہ سالہ دوران میں واقع ہوا ہے وہ خاص طور پر ۵ اور ۱۵ سال کے درمیان عمر والے ذکور اور ۵ اور ۳۰ سال کے درمیان عمر والے اناث میں پیدا ہوا ہے اور بہ نسبت مردوں کے عورتوں میں کمی زیادہ ہے۔ یہ ایک طرف تو اس امر کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے کہ والدین اپنی لڑکیوں کے نقائص کے متعلق زیادہ خاموشی اختیار کرتے ہیں اور دوسری طرف اس امر کا کہ دہ سالہ ہماری نے بہرے گونگے اناث میں بہت تباہی مچائی ہوگی۔



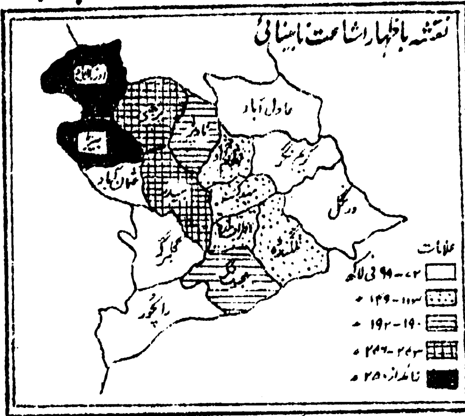
ہر میعاد عمر پر ہر جنس کے ایک لاکھ نفوس میں بہرے گونگوں کی تعداد بابتہ سنہ ۱۹۲۱ء کا مقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء کے ساتھ شکل مندرجہ حاشیہ میں کیا گیا ہے اس شکل پر نظر ڈالتے ہی یقین ہو جائیگا کہ دہ سالہ دوران میں بہرے گونگوں کی تعداد میں جو انحطاط ہوا ہے وہ بالخصوص ۱۰ سال سے کم عمروں پر واقع ہوا ہے۔

نابینائی

۳۱۴۔ امور عام۔ کُل معذور آبادی کے منجملہ کم از کم فیصد ۶۵ نابینائی کی مصیبت میں گرفتار ہیں اندھوں کی تعداد اس دہ سالہ عرصہ میں تقریباً ۱۰ فیصد بڑھ گئی ہے جو بلاشبہ زیادہ باحتیاط شمار کی وجہ سے ہے۔ بہ نسبت دوسرے نقائص کے نابینائی زیادہ عام ہے اور اس کی تشخیص بھی زیادہ آسان ہے۔ اسکے باعث جذبات کراہت نہیں پیدا ہوتے اور یہی وجہ ہے کہ اس کے چھپانے کی خواہش نہیں کی جاتی۔ جو لوگ اپنے بچوں یا اپنے خاندان کی عورتوں کو دیوانگی بہرا گونگا پن یا جذام کے ساتھ منسوب کرنے میں بہت متامل رہتے ہیں وہ بھی اگر ان میں کوئی نابینا ہو تو اس کے تسلیم کرنے میں مطلق تامل نہیں کرتے پس اس نقص کی حد تک کُل عملی اغراض کے لئے اعداد و شمار صحیح تسلیم کئے جا سکتے ہیں۔

یہ ایک عام مشاہدہ ہے کہ نابینائی بہ نسبت ممالک معتدلہ کے ممالک حارہ میں بالعموم زیادہ ہوتی ہے۔ سنہ ۱۹۱۱ء کے اعداد و شمار کے بموجب ہندوستان کی آبادی کے ہر دس ہزار نفوس میں ۱۴ نابینا تھے اس کے مقابلہ میں اکثر ممالک یوروپ اور ممالک متحدہ امریکہ میں ۸ تا ۹ تھے۔ اعداد متذکرۂ سابقہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس مملکت کے اندھوں کا تناسب انگلستان و ویلز کے تناسب سے تقریباً المضاعف ہے۔ نابینائی کے اسباب بالعموم موسم گرما کے آفتاب کی تابش بلا روشندان یا ورچیخانوں میں دھواں دینے والے ایندھن کا استعمال۔ غرباء کی تنگ کوٹھڑیوں میں بلا چمنی کے مٹی کے تیل کے چراغ اور امراض چشم سے عام لاپروائی اور غفلت بیان کئے جاتے ہیں۔

۲۱۲۔ تقسیم و تفاوت۔ ہر ضلع کے نابیناؤں کا تناسب نقشۂ ذیل میں دکھایا گیا ہے۔ برخلاف دیوانگی کے نابینائی تلنگانہ میں (۱۵۵ فی لاکھ) بمقابلہ مرہٹواڑی (۱۹۴ فی لاکھ) کے کم شائع ہے۔ ورنگل فی لاکھ نفوس آبادی ۲ ،نابیناؤں کے ساتھ تلنگانہ میں کمترین تناسب رکھتا ہے کریم نگر اور عادل آباد اُس سے کچھ زیادہ ہیں جن میں فی لاکھ نفوس آبادی ، ۸ نابینا ہیں۔ بلدہ ان سے اور بالا ہے جہاں کا تناسب فی لاکھ نفوس ۹۹ ہے۔ سب سے ارفع تناسب (۱۹۰ فی لاکھ نفوس) محبوب نگر کو حاصل ہے لیکن تلنگانہ کا یہ ارفع تناسب مرہٹواڑی کے (۸) اضلاع کے منجملہ (۶) اضلاع کے تناسب سے بہت کم ہے۔ مرہٹواڑی کا کمترین تناسب (۸۰ فی لاکھ) رائچور میں اور ارفع ترین تناسب (۲۷۰ فی لاکھ) بیڑ میں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس معذوری کی اشاعت مقدار بارش کے ساتھ بالعکس متفاوت رہتی ہے۔ یہ زیادہ تر ان خطوں میں پائی جاتی ہے جہاں آب و ہوا خشک اور گرد اور تابش آفتاب بہت زیادہ ہے اور اس کی کمی ان مقامات پر ہے جہاں کثرت بارش گرد کو دبا رکھتی ہے اور زمین کی سطح کو تر و تازہ سبزے سے ڈھانک دیتی ہے



ملاحظہ سے بخوبی ہو جائیگی مثلاً محبوب نگر میں مقدار بارش کمترین ہے اور اس کے نابیناؤں کا تناسب تلنگانہ بھر میں سب سے ارفع ہے۔ اسکے برعکس عادل آباد میں جہاں مقدار بارش سب سے زیادہ ہے اندھوں کا تناسب سب میں کمترین ہے۔ اس خطہ کے دوسرے اضلاع بھی کم و بیش اسی قاعدہ کے متبع معلوم ہوتے ہیں بجز نظام آباد کے جہاں کی مقدار بارش بھی معقول ہے اور جو نابینائی کے نقص میں بھی نسبتاً زیادہ گرفتار ہے۔ مرہٹواڑی میں بھی اورنگ آباد اور بیڑ جہاں بارش بہت کم ہے اس نقص میں زیادہ مبتلا ہیں۔

	نام ضلع	ترتیب بلحاظ اشاعت نابینائی	ترتیب بلحاظ مقدار بارش
تلنگانہ	بلدہ	۶	۴
	اطراف بلدہ	۴	۸
	ورنگل	۹	۲
	کریم نگر	۷	۵
	عادل آباد	۸	۱
	میدک	۳	۶
	نظام آباد	۲	۳
	محبوب نگر	۱	۹
	نلگنڈہ	۵	۷
مرہٹواڑی	اورنگ آباد	۲	۶
	بیڑ	۱	۷
	ناندیڑ	۶	۱
	پربھنی	۴	۲
	گلبرگہ	۷	۵
	عثمان آباد	۵	۳
	رائچور	۸	۸
	بیدر	۳	۴

دوسرے اضلاع بھی قلت آب کے تناسب کے ساتھ کم و بیش نابینائی میں مبتلا ہیں۔ رائچور کی توضیح اس بارہ میں مشکل معلوم ہوتی ہے کیونکہ خطۂ مرہٹواڑی میں اس ضلع کی مقدار بارش کمترین ہے اور اسکے ساتھ ہی ساتھ نابینائی سے بھی نہایت محفوظ ہے۔

۳ا۲ تقسیم بلحاظ جنس و عمر۔ جیسا کہ زیر قبل ذکر ہو چکا ہے صرف نابینائی ہی ایک ایسا نقص ہے جس میں مردوں سے زیادہ عورتیں مبتلا ہیں۔ ایک ہزار عدد ذکور کے مقابلہ میں اناث کی تعداد (۱۰۱۶) ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اولاً مردوں سے زیادہ عورتیں گھروں میں محبوس رہتی ہیں جو بالعموم ہوادار نہیں ہوتے۔ اور اس طرح پر چولھوں سے جو دھواں نکلتا ہے اس سے بہت ایذا پاتی ہیں اور دوسرے یہ کہ طبی اور جراحی امداد سے بمقابلہ مردوں کے کم استفادہ کرتی ہیں کیونکہ وہ دواخانوں میں بہت کم رجوع ہوتی ہیں۔

ھ جنس کے ایک لاکھ نفوس میں اندھوں کا تناسب باعتبار اناث کے (۱۵۷) اور باعتبار ذکور کے (۱۵۰) ہے۔ یہ تناسبات تلنگانہ میں (۱۳۳) ذکور اور (۱۱۷) اناث اور مرہٹواری میں علی الترتیب (۱۸۹) اور (۲۰۰) ہوتے ہیں۔ بلدۂ حیدرآباد اور تلنگانہ کے چار اضلاع اور مرہٹواڑی کے چار اضلاع میں معذور عورتوں کا تناسب بمقابلۂ مردوں کے بڑھا ہوا ہے۔ اور سمت مؤخرالذکر کا تناسب سمت اول الذکر کے تناسب سے بہت زیادہ ہے۔ یہ امر بھی بطور کلیہ بیان کیا جاسکتا ہے

کہ جن مقامات پر نابینائی کا تناسب کم ہے وہاں مرد زیادہ مبتلا ہیں اور جہاں تناسب بڑھا ہوا ہے وہاں عورتیں زیادہ گرفتار مصیبت ہیں۔ تختہ ضمیمہ نشان (۱) سے معلوم ہوگا کہ تلنگانہ کے منجملہ ورنگل میں باعتبار ذکور کے نابیناؤں کا تناسب کمترین ہے (یعنی ۶۹ فی لاکھ) اور عادل آباد میں باعتبار اناث کے کمترین تناسب (۴۸) ہے۔ دونوں جنسوں کے لحاظ سے ارفع ترین تناسب علی الترتیب (۱۷۶) اور (۲۰۳) کا ضلع محبوب نگر میں پایا جاتا ہے مرہٹواڑی میں باعتبار ذکور و اناث دونوں کے اندھوں کا کمترین تناسب رائچور کو حاصل ہے اور ارفع ترین تناسب باعتبار ذکور کے اورنگ آباد اور باعتبار اناث کے بیڑ کو حاصل ہے۔

بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے تلنگانہ میں ہر جنس کے ایک لاکھ نفوس میں ۴ نابینا مرد اور ۸ نابینا عورتوں کا اضافہ ہوا ہے اور اسکے برخلاف مرہٹواڑی میں تناسب اضافہ مردوں میں ۴۵ اور عورتوں میں ۶۷ کا ہوا ہے صریحاً معلوم ہوتا ہے کہ دہلہ گزشتہ میں اس خطہ کے اعداد کے تخمینہ میں بہت کمی ہوئی تھی اور اس لئے فی الحال جو زیادتی معلوم ہوتی ہے وہ خالصاً صحت شمار پر محمول ہو سکتی ہے اس کی مزید تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ تلنگانہ کے (۳) اضلاع میں ذکور کے تناسب میں اور ۵ اضلاع میں اناث کے تناسب میں اضافہ ہوا ہے تو مرہٹواڑی کے کل اضلاع باعتبار ذکور و اناث دونوں کے تناسب میں کثیر اضافہ ظاہر کرتے ہیں۔

تختہ ضمیمہ نشان (۲) پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ نابینائی ایک ایسی معذوری ہے جو ضعیف العمری کیساتھ بالخصوص شریک رہتی ہے اندھوں کا سب سے ارفع تناسب ذکور و اناث دونوں میں "۶۰ و زائد" سالہ عمروں پر پایا جاتا ہے۔ نابینا آبادی میں تقریباً (۵۵) فیصدی ذکور اور (۵۱) فیصدی اناث (۴۰) سال سے زیادہ عمر والے ہیں پہلی پنجسالہ عمر پر (۰ تا ۵) جس سے پیدائشی نابینائی ظاہر ہوتی ہے عورتوں کا غلبہ ہے۔ یہ غلبہ پھر "۳۰ تا ۳۵"، "۴۰ تا ۴۵"، "۵۰ تا ۵۵"، "۶۰ و زائد" سالہ میعاد ہائے عمر پر ظاہر ہوتا ہے بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے تناسب کے ذکور میں "۰ تا ۵"، "۱۰ تا ۱۵"، "۴۵ تا ۵۰" اور "۵۵ و زائد" سالہ میعاد ہائے عمر پر زیادتی ہے اور اناث میں "۰ تا ۵"، "۱۰ تا ۱۵"، "۴۵ تا ۵۰" اور "۵۵ تا ۶۰" سالہ عمر پر زیادتی ہوئی ہے۔ اس سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ نابیناؤں میں شرح اموات "۵ تا ۱۵، ۳۰" سالہ عمروں کے درمیان زیادہ ہے۔

ہر دو جنس کے نابیناؤں کی تعداد کا تفاوت مختلف دہ سالہ مدت ہائے عمر پر بدوران ۱۹۱۱ء تا ۱۹۳۱ء شکل ارتسامی مندرجہ حاشیہ میں دکھایا گیا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ نابینائی ضعیف العمری کا ایک مرض ہے۔ ابتدائے طفولیت کے زمانہ میں بہت کم اس میں مبتلا ہوتے ہیں اور زیادتی عمر کے ساتھ ساتھ انکی تعداد بڑھتی جاتی ہے جملہ نابینا نفوس کے منجملہ ۵۴ فیصد ۴۰ سال سے زائد عمر والے ہیں اور ۲۳ فیصد ۶۰ سال کے بوڑھے ہیں۔ ان اعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ نابینائی کے عام اسباب میں سے نہایت عام سبب پھولا یا جالا ہوتا ہے جو بڑی عمر میں پیدا ہو جاتا ہے شکل حاشیہ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ۳۰ سالہ عمر کے بعد اس میں عورتیں مردوں سے زیادہ مبتلا ہوتی ہیں جس کی وجہ بلاشبہ وہ کمزوری ہے جو کھانا پکاتے وقت دھوئیں کے اثر سے پیدا ہوتی ہے۔ اسکے علاوہ بہت کم عورتیں شفاخانوں میں جاکر پھولا یا جالا نکلوانے کے لئے عمل جراحی کراتی ہیں۔

٢١٥۔ مریضانِ موتیابند۔

معلوم ہوتا ہے کہ پہلے موتیابند کے مریضوں کی تعداد کا داخلہ نہیں رکھا جاتا تھا اور اس لئے سررشتۂ طبابت سے اس دہ سالہ مدت کے صرف نصفِ آخر کے اعداد حسبِ صراحتِ ذیل ہدست ہو سکے۔ موتیابند کی کامیاب عملِ جراحی کی بالا وسط سالانہ تعداد ۲۵۰ پڑتی ہے اسکے مقابلہ میں میسور کا اوسط ٦٥٨ اور بڑودے کا ٥٦ ہوتا ہے۔

سال	تعداد مریضانِ موتیابند جن پر عملِ جراحی کیا گیا۔
١٣٢٦ف (١٦-١٩١٧ء)	١٩٦
١٣٢٧ف (١٧-١٩١٨ء)	٢٣٧
١٣٢٨ف (١٨-١٩١٩ء)	٣٠٨
١٣٢٩ف (١٩-١٩٢٠ء)	٢٩٩
١٣٣٠ف (٢٠-١٩٢١ء)	٢٤٧



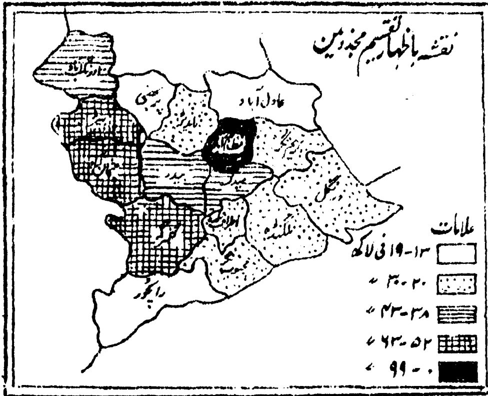
جذام

٢١٦۔ اُمورِ عام بیماری میں قبل ذکر ہوچکا ہے اکثر امراض ایسے ہیں جو جذام سے التباس رکھتے ہیں اور یہ واقعہ ہے کہ سنہ ١٨٩١ء کے کمیشن جذامِ ہند نے ان افراد کے منجملہ جو بطور جذامی کے اُن کے سامنے پیش کئے گئے تھے فیصد ١٠ آدمیوں کو ایسا پایا جو دوسرے امراض میں مبتلا تھے۔ شمار کنندگان کو ہدایت دیگئی تھی کہ برص کو جذام میں درج نہ کریں۔ بہرحال اسکا امکان ہے کہ ناواقف فن شمار کنندوں کی تشخیص نے چند ایسے اندراجات میں اضافہ کردیا ہو جو فی الحقیقت اس مرض میں مبتلا نہ ہوں اور بعض ایسے اندراجات متروک کرادئے ہوں جو واقعی مبتلا ہوں انکے علاوہ وہ فروگزاشتیں بھی ہیں

جو اخفا کی وجہ سے پیدا ہوئی ہوں اور اُن کی تعداد اناث کی صورت میں معتد بہ ہوگی جیسا کہ اس امر سے مترشح ہوتا ہے کہ جذامی عورتوں کا تناسب بمقابلہ ہزار ذکور صرف ۴۱۹ ہوتا ہے۔

اس دہلہ میں جو اعداد قلمبند ہوئے ہیں وہ سنہ ۱۹۱۱ء کے اعداد پر فیصدی ۱۱ سے زیادہ کا اضافہ ظاہر کرتے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ یہ اضافہ صحت شمار پر مبنی ہے ورنہ انہیں کمی ہونی چاہئے تھی کیونکہ اس دہ سالہ دوران میں ملک کی عام آبادی میں انحطاط ہوا ہے اور بمقابلہ صحیح اور تندرست انسانوں کے مختصر عمر رکھنے والے اور ناتوان جذامیوں کے زیادہ مبتلائے مصائب ہونیکا احتمال ہے۔

۷۔ ۱۲۔ **تقسیم و تفاوت مجذومین**۔ نقشۂ ذیل میں امراض جذام کی تقسیم کل ملک سرکار عالی میں دکھائی گئی ہے اور ہر ضلع میں اس کا تناسب بھی ظاہر کیا گیا ہے ان کا تناسب فی لاکھ نفوس ۳۴ ہے (تلنگانہ ۳۰ اور مرہٹواڑی ۳۸) اور اسکے مقابلہ میں سنہ ۱۹۱۱ء میں ۲۸ تھا نظام آباد میں جذامیوں کا تناسب سب سے بڑھا ہوا (۹۹ فی لاکھ) ہے اور رائچور میں سب سے کم (۱۳ فی لاکھ) ہے۔ لیکن اگر دارالمجذومین نظام آباد کے وہ مریض (۱۴۷) جنکی ولادت ضلع نظام آباد کے باہر ہوئی ہے

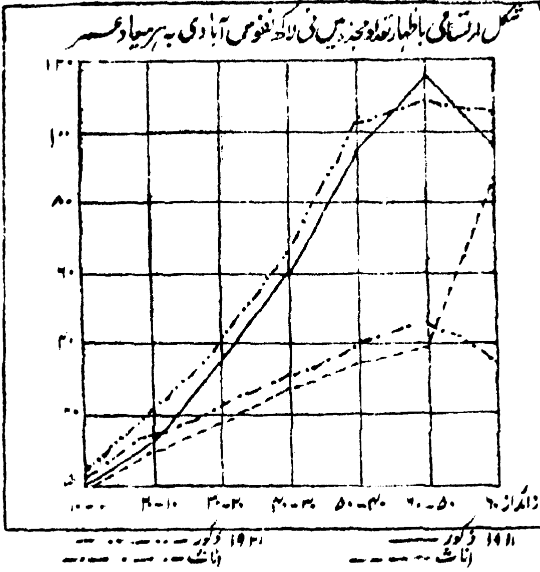


ضلع کی میزان (۳۹۳) سے خارج کر دئے جائیں تو تناسب گھٹ کر فی لاکھ ۶۹ رہجاتا ہے۔ لیکن اس حالت پر بھی یہ تناسب کل ممالک محروسہ میں سب سے بڑھا ہوا ہے۔ بہر حال کسی نہ کسی طرح یہ ضلع مرض جذام میں بری طرح آلودہ معلوم ہوتا ہے اور ریورنڈ کر مہتمم دارالمجذومین کا قیاس تو یہ ہے کہ اس ضلع میں جذام کا تناسب اس سے بہت زیادہ ہے جو مردم شماری کے اعداد ظاہر کرتے ہیں۔ بلدہ حیدر آباد کا تناسب فی لاکھ نفوس آبادی صرف ۱۶ ہے اور اضلاع تلنگانہ میں باستثنائے نظام آباد کے تناسب فی لاکھ ۱۵ (عادل آباد) سے فی لاکھ ۴۳ (میدک) تک متفاوت ہے۔ مرہٹواڑی میں اسکی وسعت زیادہ ہے اور تناسب فی لاکھ رائچور کے ۱۳ سے بیڑ اور عثمان آباد کے ۶۳ تک مختلف ہے۔ یہ مرض بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں زیادہ شائع ہے جیسا کہ اس امر سے واضح ہوتا ہے کہ خطۂ اول الذکر کے (۳) اضلاع میں فی لاکھ نفوس آبادی ۳۰ یا کچھ زیادہ کا تناسب ہے تو سمت موخر الذکر کے (۵) اضلاع میں اس سے بہت بالاتر ہے

اس خطرناک مرض کے گرفتاروں میں ضلع عادل آباد کی حالت ابتر ہے فی لاکھ ذکور ۹۲ اور فی لاکھ اناث ۴۶ اس میں مبتلا ہیں۔ رائچور کا تناسب اس مرض کے اعتبار سے کمترین یعنی علی الترتیب فی لاکھ (۱۷) اور (۹) ہے۔

۲۱۸۔ تقسیم بلحاظ جنس و عمر۔ سنہ ۱۹۱۱ء کے ماثلہ تناسب کا حالیہ تناسب سے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر ملک سرکار عالی کے جذامی مردوں کا تناسب فی لاکھ ۴۱ سے بڑھکر ۴۷ اور جذامی عورتوں کا تناسب ۱۷ سے ۱۹ ہوگیا ہے تو تلنگانہ میں ذکور کا تناسب ۴۲ سے ۴۴ تک گھٹ گیا ہے اور اناث کا تناسب ۱۷ سے بڑھکر ۱۹ ہوگیا ہے۔ مرہٹواڑی میں البتہ ذکور اور اناث دونوں کے تناسب میں معتدبہ اضافہ اوّل الذکر میں ۳۹ سے ۵۳ اور موخر الذکر میں ۱۴ سے ۲۱ فی لاکھ ہوا ہے۔ سب سے زیادہ اضافہ ذکور کے اعتبار سے (۸۴ فی لاکھ) بیدر میں اور اناث کے اعتبار سے (۱۸) گلبرگہ میں رونما ہوا ہے۔ اس کا ذکر ضروری ہے کہ بیدر کا اضافہ حقیقی نہیں معلوم ہوتا۔ اس ضلع کے تناسب کا سنہ ۱۹۱۱ء اور سنہ ۱۹۰۱ء میں بہت کم اندازہ کیا گیا تھا اور یہی وجہ ہے کہ اس وقت اسقدر اضافہ معلوم ہوتا ہے۔ تلنگانہ کے بقیہ اضلاع کے منجملہ نظام آباد اور محبوب نگر میں دونوں ذکور و اناث جذامیوں میں علی الترتیب (۵) و (۴) اور (۱۱) و (۵) فی لاکھ آبادی ہر جنس اضافہ ہوا ہے اور عادل آباد میں باعتبار تناسب ذکور ایک کا اور کریم نگر میں باعتبار تناسب اناث ۴ کا اضافہ ہوا ہے۔ اس کے برخلاف اکثر اضلاع مرہٹواڑی کے تناسب میں بہت اضافے ہوئے ہیں۔

تختۂ ضمیمہ نشان (۲) کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ مجموعی لحاظ سے اس مرض کا زیادہ خطرہ ۳۰ اور ۶۰ سالہ عمر کے درمیان ہوتا ہے۔ تختہ جات عمر کے نشیب و فراز جذامیوں کو بہ نسبت دیگر پنجسالہ میعاد ہائے عمر '۳۵ تا ۴۰'۔ '۴۵ تا ۵۰'۔ اور '۵۵ تا ۶۰' کے '۳۰ تا ۳۵' '۴۰ تا ۴۵'۔ '۵۰ تا ۵۵' اور ۶۰ و زائد سالہ عمروں پر بہ تعداد کثیر ظاہر کرتے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس مرض کا حملہ کم سنی اور بالغ العمری میں ہوتا ہے اور مریض کی عمر کو بہت گھٹا دیتا ہے اسلئے معقولیت کیساتھ توقع کی جاسکتی ہے کہ جذامیوں میں ۶۰ یا اس سے زائد عمر پر بہت کم زندہ رہتے ہونگے لیکن شکل مندرجۂ حاشیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صورت حال ایسی نہیں ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تختہ جات عمر درست نہیں ہیں۔ سنہ ۱۹۱۱ء میں ۶۰ و زائد عمر پر اناث کے جو اندراجات ہوئے ہیں اس کی مزید وضاحت شکل حاشیہ سے ہوجاتی ہے



۱۰ سال سے کم عمر پر جذامیوں کا تناسب نہایت کم ہے ۱۰ سال عمر کے بعد ہر دس سالہ میعاد پر ۶۰ سالہ عمر تک معتدبہ اضافہ پایا جاتا ہے اور اسکے بعد تناسب میں گھٹاؤ ہے۔

۲۱۹۔ نقائص جسمانی بلحاظ اقوام۔ تختہ حاشیہ سے واضح ہوگا کہ بلحاظ کثرت تعداد اہمیت رکھنے والی چاروں قومیں کل نقائص جسمانی کے اعتبار سے مجموعی طور پر کس درجہ متاثر ہوئی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر مسلمان ان نقائص میں زیادہ گرفتار ہیں اور اقوام قدیمہ سب سے کم۔ ہنود مسلمانوں سے کم اور عیسائی ہنود سے بھی کم مبتلا ہیں۔

قوم	جملہ تعداد معذورین	تناسب فی لاکھ
ہندو	۲۵۰۱۳	۲۳۵
مسلمان	۳۲۰۰	۲۴۶
عیسائی	۱۲۵	۲۰۰
اقوام قدیمہ	۸۴۲	۱۹۵

۲۲۰۔ تقسیم بلحاظ ذات یا قوم۔ ہر دو خطہ ہائے قدرتی کے معذورین کے تناسب کا مقابلہ تختہ حاشیہ میں کیا گیا ہے صرف دیوانگی کے لحاظ سے تلنگانہ میں زیادہ مبتلا ہیں اور دوسرے تینوں نقائص کے اعتبار سے مرہٹواڑی کی حالت خراب ہے۔ یہ ذکر بے محل نہ ہوگا

خطہ قدرتی	جنون ذکور	جنون اناث	بہرہ گونگا پن ذکور	بہرہ گونگا پن اناث	نابینائی ذکور	نابینائی اناث	جذام ذکور	جذام اناث
	تعداد فی لاکھ نفوس ہر مرض مبتلا سے							
تلنگانہ	۳۰	۲۴	۲۳	۱۷	۱۱۳	۱۱۷	۴۰	۱۹
مرہٹواڑی	۱۶	۱۰	۴۱	۳۰	۱۸۹	۲۰۰	۵۳	۲۱

کہ ملک سرکار عالی میں رہنے والی اہم قوموں کے منجملہ ہنود۔ عیسائی اور اقوام قدیمہ بمقابلہ مرہٹواڑی کے تلنگانہ میں بہ تعداد کثیر رہتے ہیں اور صرف مسلمان ہی ایسے ہیں جن کی غالب تعداد مرہٹواڑی میں بود و باش رکھتی ہے جیسا کہ تختۂ حاشیہ پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہو جائیگا۔ مختلف ہندو ذاتوں کے منجملہ کولی ذات میں ذکور و اناث دونوں اعتبار سے دیوانوں کا تناسب بہت زیادہ ہے یعنی ہر جنس کے ایک لاکھ نفوس میں ۱۲۳ ذکور اور ۵۰ اناث

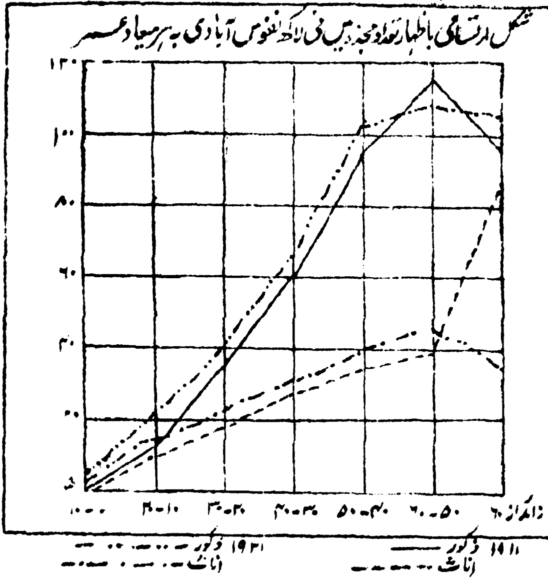
قوم	تناسب فیصدی جملہ تعداد ساکنین تلنگانہ	تناسب فیصدی جملہ تعداد ساکنین مرہٹواڑی
ہندو	۵۲	۴۸
مسلمان	۴۴	۵۶
اقوام قدیمہ	۶۸	۳۲
عیسائی	۸۰	۲۰

کولی کے بعد گونڈلا کا درجہ ہے۔ چونکہ یہ دونوں ذاتیں معاشرتی توازن میں فروتر درجہ پر ہیں اس لئے

ان میں زیادہ نزمسکرات کا رواج ہی اس مرض کا موجب معلوم ہوتا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس ویلہ میں کولیوں کی ذات کے تختہ جات میں کوئی نہ کوئی غلطی ہوئی ہے جس کی وجہ سے کل نقائص میں ان کا تناسب سب سے بڑھا ہوا ہے۔ ۱۹۱۱ئہ میں کولی ۲۶۶۸۴ تھے اور ۱۹۲۱ئہ میں ان کی مجموعی تعداد صرف ۲۹۸۱۹ ظاہر ہوئی اس سے مترشح ہوتا ہے کہ یا تو سابقہ مردم شماری میں ان کی تعداد میں بہت مبالغہ کیا گیا تھا یا ان میں سے اکثر نے اس مردم شماری میں اپنے آپ کو دوسری ذاتوں کے تحت درج کرایا ہے۔ یہ صحیح بھی مان لیا جائے تو اس کی وضاحت ممکن نہیں معلوم ہوتی کہ اس ذات کو باعتبار نقائص اس کا موجودہ ناقابلِ رشک مرتبہ کیسے حاصل ہو گیا۔

اِس دہ سالہ دوران میں منور۔ متراسی۔ برہمن۔ کاپو اور کومٹی میں فی لاکھ نفوس دیوانے مردوں کے تناسب میں (۱) سے (۲۹) تک انحطاط ہوا ہے۔ تلنگا۔ سالے۔ دمنگر۔ لنگایت۔ گلّا۔ مرہٹہ۔ گونڈلا اور کولی کے اسی تناسب میں فی لاکھ آبادی ذکور (۱) سے (۱۰۷) تک ترقی ہوئی ہے۔ دیوانی عورتوں کے لحاظ سے صرف چار ذاتیں یعنی کومٹی۔ دمنگر۔ کاپو اور تلنگا ۱۹۱۱ئہ کے تناسب سے کمتر تناسب کا اظہار کرتی ہیں اور کمی فی لاکھ نفوس آبادی اناث (۱) سے (۷) تک ہوتی ہے۔ متراسی اور سالے وہی تناسب رکھتے ہیں جو دس سال قبل رکھتے تھے اور بقیہ ذاتیں نسبتاً زیادہ مبتلائے آزار معلوم ہوتی ہیں۔ کولی میں تو سب سے زیادہ اضافہ ہے یعنی (۴۵) فی لاکھ اناث کل ذاتوں اور اقوام میں جنون سے سب سے کم متاثر بیڈر مرد اور منگلا عورتیں معلوم ہوتی ہیں۔ کومٹی جو ۱۹۱۱ئہ کے اعداد کے لحاظ سے اس مرض میں زیادہ مبتلا تھے اب اپنی حالت کو اس دہ سالہ دوران میں بہت کچھ سنبھالتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اس ذات نے جو دیوانوں کا تناسب ظاہر کیا ہے وہ دوسری چھ ذاتوں کے تناسب سے بھی کمتر ہے۔

اب دوسری قوموں کا لحاظ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں مُغل جنون میں زیادہ مبتلا ہیں اور اُن کا تناسب ہر جنس کے ایک لاکھ نفوس میں ۳۶ ذکور اور ۴۹ اناث کا ہے۔ یہ تناسب ۱۹۱۱ئہ کے علی الترتیب (۱۱) اور (۶) کے تناسب سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اس قوم کی تعداد میں فیصد ۴۹ کی حد تک اضافہ ہوا ہے اور اس لئے معذورین کی تعداد میں جو زیادتی ہے وہ صحتِ شمار اور صحتِ اندراج کی وجہ سے معلوم ہوتی ہے۔ مغل کے بعد شیخ کا درجہ ہے اور انکے بعد سید اور پٹھان ہیں۔ ان تینوں قوموں میں مجنون عورتوں کا تناسب مجنون مردوں کے تناسب سے کم ہے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ مجموعی طور پر کل اسلامی قوموں کا کمترین تناسب اناث (۰۰ فی لاکھ) مخصوص ۲۵



۱۰ سال سے کم عمر پر مجذوموں کا تناسب نہایت کم ہے ۱۰ سال عمر کے بعد ہر دس سالہ میعاد پر ۶۰ سالہ عمر تک معتدبہ اضافہ پایا جاتا ہے اور اسکے بعد تناسب میں گھٹاؤ ہے۔

۲۱۹۔ نقائص جسمانی بلحاظ اقوام۔ تختۂ حاشیہ سے واضح ہوگا کہ بلحاظ کثرت تعداد اہمیت رکھنے والی چاروں قومیں کل نقائص جسمانی کے اعتبار سے مجموعی طور پر کس درجہ متاثر ہوئی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر مسلمان

قوم	جملہ تعداد معذورین	تناسب فی لاکھ
ہندو	۲۵۰۱۳	۲۳۵
مسلمان	۳۲۰۰	۲۴۲
عیسائی	۱۲۵	۲۰۰
اقوام قدیمہ	۸۴۲	۱۹۵

ان نقائص میں زیادہ گرفتار ہیں اور اقوام قدیمہ سب سے کم۔ ہنود مسلمانوں سے کم اور عیسائی ہنود سے بھی کم مبتلا ہیں۔

۲۲۰۔ تقسیم بلحاظ ذات یا قوم۔ ہر دو خطہ ہائے قدرتی کے معذورین کے تناسب کا مقابلہ

خطہ قدرتی	مجنون ذکور	مجنون اناث	بہرے گونگاپن ذکور	بہرے گونگاپن اناث	نابینائی ذکور	نابینائی اناث	جذام ذکور	جذام اناث
	تعداد فی لاکھ نفوس ہر قسم مبتلا سے							
تلنگانہ	۳۰	۲۴	۲۳	۱۰	۱۱۳	۱۱۷	۴۰	۱۹
مرہٹواڑی	۱۶	۱۰	۴۱	۳۰	۱۸۹	۲۰۰	۵۳	۲۱

تختۂ حاشیہ میں کیا گیا ہے صرف دیوانگی کے لحاظ سے تلنگانہ میں زیادہ مبتلا ہیں اور دوسرے تینوں نقائص کے اعتبار سے مرہٹواڑی کی حالت خراب ہے۔ یہ ذکر بے محل نہ ہوگا کہ ملک سرکار عالی میں رہنے والی اہم قوموں کے منجملہ ہنود۔ عیسائی اور اقوام قدیمہ بمقابلہ مرہٹواڑی کے تلنگانہ میں بہ تعداد کثیر بستے ہیں اور صرف مسلمان ہی ایسے ہیں جن کی غالب تعداد مرہٹواڑی میں بود و باش رکھتی ہے جیسا کہ تختۂ حاشیہ پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہو جائیگا۔ مختلف ہندو ذاتوں کے منجملہ کولی ذات میں

قوم	تناسب فیصدی جملہ تعداد ساکنین تلنگانہ	مرہٹواڑی
ہندو	۵۲	۴۸
مسلمان	۴۴	۵۶
اقوام قدیمہ	۶۸	۳۲
عیسائی	۸۰	۲۰

ذکور و اناث دونوں اعتبار سے دیوانوں کا تناسب بہت زیادہ ہے یعنی ہر جنس کے ایک لاکھ نفوس میں ۱۲۳ ذکور اور ۵۰ اناث کولی کے بعد گونڈلا کا درجہ ہے۔ چونکہ یہ دونوں ذاتیں معاشرتی توازن میں فروتر درجہ پر ہیں اس لئے

ان میں زیادہ تر مسکرات کا رواج ہی اس مرض کا موجب معلوم ہوتا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس ولہ میں کولیوں کی ذات کے تختہ جات میں کوئی نہ کوئی غلطی ہوئی ہے جس کی وجہ سے کل نقائص میں ان کا تناسب سب سے بڑھا ہوا ہے۔ ۱۹۱۱ء میں کولی ۲٫۶۶٫۸۴۰ تھے اور ۱۹۲۱ء میں ان کی مجموعی تعداد صرف ۲۹٫۸۱۹ ظاہر ہوئی اس سے مترشح ہوتا ہے کہ یا تو سابقہ مردم شماری میں ان کی تعداد میں بہت مبالغہ کیا گیا تھا یا ان میں سے اکثر نے اس مردم شماری میں اپنے آپ کو دوسری ذاتوں کے تحت درج کرایا ہے۔ یہ صحیح بھی مان لیا جائے تو اس کی وضاحت ممکن نہیں معلوم ہوتی کہ اس ذات کو باعتبار نقائص اس کا موجودہ ناقابل رشک مرتبہ کیسے حاصل ہوگیا۔

اس دہ سالہ دوران میں منور۔ بترا سی۔ برہمن۔ کاپو اور کومٹی میں فی لاکھ نفوس دیوانے مردوں کے تناسب میں (۱) سے (۲۹) تک انحطاط ہوا ہے۔ تلگا۔ سالے۔ دمنگر۔ لنگایت۔ گلّا۔ مرہٹہ۔ گونڈلا اور کولی کے اسی تناسب میں فی لاکھ آبادی ذکور (۱) سے (۱۰۷) تک ترقی ہوئی ہے۔ دیوانی عورتوں کے لحاظ سے صرف چار ذاتیں یعنی کومٹی۔ دمنگر۔ کاپو اور تلگا ۱۹۱۱ء کے تناسب سے کمتر تناسب کا اظہار کرتی ہیں اور کمی فی لاکھ نفوس آبادی اناث (۱) سے (۷) تک ہوتی ہے۔ بترا سی اور سالے وہی تناسب رکھتے ہیں جو دس سال قبل رکھتے تھے اور بقیہ ذاتیں نسبتاً زیادہ مبتلائے آزار معلوم ہوتی ہیں۔ کولی میں تو سب سے زیادہ اضافہ ہے یعنی (۴۵) فی لاکھ اناث۔ کل ذاتوں اور اقوام میں جنون سے سب سے کم متاثر بیڈر مرد اور منگلا عورتیں معلوم ہوتی ہیں۔ کومٹی جو ۱۹۱۱ء کے اعداد کے لحاظ سے اس مرض میں زیادہ مبتلا تھے اب اپنی حالت کو اس دہ سالہ دوران میں بہت کچھ سنبھالتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اس ذات نے جو دیوانوں کا تناسب ظاہر کیا ہے وہ دوسری چھ ذاتوں کے تناسب سے بھی کمتر ہیں۔

اب دوسری قوموں کا لحاظ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں مغل جنون میں زیادہ مبتلا ہیں اور ان کا تناسب ہر جنس کے ایک لاکھ نفوس میں ۳۶ ذکور اور ۴۹ اناث کا ہے۔ یہ تناسب ۱۹۱۱ء کے علی الترتیب (۱۱) اور (۶) کے تناسب سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اس قوم کی تعداد میں فیصد ۴۹ کی حد تک اضافہ ہوا ہے اور اس لئے معذورین کی تعداد میں جو زیادتی ہے وہ صحت شمار اور صحت اندراج کی وجہ سے معلوم ہوتی ہے۔ مغل کے بعد شیخ کا درجہ ہے اور انکے بعد سید اور پٹھان ہیں۔ ان تینوں قوموں میں مجنون عورتوں کا تناسب مجنون مردوں کے تناسب سے کم ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مجموعی طور پر کل اسلامی قوموں کا کمترین تناسب اناث (۱۰ فی لاکھ) مخصوص ۲۵

ہندو ذاتوں میں سے (۰) کے تناسب سے بڑھا ہوا ہے تو ان کا ارفع تناسب (۹۴ فی لاکھ) باستثناء ایک ذات کے کل ہندو ذاتوں کے ارفع تناسب سے بالاتر ہے۔ ذکور کے تناسب کے اعتبار سے ان کا کمترین تناسب (۱۸) ہندو ذاتوں کے تناسب سے افزوں ہے اور ان کا ارفع تناسب (۲۲) ہندو ذاتوں کے تناسب سے بڑھا ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں نسبتاً ہنود سے زیادہ جنون پھیلا ہوا ہے۔ دارالمجانین کے اعداد بھی اس خیال کے موید معلوم ہوتے ہیں۔

دیسی عیسائی اور گونڈ مسلمانوں سے بہتر حالت میں نہیں معلوم ہوتے۔ ان میں نہ صرف دونوں جنونی مرد اور جنونی عورتوں کا تناسب ہی بڑھا ہوا ہے بلکہ سنہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں بھی بہت اضافہ معلوم ہوتا ہے۔

گونڈ اور لمباڑوں میں بمقابلہ مردوں کے عورتوں پر دیوانگی کا اثر زیادہ معلوم ہوتا ہے۔

بہرے گونگے پن میں بھی کوئی زیادہ مبتلا ہیں۔ اس ذات کے ہر لاکھ نفوس میں ۱۶۴ مرد اور ۱۱۲ عورتیں اس نقص میں مبتلا ہیں۔ کولی کے بعد باعتبار بہرے گونگے مردوں کے چمار کا اور باعتبار بہری گونگی عورتوں کے برہمن کا درجہ ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان دونوں ذاتوں کا تناسب کولی کے تناسب سے تقریباً نصف ہے۔ صرف چار ذاتوں یعنی بھوئی۔ گلا۔ مالا اور وڈر میں بمقابلہ بہرے گونگے مردوں کے بہری گونگی عورتوں کا تناسب بڑھا ہوا ہے اور کل ذاتوں اور قوموں کے منجملہ صرف کلال ہی اس نقص میں کم مبتلا ہیں۔

سنہ ۱۹۱۱ء کے تناسب کے مقابلہ میں سب سے زیادہ اضافہ کولیوں میں یعنی ۱۰۶ کا اضافہ ذکور کے تناسب میں اور ۹۰ کا اضافہ عورتوں کے تناسب میں رونما ہوا ہے۔ دوسری ذاتیں جنمیں مرد اور عورت دونوں اعتبار سے بہرے گونگوں میں زیادتی ہوئی ہے۔ وہ برہمن۔ دھنگر اور لنگایت ہیں۔ اسکے برخلاف تلگا۔ کومٹی۔ ستراسی۔ منور۔ کاپو اور گلا میں تناسب گھٹ گیا ہے۔ یہ اختلاف بہرے گونگے مردوں میں فی لاکھ (۱۵) اور (۳۰) کے درمیان اور بہری گونگی عورتوں میں فی لاکھ ۵ سے ۴۲ تک ہوا ہے۔ گونڈ لا کے ذکور کے تناسب میں ۶ کی زیادتی اور اناث کے تناسب میں ۱۰ کی کمی ہوئی ہے اور ملک سرکار عالی کے تناسب میں اول الذکر کے اعتبار سے ۶ کی کمی اور موخر الذکر کے اعتبار سے ایک کی زیادتی رونما ہوئی ہے۔ مرہٹوں میں ذکور کے تناسب میں ۷ کی زیادتی ہے اور اناث کا تناسب علیٰ حالہ قائم ہے۔

مسلمانوں میں پٹھان برسرفہرست ہیں اور انکے ہر جنس کی لاکھ آبادی میں بہرے گونگے مرد ۶۲ اور بہری گونگی عورتیں ۹۴ ہیں۔ ذکور اور اناث دونوں کا تناسب کل ہندو مخصوص ذاتوں کے تناسب سے بجز دو ذاتوں کے بہت زیادہ ہے۔ اسلئے یہ نقص ہنود سے زیادہ مغلوں میں پھیلا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ مغلوں کے بعد بہرے گونگے مردوں کے تناسب کے اعتبار سے پٹھانوں کا اور بہری گونگی عورتوں کے اعتبار سے سیدوں کا درجہ ہے۔ سیدوں اور شیخوں کے حالات بتاتے ہیں کہ ان میں بہ نسبت ذکور کے اناث میں یہ نقص زیادہ پھیلا ہوا ہے۔ مسلمانوں میں اناث معذورین کے اعتبار سے پٹھانوں میں اور ذکور معذورین کے اعتبار سے سیدوں میں تناسب سب سے کم ہے

دیسی عیسائیوں میں بہرے گونگوں کا تناسب مخصوص ہندو ذاتوں کی نصف تعداد کے تناسب سے اور چار مسلمان قوموں کے منجملہ ۲ قوموں کے تناسب سے بڑھا ہوا ہے۔ دیوانگی کی طرح بہرے گونگے پن کے لحاظ سے بھی گونڈوں میں معذورین کا تناسب لمباڑوں سے زیادہ ہے۔ بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مغل قوم کے اعداد میں بہت اضافہ (ذکور کے تناسب میں ۹۴ کا اور اناث کے تناسب میں ۲۴ کا) ہوا ہے اور شیخ و سید میں فی لاکھ ذکور علی الترتیب (۱۳) اور (۷) کی کمی اور بہری گونگی عورتوں میں علی الترتیب (۸) اور (۱۴) کی زیادتی ہوئی ہے اور پٹھانوں میں اول الذکر جنس میں ۳۰ کی زیادتی اور موخر الذکر جنس میں (۷) کی کمی ہوئی ہے۔ دیسی عیسائیوں میں مردوں کا تناسب بقدر (۸) کے گھٹا ہے اور عورتوں کا تناسب بقدر (۶) کے بڑھ گیا ہے۔ اقوام قدیمہ کے منجملہ گونڈوں میں بہرے گونگے مرد ۴۰ فی لاکھ تک اور بہری گونگی عورتیں صرف (۵) فی لاکھ تک بڑھ گئی ہیں۔ اسکے برخلاف لمباڑوں کا تناسب علی الترتیب بقدر (۱۲) اور (۱۷) کے گھٹ گیا ہے۔

نابینائی میں بھی کولی سب سے زیادہ گرفتار ہیں اور بیڈر سب سے کم جیسی کہ توقع ہونی چاہیے اکثر ہندو ذاتوں اور کل مسلمان قوموں اور دیسی عیسائیوں میں بہ نسبت مردوں کے عورتیں اس معذوری میں زیادہ مبتلا ہیں۔ اسکی وجہ نیز قبل ظاہر کردی جاچکی ہے۔ اقوام قدیمہ کے منجملہ گونڈوں میں بمقابلہ لمباڑوں کے اندھوں کا تناسب زیادہ ہے۔

بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے اکثر ہندو ذاتوں مثلاً برہمن۔ گونڈلا۔ کولی۔ لنگایت۔ مرہٹہ اور سالے میں نابینا مردوں اور نابینا عورتوں کا تناسب بڑھا ہوا ہے اور ایسی ذاتیں جیسی کہ گلا۔ کاپو اور کومٹی ہیں کمی تناسب کا اظہار کرتی ہیں۔

مسلمان اقوام اور اقوام قدیمہ میں اندھوں کا تناسب ۱۰ سال قبل کے مقابلہ میں بہت زیادہ

ہوگیا ہے اور بیشتر ترین اضافہ اوّل الذکر اقوام کے منجملہ مغل میں اور موخر الذکر اقوام کے منجملہ گونڈ میں واقع ہوا ہے۔
اُن تمام ذاتوں اور قوموں میں جن کے متعلق بحث ہوچکی ہے جذامی عورتوں کا تناسب جذامی مردوں کے تناسب سے بہت کم ہے اس نقص کے اعتبار سے بھی کوئی برسر فہرست ہوتے ہیں جن کی ہر جنس کی ایک لاکھ آبادی میں ذکور کا (۲۵۱) اور اناث کا (۱۲۲) تناسب ہوتا ہے۔ بقیہ مخصوص ہندو ذاتوں کا تناسب تقریباً ان اعداد کی تہائی سے زیادہ نہیں ہے۔ مسلمانوں میں جذامیوں کا تناسب اکثر ہندو ذاتوں کے تناسب سے زیادہ نہ ہوتا لیکن مغلوں کی وجہ سے ہوگیا ہے جنہیں مرد جذامیوں کا تناسب (۱۲۲ فی لاکھ) بہت بڑھا ہوا ہے۔ اِسکے بالمقابل عیسائیوں میں اکثر ہندو ذاتوں سے تناسب زیادہ معلوم ہوتا ہے جس کی وجہ بلا شبہ عیسائیوں کے تختہ جات کی زیادہ صحت اور دارالمجذومین میں زیر علاج عیسائیوں کی کثیر تعداد (۱۰) نفوس ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ہنود کی تقریباً تمام ذاتوں میں اور بالعموم مسلمانوں میں اور اقوام قدیمہ میں بھی جذامیوں کا تناسب زیادہ ہوگیا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس دہلہ میں جذامیوں کا شمار زیادہ صحت کیساتھ ہوا اور نسبتاً بہت کم معذور تختہ جات میں درج ہونے سے بچ سکے۔

۱۲۱۔ تعداد دارالمجانین و دارالمجذومین۔ ملک سرکار عالی میں صرف ایک دارالمجانین ہے اور صدر مجلس بلدہ حیدرآباد کیساتھ اس کا الحاق ہے۔ مردم شماری حالیہ کے وقت اسمیں زیر علاج یا زیر مشاہدہ ۹۶ مرد اور ۲۶ عورتیں یا جملہ (۱۲۲) نفوس تھے جنکے منجملہ ۱۵ مرد اور ۶ عورتوں کا مقام ولادت بلدہ حیدرآباد سے باہر تھا جنمیں سے ۴ مردوں کا مقام پیدائش برطانوی ہند تھا۔ رپورٹ نظم و نسق صدر مجلس بابتہ ۱۳۲۹ف (من ابتدائے ۷ اکٹوبر ۱۹۱۹ء لغایتہ ۵ اکٹوبر ۱۹۲۰ء) سے معلوم ہوتا ہے کہ دوران سال میں ۹۶ نفوس (۷۳ ذکور اور ۲۳ اناث) دارالمجانین میں داخل ہوئے۔ ان میں سے (۵۰) بلدہ حیدرآباد کے باشندے تھے اور ۴۶ اضلاع سے آئے تھے۔ مذہبی اعتبار سے ان میں ۵۱ مسلمان ۴۲ ہندو اور ۳ عیسائی تھے بلحاظ پیشہ درجہ بندی کیجائے تو ۷ ملازمین سرکار ۷ ملازمین خانگی اور ۵ مزارعین۔ ۱ تاجر ۳ دستکار اور ۳۷ مختلف پیشہ کرنے والے تھے۔ عمر کے لحاظ سے ۸ نفوس اندرون ۲۰ سالہ ۶ نفوس ۲۰ اور ۴۰ سال کے درمیان۔ ۱۱ نفوس ۴۰ اور ۶۰ سال کے درمیان۔ اور صرف ایک شخص ۶۰ سال سے زائد عمر والا ہے۔ ان اشخاص کے جنون کے اسباب عہدہ داران طبی نے حسب ذیل بیان کئے تھے۔

۲۶ مخدرات کے کثرت استعمال سے۔ ۱۱ بخار سے۔ ۷ غیر معتدل شراب نوشی سے۔ ایک لُو لگنے سے۔ ۲ کثرت مطالعہ سے۔ ۲۰ تفکرات دماغی سے۔ ۷ صرع سے۔ اور ۱۸ دوسرے اسباب سے

مجنون ہوئے تھے۔ مجموعی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اوائل عمری کی غیر معتدل عادتیں توازنِ دماغی کو درہم برہم کرنے میں بڑی زبردست سبب بن جاتی ہیں۔

مجذامیوں کے لئے ملک سرکار عالی میں صرف ایک ہی دار المجذومین بمقام ڈچپلی ضلع نظام آباد واقع ہے جس کا افتتاح ۱۹۱۶ء میں ہوا تھا۔ اس کا قیام ویسلین مشنری سوسائٹی کے طرف سے ہوا۔ اور سرکار عالی نے بعطائے چندہ تعمیر امکنہ و .. ایکر اراضی بلاقیمت و محاصل اسکی فیاضانہ امداد فرمائی۔ دار المجذومین میں فی الحال عورتوں کے لئے (۵) رہائشی وارڈز احاطۂ زنانہ میں اور مردوں کے لئے (۱۱) رہائشی عام وارڈز اور مریضان خانگی کے لئے ۲ قلعہ (B LOCKS) ہیں ایک دواخانہ کا وارڈ۔ جذامی اطفال کی ایک رہائش گاہ اور مریضوں کے لئے ایک مدرسہ اور ایک دار المطالعہ بھی ہے۔ بالغ العمر مریضوں کے لئے ۲ قطعات تحقیق و مشاہدہ ہیں۔ اور اشیاء خوراک فروخت کرنے کی ایک دوکان ہے۔ دار المجذومین کا انگریزی اسٹاف ایک مہتمم۔ ایک عہدہ دار طبی اور ایک تیمار دار دایہ (NURSE SISTER) پر مشتمل ہے اور تھوڑا سا دیسی عملہ بھی ہے۔ دار المجذومین کو سرکاری امداد بحساب ماہانہ (صہ) فی کس پہلے ۱۰۰ مریضوں کے لئے اور (عہ) فی کس اس کے بعد کے ۱۴۵ مریضوں کے لئے مقرر ہے اور جذامی قیدیوں کے لئے فی کس (للعہ) ماہانہ ملتے ہیں۔ تبلیغی جماعت نے سرکار سے وعدہ کیا ہے کہ دین عیسوی کی تعلیم غیر لازمی ہوگی۔ اور ہر مریض کے مذہبی جذبات کا احترام کیا جائیگا دار المجذومین کا کل طبی کام ڈاکٹر میور محقق جذام سرکار عظمت مدار کے مشورے سے انجام پاتا ہے اور ETHYL ESTER CHAUL-MOOGRA اور روغنیات HYDNOCARPUS اور ویکسینس VACCINES کے ذریعہ علاج کیا جاتا ہے۔ پادری جی ایم کر صاحب مہتمم دار المجذومین جن کا میں اس فقرہ کے مندرجہ تفصیلات کے لئے ممنون ہوں۔ بیان کرتے ہیں کہ جو علاج ہو رہا ہے اس سے نہایت حیرت انگیز نتائج مترتب ہوئے ہیں اور جن مریضوں میں علامات مرض باقی نہیں رہے اُن کو اپنی قدیم زندگی اور مصروفیت کی طرف عود کرنیکی اجازت اس شرط کیساتھ دیگئی ہے کہ عہدہ دار طبی دار المجذومین سے ایک مدت مقررہ پر دوبارہ تشخیص کرائیں۔ دار المجذومین کی ابتدا ۱۷ بیماروں سے ہوئی تھی اور اب اسمیں ۲۶۸ نفوس (۲۰۷) مرد اور (۶۱) عورتیں) ہیں۔ انکے منجملہ (۱۵) مسلمان (۱۸۲) ہندو اور (۱۷) عیسائی ہیں۔ ان میں سے ۱۲۱ کا مقام ولادت اندرون ضلع نظام آباد ہے۔ اور ۱۴۶ دوسرے اضلاع کے اور ایک صوبہ مدراس کا متولد ہے۔ یہ کل مریض بجز (۲) کے رعایائے ملک سرکار عالی ہیں فقط

ذیلی تختہ ۱۔ تعداد معذورین جملہ آبادی فی ایک لاکھ۔ گذشتہ پانچ مردم شماریوں کے اعداد درج ہیں

ضلع اور قدرتی تقسیم	مجنون										گونگا اور بہرا									
	ذکور					اناث					ذکور					اناث				
	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
ریاست	۲۳	۲۳	۴	۱۸	۳۰	۱۷	۱۵	۲	۱۰	۱۶	۳۱	۳۷	۷	۳۹	۳۹	۲۳	۲۹	۴	۳۰	۲۹
تلنگانہ	۳۰	۳۴	۶	۲۳	۳۶	۲۴	۲۵	۲	۱۵	۱۹	۲۳	۴۳	۶	۵۹	۵۲	۱۷	۳۲	۳	۳۷	۳۱
شہر حیدرآباد	۸۶	۸۲	۴۹	۴۳	۳۴	۴۰	۳۰	۱۳	۱۱	۹	۱۲	۱۸	۱۴	۳۹	۵۹	۹	۱۵	۲	۳۰	۳۲
اطراف بلدہ	۱۶	۳۶	۱	۲۵	۲۲	۲۱	۲۱	۰	۱۸	۱۷	۳۰	۳۵	۰	۶۲	۵۷	۲۹	۳۶	۲	۴۰	۲۹
ورنگل	۱۹	۲۵	۵	۲۴	۳۱	۱۴	۲۷	۰	۱۷	۲۰	۲۵	۵۵	۷	۷۱	۵۳	۱۴	۴۷	۵	۴۳	۳۴
کریم نگر	۲۴	۳۴	۲	۲۰	۳۰	۲۳	۲۴	۱	۱۳	۲۸	۱۶	۳۵	۲	۵۲	۵۳	۱۲	۲۱	۲	۳۵	۳۰
عادل آباد	۲۲	۲۷	۲	۲۵	۷	۱۵	۱۹	۳	۱۴	۸	۱۸	۳۵	۸	۳۳	۲۵	۱۴	۲۴	۳	۲۹	۱۹
میدک	۴۲	۴۳	۳	۳۲	۳۸	۳۶	۳۳	۳	۱۶	۲۵	۳۴	۲۵	۶	۶۸	۵۹	۲۶	۲۹	۲	۶۱	۲۵
نظام آباد	۴۵	۲۷	۴	۲۴	۳۲	۲۹	۲۲	۳	۱۶	۱۲	۲۳	۳۱	۴	۲۷	۳۴	۱۸	۲۷	۴	۱۶	۱۶
محبوب نگر	۲۹	۲۳	۱	۱۳	۳۸	۲۸	۲۴	۱	۱۲	۲۱	۲۲	۶۳	۱۲	۶۹	۸۹	۱۳	۳۸	-	۴۴	۶۹
نلگنڈہ	۱۹	۳۰	۰	۲۴	۴۰	۲۴	۳۳	۰	۱۴	۱۹	۲۲	۵۱	۱	۶۴	۳۲	۱۷	۳۵	۱	۳۸	۱۵
مرہٹواڑی	۱۶	۱۲	۲	۱۲	۲۷	۱۰	۶	۱	۶	۱۵	۴۱	۳۱	۱۰	۳۶	۵۰	۳۰	۲۶	۵	۲۴	۳۰
اورنگ آباد	۱۸	۷	۲	۱۷	۳۶	۷	۴	۱	۵	۱۹	۴۷	۱۵	۱	۴۲	۹۲	۳۱	۱۶	۴	۲۳	۵۳
بیڑ	۱۹	۱۲	۲	۱۰	۳۷	۸	۶	۱	۷	۲۲	۳۷	۲۸	۱	۴۳	۱۱۹	۲۴	۲۰	۷	۲۵	۶۹
ناندیڑ	۱۳	۱۲	۳	۱۳	۲۳	۶	۷	۳	۷	۱۴	۴۲	۴۰	۱	۴۰	۴۱	۳۱	۳۵	۶	۳۱	۲۳
پربھنی	۱۱	۱۰	۴	۱۳	۳۲	۱۸	۴	۰	۵	۲۲	۴۷	۳۰	۱۲	۳۳	۲۶	۳۰	۲۲	۴	۲۲	۱۳
گلبرگہ	۲۱	۱۵	۲	۹	۲۲	۱۴	۱۰	۲	۵	۱۳	۳۸	۳۶	۷	۳۴	۳۹	۳۳	۳۳	۵	۲۲	۱۸
عثمان آباد	۱۵	۹	۲	۲۴	۲۲	۶	۳	۰	۴	۱۱	۳۱	۳۲	۱۳	۳۳	۳۵	۲۳	۲۶	۵	۲۲	۲۲
رائچور	۱۳	۹	۱	۱۰	۷	۱۵	۴	-	۶	۶	۳۶	۲۹	۱۳	۳۳	۱۸	۲۶	۲۱	۱۴	۲۴	۱۲
بیدر	۱۶	۱۶	۱	۱۶	۲۵	۱۱	۸	۰	۹	۹	۴۷	۴۲	۵	۴۹	۴۵	۳۹	۲۹	۴	۲۵	۲۲

ذیلی تختہ ۱۔ تعداد معذورین جملہ آبادی فی ایک لاکھ۔ گذشتہ پانچ مردم شماریوں کے اعداد درج ہیں

ضلع اور تقسیم	اندھے										جذامی									
	ذکور					اناث					ذکور					اناث				
	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱
	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱
ریاست	۱۵۰	۱۲۲	۱۵	۱۰۰	۱۲۸	۱۵۷	۱۲۱	۹	۸۴	۱۱۰	۴۷	۴۱	۴	۳۹	۴۲	۲۰	۱۵	۲	۱۳	۱۸
تلنگانہ	۱۱۳	۱۰۹	۹	۸۴	۱۰۵	۱۱۷	۱۰۹	۶	۶۰	۸۶	۴۰	۴۲	۴	۳۴	۳۲	۱۹	۱۷	۱	۱۲	۱۴
شہر حیدرآباد	۸۹	۴۸	۲۱	۶۹	۹۳	۱۱۱	۳۸	۱۷	۵۷	۶۷	۲۳	۱۳	۵	۲۳	۲۵	۹	۷	۲	۱۷	۱۶
اطراف بلدہ	۱۳۷	۱۳۲	۷	۱۱۶	۱۴۵	۱۰۹	۱۳۵	۲	۱۰۵	۱۲۸	۳۷	۴۱	۰	۴۵	۴	۹	۱۴	۰	۸	۱۴
ورنگل	۶۹	۸۲	۱۰	۲۷	۸۸	۷۵	۷۶	۵	۶۴	۷۱	۲۴	۳۰	۴	۲۳	۲۴	۱۵	۱۶	۱	۱۳	۱۴
کریم نگر	۸۳	۹۱	۵	۶۳	۹۹	۹۱	۷۹	۳	۴۶	۸۸	۳۲	۳۹	۳	۲۷	۳۴	۱۸	۱۴	۰	۹	۱۴
عادل آباد	۱۰۰	۸۶	۱۲	۶۴	۷۶	۷۴	۱۰۳	۴	۵۷	۹۴	۲۰	۱۹	۴	۳۸	۳۰	۱۰	۱۴	۲	۱۱	۲۶
میدک	۱۳۲	۱۳۵	۱۰	۱۶۶	۱۴۴	۱۶۲	۱۵۱	۵	۱۴۴	۱۰۶	۵۷	۹	۷	۹۹	۶۲	۲۹	۲۲	۰	۲۲	۲۲
نظام آباد	۱۶۳	۱۰۸	۸	۵۱	۷۶	۱۳۵	۱۰۰	۸	۳۸	۵۶	۱۴۲	۸۷	۴	۳۹	۳۸	۵۶	۳۵	۵	۱۵	۱۷
محبوب نگر	۱۷۶	۱۸۱	۱۱	۱۰۹	۱۷۵	۲۰۳	۱۸۶	۹	۹۹	۱۲۱	۳۹	۳۵	۶	۲۲	۲۶	۲۰	۱۵	۲	۱۰	۱۲
نلگنڈہ	۱۰۸	۱۱۹	۳	۹۳	۶۵	۱۱۷	۱۱۷	۴	۷۸	۶۱	۲۹	۳۴	۱	۲۳	۱۸	۱۴	۱۵	۰	۶	۹
مرہٹواڑی	۱۸۹	۱۳۵	۲۳	۱۲۱	۱۵۸	۲۰۰	۱۳۳	۱۳	۱۰۲	۱۴۱	۵۳	۳۹	۲	۴۲	۵۴	۲۱	۱۴	۱	۱۳	۲۴
اورنگ آباد	۲۵۲	۱۲۴	۳۸	۱۵۱	۳۲۶	۲۷۱	۱۳۴	۳۰	۱۱۹	۲۹۰	۵۷	۲۳	۷	۵۴	۱۳۱	۲۳	۱۴	۱	۱۲	۴۶
بیر	۲۴۷	۱۵۸	۲۳	۱۴۰	۲۴۷	۲۵۵	۱۵۱	۱۶	۱۲۳	۲۴۵	۸۸	۶۰	۳	۵۶	۸۷	۳۸	۲۱	۲	۱۷	۳۷
ناندیڑ	۱۹۶	۱۴۴	۲۰	۴۶	۱۴۷	۱۸۶	۱۵۳	۷	۴۰	۱۴۱	۳۵	۳۳	۲۲	۲۲	۳۲	۱۴	۱۱	۳	۷	۱۰
پربھنی	۲۲۰	۱۸۸	۲۶	۱۳۴	۱۰۵	۲۶۶	۱۹۱	۱۳	۱۱۶	۸۳	۲۸	۲۰	۴	۲۰	۲۳	۱۰	۴	۰	۷	۱۳
گلبرگہ	۱۴۶	۱۰۶	۲۰	۷۸	۱۰۵	۱۴۶	۱۱۰	۱۳	۵۹	۸۲	۷۲	۴۱	۷	۳۶	۲۵	۳۱	۱۳	۵	۱۳	۹
عثمان آباد	۱۹۸	۱۴۴	۱۴	۱۱۷	۱۲۲	۱۸۶	۱۳۳	۱۰	۸۸	۹۳	۹۰	۹۱	۵	۸۰	۶۴	۳۴	۲۳	۲	۲۱	۲۸
رائچور	۸۰	۶۸	۱۰	۴۵	۳۶	۷۶	۵۰	۷	۴۲	۳۲	۱۷	۲۱	۲	۳۵	۱۹	۹	۱۴	۴	۱۱	۱۱
بیدر	۲۴۱	۱۷۹	۲۳	۱۴۹	۹۶	۲۵۶	۷۷	۱۴	۱۲۷	۸۲	۵۸	۳۸	۵	۳۶	۳۰	۱۸	۱۱	۱	۱۱	۱۳

نوٹ نمبر ۱ ۔ ۱۵ ذکور اور ۶ اناث کو جو دارالمجانین متعلقہ سنٹرل جیل شہر حیدرآباد میں رہتے ہیں اور جنکی پیدائش بیرون شہر ہوئی ہے، خارج کرنے کے بعد اُس مقام کے مجانین کا صحیح تناسب ذکور و اناث علی الترتیب ۶۲ اور ۳ء تلنگانہ کیلئے ۲۸ اور ۲۴ ہے۔

نوٹ نمبر ۲ ۔ ۲۴۲ ذکور اور ۲ اناث کو جو دارالمجذومین ڈچ پلی ضلع نظام آباد میں رہتے ہیں اور جنکی پیدائش بیرون ضلع نظام آباد ہوئی ہے (اس تعداد میں سے صرف ایک عورت اور ۸ مرد ایسے ہیں جنکی پیدائش بیرون تلنگانہ ہوئی ہے) خارج کرنے کے بعد جذامیوں کا صحیح تناسب حسب ذیل ہے:-

	ذکور	اناث
تلنگانہ	۴۰	۱۹
ضلع نظام آباد	۹۲	۴۶

ذیلی تختہ ۲ ـ تقسیم معذورین بلحاظ عمر فی ہر جنس کے دس ہزار اشخاص

عمر	مجنون										بہرا گونگا				
	ذکور					اناث					ذکور				
	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء	۱۸۸۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء	۱۸۸۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء	۱۸۸۱ء
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
جملہ	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰
۰ تا ۵	۳۳۵	۲۰۷	۲۹۳	۳۱۰	۳۳۸	۳۵۰	۲۶۷	۳۶۶	۵۵۰	۳۱۸	۴۰۷	۴۴۸	۲۴۶	۳۵۹	۲۲۸
۵ تا ۱۰	۸۳۸	۷۸۸	۲۵۱	۸۵۲	۱,۰۴۶	۸۵۲	۷۶۰	۷۳۷	۹۸۷	۱,۰۷۰	۱,۰۶۳	۱,۴۲۰	۱,۰۱۰	۱,۰۸۶	۹۲۱
۱۰ تا ۱۵	۱,۱۴۲	۱,۱۵۷	۶۲۸	۱,۱۵۲	۹۷۴	۱,۱۴۵	۱,۲۵۴	۱,۱۵۸	۱,۱۸۸	۱,۲۳۶	۱,۲۲۹	۱,۴۸۷	۱,۲۳۱	۱,۲۲۱	۸۸۵
۱۵ تا ۲۰	۸۵۵	۸۶۶	۵۴۴	۱,۰۳۶	۱,۶۳۰	۱,۰۶۰	۱,۳۱۳	۶۳۲	۱,۳۷۱	۱,۴۰۵	۸۲۲	۹۹۵	۱,۰۵۹	۹۵۳	۱,۰۹۸
۲۰ تا ۲۵	۱,۰۱۹	۱,۰۴۷	۹۲۰	۱,۲۳۹	۱,۸۵۴	۱,۲۸۷	۱,۱۱۵	۱,۵۷۹	۱,۲۹۸	۱,۷۲۵	۹۳۸	۱,۳۰۵	۹۶۱	۱,۰۷۵	۱,۶۴۴
۲۵ تا ۳۰	۱,۲۳۸	۱,۲۴۸	۸۷۸	۱,۱۰۴	۰	۱,۰۸۸	۹۸۷	۷۳۷	۹۶۹	۰	۱,۰۲۳	۱,۱۱۸	۱,۰۳۴	۹۸۳	۰
۳۰ تا ۳۵	۱,۱۱۵	۱,۱۵۷	۱,۵۹۰	۱,۲۷۸	۱,۷۵۵	۹۷۴	۱,۱۰۶	۲,۴۲۱	۹۸۷	۱,۳۶۵	۸۷۳	۱,۰۱۵	۱,۱۳۳	۹۶۴	۱,۴۵۳
۳۵ تا ۴۰	۷۷۳	۷۳۱	۱,۰۳۶	۶۷۸	۰	۶۴۳	۵۳۳	۱۰۵	۲۹۲	۰	۶۲۷	۵۱۱	۶۹۰	۵۳۵	۰
۴۰ تا ۴۵	۹۵۷	۹۷۰	۱,۱۳۴	۷۸۴	۱,۱۵۲	۸۴۲	۸۵۹	۱,۲۶۳	۷۵۰	۱,۱۲۱	۶۶۷	۷۴۶	۸۳۷	۷۴۸	۱,۳۱۸
۴۵ تا ۵۰	۳۵۶	۵۲۲	۵۴۴	۲۹۰	۰	۴۳۵	۲۵۵	۱۰۵	۳۸۴	۰	۴۶۱	۲۵۰	۳۴۵	۳۸۹	۰
۵۰ تا ۵۵	۵۶۱	۶۱۲	۴۶۰	۶۱۰	۸۸۷	۶۶۲	۷۲۱	۵۲۶	۵۴۸	۹۳۰	۵۷۷	۳۴۹	۲۹۶	۶۰۱	۱,۵۲۶
۵۵ تا ۶۰	۱۴۴	۲۰۷	۸۴	۱۳۵	۰	۱۵۱	۱۱۸	۰	۹۱	۰	۲۳۱	۷۵	۱۴۸	۲۲۰	۰
۶۰ اور زائد از ۶۰	۶۵۷	۴۸۴	۶۲۸	۵۳۲	۳۶۴	۵۱۱	۶۱۲	۴۲۱	۵۸۵	۵۱۰	۷۶۳	۲۸۱	۱,۰۱۰	۸۶۶	۹۲۶

ذیلی تختہ ۲ ـ تقسیم معذورین بلحاظ عمر فی ہر جنس کے دس ہزار اشخاص

عمر	بہری گونگی					اندھا									
	اناث					ذکور					اناث				
	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء	۱۸۸۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء	۱۸۸۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء	۱۸۸۱ء
۱	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جملہ	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰
۰ تا ۵	۶۸۵	۵۲۱	۳۶۲	۴۶۳	۴۴۳	۶۰۶	۵۷۰	۵۹۴	۵۳۶	۴۳۶	۶۶۹	۴۴	۳۷۱	۴۹۶	۴۲۵
۵ تا ۱۰	۱,۰۵۲	۱,۵۰۶	۹۹۵	۱,۳۰۰	۸۰۲	۷۳۷	۸۰۱	۱,۰۴۸	۱,۰۲۲	۸۱۷	۶۹۵	۶۰۸	۹۴۸	۸۴۶	۷۱۳
۱۰ تا ۱۵	۱,۲۲۹	۱,۵۵۹	۱,۰۴۱	۱,۰۶۲	۷۶۵	۹۱۴	۸۷۱	۱,۰۱۳	۹۹۵	۷۶۷	۶۴۳	۶۰۲	۸۲۵	۶۷۰	۵۸۵
۱۵ تا ۲۰	۸۰۵	۱,۱۳۸	۱,۰۸۶	۹۹۱	۹۹۲	۶۱۶	۶۷۷	۸۸۵	۶۸۹	۹۶۱	۴۹۰	۴۹۹	۷۴۳	۵۶۳	۹۴۰
۲۰ تا ۲۵	۹۹۶	۱,۱۱۶	۱,۰۴۱	۱,۰۲۷	۱,۴۴۲	۴۵۱	۸۱۳	۸۷۳	۸۶۶	۱,۵۳۱	۶۰۱	۷۱۵	۷۲۳	۷۳۸	۱,۳۱۷
۲۵ تا ۳۰	۹۰۴	۹۷۹	۱,۱۷۶	۹۶۲	۱,۵۲۷	۶۹۲	۸۱۶	۹۲۳	۸۸۵	...	۵۳۳	۶۶۲	۷۳۲	۷۵۹	...
۳۰ تا ۳۵	۹۱۱	۷۶۹	۱,۱۳۱	۹۲۶	...	۷۲۳	۸۳۰	۸۷۳	۸۵۲	۱,۳۲۵	۷۲۶	۹۲۳	۹۲۸	۷۸۰	۱,۳۶۹
۳۵ تا ۴۰	۵۴۴	۵۰۰	۴۰۷	۴۸۰	...	۵۶۸	۵۱۱	۶۲۹	۵۲۹	...	۵۵۹	۵۰۲	۴۹۵	۵۴۵	...
۴۰ تا ۴۵	۷۵۶	۷۹۰	۹۰۵	۷۳۰	۱,۳۵۰	۷۷۳	۷۵۵	۷۱۰	۷۱۳	۱,۲۵۷	۸۴۲	۸۴۴	۱,۰۹۳	۹۳۵	۱,۳۳۸
۴۵ تا ۵۰	۴۱۷	۲۹۵	۳۶۲	۳۷۴	...	۵۰۳	۴۵۰	۲۶۷	۴۲۲	...	۴۵۸	۳۸۶	۳۰۹	۳۲۷	...
۵۰ تا ۵۵	۵۵۱	۳۷۴	۴۹۸	۴۶۳	۱,۵۷۵	۷۷۷	۷۸۰	۷۲۲	۷۱۰	۱,۵۹۶	۹۰۱	۹۲۵	۶۶۰	۸۷۶	۱,۸۱۱
۵۵ تا ۶۰	۱۶۹	۶۹	۱۸۱	۱۶۶	...	۳۷۵	۲۶۳	۱۸۶	۲۳۳	...	۳۴۳	۲۲۸	۳۰۹	۲۶۳	...
۶۰ اور زائد از ۶۰	۹۸۱	۳۸۴	۸۱۵	۱,۰۵۶	۹۸۴	۲,۰۶۵	۱,۸۶۲	۱,۲۵۷	۱,۵۴۸	۱,۲۲۱	۳,۵۳۹	۲,۶۶۴	۱,۸۳۵	۲,۱۹۱	۱,۴۰۱

ذیلی تختہ ۲ - تقسیم معذورین بلحاظ عمر فی ہر جنس کے دس ہزار اشخاص

عمر	جذامی — ذکور — سنہ ۱۹۲۱ء	ذکور — سنہ ۱۹۱۱ء	ذکور — سنہ ۱۹۰۱ء	ذکور — سنہ ۱۸۹۱ء	ذکور — سنہ ۱۸۸۱ء	اناث — سنہ ۱۹۲۱ء	اناث — سنہ ۱۹۱۱ء	اناث — سنہ ۱۹۰۱ء	اناث — سنہ ۱۸۹۱ء	اناث — سنہ ۱۸۸۱ء
۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱
جملہ	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰
۰ تا ۵	۳۵۰	۱۱	۱۳۷	۴۴	۹۹	۳۰۵	۴۰	۲۱۳	۸۴	۲۱۸
۵ تا ۱۰	۲۲۹	۶۵	۳۸۱	۵۸	۳۱۷	۲۴۱	۱۲۱	...	۳۲۲	۴۸۲
۱۰ تا ۱۵	۴۱۱	۲۰۳	۲۵۴	۲۰۴	۴۶۳	۵۶۳	۴۴۲	۷۴۵	۶۰۲	۶۱۹
۱۵ تا ۲۰	۴۴۴	۳۲۲	۳۸۲	۴۶۵	۸۸۳	۶۹۱	۴۸۲	۸۵۱	۸۶۸	۱,۲۵۰
۲۰ تا ۲۵	۵۹۳	۵۵۰	۷۶۳	۶۹۲	۲,۱۵۹	۷۶۴	۸۵۳	۶۳۸	۷۱۴	۱,۹۸۳
۲۵ تا ۳۰	۸۴۵	۸۹۱	۹۳۲	۸۳۰	...	۹۸۹	۸۸۴	۶۳۰	۹۸۱	...
۳۰ تا ۳۵	۱,۱۰۱	۱,۱۸۴	۱,۳۱۴	۱,۲۶۳	۲,۳۰۰	۱,۱۴۹	۱,۴۴۶	۱,۱۷۰	۱,۲۰۵	۱,۹۳۹
۳۵ تا ۴۰	۸۸۲	۹۸۵	۱,۰۱۷	۹۰۴	...	۸۲۰	۸۱۳	۲۱۳	۷۵۶	...
۴۰ تا ۴۵	۱,۳۱۰	۱,۷۱۳	۱,۲۵۶	۱,۷۲۰	۱,۹۹۳	۱,۳۶۷	۱,۴۹۶	۱,۲۷۷	۱,۴۰۱	۱,۵۸۳
۴۵ تا ۵۰	۸۸۶	۸۶۵	۱,۱۳۳	۱,۰۳۱	...	۵۹۵	۶۵۳	۱,۱۷۰	۶۸۶	...
۵۰ تا ۵۵	۱,۲۱۵	۱,۴۵۵	۸۹۰	۱,۲۹۹	۱,۲۱۴	۱,۰۶۱	۱,۳۰۵	۷۴۵	۹۸۰	۱,۵۰۸
۵۵ تا ۶۰	۲۹۷	۴۲۷	۱۶۹	۳۲۰	...	۳۳۰	۲۸۱	۶۳۸	۳۲۲	...
۶۰ اور زائد از ۶۰	۱,۳۳۷	۱,۳۲۹	۱,۲۷۱	۱,۱۴۴	۵۷۲	۱,۱۲۵	۱,۰۸۴	۱,۷۰۲	۱,۰۷۹	۷۶۸

ذیلی تختہ ۳ - تعداد معذورین فی ہر عمر کے ایک لاکھ اشخاص - اور تعداد اناث معذورین فی ایک ہزار ذکور

عمر	تعداد معذورین فی ایک لاکھ — مجنون — ذکور	مجنون — اناث	بہرا گونگا — ذکور	بہرا گونگا — اناث	اندھا — ذکور	اندھا — اناث	جذامی — ذکور	جذامی — اناث	تعداد اناث معذورین فی ایک ہزار ذکور — مجنون	بہری گونگی	اندھی	جذامی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
جملہ	۳۳	۱۷	۳۱	۲۳	۱۵۰	۱۵۷	۴۷	۲۰	۷۲۲	۷۱۰	۱,۰۱۶	۴۱۹
۰ تا ۵	۷	۵	۱۹	۱۲	۷۸	۸۳	۱۴	۵	۷۵۵	۶۸۸	۱,۱۲۲	۳۶۵
۵ تا ۱۰	۱۴	۱۰	۲۴	۱۶	۸۰	۷۳	۸	۳	۷۲۶	۷۰۳	۹۵۷	۴۳۱
۱۰ تا ۱۵	۲۱	۱۸	۳۰	۲۶	۱۰۷	۹۲	۱۵	۱۰	۷۲۵	۷۰۳	۷۱۴	۵۷۴
۱۵ تا ۲۰	۲۸	۲۶	۳۶	۲۶	۱۳۰	۱۱۰	۲۹	۲۰	۸۹۶	۶۹۵	۸۰۹	۶۵۲
۲۰ تا ۲۵	۳۲	۲۵	۴۰	۲۶	۱۳۲	۱۰۸	۲۸	۱۸	۹۱۳	۷۵۴	۹۳۹	۳۴۰
۲۵ تا ۳۰	۳۲	۲۳	۳۶	۲۵	۱۱۵	۱۰۱	۴۴	۲۲	۶۳۵	۶۲۷	۷۸۴	۴۹۰
۳۰ تا ۳۵	۲۹	۱۹	۳۱	۲۳	۱۲۳	۱۲۶	۵۹	۲۶	۶۳۲	۷۴۱	۱,۰۲۰	۴۳۷
۳۵ تا ۴۰	۳۰	۲۲	۳۳	۲۵	۱۴۱	۱۷۷	۶۸	۳۳	۶۰۲	۶۰۶	۱,۰۰۰	۳۰۹
۴۰ تا ۴۵	۳۳	۲۰	۳۱	۲۵	۱۷۲	۱۸۶	۹۱	۳۹	۶۳۶	۸۰۵	۱,۱۰۶	۴۳۷
۴۵ تا ۵۰	۲۲	۲۵	۳۹	۳۲	۲۰۴	۲۳۹	۱۱۳	۳۰	۸۸۵	۶۴۱	۹۲۷	۲۸۱
۵۰ تا ۵۵	۲۳	۲۲	۳۴	۲۵	۲۲۰	۲۷۸	۱۰۸	۴۲	۸۵۴	۶۷۸	۱,۱۷۸	۳۶۶
۵۵ تا ۶۰	۱۹	۱۹	۳۲	۳۰	۳۲۸	۳۹۳	۱۰۹	۴۹	۷۶۲	۵۲۲	۹۳۰	۳۴۷
۶۰ اور زائد از ۶۰	۲۵	۱۳	۳۹	۳۵	۵۰۷	۶۲۱	۱۰۳	۳۶	۵۶۳	۹۱۴	۱,۲۴۹	۳۵۲

باب یازدہم

ذات۔ قوم اور نسل

۲۲۲۔ اعداد و شمار۔ اعداد و شمار متعلقہ تعداد و تقسیم ذات و قوم و نسلہائے ملک سرکار عالی امپیریل ٹیبل نمبر ۱۳ میں درج کئے گئے ہیں اور وہ دو حصوں میں منقسم ہیں۔

حصہ اول میں بہ ترتیب حروف تہجی ملک سرکار عالی کی ہر ذات قوم یا نسل کی جملہ تعداد نفوس بصراحت ذکور و اناث ظاہر کی گئی ہے۔

حصہ دوم میں ذاتوں۔ قوموں اور نسلوں کو بلحاظ مذہب درج کیا گیا ہے۔ اور وہ اضلاع بھی ظاہر کئے گئے ہیں جن میں وہ بالخصوص پائے جاتے ہیں۔

باب ہذا کے ساتھ دو تختہ جات ضمیمہ کا بھی الحاق کیا گیا ہے۔

تختہ اول میں ان زمروں کی تقسیم بلحاظ پیشہ ہائے آبائی کی گئی ہے۔

تختہ دوم میں مخصوص زمروں کے اعداد کا مقابلہ سابقہ مردم شماریوں کے مماثلہ اعداد کے ساتھ کیا گیا ہے۔

۲۲۳۔ فحوائے باب۔ ہر دہ سالہ مردم شماری کے موقع پر ذاتوں کے قلمبند کرنیکا افادہ ایک دفعہ سے زیادہ معرض اعتراض میں آچکا ہے۔ ایک سابق کمشنر صاحب مردم شماری ہند نے سنہ ۱۹۱۰ء کی مردم شماری کے موقع پر ذاتوں کی دریافت کرنے کی تجویز اس بناء پر پیش کی تھی کہ کسی صوبہ کے مختلف تمدنی طبقات کی متناسبہ تقسیم اور شادی اور تعلیم وغیرہ کے لحاظ سے اُن کے میلانات میں دس سال کے اندر کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ بلکہ اس سے زیادہ عرصہ میں ہوتا ہے اسلئے یہ غیر ضروری ہے کہ ہر مردم شماری کے وقت ذاتوں کو از سر نو قلمبند کرنے کی تکلیف اور صرفہ برداشت کیا جائے۔ حال میں مجلس وضع قوانین ہند کی فہرست کارروائی میں ایک رزولیوشن درج کیا گیا تھا

جو تختہ جات مردم شماری سے ذات کے متعلقہ سوال کو خارج کرنیکی موافقت میں تھا اور اس کے لئے وجوہات ذیل پیش کئے گئے تھے۔

(۱) یہ ایک بیضا بطلگی ہے کہ ایک عیسائی حکومت نظام ذات کو برقرار رکھنے میں بالواسطہ معین ومددگار ہو۔

(۲) ان اعداد وشمار سے کوئی معقول مقصد حاصل نہیں ہوتا کیونکہ وہ صحیح نہیں ہیں۔

(۳) تفریق ذات کی آئینی برقراری سے (جو مردم شماری کا صریحی مقصود معلوم ہوتا ہے) ذات کے زمروں میں باہمی تنازع بڑھتا ہے جیسے کایست اور ویدیں۔

(۴) تختہ جات عام طور پر ناکارہ ہونے کی متعدد مثالیں دیجاسکتی ہیں۔ حالیہ کمشنر صاحب مردم شماری ہند نے ان دلائل کا جواب اس طرح دیا ہے کہ ذات کے وجود سے انکار کرنا عبث ہے اور یہ کہ مردم شماری صرف حالات موجودہ کو قلمبند کرتی ہے اور نیز یہ کہ انکے برقرار رکھنے میں اس سے زیادہ مدد ومعاون نہیں ہوتی جتنی کہ فرقہ ہائے دین عیسوی کے برقرار رکھنے میں ہوتی ہے اور یہ کہ مراتب ذات کی بحث کے متعلق جو نزاع پیدا ہوتے ہیں وہ اعداد مردم شماری سے بالکل آزاد و بری ہیں انکا یہ قول درست ہے کہ "ہندوستان کی DEMOGRAPHY کی کسی ایسی مفید بحث کو میں خیال میں نہیں لاسکتا جس میں ذات ایک اہم عنصر نہ ہو۔ ذات اب بھی ہندوستانی معاشرتی عمارت کی بنیاد ہے اور ذات کے اندراجات اب کلی ہندو جماعت کے معاشرتی طبقات میں جو تغیرات ہوئے ہوں انکے معلوم کرنے کیلئے بہترین دلیل راہ ہیں۔ شادی جو آبادی کے مد وجزر پر فرمانروائی کرنے والی ایک اصلی قوت ہے عملاً ذات کے قیود سے وابستہ ہے اور مختلف تمدنی طبقات میں جماعتوں کی متناسبہ قوت تولید کی بحث بغیر اسکے ممکن نہیں کہ مختلف ذاتوں کے مختلف عمر رکھنے والے کتخدا اور نا کتخدا النفوس کے تناسب کے تغیرات ظاہر کرنے والے اعداد وشمار بیان کئے جائیں اسیطرح مخصوص ذاتوں کے لحاظ سے تجزیہ کرنے پر تعلیم نقائص جسمانی اور پیشوں کے اعداد وشمار کی دلچسپی اور علمی فائدہ مندی معتد بہ طور پر بڑھجاتی ہے۔ کئی معاشرتی اور تعلیمی مسائل ہیں جو ذات کے ساتھ گہرا تعلق رکھتے ہیں اور جن کے حل کرنے میں ذاتوں کے متعلقہ تختہ جات کا مواد بہت قیمتی ہوتا ہے۔" پس اس باب کی اہمیت بخوبی ثابت ہوگئی۔ چونکہ ذات کا مضمون علمی اور خصوصیات نسلی کے اعتبار سے سابقہ ہر دو مردم شماریوں میں معرض بحث میں لایا جاچکا ہے۔ اسلئے تصفیہ کیا گیا ہے کہ اس کا اعادہ نہ کیا جائے بلکہ ذاتوں پر معاشرتی اور DEMOGRAPHIC پہلو سے نظر ڈالی جائے۔ بہرحال چونکہ اس ملک کی

نسلی تحقیقات مکمل ہو چکی ہے اور اس مضمون کی متعلقہ کتاب بھی حال ہی میں شائع ہو چکی ہے اس لئے یہ ضروری خیال کیا گیا کہ باب ہذا کے ساتھ ایک نسلی فرہنگ بھی ملحق کر دی جائے جس میں ملک سرکار عالی کی مختلف ذاتوں اور قوموں کے آبائی پیشوں اور مراسم وغیرہ کے متعلق اس تصنیف سے بالاختصار معلومات اخذ کر کے درج کئے جائیں۔

۲۲۴۔ صحت تختہ جات۔ ذات کے اندراجات کے متعلق شمار کنندوں کے لئے جو ہدایات کتاب شمار کے سر ورق پر طبع کئے گئے تھے وہ حسب ذیل تھے:۔

"ہندو مسلمان جینی سکھ۔ آریا۔ برہمو اور اقوام قدیمہ کی ذات یا قوم درج کرو اور عیسائی۔ بودھ پارسی وغیرہ کے لئے "نسل لکھو" اس کے علاوہ ناظران مفوضہ اور تنقیح سازوں کے دستور العمل میں مزید ہدایات بھی درج کئے گئے تھے تاکہ اس امر کی نہایت احتیاط رہے کہ تختہ شمار کے خانہ (۸) میں ذات کا حقیقی نام درج ہو نہ کہ کوئی ذیلی ذات۔ زمرہ کفو یا قبائلی نام یا کوئی ایسا لفظ جو کسی مقام یا پیشہ کو ظاہر کرتا ہو جیسے بنگالی۔ مارواڑی۔ اگروال وغیرہ۔ ذاتوں کی فہرست جو سابقہ مردم شماری میں مرتب اور گشت کرائی گئی تھی اس سے بھی موقع حالیہ میں کام لیا گیا اور اس کی وجہ سے بہت امور میں سہولت پیدا ہوئی کیونکہ اس میں تفصیلات ذیل مندرج تھے۔

(۱) صحیح ذاتوں اور قوموں کی فہرست اور انکے عادات اور مراسم آبائی پیشے اور زبان کے متعلق مختصر کیفیت۔

(۲) ذیلی ذاتوں اور القاب اور ناموں وغیرہ کی فہرست اور ان ذاتوں کے نام جن سے بگمان غالب اُن شخصوں کا تعلق تھا۔

باجود ان تمام پیش بندیوں کے یہ بالکل ممکن ہے کہ بعض غلطیاں پیدا ہو گئی ہوں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ بعض غلطیاں عمداً غلط بیانی سے پیدا ہوئی ہونگی۔ کیونکہ بعض لوگ اپنی صحیح ذات چھپانا چاہتے ہیں یا سماشرتی حیثیت سے بالاتر ذات درج کرانا چاہتے ہیں۔ علاوہ بریں ناموں کی مماثلت بھی کچھ ابتری پیدا کر سکتی ہے اور اس کا امکان ہے کہ ایک شخص جو حقیقتاً کسی ایک ذات سے تعلق رکھتا ہو دوسری ذات کے تحت درج ہو جائے۔ مثلاً گانڈلا اور گونڈلا۔ کمری اور کمرا۔ کرمی کرما ایسے الفاظ ہیں جن کا التباس شمار کنندہ اور نقل نویس دونوں کو ہو سکتا ہے۔

۲۲۵۔ تعریف ذات۔ رپورٹ مردم شماری ہند بابتہ ۱۹۱۱ء میں ذات کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ وہ باہم مناکحت کرنے والا زمرہ یا زمروں کا مجموعہ ہے جنکا ایک رسم عام اور آبائی پیشہ بھی مشترک

ہوتا ہے اور انہی بندشوں کی وجہ یا دوسرے اسباب جیسے روایات کا مشترک مبدا اور ایک ہی محافظ دیوی اور ایک ہی طرح کی معاشرتی حیثیت ایک ہی قسم کے رسم ورواج کی پابندیاں اور خاندانی پوجاری وغیرہ کی یکسانی سے وہ باہم دیگر ایسے وابستہ ہوتے ہیں کہ وہ خود اپنے آپ کو اور دوسرے ان کو ایک واحد ہمجنس جماعت تصور کرتے ہیں" یہی وہ مفہوم ہے جسمیں" ذات" کا استعمال اسباب اور امپیریل ٹیبل نمبر ۱۳ میں کیا گیا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ ذات کے تحت عموماً ہم جنس زمروں یا ذیلی ذاتوں کی ایک تعداد داخل ہے بعض کی رائے ہے کہ ہر ذیلی ذات کو ایک مستقل ذات تصور کرنا چاہیئے اور وہ بڑی جماعت جس کو عام طور پر" ذات" سے تعبیر کیا جاتا ہے وہ اصلی ذاتوں کا ایک مجموعہ ہے۔ جو ایک ہی پیشہ انجام دیتے ہیں۔ بہرحال جو کچھ ہو لفظ ذات کا اطلاق عموماً بڑے زمرے پر ہوتا ہے اور اس رپورٹ میں اسی عادت کا اتباع کیا گیا ہے۔ ذات کی خصوصیات باہم مناکحت۔ ہمطعامی .... مشترک نام اور مشترک روایات ہیں ٹیبل نمبر ۱۳ میں ولیہ حالیہ پر ۲۰۵ ذاتوں کے اندراجات ہوئے ہیں اسکے بالمقابل ۱۹۱۱ء میں ۵۰ اندراجات تھے۔ اس کثیر بیشی کا سبب یہ ہے کہ ۱۹۱۱ء میں صرف مستقل یا خاص ذاتوں۔ قوموں یا نسلوں کا اس ٹیبل میں اندراج ہوا تھا اور فی الوقت ہر ذات۔ قوم یا نسل جو ملک سرکار عالی میں قلمبند ہوئی وہ شامل کرلی گئی ہے۔

۲۲۶۔ انواعِ ذات۔ سر ہربرٹ رزلی نے اپنی مستند تصنیف" باشندگانِ ہند" (PEOPLE OF INDIA) میں ذاتوں کا سات نوعیتوں میں امتیاز کیا ہے یعنی:۔

(۱) قبائلی ذاتیں وہ ہیں جبکہ کوئی قبیلہ یا قوم بتدریج ہندو طریقہ اور اسکے متعلقہ معاشرتی قیود قبول کرکے غیر محسوس طور پر کسی ذات میں بدلجائے جیسے مدراس کے ویلالہ اور پرایان۔ پنجاب کے جاٹ اور بمبئی کے کوئی۔ ایک قبیلہ اپنی اصلی صورت میں ذات سے بدیں معنی مختلف ہوتا ہے کہ اسکی بنیاد بہ نسبت اقتصادی یا تمدنی ہونیکے زیادہ تر سیاسی ہوتی ہے۔ گو کہ ایک قبیلہ کے افراد اپنا مبدا مشترک سمجھتے ہیں لیکن اُس سے زیادہ جماعتی دلچسپیاں اور باہمی حفاظت کی ضرورت ان کو ایک جا متحد رکھتی ہیں۔ جو اجنبی اس قبیلہ کیساتھ اپنی قسمت وابستہ کرنا چاہیں وہ بالعموم بلا روک ٹوک داخل کرلئے جاتے ہیں۔ قبیلہ میں کوئی مناکحی قیود نہیں ہوتے۔

(۲) مناصبی یا پیشہ وری ذاتیں وہ ہوتی ہیں جنہیں ایک ہی طرح کا پیشہ انجام دینے والے اشخاص شامل ہوتے ہیں۔ یہ صورت اتنی کثیر ہے اور اُسکی خصوصیات اتنی نمایاں ہیں کہ جماعتی کام یا فرض ذاتوں کے ارتقاء میں خاص عنصر مانا جاتا ہے۔ اس قسم کی مثالوں میں دھوبی۔ کلال۔ کمار۔ منگلا وغیرہ ذاتیں پیش

کی جاتی ہیں۔ اکثر سپاہیانہ یا فوجی ذاتیں اسیطرح وجود میں آئی ہیں۔ مثلاً ملیبار کے نایر۔ اڑیسہ کے کھنڈایت حیدر آباد کے بیڈر۔

(۳) فرقہ داری ذاتیں۔ اسکے تحت ایک مختصر تعداد ایسی ذاتوں کی داخل ہوتی ہے جن کا آغاز زندگی بطور فرقہ مذہبی ہوا تھا لیکن بتدریج چھن چھنا کر ذاتیں قائم ہوگئیں۔ اس نوعیت کی مثالیں گوسائیں، لنگایت اور مان بھاؤ ہیں۔ خالصہ بھی ایک جدید فرقہ داری ذات کی مثال ہے۔ پنڈت ہری کشن کول اپنی رپورٹ مردم شماری پنجاب بابتہ ۱۹۱۱ء میں لکھتے ہیں کہ ”خالصہ ایک پرانا لفظ ہے جس کے معنی ہیں گرو گوبند سنگھ کا خاص پیرو لیکن سابقہ زمانہ میں یہ لفظ محض اس میلان کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا جو راسخ الاعتقاد سکھوں کی مختلف ذاتوں کے افراد رکھتے تھے۔ اس کا اندراج بطور ذات یعنی بطور ایک معاشرتی زمرہ کے نام کے پہلی مرتبہ ہوا ہے۔ خالصہ یا نت خالصہ کی تحریک کے حامی ذات اور ہم طعامی کے قیود کو نظر انداز کرتے ہیں اور سکھوں میں ایک عام برادری قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے آپ کو ایک عام لقب خالصہ کے ساتھ ملقب کرنا پسند کرتے ہیں بجائے اسکے کہ جس ذات سے انکا تعلق ہو اس کو ظاہر کریں۔ نتیجہ یہ ہے کہ اپنی قدیم ذات کو چھوڑ کر ان لوگوں نے ایک نئی ذات بالکل اسی طرح پر اختیار کر لی ہے جس طرح کہ متعدد دوسری ذاتوں نے جو ازمنۂ قدیمہ میں وجود میں آئی تھیں نئے عقائد اختیار کر لئے۔

(۴) مخلوط النسل ذاتیں جیسے کہ اڑیسہ شاگرد پیشہ۔ صوبہ جات متوسط کے بیدور اور برہما چھتری۔

(۵) قومی نوعیت کی ذاتیں مثلاً مرہٹہ اور نیواڑ۔

(۶) نقل وطن کے باعث پیدا شدہ ذاتیں جیسے ملیبار کے نامبدری برہمن اس قسم کی ذاتیں نسبتاً کم ہیں نقل وطن سے عموماً بجائے ایک نئی ذات کے ایک نئی ذیلی ذات پیدا ہوتی ہے۔

(۷) رسم و رواج یا پیشہ کی تبدیلی کی وجہ سے بنی ہوئی ذات جیسے وبخاری۔ قوموں اور ذاتوں دونوں کی ذیلی تقسیم تین زمروں میں کیجاتی ہے۔ (۱) اپنی ہی ذات کے اندر شادی کرنے والے۔ (۲) ذات سے باہر شادی کرنے والے (۳) بالاتر ذات میں شادی کرنیوالے۔ اندرون ذات شادی کرنیوالے زمروں کی ایک کثیر تعداد ہے۔ زیادہ اہم ذاتوں کے اخلاق اور مراسم کا مختصر بیان فرہنگ میں درج کر دیا گیا ہے۔

۲۲۷۔ ذیلی ذاتیں۔ جسطرح ذاتوں کی مختلف قسمیں ہیں اسیطرح ذیلی ذاتوں کی متعدد نوعیتیں ہیں۔ ذیلی ذاتوں کو دو درجوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ امتزاجی اور افتراقی۔ اوّل الذکر عنوان میں ایسے زمرے شامل ہیں جو مختلف ذرائع سے باہم وابستہ ہوگئے ہیں مثلاً لفظ ”بنیا“ ایک محض منصبی لقب ہے اسکے اندر تمام تجارت کرنے والی قومیں شامل ہیں جن میں سے اکثر ایک دوسرے سے کوئی واسطہ نہیں رکھتیں۔ بلکہ

بہت مختلف معاشرتی مراتب والی ہوتی ہیں۔ کل شمالی ہند میں جن لوگوں کا کام کپڑے دھونا ہے وہ دھوبی کہلاتے ہیں۔ لیکن اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ ہندوستان کے مختلف حصّوں میں جتنے دھوبی ہیں انکے درمیان کوئی معاشرتی تعلق یا نسلی اتحاد ہوگا۔ وہ لوگ خود ایک زمرہ کا دوسرے زمرے سے امتیاز ایسے ناموں سے کرتے ہیں جو انکے ملک یا انکی بولی پر دلالت کرتا ہے۔ اسطرح سے کناجیا دھوبی، بنگالیہ دھوبی وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ برہمنوں میں بھی اسیطرح ملکی امتیازات موجود ہیں۔ مثلاً ملک سرکار عالی میں گجراتی برہمن۔ کونکاستی برہمن۔ دکنی برہمن۔ دیشستی برہمن تلنگو برہمن۔ کنڑی برہمن وغیرہ ہیں۔ اس کی مثالیں پائی جاتی ہیں کہ مختلف حصص ہند میں ایسی ذاتوں کا وجود ہے جو مماثلہ تمدّنی مرتبہ رکھتی ہیں اور روایتی پیشہ بھی وہی ہے اور نام بھی مماثل ہے۔ (مثلاً بنگالہ کے گوالے اور حیدرآباد کے گولا) لیکن ان کی ذاتیں علٰحدہ ہیں اور ایک دوسرے کیساتھ شادی بیاہ نہیں کرتیں۔ علاوہ بریں جہاں کہیں ایک خاص کام کی ضرورت اس سے زیادہ ہو جتنی کہ اُس سے تعلق رکھنے والی مقامی ذاتیں انجام دے سکتی ہوں یا جہاں کہیں اس سے حاصل ہونے والے منافع زیادہ ہوں۔ تو دوسری ذات کے لوگ بھی اسکو انجام دینے لگتے ہیں۔ یہ نئے داخل ہونے والے اپنے قدیم ساتھیوں سے رفتہ رفتہ دور ہوتے جاتے ہیں اور جس ذات کے پیشہ کو انھوں نے اختیار کر لیا ہے اس کا ایک حصہ سمجھے جانے لگتے ہیں۔ رپورٹ مردم شماری ہند بابتہ ۱۹۱۱ء میں ذات کے ایسے اضافوں کے مختلف نمونے کی مثالیں درج کی گئی ہیں۔

اب ہم اُن اسباب پر غور کرینگے جو کسی ذات میں افتراق پیدا کرکے نئی ذیلی ذاتوں کے موجب ہوتے ہیں۔ جب لوگ اپنے وطن سے نقل وطن کر کے کسی دور دراز مقام پر چلے جاتے ہیں اور اپنے معاشرتی زمرہ سے علٰحدہ ہو جاتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو نئی ذات بنانے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ علاوہ بریں جب کسی ذات کا ایک حصہ کسی ذلیل پیشہ کو ترک کر دیتا ہے یا دوسروں سے زیادہ دولتمند ہو جاتا ہے اور بیوہ کی شادی اور گوشت خواری وغیرہ عادات کو نظر حقارت سے دیکھنے لگتا ہے۔ یا جبکہ کسی ذات کا ایک حصہ کسی ممنوعہ پیشہ کو اختیار کرنے کے سبب سے مرتبہ میں گھٹ جاتا ہے۔ تو نئی ذاتیں وجود میں آتی ہیں۔ افتراق کے کل اسباب کے منجملہ سب میں سُبک اور خفیف وہ سبب ہے جو بنگالہ کے برہمنوں میں عمل پیرا معلوم ہوتا ہے۔ جس کا ذکر رپورٹ مردم شماری ہند بابتہ ۱۹۲۱ء میں کیا گیا ہے۔ اس ذات کے دو زمرے ہیں جو اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے محض اس وجہ سے کہ ایک زمرہ کی عورتیں ناک میں بالیاں پہنتی ہیں اور دوسرے زمرہ والی نہیں پہنتیں۔

۲۲۸۔ عامتہ النّاس پر نظام ذات کے اثرات۔ عام طور پر لحاظ کرتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے

کہ ایک شخص کی ذات اس کی زندگی پر ابتدا سے انتہا تک موثر ہوتی ہے وہ اکثر اسکے پیشہ کی قرارداد کر دیتی ہے اور موضع میں اس کی سکونت معین کر دیتی ہے۔ اس کی شادی کے حدود اس کی غذا اور مشروبات بھی ذات کی وجہ سے فیصل پا جاتے ہیں۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ ذات کے پنجے کی گرفت آہستہ آہستہ ڈھیلی ہو رہی ہے کیونکہ اب ذاتیں مضبوطی کے ساتھ اپنے روایتی پیشوں پر اتنی جمی ہوئی نہیں ہیں جیسے کہ کسی زمانہ میں تھیں۔ چھونے یا دوسری ذاتوں والے اشخاص سے محض قربت کی وجہ سے جو نجاست پیدا ہو جانیکا دستور تھا اب اُس کی پیروی اس حد تک نہیں کیجاتی جتنی پہلے ہوتی تھی ریلوے ٹرین۔ مدارس۔ کلبے شفاخانے قصبات اور شہروں میں نل کے پانی اور اسیطرح کے امور مفید عامہ سے جو حکومت نے جاری کئے ہیں برہمن اور دوسری ذات کے لوگ بالمساوات مستفید ہوتے ہیں لوگوں کے حالات میں جو عام تغیرات ہوئے ہیں وہ بلاشبہ ذات کے قواعد اور قیود پر موثر ہوئے ہیں۔ یہ قیود بمقابلہ مواضعات کے شہروں اور قصبوں میں ایک بڑی حد تک بالعموم نرم ہو گئے ہیں لیکن جس حقیقی عمق تک عقدہ کشایان نظام ذات پہنچے ہیں اسکے متعلق اکثر حد سے زیادہ اندازہ کیا جاتا ہے اندرون زمرہ شادی اور بیرون زمرہ شادی کے طریقہ کا اتباع اتنی ہی شدت کے ساتھ ہے جتنا کہ پہلے تھا۔ ذات اور ذیلی ذات کے ایک نہایت ہی تنگ حلقہ کے اندر باہمی مناکحت محدود ہے۔ جن طریقوں سے بعض ذاتیں معاشرتی درجہ میں بالاتر مرتبہ حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہنود میں نظام ذات کی فریفتگی ہنوز کس حد تک راسخ ہے۔

۲۲۹۔ **ذاتوں کی درجہ بندی۔** ذاتوں کے نام کے برخلاف پیشے کبھی نہیں بدلتے اور جہاں تک لوگوں کی کثیر تعداد کا تعلق ہے روایتی پیشے ہنوز برقرار ہیں اسلئے حسب مردم شماری سابقہ ذاتوں کی درجہ بندی روایتی پیشوں کے لحاظ سے کیگئی ہے۔ تختہ ضمیمہ نشان (۱) میں مختلف ذاتوں کی درجہ بندی ۴۴ خاص پیشہ واری زمروں میں کی گئی ہے اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں ۲۸ زمرے تھے یہاں اس کی صراحت مناسب معلوم ہوتی ہے کہ موقع حالیہ میں پیشہ واری زمروں میں ۱۰۸ ذاتوں کی توضیح کی گئی ہے برخلاف اسکے پچھلے موقع میں صرف ۶۴ ذاتوں کی درجہ بندی کی گئی تھی۔ یہ معلوم ہوگا کہ ۵ زمرے ایسے ہیں جنمیں سے ہر ایک کی تعداد دس لاکھ سے زیادہ ہے۔ ۱۵ زمرے ایسے ہیں جن کی آبادی ایک لاکھ اور دس لاکھ کے درمیان ہے۔ گیارہ ایسے ہیں جو دس ہزار اور ایک لاکھ کے درمیان آبادی رکھتے ہیں اور تین ایسے ہیں جن میں صرف چند صد نفوس سے زیادہ تعداد نہیں ہے۔

ہر زمرہ کی مشتملہ ذاتوں کی تفصیلی تحقیق بموجب ترتیب مندرجۂ تختہ ضمیمہ نشان (۱) ملحقہ باب ہذا

آغاز کرنے سے قبل بلحاظ تعداد مختلف زمروں کا عام بیان یہاں غیر متعلق متصور کیا جائیگا۔ سب سے بڑا زمرہ مزارعین کا ہے جن کی تعداد بشمول مخصوص پیداوار بونے والوں کے ۸۳۹،۳۷،۲۲،۲ نفوس ہے یا ملک سرکار عالی کی جملہ آبادی کا ۸۰ فیصد۔ اس زمرہ میں ۹ ذاتیں شامل ہیں جن میں مرہٹے اور تلنگے بکثرت ہیں کیونکہ ملک کی کل آبادی میں ان کا تناسب علی الترتیب فیصد (۱۱) اور (۴) کا ہے۔ کل تعداد مزارعین کے منجملہ انکی مجموعی تعداد فیصد (۸۲) ہوتی ہے۔ بلحاظ تعداد اسکے بعد کا زمرہ "دیگر" کا ہے جو پندرہ لاکھ سے زائد نفوس یا جملہ آبادی کے فیصد (۱۴) پر مشتمل ہے۔ یہ زمرہ اتنا بڑا اس وجہ سے ہے کہ اس میں کل مسلمان (جو جملہ آبادی کا ۱۰ فیصد حصہ ہیں) عیسائی۔ پارسی۔ سکھ۔ بودھ۔ یہودی اور غیر معین ہنود شامل ہیں۔ تیسرا زمرہ بلحاظ تعداد دیہی پاسبانوں اور خدمتگاروں کا ہے جن کی مجموعی تعداد پندرہ لاکھ سے زیادہ یا جملہ آبادی کا (۱۲) فیصد ہے۔ اسی نقطۂ نظر سے اسکے بعد کا زمرہ تاجر اور بساطیوں کا ہے جو جملہ آبادی کا (۸) فیصد حصہ ہیں۔ اس زمرہ میں لنگایت اور کومٹی فطرتاً غالب ہیں۔ اور اس زمرہ کی میزان کا (۹۱) فیصد حصہ ہیں اور جملہ آبادی ملک سرکار عالی سے علی الترتیب ۶ و ۲ فیصدی کا تناسب رکھتے ہیں۔ انکے بعد چرواہوں اور دودھ فروشوں کا درجہ آتا ہے۔ یہ بھی جملہ آبادی کا تقریباً ۸ فیصدی حصہ ہیں یہ وہ پانچ زمرے ہیں جن میں فی زمرہ دس لاکھ سے زیادہ نفوس داخل ہیں۔ اُن زمروں کے منجملہ جن کی قوت دس لاکھ سے کم ہے زمیندار سب پر فوقیت رکھتے ہیں اور انکی تعداد ۸،۴۸،۳۰۵ نفوس یا جملہ آبادی کی ۶ فیصد ہے۔ اس زمرہ میں تقریباً تنہا کاپو (کنبی) ہی داخل ہے۔ انکے بعد شکاری اور چڑیمار آتے ہیں جو جملہ آبادی ملک کا ۴ فیصد حصہ ہوتے ہیں۔ بیدر اور ہتر اسی (کولی) جو داخل زمرہ ہیں بلحاظ تعداد تقریباً مساوی ہیں ان کے بعد ٹوکرے۔ بورئیے اور رسی بنانے والے پڑتے ہیں اور بلحاظ تعداد مجموعی آٹھویں درجہ پر آتے ہیں اور جملہ آبادی کا تقریباً ۳ فیصد حصہ ہوتے ہیں۔ اس زمرہ کی اہم ذات مانگ کی ہے جو زمرہ کی میزان سے ۸۲ فیصد اور کل آبادی ملک کے ۳ فیصد ہوتے ہیں۔ ان کے بعد ہی جُلاہے نداف اور رنگریز آتے ہیں۔ اور جملہ آبادی کے ۳ فیصد حصہ ہوتے ہیں۔ ان کے بعد سیندھی نکالنے والوں اور بھٹی والوں کا درجہ ہے اور بلحاظ تعداد دسواں زمرہ ہوتا ہے۔ یہ جملہ آبادی کے تقریباً ۳ فیصد ہیں۔ اس زمرہ میں کلال کثیر التعداد ہیں اور زمرہ کی میزان کے ۶۲ فیصد اور جملہ آبادی کے ۲ فیصد ہوتے ہیں۔ بوجھ بردار جانوروں کے ذریعے حمل و نقل کرنیوالوں کا درجہ آتا ہے جن کی نمائندگی بالخصوص لمباڑے کرتے ہیں انکی تعداد جملہ آبادی کی ۲ فیصد حصہ ہے۔ پھر پروہت

اور مرتاض بارہویں درجہ پر آتے ہیں اور کل ملک کی آبادی میں ۲ فیصد حصہ لیتے ہیں۔ ماہی گیر۔ ملاح۔ اور پالکی بردار انکے بعد آتے ہیں اور یہ بھی آبادی کا ۲ فیصد حصہ ہیں۔ گاذروں کا چودہواں زمرہ ہے اور آبادی میں ان کا حصہ بھی ۲ فیصد ہے۔ ان کے بعد بترتیب سلسلہ چرمی کام کرنیوالے صحرائی اور جبالی اقوام۔ زرگر۔ حجام اور سفالی برتن والے اور سب سے آخر میں مٹی۔ نمک وغیرہ کا کام کرنے والے اور معدن کھودنے والے آتے ہیں۔ جن کا بلحاظ تعداد بیسواں زمرہ ہوتا ہے اور جن کی آبادی ایک لاکھ سے زیادہ ہے۔ ان میں سے ہر ایک زمرہ کا حصہ جملہ آبادی میں تقریباً صرف ایک فیصد ہے۔ بقیہ زمروں میں ایسی ذاتیں شامل ہیں جو بلحاظ تعداد آبادی کا ایک فیصد حصہ بھی نہیں ہیں۔ یہ زمرے نجار۔ معمار۔ آہنگر۔ خادمانِ منادر۔ تیل نکالنے والے جھاڑنے اور صاف کرنے والے۔ خیاط۔ اہلِ موسیقی (بشمول گانے والوں۔ ناچنے والوں۔ نقالوں اور بازیگروں کے) پیتل اور تانبے کے کام کرنے والے۔ قصاب۔ نساب (شجرہ داں) متصدی۔ شاعر اور منجم اور سب سے آخر میں حلوائی اور بھاڑ بھوننے والے سے متعلق ہیں۔ اب تختہ ضمیمہ نشان (۱) کی درجہ بندی کے لحاظ سے مختلف زمروں کا بیان زیادہ وضاحت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

۲۳۰۔ زمرۂ اول زمینداران۔ اراضی رکھنے والی خاص ذات کاپو (کنبی) کی ہے۔ اس دہ سالہ عرصہ میں اس میں ۱۵ فیصد اور ۱۸۸۱ء سے ۲۵ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ کل ملک کی آبادی میں مجموعی طور پر فیصد ۶ سے زیادہ کمی اس دہ سالہ دوران میں ہوئی ہے تو اس ذات کا یہ کثیر اضافہ قابلِ لحاظ ہے۔ اسکے برخلاف ویلما ذات میں جو اس زمرہ میں شامل ہے فیصد ۵ کی کمی ۱۹۱۱ء سے اور فیصد ۴۲ کی کمی ۱۸۸۱ء سے رونما ہوئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں ذاتیں وضع قطع و عادات میں ایک دوسرے سے نہایت مماثل ہیں۔ اور ایک ہی وراویدی نسل کی دو شاخیں معلوم ہوتی ہیں۔ اسلئے یہ بالکل ممکن ہے کہ بعض ویلمے بطور کاپو درج ہو گئے ہوں۔ یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اس زمرہ کی میزان جملہ آبادی ملک سرکار عالی کی ۶ فیصد حصہ ہوتی ہے حالانکہ ۱۹۱۱ء میں ایک فیصد تھی اس کا سبب یہ ہے کہ زمینداری اور زراعت کرنیوالی بڑی ذات یعنی کاپو ویلہ گزشتہ میں بجائے زمرۂ اول کے جس سے وہ حقیقی تعلق رکھتی ہے زمرۂ دوم میں درج کی گئی تھی۔

۲۳۱۔ زمرۂ دوم مزارعین۔ (جن میں خاص پیدا وار کے کاشت کرنے والے بھی شامل ہیں) اس زمرہ کی میزان کل آبادی کی ۱۰ فیصد ہوتی ہے۔ اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں ۲۵ فیصد تھی

اس کی وجہ بعض تغیرات ہیں جو ذات کی درجہ بندی میں ہوئے ہیں۔ مثلاً جیساکہ زیں قبل ذکر کیا جاچکا ہے گزشتہ موقع میں کاپو اس زمرے میں شامل کئے گئے تھے اور اب زمرۂ اول میں منتقل ہوئے ہیں اس زمرے کی اہم ذاتیں مرہٹے اور تلنگے ہیں۔ مرہٹواڑی میں مرہٹوں کا وہی مرتبہ ہے جو تلنگانہ میں کاپو اور تلنگوں کا ہے۔ ان کی تعداد میں تقریباً ۹ فیصد کا انحطاط اس دہ سالہ دوران میں ہوا ہے۔ اسکے مقابلہ میں سنہ ۱۹۰۱ء تا سنہ ۱۹۱۱ء کی مدت میں ۱۲ فیصد اضافہ ہوا تھا۔ جو کمی واقع ہوئی ہے وہ فطرتی اسباب پر مبنی معلوم ہوتی ہے۔ گو کہ یہ کمی کل ملک کی آبادی کی کمی سے کچھ ہی زیادہ ہے۔ یہ قابلِ یادداشت ہے کہ بعض مرہٹے محض کنبیوں میں درج ہوگئے ہونگے لیکن اسکے برعکس کنبیوں کی اعلیٰ جماعتوں میں اس کا میلان ہے کہ اپنے آپ کو مرہٹا بیان کریں۔ اس زمرے میں صرف تلنگے ہی ایسے ہیں جنہوں نے اس دہ سالہ عرصہ میں خواہ خفیف ہی ہو زیادتی ظاہر کی ہے اور دوسری ذاتیں ایک بڑی حد تک انحطاط پذیر ہوئی ہیں۔ کولیوں کے متعلق بھی حوالہ دیا جاچکا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہٹکر بھی دوسرے نام سے بسر کرتے ہیں اور غالباً کنبیوں میں شامل ہوگئے ہیں۔ اس جماعت کے متعلق "آئین اکبری" میں ذکر کیا گیا ہے کہ "باسم کے قرب و جوار میں ایک ملکی قوم ہٹکر کہلاتی ہے جو زیادہ تر مغرور اور سرکش ہے۔ انکی قوم ایک ہزار سوار اور پانچ ہزار پیدل پر مشتمل ہے"۔ غالباً ایسے سپاہیوں کی اولاد ہونا ہی تمدنی درجہ میں اعلیٰ مرتبہ کے ادعا کا سبب ہوتا ہوگا۔ ونجری میں جو انحطاط ہوا ہے اس کا اظہار کم و بیش اسی تناسب سے ہوتا ہے جتنا کہ منور میں اندراج ہوا ہے۔ موقع حالیہ میں لودہی اس زمرے کے تحت شریک کئے گئے ہیں۔ غالباً وہ کرمی سے مربوط ہیں اور انکے ساتھ تقریباً وہی نسبت رکھتے ہیں جو مرہٹوں کو کنبیوں کیساتھ ہے۔ لودہی مرہٹوں کی طرح اپنے متعلق ایک سپاہیانہ لاف زنی سے کام لیتے ہیں۔

نام	تعداد	فیصد زیادتی + یا کمی -
ہٹکر	۲۱،۳۳۲	-۶۹
کولی	۳۹،۸۱۹	-۸۵
کنبی	۳۴،۳۲۴	-
لودھی	۱۷۸	-
مالی	۸۵،۴۷۶	-۲۰
مرہٹہ	۱۴،۰۷،۲۰۰	-۹
منور	۱،۸۳،۳۵۶	-۲۰
تلنگا	۴،۶۲،۱۸۸	+۱
ونجری	۴۰،۰۶۵	-۷۷

۲۳۲۔ زمرۂ سوم صحرائی اور جبالی اقوام۔ صحرائی اور جبالی اقوام کی جملہ تعداد (۱۵۸،۱۱۱) ہے اور ان میں سے فیصد ۷۳ صرف گونڈ ہیں۔ یہ خاص طور سے اضلاع ورنگل اور عادل آباد میں محدود ہیں

انکے بعد قوتِ تعداد کے لحاظ سے کویا کا درجہ ہے جو کل تعداد کے ربع کے برابر ہیں۔ یہ بھی زیادہ تر اضلاع ورنگل۔ عادل آباد اور کریم نگر میں پائے جاتے ہیں۔ ایک قدیم قوم جیسی کہ گونڈ ہے بلاشبہ قلیل العمر ہوتی ہوگی لیکن صرف یہی انکی تعداد کے انحطاط کا باعث نہیں ہوسکتا۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ دو مذاہب کے زیرِ اثر آتے ہیں۔ ان میں سے جو لوگ اپنے عادات اور مراسم اور طریقہ عبادت میں کم و بیش ہندو ہوگئے ہیں وہ فطرتاً اس امر کا زیادہ میلان رکھتے ہیں کہ اپنے قومی نام کو ترک کردیں اور بطور ہنود کے اپنا اندراج کرائیں۔ علاوہ بریں ان میں سے جو عیسائی مبلغین کے زیر اثر آگئے ہیں اور تبدیل مذہب کر چکے ہیں وہ دیسی عیسائیوں کی تعداد میں اضافہ کے موجب ہیں۔ آندھ اور بھیل تعداد میں بڑھ گئے ہیں۔

نام	تعداد	فیصد زیادتی + یا کمی −
آندھ	۶,۶۳۴	+۱۵۳
بھیل	۱۳,۷۲۳	+۳۸
بھنی کویا	۸۷۱	-
چنچو	۶,۱۳۱	-
کویا	۲۵,۰۲۹	-
گونڈ	۹۸,۸۷۹	−۲۱
راج کویا	۱۳۰	-
راجہ گونڈ	۴,۲۵۳	-
سنتال	۱۷۴	-

صرف یہی تینوں اقوام (گونڈ۔ آندھ اور بھیل) دہلہ گذشتہ میں بطور اقوام صحرائی درج ہوئے تھے لیکن اس مرتبہ فہرست میں بعض الحاقات بھی کئے گئے ہیں۔ اس طرح سے اس زمرہ کی میزان کل آبادی کے مقابلہ میں ایک فیصد سے کچھ زیادہ ہے اور سنہ ۱۹۱۱ء میں صرف ایک فیصد تھی۔ آندھ زیادہ تر ضلع عادل آباد میں ملک سرکار عالی کے حدود پر برار کے متصل پائے جاتے ہیں۔ وہ آندھرا کی یادگار معلوم ہوتے ہیں جو تیسری صدی عیسوی میں گوداوری کے اطراف ملک میں ایک ساحلِ بحر سے دوسرے ساحلِ بحر تک غالب تھے۔ اور مسٹر جے۔ ٹی۔ مارٹن نے جو اب کمشنر مردم شماری ہند ہیں اپنی رپورٹ مردم شماری صوبہ متوسطہ و برار بابتہ سنہ ۱۹۱۱ء (صفحہ ۲۱۹) میں تحریر کیا ہے کہ اس صوبہ کی آندھ قوم کو ہنوز یاد ہے کہ وہ کسی زمانے میں ایک حاکم نسل تھے اور اسی بنا پر دوسری رعایا کی طرح محصول ادا کرنے پر معترض ہوتے تھے۔ بھیل زیادہ تر صوبہ اورنگ آباد کے اضلاع میں پائے جاتے ہیں۔ ان اقوام کی بیشی بجائے اسکے کہ صوبہ جات متصلہ سے نقلِ وطن یا کثیر الاولادی پر محمول کی جائے زیادہ تر صحتِ شمار پر مبنی معلوم ہوتی ہے۔ زیں قبل اس کا ذکر ہو چکا ہے کہ مرہٹواڑی کے اقوام قدیمہ ایک بڑی حد تک تاحال شمار سے متروک ہو جاتے تھے۔ راج گونڈ۔ گونڈ پر اور راج کویا۔ کویا پر برتری کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ مشہور سنتھال قوم کی نمایندگی ملک سرکار عالی میں چند آوارہ گرد افراد کرتے ہیں۔

۲۳۴۔ زمرۂ چہارم۔ گلہ بان اور شیر فروش۔ اس زمرہ میں دس لاکھ سے بھی زیادہ آبادی

داخل ہے اور اُنکے خاص عناصر مرہٹے دھنگر اور تلنگے گلا ہیں
گُرما تلنگانہ کے چرواہے ہیں اور گولی مرہٹواڑی کے گلہ بان
ہیں۔ اگرچیکہ دھنگر بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے تقریباً ۵ فیصد گھٹ گئے
ہیں لیکن ۱۸۸۱ء کے لحاظ سے انہیں ۲۹ فیصد کا اضافہ ہوا
ہے۔ یہ حیرت انگیز ہے کہ اس مرہٹا ذات کے اندراجات

فیصد بیشی + یا کمی -	تعداد	نام
- ۵	۴،۶۶،۲۵۶	دھنگر
- ۲۳	۳،۵۳،۹۹۳	گلا
+ ۵	۲۴،۴۸۶	گولی
+ ۸	۱،۵۶،۱۸۹	کرما

ضلع نلگنڈہ میں جو ایک تلنگانہ کا ضلع ہے بہ تعداد کثیر ہوئے ہیں (۹۴،۱،۱۰۱ یا اس ذات کی جملہ تعداد کا ۲۲ فیصد) جہاں بطور نتیجہ کے گلا کی تعداد بہت کم ہوگئی ہے ۱۹۱۱ء میں اس ذات کی تعداد اسی ضلع میں صرف ۱۹،۴۲ تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گلا کی کثیر تعداد بطور دھنگر درج ہوگئی ہے یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ اول الذکر ذات کی تعداد میں اسقدر کثیر انحطاط (۲۳ فیصد) رونما ہوا ہے اسکے برخلاف گولی اور کرما کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے اور بالخصوص موخرالذکر میں تقریباً ۲۸ فیصد کی زیادتی ۱۸۸۱ء کے مقابلہ میں پیدا ہوئی ہے۔

۴۳۲۔ زمرہ پنجم۔ ماہی گیر۔ ملاح اور پالکی بردار۔ بھوئی (بستا) ملک تلنگانہ کے روایتی ماہی گیر ہیں اور اسطرح پر بستا سے متجانس ہیں۔ وہ خانگی (گھریلو) ملازمت کرتے ہیں۔ ہانڈیاں اور اور برتن دھوتے ہیں پانی بھرتے ہیں اور پالکی اور میانے اُٹھاتے ہیں۔ بھوئی تمام ملک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ انکی کل تعداد کے نصف سے زیادہ اب مرہٹواڑی میں پائے جاتے ہیں۔ اس ذات میں جو زیادتی ہوئی ہے (۵۱ فیصد) اُس سے صاف طور پر
عیاں ہوتا ہے کہ دوسری ذاتوں نے بھی اس ذات کے
عنوان کے تحت جگہ حاصل کرلی ہے۔ ۱۸۸۱ء کے مقابلہ میں
جو زیادتی ہوئی ہے (۱۸۶ فیصد) وہ حیرت انگیز ہے

فیصد زیادتی + یا کمی -	تعداد	نام
+ ۵۱	۲،۶۷،۳۷۸	بھوئی
...	۱۰۳	کہار

اور اس کی وضاحت کسی اور طرح نہیں ہوسکتی۔ بھوئیوں کی تعداد کی زیادتی نے زمرے کی میزان میں متناسبہ اضافہ پیدا کردیا ہے۔ اور اب انکا تناسب کُل آبادی ملک میں ۲ فیصد سے کچھ زیادہ ہی ہے۔ بمقابل اسکے ۱۹۱۱ء میں ایک فیصد تھا۔ کہار کی قلیل تعداد (۴۰ ذکور اور ۲۹ اُناث) ظاہر کرتی ہے کہ یہ اِس ملک کے اصلی باشندے نہیں ہیں بلکہ برار کے طرف سے آئے ہوئے عارضی آوارہ گرد ہیں۔ وہ روایتی پالکی بردار ہیں اور اِس ملک میں خانگی ملازمت کی تلاش میں وارد ہوئے ہونگے۔ یہ معلوم نہیں ہوتا کہ دہلہ گزشتہ میں نداف اور مومن اس زمرے

میں کیوں شریک کر دئے گئے تھے ۔ یہ مسلمان طبقے ہیں جن کو صحیح طور پر "بافندے وغیرہ" کے تحت داخل ہونا چاہئے تھا ۔

۲۳۵ - زمرۂ ششم ۔ شکاری اور چڑی مار ۔ مرہٹواڑی کے بیڈر اور تلنگانہ کے مُتراسی جو اس زمرے کے تحت آتے ہیں اس ملک میں تقریباً مساوی تعداد میں پائے جاتے ہیں لیکن اول الذکر میں ۱۹۱۱ء سے فیصد ۱۴ کا اضافہ ہوا ہے اور موخر الذکر میں اسی مدت کے اندر تقریباً ۹ فیصدی کا انحطاط ہوا ہے ۱۸۸۱ء کی تعداد سے انکا تقابل کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان میں علی الترتیب ۸۴ اور ۵۴ فیصدی اضافہ ہوا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ اول الذکر میں بمقابلہ موخر الذکر کے ایک بڑی حد تک زیادتی ہوتی رہی ہے ۔ بیڈر مرہٹواڑی کے اضلاع رائچور اور گلبرگہ میں کم و بیش محدود ہیں اور متراسی کل اضلاع تلنگانہ میں پھیلے ہوئے ہیں ۔ اس زمرہ کی میزان ملک سرکار عالی کی کل آبادی کی تقریباً ۴ فیصد ہوتی ہے اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں ۳ فیصد تھی ۔

فیصد زیادتی یا کمی	تعداد	نام
+۱۴	۲,۳۷,۷۱۴	بیڈر
-۹	۲,۳۰,۶۶۲	متراسی

۲۳۶ - زمرۂ ہفتم ۔ پروہیت اور مرتاض ۔ برہمن جو اپنے روایتی پیشہ کی بناء پر اس زمرے میں داخل ہیں بلحاظ تعداد کثیر ہیں ۔ اور اس مردم شماری کی قلمبند شدہ (۲۷۵) ذاتوں اور قوموں کے منجملہ صرف ۱۳ ذاتوں سے باعتبار تعداد کمتر ہیں صرف ایسی ہی مفید کار آمد ذاتیں جیسے کہ مزارعین، کمہار، اور دودھ فروش ۔ ماہی گیر اور جلاہے اور فرقہ واری ذات لنگایت ہی تعداد میں ان سے بڑھے ہوئے ہیں ۔ یہاں پر یہ ذکر بے محل نہ ہوگا کہ برہمنوں میں حقیقی کام کرنے والوں کی بہت ہی قلیل تعداد اپنا پوجا پاٹ کا روایتی پیشہ انجام دیتی ہے اور انکی تعداد غالب محاصل اراضی، ملازمت سرکاری اور علمی پیشوں کی آمدنی پر بسر کرتی ہے ۔ اس ملک کے برہمن (تلنگے مرہٹے اور کنڑے برہمن) پنچا دراوید اکھنڈ سے تعلق رکھتے ہیں بمقابلہ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے برہمنوں میں ۵ فیصد کمی رونما ہوئی ہے ۔ اسکے مقابلہ میں ۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء کے دوران میں فیصد ۱۶ کی کمی ہوئی تھی جیسا کہ سابقہ مردم شماری کی رپورٹ میں ذکر کیا گیا ہے کہ تین لاکھ سے زائد تلنگے ۱۹۰۱ء میں بطور برہمن شمار کرلئے گئے تھے جو اس سال ان کے کثیر اضافہ (۶۱ و ۴۱ فیصد)

فیصد زیادتی ۔ یا کمی	تعداد	نام
—	۳۰,۲۷	ایاوار
—	۱۱۴۹	بیراگی
-۵	۲,۴۱,۲۶	برہمن
-۱۷	۲۴,۷۵۳	گوسائیں

وجہ موجہ تھی۔ سنہ ۱۹۱۱ء میں تلنگوں کی بطور علیحدہ ذات کے درجہ بندی ہونیکی وجہ سے برہمنوں
میں فیصد ۶۰ سے زیادہ کی صریحی کمی اور تلنگوں میں کثیر زیادتی پیدا ہوئی۔ موجودہ کمی بلاشبہ فطرتی اسباب
پر مبنی ہے جس سے ملک سرکار عالی کی آبادی مجموعی طور پر متاثر ہوئی جو دوسری ذاتیں اس زمرہ
میں شامل ہیں اور بلحاظ تعداد برہمنوں سے بہت کم ہیں انکے منجملہ گوسائیں اور بیراگی فی الاصل شادی
نہ کرنے والے مرتاضوں اور درویشوں کی جماعتیں تھیں۔ اول الذکر مہادیو کے پوجنے والے اور موخرالذکر
وشنو کی پرستش کرنے والے ہیں۔ یہ لوگ اب شادی نہ کرنے کے عہد کو بتدریج توڑتے جاتے
ہیں اور کسی نہ کسی پیشہ کو اختیار کر کے بستے جاتے ہیں لیکن انہیں سے ابھی اکثر گداگری کرتے ہیں
تیرتھوں کی زیارت پابندی سے کرتے رہتے ہیں۔ اور بظاہر یہی انکی کمی تعداد کا سبب معلوم ہوتا ہے
ایاوار بالعموم ساتانی ہوتے ہیں جو بہت تقدس کا اظہار کرتے ہیں اور فرقہ ویشنوا کی شدر ذاتوں
کے پجاریوں کا کام دیتے ہیں اور اسلئے اس طبقہ کے تحت دکھائے گئے ہیں۔ ولۂ حالیہ میں
بیراگی بھی اس زمرے میں داخل کر لئے گئے ہیں۔

۲۳۷۔ **زمرۂ ہشتم۔ خادمان مناور**۔ اس زمرے اور سابقہ زمرے کے درمیان حد فاصل
قایم کرنا ایک امر مشکل ہے۔ اس ملک میں مندروں کی خدمت کرنے والوں کی صرف دو ذاتیں
ہیں۔ گراؤ جو مہادیو کی مندر کے خادم ہیں اور کل اضلاع
مرہٹواڑی میں پائے جاتے ہیں اور ساتانی جو تلنگانہ
کے وشنو مندروں کے خدمت گزار ہیں۔ یہ ذاتیں طبعی
ترقی سے بڑھتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں بالخصوص ساتانی

نام	تعداد	فی صدی زیادتی + یا کمی –
گراؤ	۲۰۳۱۸	+ ۱۶
ساتانی	۳۹۷۴۴	+ ۴۳

جن میں سنہ ۱۸۸۱ء کے بعد سے فیصد ۲۰۶ کا حیرت انگیز اضافہ ہوا ہے۔

۲۳۸۔ **زمرۂ نہم۔ شجرہ دان یا انساب**۔ اس زمرہ میں صرف ایک ذات بھٹ راج
داخل ہے جنکی تعداد ۱۰۵۴۵ ہے اور کل آبادی کے فیصد ایک حصہ سے بھی کم ہے۔ ابتداءً
یہ لوگ ملک تلنگانہ کے شاعر اور قصیدہ خوان تھے۔ لیکن اب بالعموم زراعت یا گداگری
کرتے ہیں۔ یہ لوگ بلاشبہ بہت سے زبانی روایات اور قصوں کے گنجینے ہیں۔ قدیم روایت
کے بموجب بھٹ راج شمالی ہند کی ایک ذات ہے جسکو پہلے پہل دکن میں ورنگل کے راجہ
پرتاپ رودرا نے (سنہ ۱۲۹۵ء تا ۱۳۲۳ء) بلوایا تھا۔ اس سلطنت کے زوال کے بعد معلوم ہوتا
ہے کہ یہ لوگ باجگذار ریڈی اور ویلاروسا کی سرپرستی میں (جنہوں نے ملک تلنگانہ میں اپنی

اپنی علیحدہ خود مختار ریاستیں قائم کرلی تھیں) شاعر اور مداح بنکر بس گئے۔ ایک جماعتی حیثیت سے یہ لوگ تلنگی علم ادب میں خاصے تعلیم یافتہ تھے۔ اور ان میں سے بعض اعلیٰ پایہ کے تلنگی شعرا ہوئے ہیں۔ دہلہ گزشتہ میں یہ زمرہ علیحدہ نہیں کیا گیا تھا۔

۲۳۹۔ زمرۂ دہم ۔ منجمین ۔ اس زمرہ میں بھی صرف ایک ہی ذات جوشی ہے جنکی تعداد اس ملک میں صرف معدودے چند ہے۔ جوشی مشتق ہے جیوتش سے جسکے معنی علم نجوم کے ہیں۔ یہ اپنی زندگی بھیک مانگ کر بسر کرتے ہیں اور ہفتہ کے روز نیل اور کسی ایک سیاہ رنگ چیز کی خیرات مانگتے ہیں تاکہ "سنی" یا پر نحوست سیارۂ زحل کا کفارہ کردیں۔ اس ذات کا التباس برہمن طبقہ کے دیہاتی پوجاریوں کے ساتھ نہ کرنا چاہئے سوتھہ سابقہ میں زمرۂ ماقبل کی طرح یہ زمرہ بھی علیحدہ درج نہیں کیا گیا تھا۔

۲۴۰۔ زمرۂ یازدہم ۔ محرر ومتصدی ۔ موقع حالیہ میں یہ زمرہ بھی پہلی مرتبہ علیحدہ دکھایا گیا ہے۔ اس میں دو ذاتیں ہیں۔ کایست اور کھتری جو باہر سے آکر بس گئی ہیں اور تعداد میں بھی قلیل ہیں۔ اس زمانہ میں محرری کا پیشہ صرف انہی دو ذاتوں میں محدود نہیں رہا۔

۲۴۱۔ زمرۂ دوازدہم ۔ اہل موسیقی ۔ گوئیے ۔ ناچنے والے ۔ نقال اور بازیگر ۔ اس زمرہ کی خاص ذات بوگم ہے اور انکی تعداد (۲۱٫۲۵۸) ہے۔ یہی ایک ذات تھی جو ۱۹۱۱ء میں اس زمرہ کے تحت درج کی گئی تھی۔ بمقابلہ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے ان میں فیصدی ۱۰.۵ کا اضافہ ہوا ہے۔ اس ذات کا پیشہ ناچنا اور عصمت فروشی کرنا ہے۔ اگرچیکہ اس ذات میں سے بعض نیک بخت نکل آتے ہونگے لیکن یہ ذلت جو اپنے ساتھ تعلق رکھنے والوں کے لئے باعث شرم ہے۔ بجائے خود ترقی پاتی رہتی ہے کیونکہ بعض قوموں میں یہ رواج ہے کہ دیوتاؤں اور دیویوں کے نام پر لڑکیوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اسکے برخلاف داسری ذات میں ۱۹۱۱ء کی تعداد کے مقابلہ میں فی صدی ۱۹ کا انحطاط ہے۔ یہ زیادہ تر اضلاع تلنگانہ میں پائے جاتے ہیں اور بالعموم گداگری یا زراعت پر بسر کرتے ہیں۔ لفظ داسری کے معنی خادم کے ہیں (قیاساً مندر کا خادم) اور انکی گدائی ایک حد تک مذہبی صورت رکھتی ہے کیونکہ ان میں سے بعض افراد چند ذاتوں کے بعض گھر یلو مراسم میں پوجاری یا کارپرداز کی حیثیت سے کام کرتے ہیں اور بعض بلجا۔ گلا۔ اور دوسری تلنگی ذاتوں کے جنازوں کے سامنے گاتے اور ناقوس بجاتے ہیں۔ گنگرلا (مقدس بیل والے) جو کرتب کرنے والے بیلوں کا تماشہ دکھاتے پھرتے ہیں اسی داسری ذات سے تعلق رکھنے

نام	تعداد	فیصدی کمی + یا کمی −
بھنڈاری	۳۱	...
بوگم	۲۱٫۲۵۸	+ ۱۰.۵
داسری	۹٫۶۶۲	− ۱۹
رُمّرا	۷٫۴۵۲	...
گنگرلا	۱۴	.
سگاروڑی	۲۳	.
گنڈرالا	۸۵۷	.
گلھائی	۴۷۵	.

والے کہلاتے ہیں ڈمّرا بھی ایک تلنگی ذات ہے یہ لوگ قلابازی کرنے والے اور کرتب دکھلانے والے پیشہ ور ہوتے ہیں۔ بعض زراعت بھی کرتے ہیں۔ اس ذات میں آزادی کیساتھ کسی بھی ذات سے جو اپنے سے کمتر درجہ کی نہ ہو مرد اور عورت دونوں کو بھرتی کر لیا جاتا ہے اور اس کا معیار محض ہمطائی ہے۔ آوارہ گرد ڈمّر سور پالتے ہیں اور دن میں مزدوری بھی کرتے ہیں۔ گارڈری یا بازیگر مرہٹواڑی میں ہوتے ہیں۔ گنڈلا بھی اصل میں مرہٹے فقیر ہیں اور امبا بھاؤنی کے اعزاز میں خاصکر دہشت برہمن خاندانوں کی شادی کے موقعوں پر گنڈالا (یا ایک قسم کا رقص مشعل) کرتے ہیں۔ بھنڈاری مندر کے باجا بجانے والوں کی ایک چھوٹی ذات ہے یہ لوگ پتروَلی بھی بناتے ہیں۔

۲۴۲۔ زمرۂ سیزدہم۔ تاجر اور بساطی (پھیری کرنے والے)۔ اس زمرے کی دو اہم ذاتیں کومٹی اور لنگایت ہیں۔ سنہ ۱۹۱۱ء کی تعداد سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ کومٹی تعداد میں ۶ فیصد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں اور لنگایت تقریباً بقدر ۹ فیصد گھٹ گئے ہیں۔ لیکن سنہ ۱۸۸۱ء کے اعداد کے لحاظ سے یہ دونوں تعداد میں زیادہ ہو گئے ہیں۔ موخر الذکر کا اضافہ (۳۸ فیصد) اول الذکر کے اضافہ (۱۰ فیصد) سے زیادہ ہے یہ قابل ذکر ہے کہ کومٹی گزشتہ ۴۰ سال میں بہت آہستگی کیساتھ ترقی پائے ہیں۔ گزشتہ ۲۰ سال ہی میں اس قوم میں کچھ ترقی معلوم ہوتی ہے۔ باب سابقہ میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ کومٹی جو سنہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے لحاظ سے ہر طرح کے نقائص جسمانی میں مبتلا تھے اپنی حالت کو دہ سالہ دوران میں بہت کچھ سنبھال چکے ہیں اور انکی صحت جسمانی اچھی ظاہر ہوتی ہے شاید اسی کا نتیجہ ہے کہ کومٹی اپنی تعداد میں اضافہ کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ درآں حالیکہ عام آبادی میں انحطاط رونما ہوا ہے۔ لنگایت میں عام آبادی سے زیادہ کمی واقع ہوئی ہے جسکی وجہ ممکن ہے یہ ہو کہ انہیں سے بعض نے اپنے آپ کو بجائے

نام	تعداد	فیصد زیادتی + یا کمی −
اگروال	۱٬۸۳۱	۰
بلیجا	۳۳٬۳۶۴	۰
بوہرا	۴۲۳	۰
[illegible]	۹۵	۰
کومٹی	۲٬۳۸٬۰۷۲	+ ۷
لنگایت	۶٬۸۷٬۵۳۹	− ۹
مارواڑی	۴۶٬۴۳۹	− ۷
میمن	۶۱	۰
پوروال	۹۱۸	۰

لنگا بلیجا لکھوانے کے محض بلجا درج کرایا ہو۔ سنہ ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں بلجا کے اندراجات بہ تعداد کثیر ہوئے ہیں اور یہی کثرت قیاس مندرجہ بالا کی طرف رہبری کرتی ہے۔ مارواڑی ایک پیدائشی تاجر اور روپئے کا دین لین کرنے والے ہوتے ہیں اور اس زمرے میں انکی موجودگی ناگزیر ہے۔ انکی کثیر تعداد بہ نسبت تلنگانہ کے (باستثناء بلدہ حیدرآباد) مرہٹواڑی میں بہت زیادہ ہے۔ جہاں وہ روئی کی

فائدہ مند تجارت میں مصروف ہیں۔ ٹھیک ٹھیک کہا جائے تو مارواڑی فی الحقیقت کسی ذات کا نام نہیں ہے بلکہ ایک دیس کا نسبتی نام ہے جسکے معنی مارواڑ کے رہنے والے کے ہیں لیکن اس مقام سے آنے والے اکثر لوگ چونکہ تجارت اور لین دین کے کاروبار کرنے لگتے ہیں۔ اسلئے ان کی ذات کے نام نظر انداز ہوجاتے ہیں اور وہ سب کے سب انکے ملک کے نام کے ساتھ منسوب کئے جاتے ہیں۔ دوسرے تجارتی طبقے جو اس زمرے میں شریک ہیں بلحاظ تعداد کم ہیں اور کم و بیش عارضی توطن اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے پوروال زیادہ تر جینی ہیں۔ اور اگروال ہندو ہیں۔ بوہرے۔ گجراتی ہندو ہیں جو مسلمان ہوگئے ہیں۔ میمن بھی انہیں کے مماثل ہیں۔

سنہ ١٩١١ء میں صرف ایک ذات کوہٹی کی اس عنوان کے تحت درج کی گئی تھی۔ اب دوسری ذاتوں کے شمول سے (جو عام طور پر تجارت پیشہ ہیں) اس زمرہ کی میزان کُل آبادی ملک کی ٨ فیصد حصہ ہوگئی ہے اور سنہ ١٩١١ء میں صرف ٢ فیصد تھی۔

٢٤٣۔ زمرۂ چہاردہم۔ باربردار جانوروں کے ذریعہ نقل و حمل کرنیوالے۔ اس زمرہ میں بیلوں پر لاد کر نقل و حمل کرنے والے مشہور لمباڑے زیادہ نمایاں ہیں۔ ان کی کثیر تعداد تلنگانہ کے اضلاع ورنگل۔ نلگنڈہ۔ محبوب نگر اور عادل آباد اور مرہٹواڑی کے اضلاع گلبرگہ شریف۔ پربھنی ناندیڑ۔ بیدر اور رائچور میں پائی جاتی ہے۔ اس دہ سالہ دوران میں جو ان کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے اس سے مترشح ہوتا ہے کہ گذشتہ مردم شماری کے وقت غلہ وغیرہ لیکر یہ لوگ ملک سرکار عالی سے باہر گئے ہونگے اور اس طرح پر ممالک محروسہ میں شمار ہونے سے بچ گئے ہونگے۔ لمباڑے ایک چھوٹے پیمانے پر زراعت کی طرف راغب ہوگئے ہیں اور انکی یہ مستقل زندگی شمار میں آسانی پیدا کریگی۔ اور ان لوگوں کو بھی قلمبند کرادیگی جو اور طرح پر اپنی آوارہ گردی کے باعث شمار سے چھوٹ جاتے۔ پرکا بھی تلنگانہ کے اضلاع ورنگل۔ کریم نگر۔ عادل آباد۔ میدک اور اطراف بلدہ میں پائے جاتے ہیں۔ اور تلنگانہ کی زراعت پیشہ قوم بلجا کی ایک شاخ ہیں۔ انکا نام لفظ پرکے سے مشتق ہے جسکے معنی تھیلے کے ہیں جن میں نمک اور غلہ بھر کر بیلوں پر لادتے اور لیجاتے تھے۔ انکے پیشے نے اس زمرہ میں ان کو جگہ دلائی ہے۔ بنجارے بھی بیلوں پر لاد کر نقل و حمل کرنے والے ہیں۔ وہ زیادہ تر ہندو ہیں لیکن خال خال مسلمان اور اقوام قدیمہ میں بھی ہیں۔ بہت سے بنجارے زراعت کرنے لگے ہیں۔ اور اُن میں سے

نام	تعداد	فیصدی زیادتی یا کمی
بنجارہ	٢٣٥٦١	٠
لمباڑہ	٢،٢٣،٧٧٩	٥٨+
پرکا	٣٥،٦٢٤	٠

جو سابقین اولین ہیں اپنے آپ کو ایک علحدہ ذات قرار دیکر وبخری سے موسوم کرتے ہیں۔ یہ لوگ بالعموم اپنے آپ کو ہندو لکھواتے ہیں۔

۲۴۴۔ زمرۂ پانزدہم۔ اِصلاح ساز۔ اصلاح سازوں کی ذات تلنگانہ میں منگلا اور مرہٹواڑی میں حجام یا نہوی کہلاتی ہے۔ اول الذکر میں بلحاظ تعداد کثیر اضافہ ہوا ہے اور موخرالذکر میں بہت انحطاط پیدا ہوا ہے۔ موخرالذکر کی اتنی بڑی کمی کا کوئی سبب نہیں معلوم ہوتا۔ بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ نہوی شمار کنندوں کو جُل دینے میں کامیاب ہوئے اور اپنے آپ کو دوسرے ناموں کے تحت درج کرا لیا۔

نام	تعداد	فیصد زیادتی یا کمی
حجام	۱۶٫۸۲۲	۰
منگلا	۱۱۳٫۷۵۴	+ ۳۵
نہوی	۶٫۳۱۴	– ۸۸

۲۴۵۔ زمرۂ شانزدہم۔ گازر۔ چاکلا تلنگانہ کی اور دھوبی مرہٹواڑی کی کپڑے دھونے والی ذات ہے۔ لیکن یہ دونوں نام عموماً ایک دوسرے کے ساتھ تُبادل ہوتے ہیں اور یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ اول الذکر ذات میں زیادتی ہوئی ہے تو موخرالذکر میں کمی آگئی ہے اگر دونوں ذاتوں کا مجموعی طور پر لحاظ کیا جائے تو ۱۹۲۱ء کے مجموعی اعداد ۱۹۱۱ء کے مماثلہ مجموعی اعداد سے خفیف طور پر یعنی کچھ کم ایک فیصد سے زیادہ معلوم ہوتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کپڑے دھونے والوں کی ذات میں مجموعی طور پر تعداد میں کمی نہیں پیدا ہوئی۔

نام	تعداد	فیصد زیادتی + یا کمی –
چاکلا	۱۸۶٫۶۶۴	+ ۶
دھوبی	۵۶٫۹۴۴	– ۱۴

۲۴۶۔ زمرۂ ہفدہم۔ پارچہ باف۔ روئی دھنکنے والے اور رنگریز۔ سالے ملک تلنگانہ کی بڑی پارچہ باف ذات ہے۔ اور بلحاظ تعداد اس زمرہ میں کثیر بھی ہے۔ سالے تمام اضلاع تلنگانہ میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ بمقابلہ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے اُن میں فیصد ۱۲ کی حد تک کمی آگئی ہے لیکن ۱۸۸۱ء کے لحاظ سے اس ذات کی میزان میں بقدر ۲۷ فیصد بیشی ہوئی ہے۔ یہ قابل ذکر ہے کہ جو سالے مرہٹواڑی میں پھیل گئے ہیں وہ اپنے آپ کو چنبوار سے موسوم کرتے ہیں۔ دیونگ یا کوشٹی انکے بعد اہمیت رکھتے ہیں۔ دیونگ تین ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں۔ دیونگ بہ شکر، کوڑے کل وغیرہ مرہٹواڑی میں بہ تعداد کثیر پائے جاتے ہیں اور انکا روایتی پیشہ بافندگی ہے۔ لیکن اِن میں سے بعض نے تجارت۔ زراعت۔ نجاری اور معماری

نام	تعداد	فیصد زیادتی + یا کمی –
بھوساگر	۴۵	۰
چنبوار	۱٫۷۱۳	۰
دیونگ	۸۸٫۵۱۶	+ ۲۴
جلاہی	۴٫۴۴۶	۰
لدّاف	۱٫۸۷	۰
مومن	۳۶	۰
رنگاری	۲۳٫۶۴۳	+ ۵
سالے	۲٫۷۹٫۷۰	– ۱۳

اختیار کرلی ہے۔ اس دہ سالہ دوران میں بقدر ۴۲ فیصد ان میں اضافہ ہوا ہے اور اس سے پہلے دس سال میں بھی انھوں نے معتدبہ اضافہ (۶۰ فیصد) ظاہر کیا تھا۔ رنگری یا رنگریز رنگنے والوں کی ایک ذات ہے جو زیادہ تر مرہٹواڑی میں پائی جاتی ہے۔ اس ذات میں فیصد ۵ کی بیشی اس دہ سالہ دوران میں رونما ہوئی ہے۔ جلاہے۔ نداف اور مومن کپڑا بننے والے مسلمان طبقے ہیں۔ انکی تعداد میں جو کثیر انحطاط رونما ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں اب اکثر ایسے ہیں جو اپنے آپ کو بلاتفریق طبقہ صرف مسلمان لکھوانا پسند کرتے ہیں۔ تلنگانہ کی "سالے" ذات کو مسلمان جلاہے ہی ہوتے ہیں بالکل اسی طرح جیسے کہ ندافوں کو جو روئی صاف کرنے والا رسی اور نیواڑ بنانے والا طبقہ ہے تلنگی "دودی کولا" کہتے ہیں۔ یہ مسلمان طبقے تو مسلم ہیں۔

سنہ ۱۹۱۱ء میں صرف تین ذاتیں یعنی دیونگ۔ رنگری اور سالے اس زمرے میں شامل کی گئی تھیں۔ موقع حالیہ میں پانچ اور ذاتیں بھی بوجہ انکے روایتی پیشہ کے ان میں داخل کرلی گئی ہیں۔

۲۴۷۔ زمرۂ ہفدہم خیاط۔ اس زمرے میں صرف ایک ذات درزی یا سیمپی ہے۔ ممالک محروسہ کی آبادی کی مجموعی میزان کے مقابلہ میں درزیوں کی تعداد بہت کم ہے۔ اس کے علاوہ اس دہ سالہ دوران میں انکی تعداد میں فیصد ۴ء۱۳ کی کمی آگئی ہے۔ اس کمی کی تلافی ایک بڑی حد تک دوسری ذات کے لوگوں سے ہوجاتی ہے جو خیاطی کو ایک سفید پیشہ کے طور پر اختیار کرلیتے ہیں یہ ذات ممالک محروسہ سرکار عالی میں پھیلی ہوئی ہے اور تلنگانہ میں درزی اور مرہٹواڑی میں سیمپی کہلاتی ہے۔

۲۴۸۔ زمرۂ نوزدہم نجار۔ اس طبقے میں صرف ایک ذات سُتار کی ہے۔ نجاروں کو مرہٹی میں سُتار اور تلنگی میں وڈلا کہتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات یہ لوگ "پنچال" کے نام کی آڑ لیتے ہیں سُتار ذات نے اپنی تعداد میں بقدر ۱۴ فیصد کے ترقی کی ہے۔

۲۴۹۔ زمرۂ بستم معمار۔ اس زمرہ کی صرف ایک ذات اُپرا ہے۔ اُپرا تلنگی لفظ اُپو (نمک) سے مشتق ہے اور اس طبقہ کے لوگوں پر انکے اصلی پیشے کے اعتبار سے اس کا اطلاق ہونے لگا چونکہ اب زمین شور سے نمک کی صنعت ممنوع ہوگئی ہے اس لیے یہ لوگ مٹی کا کام اور مزدوری کرنے لگے ہیں۔ اس ذات میں ۳۰ فیصدی کا اضافہ اس دہ سالہ دوران میں اور ۱۰۰ فیصدی کا اضافہ

نام	تعداد	فیصد زیادتی + یا کمی -
کاماٹی	۵۸۶	۰
اُپرا	۷۴،۱۸۵	+۳۰

گزشتہ چالیس سال میں رونما ہوا ہے۔ اس سے مترشح ہوتا ہے کہ اس ذات کے لوگ اپنے آپ کو زیادہ تعداد میں اس نام کے تحت درج کرانے لگے ہیں۔ اور نیز یہ کہ دوسری ذات کے لوگ بھی معماری پیشہ اختیار کرنے لگے ہیں۔

۲۵۰۔ زمرہ بست و یکم۔ سفالگر (مٹی کے برتن بنانے والے) کمہار مرہٹواڑی کے اور کمرا تلنگانہ کے سفالگر ہیں۔ دونوں برتن۔ اینٹ اور سفال بناتے ہیں اور دونوں کی تعداد میں اس دہ سالہ مدت میں کمی آئی ہے لیکن ۱۸۸۱ء کے مقابلہ میں ان کی تعداد علی الترتیب بقدر ۲۵ اور ۳۲ فیصد کے بڑھ گئی ہے۔

نام	تعداد	فیصد زیادتی یا کمی
کمہار	۵۱,۳۳۲	-۲۹
کمرا	۶۵,۸۲۵	-۱۷

۲۵۱۔ زمرہ بست و دوم۔ آہنگر۔ لوہار مرہٹواڑی کا اور کمری تلنگانہ کا آہنگر ہے۔ اول الذکر کی تعداد میں جو کمی آئی ہے وہ ناموں کے تبادلے کی وجہ سے معلوم ہوتی ہے کیونکہ سابقہ مردم شماری میں موخر الذکر کی تعداد کم درج ہوئی تھی اور اب ان میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔

نام	تعداد	فیصد زیادتی یا کمی
لوہار	۳۰,۹۰۸	-۳۵
کمری	۴۱,۷۲۳	۰

۲۵۲۔ زمرہ بست و سوم۔ زرگر۔ منجملہ ان دو ذاتوں کے جو اس زمرہ کے تحت داخل ہوتی ہیں سنار زیادہ کثیر التعداد ہیں۔ یہ مرہٹے اور تلنگے دونوں ہوتے ہیں۔ گزشتہ مردم شماری میں پنچال کی تعداد میں ۲۵ فیصدی کا اضافہ ہوا تھا۔ اور سناروں میں صرف ایک فیصدی کا۔ اور مردم شماری حالیہ میں اول الذکر ۵۲ فیصد سے زیادہ گھٹ گئے ہیں۔ اور موخر الذکر بقدر ۱۲ فیصد بڑھ گئے ہیں۔

نام	تعداد	فیصد زیادتی یا کمی
پنچال	۵۵,۹۷۵	-۵۲
سنار	۹۹,۷۶۵	+۱۲

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے ۱۹۱۱ء کی مردم شماری میں اپنے آپ کو بلحاظ پنچال کے اضلاع ورنگل۔ کریم نگر۔ میدک اور نلگنڈہ میں درج کرایا تھا۔ اب مردم شماری حالیہ میں اپنے آپ کو سنار درج کرایا ہے اور یہ کہ اسکے برخلاف اضلاع بیڑ۔ ناندیڑ اور عثمان آباد میں سنار کے نام سے پنچال کے نام پر عود کر آئے ہیں۔ مجموعی طور پر زرگروں نے اپنے آپ کو بہ نسبت پنچال کے سنار زیادہ درج کرایا ہے۔ علاوہ بریں پنچال کا نام پانچ دستکار ذاتوں پر حاوی ہے۔ لوہار۔ ستار۔ کسار۔ سیمبی۔ اور سنار اور جسقدر اس ذات کے لوگ اپنے آپ کو

اپنی شخصی ذات کے نام کے تحت درج کرائینگے۔ اسیقدر پنچال کے نام کے تحت درج شدہ نفوس کی تعداد گھٹ جائے گی۔ مثلاً کمری، سنار وغیرہ کی تعداد کا اضافہ پنچال میں اسی کے مماثل انحطاط پیدا کریگا۔ یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ چالیس سال قبل جو تعداد تھی اُس کی صرف تقریباً ۶۰ فیصد تعداد اس مردم شماری میں رہگئی ہے۔ سنار ذات کے ۳۶ مردوں نے اپنے آپ کو وشوا برہمن سے موسوم کیا ہے۔

۲۵۳۔ زمرہ بست وچہارم پیتل اور تانبے کے کاریگر۔ پیتل اور تانبے کے برتنوں کے بنانے والے مرہٹواڑی میں کسار اور تلنگانہ میں کنچری کہلاتے ہیں۔ ان ذاتوں میں جو اضافہ ہوا ہے اس کی وجہ بلاشبہ وہی ہے جو پنچال کے متعلق اُوپر بیان کی گئی اور بالخصوص اس سبب سے کہ ۱۹۱۱ء میں کنچری نے اپنے آپ کو بطور علیحدہ ذات کے ظاہر نہیں کیا تھا۔

نام	تعداد	فیصدی زیادتی یا کمی
کنچری	۹٫۹۷۵	۔
کسار	۲۰٫۲۴۳	+ ۳۹

۲۵۴۔ زمرہ بست وپنجم۔ مٹھائی بنانے والے اور غلہ بھوننے والے۔ ۱۹۱۱ء میں اس زمرہ کو علحدہ درج نہیں کیا گیا تھا۔ اس طبقہ میں صرف ایک ذات بھڑبھونجے کی داخل ہوتی ہے جو غلہ بھوننے والوں کی ذات ہے۔ یہ تعجب خیز ہے کہ اگرچہ بہت سے مٹھائی بنانیوالے ہیں لیکن کسی نے بھی اپنے آپ کو حلوائی نہیں لکھوایا۔ بھڑبھونجوں کے دو طبقے ہیں مرہٹے اور پردیسی مرہٹے بھڑبھونجوں کی بھرتی بلاشبہ مرہٹے کنبیوں سے ہوتی ہے جن سے وہ شکل وصورت اخلاق وعادات میں مماثلت رکھتے ہیں۔ پردیسی بھڑبھونجے کانپور، متھرا، لکھنؤ، اور بریلی وغیرہ باہر کے مقامات سے آبسے ہیں۔

۲۵۵۔ زمرۂ بست وششم تیل نکالنے والے۔ دو ذاتیں جو اس زمرہ میں شامل ہیں وہ گانڈلا اور تیلی ہیں۔ اول الذکر تلنگانہ میں اور موخرالذکر مرہٹواڑی میں محدود ہیں۔ تیلی کثیر التعداد ہیں بمقابلہ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے گانڈلا میں تقریباً ۷ فیصد اضافہ ہوا ہے اور تیلی میں بقدر ۲۲ فیصد کے انحطاط ہوا ہے۔ ان ذاتوں کے بعض افراد نے اپنے روایتی پیشوں کو چھوڑ کر تجارت اور دوکانداری اور بعض نے زراعت اختیار کرلی ہے۔

نام	تعداد	فیصد زیادتی یا کمی
گانڈلا	۱۳٫۹۰۴	+ ۷
تیلی	۶۱٫۴۴۴	- ۲۲

۲۵۶۔ زمرۂ بست وہفتم سیندھی نکالنے والے اور شراب کھینچنے والے۔ یہ زمرہ کل آبادی ملک سرکار عالی کے ۵ فیصد سے کچھ زائد حصہ پر مشتمل ہے۔ اس زمرہ کی کثیر التعداد ذات

کلال ہے جو دراصل شراب کھینچنے والے ہیں اور کل ملک سرکار عالی میں بہ تعداد کثیر پائے جاتے ہیں ان کے بعد بلحاظ اہمیت گونڈلا اور ایدیگا ہیں جو سیندھی نکالنے والے ہیں بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے ایدیگا اور کلال علی الترتیب فیصد ۵ اور ۲۱۷ بڑھ گئے ہیں اور گونڈلا بقدر ۶۰ فیصد گھٹ گئے ہیں

نام	تعداد	فیصدی زیادتی + یا کمی -
ایدیگا	۲۶۰۰۷	+ ۵
گونڈلا	۱۲۱۴۹۴	- ۶۰
کلال	۲۳۸۰۶۹	+ ۲۱۷

سنہ ۱۸۸۱ء کے لحاظ سے گونڈلا میں بقدر ۴۴ فیصد کمی اور کلال میں فیصد ۹۰۸ حیرت انگیز بیشی ہوئی ہے۔ اس کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ انکی تعداد میں اتنی وسیع ترقی کس طرح ہوئی۔ گونڈلا کے کثیر انحطاط سے یہ شبہ ناشی ہوتا ہے کہ ان میں سے اکثر کا رجحان اپنے آپ کو کلال ظاہر کرنیکی جانب ہے۔ موجودہ انتظامات آبکاری کے تحت کلال صرف شراب بیچ سکتے ہیں اور اس کو کھینچ نہیں سکتے۔

۲۵۷۔ زمرۂ بست و ہشتم۔ گوشت فروخت کرنے والے۔ کاٹک اور قصاب کی دو ذاتیں جن کی مجموعی تعداد ۱۴۷۰۹ ہے اس زمرے میں شامل ہیں۔ کاٹک ہندو اور قصاب مسلمان گوشت بیچنے والے ہیں۔ گائے کاٹنے والے مسلمان گائے قصاب کہلاتے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان ذاتوں کی جملہ تعداد کے منجملہ کم سے کم ۹۲ فیصدی بلدہ حیدرآباد اور اضلاع اطراف بلدہ۔ کریم نگر۔ عادل آباد میدک اور محبوب نگر موقوعہ تلنگانہ میں پائے جاتے ہیں۔ لفظ کاٹک کے معنی "بیر حسم" یا "سنگدل" کے ہیں اور اس کا اطلاق قصابوں پر نہایت موزوں ہے۔ سنہ ۱۹۱۱ء میں گوشت بیچنے والوں کی ذات کی درجہ بندی علیحدہ زمرے میں نہیں کی گئی تھی۔

۲۵۸۔ زمرۂ بست و نہم۔ چرمی کام کرنے والے۔ اس زمرے کی خاص ذات چمبھار ہے جن کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہے چمبھار چرمی کام کرنے والے اور جوتے بنانے والے ہیں جو جوم مرہٹواڑی میں پائے جاتے ہیں۔ تلنگانہ کے ادیگا (دھیڑ) جو چپل بناتے ہیں وہ بھی چمبھار کہلاتے ہیں اور یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ انکی تعداد میں گزشتہ دہ سالہ دوران میں فیصد ۵۹ سے زائد کا اور سنہ ۱۸۸۱ء کے مقابلہ میں فیصد ۱۵۵ کا اضافہ رونما ہوا ہے۔

نام	تعداد	فیصد زیادتی یا کمی -
چمبھار	۱۱۲۵۳۴	+ ۵۹
ڈھور	۴۳۴۰۹	+ ۲۳
موچی	۱۵۷۶	...

ڈھور جو مرہٹواڑی کے دباغت کرنیوالے ہیں انکی تعداد تقریباً ۴۳۰۰۰ ہے اور سنہ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے مقابلہ میں فیصد ۲۲ سے زیادہ ان میں بیشی معلوم ہوتی ہے۔ موچی تلنگانہ کی ایک ذات ہے جو مرہٹواڑی کے چمبھار سے مماثل ہے۔ موچی بلحاظ تعداد

بہت قلیل ہیں۔

۲۵۹۔ زمرہ سی ام۔ ٹوکرے۔ بورئیے اور رسی بنانے والے۔ اس زمرہ میں کُل آبادی کا تین فیصد حصہ سے کچھ زیادہ شریک ہے۔ سنہ ۱۹۱۱ء میں اُنکا تناسب ایک فیصدی سے کم تھا۔ موجودہ زیادتی اس زمرہ میں دو نئی ذاتوں کے شمول سے پیدا ہوئی ہے۔ مانگ جن کی تعداد تین لاکھ نفوس سے زیادہ ہے اس زمرے کی خاص ذات ہے ٹوکرے اور رسیاں بنانے کے علاوہ مانگ دیہات میں خدمتگاری کرتے اور ڈھیڑا بجاتے ہیں۔ انکی سنہ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے مقابلے میں ۳ فیصد کمی ہوئی ہے۔ لیکن سنہ ۱۸۸۱ء کے لحاظ سے ان میں ۴۸ فیصد بیشی ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ذات نے دھیمی ترقی کی ہے۔ پر کلا اور کیکاڑی۔ بوروڑ اس زمرے کی دوسری ذاتیں ہیں۔ انکے منجملہ پر کلا اور کیکاڑی خانہ بدوش اقوام جرائم پیشہ ہیں۔ جن کا ظاہری پیشہ ٹوکرے بنانا ہے۔ پر کلوں میں اس دہسالہ دوران میں نہایت نادر اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ بلاشبہ زیادہ صحت شمار ہے۔ بوروڑ بانس کا کام کرنے والے اور ٹوکریاں ٹٹیاں بنانے والے ہیں۔ ان میں سے بعض مذہباً لنگایت بھی ہیں۔

فیصد زیادتی + یا کمی -	تعداد	نام
۳۲ -	۱۶۶۶۱	بوروڑ
....	۲۴،۶۹۴	کیکاڑی
۱۴۰۹ +	۳۰۳۸۵	پر کلا
۳ -	۳۳۰۸۴۰	مانگ

۲۶۰۔ زمرہ سی ویکم مٹی۔ نمک وغیرہ کا کام کرنے والے اور معادن کھودنے والے۔ اس عنوان کے تحت داخل ہونے والی ذات جو اس ملک میں پائی جاتی ہے وہ صرف وڈر کی ہے جن کی تعداد ایک لاکھ نفوس سے زیادہ ہے۔ گزشتہ دہ سالہ دوران میں وڈروں کی تعداد میں ۱۲ فیصد سے زیادہ کمی آگئی ہے۔ لیکن سنہ ۱۸۸۱ء کی میزان کے مقابلہ میں تقریباً ۹۶ فیصد کی بیشی رونما ہوئی ہے وڈر معادنوں سے پتھر نکالنے اور مٹی کا کام کرنے کو اپنا وراثتی پیشہ سمجھتے ہیں۔ یہ لوگ تالاب اور باؤلیات کھودنے سڑک بنانے وغیرہ میں بھی مصروف رہتے ہیں بعض زراعت بھی کرنے لگے ہیں۔

۲۶۱۔ زمرہ سی و دوم۔ دیہی پاسبان اور خدمت گزار۔ یہ زمرہ بلحاظ تعداد تیسرے درجہ پر ہے اور اس میں کم سے کم کُل ملک کی آبادی کا ۱۲ فیصد حصہ شامل ہے۔ جو ذاتیں اس زمرے کے تحت شامل ہوتی ہیں یعنی مادیگا، مہار اور مالا وہ کل آبادی کا علی الترتیب ۵۔ ۴ اور ۳ فیصد حصہ ہیں۔ بمقابلہ سنہ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے ان میں علی الترتیب فی صد ۱۷۔ ۲، ۶ اور ۱۵ کا انحطاط ہوا ہے۔ اس کمی کا باعث نہ صرف موسموں کے انقلابات اور امراض وبائیہ کے دورے ہوئے ہیں

فیصد بیشی + یا کمی -	تعداد	نام
۱۷ -	۶۶۹۲۰۳	مادیگا
۲،۶ -	۴۹۴۳۱۶	مہار
۱۵ -	۳۶۵،۴۸	مالا

بلکہ ان کے اکثر افراد کا مذہب عیسوی اختیار کر لینا بھی ہے۔ گزشتہ ۱۰ سال میں ان میں علی الترتیب فیصد ۵۰۴ ۔۱۳ اور ۲ کا اضافہ ہوا ہے۔ مانگ جو ۱۹۱۱ء میں اس زمرے کے تحت داخل کئے گئے تھے اب زمرہ سی ام میں منتقل ہوئے ہیں جسکا نتیجہ یہ ہے کہ اس زمرہ کی میزان جو کل آبادی کی ۱۰ فیصد تھی گھٹ کر ۱۲ فیصد ہو گئی ہے۔

۲۶۲۔ **زمرۂ سی وسوم۔ جھاڑنے اور صاف کرنے والے۔** وہیڑ جن کی تعداد ۵۹ ۱۹۵ ہے اور مہتر جن کی تعداد ۳۹ ۷۰۱ ہے اس زمرہ میں داخل ہیں۔ یہ زمرہ حالیہ موقع ہی میں قائم کیا گیا ہے۔

۲۶۳۔ **زمرۂ سی و چہارم "دیگر"۔** یہ متفرق زمرہ اُن اقوام اور طبقات پر مشتمل ہے جن کا کوئی روایتی پیشہ مقرر نہیں ہے۔ جیسے کہ اکثر مسلمان۔ عیسائی۔ سکھ۔ پارسی۔ برہمو اور آریا ساجی بعض اقوام قدیمہ اور غیر معین مذہب اور جن کی تعداد کُل آبادی کی ۱۴ فیصد ہوتی ہے۔ اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء ۱۶ فیصد تھی۔ اِس کمی کی وجہ یہ ہے کہ لنگایت اور داسری وغیرہ اس زمرے سے خارج کر کے اپنے مناسب عنوانات کے تحت اس دفعہ داخل کئے گئے ہیں۔

۲۶۴۔ **طبقاتِ اسفل۔** جیساکہ باب چہارم میں بیان کیا جا چکا ہے۔ یہ طبقات کل ہند وآبادی کے ۲۰ فیصد اور جملہ آبادی ملک کے ۱۹ فی صد حصّہ ہوتے ہیں۔ باوجود کثیر التعداد ہونے کے معاشرتی تنزل کی حالت میں بسر کر رہے ہیں اور اب تک دوسری ذاتوں کے افراد کے ساتھ مساویانہ حقوق انسانیت وشہریت کے دعوے کے متعلق کوئی جد وجہد انھوں نے نہیں کی ہے۔ جب ہنود انکو دائرۂ ہنودیت میں داخل کرتے ہیں تاکہ انکی قومی قوت بلحاظ تعداد زیادہ ہو جائے۔ تو یہ امر بالکل قرین عقل ہے کہ انکے ساتھ موجودہ حالت سے زیادہ رعایت ولحاظ کا برتاؤ بھی ہونا چاہیئے ملک انکے علیحدگی کے اثرات کی برداشت بھی نہیں کر سکتا کیونکہ انہیں میں سے زراعتی اور اتفاقی مزدوری کے لئے آدمی فراہم ہونے کے توقعات ہیں۔ خاص اِنہیں کے مفاد کے لئے بعض مدارس کے افتتاح سے سرکار نے اُنکے لئے مواقع اصلاح وترقی پیدا کئے ہیں۔ اس عام عنوان کے تحت جو ذاتیں داخل ہوتی ہیں ان کی فہرست حاشیہ میں

اناملک	مائی دھاسی
بنجارا	مالا
بربوک	مالا داسری
چنبھار	مالا نہانی
چینڈال	مالا جنگم
ڈکلوار	مانگ
دھیڑ	منے
ڈھور	مستی
ڈمرا	مونڈی وارڈ
ایلا ملواڑ	نانی کاپو
گوسانگی	نیچا بلا
جنگم	پنچاما
کیہ کاری	سندھور
کالی پاملا	سناتی
مادیگا	کھوٹے وارڈ
مہار	وڈر
مہاسری	یانادی

درج کی گئی ہے۔ ان میں سے اکثر کا ذکر پیشہ واری زمروں میں بطور کھیت کے مزدوروں۔ دیہی پاسبانوں چرمی کام کرنے والوں وغیرہ کے ہوچکا ہے۔ اور بعض آوارہ گرد و خانہ بدوش قبائل ہیں جو کسی مقررہ پیشہ پر بسر نہیں کرتے۔

۲۶۵۔ یوروپین اور متجانس نسلیں۔ مردم شماری حالیہ میں جو تعداد بطور یوروپین یا متجانسہ نسلوں کے تلبند ہوئی ہے وہ (۳۶۹۰) ہے جن میں سے (۳۰۵۰) ذکور اور (۶۴۰) اناث ہیں۔ اسکے مقابلہ میں سنہ ۱۹۱۱ء میں (۴۸۴۵) نفوس (۳۴۱۲ ذکور اور ۱۰۷۲ اناث) تھے مؤخر الذکر میں سے ۲۹۶۰ ذکور اور ۳۴۵ اناث متولدین برطانیہ ہیں۔ اور بقیہ دوسرے یوروپین ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔ سنہ ۱۹۱۱ء میں رعایائے برطانیہ کی تعداد ۵۱۲۴ ذکور اور ۹۷۹ اناث تھی۔ اس لحاظ سے یوروپین اور رعایائے برطانیہ دونوں کی تعداد میں انحطاط رونما ہوا ہے۔ تختہ مندرجہ ذیل سے جس میں بلحاظ تعداد یوروپین اضلاع کی زمرہ بندی کیگئی ہے معلوم ہوگا کہ صرف بلدۂ حیدرآباد ہی میں ان کی کثرت ہے اور اضلاع میں بہت کم ہیں۔

(تقسیم یوروپین بلحاظ اضلاع)

تعداد اندرون ۵	۵ تا ۱۰	۱۰ تا ۱۵	۱۵ تا ۶۰
کریم نگر نظام آباد رائچور	پربھنی بیدر	میدک نلگنڈہ	گلبرگہ شریف اورنگ آباد ورنگل

اضلاع اطراف بلدہ۔ عادل آباد۔ محبوب نگر۔ بیڑ۔ ناندیڑ اور عثمان آباد میں کوئی یوروپین نہیں ہے۔

۲۶۶۔ تقسیم بلحاظ عمر۔ تختہ حاشیہ کے ملاحظہ سے سردو مردم شماریوں میں یوروپین اور متجانس اقوام کی جو تقسیم بلحاظ عمر ہوتی ہے وہ ظاہر ہوگی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف "۰ تا ۱۵" کی میعاد عمر پر انحطاط ہوا ہے اور ۱۵ اور اس سے زائد عمروں پر تناسبہ زیادتی ہوئی ہے۔ یہ صورت بلاشبہ جنگ عظیمہ کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے جس میں اس کی ضرورت تھی کہ جنگی سپاہی اور امدادی افواج چھاؤنیوں میں متعین رکھی جائیں اور انکے خاندانوں کو وطن بھیجدیا جائے۔

تقسیم ایک ہزار یوروپین بلحاظ عمر				
سال	۰ تا ۱۵	۱۵ تا ۳۰	۳۰ تا ۵۰	۵۰ و زائد
سنہ ۱۹۱۱ء	۱۱۲	۶۶۰	۱۹۴	۳۴
سنہ ۱۹۲۱ء	۹۱	۶۶۳	۲۰۶	۴۰

۲۶۷۔ اینگلو انڈینس۔ انگلو انڈینس کی تعداد میں بھی اس دہ سالہ دوران میں کمی ہوئی ہے جو سنہ ۱۹۱۱ء کے ۴۰۰۳ سے گھٹ کر سنہ ۱۹۲۱ء میں ۳۲۲۷ ہوگئی۔ اس کی وجہ زیر قبل باب چہارم فقرہ (۱۱۲) میں بیان کی جاچکی ہے۔ یوروپین کی طرح انگلو انڈین بھی بلدہ حیدرآباد ہی میں بہ تعداد کثیر پائے جاتے ہیں سوائے محبوب نگر کے جتنے اضلاع میں یوروپین اقوام کا اندراج نہیں ہوا انہیں میں انگلو انڈین بھی نہیں ہیں۔

لیکن اضلاع میدک و بیدر میں جہاں یوروپین ہیں کوئی انگلو انڈین نہیں ہے۔ بقیہ اضلاع کی زمرہ بندی بلحاظ تعداد انگلو انڈینس حسب ذیل کی جا سکتی ہے :۔

۱۰ اور اس سے کم	۲۰ تا ۵۰	۵۰ تا ۱۰۰	زائد از ۱۰۰
کریم نگر نظام آباد	گلبرگہ شریف اورنگ آباد محبوب نگر	پربھنی رائچور	ورنگل

۲۶۸۔ تقسیم بلحاظ عمر۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں ایک ہزار انگلو انڈینس کی تقسیم بلحاظ عمر ہر دو مردم شماریوں پر دکھائی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳۰ سال سے کم میعاد پر نسبتاً کمی واقع ہوئی ہے۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ انگلو انڈینس کی نئی نسل ممالک محروسہ سرکار عالی کو خیرباد کہہ رہی ہے۔

سال	۰ تا ۱۵	۱۵ تا ۳۰	۳۰ تا ۵۰	۵۰ و زائد
سنہ ۱۹۱۱ء	۳۰۷	۲۸۸	۲۳۲	۱۰۳
سنہ ۱۹۲۱ء	۲۵۲	۲۱۰	۲۸۲	۱۵۶

۲۶۹۔ مسلم اقوام۔ مسلم اقوام میں شیخ جو اولین مسلمانانِ عرب کی اولاد ہیں کثیر التعداد ہیں۔ انکے بعد بلحاظ تعداد سید ہیں جو پیغمبر اسلام کے نسل سے ہیں۔ پٹھان جو اپنی نسل کو قیس (سردار غور) سے منسوب کرتے ہیں جس نے حضرت پیغمبر اسلام کے زمانہ حیات میں اسلام قبول کیا تھا بلحاظ تعداد تیسرے درجے پر آتے ہیں۔ مغل جو وسطی ایشیا کے فاتحین کی اولاد ہونے کا دعوی کرتے ہیں بلحاظ تعداد بہت کم ہیں۔ پہلے تینوں کی تعداد میں اس دہ سالہ دوران میں کاستگی پیدا ہوگئی ہے اور مغل ۵۰ فیصد بڑھ گئے ہیں لیکن یہ انحطاط زیادہ نہیں ہے اور فطرتی اسباب پر محمول ہو سکتا ہے۔ سنہ ۱۸۸۱ء کی تعداد کے مقابلہ میں ان تمام قوموں میں معتدبہ اضافہ رونما ہوا ہے اور انکی ترقی کی رفتار اکثر مندوذاتوں سے بدرجہا بہتر ہی رہی ہے فقط

نام	تعداد	فیصد بیشی یا کمی
شیخ	۹۰۶۲۶۳	۸ -
سید	۱۸۷۶۷۹	۱ -
پٹھان	۱۳۱۸۲۸	۲ -
مغل	۵۰۰۴۸	۵۰ +

ذیلی تختہ ۱۔۱ ان کے روایتی پیشوں کے بموجب ذاتوں کی تقسیم

درجہ بندی اور ذات	تعداد	ریاست کی آبادی کے فی ایکہزار کے لحاظ سے تعداد
۲	۳	۴
زمیندار	۷۸۴،۳۰۵	۶۳
۱۔ کاپو	۷۴۷،۸۴۹	۵۹
۲۔ ویلاما	۳۶،۴۵۶	۳
کاشتکار (وخاص تسمیہ کی کاشت کرنیوالے)	۲،۲۷۳،۹۳۸	۱۸۲
۱۔ تہکار	۲۱،۳۳۲	۱
۲۔ کولی	۳۹،۸۱۹	۳
۳۔ کنبی	۳۴،۳۱۴	۲
۴۔ لودی	۱۷۸	۰
۵۔ مالی	۷۵،۴۷۶	۶
۶۔ مرہٹہ	۱،۴۰۷،۲۰۰	۱۱۲
۷۔ ستور	۱۷۳،۳۵۶	۱۴
۸۔ تلنگا	۴۶۲،۱۸۸	۳۷
۹۔ ونجاری	۴۰،۰۶۵	۳
جنگلی و پہاڑی قومیں	۱۵۵،۸۱۱	۱۳
۱۔ آندھ	۶،۲۳۴	۱
۲۔ بھیل	۱۳،۷۲۳	۱
۳۔ بھینی کویا	۸۶۱	۰
۴۔ چنچو	۶،۱۲۱	۰
۵۔ گونڈ	۹۸،۸۶۹	۸
۶۔ کویا	۲۵،۰۲۹	۲
۷۔ راج کویا	۱۳۷	۰
۸۔ راج گونڈ	۴،۲۵۳	۰
۹۔ سنتال	۱۷۴	۰
چرواہے اور دودھ وغیرہ فروخت کرنیوالے	۱،۰۰۰،۹۲۴	۸۰
۱۔ دھنگر	۴۶۶،۳۵۶	۳۷
۲۔ گولہ	۳۵۳،۹۹۳	۲۸
۳۔ گالی	۲۳،۴۸۶	۱
۴۔ کرنا	۱۵۶،۱۸۹	۱۲
بھلبار و ملاح	۲۶۷،۴۸۱	۲۱
۱۔ بھوئی	۲۶۷،۳۷۸	۲۱
۲۔ کہار	۱۰۳	-
تنکاری وچھوڑی	۴۷۵،۳۰۳	۳۸
۱۔ بیڈر	۲۳۷،۱۴۷	۱۹
۲۔ ستراسی	۲۳۷،۶۶۲	۱۹
پوجاری و تارک الدنیا	۲۶۷،۰۵۵	۲۲
۱۔ ایاوار	۳،۰۲۷	۰
۲۔ بیراگی	۱،۱۴۹	۰
۳۔ برہمن	۱۸۷،۱۳۴	۱۵
۴۔ گوسائیں	۲۴،۰۵۳	۲
خدمتگاران دیول	۶۰،۰۵۱	۵
۱۔ گرو	۲۰،۳۱۸	۲
۲۔ ستانی	۳۹،۷۳۳	۳
بھاٹ و شجرہ نویس	۱۰،۵۴۵	۱
۱۔ بھتراج	۱۰،۵۴۵	۱
نجومی	۷۳۱	۰
۱۔ جوشی	۷۳۱	۰
محرر	۳،۱۸۶	۰
۱۔ کایستھ	۱،۹۶۹	۰
۲۔ کہتری	۱،۲۱۷	۰

نشان سلسلہ	درجہ بندی اور ذات	تعداد	ریاست کی آبادی کے فی ایکہزار کے لحاظ سے تعداد
۱	۲	۳	۴
۱۲	سازندے، گویے، رقاصہ، نقال و شعبدہ باز	۳۹،۷۷۱	۳
	۱۔ بھنڈاری	۳۱	۰
	۲۔ …م	۲۱،۲۵۸	۲
	۳۔ …ساری	۹،۶۹۲	۱
	۴۔ …تارا	۷،۴۵۲	۱
	۵۔ تنگدلا	۴۲	۰
	۶۔ گاروڑی	۸۵۷	۰
	۷۔ …نڈالا	۱۴	۰
	۸۔ …ہانی	۴۷۵	۰
۱۳	تاجر و بساطی	۱،۰۰۸،۷۴۲	۸۰
	۱۔ اگروال (زعد)	۱،۸۳۱	۰
	(رج)	۰	۰
	۳۔ بالیجا	۴۳،۳۶۴	۳
	۴۔ بوہرا	۱،۴۲۳	۰
	۴۔ بنجگہ	۹۵	۰
	۵۔ کومٹی	۲۳۸،۰۷۲	۱۹
	۶۔ لنگایت	۶۸۷،۵۳۹	۵۵
	۷۔ مارواڑی	۴۶،۴۳۹	۴
	۸۔ میمن	۶۱	۰
	۹۔ پوروال	۹۱۸	۰
۱۴	جانوروں پر سامان لادکر لیجانے والے	۲۸۲،۹۶۴	۲۳
	۱۔ بنجارہ	۲۳،۵۶۱	۱
	۲۔ لمباڑہ	۲۲۳،۷۰۹	۱۷
	۳۔ پربہ	۳۵،۶۲۴	۳
۱۵	حجام	۱۲۶،۸۸۹	۱۰
	۱۔ حجام	۱۶،۸۲۲	۱
	۲۔ منگالہ	۱۰۳،۷۵۳	۸
	۳۔ نہاوی (وارک)	۶،۳۱۴	۱
۱۶	دھوبی	۲۴۳،۶۰۸	۲۰
	۱۔ چکالہ	۱۸۶،۶۶۴	۱۵
	۲۔ دھوبی	۵۶،۹۴۴	۵
۱۷	جولاہے نداف و رنگریز	۳۹۸،۵۵۶	۳۲
	۱۔ بہوساگر	۴۵	۰
	۲۔ چینوار	۱،۷۱۳	۰
	۳۔ دیوانگ (کوشٹی)	۸۸،۵۱۶	۷
	۴۔ جولاہی	۴،۴۴۶	۰
	۵۔ نداف	۱،۰۸۷	۰
	۶۔ مومن	۳۶	۰
	۷۔ رنگاری	۲۳،۶۴۳	۲
	۸۔ سالی	۲۷۹،۰۷۰	۲۲
۱۸	درزی	۴۱،۵۰۷	۳
	۱۔ درزی	۴۱،۵۰۷	۳
۱۹	نجار	۷۸،۹۴۷	۶
	۱۔ ستار	۷۸،۹۴۷	۶
۲۰	سنار	۷۴،۷۷۱	۶
	۱۔ کامائی	۵۸۶	۰
	۲۔ آکسار	۷۴،۱۸۵	۶
۲۱	کمہار	۱۱۷،۱۵۷	۱۰
	۱۔ کمہار	۵۱،۳۳۲	۴
	۲۔ کماڑا	۶۵،۸۲۵	۵
۲۲	لوہار	۷۲،۶۳۱	۶
	۱۔ کماری	۴۱،۷۲۳	۳
	۲۔ لوہار	۳۰،۹۰۸	۲

ذیلی تختہ ۱۔ ان کے روایتی پیشوں کے بموجب ذاتوں کی تقسیم (اختتام)

نشان سلسلہ	درجہ بندی اور ذات	تعداد	ریاست کی آبادی کے فی ہزار کے لحاظ سے
۱	۲	۳	۴
۲۳	سونے اور چاندی کا کام کرنیوالے	۱۵۵,۰۴۰	۱۲
	۱۔ پنچال	۵۵,۹[illegible]	۴
	۲۔ سنار	۹۹,۰۶۵	۸
۲۴	پیتل اور تانبے کا کام کرنیوالے	۳۰,۲۱۸	۳
	۱۔ کنچیری	۹,۹۷۵	۱
	۲۔ کسار	۲۰,۲۴۳	۲
۲۵	حلوائی اور طباخ	۱۹۷	۰
	۱۔ بھڑ بھونجہ	۱۹۷	۰
۲۶	تیل نکالنے والے	۵۸,۰۶۵	۵
	۱۔ گاندلا	۱۳,۹۰۴	۱
	۲۔ تیلی	۴۴,۱۶۱	۳
۲۷	سیندھی تاسنے والے اور شربت بنانیوالے	۲۸۶,۲۴۰	۳۱
	۱۔ ادیگا	۳۶,۰۷۷	۲
	۲۔ گمنڈلا	۱۲۰,۴۹۴	۱۰
	۳۔ کلال	۲۳۸,۰۲۹	۱۹
۲۸	قصاب	۱۴,۶۸۹	۱
	۱۔ کاٹک (قصاب)	۱۴,۶۸۹	۱
۲۹	چمڑے کا کام کرنے والے	۱۵۷,۵۱۹	۱۳
	۱۔ چمبھار	۱۱۲,۵۳۴	۹
	۲۔ ڈھور	۴۳,۴۰۹	۳
	۳۔ موچی	۱,۵۷۶	۰

نشان سلسلہ	درجہ بندی اور ذات	تعداد	ریاست کی آبادی کے فی ہزار کے لحاظ سے
۱	۲	۳	۴
۳۰	ٹوکرے، بورے اور رسّی بنانے والے	۴۰۲,۶۸۰	۳۲
	۱۔ بُرُوڑ	۱۶,۶۶۱	۱
	۲۔ کیکاڑی	۲۴,۶۹۴	۲
	۳۔ مانگ	۳۳۰,۸۴۰	۲۷
	۴۔ پرکلا	۳۰,۴۸۵	۲
۳۱	زمین نمک وغیرہ کا کام کرنے والے اور کھودنے والے	۱۰۷,۶۶۸	۹
	۱۔ وَڈر	۱۰۷,۶۶۸	۹
۳۲	گاؤں کی نگرانی کرنیوالے اور خدمتگار	۱,۵۳۹,۲۲۷	۱۲۳
	۱۔ مادیگا	۶۶۹,۲۰۳	۵۳
	۲۔ مہار	۴۹۲,۳۱۶	۳۹
	۳۔ مالا	۳۷۷,۷۴۸	۳۰
۳۳	جھاڑنے والے	۵۳,۶۹۸	۴
	۱۔ دہیڑ	۵۱,۹۵۹	۴
	۲۔ مہتر	۱,۷۳۹	۰
۳۴	دیگر	۱,۷۷۴,۳۱۴	۱۴۲
	۱۔ دیسی عیسائی	۵۶,۷۲۹	۴
	۲۔ مغل	۵۰,۰۴۸	۴
	۳۔ پٹھان	۱۳۰,۸۲۰	۱۱
	۴۔ شیخ	۹۰۶,۲۶۳	۷۳
	۵ سید	۱۸۰,۷۶۵	۱۵
	۶۔ دیگر	۴۳۹,۶۶۹	۳۵

ذیلی تختہ ۲ ۔ ۱۸۸۱ء سے ذاتوں[۳۳۱]، قوموں وغیرہ میں کمی بیشی

نمبر شمار	ذات، قوم یا نسل	اشخاص					کمی بیشی کا فیصد اضافہ (+) کمی (-)				۱۹۲۱ء کی خالص کمی بیشی کا فیصد بمقابلہ ۱۸۸۱ء
		۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱	۱۹۱۱ بمقابلہ ۱۹۲۱	۱۹۰۱ بمقابلہ ۱۹۱۱	۱۸۹۱ بمقابلہ ۱۹۰۱	۱۸۸۱ بمقابلہ ۱۸۹۱	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
	ہندو										
۱	آریے	۳۴,۱۴۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۲	بایلجا	۳۳,۳۶۴	...	...	...	۴۷,۶۹۴	...	...	...	...	-۳۰٫۱۰
۳	بیڈر	۲۳۷,۶۴۱	۲۰۸,۰۹۲	۱۵۷,۰۶۲	۱۶۳,۳۹۱	۱۲۴,۲۱۷	+۱۴٫۲	+۳۲٫۵	-۳٫۴	+۲۵٫۷	+۸۳٫۹
۴	بھوئی (بسٹہ)	۲۶۷,۳۷۸	۱۷۷,۰۰۴	۱۴۲,۱۶۹	۱۳۴,۲۸۲	۹۳,۴۷۸	+۵۱٫۱	+۲۳٫۴	+۵٫۹	+۴۳٫۷	+۱۸۶٫۰
۵	برہمن	۲۴۷,۱۳۶	۲۶۱,۲۴۱	۶۶۶,۸۵۶	۲۷۰,۴۳۲	۲۶۱,۱۲۰	-۵٫۴	-۶۰٫۸	+۱۴۶٫۹	+۳٫۴	-۵٫۴
۶	چکالا	۱۸۲,۷۷۴	۱۶۵,۶۳۶	۱۴۲,۳۳۲	۱۴۰,۲۹۴	۱۱۳,۱۲۴	+۶٫۳	+۱۶٫۳	+۱٫۳	+۲۴٫۲	+۶۲٫۰
۷	چمبہار	۱۱۲,۵۳۴	۷۰,۹۱۸	۵۳,۸۴۴	۵۳,۶۹۲	۴۴,۱۱۱	+۵۹٫۴	+۳۱٫۲	+۰٫۳	+۲۱٫۷	+۱۵۵٫۱
۸	درزی (سیپی)	۴۱,۵۰۷	۴۷,۹۴۷	۳۶,۳۱۵	۳۶,۷۷۸	۳۰,۹۹۱	-۱۳٫۴	+۳۲٫۰	-۱٫۳	+۱۸٫۷	+۳۳٫۹
۹	دیوانگ (کوشٹی)	۸۸,۵۱۲	۷۱,۴۰۰	۴۴,۶۳۷	۷۲,۹۸۷	۵۴,۴۶۷	+۲۴٫۰	+۶۰٫۰	-۳۸٫۹	-۳۳٫۵	+۶۰٫۷
۱۰	دھنگر	۴۶۶,۲۵۶	۴۸۸,۹۰۹	۳۹۶,۲۶۳	۳۶۴,۰۴۳	۳۵۹,۶۷۶	-۴٫۶	+۲۳٫۱	+۹٫۰	+۱٫۲	+۲۹٫۶
۱۱	دھیڑ	۵۱,۹۵۹	...	...	...	۵,۰۰۰	...	...	...	...	+۹۳۹٫۲
۱۲	دہوبی	۵۶,۹۴۴	۶۶,۵۹۸	۴۹,۸۴۳	۵۳,۵۰۳	۴۸,۹۳۸	-۱۳٫۵	+۲۴٫۳	-۶٫۸	-۹٫۳	+۱۶٫۴
۱۳	ڈھور	۴۳,۴۰۹	۱۳,۳۴۱	...	...	۱۴,۶۲۸	+۲۲٫۸	...	...	...	+۱۹۶٫۷
۱۴	پدیگا	۲۶,۰۷۷	۲۴,۹۱۱	...	...	...	+۴٫۷	...	...	...	...
۱۵	گولا	۳۵۳,۹۹۳	۴۶۰,۷۹۰	۲۷۸,۱۴۰	۳۳۸,۳۵۸	۳۱۰,۵۹۷	-۲۳٫۲	+۶۵٫۷	-۱۷٫۸	+۹٫۰	+۱۴٫۰
۱۶	گوسائین	۲۴,۶۵۳	۲۹,۸۶۱	۴۱,۰۶۷	۳۷,۱۲۲	۲۱,۳۹۵	-۱۷٫۱	+۴۱٫۸	-۲۲٫۴	+۲۶٫۹	+۱۵٫۷
۱۷	گولی	۲۴,۳۸۲	۱۹,۳۳۱	...	...	...	+۴٫۷	...	...	...	...
۱۸	گونڈلا	۱۲۱,۴۹۴	۳۰۶,۱۰۱	۲۲۹,۱۵۶	۲۳۵,۶۶۲	۲۱۵,۹۰۰	-۶٫۳	+۳۳٫۶	-۲٫۸	+۹٫۲	+۴۳٫۷
۱۹	کیکاڈی	۳۴,۶۹۴	...	...	...	۷,۰۴۰	...	...	...	...	+۲۵۳٫۲
۲۰	کلال	۲۳۸,۶۷۹	۷۵,۳۳۹	۵۶,۷۰۰	۴۹,۱۶۵	۲۳,۷۰۰	+۲۱۶٫۹	+۳۳٫۱	+۱۵٫۱	+۱۰۷٫۴	+۹۰۷٫۵
۲۱	کماری	۴۱,۶۲۳	...	...	...	....	...	...	...	...	...
۲۲	کاپو	۷۴۷,۸۴۹	۶۴۸,۳۵۴	۵۲۱,۲۲۰	۶۰۳,۴۸۹	۵۹۸,۸۴۷	+۱۵٫۴	+۲۴٫۴	-۱۳٫۶	+۰٫۸	+۲۴٫۹
۲۳	کولی	۳۹,۸۱۹	۲۶۶,۸۴۰	۲۳۶,۰۰۴	۲۷۰,۱۸۸	۲۱۳,۹۶۶	-۸۵٫۱	+۱۲٫۲	-۱۲٫۳	+۲۶٫۳	-۸۱٫۴
۲۴	کومٹی	۲۳۸,۰۶۲	۲۲۳,۳۸۰	۲۱۱,۶۲۸	۲۱۲,۸۶۵	۲۱۶,۰۳۰	+۶٫۶	+۵٫۶	-۰٫۶	-۱٫۵	+۱۰٫۲
۲۵	کمبھار	۵۱,۳۳۲	۷۲,۵۰۴	۹۳,۲۰۱	۴۶,۶۹۹	۴۱,۱۱۱	-۲۹٫۲	-۲۲٫۱	+۹۹٫۱	+۱۳٫۸	+۲۴٫۹
۲۶	کمارا	۶۵,۸۲۵	۷۹,۴۸۲	۶۵,۸۰۶	۶۰,۲۱۲	۴۹,۷۲۴	-۱۷٫۲	+۲۰٫۸	+۹٫۳	+۲۱٫۱	+۳۲٫۳
۲۷	کنبی	۳۴,۳۲۴	...	...	...	۱,۶۵۸,۲۲۵	...	...	...	...	-۹۷٫۹
۲۸	کرما	۱۵۶,۱۸۹	۱۴۴,۶۸۸	۹۰,۵۱۰	۹۷,۵۴۳	۱۲۲,۲۶۸	+۷٫۹	+۵۹٫۹	-۷٫۳	-۲۰٫۳	+۲۷٫۸
۲۹	لنگایت	۷۸۷,۵۳۹	۷۵۷,۶۱۱	۶۹۱,۳۹۴	۶۰۸,۴۵۷	۴۹۹,۶۵۵	-۹٫۳	+۹٫۶	+۱۳٫۶	+۲۱٫۸	+۳۷٫۶
۳۰	لوہار	۳۰,۹۰۸	۴۷,۸۴۴	۵۰,۴۷۹	۴۴,۸۵۷	۳۸,۰۷۹	-۳۵٫۴	-۵٫۲	+۱۲٫۵	+۱۷٫۸	-۱۸٫۱
۳۱	مدیگا	۶۶۹,۲۰۳	۸۰۴,۳۹۳	۴۱۰,۶۳۶	۶۶۴,۵۵۶	۴۶۱,۸۴۲	-۱۶٫۸	+۹۵٫۹	-۳۸٫۲	+۴۳٫۹	+۴۳٫۹
۳۲	مہار	۴۹۴,۳۱۲	۷۸۹,۵۴۳	۵۸۳,۰۳۱	۵۰۱,۲۴۱	۴۳۸,۳۰۲	-۷۱٫۷	+۱۸٫۳	+۱۶٫۳	+۱۴٫۴	+۱۲٫۸
۳۳	مالا	۳۷۵,۶۴۸	۴۴۸,۰۴۶	۲۶۵,۸۲۹	۳۹۵,۵۷۴	۳۶۸,۷۰۴	-۱۵٫۱	+۶۸٫۵	-۳۲٫۸	+۷٫۳	+۱٫۹
۳۴	مالی	۸۵,۴۷۶	۱۰۷,۰۹۷	۸۶,۲۱۵	۹۹,۹۸۳	۸۳,۸۰۲	-۲۰٫۲	+۲۴٫۲	-۱۳٫۸	+۱۹٫۳	+۲٫۰
۳۵	مانگ	۳۳۰,۸۳۰	۳۴۰,۹۵۹	۲۶۱,۸۲۹	۲۶۵,۴۵۰	۲۵۹,۴۷۴	-۳٫۰	+۳۰٫۲	-۱٫۴	+۲٫۳	+۲۷٫۵
۳۶	سنگالا	۱۰۳,۷۵۳	۷۶,۵۱۴	۷۱,۰۳۹	۵۰,۹۱۴	۴۸,۸۷۲	+۳۵٫۰	+۷٫۷	+۲۳٫۳	+۱۷٫۹	+۱۱۲٫۳
۳۷	مرہٹہ	۱,۴۰۷,۲۰۰	۱,۵۲۴,۸۷۴	۱,۳۷۷,۳۰۵	۱,۲۳۳,۹۳۰	۱,۵۱۶,۲۰۷	-۸٫۶	+۱۱٫۷	+۱۱٫۶	-۱۸٫۶	-۷٫۲
۳۸	مارواڑی	۴۲,۴۳۹	...	...	...	۴۲,۰۰۹	...	...	...	...	+۱۰٫۵
۳۹	منتور	۱۸۳,۳۵۶	۲۲۸,۳۵۴	۱۷۵,۳۵۸	۱۲۱,۹۸۳	۱۸۷,۴۵۸	-۱۹٫۷	+۳۰٫۲	+۴۳٫۸	-۳۴٫۹	-۲٫۲
۴۰	منراسی	۲۳۷,۲۶۲	۲۶۰,۷۷۰	۲۰۰,۱۱۹	۱۸۲,۵۶۰	۱۶۴,۲۸۲	-۸٫۹	+۳۰٫۳	+۹٫۶	+۱۱٫۱	+۴۴٫۶

تتمہ ذیلی تختہ ۲ – بابت ۱۸۸۱ء سے ذاتوں، قوموں وغیرہ میں کمی و بیشی

نمبر شمار	ذات قوم یا نسل	اشخاص					کمی بیشی کا فیصلہ اضافہ (+) کمی (-)				[illegible]
		۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱	۱۹۱۱ بمقابلہ ۱۹۲۱	۱۹۰۱ بمقابلہ ۱۹۱۱	۱۸۹۱ بمقابلہ ۱۹۰۱	۱۸۸۱ بمقابلہ ۱۸۹۱	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۴۱	پنچال	۵۵,۹۷۵	۱۱۰,۶۱۰	۹۴,۰۰۲	۱۰۸,۸۶۳	۹۴,۷۷۷	۵۳٫۳-	۲۵٫۱۲+	۱۳٫۶-	۱۴٫۹+	۰٫۹-
۴۲	پرکا	۳۵,۶۲۴	...	...	...	۲۵,۶۶۹	...	...	...	...	۰٫۲+
۴۳	راجپوت	۵۷,۰۳۲	۹۱,۲۳۷	۴۸,۶۳۷	۵۱,۹۵۹	۴۹,۸۴۳	۷٫۵-	۲۶٫۵+	۶٫۲-	۴٫۲+	۱۴٫۳+
۴۴	سائی	۲۶۹,۰۷۰	۲۴۳,۱۳۰	۲۹۴,۵۳۵	۲۴۳,۳۶۸	۲۱۹,۷۹۰	۱۲٫۷-	۲۰٫۶+	۱۲٫۹+	۱۰٫۷+	۱۶٫۰+
۴۵	ستانی	۳۹,۶۳۳	۲۶,۸۸۳	۲۴,۳۲۴	۱۲,۲۲۸	۱۲,۹۵۰	۴۲٫۵+	۱۴٫۶+	۹۸٫۹+	۵٫۶-	۲۰۶٫۸+
۴۶	شانز	۹۹,۰۶۵	۸۸,۰۳۷	۸۹,۹۵۸	۶۶,۶۶۲	۱۳,۹۱۶	۱۲٫۵+	۱٫۲+	۳۰٫۳+	۴۵٫۵+	۵۵٫۰+
۴۷	ستار	۶۸,۹۴۷	۶۹,۲۰۵	۴۵,۶۸۸	۶۲,۵۰۴	۵۶,۲۳۲	۱۴٫۱+	۵۱٫۵+	۲۷٫۰-	۹٫۳+	۱۹٫۹+
۴۸	تلانگا	۴۶۲,۱۸۸	۴۵۰,۶۲۲	۶۸,۷۳۳	۳۱۶,۶۷۵	۳۶۸,۶۱۶	۰٫۸+	۵۱۳٫۷+	۶۷٫۵+	۱۶٫۱-	۲۲٫۰+
۴۹	تیسی	۴۴,۱۲۱	۵۶,۹۳۴	۵۲,۶۹۲	۶۳,۳۹۲	۵۰,۲۳۳	۲۲٫۴-	۸٫۳+	۱۸٫۳-	۲۸٫۱+	۱۲٫۱-
۵۰	آپارا	۶۴,۱۸۵	۵۶,۰۰۰	۵۴,۹۸۲	۵۰,۲۳۸	۳۷,۰۲۶	۳۰٫۱+	۳٫۷+	۹٫۵+	۳۵٫۷+	۱۰۰٫۴+
۵۱	ویلاما	۳۶,۴۵۶	۸۳,۰۸۶	۶۰,۵۷۱	۹۵,۷۳۵	۹۳,۱۰۱	۵۶٫۵-	۱۷٫۱+	۸٫۹+	۴٫۲+	۴۲٫۳-
۵۲	وڈر	۱۰۷,۲۲۸	۱۳۱,۷۹۹	۱۰۰,۷۶۰	۹۴,۹۱۲	۵۴,۸۳۳	۱۲٫۳-	۳۱٫۱+	۵۴٫۸+	۱۸٫۵+	۱۱۲٫۴+
۵۳	ونجاری	۴۰,۰۶۵	۱۷۴,۰۳۹	۹۶,۰۸۱	۱۳۹,۸۴۴	۱۳۳,۴۰۳	۷۷٫۰-	۸۱٫۱+	۳۱٫۳-	۴٫۰+	۷۰٫۲-
	مسلمان										
۵۴	مغل	۵۰,۰۲۰	۴۳,۴۱۱	۳۲,۰۰۸	۲۱,۶۷۴	۱۵,۳۲۴	۴۹٫۸+	۴٫۴+	۴۶٫۱+	۴۱٫۴+	۲۲۴٫۵+
۵۵	پٹھان	۱۳۱,۸۲۰	۱۳۵,۱۴۸	۱۱۷,۱۵۴	۱۲۲,۵۹۹	۶۱,۳۴۷	۳٫۳-	۱۵٫۴+	۴٫۶-	۱۰۰٫۲+	۱۱۴٫۶+
۵۶	شیخ	۹۰۷,۳۶۳	۹۹۵,۰۱۹	۸۵۰,۹۰۶	۸۵۶,۱۲۳	۴۴۴,۱۵۵	۸٫۸-	۱۵٫۸+	۰٫۶-	۸۲٫۸+	۸۶٫۳+
۵۷	سید	۱۸۶,۱۶۸	۱۸۹,۵۷۴	۱۳۲,۹۲۱	۱۱۳,۲۸۶	۸۹,۹۰۹	۱٫۸-	۴۲٫۶+	۱۷٫۳+	۲۶٫۶+	۱۰۸٫۷+
	عیسائی										
۵۸	دیسی عیسائی	۵۶,۷۲۹	۴۵,۹۰۸	۱۵,۳۵۷	۱۳,۵۶۳	۹,۲۳۶	۲۳٫۶+	۱۹۸٫۹+	۲۲٫۲+	۱۰۱٫۵+	۸۰۹٫۷+
۵۹	گورنمنٹ	۹۸,۸۶۹	۱۳۴,۳۰۱	۱۰۶,۵۸۵	۹۸,۸۰۶	۸۸,۶۱۱	۲۸٫۵-	۱۵٫۶+	۸٫۹+	۱۱٫۰+	۱۱٫۵+
۶۰	کویا	۲۵,۰۲۹	...	...	...	۳۳,۳۰۰	...	...	...	...	۲۴٫۸-
۶۱	لمباڑا	۴۳,۶۶۹	۱۲۲,۴۴۳	۱۶۴,۰۵۹	۱۷۱,۳۹۹	۹۱,۳۲۴	۵۷٫۵+	۱۸٫۴-	۷٫۹+	۱۶٫۷+	۱۴۵٫۰+
۶۱	پرکلا	۳۰,۳۸۵	۲۰۱	...	...	۹,۸۴۶	۱۴۹۰۹٫۳+	...	...	...	۲۰۸٫۹+

فرہنگ

ہندو

(۱) آرے۔ (۱۴۶۴۴۳)۔ یہ قصابوں کی ایک مرہٹی بولنے والی ذات ہے۔ جو تلنگانہ میں اور خصوصاً کریم نگر اور عادل آباد میں پائی جاتی ہے۔ آرے عرف عام میں آرے کاٹکا۔ کاٹکا۔ قصائی۔ سوریاچے لاڑ اور لاڑ قصاب بھی کہلاتے ہیں لفظ "لاڑ" لفظ "لاٹ" کی ایک بدلی ہوئی صورت ہے جو ملک گجرات کا قدیم نام ہے جہاں سے قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ ابتداءً نقل وطن کرکے آئے تھے۔ اس ذات کے تین حصے آپس میں شادی بیاہ کرنے والے ہیں۔

(۱) "سنجنم کاٹکا" یا سوریاچے لاڑ (۲) "برکی" یا "ادجاتھ" کاٹکا جنکے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ سنجنم کاٹکا کی ناجائزا ولاد ہیں) (۳) کرما کاٹکا جو بلاشبہ کرما ذات کے لوگ ہیں۔ اور قصائی پیشہ انجام دیتے ہیں۔ اس کی بارہ شاخیں ایسی ہیں جو خارج از ذات شادی نہیں کرسکتیں۔ جو شخص جس ذیلی ذات سے تعلق رکھتا ہو اس سے باہر شادی نہیں کرسکتا ماموں۔ پھوپی یا بڑی بہن کی لڑکیوں کے ساتھ شادی جائز ہے۔ ایک آدمی دو بہنوں سے شادی کرسکتا ہے۔ لیکن دو بھائی دو بہنوں کو بیاہ نہیں کرسکتے۔ اس ذات میں صغر سنی کی شادی کا رواج ہے۔ اگر کوئی لڑکی شادی سے قبل بالغ ہو جائے تو وہ ذات سے خارج کردیجاتی ہے۔ شادی کے مراسم مساویانہ تمدنی حیثیت رکھنے والی تلنگانہ کی دوسری ذاتوں کے مماثل ہیں۔ لیکن بعض رسومات اس ذات کے ساتھ مخصوص ہیں۔ شامی اور آرے نامی درختوں کی ڈالیاں میٹھی روٹی کے ساتھ شادی کے منڈوے کے غربی گوشہ میں باندھ دیجاتی ہیں اور اس کے چھت پر ایک سوپ رکھدیا جاتا ہے

* اس فرہنگ میں صرف انہیں ذاتوں کا بیان کیا گیا ہے جو تختہ ضمیمہ نشان (۲) ملحقہ باب ہٰذا میں درج ہیں۔ از روئے مردم شماری حالیہ ہر ایک ذات کے افراد کی تعداد بھی ظاہر کردیگئی ہے۔

بھوانی دیوی کی مورت دیوار پر بنائی جاتی ہے اور کھوپرے میں تیل بھر کر اس کے سامنے چراغ روشن کیا جاتا ہے۔ اور چراغ کی بتی جوار کی ڈنٹھل سے درست کی جاتی ہے۔ نئے کپڑے صرف دلہن کو پہنائے جاتے ہیں اور دولھا سوا ایک نئی پگڑی کے اپنا پرانا لباس پہنتا ہے۔ بیواؤں کی دوسری شادی جائز ہے اور طلاق بھی روا ہے۔ صرف دو بیویوں کی حد تک کثیر الازدواجی کی اجازت ہے۔ بتوں یا درختوں کے نام پر لڑکیاں نہیں چھوڑی جاتیں۔

آرے مذہباً شیومت کے متبع ہیں۔ یکشنبہ اور سہ شنبہ کو تلجا کی پرستش کی جاتی ہے اور روزہ رکھا جاتا ہے اور پوچمّا اور دوسری خبیث دیویوں کی پرستش ماہ اشاڑھ (جولائی اگسٹ) مرغ اور بھیڑ کی نذر کے ساتھ کی جاتی ہے۔ گرّا ذات کا ایک شخص ایسے مواقع پر پوجاری کے فرائض ادا کرتا ہے۔ لیکن قربانی کے جانور مسلمان قصاب ذبح کرتے ہیں اور اس ذات کا کوئی شخص نہیں ذبح کرتا۔ شادی کے مواقع میں برہمنوں سے اور تجہیز و تکفین کے مواقع میں جنگموں سے کام لیا جاتا ہے۔ مردے یا تو بٹھا کر اور مشرق کی طرف منہ رکھ کر دفن کئے جاتے ہیں یا شمال کی جانب پیر کر کے لٹا کر جلا دئے جاتے ہیں۔ اور مرنے کے تین دن بعد راکھ سمیٹ کر کسی ندی یا دریا میں بہا دیتے ہیں۔ کتخدا لوگوں کے لئے دس دن اور دوسروں کے لئے تین دن سوگ منایا جاتا ہے۔ مرنے سے تیسرے، پانچویں اور دسویں دن مردے کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے پرندوں کو کھلاتے ہیں اور برہمنوں اور جنگموں کو چاول کی خیرات کرتے ہیں۔

آرے بھیڑ، ہرن، خرگوش اور مچھلی کا گوشت کھاتے ہیں اور شراب اور سیندھی پیتے ہیں وہ کسی دوسری ذات کا جھوٹا نہیں کھاتے۔ ان لوگوں میں ایک ذات کی "پنچایت" ہوتی ہے جس کا صدر چودھری ہوتا ہے اور تمام معاشرتی جھگڑے فیصلہ کے لئے اسی میں پیش ہوتے ہیں۔

(۳) **بلیجا** (۳۶۴، ۳۲۳) یہ بیوپار اور زراعت کرنے والوں کی ایک ذات ہے جو کل اضلاع تلنگانہ میں پھیلی ہوئی ہے۔ بلیجا کئی جماعتوں میں منقسم ہیں جیسے پرکے بلیجا۔ گازلا بلیجا۔ توٹا بلیجا۔ لنگا بلیجا وغیرہ جو آپس میں شادی نہیں کرتے۔

(۳۴) بیڈر۔ (۱۴، ۱۷، ۳، ۲۰) بیڈر۔بیرڈ۔ یہ ایک زراعتی اور شکاری ذات ہے جو خاصکر اضلاع گلبرگہ اور رائچور میں پائی جاتی ہے۔ اس قوم کے لوگ اپنے آپ کو نائکا مکلو (سردارزادے)، کنیا مکلو (کنیازادے) اور والمیکا (والمیک کی اولاد) سے موسوم کرتے ہیں۔ بیڈر تلنگانہ کے بویا اور مرہٹواڑی کے راموشی سے بہت قریبی مماثلت رکھتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں ان کی اصل مشترک ہے لیکن سکونت اور زبان کے حدود فاصل کی وجہ سے علحدگی پیدا ہوگئی ہے۔ سولھویں صدی عیسوی کے اوائل میں جنوبی ہند کے بیڈر اپنے ایک سردار کلپا نائک کی قیادت میں دوآبہ رائچور میں بس گئے۔ یہ دوآبہ اس وقت راجگان وجیانگر اور سلاطین بیجاپور کے درمیان مابہ النزاع تھا۔ اس پرآشوب زمانہ سے فائدہ اٹھاکر ان لوگوں نے ملک کی وسعت میں خوب غارتگری مچائی اور اپنے مقبوضات کو بڑھاتے بڑھاتے پام نائک اول (۱۶۷۴ء تا ۱۶۹۵ء) کے زیر نگیں ایک ریاست قائم کرلی اور واکی نگر کو دارالحکومت قرار دیا۔ جو موجودہ ضلع گلبرگہ میں شوراپور سے دو میل بجانب غرب واقع ہے۔ پام نائک نے سکندر عادل شاہ کو اسکے باغی امراء اور سپہ سالاران اورنگ زیب کے مقابلہ میں مدد دی۔ سلطان نے شکریہ میں ایک جاگیر عطا کی۔ اور خطاب گلک بھیرنگ گدی کھیری بہادر سے سرفراز فرمایا۔ پام نائک کے جانشین۔ پیرنائک کھیری (۱۶۹۵ء تا ۱۷۲۶ء) نے اورنگ زیب کا مقابلہ کیا اور کئی معرکوں میں اس کی فوجوں کو شکست دی۔ بالآخر شہنشاہ اورنگ زیب نے بذات خود میدان کارزار میں قدم رکھا اور قلعہ واکی نگر کا محاصرہ کرلیا۔ قلعہ سے نہایت جانبازی کیساتھ مقاومت ہوئی لیکن آخرش اورنگ زیب کے ایک سردار ذوالفقار خاں نے اس کو فتح کرلیا۔ مگر اورنگ زیب کی واپسی کے ساتھ ہی بیڈروں نے پھر قبضہ کرلیا۔ پیڑنائک نے دارالحکومت واکی نگر سے شوراپور کو منتقل کیا جس کا وہ بانی ہے۔ بیڈروں نے راجہ وینکٹا نائک کی سرکردگی میں حکومت برطانیہ کے مقابلہ میں ۱۸۵۸ء میں غدر برپا کیا اور اسلئے ریاست ضبط کرکے ۱۸۶۰ء میں سرکارعالی کے تفویض کردی گئی۔

بیڈروں کے ایک وسیع حصہ ملک میں پھیلے ہوئے رہنے اور ان میں مختلف معاشرتی اور تمدنی طبقات کے قایم ہوجانے سے انکے ذات کی اندرونی ساخت نہایت پیچیدہ ہے ان میں سے (۹) زمرے (یا جماعتیں) ایسے ہیں جو آپس میں ازدواج کرتے ہیں اور ان میں

اعلیٰ درجہ کا زمرہ وہ سمجھا جاتا ہے جو راجاؤں کی اور دوسرے سرداروں کی اولاد کا ہے اور جس کو "صدر یا نائیکلو" بیڈر کہتے ہیں۔ ان لوگوں نے اعلیٰ ہندو ذاتوں کا طرز اختیار کر لیا ہے۔ دوسرے ۸ زمرے تنگیر۔ منگلا۔ چاکلا۔ نیچ۔ بسوی۔ راموشی۔ جاس بیڈر اور بیڈر (خالص) ہیں منگلا اور چاکلا بیڈر اس قوم کے حجام اور دھوبی ہیں۔ نیچ بیڈر مرغ کھانے اور تاڑی پینے سے احتراز کرتے ہیں حتیٰ کہ بھیڑے کو ہاتھ نہیں لگاتے اور اس کے پتے سے بنے ہوئے بوریئے وغیرہ پر نہیں بیٹھتے۔ بسوی بیڈر بسویوں کی اولاد ہیں۔ بسوی ان لڑکیوں کو کہتے ہیں جو دیوتاؤں کے نام پر چھوڑ دیجاتی ہیں اور کسبیاں بنا دیجاتی ہیں۔ لفظ "راموشی" یا تو رام ونشی (اولاد رام) یا راموسی (جنگل کا رہنے والا) سے مشتق ہے۔ اوّل الذکر لقب کی تائید میں ایک قصہ مشہور ہے اور موخر الذکر ایک اشارہ ہے ان کے رہائشی مقام کی طرف جو مواضع کا کنارہ ہوتا تھا فوجی خصائل کے لحاظ سے ان لوگوں کی نہایت قدر کی جاتی تھی شیواجی اور اس کے جانشینوں کی فوج انہیں سے بھری ہوتی تھی اور یہ لوگ سپاہیانہ شجاعت کے لئے ممتاز تھے لیکن اب یہ بے آبرو ہوگئے ہیں اور انکا موروثی پیشہ سرقہ ہوگیا ہے۔ معزز مرہٹا ذات کے لوگ انکے چھوئے کو ناپاک سمجھتے ہیں۔ بیڈر (خالص) کا درجہ اس قوم میں بہت فروتر ہے۔ یہ لوگ گائے کا گوشت اور مردار گوشت کھاتے ہیں اور اقوام قدیمہ کے دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔ ان میں ۱۰۱ جماعتیں ہیں جو باہم مناکحت نہیں کرتیں اور جن میں سے اکثر توتمی طرز کی ہیں صغر سنی اور بالغ العمری دونوں طرح کی شادیاں رائج ہیں اور جن جماعتوں میں بیوہ کی شادی کی ممانعت نہیں ہے ان میں طلاق بھی جائز ہے۔ ہنومان اور یلمّا اس قوم کے خاص دیوتا ہیں جن کی پرستش شنبہ کے دن کی جاتی ہے۔ اس روز بیڈر گوشت نہیں کھاتے۔ چھوٹے چھوٹے دیوتاؤں اور بھوتوں کے ایک انبوہ کی استمالت جانوروں کی قربانی سے کی جاتی ہے۔ مُردوں کے ارواح کی پرستش بھی ان لوگوں میں رائج ہے۔

بیڈروں کی ایک زبردست قومی پنچایت ہوتی ہے جو "کٹا" کہلاتی ہے۔ اور اس کا صدر "کٹی مانی" کہلاتا ہے جو مذہبی اور معاشرتی معاملات میں اقتدار رکھتا ہے۔

(۴) بھوئی (۸، ۳، ۷، ۶، ۲)۔ یہ ماہی گیروں اور پالکی برداروں کی ایک ذات ہے جو تمام ملک میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس لفظ کے مفہوم میں مختلف ذاتیں داخل ہیں جیسے تلنگانہ کے

بستا اور گن گوڑوا ورمرشواڑی کے مچھندے اور مرشا بھوئی ضلع عادل آباد کے بھانرے اور بنڈور اضلاع کرناٹک کے گنگا ماسلو اور کہار جو شمالی ہند سے آکر بس گئے ہیں۔

بستا جو "پرکٹی واڑو" بھی کہلاتے ہیں صوبہ مدراس کے متصلہ اضلاع میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔ اُنکا دعویٰ ہے کہ وہ سوتوڑو کی اولاد ہیں جو مہابھارت کا مشہور مفسّر گزرا ہے وہ ایک گوترا "اچنترایا" سے بھی تعلق کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کی شادیاں ایک خارج الجماعت نظام ازدواج کے تابع ہیں جو خاندانی ناموں پر مشتمل ہے۔ ذیل میں ذاتوں کے چند نمونے کے لقب درج کئے جاتے ہیں:۔ کٹے واڑو (لکڑی) ملی واڑو (آم) گنٹا واڑو (گھنٹی) گندوڑو (گنبد) پوسا واڑو (منکے) چنتا واڑو (املی) وغیرہ اس ذات کے خارج الجماعت شادی کرنے والے زمرے دوسری تلنگی ذاتوں کے نمونوں پر ڈھالے گئے ہیں" بستا مردوں کو اپنے ہی زمرہ کی عورتوں کیساتھ شادی کرنے کی ممانعت کرتے ہیں۔ کسی دوسرے زمرے میں شادی کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ بشرطیکہ مرد اپنی خالہ۔ بھانجی یا چچازاد بہنوں کیساتھ نکاح نہ کرے۔ ماموں کی لڑکی اس کلیہ سے مستثنیٰ ہے۔ ایک آدمی دو بہنوں سے نکاح کرسکتا ہے یا دو بھائی دو بہنوں سے اسطرح کہ بڑا بڑی کے ساتھ اور چھوٹا چھوٹی کیساتھ منسوب ہو شادی کرسکتے ہیں۔ غیر ذات کے افراد ذات میں شامل نہیں کئے جاتے بالعموم بچپن کی شادی کا رواج ہے۔ لڑکیوں کو دیوتاؤں کے نام پر نہیں چھوڑا جاتا۔ اگر کوئی لڑکی شادی سے قبل حاملہ ہوجائے تو اس گناہ کی معافی اسطرح کی جاتی ہے کہ آشنا کے ساتھ شادی کردیجاتی ہے اور لڑکی کے والدین پر ذات کی پنچایت سے جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔ غیر قوم کے ساتھ ناجائز تعلقات ہوجائیں تو اس کی سزا میں ذات سے اخراج کردیا جاتا ہے۔ شادی کی تقریب ادا کرنے کے لئے برہمن سے بطور پجاری کام لیا جاتا ہے۔ دلہن کی قیمت کم وبیش (للعہ) سے (عہ ۵) روپیہ تک دیجاتی ہے۔ بیوہ کی شادی (مارمنو) مروج ہے لیکن بیوہ اپنے متوفی خاوند کے بھائی کے ساتھ عقد نہیں کرسکتی اور نہ اپنے باپ یا خاوند کے باپ کے کنبہ میں کرسکتی ہے۔ رسم مناکحت اندھیری رات میں ادا کی جاتی ہے اور پیش از پیش بیوہ کو ایک ساڑی اور ایک چولی اور (عہ) نقد چوڑیوں کے لئے دیدئے جاتے ہیں۔ غیر پاکدامنی کی صورت میں طلاق کی بھی اجازت ہے اور مطلقہ عورت بیوہ کی طرح شادی کرسکتی ہے بشرطیکہ اس کا دوسرا خاوند پہلے خاوند کو پہلی شادی کے نصف اخراجات

ادا کرے۔ بستا ذات میں قانون وراثت ہنود پر عمل ہوتا ہے۔ بہن کا لڑکا اگر داماد ہو تو اپنے خسر کی جائداد کا وارث ہوسکتا ہے بشرطیکہ موخرالذکر لا ولد ہو اور اول الذکر نے کریا کرم انجام دیا ہو۔ بستا لوگ شو ا اور وشنو اور دیہی دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں لیکن انکی خاص دیوی گنگا (دریا کی دیوی) ہے جس کی تمام ذات کے مرد عورت بچے ماہ اشاڑھ (جولائی اگسٹ) میں جبکہ ندی اور نالے بھرپور ہوں پرستش کرتے ہیں۔ دسہرہ کے تہوار پر بستا اپنے جالوں کی پرستش کرتے ہیں جسکی وہ ہمیشہ بہت تعظیم وتکریم کرتے رہتے ہیں جب کبھی ہیضہ یا چیچک کی وبا پھیل جائے تو مُری ماتا یا پوچاک کے سامنے جانوروں کی نذر چڑھاتے ہیں۔ ہنود کے بڑے دیوتاؤں کی پرستش کے لئے برہمنوں اور ساتانیوں سے کام لیتے ہیں۔ مردوں کا سر جنوب کی جانب رکھکر جلاتے ہیں۔ لیکن جو لوگ شادی سے قبل مرجائیں ان کو دفن کرتے ہیں۔ اس ذات کا اصلی پیشہ مچھلی پکڑنا اور پالکی اٹھانا ہے۔ لیکن اب اکثر گھروں میں خانگی ملازمت کرتے ہیں۔ بعض اپنی بسر برد کے لئے زراعت بھی کرنے لگے ہیں۔

گن لوڑ جن کا نام نیل بند ہو (لب دریا رہنے والے) بھی ہے زیادہ تر اس حصۂ ملک میں پائے جاتے ہیں جہاں بڑے دریا بہتے ہیں۔ اضلاع نظام آباد۔ عادل آباد۔ کریم نگر۔ میں ان کی کثرت ہے۔ یہ لوگ بستا کے ساتھ ہمطعامی کرتے ہیں لیکن باہم ازدواج نہیں کرتے انکی خارج الجماعت شادی کرنے والے (۱۴) گروہ ہیں۔

مرہٹا بھوئیوں میں ملک مرہٹواڑی کے ماہی گیروں کے ذات کے مختلف افراد شامل ہیں یہ بین الجماعت مناکحت کرنے والے دو زمروں میں منقسم ہیں۔ خاص مرہٹے اور مچھندے جو ایک دوسرے کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں باہم مناکحت نہیں کرتے۔ خاص مرہٹے کنبیوں کی ایک شاخ معلوم ہوتے ہیں جن سے وہ بہت مماثلت رکھتے ہیں اور جن سے وہ ماہی گیری اور پالکی برداری کا پیشہ اختیار کرنے کی وجہ سے علحدہ ہوگئے ہیں۔ ان میں خارج الجماعت شادی کرنے والے متعدد حصے ہیں۔ جو ایسے خاندانی القاب پر مشتمل ہیں جو ان میں اور کنبیوں میں مشترک ہیں۔ جماعت کے اندر شادی کرنے کی ممانعت ہے۔ اپنی خالہ یا بہن کی لڑکی سے شادی نہیں ہوسکتی۔ لیکن ماموں کی لڑکی سے ہوسکتی ہے۔ دونوں اقسام بالغ العمری اور طفلی کی شادیاں جائز ہیں۔ ہر شنبہ کے روز خاندان کا معمر رکن مُردوں کی روحوں کی رضاجوئی کرتا ہے۔ بالغوں کی روحیں 'وبیر' اطفال کی 'موجا' اور عورتوں کی 'ٹانوی' کہلاتی ہیں۔ شادی کے روز ان روحوں کے واسطے بکریوں کی قربانی کی جاتی ہے۔ مذہبی اور رسمی اغراض کیلئے

برہمنوں سے کام لیا جاتا ہے۔ مُردوں کو جلاتے یا دفن کر دیتے ہیں۔

مچھندرے بھوئی۔ انکا دعویٰ ہے کہ یہ مچھندر ناتھ کی اولاد ہیں جو گورکھناتھ بانی فرقہ گنپتی جوگی کا چیلا تھا۔ اس ذات کے لوگ بوجھ لادنے کے لئے گدھوں کا استعمال کرتے ہیں اسلئے تلنگی بھوئی انکو نظر حقارت سے دیکھتے ہیں۔ اُن کی کثیر تعداد تعلقات جنگاؤں، راجورہ اور سرپور میں پائی جاتی ہے۔ اور اُن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان بھوئیوں کی اولاد ہیں جو مرہٹا حملہ آوروں کے ساتھ آئے اور انھیں کے ساتھ برار اور ناگپور میں بس گئے اور اس کے بعد ملک سرکار عالی میں نقل وطن کر کے چلے آئے۔ یہ دو ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں بنڈور اور بھاجڑے جو ہمطعامی کرتے ہیں لیکن بین الازدواجی نہیں کرتے۔ پھر یہ خارج الجماعت شادی کرنیوالی جماعتوں میں کنبوں کے مماثل تقسیم پاتے ہیں۔ اندرون جماعت شادی ممنوع ہے۔ مرد اپنے ماموں یا پھوپی کی لڑکی سے شادی کرسکتا ہے۔ دلہن کی قیمت پانچ روپیہ لڑکی کے باپ کو دیجاتی ہے۔ بیواؤں کی دوسری شادی جائز ہے۔ اور اندھیری راتوں میں کی جاتی ہے۔ طلاق کی بھی اجازت ہے۔ اور مطلقہ عورتیں بیواؤں کی طرح دوبارہ شادی کرسکتی ہیں۔ کل ذات کی مقبول دیوی تُوداباؔ کی ہر روز پرستش کی جاتی ہے۔ جن دوسرے دیوتاؤں کی حرمت و تعظیم کی جاتی ہے وہ مہادیو اور پوچما ہیں۔

بھوئیوں میں ذات کی پنچایت مقرر ہے جس میں کل معاشرتی اختلافات پیش ہوتے ہیں یہ لوگ بکری۔ بھیڑ۔ مرغ۔ خرگوش۔ ہرن۔ اور مچھلی کا گوشت کھاتے ہیں لیکن سُوّر اور گائے کا گوشت نہیں کھاتے۔ خمیری اور مقطر شراب کا استعمال کرتے ہیں۔

(۵) برہمن (۱۲۶،۱۹۳۲) یہ ہنود کی اعلیٰ ذات ہے۔ اور ملک سرکار عالی کے ہر حصہ میں پائی جاتی ہے۔ برہمن۔ پنچا گوڑا اور پنچا ڈراویڈا جماعتوں میں منقسم ہیں جو علی الترتیب وندھیا کے شمال اور جنوب میں بود و باش رکھتے ہیں۔ پنچا گوڑا میں سرسوتا۔ کنیا کبجا گوڑا اُتکلا اور میتھلا طبقات ہیں۔ پنچا ڈراویڈا میں مہاراشٹرا۔ اندھرا۔ دراویدا۔ کرناٹا اور گجراتی طبقات ہیں۔

برہمنان ملک سرکار عالی زیادہ تر پنچا ڈراویڈا الکی زمرہ کے ہیں اور ان میں مرہٹا کرناٹا اور اندھرا یا تلنگو برہمن شامل ہیں۔

مرہٹا برہمن جو مرہٹواڑی میں کثیر التعداد ہیں بہت سی اندرون جماعت شادی کرنیوالی

جماعتوں میں منقسم ہیں اور پھر ان میں سے ہر ایک کی ذیلی تقسیم متعدد بیرون جماعت شادی کرنیوالے EPONYMOUS طرز کے زمروں میں ہے اور EPONYM کوئی ایک ویدی بزرگ یا رشی ہے۔ ان برہمنوں کی خاص قسمیں کوکن استھا۔ دیشستھا اور کرہاڑا ہیں۔

کوکن استھا دراصل کوکن کے باشندے ہیں۔ ذیلی ذات کا نام چتپاون چتپول چپلونا ہے جو منسوب ہے چپلون موقوعہ رتناگری سے جو ان کی خاص اور ابتدائی نوآبادی ہے اور جس کا قدیم نام چتپولن کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ اپنے آپ کو ۱۷۱۵ء سے کوکانستا کہنے لگے جبکہ پیشوا بالاجی وشوناتھ کا عروج مرہٹا سلطنت میں پیدا ہوا۔ کتاب سہی یدری کھنڈ کے حوالہ سے کہا جاتا ہے کہ چتپاون کی تخلیق پر اشورام نے شکستہ جہاز اجنبیوں کی ۱۴ لاشوں سے کی تھی اس روایت کو انکی صاف رنگت اور تعداد غالب کی بھوری آنکھوں کے ساتھ باہم ملا دیا جائے تو اس سے مترشح ہوتا ہے کہ یہ لوگ جنوبی کوکن میں ماورائے بحر سے آئے تھے۔ اس کے برخلاف انکی ایک روایت یہ بھی ہے کہ انکا اصلی زاد بوم امباجوگائی یا اس کے قریب ضلع بیڑ میں تھا جہاں انکی مرکزی دیوی "یوگیشوری" ہے۔ انکا یہ بھی بیان ہے کہ وہ دراصل دیشستا تھے اور کوکن میں بمقام چپلون بودوباش اختیار کرنے کے بعد کوکانستھا کہلانے لگے۔ یہ قرین قیاس نہیں معلوم ہوتا کیونکہ رنگ وروپ اور ڈیل ڈول میں یہ لوگ دیشستا سے بہت مختلف ہیں اور خود دیشستا انکو تمدنی حیثیت سے ادنیٰ سمجھکر نظر حقارت سے دیکھتے ہیں اور بالاجی وشوناتھ کے زمانہ تک جسکے مساعی نے ان کو مہاراشٹرا کے دوسرے برہمنوں کے ساتھ مساوات دلائی انکے ساتھ ہم طعامی نہیں کرتے تھے۔ انکے ۱۴ گوتر ہے ہیں۔ دکن کی اکثر ذاتوں کے خلاف چتپاون کو اپنے ماموں کی لڑکی سے عقد کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ ایک عرصہ تک یہ کوشش ہوتی رہی کہ دیشستا چتپاون اور کرہاڑا ہیں بین الازدواجی قایم ہو جائے لیکن تا حال زیادہ کامیابی نہیں ہوئی۔ چتپاون اپستھمبا یا رگویدی ہوتے ہیں اور سمرتا فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہیں ذات کی پنچایت نہیں ہے اور نہ کوئی ایسا باضابطہ نظام ہے جو خانگی معاملات میں دخیل ہوسکے جیسا کہ کم درجہ کی ذاتوں میں پایا جاتا ہے۔ ہر قصبہ میں ایک انکے مذہبی صدر سنکیشور کے شنکراچاریا کے طرف سے ایک نائب ہوتا ہے جو دہرما دھکاری کہلاتا ہے۔ ذات کے قاعدوں سے علانیہ تجاوز اور احکام شاستر کی خلاف ورزی کی دریافت اس ذات کے ممتاز پروہت اور دوسرے دنیادار اشخاص کے عام جلسہ میں نائب عمل میں لاتا ہے اور فیصلہ حاضرین کے غلبہ آراء سے

کیا جاتا ہے۔ اس جلسہ کے فیصلہ کا مرافعہ شنکراچاریا کے پاس ہوتا ہے جس کا حکم قطعی مانا جاتا ہے۔ یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ شنکراچاریا کا اقتدار زوال پذیر ہے۔

اس مُلک کے مرہٹا برہمنوں میں دیشستا کا غلبہ ہے۔ دیشست کے معنی دیش یا ملک کے عوام الناس کے ہیں اور اُس کا مفہوم "مقامی برہمن" لیا جا سکتا ہے۔ دیشست ابتدائی آباد کار برہمن معلوم ہوتے ہیں جو کوہ وندھیا کے جنوب میں نقلِ وطن کر کے آئے۔ اُن کے دو خاص طبقے ہیں (۱) رگویدی اور (۲) یجُروید ی یہ دونوں ہمطعامی کرتے ہیں لیکن باہم ازدواج نہیں کرتے ایک تیسرا طبقہ بھی ہے جو اتھروان (یعنی پیرو اتھروا وید) کہلاتا ہے۔ پھر رگویدیوں کی ذیلی تقسیم (۱) سمرتا یا متبعین سوا اور (۲) مادھوا یا وشنوا یعنے پیروانِ وشنو میں ہوتی ہے۔ بالعموم موخرالذکر اپنی لڑکیوں کی شادی اوّل الذکر فرقہ کے افراد کے ساتھ نہیں کرتے مادھوا فرقہ کی پھر (۱۸) ذیلی قسمیں ہیں جو ہم طعامی کرتی ہیں۔ لیکن اُن میں سے صرف تین یعنی ستیابودھا۔ راجندراتیرتھ اور راگھوندرا آپس میں شادی بیاہ کرتی ہیں۔ یجُرویدیوں کی بھی دو نوعیتیں ہیں ایک وہ جو یجروید اسود کا اِتباع کرتے ہیں اور دوسرا وہ جو یجُروید ابیض کی پیروی کرتے ہیں وہ باہم ازدواج نہیں کرتے بجز یجرویدیوں کے سب میں ماموں کی لڑکی سے شادی جائز ہے۔ یہ لوگ چتپاون۔ کرہاڑا اور حنوبلی دراویدی برہمنوں کے دوسرے طبقات کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں لیکن بعض مواقع میں ان کو ادنیٰ سمجھتے ہیں ایک دیشستا برہمن کسی چتپاون کو شرادھا کی دعوت میں اپنے گھر پر کھانے کے لئے یا اپنے کسی مراسم مذہبی کی ادائی کے لئے ہرگز نہیں بلائیگا۔ لیکن چتپاون کو اس طرح کا اعتراض نہ ہوگا۔

کرہاڑا اپنا نام کرہاڑ سے منسوب کرتے ہیں جو دریائے کوئنا اور کرشنا کا ضلع ستارا میں مقدس سنگم ہے۔ اُن کا دعویٰ ہے کہ وہ رگویدی دیشست ہیں لیکن انکے لقبوں سے پتہ چلتا ہے کہ اس ذات کا ایک حصہ گرجار یا "سفید ہونا" سے تعلق رکھتا ہے۔ انکی خاندانی دیویاں رتناگیری میں وجیا درگا اور آریہ درگا ہیں اور کولھاپور میں مہالکشمی ہے۔ انکی تقسیم ۲۲ خارج از جماعت شادی کرنے والے زمروں یا گوتروں میں ہے۔ جو خاندان ایک ہی گوتر سے تعلق رکھتے ہیں۔ یا ایک ہی پر اورر سے متعلق ہوں ان میں باہمی ازدواج ممنوع ہے۔ ساپندا یعنی آبائی رشتوں میں سات مدارج تک شادی کرنے سے احتراز کیا جاتا ہے۔ ماموں کی لڑکی سے شادی اس ذات میں جائز ہے۔ کرہاڑا سب کے سب شکلا (ابیض) شلکھا رگویدی ہیں جو اشوالانیا کے سوترا یعنی مقولوں

اور نصیحتوں پر عمل کرتے ہیں۔ یہ لوگ سمرتھا اور وشنوا دونوں فرقوں سے تعلق رکھتے ہیں اور علی الترتیب شنکر اچاریا اور مادھوا چاریا کی رہنمائی کی اِتباع کرتے ہیں اس کا یقین کیا جاتا ہے کہ بعض کرہاڑا شکتی کی پرستش کرتے ہیں اور ازمنہ قدیمہ میں مزلکا اور للیشا کے نام جو شکتی کے دو خونخوار روپ ہیں انسانی بھینٹ دیتے تھے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ اس رسم کو تیسرے پیشوا بالاجی باجی راؤ (سنہ ۱۷۴۰ء تا ۱۷۶۱ء) نے سختی کے ساتھ روکدیا۔ اب انکے عادات و مراسم بالکل وہی ہیں جو دیشستھا برہمنوں کے ہیں۔

کرناٹک برہمن اضلاع رائچور۔ گلبرگہ اور بیدر میں بکثرت ہیں یہ لوگ رگوید اکی شکلا شاکھا یا یجروید اسود کے تیترا شاکھا سے تعلق رکھتے ہیں اور دیشستھون کی طرح مختلف گوتروں یا خارج انجماع شادی کرنے والے زمروں میں منقسم ہیں۔ انکے ہاں بہن کی لڑکی کیساتھ مناکحت جائز ہے۔ کرناٹک برہمنوں کے دو فرقے سمرتھا اور مادھوا ہوتے ہیں۔ شاذ و نادر سری دیشنوا بھی ہیں۔ انکے مزلی دیوتا نرسمہا اور ہنومان ہیں۔

آندھرا یا تلنگے برہمن ملک تلنگانہ میں بہ تعداد کثیر پائے جاتے ہیں انکی تقسیم فرقہ داری اعتقادات کی بناء پر چار اہم طبقوں میں ہوتی ہے۔ (۱) سمرتھا (۲) سری دیشنوا (۳) مادھوا (۴) ارادھی۔ ان ذیلی ذاتوں کے افراد ایک دوسرے کیساتھ ہم طعامی نہیں کرتے۔ سمرتھا کی پھر دو قسمیں وائیدک اور نیوگی ہیں۔ وائیدک کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ لوگ ویدوں کے مطالعہ اور تعلیم میں اپنی عمروں کو وقف کرتے ہیں (یا پہلے کرتے تھے) اور شاستروں کے معیار پر زندگی بسر کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ شکلا شاکھا کے رگویدی یا تیترا شاکھا کے کرشنا یجرویدی ہوتے ہیں۔ ان میں مادھیندرن اور پراتھم شاکھا دونوں کے شکلا یجرویدی بھی ہوتے ہیں اور موخر الذکر تلنگانہ میں یجنا ولکیا سے موسوم کئے جاتے ہیں۔ انکی ذیلی تقسیمیں یہ ہیں:۔

(۱) تلگانا نا ڑو (۲) ویلی نا ڑو (۳) مرکی نا ڑو (۴) دنگی نا ڑو (۵) کاسل نا ڑو وغیرہ یہ نام اُن مقامات سے منسوب ہیں جہاں انکے اسلاف پہلے آباد ہوئے تھے۔ ان میں بین الازدواجی ممنوع ہے۔ نیوگی تلنگانہ کے دنیا دار برہمن ہیں جن میں سے اکثر محرری اور پٹواری گری کرتے ہیں تقریباً سب کے سب تیترا یا کے اسود یجرویدی ہیں یہ لوگ اور ویدک ساتھ ساتھ کھاتے پیتے ہیں لیکن باہم مناکحت نہیں کرتے نیوگی کے چار طبقے ہیں۔ (۱) نندا وارک (۲) آہر یانی (۳) آرویلوا اور (۴) پاتشر ان کے منجملہ اس ملک میں آرویلو کی ذیلی ذات ہی غالب ہے۔ لفظ "آرویلو" کے معنی "چھ ہزار" کے ہیں

اور یہ کہا جاتا ہے کہ آرولیو کے ابتدائی اسلاف گولکنڈہ کے سلاطین قطب شاہیہ کے آخری فرمانروا ابوالحسن (۱۶۷۲ء تا ۱۶۸۷ء) نے اپنے ہندو وزرا اکنا اور ماونا کے زیر اثر ایک ہی دن میں ۲ ہزار مواضعات کی پٹواری گری عطا کی تھی۔ یہ قصہ غالباً نیوگیوں کی ایک شاخ گولکنڈہ دیباریوں سے متعلق ہے جو سری وشنو اندسب اختیار کرتے کے باعث اپنے اصل خاندان سے علیحدہ ہو گئے تھے کیونکہ آرولیو بطور ایک ذیلی ذات کے ایک معتدبہ عرصہ سے عالم وجود میں ہیں اور ایک ملکی جماعت معلوم ہوتے ہیں جس کا نام آرولیو ناڑو سے ماخوذ ہے جو جنوبی تلنگانہ کے وینگی دیش کا ایک قدیم حصہ ہے۔

بعض تلنگے برہمن وشنوا یا سری رامانوجا کے متبعین ہیں۔ انہیں فرقہ واری جذبات کا اس قدر احساس ہے کہ انھوں نے اپنے آپ کو ایک علیحدہ ذیلی ذات قرار دے لیا ہے۔ جنوبی ہند کے سری وشنوا کی طرح یہ بھی دو ذیلی حصوں میں منقسم ہیں تنگلائی اور وڑاگلائی۔ یہ باہم خورونوش کرتے ہیں لیکن ازدواج نہیں کرتے۔ تنگلائی 'مناولا مہامنی' کے احکام کا اتباع کرتے ہیں اور وڑاگلائی 'دیدانتا چاریا' کے احکام کی پیروی کرتے ہیں۔

مادھوا کے چند افراد جو تلنگانہ میں پائے جاتے ہیں وہ اضلاع کرناٹک سے آکر بسے ہوئے ہیں۔ سری وشنوا کی طرح یہ لوگ اعتقادات میں حد درجہ متعصب ہیں حتیٰ کہ شوا کا نام لینا بھی گوارا نہیں کرتے یہ زیادہ تر رگ ویدی ہیں۔

آرادھی برہمن سیوائی ہیں اور سوا کی پرستش لنگم کی شکل میں کرتے ہیں جسکو مرد و عورت دونوں گلے میں پہنے رہتے ہیں اگرچہ وہ لنگایت ہیں لیکن نظام ذات پر ثابت قدم ہیں اور زنار پہنتے ہیں۔ سندیا وندنم یا گاتیری کی پوجا کرتے ہیں اور برہمنوں کے کل دینی مراسم ادا کرتے ہیں یہ لوگ اپنے مُردوں کو دفن کرتے ہیں اور اسی وجہ سے دوسرے برہمن کھانے اور شادی میں انکو شریک نہیں کرتے۔ یہ طبقات اسفل کے حاجات روحانی کا سرانجام کرتے ہیں۔

(۶) **چاکلا** (۱۸۶۶۴): ۔ یہ گاوران تلنگانہ کی ایک ذات ہے اور اُسکی مماثلہ ذات مرہٹواڑی میں دھوبی کہلاتی ہے جن کی تعداد ۵۶,۹۴۴ ہے انکی وسیع تقسیم کے باعث یہ ذات ایک کثیر التعداد بین الازدواجی کرنے والے زمروں میں منقسم ہے اور اُنکے نام ان ملکوں کے نام سے منسوب ہیں جن سے اُس ذیلی ذات کا تعلق ہے یا اُس ذات سے منسوب ہیں جن سے وہ نکلے مثلاً تلگا چاکلا۔ تُرکا چاکلا۔ لمباڑی چاکلا۔ لنگایت چاکلا۔ کرناٹک چاکلا وغیرہ۔ خارج از جماعت شادی کرنیوالے

زمروں میں کوئی خاص امور قابلِ ذکر نہیں ہیں۔ صغرسنی کی شادی ذات کا عام قاعدہ ہے۔ دیویوں کے نام پر لڑکیوں کو چھوڑ دینے کا طریقہ بھی رائج ہے۔ بیوہ دوبارہ شادی کر سکتی ہے لیکن اپنے دیور سے نہیں کر سکتی اور ایسی شادی کے موقع میں انجام دہی مراسم کے لئے برہمن نہیں بلایا جاتا اور صرف بیوائیں ہی اس میں شریک ہوتی ہیں۔ بدچلنی کی صورت میں طلاق کی بھی اجازت ہے اور مطلقہ عورت بیوہ کی طرح عقد ثانی کر سکتی ہے۔ مذہبی حیثیت سے چاکلا سیوائی ہیں مذہبی اور مراسمی اغراض کے لئے برہمن بلائے جاتے ہیں اور تجہیز و تکفین کے لئے جنگم۔ دیہی دیویوں مثلاً پوچما اور درگما کی رضا جوئی بکریوں وغیرہ کی نذر سے کی جاتی ہے۔ چاکلا حجاموں کے کپڑے دھونے سے انکار کرتے ہیں کیونکہ موخرالذکر انکی شادیوں میں مشعل برداری نہیں کرتے۔ بکری، سُور، مرغی اور شگافتہ کُھر والے جانوروں کا گوشت کھاتے ہیں اور مسکرات کے بہت عادی ہیں۔ اونچی ذات کے لوگوں کا جھوٹا کھاتے ہیں۔ مردوں کو لٹا کر اور جنوب کی جانب سر رکھکر دفن کرتے ہیں۔

(۷) چمبھار (۱۲,۵۴۴۱) یہ چرمی کام کرنے والوں اور رسّی بنانے والوں کی ایک کثیر التعداد ذات ہے جن میں سے اکثر دیہی پاسبانی اور باجہ نوازی بھی کرتے ہیں۔ چمبھار خاص طور پر مرہٹواڑی میں پائے جاتے ہیں اور تلنگانہ میں انکی مماثلہ ذات مادیگا ہے۔ لفظ چمبھار کا اطلاق تلنگانہ میں ان مادیگا پر بھی کیا جاتا ہے جو سَن بناتے ہیں۔ چمبھاروں میں بین الازدواجی کرنیوالے مختلف گروہ ہیں جو زیادہ تر ملکی نسبت رکھتے ہیں جو افراد ایک ہی دیوک سے تعلق رکھتے ہوں انکے درمیان شادی کی ممانعت ہے۔ ماموں کی لڑکی سے شادی جائز ہے لیکن خالہ کی لڑکی سے درست نہیں شادی بالعموم صغرسنی میں کی جاتی ہے اور بیوہ کی دوسری شادی بھی جائز ہے۔ طلاق کی بھی اجازت ہے۔ یہ لوگ اپنے آپ کو ہندو کہتے ہیں لیکن عقائد میں ہنوز "قدیمہ" (ارواح پرست) ہیں اور گاؤں کی دیویوں۔ بھوتوں اور روحوں کی پوجا کرتے ہیں۔ معاشرتی جھگڑے ذات کی پنچایت میں تصفیہ پاتے ہیں اور اس ذات کا مقامی ذی اثر شخص اُس کا صدر بنایا جاتا ہے۔ جرمانہ جو وصول ہوتا ہے وہ ذات کی دعوت میں صرف کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ شراب پیتے ہیں اور گائے سُور، بھیڑ، بکری، مرغ، خرگوش، ہرن اور مچھلی کا گوشت کھاتے ہیں۔ مردوں کو دفن کرتے ہیں۔

(۸) درزی یا سمپی (۰۷,۵۰۱،۱۴)۔ یہ ملک سرکار عالی کے خیّاطوں کی ذات ہے اور پانچ ذیلی ذاتوں میں منقسم ہے۔ نامدیو درزی۔ رنگاری درزی۔ لنگایت درزی۔ مارواڑی درزی جین درزی۔ آخری تینوں طبقے اس ذات کو ظاہر کرتے ہیں جس سے وہ نکلے ہیں۔ نامدیو درزی ایک

بڑے مرہٹے بزرگ نامدیوکے اخلاف ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان میں دو طبقے ہیں تلگو چیپولو اور مرہٹا سیپی جن کی بنا ملکی تفریق پر ہے حقیقتاً وہ تلنگی الاصل معلوم ہوتے ہیں اور زمانہ مابعد میں ملک مرہٹواڑی میں پھیل گئے ہیں ان میں خارج الجماعت شادی کرنیوالے دو گروہ ہیں ایک گروہ گوتروں پر مشتمل ہے اور دوسرا خاندانی ناموں پر۔ گوترا کا نظام محض آرائشی ہے اور شادی کی پابندی خاندانی ناموں کے اعتبار سے کی جاتی ہے۔ ایک ہی SECTION کے نفوس آپس میں شادی نہیں کرسکتے۔ ماموں یا بڑی بہن کی لڑکی سے شادی ہوسکتی ہے۔ ایک ہی شخص سے دو بہنیں بیاہی جاسکتی ہیں لیکن دو بھائی دو بہنوں کو عقد میں نہیں لاسکتے۔ صغر سنی کی شادی کا رواج ہے۔ لڑکی کے والدین کو ست تا بس روپیہ دولہن کی قیمت دیجاتی ہے۔ کثیر الازدواجی کی اجازت ہے۔ لیکن اس پر بہت شاذو نادر عمل کیا جاتا ہے۔ بیوہ کی دوسری شادی جائز ہے مگر سابقہ خاوند کے بھائی کے ساتھ ممنوع ہے۔ مطلقہ عورتیں انہیں مراسم کے ساتھ دوبارہ شادی کرسکتی ہیں جو بیوہ کی شادی کے لئے مقرر ہیں۔ نامدیو درزی ویشنوا اور سیوا دونوں فرقوں کے ہوتے ہیں۔ انکا خاص دیوتا "چونڈوبکا" ہے جس کی پرستش گنیش چوتھ کے دن مٹھائی، گوشت اور شراب کی نذر کیساتھ کی جاتی ہے۔ یہ لوگ ہنود کے تمام دیوتاؤں کی تعظیم وتکریم کرتے ہیں۔ بکری، مرغ اور مچھلی کا گوشت کھاتے ہیں اور تیز شرابیں پیتے ہیں شیوا فرقہ کے درزی اپنے مُردوں کا مُنہ مشرقی سمت رکھتے اور بٹھا کر دفن کرتے ہیں تجہیز وتکفین کے مراسم جنگم بجا لاتا ہے اور قبر بھرنے کے بعد اس کے اوپر کھڑا ہو کر ناقوس بجاتا ہے۔ پھر اس کو تحفہ وغیرہ دیکر وہاں سے ہٹنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ وشنوا فرقہ والے نعش کو جلاتے ہیں۔ پہلے سال میں ہر مہینہ شردہا کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ اس ذات کے بعض افراد نے اپنے اصلی پیشہ خیاطی کو خیر باد کہکر زراعت اور دوسرے پیشے اختیار کرلئے ہیں۔

(۹) **دیونگ** (۱۶,۵۸۸) یا کوشٹی یہ مرہٹواڑی کے پارچہ بافوں کی ایک پیشہ ور ذات ہے۔ بافندگی کی ابتدا غالباً بکروں کے اُون سے موٹی کمبلیں بنانے سے ہوئی جو دراصل گلہ بانوں کا پیشہ تھا۔ یہیں سے بافندوں کی ایک ذات جو "دھنگر" کہلاتی ہے اور بڑی دھنگر ذات کی ایک شاخ ہے پیدا ہوئی جن کی تعداد ۲۱,۲۳۲ ہے اور خاصکر اضلاع پربھنی۔ عادل آباد اور نظام آباد میں پائی جاتی ہے۔ زراعت کی توفیر کے ساتھ روئی اور بعد میں ریشم کا بھی استعمال ہونے لگا۔ پھر اُن بافندوں کی ذات میں بہت سے لوگ داخل ہوئے اور ذات مخصوص ہوگئی۔ بعد میں مذہبی اختلافات کی بناء پر اس ذات کے کئی حصے ہوگئے معلوم ہوتا ہے کہ اس ذات کے کثیر التعداد اشخاص ویجانگر میں

جمع ہو گئے تھے جہاں آجتک اُن کے سرگروہ موجود ہیں جو دیوانگیا اور متسانگیا کہلاتے ہیں۔ اِس میں شبہ نہیں کہ انکا آبائی پیشہ مشین کے بُنے ہوئے یوروپین مال کی بدولت بہت انحطاط پذیر ہو گیا ہے ملک سرکار عالی میں دیونگ تین ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں (۱) دیونگا (۲) ہٹکر (۳) کوڑیکل ہٹکر تمدنی اعتبار سے دوسرے دونوں ذیلی ذاتوں پر اپنی فوقیت کا اِدّعا کرتے ہیں۔ مذہبی اعتبار سے وہ لنگایت ہیں اگرچیکہ ہٹکر اور دیونگ دونوں اپنی مربی دیوی چوندیمّا کی پرستش کرتے ہیں اُنکے مراسم برہمن اور لنگایت کے طریقوں اور آئین کا مخلوط مرکب ہیں جن میں غالب حصہ مؤخرالذکر کا ہوتا ہے۔ دیونگ کی مزید تقسیم تین ملکی زمروں میں ہوتی ہے۔ تلگو دیونگ۔ کرناٹک دیونگ اور مرہٹا کوشٹی اور پھر دو اور شاخیں کرونیا شٹی یا بلی ماگو اور کرتی سالے یا جیاندرا ہیں۔ تلگو دیونگ کی خارج الجماعت شادی کرنیوالی ہم ۲ جماعتیں ہیں۔ مرہٹا دیونگ کے جماعتی نام وہی ہیں جو مرہٹا کنبیوں کے ہیں۔ ایک ہی جماعت سے تعلق رکھنے والے افراد کے درمیان شادی ممنوع ہے۔ دو بہنیں ایک ہی شخص یا دو اخیافی بھائیوں سے بیاہی جاسکتی ہیں۔ بڑی بہن کی لڑکی کے ساتھ عقد جائز سمجھا جاتا ہے۔ کثیر الازدواجی اگرچیکہ رائج ہے مگر جائز ـــــ ہے۔ اوَلی یا دولہن کی قیمت تلگو اور کرناٹک دیونگ میں ۵ تک اور مرہٹا دیونگ میں ۵ سے ۱۰ تک ہوتی ہے۔ بیوہ کی شادی اور طلاق کی اجازت ہے۔ تلگو دیونگ سیوی یا وشنوی اور کرناٹک دیونگ زیادہ تر لنگایت ہوتے ہیں۔ مرہٹے دیونگ کُل ہندو دیوتاؤں کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ کُل طبقے مذہبی تیوہار مناتے ہیں اور مقدس مقامات کی زیارت کرتے ہیں۔ چھوٹی دیویوں پوچما میسما وغیرہ کی بھی رضاجوئی نذر و نیاز سے کی جاتی ہے۔ دیونگ مرغ۔ مچھلی سور اور بکری کا گوشت کھاتے اور شراب پیتے ہیں بعض جو اعلیٰ تمدنی مرتبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں شراب سے پرہیز کرتے ہیں۔ لنگایت دیونگ اپنے مُردوں کو بٹھا کر دفن کرتے ہیں اور مُنہ مشرق کی جانب رکھتے ہیں۔ دوسرے لوگ بعض اوقات اپنے مردوں کو جلاتے ہیں۔ دیونگ مختلف نوعیت کے کپڑے خصوصاً ساڑیاں بناتے ہیں بعض نے اپنا آبائی پیشہ چھوڑ کر تجارت۔ زراعت۔ نجاری۔ اور معماری اختیار کر لی ہے۔

(۱۰) دھنگر (۲۵۶،۶۶۴) یہ گلّہ بانی کرنے والوں اور کمبل بُننے والوں کی ایک مرہٹا ذات ہے۔ دھنگر تین بین الجماعت شادی کرنے والے حصوں میں منقسم ہیں۔ کھوٹے دھنگر۔ برگی یا ہٹکر دھنگر (جس کا "دیونگ" کے تحت حوالہ دیا گیا ہے) اور جھاڑے دھنگر۔ یہ ہم طعامی کرتے ہیں لیکن بین الازدواجی نہیں کرتے۔ خارج الجماعت شادی کرنے والی ذات کے حصے مرہٹا طرز کے ہیں۔

اپنے ہی خاندان اور ماموں کے خاندان میں شادی کرنے سے احتراز کیا جاتا ہے ایک شخص دو بہنوں سے شادی کر سکتا ہے اور دو بھائی دو بہنوں کیساتھ عقد کر سکتے ہیں صغیر سنی اور بالغ العمری دونوں طرح کی شادیاں ہوتی ہیں لیکن اول الذکر طبقہ کو زیادہ معزز خیال کیا جاتا ہے لڑکیاں نہیں بلکہ لڑکے دیوتاؤں کے نام پر چھوڑے جاتے ہیں۔ بیوہ کی شادی اور طلاق جائز ہے۔ لڑکی کے والدین کو لعہ یا عہ روپیہ دلہن کی قیمت کے نام سے دئے جاتے ہیں۔ جھاڑے دھنگروں میں بیوہ کنواری سے زیادہ قیمتی ہے اور عہ سے لیکر ۱۰ تک اس کے والدین کو بطور قیمت عروس دینے پڑتے ہیں۔ اس ذات کا مقبول عام دیوتا کھنڈوبا ہے۔ عادل آباد کے دھنگر ایک شنجرف آلودہ چوبی مورت کی شکل میں "خود بان" کی پرستش کرتے ہیں جس جھاڑے دھنگر کو شیر مار ڈالے تو اس کی پرستش موضع کی سرحد پر ایک پتھر نصب کر کے بطور "واگھوبا" کی جاتی ہے۔ دھنگر بکری مرغ مچھلی، ہرن، خرگوش اور بعض پرندوں کا گوشت کھاتے ہیں اور مسکرات کا استعمال کرتے ہیں دھنگروں کی ذات کی ایک پنچایت ہوتی ہے اس کا صدر مہتیر یا کہلاتا اور تمام معاشرتی قضایا کا تصفیہ کرتا ہے۔ شادی بیاہ کے موقعوں میں اس کی خاص عزت کی جاتی ہے اور ایک پگڑی نذر دیجاتی ہے اس ذات کا اصلی پیشہ بھیڑ بکریوں کا چرانا اور کمبل بننا ہے۔ بعض زراعت میں مصروف ہو گئے ہیں مردے اگر شادی شدہ ہوں تو جلائے جاتے ہیں اور اگر ان بیاہے ہیں تو دفن کئے جاتے ہیں۔

(۱۱) دھیڑ (۵۹۹،۵۱) چرمی کام کرنے والے مرہٹوں کی ایک نیچ ذات ہے۔ جو مرہٹواڑی کے چمار اور مانگ اور تلنگانہ کے مالا ذاتوں کے ساتھی اور رفیق ہیں انکے عادات اور انکی مسؤ نجاست کے لحاظ سے یہ لوگ مذکورہ بالا ذاتوں کی طرح اقوام قدیمہ کے ایسے اجزا معلوم ہوتے ہیں جن کو فاتحین نے اراضیات سے بیدخل کر دیا اور جن میں ذاتوں سے خارج شدہ لوگ داخل ہو گئے۔ فی الحال یہ لوگ زیادہ تر کھیتوں کی مزدوری کرتے ہیں اور اکثر کنبی زمینداروں سے وابستہ ہیں ان میں خارج الجماعت شادی کرنے والے مختلف حصے ہیں صغیر السنی اور بالغ العمری کی شادیاں رائج ہیں بیوہ کی شادی اور طلاق کی اجازت ہے۔ مذہبا یہ لوگ ارواح پرست یا قدیمہ ہیں اور فطرت اور امراض کے دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں خوراک کے معاملہ میں وہ بہت کم پس و پیش کرتے ہیں مچھلی اور گوشت اور گائے بھیڑ بکری کی مردار لاشیں بھی کھاتے ہیں دوسروں کا جھوٹا بھی کھا لیتے ہیں اور سیندھی و شراب پیتے ہیں۔

(۱۲) ڈھور (۴۰۹،۴۳۴) یہ چرم کی دباغت کرنیوالوں کی ایک ذات ہے جو مرہٹواڑی میں

پائی جاتی ہے۔ یہ لفظ غالباً لفظ ڈھور سے ماخوذ ہے جسکے معنی مویشی کے ہیں کیونکہ یہ لوگ مویشی کے چرم کی دباغت کرتے ہیں۔ ڈھور چمبھاروں کی ایک تنزل یافتہ شاخ معلوم ہوتے ہیں ان میں بین الجماعت شادی کرنیوالے پانچ گروہ ہیں۔ رنگے ڈھور۔ بدھالے ڈھور۔ ککیا ڈھور۔ چمبھار ڈھور اور شادو ڈھور۔ پہلا گروہ رفعت و مرتبت کا مدعی ہے اور یہی اصلی ذات معلوم ہوتی ہے جس سے دوسرے گروہ پیدا ہوئے "رنگے ڈھور" کا نام ایک مرہٹی لفظ سے ماخوذ معلوم ہوتا ہے جسکے معنی "رنگ" کے ہیں اور جس سے چمڑے رنگنے کے پیشہ کا پتہ چلتا ہے۔ بدھالے ڈھور کا نام "بدھالے" یا چرمی مٹکے سے منسوب ہے جسکو وہ تیار کرتے ہیں۔ چونکہ آجکل ایسے چرمی مٹکوں وغیرہ کا رواج نہیں ہے۔ اسلئے یہ لوگ ڈھولک مشک۔ پانی کے ڈول اور دوسری چرمی چیزیں بناتے ہیں۔ ککیا ڈھور ایک شخص ککیا نامی رنگے ڈھور کی اولاد کہلاتے ہیں جو مذہب لنگایت قبول کرنے کی وجہ سے قوم سے خارج کر دیا گیا تھا چمڑے رنگنے کے علاوہ وہ پرانے جوتے درست کرتے اور نئے بھی سیتے ہیں۔ چمبھار ڈھور ایک مخلوط ذیلی ذات ہے اور مرتبہ میں بہت گھٹی ہوئی ہے۔ یہ ڈھور بھی جوتے ڈول وغیرہ بناتے ہیں۔ شادو ڈھور۔ ڈھوروں کی ناجائز اولاد ہیں جو ایسی ڈھور عورتوں کے بطن سے پیدا ہوئے جو کسی معاشرتی جرم کی پاداش میں ذلیل ہو چکے ہوں۔ ان ذیلی ذاتوں کے تحت ۳۶۰ خارج الجماعت شادی کرنے والے حصے ہیں جنکی اصلیت بالکل مرہٹی معلوم ہوتی ہے بعض حصوں کے نام توتمی ہیں۔ ایک شخص نہ ذیلی ذات کے باہر شادی کرسکتا ہے اور نہ جس حصے سے خود تعلق رکھتا ہے اس میں شادی کرسکتا ہے دو بہنیں ایک ہی شخص یا دو بھائیوں کے ساتھ بیاہی جاسکتی ہیں بہن یا ماموں کی لڑکی سے شادی جائز ہے صغیر السنی اور بالغ العمری دونوں قسم کی شادیاں رائج ہیں بیوہ کی شادی اور طلاق کی اجازت ہے۔ ڈھور اپنی لڑکیوں کو دیوتاؤں کے نام پر نہیں چھوڑتے۔ وہ اپنے آپ کو سیوائی کہتے ہیں اقوام قدیمہ کے دیوتاؤں کی بھی پرستش کرتے ہیں۔ مُردے بٹھا کر دفنائے جاتے ہیں۔

(۱۳۱) ایدیگا (۲۶۰۰۷،) یہ تلنگانہ کے سیندھی نکالنے والے ہیں اور ان کو اندر ابھی بولتے ہیں۔ گو کہ ایدیگا معاشرتی حیثیت سے گونڈلا سے کمتر درجہ رکھتے ہیں لیکن حقیقتاً وہ گونڈلا کی ایک ذیلی ذات ہیں جو تلنگانہ کے سیندھی نکالنے والوں کی ایک دوسری ذات ہے۔ لفظ ایدیگا۔ لفظ "ایتا" سے مشتق ہے جسکے معنی سیندھی کے درخت کے ہیں۔ اور چونکہ یہ لوگ "ایتا" درخت سے سیندھی نکالتے ہیں اس لئے ایدیگا کہلاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس ذات میں دوسری ذات کے افراد خصوصاً متراسی۔ منور۔ تلگا ذات والے بھرتی ہوئے ہیں۔ ایدیگا کی ایک ذیلی قسم تھالا ایدیگا ہے۔ تھالا کا مفہوم سر ہے عادات اور رسومات میں ایدیگا گونڈلا سے مشابہت رکھتے ہیں۔

(۱۴۱) گلا (۲۵۳۹۹۳) یہ ملک تلنگانہ کے گڈریوں کی ایک بڑی ذات ہے جو مرہٹواڑی کے گولیوں کے مماثل ہے۔ گلا من حیث القوم باہم متجانس نہیں ہیں بلکہ ان میں بین الجماعت شادی کرنیوالے بہت سے گروہ ہیں جنکے افراد رنگ وروپ وضع قطع اور عادات وغیرہ میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں مثلاً برا گلا جو ملک سرکار عالی کی اس ذات کا حصہ غالب ہیں رنگ کے صاف شکل وشمائل کے متناسب اور جسم کے گٹھیلے ہوتے ہیں جن سے ان کی اجنبیت نسل ظاہر ہوتی ہے یہ لوگ ماسوا گجراتی اور آدی ذیلی ذاتوں کے (جو اس ملک میں شاذونادر پائے جاتے ہیں) سب ذیلی ذاتوں سے معاشرتی مرتبہ میں برتری کا دعویٰ کرتے ہیں اس ذیلی ذات کے افراد میں اس کی عادت ہے کہ لڑکے اور لڑکیوں دونوں کو اپنے حامی اور سرپرست دیوتاؤں ملنّا اور راج راجیشور کے نام پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اس گروہ کی عورتیں نہ ناک چھدواتی ہیں اور نہ نتھ یا سر کا زیور پہنتی ہیں اس ذیلی ذات میں طوطے کی بہت عظمت کی جاتی ہے جس سے یہ قیاس ہوتا ہے کہ وہ ان کا توتم ہے۔ گلبرگہ اور دوسرے اضلاع کرناٹک میں برا گلا اپنے آپ کو ام گلا کہتے ہیں اور کنڑی زبان بولتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے آبائی پیشے کو خیرباد کہکر زراعت کرنے لگے ہیں۔ یہ لوگ جڑی بوٹیاں بھی بیچتے ہیں۔ بویا گلا برا گلا سے HYPERGAMOUS ہیں جنہیں وہ اپنی کنواری لڑکیاں بیاہ دیتے ہیں۔ اس ذیلی ذات کے افراد مرغ نہیں کھاتے انکی عورتیں چوڑیاں نہیں پہنتیں۔ یایا گلا جسمانی ساخت کے اعتبار سے برا گلا سے بہت ملتے جلتے ہیں۔ اگرچہ یہ رنگ میں زیادہ سانولے ہیں۔ پاکاناٹی گلا بین الجماعت شادی کرنے والے دو گروہ میں منقسم ہیں۔ دوماٹی وارد۔ نگر وارد۔ اس ذیلی ذات میں لڑکیاں دیویوں کے نام پر چھوڑی جاتی ہیں اور انکی شادیاں تلوار اور درخت کے ساتھ بھی کر دیجاتی ہیں۔ یا روتی یا جوگنی کا لقب اختیار کر کے یہ لڑکیاں عصمت فروشی کی زندگی بسر کرتی ہیں۔ پوجا گلا ایک سیاہ رنگ ذیلی ذات ہے جنکی شکل وصورت بیڈول اور بھدی ہوتی ہے۔ انکی وجہ تسمیہ ایک افسانے سے منسوب ہے جس کا مدعا یہ ہے کہ انکے اسلاف گلہ بانوں کے دیوتا ملنّا کے پوجاری تھے انکی عورتیں نہ چوڑیاں پہنتی ہیں اور نہ نتھ۔ مشٹی گلا ادعا کرتے ہیں کہ انکا نام انکے اسلاف سے چلا آرہا ہے جو بڑے گھونسہ باز تھے۔ لفظ "مشٹی" کے معنی مشت یا مٹھی کے ہیں۔ گجراتی گلا پاکیزگی کے بلند معیار کی پابندی کا اظہار کرتے ہیں اور دوسری ذیلی ذاتوں سے فوقیت کا دعویٰ کرتے ہیں جنکے ساتھ نہ وہ ہم طعامی کرتے ہیں اور نہ ازدواج۔ موداتی گلا ایک مقامی بنا ہوا گروہ معلوم ہوتا ہے یہ لوگ اپنے سے اونچی ذات والے گلا سے خیرات لیکر بسر کرتے ہیں جنکے ساتھ انکا تعلق خاندانی بھاٹ اور نساب کا ہوتا ہے۔ پڑوانی گلا جنکو پوسلواڑ بھی کہتے ہیں گلا ذیلی ذاتوں میں ادنیٰ ترین ہیں یہ لوگ ایک طرح کی خانہ بدوش زندگی بسر کرتے ہیں اور کانچ کے منکے۔ سوئی تاگا اور اسی قسم کی دوسری چیزیں بیچتے ہوئے ایک مقام سے دوسرے مقام کو پھرتے

رہتے ہیں۔ ان ذیلی ذاتوں کے منجا صرف برا۔ پاکنالی۔ آدی مسٹی۔ بو یا اور بعض دوسرے ایک دوسرے کیساتھ کھاتے پیتے ہیں اور سب کے سب گجراتی گلا کے ہاتھ کا کھاتے ہیں۔

خارج الجماعت شادی کرنے والے گروہ جن میں ذیلی ذاتیں منقسم ہیں توتمی طرز کی ہیں۔ توتم درختوں اور جانوروں کے نام پر مشتمل ہیں۔ کوئی شخص اپنے گروہ کی عورت سے شادی نہیں کرسکتا لیکن ماں کے گروہ میں کرسکتا ہے۔ اپنی بڑی بہن یا ماموں کی لڑکی سے شادی کرسکتا ہے مگر پھوپی کی لڑکی سے نہیں کرسکتا بجز پوچا گلا کے جنہیں صغرسنی اور بالغ العمری کی شادیاں رائج ہیں دوسرے تمام گلا ذات میں صغرسنی کی شادی کا عام قاعدہ ہے لڑکی کے والدین کو (۱۲ے) روپیہ دولہن کی قیمت کے طور پر دئے جاتے ہیں۔ بیوہ کی شادی جائز ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ دولہا دولہن کے والدین کو پہلی شادی کے نصف اخراجات ادا کرے۔ گلا ذات کے مقبول دیوتا تلنا اور گنگا ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ انکا مذہب ارواح پرستی سے بھرا ہوا ہے لیکن وہ بتدریج ہندویت کی جانب مائل ہوتے جارہے ہیں اور سیوائی اور وشنوائی فرقوں میں منقسم ہیں یہ لوگ کل ہندو دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں اور مذہبی اور رسمی مواقع میں برہمنوں کو طلب کرتے ہیں۔ گلا بالعموم اپنے مُردوں کو لٹا کر دفن کرتے ہیں اور اس کا سر جنوب کے رُخ پر رکھتے ہیں۔ گلا جھری اور مقطر شراب پیتے ہیں اور بکری بھیڑ۔ ہرن۔ مرغ اور سور کا گوشت کھاتے ہیں۔ انکا اصلی پیشہ گائے بھیڑ اور دوسرے گھریلو مویشی کی پرورش اور نسل کشی دودھ دہی اور مکھن اور دودھ والی گائیں فروخت کرنا ہے۔ کچھ عرصہ سے یہ لوگ زراعت اور تجارت بھی کرنے لگے ہیں۔

(۱۵) **گوسائیں** (۲۴۷۵۳) یا گوساوی۔ یہ بالائی ہند کے درویش اور جوگی ہیں جو زیادہ تر مرہٹواڑی میں پائے جاتے ہیں۔ باواجی کی طرح اس لفظ کا اطلاق بھی بلا امتیاز آوارہ گرد فقرائے اکثر طبقات پر کیا جاتا ہے جو بظاہر مذہبی زندگی بسر کرتے ہیں لفظ "گوساوی" ایک سنسکرت لفظ "گوسوامی" کی بگڑی ہوئی صورت ہے جسکے معنی جذبات پر فتحمندی پانے والے کے ہیں۔ یہ مذہبی فقرا ہیں جو سوائی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور باوا یا بیراگیوں کے مقابل ہیں جو وشنوی ہوتے ہیں۔ ان میں بجز کاریگر و دستکار طبقے کے ہر طبقہ کے افراد داخل ہوتے رہتے ہیں۔ انکی قسمیں "گھرباری (خانہ دار) اور "نِش پراہی" (مجرد) ہیں لیکن بالعموم یہ تجرد برائے نام ہے۔ ان میں سے اکثر داشتہ عورتیں رکھتے ہیں جن کی اولاد کو تسلیم کرنے میں تامل نہیں کرتے۔ گو کہ اکثر بھیک و خیرات پر بسر کرتے ہیں مگر بعض دولتمند بھی ہیں اور روپیہ کا لین دین۔ تجارت اور کاشتکاری کرتے ہیں۔

(۱۶) **گولی** (۲۴۴۸۶) یہ مرہٹواڑی کے دودھ بیچنے والے ہیں جو تلنگانہ کے گلا سے مماثل ہیں گولیوں کی ایک پیشہ ور ذات ہے جسمیں بہت سی دوسری ذاتوں والے مثلاً دھنگر۔ کرما۔ مرہٹا کنبی وغیرہ داخل ہوتے رہتے ہیں انکا آبائی پیشہ مویشی کی پرورش اور دودھ مکھن اور گھی فروخت کرنا ہے انکی دو ملکی ذیلی ذاتیں ہیں "ناگر" اور

اُدھر کر، یہ ایک دوسرے کیساتھ کھاتے پیتے ہیں لیکن ازدواج نہیں کرتے اِن میں سے ہر ایک خارج الجماعت شادی کرنے والی کئی جماعتوں میں منقسم ہے۔ اِس ذات میں صغر سنی کی شادی کا رواج ہے دلہن کی قیمت ۵ سے ۱۵ تک دولہن کے والدین کو دیجاتی ہے۔ بیوہ کی شادی جائز ہے لیکن بیوہ کے اگر کوئی اولاد ہو تو اس کو متوفی خاوند کے خاندان کے سپرد کردینا ضروری ہے ذات کی پنچایت کی منظوری کے ساتھ طلاق کی بھی اجازت ہے۔ یہ ذات لنگایت فرقہ کے اعتقادات سے بہت متاثر معلوم ہوتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ گولیوں کا مذہب لنگایت اور ہندویت کا ایک مخلوط مجموعہ ہے۔ دوسرے لنگایتوں کی طرح یہ لوگ بھی گلے میں لنگم پہنتے ہیں اور کھانے سے پہلے ہر روز اس کی پرستش کرتے ہیں لیکن اُن کا خاص دیوتا مہادیو ہے جسکی پرستش تہواروں کے موقع ہی کی جاتی ہے۔ کھنڈوبا، بھوانی، گنپتی اور دوسرے ہندو دیوتاؤں کی بھی پرستش کرتے ہیں۔ مردوں کو بٹھاکر اور شرقی جانب رخ رکھکر دفن کرتے ہیں۔

(۱۷) گونڈلا۔ (۴۹۴ ۱۲۱) یہ سیندھی نکالنے والی اور شراب بیچنے والی ایک ذات ہے جو زیادہ تر تلنگانہ میں پائی جاتی ہے۔ یہ ذات ایدیگا کی طرح ایک پیشہ ور جماعت ہے جو دوسری ذاتوں کے افراد سے مرکب معلوم ہوتی ہے۔ اس ذات کے بین الجماعت شادی کرنے والے (۶) گروہ ہیں۔ دیوا گونڈلا، شٹی گونڈلا، مشٹی گونڈلا، گونڈلا، ایدیگا اور لاگوواڑ۔ انکے منجملہ پہلا گروہ (دیوا گونڈلا) سب ذیلی ذاتوں میں اعلٰی ہے اور مشٹی گونڈلا سب میں ادنٰی۔ لاگوواڑ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ لوگ "لاگو" یعنے چھوٹے پاجامے یا جانگھیے پہنتے ہیں۔ انکے افراد ملک سرکار عالی کے جنوبی اضلاع میں زیادہ پائے جاتے ہیں یہ خارج الجماعت شادی کرنیوالی مختلف جماعتوں میں منقسم ہیں جو خاندانی ناموں پر مبنی ہیں۔ ان میں سے اکثر ملکی نوعیت کی ہیں اور صرف چند توتمی ہیں کوئی شخص اپنی جماعت میں یا ذیلی ذات کے باہر شادی نہیں کرسکتا۔ ماموں یا پھوپی کی لڑکی سے شادی جائز ہے۔ اس ذات میں بچپن کی شادی رائج ہے اور بالعموم دولہن کی قیمت نہیں دیجاتی۔ مذہبی حیثیت سے انمیں وشنوی اور سیوائی دونوں ہوتے ہیں لیکن سیوا کی پرستش کو عام طور پر ترجیح دیجاتی ہے اور ایک عجیب نام "سوراکھنڈیشور" کے ساتھ اس کی پرستش ہوتی ہے۔ دیہی دیوتاؤں وغیرہ کے نام مرغ، بھیڑ اور دوسرے حیوانات کی بھینٹ بھی چڑھاتے ہیں۔ مُردے بالعموم جلائے جاتے ہیں۔ اگر طریقہ دفن اختیار کیا جاتا ہے تو کتخدا کو حالت نشست میں شرقی جانب منھ رکھکر اور ناکتخدا کو اوندھا لٹاکر اور جنوب کی سمت سر رکھ کر دفن کرتے ہیں۔ گونڈلا ذات کے لوگ ہنوز اپنا آبائی پیشہ سیندھی نکالنے اور شراب بیچنے کا انجام دیتے ہیں۔ ایدیگا ذات والے سیندھی اور تاڑ دونوں کو تانتے ہیں صرف معدودے چند گونڈلا زراعت کرنے لگے ہیں۔

(۱۸) **کیکاڑی** (۲۴، ۹۴) یہ مرہٹواڑی کی ایک ٹوکرے بنانے والی خانہ بدوش جرائم پیشہ قوم ہے جو تلنگانہ کے برکلا سے مماثل ہے۔ اس قوم کی تنظیم پراگندہ ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ کسی وقت دوسرے جرائم پیشہ اقوام مثلاً بھامٹا لامنی وغیرہ سے بھی اس میں لوگ داخل ہوئے ہیں۔ یہ تین ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں۔ دکھنی۔ کاماٹھی اور کوٹھی۔ اس ذات کے خارج الجماعت شادی کرنے والے ۲۵ گروہ ہیں۔ کیکاڑی اپنی پھوپی یا ماموں کی لڑکی سے شادی کرسکتا ہے بیوی کی بہن سے بھی شادی ہوسکتی ہے۔ دو بھائی دو بہنوں سے شادی کرسکتے ہیں صغرسنی اور بالغ العمری دونوں قسم کی شادیاں رائج ہیں۔ بیوہ کی شادی اور طلاق جائز ہے۔ یہ لوگ مچھلی۔ بھیڑ۔ بکری۔ ہرن۔ خرگوش۔ مرغ اور سور کھاتے ہیں اور شراب پیتے ہیں مُردوں کو جلاتے یا دفن کرتے ہیں۔

(۱۹) **کلال** ۔ (۲۳۸، ۷۰، ۶۹) یہ شمالی ہند کے شراب کھینچنے والوں اور بیچنے والوں کی ایک ذات ہے جو اس ملک میں اور خاص کر تلنگانہ میں بہ تعداد کثیر پائی جاتی ہے۔ اس کی دو ذیلی ذاتیں ہیں۔ لاڑ کلال اور پردیسی کلال۔ اول الذکر گجرات سے آکر بسے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ انکے تین گروہ ہیں سو۔ یا لاڑ چھتری لاڑ اور کاڑی لاڑ جنکے افراد نہ ایک دوسرے کیساتھ ہمطعامی کرتے ہیں اور نہ بین الازدواجی۔ ایک ہی گروہ میں شادی ممنوع ہے۔ دوسری بیوی کی اجازت ہے بشرطیکہ پہلی عقیمہ ہو یا کسی ناقابل علاج مرض میں مبتلا ہو صغرسنی کی شادی رائج ہے۔ بیوہ کی شادی جائز ہے طلاق کی بھی اجازت ہے۔ اس ذات کے افراد مرغ۔ مچھلی۔ ہرن۔ خرگوش اور بھیڑ کھاتے ہیں اور خمیری اور مقطر شرابیں پیتے ہیں۔ انکا پیشہ شراب فروشی ہے مگر اکثر دوکانداری اور روپیہ کا لین دین بھی کرتے ہیں بعض زراعت بھی کرنے لگے ہیں یہ لوگ نہایت راسخ الاعتقاد ہندو ہیں اور مہادیو اور بھوانی کی پرستش کرتے ہیں۔ مذہبی اور رسومی مواقع میں برہمنوں سے کام لیتے ہیں۔ متوفی کے خاندان کے ذرائع آمدنی کے لحاظ سے مردوں کو جلایا یا دفن کیا جاتا ہے۔

پردیسی کلال شمال ہند سے آئے ہوئے سمجھے جاتے ہیں۔ ان میں چھ ذیلی ذاتیں ہیں۔ بسنہور پور بھیا۔ گوربر۔ جنسا کھا۔ لٹاریا اور جیسوار۔ یہ نہ باہم ہمطعامی کرتے ہیں اور نہ مناکحت۔ پھر ہر ایک ذیلی ذات کے کئی طبقے ہیں۔ شادی کے معاملہ میں یہ کلال کسی ایسی عورت سے مناکحت جائز نہیں رکھتے جو مرد کے یا اس کی ماں کے طبقے سے تعلق رکھتی ہو۔ ان میں صغرسنی یا بالغ العمری کی شادیاں رائج ہیں ایک بھائی دو بہنوں سے ازدواج کرسکتا ہے۔ طلاق اور بیوہ کی شادی کی اجازت ہے۔ مذہبی اور رسومی اغراض کے لئے قنوجی برہمن سے کام لیا جاتا ہے مُردے بالعموم دفن کئے جاتے ہیں۔ پردیسی کلال مرغ کھانے سے احتراز کرتے ہیں لیکن دوسرے لحاظ سے انکی غذا وہی ہے جو لاڑ کلالوں کی ہے۔ اس ذات کے اکثر

لوگ شراب فروشی پر زندگی بسر کرتے ہیں اور چند ہی افراد دوسرے پیشوں مثلاً دوکانداری، رقمی لین دین اور زراعت میں مصروف ہیں۔

(۲۰) **گمڑی** (۲۳،۱۸۱) یہ تلنگانہ کے آہنگروں کی ایک ذات ہے جس کا ذکر پنچال کے تحت کیا جائیگا۔

(۲۱) **کاپو** (۹۴۸،۴۴۷) یہ تلنگانہ کے زمینداروں اور زراعت پیشہ لوگوں کی بڑی ذات ہے۔ مرہٹا کے بعد ملک سرکار عالی میں کاپو ہی کثیر التعداد ہیں۔ یہ دس ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں جن میں صرف پنچ ریڈی ہی اس ملک کے دیسی باشندے معلوم ہوتے ہیں انکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ان میں بین الجماعت شادی کرنے والے پانچ گروہ ہیں یعنی موتاتی، لوڑاتی، پاک ناتی، چنا پو اور گونے۔ موتاتی کاپو کل کاپوؤں میں اعلیٰ مرتبہ رکھتے ہیں اور اپنی نسبت پر فخر کرتے ہیں کیونکہ انکا ادعا ہے کہ راجہ پرتاب رُدرا اور اس کی اولاد انہیں کی ذات سے تعلق رکھتے تھے۔ موتاتی چودھری نامی ایک HYPERGAMOUS گروہ حال میں ظہور میں آیا ہے جن میں دولتمند زمیندار شامل ہیں جو اپنے آپ کو قدیم حکمرانوں اور انکے اُمراء کی اولاد بتاتے ہیں۔ موتاتی چودھری بڑی بڑی رقمیں دولھے کی قیمت میں لیکر موتاتی کاپوؤں کی لڑکیوں کو بیاہ لاتے ہیں لیکن اپنی لڑکیاں انکی مناکحت میں نہیں دیتے۔ یہ HYPERGAMOUS گروہ بین الجماعت ازدواجی کی جانب مائل ہوتا جارہا ہے۔

صغر سنی کی شادی کا عام قاعدہ ہے لیکن چودھریوں میں بالغ العمری کی شادی بھی رائج ہے۔ دولھے کی قیمت دینی پڑتی ہے جو بالعموم (۱ تا ۵۰) ہوتی ہے لیکن دولہن کے والدین کی مالی حیثیت کے لحاظ سے متفاوت ہوتی رہتی ہے۔ کل کاپو بجز موتاتی، پاک ناتی اور گونے کے بیوہ کی شادی جائز رکھتے ہیں لیکن ایسی شادیوں میں زیادہ تر بیوائیں ہی شریک ہوتی ہیں۔ پنچایت کی منظوری سے طلاق کی بھی اجازت ہے۔ ایک بیگناہ عورت اگر طلاق پا جائے تو اپنے خاوند سے نان و نفقہ کا دعویٰ کرتی ہے۔ مذہبی امور میں کاپو وشنوی اور سیوائی فرقوں میں منقسم ہیں۔ اوّل الذکر سری وشنوا برہمنوں کے اور موخر الذکر آرادھی برہمنوں کے زیر اثر ہیں۔ اوّل الذکر کے جنازوں میں ساتانی اور موخر الذکر کے جنازوں میں جنگم مراسم ادا کرتے ہیں۔ کاپوؤں کے مذہب میں ہندویت کے جامے کے اندر ابتدائی (ارواح پرستی) کے علامات باقی ہیں اور انکے جمہور ہنود کے بڑے دیوتاؤں کے مقابلہ میں اقوام قدیمہ کے دیوتاؤں کی زیادہ حرمت و تعظیم کرتے ہیں۔ کاپو بالعموم اپنے مردوں کو جلاتے ہیں لیکن شیرخوار، ناکتخدا، اور چیچک یا ہیضہ کی میّت کو دفن کرتے ہیں۔

(۲۲) **کولی** (۳۹،۸۱۹) یہ کاشتکاروں اور ماہی گیروں کا ایک مخلوط النسل گروہ ہے جو اضلاعِ ورنگل و عادل آباد میں بہ تعداد کثیر پایا جاتا ہے۔ یہ متعدد بین الجماعت شادی کرنیوالے ذیلی قبائل میں منقسم ہیں لیکن ان میں سے صرف

دو یعنی ملہار کولی۔ مہادیو کولی ملک سرکار عالی میں پائے جاتے ہیں۔ ملہار کولی پن بھری یا پُھنجی بھی کہلاتے ہیں کیونکہ وہ بلوتہ دار افراد ہوتے ہیں جو دیہات میں لوگوں کے ہاں پانی بھرتے ہیں۔ مہادیو کولی اپنے آپ کو راج کولی بھی کہتے ہیں اور ملک سرکار عالی میں کثیر التعداد ہیں۔ یہ لوگ سیاہ فام، کوتاہ قد لیکن مضبوط اور گٹھیلے ہوتے ہیں۔ خارج الجماعت شادی کرنیوالی ۲۸ گوت میں منقسم ہیں جن میں سے ہر ایک پھر متعدد طبقات میں تقسیم ہوتی ہے۔ کوئی شخص اپنے قبیلہ کے باہر یا اپنی گوت کے اندر شادی نہیں کرسکتا۔ ماموں کی لڑکی سے شادی جائز ہے۔ صغر سنی اور بالغ العمری کی شادیاں رائج ہیں۔ دولھن کی قیمت ۶۰ سے ۸۰ تک متفاوت ہوتی ہے۔ بیوہ کی شادی جائز ہے۔ لیکن بیوہ کے لئے لازم ہوتا ہے کہ اپنے متوفی خاوند کی اولاد کو اس کے خاندان کے سپرد کردے۔ ذات کی پنچایت کی منظوری سے طلاق کی بھی اجازت ہے۔ انکا مربی دیوتا مہادیو ہے۔ یہ لوگ سوناری (احمد نگر) کے بھیرو با، تلجاپور (عثمان آباد) کی دیوی اور ججوری (پونا) کے کھنڈوبا کی بھی حرمت و تعظیم کرتے ہیں۔ دوسرے چھوٹے دیوتاؤں اور اپنے اسلاف کی روحوں کی بھی پرستش کرتے ہیں۔ ارواح خبائث اور جادو کا پکا اعتقاد رکھتے ہیں۔ مذہبی اور رسمی مواقع میں برہمنوں سے کام لیتے ہیں۔ مرغ، مچھلی، بکری اور ہرن کا گوشت کھاتے ہیں اور خمیری اور مقطر شراب پیتے ہیں۔ مُردوں کو لٹا کر دفن کرتے ہیں اور انکا چہرہ اوپر اور سر شمال کی جانب رکھتے ہیں۔ کولی زراعت کرنے لگے ہیں لیکن مقابلۃً کنبیوں کے کم محنتی اور فصلوں کے انتظام میں کم ہنرمند ہوتے ہیں۔ ان میں سے اکثر مواضعات کے پٹیل پٹواری ہیں اور انعامی زمین بھی رکھتے ہیں۔ بعض مزدور پیشہ ہیں۔

(۲۳) کومٹی (۲۰۰،۲۳۰،۲) یہ تلنگانہ کی تجارت و دوکانداری اور روپیہ کا لین دین کرنیوالی ایک کثیر التعداد ذات ہے جو کل ممالک محروسہ سرکار عالی میں پائی جاتی ہے۔ اس ملک میں کومٹی مندرجۂ ذیل بین الجماعت شادی کرنے والے گروہوں میں منقسم ہیں۔

یگنا، مٹی، ویڈور، اروا، گوری اور جین کومٹی۔ یگنا یا دگنا کومٹی اپنا اصل وطن وگی ناڈ کو بتاتے ہیں جو ازمنۂ قدیمہ میں مشرقی گھاٹ کے نیچے کرشنا اور گوداوری کے درمیانی ملک پر مشتمل تھا۔ یہ کومٹی اپنے جسم پر لنگم پہنتے ہیں اور اسکا بالکل امکان ہے کہ یہ مذہبی تفریق اصل ذات سے انکی علحدگی کی موجب ہوئی ہو۔ ویڈور کومٹی کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ یگنا کومٹیوں کی ناجائز اولاد ہیں۔ اروا کومٹی مدراس کی جانب سے آکر متوطن ہوگئے ہیں اور زیادہ تر کریم نگر میں پائے جاتے ہیں۔ گوری کومٹی بہت قلیل التعداد ہیں اور غالباً مدراس اور میسور سے آئے ہوئے ہیں۔ جین کومٹی ایک لفظ (یا نام) ہے جو کھبوج اور دوسرے جینوں پر بوجہ مماثلت پیشۂ ذات غلطی سے بولا جاتا ہے۔ کومٹی بیرون جماعت شادی کرنے والے ۱۰۲ طبقات میں منقسم ہیں جن میں سے اکثر توتمی نوعیت کے ہیں اور درختوں، پودوں یا پھولوں کے نام سے منسوب ہیں۔ کومٹیوں میں اسی گوتر سے تعلق رکھنے والی لڑکی سے شادی

کی ممانعت ہے۔ ان میں محرمات کے مراتب کا ایک مکمل نظام موجود ہے۔ اس ذات والے اپنے ماموں
کی لڑکی سے شادی کرنے کے طریقہ کی عام طور پر پابندی کرتے ہیں صغر سنی کی شادی کا عام قاعدہ ہے۔ دولھے
کو جہیز کی رقم دیجاتی ہے۔ لیکن اگر دولھا رنڈوا ہوتا ہے تو اس کو دولھن کی قیمت ما سے لیکر صما تک دینی
پڑتی ہے طلاق اور بیوہ کی شادی جائز نہیں رکھی جاتی۔ کومٹی راسخ الاعتقاد ہندو ہوتے ہیں اور وشنوائی
اور شیوائی فرقوں سے تعلق رکھتے ہیں ان میں سے بعض لنگایت بھی ہیں اس ذات کے مخصوص دیوتا ناگریشور
اور کنکما ہیں۔ مذہبی اور رسمی تقاریب کی انجام دہی کے لئے برہمنوں سے کام لیتے ہیں۔ یہ لوگ ترکاری کھاتے اور
مُسکرات سے احتراز کرتے ہیں۔ موت کے قریب پراباش چت یعنی کفارہ کی رسم ادا کرنا اور برہمنوں کو دان
دینا ضروری ہے۔ وشنوا کومٹی مردوں کو جلاتے ہیں اور دوسرے کومٹی دفن کرتے ہیں۔ ناکتخدا کی لاش بانس
میں لٹکا کر لیجائی جاتی ہے اور بلا کسی رسم کے دفن کردیجاتی ہے۔

(۲۴) کمبھار (۳۳،۲۱۵) یہ مرہٹواڑی کے سفالگر ہیں۔ کمبھاروں میں متعدد خارج الجماعت شادی کرنیوالے
گروہ ہیں جو کل کہلاتے ہیں اور جنکے نام بعینہ خاندانی القاب ہوتے ہیں اور اکثر عام مرہٹی ناموں کے مماثل ہیں
کمبھاروں میں ماموں کی لڑکی سے شادی کی اجازت ہے لیکن خالہ یا پھوپی کی لڑکی سے شادی نہیں ہوسکتی
صغر سنی اور بالغ العمری دونوں طرح کی شادیاں رائج ہیں۔ بیوہ کی شادی جائز ہے اور طلاق کی بھی اجازت
ہے سوائے لنگایت کمبھاروں کے دوسرے کمبھار گوشت کھاتے اور شراب پیتے ہیں معاشرتی جھگڑے
ذات کی مجالس میں طے کئے جاتے ہیں جس کی صدارت انکاسر گروہ کرتا ہے۔ ذات کے قواعد کی خلاف ورزی
کی سزا جرمانہ سے دی جاتی ہے جو بالعموم کھلانے اور پلانے میں صرف کیا جاتا ہے۔

(۲۵) کمرا (۶۵،۸۲۵) یہ تلنگانہ کے مٹی کے برتن بنانے والوں کی ذات ہے۔ اس ذات کے اندرون
جماعت شادی کرنے والے (۶) گروہ ہیں (۱) ہنسٹی یا تلگا یا پیٹا کمرا (۲) بلیجا یا لنگایت کمرا (۳) بنیڈر کمرا
(۴) دنڈو کمرا (۵) مرہٹا کمبھار (۶) رانی کمبھار۔ شٹی کمرا اضلاع تلنگانہ میں پائے جاتے ہیں اور انہیں
کا حصہ ذات میں غالب ہے۔ لنگایت کمرا اضلاع گلبرگہ۔ رائچور۔ اور بیدر میں پھیلے ہوئے ہیں ان لوگوں نے
اپنے قدیم اعتقادات ابھی پوری طرح نہیں چھوڑے۔ جنگم اور برہمن دونوں سے شادی کے مواقع میں
کام لیتے ہیں۔ انہیں وسکلشاونت اور سیلونت قسمیں بھی ہوتی ہیں لیکن ان میں اور لنگایت میں بین الازدواجی
نہیں ہوتی۔ اینٹ اور کھپریل بناتے ہیں۔ بنیڈر کمرا اصل میں بنیڈر تھے لیکن سفالگری کا پیشہ اختیار کرنیکے
باعث اصل ذات سے علحدہ ہوگئے۔ دنڈو کمرا کی وجہ تسمیہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ انکے اسلاف شہنشاہی
فوج کی معیت میں بطور سفالگروں کے ساتھ رہتے تھے۔ زبان تلنگی میں 'دنڈو' کے معنی 'فوج' کے ہیں مرہٹا کمبھا

مرہٹی بولتے ہیں اور کنبیوں کی وضع قطع رکھتے ہیں۔ رانی کمبہار اصل میں راجپوت تھے اور معلوم ہوتا ہے کہ صرف تھوڑے ہی عرصہ سے ان لوگوں نے سفالگری کا پیشہ اختیار کیا ہے۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ ابتدا میں ان لوگوں نے انسانوں اور حیوانات کی مورتیں بنانی شروع کیں اور پھر بعد میں برتن بنانے لگے اب معاشرتی حیثیت سے یہ لوگ کمبہاروں سے فروتر سمجھے جاتے ہیں ذیلی ذاتیں ملکی گروہوں میں منقسم ہیں اور انکے منجملہ ہرایک میں خارج الجماعت شادی کرنے والی جماعتیں ہیں بعض جماعتیں توتمی ہیں کوئی شخص ذیلی ذات کے باہر یا اپنی جماعت متعلقہ کے اندر شادی نہیں کرسکتا۔ دو بہنوں سے عقد ہوسکتا ہے۔ ماموں اور بڑی بہن کی لڑکی سے بھی شادی ہوسکتی ہے لیکن پھوپی اور خالہ کی لڑکی سے نہیں ہوسکتی۔ تلنگا کمرا اپنی لڑکیوں کو صغرسنی ہی میں بیاہ دیتے ہیں لیکن مرہٹا اور رانی کمبہاروں میں صغرسنی یا بعمر بلوغ شادی کی جاتی ہے۔ اس ذات میں دیوتاؤں کے نام پر لڑکیاں چھوڑنے کی رسم جاری ہے لیکن ایسی لڑکیاں اپنے والدین کے گھروں میں رہتی ہیں اور اپنے باپ کی جائداد میں لڑکوں کے برابر ترکہ پاتی ہیں۔ طلاق اور بیوہ کی شادی کی اجازت ہے۔ شادیوں میں برہمن پجاری سے اور تجہیز وتکفین میں جنگم یا آیاوار سے کام لیا جاتا ہے۔

کمبہار ہنود کے دیوتاؤں کی اور قدیمہ دیوتاؤں کی بھی تحریم وتکریم کرتے ہیں موخرالذکر کے نام پر بھیڑ، بکری اور مرغ کی قربانی کرتے ہیں اور اُنکے سرے دھوبیوں اور حجاموں کو دیدیتے ہیں بعض اوقات دیوتاؤں کے نام پر کھلگے کی بھینٹ بھی چڑھاتے ہیں اور پھر ان کو دیہات کے مالا اور مادیگا کو دیدیتے ہیں رانی کمبہار کا مرتی دیوتا گربھان ہے۔ یہ لوگ دوسرے ہنود کی طرح کاسی کی زیارت کے لئے بھی جاتے ہیں تلنگو اور مرہٹا کمبہار گوشت کھاتے ہیں اور شراب پیتے ہیں۔ رانی کمبہار مرغ کھانے سے احتراز کرتے ہیں اور بلیجا کمبہار گوشت اور شراب دونوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ مردے عموماً دفن کئے جاتے ہیں۔

(۲۶) کنبی۔ (۲۲۴ر۲۴۳) یہ مرہٹواڑی کے کاشتکاروں کی ذات ہے۔ اور بالعموم یہ خیال کیا جاتا ہے کہ کنبی اور مرہٹے ایک ہی ہیں۔ انکے معاشرتی نظام اور دیوک کی مماثلت اس خیال کی موید ہے اور اس امر سے کہ انکے دیوک زیادہ تر توتمی ہیں۔ یہ قیاس ہوتا ہے کہ انکی اصل آریا سے قبل ہے۔ کنبی اپنے معاشرتی جھگڑوں کا فیصلہ وہی مجالس ذات میں کرتے ہیں چونکہ انکا معاشرتی نظام مرہٹوں کے بالکل مماثل ہے اسلئے مرہٹا قوم کی اس بڑی ذیلی ذات کا مزید بیان ضروری نہیں معلوم ہوتا۔

(۲۷) کُرما۔ (۱۸۹ر۱۵۶) یہ تلنگانہ کے گلہ بانوں اور گلیم بافوں کی ایک ذات ہے جو اضلاع تلنگانہ میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ کرما کے دو اہم گروہ ہیں۔ ہتی کنکن اور اُتی کنکن۔ انکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ

لوگ علی الترتیب سوت اور اون کے کنگن شادی کے مواقع پر پہنتے ہیں۔ انکا ایک تیسرا ذیلی گروہ بھی ہے جو "اگاڑ" کہلاتا ہے اور دوسرے دونوں گروہوں سے ادنی سمجھا جاتا ہے اور انہیں کی خیرات پر بسر کرتا ہے۔ اضلاع کرناٹک میں دو اور گروہ ہیں لنگایت گربر اور بیر لوڑ۔ موخر الذکر اگاڑ کی طرح دوسرے ذیلی ذاتوں سے بھیک مانگ کر قوت بسری کرتے ہیں۔ کرما متعدد خارج الجماعت شادی کرنیوالی جماعتوں میں منقسم ہیں جن میں سے بعض ملکی اور بعض تو تمی طرز کی ہیں۔ کوئی شخص اپنی ذیلی ذات سے خارج یا اپنی متعلقہ جماعت کے اندر شادی نہیں کرسکتا اور نہ اپنی خالہ یا پھوپی کی لڑکی سے مناکحت کرسکتا ہے البتہ اپنے ماموں یا بڑی بہن کی لڑکی سے شادی کرسکتا ہے۔ شادی بالعموم صغر سنی میں کی جاتی ہے اور لعت روپیہ دولھن کی قیمت دیجاتی ہے۔ لڑکیوں کو مندار کے نام پر چھوڑنے کا طریقہ بعض کرما میں ہنوز باقی ہے بیوہ ازدواج ثانی کرسکتی ہے البتہ اپنے متوفی خاوند کے بڑے یا چھوٹے بھائی سے احتراز ضروری ہے۔ ازدواج ثانیہ کی صورت میں اس کو لازم ہے کہ اپنے پہلے خاوند کے دئے ہوئے زیورات واپس کردے۔ ذات کی پنچایت کی منظوری سے طلاق بھی دیا جاسکتا ہے۔ مطلقہ دوبارہ شادی کرسکتی ہے۔ مذہباً کرما وشنوی یا سیوائی ہوتے ہیں بعض فرقہ لنگایت کی پیروی کرتے ہیں اور گوشت اور شراب سے احتراز کرتے ہیں۔ کرما ذات کا مقبول دیوتا ملنا ہے جس پر بھیڑ بکریوں کی بھینٹ چڑھائی جاتی ہے۔ اپنے گرو بیر پا کے نام پر بھی بھیڑ و بکری کی قربانی دیجاتی ہے۔ ان دیوتاؤں کی پرستش کرنے میں بیر لوڑ اور اگاڑ بطور پجاری کام دیتے ہیں۔ قدیمہ دیوتاؤں کی بھی رضاجوئی کی جاتی ہے۔ ان دیوتاؤں کی پرستش کے وقت کرما ذات کا آدمی مراسم ادا کرتا ہے کرما بھوتوں اور ارواح خبیثہ کا سخت اعتقاد رکھتے ہیں اور مختلف نذر و نیاز سے انکی رضاجوئی کرتے رہتے ہیں مسلمان پیروں کی بھی تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ یہ لوگ بھیڑ، بکری، سور، مرغ اور ہرن کا گوشت کھاتے اور شراب پیتے ہیں مردے لٹاکر دفن کئے جاتے ہیں اور انکا سر بجانب جنوب رکھا جاتا ہے لیکن لنگایت کرما میت کو بٹھا کر اور چہرہ شمال کی جانب رکھکر دفن کرتے ہیں۔

(۴۸) لنگایت۔ (۶۸۰۵۳۹) یہ ایک سیوائی فرقہ ہے جو برہمنوں کے دینی تقدس کو تسلیم نہیں کرتا اور ذات کی تمام تفریقوں کو قبول نہیں کرتا۔ لنگایت کا نام (جو ویرا سیوا۔ سوا بھکتا۔ سواچاری بھی کہلاتے ہیں) لنگم سے منسوب ہے جو سیوا کی علامت تناسل ہے۔ اس قوم کا ہر شخص لنگم کو جسم پر پہنتا ہے اور اس کا کھو جانا روحانی موت کے برابر تصور کرتا ہے۔ لنگایت قوم کے لوگ اضلاع گلبرگہ۔ رائچور۔ بیدر میں بکثرت ہیں اور وہیں سے تمام ملک سرکار عالی میں پھیلے ہیں۔ یہ زیادہ تر تاجر اور کاشتکار ہیں انکے مذہب کا اصل اصول خدا کی نظر میں کل لنگم پہننے والوں کی مساوات ہے جس سے مترشح ہوتا ہے کہ یہ مذہب منجملہ ان مختلف اصلاحات

کے ہے جنکے اجرا کا مقصد ہندوستان میں برہمنوں کے تفوق اور عقائد کی مخالفت تھی۔ بکتر درجہ کی ذاتوں کے ساتھ برہمنوں کے خود غرضانہ سلوک اور استفادہ کی وجہ سے برہمنیت کے خلاف نئے نئے فرقے وجود میں آئے۔ برہمنوں کی تثلیث کے منجملہ وہ صرف سیوا کو تسلیم کرتے ہیں۔ ویدوں کی عظمت نہیں کرتے ابتداء ہی میں انھوں نے کم سنی کی شادی کی ممانعت کردی اور بیوہ کی شادی کے تمام قیود اٹھا دیے۔ مردوں کو دفن کیا اور رسمی غلاظت کے دور کرنے کے خاص ہندوانہ رسومات کو موقوف کر دیا۔ لیکن جب انکا ابتدائی جوش و ولولہ کم ہو گیا تو ذات کا عنصر پھر غالب آگیا اور رفتہ رفتہ آئین و رسوم جاری ہوتے گئے جسمیں انکے رقیب برہمنوں کے حاکمانہ اثر کا بآسانی کھوج لگتا ہے۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ بسواتے بارھویں صدی کے نصف آخر میں اس فرقہ کو قائم کیا۔ اسکے پہلے چیلے پراداگنا کہلاتے تھے اور ہر ذات اور ہر جنس سے لئے جاتے تھے۔ وسیع مفہوم میں لنگایت چار گروہوں میں منقسم ہو سکتے ہیں۔ پہلا گروہ جنگم کا ہے جو اس قوم کے پجاری ہیں۔ دوسرا گروہ ان لوگوں پر مشتمل ہے جو تبدیل مذہب کرکے ابتداء میں داخل ہوئے اور کچھ عرصہ گزرنے کے بعد نئے داخلین مذہب کو اپنے گروہ میں شامل ہونے سے روکنے لگے یہ خالص لنگایت ہیں اور قوم کا حصہ غالب ہیں۔ انکا نام تلنگانہ میں لنگا بلیجا اور اضلاع مرہٹواڑی میں لنگاونت وانس اور اضلاع کرناٹک میں ویرسیوا ہے۔ بعد کے زمانہ میں جن لوگوں نے تبدیل مذہب کیا انکا تیسرا گروہ ہے۔ یہ لوگ زیادہ تر پیشہ ور ذاتوں مثلاً تیلی۔ سنار۔ کوشٹی وغیرہ سے آئے تھے۔ انھوں نے اپنی اصلی ذاتوں سے علٰحدگی اختیار کرلی اور اندرون جماعت شادی کرنے والی ذیلی ذاتیں بنالیں۔ چوتھا گروہ (جیسے مالا جنگم مادیگا جنگم) نیچ طبقے کے داخل شدہ لوگوں کا ہے۔ پہلے گروہ کے جنگم چار قسم کے ہوتے ہیں:-

(۱) مات پتی

(۲) استھاودا

(۳) گناچاری

(۴) مادپتی

اس میں سے پہلی قسم کی پھر ذیلی تقسیمیں ہیں:-

(۱) پاتا

(۲) چارا

(۳) مادویا

پاتا جنگم تجرد کی زندگی بسر کرتے ہیں اور اس بات کا ادعا کرتے ہیں کہ وہ دنیا کو ترک کرکے جذبات

پر غالب آ گئے ہیں یہ لوگ مٹھوں میں رہتے ہیں اور مراقبہ اور عبادت میں مشغول رہتے ہیں جار ابھی مجرد
رہتے ہیں لیکن ایک مقام سے دوسرے مقام کی گشت لگاتے رہتے ہیں اور خیرات پر بسر کرتے ہیں ان
دونوں کی لنگایت بہت تکریم کرتے ہیں۔ ما دو یا جنگم خانہ داری کرتے ہیں اور کمتر درجہ والے جنگموں کے پوجاریوں
کا کام انجام دیتے ہیں۔ زاہدین کے لوازمات پورے کرکے یہ پاٹا یا جار اجنگم بن سکتے ہیں۔ استھاورا اور
اور گنا چاری جنگم بھی خانہ دار ہوتے ہیں لیکن اول الذکر خیرات مانگتے ہوئے ایک مقام سے دوسرے مقام
تک گشت لگاتے رہتے ہیں اور موخر الذکر ایسا نہیں کرتے۔ ماو اپنی دوسرے لنگایتوں کی تجہیز و تکفین کا کام
کرتے ہیں۔ لنگا ملیجا کی بالائز طبقات میں شادی کرنیوالی تین قسمیں ہیں پیشہ ور لنگایت طبقات مثل لنگایت
گولی۔ لنگایت تیلی۔ لنگایت سیمپی وغیرہ جن کی بھرتی ہنود کی پیشہ ور ذاتوں سے ہوئی ہے۔ اپنے منبع اصلی سے
علیحدہ ہیں اور ان لوگوں نے اپنی اندرون جماعت شادی کرنے والی جماعتیں قائم کرلی ہیں کوئی شخص
اپنی ہی گوترے کی لڑکی سے شادی نہیں کرسکتا خواہ وہ دوسرے "بھاگی" یا ذیلی گوت سے تعلق کیوں نہ ہو
ماموں اور پھوپی کی لڑکی سے شادی ہوسکتی ہے۔ ایک ہی شخص کی زوجیت میں دو بہنیں رہ سکتی ہیں۔ بالعموم
اپنی ذیلی ذات کے اندر شادی کرنی ضروری ہے لیکن جنگم ہر ذات میں حتیٰ کہ ادیگا منگلا اور کمترا ذاتوں میں
بھی شادی کرسکتا ہے بشرطیکہ وہ لنگایت ہوں۔ اصولاً کثیر الازدواجی بلاقید تعداد جائز ہے صغرسنی کی شادی
کا رواج ہے۔ بیوہ کی شادی اور طلاق کی بھی اجازت ہے۔ جو عورت سات مرتبہ بیوہ ہو جائے عورتیں اسکی بہت
حرمت و تکریم کرتی ہیں اور کل قوم میں اُس کی عام طور پر عزت کیجاتی ہے میت کو بٹھا کر اور چہرہ جانب شمال
رکھکر دفن کرتے ہیں۔

(۲۹) **لوہار** (۳۰,۹۰۸) یہ مرہٹواڑی کے آہنگروں کی ذات ہے۔ انکا آبائی پیشہ آلات زراعتی کا
بنانا اور درست کرنا ہے یہ لوگ پنچال کا ایک شعبہ ہیں۔ (ملاحظہ ہو پنچال)

(۳۰) **مادیگا** ۔(۲۰۳,۹۶۹) یہ تلنگانہ کے چرمی کام کرنے والے اور دیہات کے خدمتگار ہیں۔ انکے
دو اہم گروہ ہیں یہ کنڑا مادیگا۔ تلگا مادیگا۔ جو نہ باہم مناکحت کرتے ہیں اور نہ ہم طعامی۔ ان میں سے ہر ایک
گروہ متعدد ذیلی قبیلوں میں منقسم ہے جو مختلف اضلاع میں بہت متفاوت ہیں بعض نام مثلاً ڈاپو مادیگا
پریکے مادیگا وغیرہ بلاشبہ ان پیشوں پر دلالت کرتے ہیں جن کو یہ ذیلی ذاتیں انجام دیتی ہیں اور چند
ایسے ہیں جو ان ذاتوں کی طرف منسوب ہیں جن سے ذیلی ذاتیں مرتب ہوئی ہیں مثلاً لمباڑا مادیگا۔
کو یا مادیگا۔ بیڈر مادیگا وغیرہ۔ مادیگا کی ذیلی ذات جو تلنگانہ اور کنڑی اضلاع مرہٹواڑی میں بکثرت
پائی جاتی ہے۔ وہی غالباً اصل ذات ہے۔ یہ مادیگا چپل۔ چرمی رسیاں۔ ڈول اور دوسرے چرمی برتن

بنا کر بسر کرتے ہیں۔ مادیگا کی زیادہ اہم ذیلی ذاتوں کا ایک مختصر بیان یہاں بے محل نہ ہوگا۔ مشٹی مادیگا گدائی پیشہ قصہ گو ہیں اور کبھی کبھی ورزشی کرتب کی بھی نمائش کرتے ہیں۔ سندہولو۔ چندی وانڈلو یا نوگم مادیگا اس مادیگا ذات کی کسبیاں ہیں اور رسومات میں شریک ہوتی ہیں۔ آشندرون یا سدیوم خانہ بدوش فقیر ہیں جو مہا بھاگوتم کے قصوں کے ناٹک کے تماشے کرکے قوت بسری کرتے ہیں۔ بنگالی مادیگا بازیگر اور شعبدہ باز ہوتے ہیں اور بنگالہ سے آئے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اگرچہ ان کا مقامی مادیگا سے کسی طرح کا تعلق معلوم نہیں ہوتا لیکن چونکہ ہنود میں انکا نہایت ادنیٰ مرتبہ ہے۔ اسلئے وہ مادیگا میں داخل کرلئے گئے ہیں۔ ہنڈالا اس ذات کے پجاریوں کے فرائض ادا کرتے ہیں اور مذہبی مراسم بجالاتے ہیں۔ اُن پر ارواح خبائث کا وارد ہونا بیان کیا جاتا ہے اور یہ لوگ واقعات کی پیشین گوئیاں کرتے اور بھوتوں کو اتارتے ہیں۔ ڈاپو مادیگا اور لمباڑا مادیگا بالکل ایک معلوم ہوتے ہیں اور سر لمباڑی تانڈے کے ساتھ رہتے ہیں۔ یہ لمباڑوں کے مطرب ہیں اور مراسم مذہبی کے موقع پر "ڈپو" (ایک قسم کا دف) بجاتے ہیں۔ کلّو کنڈلواڑ (یعنی سیندھی کے مٹکے والے) سیندھی سے بھرے ہوئے گھڑے اٹھا کر بازار میں لیجانے والے ہیں۔ اس پیشہ نے اُنکی قدر و منزلت بہت گھٹادی ہے۔ اور کوئی خالص مادیگا نہ ان سے ازدواجی تعلقات پیدا کرتا ہے اور نہ ساتھ کھاتا ہے۔ داسری مادیگا وشنوی عقائد والے مادیگا کی روحانی رہبری کرتے ہیں۔ مختلف ذیلی ذاتوں میں انکا نہایت اعلیٰ معاشرتی مرتبہ ہے اور اپنے چیلوں سے بالا تر ازدواجی نسبت رکھتے ہیں۔ اور گائے کا گوشت نہیں کھاتے۔ اسی طرح جنگم مادیگا بھی ذیلی ذاتوں کے مقابلہ میں اعلیٰ معاشرتی مرتبہ کے مدعی ہیں اور سیوا مادیگا کی روحانی حاجات کا سرانجام کرتے ہیں۔ یہ لوگ بھی گائے کا گوشت نہیں کھاتے اور دوسرے ذیلی ذاتوں کے افراد کے ساتھ ہم طعامی نہیں کرتے۔

خارج الجماعت شادی کرنے والی ذیلی ذاتیں اکثر ملکی نوعیت کی ہیں اور صرف چند ہی توتمی ہیں مادیگا اپنی ذیلی ذات کے باہر یا اپنے قبیلہ کے اندر شادی نہیں کرسکتا۔ اپنی بڑی بہن کی لڑکی اور ماموں اور پھوپی کی لڑکی سے شادی کرسکتا ہے۔ ایک ہی شخص سے دو بہنیں بیاہی جاسکتی ہیں۔ دوسری ذات کے افراد بھی مادیگا ذات میں داخل ہوسکتے ہیں۔ نئے داخل شدہ کی زبان پر ایک پان کاٹا جاتا ہے اور اس کو لازم ہوتا ہے کہ قرب وجوار کے مادیگا کی دعوت کرے انکے ساتھ بیٹھ کر کھائے اور پھر جھوٹے برتن اٹھائے جس جھونپڑی میں یہ مراسم ادا کئے جاتے ہیں وہ جلسہ کے بعد جلا دیجاتی ہے۔ مادیگا میں صغرسنی اور بالغ العمری دونوں طرح کی شادیاں رائج ہیں لیکن اوّل الذکر طریقہ زیادہ معزز خیال کیا جاتا ہے۔ لڑکیاں

مزبی دیوتاؤں کے نام پر بھی چھوڑی جاتی ہیں یہ لڑکیاں جو جوگن کہلاتی ہیں عصمت فروش ہوتی ہیں لیکن ان کی اولاد کو وہ کل حقوق و مراتب حاصل ہوتے ہیں جو ذات کے دوسرے معمولی افراد کو حاصل ہیں کثیر الازدواجی جائز ہے۔ دوسری بیوی بالعموم کوئی بیوہ یا مطلقہ عورت ہوتی ہے۔

مادیگا اپنی غذا کے معاملہ میں کسی طرح کا پس و پیش نہیں رکھتے۔ گائے، بیل، گھوڑا، سور، مرغ، بھیڑ، بکری کا گوشت کھاتے ہیں اور فطرتی موت سے مرے ہوئے جانوروں کا گوشت بھی کھاتے ہیں۔ ریچھ کی خاص تعظیم کرتے ہیں۔ کوئی مادیگا اس جانور کو نہ زخمی کریگا اور نہ مار ڈالیگا۔ حہ سے ےع تک دولھن کی قیمت لڑکی کے والدین کو دیجاتی ہے۔ اعتقادات کے لحاظ سے مادیگا بہ نسبت ہندو ہونیکے ارواح پرست زیادہ ہیں۔ انکی قومی دیوی "ماتنگی" ہے۔ یہ لوگ دوسرے دیہاتی دیوتاؤں کی اور ہنومان اور مہادیو کی بھی پرستش کرتے ہیں۔ مردے (بجز حاملہ عورتوں اور جذامیوں کے) دفن کیے جاتے ہیں۔

(۳۱) مہار (۳۱۶۴۹۴)۔ یہ مرہٹواڑی کے دیہی خدمتگار اور پاسبانوں کی ایک ذات ہے جو تلنگانہ کے "مالا" کے مماثل ہے۔ مہار متعدد ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں جنکے افراد نہ آپس میں ازدواج کرتے ہیں اور نہ باہم کھاتے پیتے ہیں سمت اورنگ آباد میں خاص ذیلی ذاتیں سوما۔ آندھوان اور تیلیوان ہیں اس ذات میں سوما اعلیٰ مرتبہ کے مدعی ہیں۔ یہ لوگ سور کی تعظیم کرتے ہیں۔ نہ اس کو مارتے ہیں اور نہ اُس کا گوشت کھاتے ہیں۔ آندھوان کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ یہ برار سے آئے ہوئے ہیں اور انکے نام سے آندھ کے ساتھ تعلق کا قیاس ہوتا ہے۔ یہ شیر کی بہت عظمت کرتے ہیں۔ تیلیوان کے رشتہ اور تعلقات کا پتہ نہیں لگ سکتا ضلع عادل آباد میں دو ذیلی ذاتیں ہیں مہار ونکریا یا منیا مہار جو پاندگی پیشہ ہیں اور لڈان مہار جو "لٹ" یا گجرات سے آکر بسے ہوئے سمجھے جاتے ہیں۔ مہار جنگم جو مہار ونکر کی ایک شاخ ہیں فرقہ لنگایت کے پیرو ہیں اور راج گونڈوں کے ساتھ ساہوکاری اور روپیہ کا لین دین کیا کرتے ہیں۔ ان متذکرہ بالا تینوں ذیلی ذاتوں کے علاوہ کئی اور ذیلی ذاتیں بھی ہیں۔ ان ذیلی ذاتوں کے ناموں کی نوعیت توتمی نہیں ہے بلکہ ملکی ہے بعض نام اُنکے بانیوں کا کوئی اہم یا نمایاں کام ظاہر کرتے ہیں۔ کل ذیلی ذاتوں میں خارج الجماعت شادی کرنیکا قاعدہ سخت پابندی کے ساتھ نافذ ہے۔ ماموں یا پھوپی کی لڑکی سے شادی ہوسکتی ہے۔ دو بہنیں دو بھائیوں سے منسوب ہوسکتی ہیں۔ کم سنی کی شادی کا عام رواج ہے۔ لڑکی کے والدین کو لعہ ۵ روپیہ بطور قیمت عروس دینے پڑتے ہیں۔ اس ذات میں دیوتاؤں کے نام پر لڑکیوں کے چھوڑنے کا طریقہ شائع ہے۔ بیوہ کی شادی کی اجازت ہے۔ بشرطیکہ پہلے خاوند کی اولاد سے دست بردار ہوجائے۔ مہاروں کے مذہب کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ ابتدائی ارواح پرستانہ عقائد سے ہندویت کی طرف حالت عبور میں ہے

انکی خاص دیوی ماری اما (ہیضہ کی دیوی) ہے جس پر تیوہاروں کے مواقع پر مرغ بھیڑ اور بھینسے چڑھائے جاتے مہار جنگم کی رہنمائی میں مہادیو کی بھی پرستش کرتے ہیں اور وٹھوبا کو بھی پوجتے ہیں۔ ان میں سے بعض مان بھاؤ فرقہ سے بھی تعلق رکھتے ہیں اور بعض کبیر کے پیرو ہیں۔ مہار جادوگری اور سحر پر اعتقاد راسخ رکھتے ہیں۔ ماویگا کی طرح انھیں بھی غذا کے معاملات میں کوئی دریغ یا تامل نہیں ہے۔ میتیں بالعموم دفن کیجاتی ہیں۔

(۳۲) **مالا۔** (۴۸، ۵۰، ۳۰) یہ تلنگانہ کے خدمتی اور پاسبان ہیں اور مرہٹواڑی کے مہار کے مماثل ہیں۔ اس ذات کے متعدد بین الجماعت شادی کرنے والے گروہ ہیں اور جو خارج الجماعت شادی کرنیوالے گروہ ہیں وہ یا تو ملکی نسبت رکھتے ہیں یا توتمی طرز کے ہیں۔ مالا جنگم اور مالا داسری دوسری مالا ذاتوں کی لڑکیاں بیاہ لیتے ہیں لیکن اپنی لڑکیوں کی دوسری مالا ذاتوں کے افراد کے ساتھ شادی نہیں کرتے۔ اپنی ہی ذیلی ذات کے اندر شادی کرنا لازمی ہے۔ ایک ہی شخص دو بہنوں کے ساتھ شادی کرسکتا ہے لیکن دو بھائی دو بہنوں کے ساتھ عقد نہیں کر سکتے۔ ماموں پھوپی اور بڑی بہن کی لڑکی سے عقد ہوسکتا ہے۔ غیر لوگ ذات میں داخل کئے جاتے ہیں۔ جدید داخل شدہ کی زبان کو جلتی ہوئی نیم کی شاخ یا سونے یا چاندی کے گرم ٹکڑے سے داغ دیتے ہیں۔ اس موقع پر بکری کی قربانی اور ذات والوں کی ضیافت کی جاتی ہے۔ دعوت کے مقام پر جس جھونپڑی میں یہ مراسم ادا ہوئے تھے اس کو جلا دیا جاتا ہے صغر سنی اور بالغ العمری کی شادیاں رائج ہیں۔ دولھن کو نوشاہ کی طرف سے للو یا حمہ کا تحفہ دیا جاتا ہے جسکو "آولی" کہتے ہیں۔ لڑکے اور لڑکیوں کو دیوتاؤں کے نام پر چھوڑنے کی رسم رائج ہے۔ بیوہ کی شادی کی اجازت ہے اور حمہ سے لیکر ے تک بطور "تیرد" یعنی دولھن کی قیمت کے بیوہ کے والدین کو دئے جاتے ہیں طلاق جائز ہے اور مطلقہ عقد ثانی کرسکتی ہے۔ مالا فی الحقیقت مذہباً ارواح پرست ہیں اور قوائے فطرت اور امراض کے دیوتاؤں کی پرستش کو ہندو دیوتاؤں کی پرستش پر ترجیح دیتے ہیں۔ مہار اور ماویگا کی طرح مالا بھی ہر طرح کا گوشت کھاتے ہیں۔ مالا دیہاتی پاسبان، مزدور اور سائیس ہوتے ہیں اور اس ملک کے خاص بیگار ہیں۔ یہ لوگ مواضع کے بلوتہ دار ہوتے ہیں اور خدمت کے معاوضہ میں غلہ پاتے ہیں۔ ان میں سے بعض موٹے قسم کا کپڑا بھی بنتے ہیں۔

(۳۳) **مالی** (۸۵، ۷۶، ۴) یہ میوہ اور ترکاری کی کاشت کرنیوالوں، باغبانوں اور زراعت کرنیوالوں کی ایک ذات ہے جو مرہٹواڑی ہیں اور بالخصوص اضلاع اورنگ آباد اور پربھنی میں بہ تعداد کثیر پائی جاتی ہے کہا جاتا ہے کہ شہنشاہ محمد تغلق دہلی سے بہت سے مالیوں کو اپنے نئے دار السلطنت دولت آباد کے باغوں کی آرائش اور چمن بندی کے لئے لایا تھا۔ ان مالیوں کا اجنبی الاصل ہونا انکے شکل و شمائل سے مترشح ہوتا ہے جو مقامی کنبیوں سے بالکل مغائر ہے۔ مالی ذات کے لوگ بین الجماعت شادی کرنیوالے (۱۳) گروہوں میں

منقسم ہیں جو زیادہ تر انکی نوعیت کاشت سے منسوب ہیں۔ مثلاً پھول مالی (پھول اُگانے والے) جائے مالی
(زیرہ کی کاشت کرنیوالے) ہلدے مالی (ہلدی کی کاشت کرنیوالے) وغیرہ۔ اس قوم میں پھول مالی کا درجہ سب
میں اعلیٰ ہے۔ خارج الجماعت شادی کرنیوالی جماعتیں خاندانی ناموں پر مشتمل ہیں اور بالکل وہی ہیں جو
مرہٹا کنبیوں میں ہیں۔ اپنی ہی جماعت کی عورت سے شادی نہیں ہوسکتی اور نہ بہن۔ ماموں یا پھوپی کی لڑکی
سے شادی ہوسکتی ہے۔ دو بہنوں کیساتھ مناکحت ہوسکتی ہے اور دو بھائی دو بہنوں سے شادی کرسکتے ہیں
لیکن بڑے بھائی کے ساتھ بڑی بہن کا اور چھوٹے بھائی کے ساتھ چھوٹی بہن کا عقد ضروری ہے۔ بالعموم صغرسنی
کی شادی رائج ہے۔ دلہن کی قیمت جو بعض دفعہ للعہ تک ہوتی ہے لڑکی کے والدین کو دینی پڑتی ہے بعض اوقات
انکے محافظ دیوتا کھنڈوبا کے نام پر لڑکیاں چھوڑی جاتی ہیں۔ ذات کی پنچایت کی منظوری سے بیوہ کی شادی کی
اجازت ہے۔ رہبران قوم کی اجازت صریحی کے بغیر طلاق کا نفاذ نہیں ہوتا۔ اگر بیوی کے خلاف خاوند کی شکایت
واجبی ہو تو خاوند کو اخراجات شادی کا ایک جزو عورت سے پانیکا استحقاق ہوتا ہے لیکن اگر خاوند بیوی کی خبرگیری
نہ کرے یا بدسلوکی کرے تو پنچایت شوہر کو مجبور کرتی ہے کہ (۶) مہینے تک عورت کو نان ونفقہ دے۔ ایک طلاقنامہ
مرتب کیا جاتا ہے جس میں یہ شرائط درج ہوتے ہیں اور ذات کی پنچایت کے افراد اور اُنکے سرگروہ اس کی
توثیق کرتے ہیں مطلقہ عورت عقد ثانی کرسکتی ہے۔ مالی کُل ہندو تیوہار مناتے ہیں اور مذہبی عبادات میں
برہمنوں سے بحیثیت پجاریوں کے کام لیتے ہیں۔ یہ لوگ بھیڑ بکری کا گوشت۔ مرغ اور ہر قسم کی مچھلی کھاتے ہیں
کبھی کبھی شراب نوشی بھی کرتے ہیں میت بالعموم جلائی جاتی ہے صرف غیر مستطیع یا ہیضہ یا چیچک کے مردے
دفن کئے جاتے ہیں۔

(۴۳) **مانگ** (۴۰۸،۳۰،۳۴۳) یہ خطہ مرہٹواڑی کے ٹوکرے اور رسی بنانے والوں۔ دیہی خدمتگاروں اور
باجہ بجانے والوں کی ایک نیچ ذات ہے جو تلنگانہ کے مادیگا کے مماثل ہے۔ یہ ذات آٹھ بین الجماعت
شادی کرنیوالے طبقوں میں منقسم ہے:۔ کھاکرے۔ تلنگی مانگ۔ پنڈھاری یا مانگ گاروڑی۔ ڈھالے
داسری۔ بادس۔ بیڈر اور ہولیری۔ پہلی چار ذیلی ذاتوں کے افراد آپس میں ہم طعامی کرتے ہیں اور اس ذات
کے اعلیٰ طبقات سمجھے جاتے ہیں۔ خارج الجماعت شادی کرنیوالے بھی کئی طبقے ہیں۔ شیر کی عظمت کی جاتی ہے
جس سے پتہ لگتا ہے کہ یہ جانور اس ذات کا توتم ہوگا۔ ایک ہی طبقے میں شادی سے احتراز کیا جاتا ہے
اور اسی طرح حقیقی چچیرے بھائی بہنوں میں بھی مناکحت سے پرہیز کیا جاتا ہے صغرسنی کی شادی بالغ العمری کی
شادی سے زیادہ معزز سمجھی جاتی ہے اس ذات کا مذہب قدیمہ ہے لیکن اس پر ایک تہ ہندویت کی
چڑھی ہوئی ہے انکی پرستش کے نمایاں ارباب ہیضہ اور چیچک کی دیویاں۔ حاجی شاہ (ایک مسلمان پیر

اور اسلاف ذکور و اناث ہیں۔ ہندو دیوتاؤں ماروتی۔ بھوانی اور مہا دیو کی بھی پرستش کی جاتی ہے۔ ہنود کے نظامِ ذات میں مانگ سب سے اسفل طبقہ ہے۔ یہ لوگ تمام جانوروں کا گوشت اور مردار گوشت بھی کھاتے ہیں۔ میتیں بیل پھل کی پتی منہ میں رکھ کر جلا دی جاتی ہیں۔ مراسمِ تجہیز و تکفین جنگم بجا لاتے ہیں۔

(۳۵) منگلا (۳، ۵، ۱۰۲) یہ تلنگانہ کے حجاموں کی ذات ہے۔ منگلا پانچ ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں :۔ کنڈایا سجن منگلا۔ سری منگلا۔ ریڈی منگلا۔ مرہٹا وارک اور لنگایت وارک۔ تلنگانہ کے حجام صرف پہلی تین ذاتوں پر مشتمل ہیں۔ مرہٹا وارک۔ مرہٹا کنبی سے بہت مماثلت رکھتے ہیں اور کنبی ذات ہی کے ایک پیشہ ور جز معلوم ہوتے ہیں۔ لنگایت وارک زیادہ تر اضلاعِ کرناٹک میں پائے جاتے ہیں۔ انکا دعویٰ ہے کہ وہ اُدو پتی اَنا کے اخلاف ہیں جو بسوا کی حجامت بنایا کرتا تھا اور اس کا ایک منظورِ نظر مرید تھا۔ منگلا ذات مختلف خارج الجماعت شادی کرنے والے گروہوں میں منقسم ہے۔ خارج الجماعت شادی کرنیکا قاعدہ (یعنی کوئی شخص اپنی ذیلی ذات کے باہر اور اپنے گروہ کے اندر شادی نہ کرے) جاری ہے۔ ایک شخص اپنی بیوی کی چھوٹی بہن سے اور ماموں کی لڑکی سے شادی کرسکتا ہے لیکن اپنی حقیقی چچازاد بہن سے نہیں کرسکتا۔ صغر سنی کی شادی عام طور پر رائج ہے۔ طلاق اور بیوہ کے عقد کی اجازت ہے۔ منگلا کا مذہب کاپو یا دوسری تلنگی ذاتوں سے بہت کم اختلاف رکھتا ہے۔ دیہات کے دیوتاؤں مثلاً پوچما۔ یلما وغیرہ کی رضا جوئی بھی مرغ۔ بکری کی نذر و نیاز سے کیجاتی ہے اور ہنود کے دیوتاؤں کی بھی پرستش اور احترام کیا جاتا ہے۔ اس ذات کے لوگ بھیڑ بکری کا گوشت سور۔ مرغ اور مچھلی کھاتے ہیں اور مسکر شرابیں پیتے ہیں۔ ان لوگوں سے زیادہ تر بطور سازندوں اور مشعلچیوں کے کام لیا جاتا ہے۔ یہ دیہات میں جراحی اور خفیف امراض کا علاج بھی کرتے ہیں حجاموں کی عورتیں قابلہ اور دایہ کا اہم کام انجام دیتی ہیں۔ میتیں بجانبِ شمال سر رکھکر لیٹے ہوئے حالت میں جلائی یا دفن کی جاتی ہیں۔ ساتانی یا جنگم تجہیز و تکفین کے مراسم ادا کرتے ہیں۔

(۳۶) مرہٹا (۱۴۰، ۲۰۰) یہ مرہٹواڑی کی خاص سپاہی نسل، زمینداری اور زراعت کرنیوالی ذات ہے۔ یہ ذات ملک سرکار عالی میں سب سے زیادہ کثیر التعداد ہے اور کل آبادی کا ۱۱ فیصد اور مرہٹواڑی کی آبادی کا ۱۹ فیصد حصہ ہوتی ہے۔ لفظ "مرہٹا" "رٹا" سے ماخوذ ہے جو ایک ایسی قوم کا نام ہے جو نہایت قدیم زمانہ سے دکن میں سیاسی غلبہ رکھتی تھی۔ یہ لوگ اپنے آپ کو "مہا رٹا" یعنی "بڑے رٹا" سے موسوم کرتے ہیں جس ملک میں وہ رہتے تھے وہ مہارٹھا کہلانے لگا جس کی سنسکرت صورت مہاراشٹرا ہے۔ اس ذات کا ادعا ہے کہ انکی اصل راجپوت ہے۔ انکے خاندانی ناموں کی مماثلت مثلاً اہیر راؤ۔ چالکیے۔ کدم۔ لار۔ شیسودے یا دھوا وغیرہ اور ازدواج بیوگان کی ممانعت۔ زنار کی پوشش اور شادیوں کے تصفیہ میں حجاموں (نہوی)

کی دخیل کاری سے پتہ چلتا ہے کہ ان میں کم ازکم راجپوتی خون کی آمیزش ہے۔ تاریخی شہادت سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکمران مرہٹی خاندانوں اور راجپوت فرمانروا خاندانوں میں ازدواجی تعلقات رہے ہیں۔ انعیسواڈو کے نامی گرامی سدہراج جے سنگھ کی ماں گواکدمب کی لڑکی تھی۔ شواجی کا نانا لکاجی جادھو دیوگری کے راجہ بوباد ہو کی اولاد سے تھا۔ اسکے علاوہ شادی کے اوقات میں دیوک (یا شادی کے محافظین) کی پرستش جو ابتک مرہٹوں میں جاری ہے اس قیاس کی موید ہے کہ انکی اصلیت قدیمہ اُس قوم کی نسل سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ طریقہ ابتک دکن کی کمتر درجہ کی ذاتوں میں جاری ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرہٹا نسل دو قوموں کی آمیزش سے بنی ہے جو فی الوقت خالص مرہٹے اور کنبی کہلاتے ہیں۔ اصل یعنی خالص مرہٹے اپنی اولاد کی شادی کے متعلق خاص اہتمام کرتے ہیں کہ اصل یعنی خالص خاندانوں ہی میں کی جائے لیکن اس کی مثالیں بھی مفقود نہیں ہیں کہ کم پایہ اصل مرہٹے خاندانوں کی شادیاں دولتمند کنبیوں میں اور اسکے بالعکس عمل میں آئی ہیں۔ مرہٹوں میں ۹۶ کل (یعنے جماعت) ہیں اور ہر جماعت یا جماعتوں کے گروہ کا ایک علحدہ دیوک ہوتا ہے۔ ایک ہی دیوک والے خاندانوں میں مناکحت ممنوع ہے۔ پھوپی یا خالہ کی لڑکی سے شادی جائز نہیں ہے البتہ ماموں کی لڑکی سے درست ہے۔ صغرسنی اور بالغ العمری کی شادیاں رائج ہیں۔ طلاق اور بیوہ کے عقدِ ثانی کی اجازت مرہٹا اعلیٰ طبقات میں نہیں ہے لیکن کنبی ان امور کو جائز رکھتے ہیں۔ مرہٹوں کے مقبول دیوتا سوا اور اس کی بیوی پاروتی ہیں۔ یہ لوگ کھنڈوبا وغیرہ کی صورت میں سوا کی اور بھوانی۔ درگا۔ جوگائی وغیرہ کے روپ میں پاروتی کی پرستش کرتے ہیں۔ انکے پجاری دیشستا۔ چتپاون یا کرہاڑا برہمن ہوتے ہیں۔ یہ لوگ مچھلی۔ بکری۔ بھیڑ اور مرغ کھاتے ہیں اور شراب پیتے ہیں مردوں کو جلاتے ہیں۔

(۳۷) **مارواڑی** (۹۳۴۲۶۴) یہ ایک ملکی نسبتی نام ہے جسکے معنی مارواڑ کے باشندے کے ہیں۔ انکا اطلاق اُن تجارت پیشہ طبقات پر ہوتا ہے جو شمالی ہند کے حصّہ مارواڑ سے آتے ہیں۔ مارواڑی زیادہ تر بلدۂ حیدرآباد اور اضلاع اورنگ آباد۔ بیڑ۔ پربھنی اور گلبرگہ میں پائے جاتے ہیں۔ یہ لوگ گرنیوں کے مالک۔ ساہوکار۔ دلال روپیہ کا دین لین کرنیوالے غلہ اور کپڑے کی تجارت کرنیوالے اور دکانداری کرنیوالے ہوتے ہیں۔ مارواڑی نیوں ہیں

(۱) میسری یا مہیسری۔

(۲) اگروال۔

(۳) اوسوال۔

(۴) پوروال۔

(۵) شراوک۔

اور دوسری کئی ایک ذیلی ذاتیں شامل ہیں۔

مہیسری مارواڑی اپنے سلسلۂ نسب کو چوہان پنوار اور سولنکی راجپوت قبائل سے ملاتے ہیں اور خارج الجماعت شادی کرنیوالے (۷۲) "کھامپ" یا طبقوں ہیں اور ۹۸۹ "نکھا" یا ذیلی طبقات میں منقسم ہیں۔ لڑکیاں صغر سنی اور بالغ بھی بیاہی جاتی ہیں۔ یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے کہ لڑکیاں اپنے سے زیادہ عمر والے لڑکوں سے بیاہی جائیں۔ دلہن کی قیمت دینی پڑتی ہے جو بعض صورتوں میں ۵۰۰۰ روپے تک پہنچ جاتی ہے۔ مہیسری کا حصہ غالب وشنو چاریا یا مانند فرقہ کا وشنوی ہے بعض جینیوں کے ڈگمبر فرقہ سے بھی تعلق رکھتے ہیں لیکن یہ فرقہ واری اختلافات باہم مناکحت میں حائل نہیں ہیں۔ شادی کے بعد عورت اپنے خاوند کے فرقہ میں داخل کرلی جاتی ہے۔

اگروال کا نام راجہ اگرسین سے ماخوذ ہے جو اس ذات کے مورث اعلیٰ راجہ دھنپال کا مشہور خلف ہے۔ یہ لوگ (۱۸) گوتروں میں منقسم ہیں۔ سانپ کی بہت عظمت کرتے ہیں۔ انہیں صغر سنی اور بالغ العمری کی شادیاں رائج ہیں۔ مہیسری کی طرح اگروال یا تو وشنوی ہوتے ہیں یا ڈگمبر فرقہ کے جینی۔

اوسوال مثل مہیسری کے راجپوتی نسل سے ہونے کا ادعا کرتے ہیں اس قوم کا حصہ کثیر سوتمبر فرقہ کے جینیوں کے اعتقادات کی پیروی کرتا ہے۔ ان میں بھی صغر سنی اور بالغ العمری کی شادیاں رائج ہیں۔

پوروال کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ پال واقع گجرات کے راجپوت ہیں جنہوں نے تقریباً ۸۰۰ سال قبل جینی مذہب قبول کرلیا تھا۔ یہ بھی متذکرہ بالا تینوں ذیلی ذاتوں کی طرح روپیہ کا لین دین اور ساہوکاری کرتے ہیں۔ سراوگ بھی جینی تاجر ہیں۔

(۳۸) منور (۱۸۲,۳۵۶)۔ یہ تلنگانہ کی ایک نہایت وسیع کاشتکار ذات ہے۔ اس ذات کا بین الجماعت شادی کرنیوالا ایک ہی گروہ ہے اور اس کا ایک ہی گوترا "پاسنور" ہے۔ شادیوں کا انحصار خارج الجماعت شادی کرنیوالے طبقات پر ہے جو خاندانی ناموں پر مبنی ہیں۔ بعض طبقے توتمی ہیں اور بعض ملک یا کسی شخص کے نام سے منسوب ہیں۔ منور تو ٹا بلیجا کے لحاظ سے ایک بالاتر ازدواجی نسبت رکھنے والا طبقہ ہے۔ کوئی شخص سوائے اپنے ماموں کی لڑکی کے بنی اعمام سے شادی نہیں کرسکتا۔ دو بہنوں کے ساتھ عقد کرسکتا ہے بشرطیکہ بڑی بہن سے پہلے عقد کرے۔ صغر سنی کی شادی بالعموم رائج ہے۔ دولھن کے والدین کو ۵۰ روپیہ بطور دولھن کی قیمت کے دیئے جاتے ہیں۔ طلاق اور عقد بیوہ امور مسلمہ ہیں۔ منور۔ سیوی یا وشنوی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں انکے مذہبی مراسم ستمرتا برہمن بطور پجاری انجام دیتے ہیں۔ تجہیز و تکفین کے لئے وشنوی فرقہ والے ساتانی سے اور سیوی فرقہ والے جنگم سے کام لیتے ہیں۔ مقبول عوام دیویوں پوچما اور ییلما وغیرہ کی بھی حیوانی قربانیوں

کیساتھ رضا جوئی کی جاتی ہے۔ یہ لوگ سور۔ مرغ۔ بھیڑ۔ بکری۔ اور ہر قسم کی مچھلی کھاتے ہیں اور نہایت کثرت کیساتھ مقطر اور خمیری شرابیں پیتے ہیں۔ میتوں کو بالعموم جنوب کی جانب سر رکھکر لیٹی ہوئی حالت میں جلاتے ہیں۔ نا کتخدا افراد کی نعشیں دفن کی جاتی ہیں۔

(۳۹) متراسی۔ (۲۲،۳۷،۶۶۲) کاشتکار، شکاری، گداگر اور دیہی پاسبانوں کی ایک ذات ہے جو تلنگانہ بھر میں پائی جاتی ہے۔ اِس قوم کے مختلف ذیلی حصے ہیں مثلاً پری کتھی بنتا۔ جھی کرتھا۔ دیور وانڈلو وغیرہ یہ مختلف گروہوں میں بھی منقسم ہیں جو تقریباً کل توتمی طرز کے ہیں اور صرف چند ملکی نسبت رکھنے والے ہیں۔ شادی بالعموم صغر سنی میں کی جاتی ہے۔ دیوتاؤں کے نام پر لڑکیوں کو چھوڑنے کی رسم بر جاری ہے۔ متراسیوں کا مذہب انکے مقام سکونت کے لحاظ سے متفاوت ہے۔ ضلع عادل آباد میں یہ لوگ بھیم دیو کی پرستش کرتے ہیں جو گونڈوں کا "قدیمہ" دیوتا ہے۔ دوسرے اضلاع میں اس ذات کے کم مرتبہ طبقات میں ابتدائی مذہب قدیمہ شائع ہے اور اعلیٰ طبقات کے افراد ہندو ہو گئے ہیں اور وشنوی اور سیوی فرقوں میں منقسم ہیں۔ مذہبی اور رسمی تقاریب برہمن انجام دیتے ہیں اور تجہیز و تکفین کے مراسم ساتانی یا جنگم ادا کرتے ہیں۔ میتیں لیٹی ہوئی حالت میں جنوبی رُخ پر سر رکھکر بالعموم جلائی جاتی ہیں۔

(۴۰) پنچال (۵،۰۹،۵۵) یہ ایک ذات ہے جو پانچ پیشہ ور طبقات۔ لوہار۔ کسار۔ زرگر۔ نجار۔ اور سنگتراش پر محتوی ہے۔ یہ نام زیادہ تر مرہٹواڑی کے لوگوں نے درج کرایا ہے۔ تلنگانہ میں ان مشترکہ ذاتوں کے افراد نے اپنی شخصی ذاتکا نام لکھوایا ہے۔ پنچال جنس کے پھل کی مذہباً مخالفت کرتے ہیں۔ پنچال کے بین الجماعت شادی کرنیوالے گروہ مختلف مقامات میں مختلف ہیں۔ اضلاع کرناٹک میں چار ذیلی گروہ ہیں جو پنچانن۔ پاٹکری ویڈور اور شلونت کہلاتے ہیں۔ موخر الذکر اُن لوگوں کی اولاد ہیں جنھوں نے مذہب لنگایت قبول کر لیا تھا۔ تلنگانہ میں اس ذات کی چار ذیلی ذاتیں ہیں جنکے نام پنچ ڈائی۔ بیلی پنچ ڈائی۔ بلیجا پنچ ڈائی۔ اور چنچی کلم ہیں۔ خارج الجماعت شادی کرنیکا نظام شخصی ناموں کے طرز کا ہے۔ جو پانچ گوتروں پر مشتمل ہے جنمیں سے ہر ایک ۲۵ ذیلی اقسام میں منقسم ہے۔ ان میں صغر سنی کی شادی کا رواج ہے۔ طلاق اور بیوہ کی شادی کی ممانعت ہے۔ انکی مقبول دیوی کالیکا ہے جس پر بھیڑ بکرے مرغ اور شراب کی نذر چڑھائی جاتی ہے۔ انمیں سے اکثر شکتی کے پوجنے والے ہیں چند سیوی یا وشنوی بھی ہیں اور بعض لنگایت۔ یہ اپنے لڑکوں کو ۵ سال کی عمر میں زنار پہنا دیتے ہیں۔ بکرے بھیڑ اور مرغ کا گوشت کھاتے ہیں اور شراب پیتے ہیں لیکن بعض رسمی طہارت کا اعلیٰ معیار ظاہر کرتے ہیں اور گوشت اور شراب کی ممانعت کرتے ہیں۔ مگر کوئی ہندو ذات حتّٰی کہ ادنیٰ ترین ذاتیں بھی انکے ہاتھ کا نہیں کھاتیں۔ میتیں جلائی جاتی ہیں۔ البتہ صرف وہ نعشیں جو نا کتخدا عورتوں کی ہوں یا اُن

لڑکوں کی ہوں جن کی زنّاربندی نہیں ہوئی دفن کی جاتی ہیں۔

(۴۱) پرکا (۳۵،۶۲۴) یہ غلّہ اور نمک کی نقل وحمل کرنے والے مویشی کی خرید وفروخت کرنے والے تھیلے بنانے والے اور تجارت کرنیوالوں کی ایک ذات ہے جو بالخصوص تلنگانہ میں محدود ہے لفظ "پرکا" کے معنی "بار دانہ یا تھیلے" کے ہیں۔ انکے کوئی اندرون جماعت شادی کرنیوالے گروہ نہیں ہیں بلکہ (۱۰۱) گوترے یا خارج الجماعت شادی کرنیوالی جماعتیں ہیں۔ ایک شخص دو بہنوں سے عقد کرسکتا ہے لیکن دو بھائی دو بہنوں سے عقد نہیں کر سکتے۔ صغر سنی کی شادی اس ذات کا عام قاعدہ ہے۔ دولہے کا باپ دُولھن کے باپ کو ایک بکری اور رحمہ ہدیہ دیتا ہے۔ بیوہ کی شادی کی اجازت نہیں ہے مگر طلاق کی اجازت ہے۔ کل ہندو دیوتاؤں کی پرستش کی جاتی ہے لیکن انکے خاص دیوتا ملنّا اور ویرا ملّو ہیں۔ تھیلے کی خاص عظمت اور شادی اور دیوالی میں اس کی پرستش کی جاتی ہے۔ بھیڑ و بکری جنگلی سوّر۔ مرغ اور مچھلی کا گوشت کھاتے ہیں اور تیز مسکرات کا استعمال کرتے ہیں۔ اس ذات کا اصلی پیشہ رسّی اور تھیلے بنانا ہے۔ لیکن فی زمانا یہ لوگ تجارت کرنے لگے ہیں اور گائے اور بیل کی خرید وفروخت کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض زراعت کرتے ہیں اور چوبینہ بھی بیچتے ہیں۔ شادی شدہ اشخاص مرنے کے بعد جلائے جاتے ہیں لیکن ناکتخدا کی نعش دفن کی جاتی ہے۔

(۴۲) راجپوت (۵،۰۳۲) یہ شمالی ہند کی ایک زراعت پیشہ اور سپاہیانہ ذات ہے جو بمقابلۂ تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ راجپوتوں کے بین الجماعت شادی کرنیوالے دو طبقے ہیں سوریابنسی اور چندربنسی جنکے افراد باہم کھاتے پیتے ہیں اور نہ مناکحت کرتے ہیں۔ یہ طبقے خارج الجماعت شادی کرنے والے متعدد گروہوں میں منقسم ہیں۔ کوئی شخص ایسی عورت سے شادی نہیں کرسکتا جو اُسکے باپ یا ماں کے گروہ سے ہو۔ دو بہنوں سے عقد ہوسکتا ہے بشرطیکہ بڑی سے پہلے عقد کیا جائے صغر سنی اور بالغ العمری دونوں طرح کی شادیاں رائج ہیں۔ بیوہ کا عقد ثانی سخت ممنوع ہے اور طلاق کی بھی ممانعت ہے۔ راجپوت ہنود کے دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں اور درگا اور مہالکشمی کی خاص عظمت کرتے ہیں۔ اگر کسی خاندان میں ہیضہ یا چیچک کی وبا پھیل جائے تو سیتلا یا ماریائی کے نام بکروں کی بھینٹ چڑھاتے ہیں۔ یہ راجپوت بکرے۔ ہرن۔ خرگوش۔ کبوتر۔ بھیڑ کا گوشت کھاتے ہیں۔ مچھلی بھی کھاتے ہیں شراب کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ ممنوع ہے۔ مردے جلائے جاتے ہیں لیکن ۲ سالہ عمر سے کم بچے مرجائیں تو دفن کرتے ہیں۔

(۴۳) سالے (۲،۷۹،۰۰) یہ تلنگانہ کے جُلاہوں کی ایک وسیع ذات ہے اور مرہٹواڑی میں اُسکے

مثال دیونگ یا کوشٹی ہیں۔ ملک سرکار عالی کے "سالے" ۱۲ ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں جو ہندو سوسائٹی کے مختلف طبقات پر (جو اس پیشہ ور گروہ میں شامل ہیں) محتوی ہیں۔ سکلا سالے دوسری ذیلی ذاتوں پر فوقیت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان ذیلی ذاتوں میں جو خارج الجماعت شادی کرنیوالے گروہ ہیں اُن سے اس قیاس کی تائید ہوتی ہے کہ اس ذات کی اصلیت مخلوط نوعیت رکھتی ہے صغر سنی کی شادی کا اس ذات میں عام قاعدہ ہے۔ کوئی شخص اپنے ہی طبقہ کے اندر شادی نہیں کرسکتا اور اپنی خالہ کی لڑکی سے بھی عقد نہیں کرسکتا۔ "تبرا" (دولھن کی قیمت) عـــہ سے عـــہ تک متفاوت ہوتا ہے۔ بیوہ عقدِ ثانی کرسکتی ہے لیکن اپنے متوفی خاوند کے رشتہ دار یا اس کے طبقے کے کسی شخص سے شادی نہیں کرسکتی۔ ملیک کنوارہ بیوہ سے شادی نہیں کرسکتا۔ ذات کی پنچایت کی منظوری سے طلاق کی بھی اجازت ہے۔ سالے کُل ہندو دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں اور شنکر (شوا) کی خاص تعظیم و تکریم کرتے ہیں جس کو وہ اپنا بانی یا سلف خیال کرتے ہیں۔ چھوٹے دیوتاؤں میں کھنڈوبا۔ بھیروبا۔ ملنا اور سیتلا کی پرستش بکری کی نذر کیساتھ کرتے ہیں۔ مچھلی۔ مرغ اور بکری کا گوشت کھاتے ہیں اور نیز مسکرات پیتے ہیں۔ پانچ سال سے کم عمر والی میتوں کے سوا بقیہ کُل مُردوں کو جلاتے ہیں۔

(۳۴) ساتانی (۳۳،۳۹) یہ خادمینِ منادر کی ایک تلنگی ذات ہے۔ جسکے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وشنوی مصلحِ اعظم سری رامانوجاچاریا کے عہد (۱۰۱۶ء) میں عالم وجود میں آئی۔ محبوب نگر کے ساتانیوں میں ایک روایت مشہور ہے کہ انکے اسلاف اس ضلع میں ۳۰۰ سال قبل وارد اور بمقام کیشواپٹن آباد ہوئے تھے۔ لفظِ "ساتانی" "ستاداون" کی بگڑی ہوئی صورت ہے جسکے لفظی معنی اس شخص کے ہیں جو (زنار اور چوٹی) پہننے والا نہ ہو۔ منادر کی خدمات کے لئے رامانوجا نے وشنویوں کی تقسیم "ستی ناون" اور "ستاداون" زمروں میں کی ہے۔ اس ذات کے اندرونِ جماعت شادی کرنے والے حسبِ ذیل گروہ ہیں:۔ (۱) ایکاکشری۔ (۲) چتورا کشری (۳) اشٹاکشری (۴) کولاسی کہارا۔ پہلے دو گروہ چھتریاں۔ پھول کے ہار وغیرہ بناتے ہیں اور ملیچا اور دوسرے وشنوی فرقہ کی ذاتوں کے پجاریانہ فرائض انجام دیتے ہیں اور دوسرے دونوں گروہوں کے افراد منادر کی خدمت ادا کرتے ہیں۔ کولاسی کہارا جو زنار پہنتے ہیں ایک وشنوی بزرگ کولاسی کہارا الور کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں جو ملک کیرالا کا کسی زمانہ میں بادشاہ تھا۔ اپنے معاشرتی اور مذہبی مراسم میں کُل ذیلی طبقے تلنگانی وشنوی برہمنوں کی تقلید کرتے ہیں۔ بعد بلوغ لڑکی کی شادی اور بیوہ کی دوسری شادی کی سخت ممانعت ہے۔ ساتانی سنسکرت ویدوں یا انکے مقرر کردہ مراسم کو کوئی اہمیت نہیں دیتے بلکہ بارہ بزرگان وشنوی یا الور کی مقدس مناجاتوں کی جن کا نام نالائیر اپر ابھندم (چار ہزار منظوم نظمیں)

ہے اور جو بزبان شامل ہیں بہت حرمت کرتے ہیں۔ انکے پروہت شادی اور دوسری تقاریب میں اُسی کے اشعار پڑھتے ہیں حیوانی غذا اور شراب گوکہ مذہبی کتب کی رو سے جائز نہیں ہے لیکن اُسکا استعمال عام ہے۔ مُردے بالعموم جلائے جاتے ہیں۔

(۴۵) سُنار (۹۹،۶۵)۔ یہ زرگروں کی ذات ہے جو کُل مُلک سرکار عالی میں پھیلی ہوئی ہے سناروں کی چھ ذیلی ذاتیں ہیں۔ ویسیا۔ پنچال۔ لاڑ۔ مالوی۔ اہیر اور کاڈو جنکے افراد نہ آپس میں شادی بیاہ کرتے ہیں اور نہ باہم کھاتے پیتے ہیں۔ ویسیا کی ذیلی ذات بقیہ ذیلی ذاتوں سے عُلوِ مرتبت کی مدعی ہے کیونکہ اُسکے افراد زنار پہنتے ہیں اور عقد بیوہ کی ممانعت کرتے ہیں اور گوشت اور شراب سے احتراز کرتے ہیں۔ پنچال کا ذکر قبل ازیں ہو چکا ہے (ملاحظہ ہو پنچال) لاڑ سنار جو گجراتی الاصل ہیں چھتری ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں اور اپنا سلسلۂ نسب چندر بنسی بادشاہ سنتانو سے ملاتے ہیں۔ مالوی سنار اپنے اصلی وطن مالوہ سے منسوب ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ اصل میں وہ برہمن تھے لیکن زرگری پیشے کی وجہ سے اُن کی قدر و منزلت گھٹ گئی ہے۔ اہیر سُنار بلاشبہ اہیر ذات سے آئے ہوئے ہیں۔ کاڈو سنار ذات کی ناجائز اولاد ہیں۔ خارج الجماعت شادی کرنے والے گروہوں کی نوعیت مختلف ذیلی ذاتوں میں مختلف ہے ویسیا اور پنچال برہمنوں کے نظام گوترا کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور اپنے ہی گوترے کی لڑکی سے شادی کی مُمانعت کرتے ہیں۔ لاڑ اور مالوی سناروں کے طبقات کے نام مناسبت ملکی رکھتے ہیں۔ گروہ کے اندر شادی کی مُمانعت ہے اور بہن کی لڑکی اور بنی اعمام سے مناکحت درست نہیں ہے۔ سوائے اہیر سناروں کے دوسری ذیلی ذاتوں میں صغرسنی کی شادی رائج ہے۔ کُل ذیلی ذاتوں میں بجز ویسیا سناروں کے بیوہ کا عقد ثانی درست ہے۔ کُل ذیلی ذاتوں میں کالی کی مختلف روپ میں پرستش کی جاتی ہے۔ وشنوی سُنار گوبالا کرشنا کی پرستش کرتے ہیں اور لاڑ سنار "جوالا مکھی" کو اپنی مرلی دیوی سمجھتے ہیں۔ بجز ویسیا اور پنچال ذیلی ذاتوں کے جنکے افراد زنار پہنتے ہیں بقیہ کُل سُنار شراب پیتے ہیں اور مچھلی۔ مُرغ۔ بھیڑ۔ بکری خرگوش اور ہرن کا گوشت کھاتے ہیں۔ مُردے عموماً جلائے جاتے ہیں۔

(۴۶) سُتار (۷،۸،۹۴،۷)۔ یہ نجاروں کی ایک مرہٹی ذات ہے۔ ستاروں کی تین ذیلی ذاتیں ہیں اہیر۔ مرہٹا اور پردیسی۔ انکے عادات و مراسم کے بیان کے متعلق فقرہ زیر عنوان "پنچال" ملاحظہ کیا جائے۔

(۴۷) تِلگا (۸،۸۱،۲۱،۶۲،۴)۔ یہ تجارت۔ کاشتکاری اور خانگی ملازمت کرنیوالوں کی ایک ذات ہے جو تلنگانہ میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ تلگا میں حسبِ ذیل گروہ شامل ہیں جنکی ترتیب بلحاظ مدارج تمدنی قائم کی گئی ہے:۔ (۱) راچا تلگا (۲) نجری تلگا (۳) بلی تلگا (۴) تلگا چٹی (۵) تلگا تونا بلیجا (۶) چلکا تلگا

(۷) چمو تلگا (۸) سوک منور (۹) کاسی تلگا (۱۰) تلگا اپرا (۱۱) منور تلگا (۱۲) ستراسی تلگا (۱۳) سنائی واڑ اور (۱۴) ساول واڑ۔

راچا تلگا ضلع نلگنڈہ میں بکثرت ہیں۔ یہ ان لوگوں کی اولاد کہے جاتے ہیں جو تلنگے بادشاہوں کی فوجی پٹہ پر ملازمت کرتے تھے یا انکی ذاتی خدمتگاری کرتے تھے۔ ان لوگوں کی عورتوں میں "گوشہ" (پردہ) کی پابندی ہے۔ دوسری تلنگی ذیلی ذاتوں سے یہ لوگ لڑکیاں شادی کے لئے لیتے ہیں لیکن اپنی لڑکیوں کو نہیں دیتے۔ عقد ثانی بیوگان کے اختلاف میں انکے جذبات بشدت موج زن ہیں۔ بجری، بلی تلگا اور تلگا چٹی بھی اسی کے مماثل نسل کے مدعی ہیں۔ چلکا تلگا اصل میں اراضیات خشکی کے کاشتکار (چلکا۔ اراضی خشک) اور تونا بلیجا باغبان تھے۔ چمو، سوک اور کاسی تلگا تلنگے زمینداروں کی ادنیٰ خدمت گاری کرتے تھے۔ منور اور ستراسی تلگا انہیں کے ہمنام تلنگی ذاتوں سے بھرتی ہوئے ہیں۔ ساد لواڑ تلگا نواڑ بننے کا پیشہ انجام دیتے ہیں اور اسی بنا پر اصلی ذات سے رتبہ میں کم ہوگئے ہیں۔ سنائی واڑ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ سنہائی (شہنائی) بجاتے ہیں جو ایک موسیقی کی نئے ہوتی ہے۔ صغر سنی اور بالغ العمری دونوں طرح کی شادیاں رائج ہیں جن ذیلی ذاتوں میں بیوہ کا عقد ثانی جائز ہے انھیں میں طلاق کی بھی اجازت ہے۔ ہندو دیوتاؤں کے علاوہ بنادیوی اور میسما کی بھی پرستش کی جاتی ہے مذہبی اور رسمی اغراض کے لئے برہمنوں سے کام لیا جاتا ہے اور مراسم تجہیز و تکفین کے لئے ساتانی یا جنگم بلائے جاتے ہیں۔ یہ لوگ بھیڑ، بکری، سور، مچھلی کا گوشت کھاتے ہیں اور شراب پیتے ہیں۔ مردے دفن کئے جاتے یا جلائے جاتے ہیں۔

(۸۴) تیلی (۱۶۱۴۴) یہ مرہٹواڑی کی تیل نکالنے والی ذات ہے جو تلنگانہ کے گانڈلا کے مماثل ہوتی ہے تیلیوں کی تین ذیلی ذاتیں ہیں:۔ (۱) تلوان تیلی (۲) لاڑ تیلی (۳) مرجے یا لنگایت تیلی۔

تلوان تیلی سب میں زیادہ کثیر التعداد ہیں۔ لاڑ تیلی باعتبار اصلیت گجرات سے آئے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ یہ ذیلی ذاتیں نہ آپس میں شادی بیاہ کرتی ہیں اور نہ باہم کھاتی پیتی ہیں۔ پھر ان ذیلی ذاتوں کے مختلف گروہ ہیں۔ اس ذات کا کوئی فرد اپنے ہی گروہ یا اپنی متعلقہ ذیلی ذات کے باہر شادی نہیں کر سکتا پھوپی یا خالہ کی لڑکی سے مناکحت ممنوع ہے لیکن ماموں کی لڑکی سے جائز ہے۔ بیوہ کے عقد ثانی کی اجازت ہے اور طلاق بھی مسلمہ امر ہے۔ تیلی، ہندو دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں اور مہادیو کی خاص عبادت کرتے ہیں۔ مذہبی اور رسمی تقاریب میں دشستا برہمنوں سے کام لیتے ہیں اور دوسرے تیلی گوشت کھاتے ہیں اور شراب بھی پیتے ہیں۔ لنگایت تیلی اپنے مردوں کو بٹھا کر اور شمالی جانب رخ رکھکر دفن کرتے ہیں۔ اور دوسرے ذیلی ذات والے بالعموم مردوں کو جلاتے ہیں۔

(۴۹) اُپرّا (۱۵۰۴۷):۔ یہ مٹی کے کام کرنے والوں کی ایک تلنگی ذات ہے۔ اسم اُپرا کے لفظی معنی "نمک کا کام کرنے والے" ہیں (تلنگی لفظ اُپو بمعنی نمک) اب جبکہ زمین شور سے نمک برآمد کرنے کی ممانعت ہوگئی ہے تو یہ لوگ مٹی کا کام اور مزدوری کرنے لگے ہیں بعض افراد مٹی اور چونے کے ہندو بت بنا کر بھی بیچتے ہیں اس ذات کی اندرونی ساخت نہایت پیچیدہ ہے تلگو اپرا میں بین الجماعت شادی کرنیوالی دو ذیلی ذاتیں ہیں (۱) مٹی اُپرا (۲) تلنگا اُپرا۔

اضلاع کرناٹک میں اس ذات کی چار ذیلی ذاتیں ہیں۔

(۱) اُپرّا (۲) کمٹانے وارُو (۳) لنگایت اُپرا (۴) کدائی اُپرا۔

مرہٹی میں بین الجماعت شادی کرنیوالے (۳) طبقے ہیں (۱) گاوندی (۲) واڑ (۳) بساگر یا کاماٹھی گروہ کے اندر شادی ممنوع ہے۔ دو بہنوں سے ایک ہی شخص شادی کرسکتا ہے۔ ماموں۔ پھوپی اور بڑی بہن کی لڑکی سے شادی ہوسکتی ہے۔ بالعموم صغرسنی میں شادی کردیجاتی ہے۔ بیوہ کو دوسرے عقد کی اجازت ہے لیکن اپنے متوفی خاوند کے بھائی سے عقد نہیں کرسکتی۔ ایسی شادی میں گلا داسری ذات کا آدمی بیوہ کے گلے میں "پستی" (پوت کا لچھا) باندھتا ہے۔ طلاق جائز ہے اور مطلقہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔ اُپرّا ذات کے لوگ ہندو دیوتاؤں اور دیہی دیویوں پوچما اور یلما کی پرستش کرتے ہیں۔ موخر الذکر کی رضا جوئی گوشت کے نذر و نیاز سے کیجاتی ہے شادی اور رسمی تقاریب میں برہمن سے کام لیا جاتا ہے۔ تجہیز و تکفین کے لئے ساتانی یا داسری کام دیتے ہیں۔ اس ذات کے افراد بھیڑ۔ ہرن خرگوش۔ سُور۔ مرغ اور مچھلی کا گوشت کھاتے ہیں اور مقطر اور خمیری شرابیں پیتے ہیں میتیں بالعموم جلائی جاتی ہیں لیکن بعض اوقات دفن بھی کیجاتی ہیں۔

(۵۰) ویلما (۳۶۴۵۶):۔ یہ زمینداری اور زراعت کرنیوالوں کی ایک ذات ہے۔ روایت یہ ہے کہ ویلما ان چھتریوں کی اولاد ہیں جو دریائے نربدا کے شمالی ملک پر حکمراں تھے۔ ایک زبردست قوم سے مغلوب ہونے کے بعد جب وہ اپنے مقبوضات سے نکالدئے گئے تو اُن میں سے ۷۷ اشخاص دریا کو عبور کرکے بجانب ورنگل روانہ ہوئے۔ انکے ڈیل ڈول اور پُر رعب انداز نے راجہ پرتاب رودرا راجہ ورنگل کو متوجہ کرلیا اور اُس نے فوراً اپنی دارالسلطنت کے ۷۷ قلعوں کی حکومت عطا کردی۔ اصل میں یہ سپاہی پیشہ تھے اور اب زیادہ تر کاشتکار اور تاجر ہوگئے ہیں۔ ان میں سے بعض ملک سرکار عالی کے دولتمند زمیندار ہیں۔ ویلما کئی ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں۔ جیسے راچے ویلما۔ نرکاشٹی ویلما۔ شکھمنی ویلما۔ اِکو ویلما۔ گنے ویلما۔ نائک ویلما وغیرہ۔ لیکن پہلے تین ایک ہی ذیلی ذات ہیں جنکے یہ مختلف مقامی نام ہیں

راجپے ویلما نہایت معزز طبقہ ہے۔ انکی عورتیں پردہ کرتی ہیں۔ ان میں بیوہ کی شادی اور طلاق جائز نہیں ہے۔ یہ لوگ انکو ویلما سے بالاتر ازدواجی حیثیت رکھتے ہیں جن کی لڑکیوں کو بیاہ لاتے ہیں لیکن اپنی لڑکیوں کی ان سے شادی نہیں کرتے۔ بڑے ویلما زمیندار اسی ذیلی ذات سے تعلق رکھتے ہیں ایلکو ویلما روئی کی تجارت کرتے ہیں اور یہی انکی وجہ تسمیہ ہے۔ گنے ویلما کپڑا بنتے اور رنگتے ہیں اور انکا نام اس بڑے مٹکے سے منسوب ہے جس میں رنگنے کے لئے روئی ڈبوئی جاتی ہے۔ نائک ویلما اب تک اپنے عادات میں غیر متمدن ہیں اور شکار اور چھوٹے جانوروں کو جال میں پھانس کر بسر بُرد کرتے ہیں دلیما میں خارج الجماعت شادی کرنیوالے ،، گوترے کہے جاتے ہیں صغرسنی اور بالغ العمری کی شادی رائج ہے۔ بجز نائک ویلما کے بیوہ کی شادی کی اجازت نہیں ہے اور نہ طلاق کی اجازت ہے۔

ویلما وشنوی یا سیوی ہوتے ہیں۔ انکا مرئی دیوتا نرسمہا ہے جسکی پرستش شادی کے آغاز پر کیجاتی ہے۔ چھوٹے دیوتا بھی پوجے جاتے ہیں۔ مذہبی اور رسمی اغراض کے لئے برہمن بلائے جاتے ہیں۔ زیادہ عمر کے مُردے جلائے جاتے ہیں اور دس سال سے کم عمر والے یا چیچک اور ہیضے کے مردے دفن کئے جاتے ہیں

(۵۱) وڈر (۱٫۰۷٫۶۶۸) یہ نالے وغیرہ کھودنے والے اور مٹی کا کام کرنیوالوں کی ایک خانہ بدوش قوم ہے۔ جو تمام ملک سرکار عالی میں پائی جاتی ہے۔ اس میں ۸ ذیلی ذاتیں ہیں۔ چلکا یا کاسی وڈر جو زراعت پیشہ ہیں اعلیٰ مرتبت کے مدعی ہیں یہ چکی بنانا یا زمین کھودنا ذلت خیال کرتے ہیں۔ گنڈا اور بندی وڈر کان سے پتھر نکالتے ہیں۔ یہ چکیاں بناتے اور بیچتے ہیں۔ لاگولا وڈر اس وجہ سے اس نام سے موسوم ہیں کہ یہ لاگو یعنے چھوٹے پاجامے پہنتے ہیں۔ یہ مٹی گارے کا کام کرتے اور دیواریں بناتے ہیں۔ انکی جھونپڑیاں گھانس سے بنائی جاتی ہیں اور ایک مقام سے دوسرے مقام پر گدھوں پر لاد کر منتقل کی جاتی ہیں۔ گوڑ آنڈلا وڈر کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ لوگ جس اوزار سے زمین کھودتے ہیں اس کا نام ,, گوڑلی ،، ہے۔ مٹی وڈر زمین کھودتے اور مٹی کا کام کرتے ہیں۔ یہ لوگ باؤلیاں کھودتے اور تالاب بھی بناتے ہیں۔ یہ گرولٹ ہوتے ہیں۔ ان ذیلی ذاتوں کے افراد باہم ہمطعامی کرتے ہیں لیکن باہم ازدواج نہیں کرتے۔ وڈر ۲۶ خارج الجماعت شادی کرنیوالے طبقوں میں منقسم ہیں اور انکا خارج الازدواجی نظام نہایت پیچیدہ ہے۔ صغرسنی اور بالغ العمری دونوں طرح کی شادیاں ذات میں رائج ہیں۔ اگر کوئی انبیاہی لڑکی حاملہ ہو جائے تو اُسکے آشنا کو ۵ سے لیکر ۶۰ تک جرمانہ دینا اور پھر اس سے شادی کر لینا پڑتا ہے۔ رسم مناکحت بالعموم شنبہ کے روز بعد غروب آفتاب ادا کی جاتی ہے بیوہ عقد ثانی کر سکتی ہے لیکن اپنے متوفی خاوند کے بھائی سے

نہیں کرسکتی۔ ذات کی پنچایت کی منظوری سے طلاق کی بھی اجازت ہے۔ وڈر اپنے آپ کو ہندو کہتے ہیں اور ہندو دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔ انکا مقبولِ عام اور مرغوب دیوتا گورپا ہے جس کی پرستش بکروں اور مٹھائی کی نذر کے ساتھ کی جاتی ہے۔ وڈر سور، مرغ، خارپشت، جنگلی چوہے، مردار گوشت کھاتے ہیں۔ اور گانجا افیون اور شراب کا استعمال کرتے ہیں۔ کتخدا عورتیں جست کے کنگن داہنے ہاتھ میں اور کانچ کی چوڑیاں بائیں ہاتھ میں پہنتی ہیں۔ سر کے زیور نہیں پہنتیں۔ انکی نتھ عجیب وضع کی ہوتی ہے عورتوں کے لئے چوڑیاں پہننا اور مرد کے لئے جوتا پہننا ممنوع ہے خلاف ورزی کی صورت میں معاشرتی تذلیل کی سزا ہے۔ مُردے کا سر پاتا جنوب کی جانب رکھکر اوندھا دفن کیا جاتا ہے۔

(۵۲) ونجاری (۴۰،۰۶۵):- یہ بار برداری، کاشتکاری، مزدوری کرنیوالی ایک قوم ہے جو ملک سرکار عالی میں پھیلی ہوئی ہے۔ ونجاری دو ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں (۱) لاڑجن ونجاری (۲) راوجن ونجاری یہ باہم کھاتے پیتے ہیں لیکن باہم ازدواج نہیں کرتے۔ اِن دونوں ذیلی ذاتوں کے افراد جسمانی ساخت میں ایک دوسرے سے مشابہ ہیں اور مرہٹے کنبیوں سے (جنکے عادات و مراسم اور رواج کی اب زیادہ پابندی کرنے لگے ہیں) کچھ متمائز ہیں۔ بعض راوجن ونجاری ترکِ وطن کرکے اضلاع تلنگانہ نظام آباد، ورنگل اور نلگنڈہ میں بس گئے ہیں اور گو کہ مقامی عادات و اخلاق اور زبان اختیار کرچکے ہیں لیکن ابھی اُن میں اُنکے مرہٹی القاب اور مرہٹا دیوتاؤں کی پرستش قائم ہے۔ ہر ایک ذیلی ذات پھر اندرون جماعت شادی کرنیوالے دو گروہوں میں منقسم ہے۔ بار اماسی اور اکار ماسی۔ ونجاریوں کے ۱۲ گوترے ہیں جنمیں سے ہر ایک پھر چار ذیلی گوت میں منقسم ہیں ونجاریوں کے گوتروں کا نظام عجیب ہے اور ان کو مرہٹا کنبیوں سے ممیز کرتا ہے۔ ایک شخص کو اپنی ذیلی ذات میں شادی کرنا لازمی ہے لیکن اپنے ہی گروہ میں نہیں کرسکتا۔ پھوپی یا خالہ کی لڑکی سے شادی کی ممانعت ہے لیکن ماموں کی لڑکی سے شادی ہوسکتی ہے۔ دو بہنوں سے ایک ہی شخص مناکحت کرسکتا ہے لیکن دو بھائی دو بہنوں سے شادی نہیں کرسکتے بالغ العمری اور صغرسنی دونوں قسم کی شادیاں رائج ہیں۔ بیوہ کی شادی کی اجازت ہے لیکن اپنے متوفی خاوند کے کسی رشتہ دار سے شادی نہیں کرسکتی۔ وہ کسی کنوارے سے بھی شادی نہیں کرسکتی جب تک کہ پیش از پیش اس مرد کی شادی روئی کے پودے سے نہ کردیجائے۔ ذات کی پنچایت کی منظوری سے طلاق دیا جاسکتا ہے۔ ونجاری کُل ہندو دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں لیکن کھنڈوبا، بھوانی، بھیروبا اور ماریائی کی خاص عظمت کرتے ہیں۔ انکے پجاری مرہٹواڑی میں دیشستھا برہمن اور تلنگانہ میں آرودھی برہمن ہوتے ہیں۔ انکے گرو یا مرشد گوساوی ہوتے ہیں۔ بکری اور بھیڑ، مرغ، مچھلی، ہرن اور

خرگوش کا گوشت کھاتے ہیں اور تیز مسکرات پیتے ہیں۔ سور اور مردار گوشت نہیں کھاتے۔ میتیں بالعموم دفن کی جاتی ہیں۔ جلانیکا رواج بھی عام ہوتا جا رہا ہے۔

اقوام قدیمہ

(۳۵) گونڈ (۹۸،۸۰۹) یہ ایک قدیمی قوم ہے جو اضلاعِ ورنگل اور عادل آباد میں محدود ہے۔ ان کی چھ ذیلی قومیں ہوتی ہیں (۱) راجہ گونڈ یا گونڈ (۲) پردھان (۳) ٹھوٹی (۴) ڈاڑوے (۵) گواری (۶) کولم۔ یہ سب کی سب بین الجماعت شادی کرنیوالی ہیں۔ الفاظ راجہ گونڈ اور گونڈ جو ازمنۂ سابق میں حاکم اور محکوم طبقات کے فرق وتمیز کے لئے بولے جاتے تھے۔ اب مرادف ہو گئے ہیں اور ایک غریب ترین گونڈ بھی اپنے آپ کو راجہ گونڈ کہتا ہے۔ لیکن مردم شماری حالیہ میں صرف (۲۵۴،۳) اشخاص نے اپنے آپ کو راجہ گونڈ درج کرایا ہے اور (۹۸،۸۰۹) اشخاص نے اپنے آپ کو صرف گونڈ لکھوایا ہے۔ بعض راجہ گونڈ خاندان ہندویت کی جانب اس قدر ترقی کر گئے ہیں کہ حقیقتاً راجپوت نسل سے ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں۔ ہندو مذہب کی پیروی کا اظہار کرتے ہیں۔ مذہبی اور رسمی اغراض کے لئے برہمنوں سے کام لیتے ہیں۔ صغر سنی کی شادی کرتے ہیں اور بیوہ کے عقدِ ثانی اور طلاق کی ممانعت کرتے ہیں۔ پردھان گونڈوں کے زرعی غلام ہیں اور راجہ گونڈوں کے نقّاب اور بھاٹ (مطرب) ہوتے ہیں جو ایک قسم کے تار موسومہ کنگری کے ساتھ اپنے راجاؤں اور بہادروں کے کارنامے اور مردانہ مہمات کے راگ گاتے ہیں۔ یہ آلہ موسیقی انکے نزدیک ایک علامتِ امتیاز ہے اور ہر ایک پردھان کے لئے اس کا رکھنا یا اس کی تصویر کا بائیں پہونچے میں گدوانا ضروری ہے۔ راجہ گونڈوں کے ہاں جب تک کہ پردھان شادی کا انعام لینے کیلئے یا مردے کے کپڑے حاصل کرنیکے لئے موجود نہ ہو کوئی شادی رچائی جا سکتی ہے اور نہ مراسم تجہیز وتکفین عمل میں لائے جا سکتے ہیں۔ پردھان کے مطرب ٹھوٹی ہوتے ہیں جو آوارہ گرد گویّوں کا ایک گروہ ہے۔ اس ذیلی ذات کے افراد بانس کی چھوٹی چھوٹی چیزیں بناتے اور بیچتے ہیں۔ اور دوا کی بوٹیاں بھی بیچتے ہیں اور انکی عورتیں چابکدست گودنے والیاں ہوتی ہیں۔ یہ تینوں ذیلی ذاتیں (راجہ گونڈ۔ پردھان۔ ٹھوٹی) اصل میں ایک ہی زمرے کے معلوم ہوتے ہیں جو بعد میں اندرونی بدنظمی سے ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے۔ ڈاڑوے گونڈ راجاؤں کے فوجی سپاہی تھے لیکن اب مزدوری کرتے ہیں۔ گواری دودھ دینے والے مویشی کی نگرانی کرتے ہیں۔

کولم سیاہ چہرہ اور پست قامت اور نہایت غیر متمدنہ عادات رکھنے والے ہوتے ہیں اور خالص دراویدی نسل کے اچھے نمونے ہیں۔ انکی بولی کولمی کہلاتی ہے جو دوسری گونڈی بولیوں سے زیادہ متاثر ہے گونڈ بالعموم متعدد گوت اور ذیلی گوت میں منقسم ہیں جو توتمی طرز کے ہیں اور توتم اس گوت کے متعلقہ افراد کے لیئے مذہباً ممنوع ہے۔ گونڈ اپنی لڑکیوں کی شادی قبل بلوغ اور بعد بلوغ دونوں طرح کرتے ہیں۔ اس قوم کے زیادہ معزز اراکین صغر سنی کی شادی کو ترجیح دیتے ہیں۔ بنی عم کے درمیان مناکحت ممنوع ہے۔ اور اسی طرح ایک مرد اور اسکی بھتیجی اور بھانجی کے درمیاں بھی ممنوع ہے۔ دلہن کی قیمت لعہ سے عسـ۵ روپیہ تک متفاوت ہوتی ہے۔ جو لوگ اتنے مفلس ہیں کہ دلہن کی قیمت بھی نہیں دے سکتے وہ اپنے سرگروہ کو عـــا روپیہ نذرانہ دیکر اور اس کی رضامندی حاصل کرکے لڑکی کو اٹھالیجاتے ہیں اور شادی کرلیتے ہیں بیوہ کے عقد ثانی کی اجازت ہے لیکن اُس کا حق انتخاب صرف متوفی خاوند کے بھائی تک محدود ہوتا ہے۔ البتہ اسکے انکار کی صورت میں دوسرے سے شادی کرسکتی ہے۔ موخرالذکر صورت میں اس کو لازم ہوتا ہے کہ اپنے پہلے خاوند کی اولاد کو اس کے خاندان کے تفویض کردے۔ گونڈوں میں طلاق نہایت عام ہے۔ گونڈوں کا مذہب خالص اور سادہ "قدیمہ" ہے۔ راجہ گونڈ۔ پردھان۔ اور ٹھوٹی کا خاص دیوتا پھیرسافن (بڑا دیوتا) ہے جس کو وہ کُل کائنات کا معبود مطلق مانتے ہیں اور بڑی عظمت اور ہیبت کے ساتھ "زنکاری" "جانگی درّ" وغیرہ نام رکھکر اس کی پرستش کرتے ہیں۔ مرغ اور بکریوں کی نیاز چڑھاتے ہیں اور اُس کا بڑا پجاری ایک راجہ گونڈ ہوتا ہے جو "کوتاڑا" کہلاتا ہے۔ کُل مراسم نہایت خفیہ ادا کیئے جاتے ہیں اور کسی ہندو یا گونڈ عورت کو موجود رہنے کی اجازت نہیں دیجاتی۔ کولم اور ڈاڑوے گونڈ بھیم سین کی پرستش کرتے ہیں جسکو مُرغ بکری اور حتیٰ کہ گائے کی بھی بھینٹ چڑھائی جاتی ہے انکے علاوہ ارواح خبائثہ اور چھوٹے دیوتاؤں کے ایک انبوہ کثیر کی پرستش کی جاتی ہے۔ یہ لوگ غذا میں محتاط نہیں ہیں۔ گائے بیل۔ سوّر۔ مُرغ۔ مچھلی جنگلی چوہے۔ سانپ۔ چھپکلی اور بھینسے کا گوشت کھاتے ہیں۔ مردار کھانے سے بھی کراہیت نہیں کرتے۔ گونڈوں کا پیشہ شکار اور ایک بے سلیقہ طرز کی کاشت ہے جسکو "دہیا" یا "دہا" کہتے ہیں۔ ہل یا کدال سے کام نہیں لیتے۔ درخت کاٹ ڈالے جاتے ہیں اور ان کو جلا کر راکھ کردیا جاتا ہے۔ پھر مٹھی بھر تخم لے کر راکھ میں تنگ سوراخ کرکے ڈالدیتے ہیں میت شادی شدہ ہو تو جلائی جاتی ہے اور غیر شادی شدہ یا چیچک یا ہیضہ کی ہو تو دفن کردیجاتی ہے۔

(۴۵) کوئیا (۲۹، ۲۵):۔ یہ ایک صحرائی قوم ہے جو خاص کر ضلع ورنگل میں پائی جاتی ہے۔ ایک روایت کے بموجب بیان کیا جاتا ہے کہ قحط اور اندرونی تنازعات کیوجہ سے یہ لوگ ملک بستر مو نوعہ

برار کی پہاڑیوں سے نکلکر اُس حصۂ ملک میں چلے آئے جو دریائے گوداوری کے کنارے بھدراچلم سے کھم منتھ ضلع ورنگل کے قریب تک پھیلا ہوا ہے۔ کوئیا قوم کی خاص بولی ہے جس میں تلنگی الفاظ کا غلبہ ہے۔ انکے پانچ طبقے ہیں۔ گُتا کوئیا۔ اڈیلی کویا۔ پیروبھی یاڑو۔ کوئی گمرّا اور ڈولو لُو۔ اس قوم میں گتا کوئیا کا مرتبہ اعلیٰ سمجھا جاتا ہے۔ کوئیا گمرّا۔ کوئیا قوم کے آہنگر ہیں۔ ڈولولو اُنکے مذہبی مشیر ہوتے ہیں اور کوئیا دیوتاؤں کا اہتمام انکے ذمّہ ہوتا ہے۔ کوئیا مذہباً اعتقادات قدیمہ رکھتے ہیں اور ماںمیلا کی پرستش کرتے ہیں جسکی علامت لکڑی کی ایک ٹھونٹھ ہوتی ہے جس پر کہا جاتا ہے کہ اب تک انسانی قربانی بھی چڑھائی جاتی ہے۔ گرّارازو کی بھی پرستش کی جاتی ہے جو شیروں کے عفریت کا حاکم دیوتا جنگلی کتوں کی خاص تعظیم کی جاتی ہے۔ لڑکے اور لڑکیوں کی شادی مناسب عمروں پر کی جاتی ہے رضامندی کے ساتھ اور جبریہ دونوں طریقوں کی شادیاں رائج ہیں۔ لڑکیوں کو بھگا لیجانیکا عام طریقہ ہے۔ میتیں کم عمر ہوں تو دفن کردیجاتی ہیں ورنہ جلائی جاتی ہیں۔ ایک گائے یا بیل ذبح کرکے اور اس کی دُم کا ٹکڑا مردے کے ہاتھ میں رکھتے ہیں اور پھر نعش کو جلاتے ہیں اسکے بعد عزیز و اقارب وہاں سے ہٹ جاتے ہیں اور اس جانور پر ضیافت مناتے ہیں۔

(۵۵) لمباڑا (۹، ۷۷، ۳۳۳، ۲۲): غلّہ اور نمک کی نقل و حمل مویشی کی نسل کشی اور چرائی کرنیوالوں کی ایک خانہ بدوش قوم ہے جو عام طور پر کل ملک سرکار عالی میں اور خاص طور پر تلنگانہ کے اضلاع ورنگل، نلگنڈہ، محبوب نگر اور عادل آباد میں اور مرہٹواڑی کے اضلاع گلبرگہ۔ پربھنی ناندیڑ بیدر اور رائچور میں پائی جاتی ہے۔ لمباڑوں کے دوسرے نام بنجارا۔ برنجارا۔ گوبارہ۔ ہرکارا اور لامانے ہیں۔ انکی کہیں مستقل سکونت نہیں ہوتی اور یہ جتھے یا تانڈے بناکر خانہ بدوش زندگی بسر کرتے ہیں۔ ہر تانڈا ایک موروثی سرگروہ کے تحت ہوتا ہے جو نایک کہلاتا ہے اور ہر شخص بلا چون و چرا اسکی اطاعت کرتا ہے۔ لمباڑے چار ذیلی قوموں میں منقسم ہیں: (۱) متھورا (۲) لاہنی (۳) چارن (۴) دھوڑیا۔ ان چاروں ذیلی ذات کے افراد نہ آپس میں مناکحت کرتے ہیں اور نہ ہم طعامی کرتے ہیں۔ متھورا اور لاہنی لمباڑے ہندو ہوگئے ہیں اور چارن زیادہ تر قدیمہ اعتقادات رکھتے ہیں۔ متھورا اور لاہنی سری کرشنا کے پر افسانہ چوپان تک اپنا سلسلہ نسب ملاتے ہیں۔ متھورا سب میں اعلیٰ مرتبت کے مدعی ہیں۔ یہ لوگ بمقابلہ دوسرے لمباڑوں کے کھلے رنگ کے ہوتے ہیں اور عادات بھی صاف ستھرے رکھتے ہیں اور جنیو بھی پہنتے ہیں۔ نہ یہ گوشت کھاتے ہیں اور نہ اپنی ذات والے کے سوا کسی دوسری ذات والے کے ہاتھ کا پکا ہوا کھاتے ہیں۔ انکی

بولی علیحدہ ہے جس میں ہندی اور گجراتی الفاظ کی آمیزش ہے۔ اس ملک میں جو لمباڑے ہیں وہ زیادہ تر چارن ہیں۔ دھاڑ یا چارنوں کے مطرب اور نستاب ہوتے ہیں یہ ایک دوغلی قوم ہے جو آدھی مسلمان اور آدھی ہندو ہے۔ یہ لوگ ختنہ کرتے ہیں اور ہندو دیوتاؤں کی پرستش بھی کرتے ہیں۔ لمباڑی لڑکیاں ۱۲ سال سے کم عمر میں بیاہی نہیں جاتیں۔ کوئی شخص اپنی ذیلی ذات کے باہر یا اپنے طبقہ کے اندر شادی نہیں کرسکتا۔ (۱) ماں کے طبقہ (۲) دادا یا نانا کے طبقے (۳) پر دادی یا پرنانی کے طبقے کی عورت سے شادی ممنوع ہے مُردے بالعموم جلائے جاتے ہیں۔ بعض اوقات اوندھا لٹاکر اور سرہانا بجانب جنوب رکھکر بھی دفن کرتے ہیں۔

(۵۶) یَرَکل (۳۸۵ ء ۳۰) یہ سرقہ کرنے والی۔ بھیک مانگنے والی۔ فال گو اور ٹوکرے بنانیوالی خانہ بدوش قوم ہے۔ جو بانس اور بورئے کی حرکت پذیر جھونپڑیوں میں تمام اضلاع تلنگانہ میں پائے جاتے ہیں۔ یرکلا کا نام تلنگی لفظ "یروکا" سے ماخود ہے۔ جسکے معنی "جاننے" کے ہیں۔ اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس قوم کی عورتیں قسمت کا حال بیان کرنے میں نہایت ماہر ہوتی ہیں اور بالعموم تلنگی طبقات ان سے دریافت کرتے رہتے ہیں۔ اس قوم کے ہر گروہ کا ایک سرگروہ ہوتا ہے جو پنچایت کی صدارت کرتا ہے جس میں ذات کے متعلقہ جرایم کی دریافت ہوتی ہے شادی صِغرسنی اور بالغ العمری دونوں طرح کی ہوتی ہے۔ طلاق اور بیوہ کی شادی جائز ہے۔ یرکلا روحوں اور بھوتوں کے ماننے والے لوگ ہیں اور سر مرض یا بدبختی کو کسی بد باطن روح یا کسی ناراض شدہ سَلف کے بھوت کا کام سمجھتے ہیں۔ غذا کے معاملہ میں ان کو بہت کم پس و پیش ہوتا ہے اور وہ مُرغ مچھلی۔ سُوّر اور مردار گوشت۔ جنگلی چوہے اور نیولے۔ لومڑی اور بلی کھاتے ہیں نہایت کثرت سے شراب پیتے ہیں۔ مُردے بالعموم جلائے جاتے ہیں لیکن بعض موقعوں میں لٹا کر اور بجانب جنوب سرہانا رکھکر دفن کرتے ہیں فقط

باب دوازدہم

پیشہ

حصہ اوّل پیشہ

۲۷۰۔ **فراہم شدہ مواد**۔ تختہ شمار کے تین خانے جن کا عنوان حاشیہ میں درج کیا گیا ہے اس غرض سے رکھے گئے تھے کہ ان میں ان پیشوں کے متعلق مواد درج کیا جائے جن کے ذریعہ سے لوگ قوت بسری کرتے ہیں۔ شمار کنندوں کو ہدایت دی گئی تھی کہ خانہ ۹ میں تمام اُن اشخاص کا ذریعہ معاش لکھا جائے جو بالذات یا بذریعہ ملازمین کے حقیقتاً کاروبار انجام دیتے یا معاملہ کرتے ہوں یا جو کرایہ مکانات یا وظیفہ وغیرہ پر بسر کرتے ہوں۔ یہ بھی ہدایت دی گئی تھی کہ ایسے مبہم الفاظ "ملازمت" یا "تحریر" وغیرہ لکھنے سے احتراز کریں۔ اور کھیت کے مزدور اور کارخانہ کے مزدور وغیرہ میں اور محاصل لینے والے اور محاصل دینے والے میں فرق و تمیز کریں۔ انہیں یہ بھی ہدایت دی گئی تھی کہ کسی چیز کے بنانے اور بیچنے والے کے متعلق خانہ ۹ میں "انکا بنانے اور بیچنے والا" لکھیں اور آخر میں یہ بھی ہدایت دی گئی تھی کہ جو عورتیں اور بچے کوئی ایسا پیشہ انجام دیتے ہوں جس سے خاندان کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہو تو ان کو اس خانہ میں اسی پیشہ کے تحت درج کریں۔ خانہ (۱۰) کے متعلق یہ ہدایت تھی کہ اس میں ایسے کوئی پیشہ کا اندراج کریں جن کو بالذات کام کرنے والے سال کے کسی حصہ میں بھی اپنے معظم پیشہ کے علاوہ انجام دیتے ہوں۔ مثلاً اگر کوئی شخص خاص طور سے ملاحی کی کمائی پر بسر کرتا ہو لیکن کچھ ماہی گیری بھی کرتا ہو تو لفظ "ملاح" خانہ ۹ میں اور لفظ "ماہی گیر" خانہ (۱۰) میں درج کیا جائے۔ خانہ ۹ و ۱۰ تابعین کے لئے معرا رکھا جائے لیکن ان کے محاذی بھی ان کے پرورش کرنے والوں کا ذریعہ معاش خانہ ۱۱ میں درج کیا جائے۔

بالذات کام کرنیوالوں کا ذریعہ معاش		تابعین کی صورت میں اس بالذات کام کرنے والے کا ذریعہ معاش جس کے وہ زیر پرورش ہوں۔
معظم پیشہ	ذیلی پیشہ	
۹	۱۰	۱۱

خانہ ۱۱ حقیقی کام کرنے والوں کے لئے معرا چھوڑ دیا جائے اس طرح سے بالذات کام کرنے والوں اور تابعین کے درمیان فرق و امتیاز پیدا کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ دستور العمل تنقیح کنندگان میں ان ہدایات پر مزید شرح و صراحت بصورت ذیل کی گئی تھی۔

تختہ شمار کے خانہائے ۹ تا ۱۱ میں پیشہ کے متعلق اندراج میں خاص احتیاط کی ضرورت ہے صرف وہی عورتیں اور بچے بطور بالذات کام کرنے والوں کے درج کئے جائینگے جو خاندان کی آمدنی میں اضافہ کا باعث ہوں۔ جو عورت کہ خانہ داری کرتی اور کھانا پکاتی ہے وہ بالذات کام کرنے والی نہیں ہے بلکہ تابع (زیر پرورش) ہے برخلاف اسکے جو عورت لکڑی یا اُپلی جمع کر کے بیچتی ہو وہ خاندان کی آمدنی میں اضافہ کرتی ہے اسلئے اُس کو بالذات کام کرنے والی درج کیا جائے۔ علیٰ ہذا وہ عورت جو اپنے خاوند کے کام میں بلاناغہ مدد دیتی ہو بالذات کام کرنے والی ہے (جیسے کمہار کی عورت جو مٹی لاتی ہے اور جس سے وہ ظروف تیار کرتا ہے) لیکن وہ عورت جو صرف گاہ گاہ خفیف مدد دیتی ہو بالذات کام کرنے والی نہیں ہے۔ لڑکا جو کبھی کبھی اپنے باپ کے مویشی کی نگرانی کرتا ہے "تابع" ہے مگر وہ لڑکا جو بلاناغہ گلہ بانی کرتا ہے اُس کو خانہ ۹ میں گلہ بان درج کرنا چاہئے۔ اس کو بطور ایک سرسری اور مقررہ قاعدہ کے سمجھ لینا چاہئے کہ جو لڑکے اور لڑکیاں دس سال سے زائد عمر والی ہوں اور جو فی الحقیقت کھیت کی مزدوری یا گلہ بانی کرتی ہوں وہ خاندان کی آمدنی میں اضافہ کرتی ہیں اور اسلئے ان کو خانہ ۹ میں درج کرنا چاہئے۔ لڑکے جو مدرسہ یا کلیہ میں زیر تعلیم ہوں ان کو بطور تابعین درج کرنا چاہئے۔ ایک ایسے مشترک خاندان کے تابعین کے متعلق جنکے افراد مختلف پیشے انجام دیتے ہوں خانہ ۱۱ میں اس رکن خاندان کا پیشہ درج کرنا چاہئے جو خاندان کی آمدنی میں بہت زیادہ حصہ لیتا ہو۔ خانگی ملازمین کو خانہ ۹ میں بطور باورچی، بھشتی وغیرہ کے درج کرنا چاہئے نہ کہ خانہ ۱۱ میں اپنے آقا کے پیشے کے تابع کے طور پر۔ جو لوگ عارضی طور سے بیکار ہوں انکے متعلق انکا سابقہ پیشہ درج کیا جائے۔ مزدوروں کی بڑی جماعتوں کے متعلق جو کسی طرح کا مٹی کا کام کرتے ہوں شمار کنندوں کو خاص طور پر ہدایت دیگئی تھی کہ نہ صرف الفاظ "مٹی کا کام" درج کریں بلکہ وہ نوعیت کار بھی درج کریں جسکے سلسلہ میں یہ کام ہو رہا ہے (مثلاً ریلوے سڑک۔ نہر وغیرہ کا کام)۔

جہاں کسی شخص کے ایک سے زیادہ پیشے ہوں تو معظم پیشہ وہ ہے جس پر زیادہ تر اس کی قوت بسری کا دارومدار ہے اور جس سے اس کی آمدنی کا حصہ غالب حاصل ہوتا ہے۔ ذیلی پیشہ وہ درج کیا جانا چاہئے جو سال بھر کے کسی حصہ میں بھی انجام دیا جاتا ہو۔ خانہ ۱۰ میں صرف ایک ذیلی پیشہ جو سب میں زیادہ اہم ہو

درج کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص خانگی آمدنی سے کوئی پیشہ انجام دیتا ہو تو اس پیشہ کو خانہ ۹ میں اور اس کی خانگی آمدنی کا ذریعہ خانہ (۱۰) میں درج کیا جانا چاہیئے مبہم الفاظ جیسے "مزدوری" "ملازمت" یا" دوکانداری وغیرہ کے لکھنے سے احتراز کرنا چاہیئے۔ مزدوری یا نوکری کی صحیح قسم اور سامان فروختنی کی ٹھیک نوعیت درج کرنی چاہیئے۔ ملازمت کی حالت میں یہ ضروری ہے کہ نہ صرف ملازمت سرکاری۔ ملازمت ریلوے ملازمت صفائی۔ ملازمت دیہی۔ دوکان یا دفتر کی ملازمت یا خانگی ملازمت وغیرہ کی صراحت کی جائے بلکہ ٹھیک وہ کام درج کیا جانا چاہیئے جو انجام دیا جاتا ہو جیسے عہدہ دار فوج عدالت دیوانی کا محرر۔ کوتوالی کا انسپکٹر۔ وکیل کا محرر وغیرہ۔ جو لوگ زراعت پر قوت بسری کرتے ہوں اُن میں زمیندار یا محاصل پانے والے اور حقیقی کاشتکار یا محاصل ادا کرنے والے وغیرہ کی تمیز و تفریق کی جائے جہاں کوئی شخص اپنی اراضی کا کوئی حصہ خود کاشت کرتا ہو اور کچھ حصہ منافع پر دوسرے کو دیتا ہو تو اس کو خانہ ۹ میں کاشتکار اور خانہ (۱۰) میں زمیندار لکھنا چاہیئے بشرطیکہ وہ اپنی آمدنی کا بڑا حصہ اس زمین سے حاصل کرتا ہو جس کی وہ کاشت کرتا ہے ورنہ بالعکس متعامی حالات کی مناسبت سے مزارعین کو حسب ذیل سات طبقوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ اور انکے لئے خاص اصطلاحیں مقرر کی گئی تھیں اور شمار کنندوں کو ہدایت دیگئی تھی کہ تختۂ شمار میں صحیح اصطلاح درج کریں۔

تعریف	اصطلاح
(۱) جاگیردار اور انعام دار وغیرہ جو کچھ محاصل ادا نہیں کرتے لیکن ذات سے کاشت کرتے ہیں۔	معافی کاشتکار
(۲) پٹہ دار یا مقطعہ دار یا جاگیردار جو مقررہ محاصل داخل کرکے ذات سے کاشت کرتے ہیں۔	مالگزار کاشتکار
(۳) وہ اسامی جو پٹہ دار کی زمین لگان ادا کرکے کاشت کرتے ہیں	اسامی کاشتکار
(۴) وہ شخص جو کسی آسامی سے زمین لے کر کاشت کرتا ہے۔	شکمی اسامی
(۵) جاگیردار و انعامدار وغیرہ جو کوئی محاصل ادا نہیں کرتے اور دوسروں کو زمین کاشت کے لئے دیتے ہیں۔	مُعافی دار غیر کاشتکار
(۶) جاگیردار پٹہ دار وغیرہ جو مقررہ پن ادا کرکے کاشت کیلئے زمین دوسروں کو پن سے دیتے ہیں۔	مالگزار غیر کاشتکار
(۷) اسامی جو شخص ثالث کو زمین کاشت کیلئے دیتا ہے۔	اسامی غیر کاشتکار

باغبان اور خاص قسم کی پیداوار (مثلاً پان۔ ناریل وغیرہ) بونے والوں کو علیحدہ درج کرنا چاہئے جن اشخاص کی آمدنی قصبات میں کرایہ مکانات یا کرایہ زمین سے حاصل ہوتی ہے انکا امتیاز ان اشخاص سے ہونا چاہئے جن کی آمدنی زراعتی زمینات سے ہوتی ہے۔

۲۷۱ - **طریقہ درجہ بندی**۔ سنہ ۱۸۹۱ء اور سنہ ۱۹۰۱ء میں سرجے۔ اے۔ بین کے طریقہ درجہ بندی کا اتباع کیا گیا تھا۔ یہ طریقہ نہایت پیچیدہ تھا اور اس کی رو سے تمام پیشوں کو (۷) اہم طبقوں۔ ۲۴ ذیلی طبقوں ۷۹ درجوں اور ۵۲۰ زمروں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ چونکہ اس کی تکمیل وقت طلب تھی اور مرتب کنندگان اعداد کے لئے سخت غلطیوں میں مبتلا ہونے کا خطرہ تھا۔ اسلئے سنہ ۱۹۱۱ء میں ایک نہایت معقول اور مختصر طریقہ درجہ بندی اختیار کیا گیا جو ایک فرانسیسی ماہر اعداد وشمار ڈاکٹر جاکوس برٹلان کے ایجاد کردہ طریقہ پر مبنی تھا۔ وہی طریقہ موقع حالیہ میں بھی بعض ترمیمات کیساتھ اختیار کیا گیا ہے۔ اسکے لحاظ سے تمام پیشے ۴ طبقوں ۱۲ ذیلی طبقوں۔ ۵۶ درجوں اور ۱۹۱ زمروں میں حسب تفصیل ذیل تقسیم پاتے ہیں۔

طبقہ	ذیلی طبقہ	درجہ	زمرہ
(الف) خام مال کی پیداوار	اول۔ استفادہ حیوانات ونباتات	۱ تا ۲	۱ تا ۱۸
	دوم۔ استفادہ فلزات	۳ تا ۵	۱۹ تا ۲۴
(ب) تیاری وسربراہی اشیاء مادی	سوم۔ صنعت وحرفت	۶ تا ۱۸	۲۵ تا ۱۰۳
	چہارم۔ ذرائع حمل ونقل	۱۹ تا ۲۳	۱۰۴ تا ۱۲۰
	پنجم۔ تجارت	۲۴ تا ۴۰	۱۲۱ تا ۱۵۴
(ج) انتظامات عامہ وفنون حریت	ششم۔ عساکر سرکاری	۴۱ تا ۴۴	۱۵۵ تا ۱۶۰
	ہفتم۔ انتظامات عامہ	۴۵	۱۶۱ تا ۱۶۴
	ہشتم۔ علوم وفنون	۴۶ تا ۵۰	۱۶۵ تا ۱۷۹
(د) متفرقات	نہم۔ ذاتی آمدنی پر قوت بسری کرنیوالے	۵۱	۱۸۰
	دہم۔ ملازمت خانگی	۵۲	۱۸۱ تا ۱۸۳
	یازدہم۔ غیر کافی صراحت شدہ پیشے	۵۳	۱۸۴ تا ۱۸۷
	دوازدہم۔ غیر بار آور	۵۴ تا ۵۶	۱۸۸ تا ۱۹۱

۲۷۲ - **اصول درجہ بندی**۔ مختلف زمروں کے تحت پیشوں کی درجہ بندی کرنے میں جو اہم اصول مدنظر رکھے گئے ہیں انکا بیان کمشنر صاحب مردم شماری ہند اپنے نوٹ میں اس طرح کرتے ہیں:۔

ف (۱) جب ایک شخص بناتا اور بیچتا ہو تو اس کی درجہ بندی بطور "بنانے والے" کے کیجاتی ہے اسی اصول پر جب کوئی شخص کوئی مادہ زمین سے نکالتا ہے جیسے شورا۔ گندھک۔ کاربونیٹ سوڈا وغیرہ اور اس کو صاف بھی کرتا ہے تو اس کو ذیلی طبقہ نمبر (۲) استفادہ فلزات کے تحت درج کیا جائیگا نہ کہ ذیلی طبقہ سوم صنعت وحرفت کے تحت۔ ف (۲) صنعتی اور تجارتی پیشے (۲) اہم عنوانوں کے تحت

(الف) بلحاظ اس مادہ کے جس سے مال تیار کیا جاتا ہے اور (ب) باعتبار اس کے استعمال کے تقسیم
کئے گئے ہیں۔

بطور قاعدہ کے پہلا عنوان ان اشیا کی تیاری اور فروخت کے لئے مختص ہے جسکا استعمال ابھی معین
نہیں ہوا اسکے اندر وہ خاص چیزیں ہی داخل ہیں جن کے لئے کوئی مناسب سرخی دوسرے عنوان کے تحت نہیں
ہے۔ مثلاً جوتے بنانے والے دوسرے عنوان کے تحت (درجہ ۱۳ زمرہ ۸۷ میں) شامل ہیں۔ تو مشک، زین
چرمی صندوق اور اسی طرح کی چیزیں بنانے والے پہلے عنوان کے تحت (درجہ ۷ زمرہ ۱۴۰ میں) داخل ہیں

(۳) جو اشخاص ریل گاڑیوں کے کارخانوں میں نوکر ہیں ان کو بجائے درجہ ۶ "تعمیر ذرائع نقل و حمل" کے درجہ
۳۴ "نقل و حمل ذریعہ ریل" زمرہ ۱۱۸ میں درج کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ کارخانے اس ملک میں براہ راست ریلوے کے تحت
کام کرتے ہیں۔ ریلوے گاڑیوں اور پہیوں کی تیاری و ترمیم حکام ان ریلوے کے کام کا جزو لاینفک ہے
ریلوے پولیس اور ریلوے ڈاکٹروں کی درجہ بندی زمرہ ۱۵۹ "پولس" اور زمرہ ۱۷۱ "ہر قسم کے طبی کام کرنیوالے"
کے تحت کی گئی ہے۔ اسواسطے کہ ایسے ملازمین کے ابتدائی فرائض ایک صورت میں جرائم کا انسداد اور اُن کی
سُراغ براری ہے اور دوسری صورت میں مرض کا ازالہ کرنا ہے۔ یہ امر کہ انکی تنخواہ ریلوے سے حاصل ہوتی
ہے محض ایک امر عارضی ہے جس سے پیشے کی نوعیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

(۴) ایک عام قاعدہ کے طور پر جہاں کہیں کسی شخص کا ذاتی پیشہ ایسا ہے کہ اسکے لئے خاص تعلیم کی ضرورت
ہے جیسے کہ ڈاکٹر، انجنیر، سرویر وغیرہ تو اس کو اسی عنوان کے تحت درج کیا گیا ہے جو اس پیشہ کے لئے
مختص ہے جن صورتوں میں کہ پیشہ ایسا ہو کہ اس میں مزید تخصیص کی ضرورت ہو تو اس زمرے کی ذیلی تقسیم
کی گئی ہے۔ اس طرح پر ایک بحری انجنیر کی دریا کے سرویر سے تفریق و تمیز کی گئی ہے۔ ایسے ملازمین سرکار
جن کا پیشہ کسی دوسرے زمرہ کے تحت داخل ہوتا ہو (مثلاً ڈاکٹر، پادری، پروفیسر، سررشتہ جات، جنگلات
بندوبست اور ریلوے کے عہدہ دار اور دوسرے عملے) تو وہ اسی زمرے کے تحت درج کئے گئے ہیں
اور زمرہ (۱۶۱) درجہ (۵۴) "انتظامات عامہ" کے تحت نہیں درج کئے گئے۔ سرکاری جوان اور چپراسی
جو عملہ ہائے مذکورہ صدر کے علاوہ ہیں وہ اس زمرہ میں شامل کئے گئے ہیں اور زمرہ (۱۱۷) "باربردار
وہرکارہ" کے تحت درج نہیں کئے گئے۔

۲۷۳۔ تغیرات درجہ بندی از سنہ ۱۹۱۱ء۔ اصول ہائے مندرجہ بالا کے مد نظر سنہ ۱۹۱۱ء کی تنظیم میں
بعض تغیرات کی ضرورت لاحق ہوئی سنہ ۱۹۱۱ء میں (۵۵) درجے اور ۱۶۹ زمرے تھے۔ اب اُن کو وسیع
کر کے ۵۶ درجے اور ۱۹۱ زمرے قرار دئے گئے ہیں۔ درجوں کی تعداد میں تفاوت پیدا ہونے کے

اسباب یہ ہیں کہ (۱) تین نئے درجے داخل کئے گئے ہیں یعنی ۹ "نقل وحمل بذریعہ ہوا"۔ ۴۳ "افواج ہوائی" اور ۵۶ "دیگر غیر معین اور غیر بار آور صنائع"۔ (۲) اور درجہ ۱۸ "صنعت اسباب تعیش" کا انضمام درجہ ۱۹ "صنعت متعلقہ مادہائے ناکارہ" تحت عنوان "دیگر متفرق غیر معین صنائع" کے ساتھ عمل میں آیا ہے اور درجہ ۴۰ "تجارت مادہ ہائے ناکارہ" کو درجہ ۴۱ "تجارت اقسام دیگر" تحت عنوان "تجارت اقسام دیگر" میں شریک کر دیا گیا ہے۔

درجہ بندی کو زیادہ معقول اور صحیح بنانے کے لئے بعض پیشے ایک درجے سے دوسرے درجہ میں منتقل کئے گئے ہیں مثلاً سور کے بالوں کا کام کرنے والے۔ برش بنانے والے۔ پروں کا کام کرنیوالے درجہ ۶ "صنائع پائندگی" سے منتقل کر کے درجہ ۔ "چرم۔ کھال۔ اور عالم حیوانات کے سخت مادے" کے تحت داخل کئے گئے ہیں۔ چھپر چھانے والوں کو درجہ ۱۵ "صنائع تعمیری" سے خارج کر کے درجہ ۸ "صنائع چوبین" میں شامل کیا گیا ہے۔ کانچ کی چوڑیاں اور منکے بنانے والے درجہ ۱۸ "صنائع اسباب تعیش" سے علٰحدہ کر کے درجہ ۱۰ "غذئیات" کے تحت منتقل کئے گئے ہیں۔ اخبارات کے مدیر اور مجلہ نگار درجہ ۱۸ سے خارج کر کے درجہ ۵۰ "علوم وفنون وسائنس" میں شامل کئے گئے ہیں نٹ۔ بازیگر۔ منجم۔ رمال وغیرہ قدیم درجہ ۴۱ "تجارت اقسام دیگر" سے نکالکر درجہ ۵۰ میں درج کئے گئے ہیں۔

زمروں کی تعداد میں جو تفاوت پیدا ہوا ہے اس کا سبب زیادہ تر یہ ہے کہ ۱۹۱۱ء کے بعض زمرے زیادہ صحیح درجہ بندی کی غرض سے از سر نو تقسیم کئے گئے ہیں۔ اس طرح پر ۱۹۱۱ء کا زمرہ ۴ "کھیت کے ملازم اور مزدور" اب زمرہ (۴) "زراعتی ملازم" اور زمرہ (۵) "کھیت کے مزدور" میں منقسم کیا گیا ہے۔ دہلہ گزشتہ کا زمرہ (۱۳) "چھوٹے حیوانات کی پرورش" کو توڑ کر دو زمرے (۱۵) پرندے۔ شہد کی مکھیاں وغیرہ اور زمرہ (۱۶) "ریشم کے کیڑے" کر دئے گئے ہیں۔ جدید زمرے اشخاص ذیل کے لئے پہلی مرتبہ قائم کئے گئے ہیں۔ (۱) اشخاص جو موٹر کی گاڑیاں یا سیکلوں کے بنانے۔ جانے یا درست کرنے والے ہیں زمرہ (۹۰) (۲) قوت میکانی سے چلنے والی گاڑیوں (اشمول ٹراموے) کے مالکین منتظمین اور ملازمین (باستثنا ملازمین ذاتی) زمرہ (۱۱۳) (۳) میکانی نقل وحمل۔ موٹر۔ سائیکل وغیرہ کے بیچنے والے اور کرایہ پر چلانے والے زمرہ (۱۴۴) (۴) خانگی موٹر چلانے والے اور صاف کرنے والے زمرہ (۱۸۳)۔ مزدوروں کی حالت اور نقل وحرکت کے متعلق جو روز افزوں ترقی پیدا ہو رہی ہے اُس کا اظہار (۳) جدید زمروں کے قیام سے ہوتا ہے۔ ۱۰۶۔ "گودیوں اور جہاز ٹھیرنے کے مقامات کے مزدور"۔ ۱۰۹ "گودیوں یا گھاٹوں۔ ندیوں۔ دریاؤں

اور نہروں کی تعمیر اور نگہداشت کے مزدور"۔ اور ۱۱۲ "سڑک اور پل پر کام کرنے والے مزدور"۔ انہیں کاموں پر لگے ہوئے دوسرے لوگ علٰحدہ زمروں میں درج کئے گئے ہیں۔

۴۲۷۔ **حوالہ اعداد و شمار**۔ پیشوں کے متعلق جو اعداد و شمار طریقہ ہائے مندرجۂ بالا پر حاصل ہوئے وہ امپیریل ٹیبل نمبر ۱۷ تا ۲۱ میں شائع کئے گئے ہیں۔ ٹیبل نمبر ۱۸ ایک عام تختہ ہے جس میں ہر ضلع اور بلدہ کے متعلق ان اشخاص کی تعداد جو ہر پیشہ پر قوت بسری کرتے ہیں بلحاظ تنظیم دکھائی گئی ہے اور ہر پیشہ کے تحت اُن اشخاص کی تعداد بھی ظاہر کی گئی ہے جو جزءً زراعتی آمدنی پر بسر کرتے ہیں اس ٹیبل میں الفاظ "جزءً زراعت کرنے والے" کا اطلاق صرف انہیں افراد پر کیا گیا ہے جن کا ذیلی پیشہ زمرہائے ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ کے تحت داخل ہوتا ہے۔ ٹیبل ۱۸ میں زراعت پیشہ لوگوں کا ذیلی پیشہ تین عنوانوں محاصل لینے والے محاصل ادا کرنے والے۔ اور زراعتی مزدور کے تحت درج کیا گیا ہے۔ ٹیبل ۱۹ میں بعض مخلوط پیشوں کے متعلق ان اشخاص کی تعداد درج کی گئی ہے جنہوں نے ہر پیشہ کو اپنا (الف) معظم اور (ب) ذیلی ذریعۂ معاش درج کرایا ہے۔ ٹیبل نمبر ۲۰ میں ہر پیشہ پر بسر کرنیوالوں کی تعداد بلحاظ مذہب ظاہر کی گئی ہے اسکے دو حصے ہیں حصہ اول میں کل ملک سرکار عالی کی تفصیل اور حصہ دوم میں بلدۂ حیدر آباد کے متعلق مماثلہ تفصیل درج کی گئی ہے۔ ٹیبل ۲۱ میں پیشوں کی تفصیل بلحاظ مخصوص ذاتوں۔ قوموں اور نسلوں کے دکھائی گئی ہے۔ ان ضخیم ٹیبلوں کے نمایاں پہلو ابتدائی (۹) تختہ جات ضمیمہ ملحقہ باب ہذا میں دکھائے گئے ہیں اُن کے منجملہ

تختہ اول میں کل آبادی کی تقسیم بلحاظ پیشہ دکھائی گئی ہے۔

تختہ دوم میں خطہ ہائے قدرتی کی آبادی کی تقسیم بلحاظ پیشہ دکھائی گئی ہے۔

تختہ سوم میں زراعتی صنعتی۔ تجارتی فنی اور دیگر پیشوں والی آبادی کی تقسیم خطہ ہائے قدرتی اور اضلاع کے لحاظ سے ظاہر کی گئی ہے۔

تختہ چہارم اور پنجم میں زراعت کیساتھ مشترک پیشے دکھائے گئے ہیں جہاں زراعت ذیلی پیشہ (ٹیبل ۴) یا معظم پیشہ (ٹیبل ۵) ہے۔

تختہ ششم میں اناث کا پیشہ بلحاظ ذیلی طبقوں۔ مخصوص درجوں اور زمروں کے ظاہر کیا گیا ہے

تختہ ہفتم میں مخصوص پیشوں کے لحاظ سے سنین ۱۹۰۱ء۔ و ۱۹۱۱ء و ۱۹۲۱ء کے اعداد متناسبہ درج کئے گئے ہیں۔

تختہ ہشتم میں بعض مخصوص ذاتوں کے پیشے درج کئے گئے ہیں اور ہر پیشے کے لحاظ سے بالذات

کام کرنیوالی اناث کا تناسب ذکور کیساتھ دکھایا گیا ہے۔

تختہ نہم میں ان اشخاص کی تفصیل درج کی گئی ہے جو بموجب اطلاع محکمہ جات متعلقہ سررشتہ جات ریلوے۔ آبپاشی۔ ڈاک اور تار میں ملازم ہیں۔

۲۷۵۔ مخصوص صنعتی مردم شماری۔ سنہ ۱۹۱۱ء کی طرح دہۂ حالیہ میں بھی صنعتی کارخانہ جات کی مردم شماری زیادہ صراحت اور تحقیق کے ساتھ کی گئی ہے۔ اس خاص مردم شماری کا بیان باب ہذا کے حصہ دوم میں کیا جائیگا۔

۲۷۶۔ عام تقسیم آبادی بلحاظ پیشہ جات۔ تختہ حاشیہ میں چار اہم طبقوں کے لحاظ سے پیشوں کے حقیقی اور متناسبہ اعداد درج کئے گئے ہیں اور سنہ ۱۹۱۱ء کے مماثلہ اعداد کے ساتھ حالیہ متناسبہ اعداد کا تقابل کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچیکہ عوام کے حصہ کثیرہ کی بسر برد کا انحصار زراعت اور اسی کے مماثلہ پیشوں پر ہے۔ لیکن اس طرح پر بسر کرنیوالے اشخاص کا تناسب بقدر ۷ فیصد گھٹ گیا ہے جس کی وجہ بلاشبہ موسمی انقلابات ہیں جو اس دہ سالہ دوران میں واقع ہوتے رہے۔ اسکے برخلاف جو لوگ مادی اشیا، کی تیاری اور اس کی فراہمی پر بسر برد کرتے تھے انکی تعداد بقدر ۲ فیصد بڑھ گئی ہے اور متفرق پیشے والے بقدر ۵ فیصد ترقی کر گئے ہیں۔

طبقہ	میزان	تناسب فیصد در سنہ ۱۹۲۱ء	تناسب فیصد در سنہ ۱۹۱۱ء
(الف) خام مال کی پیداوار	۶۹۲۷۹۱۳	۵۶	۶۳
(ب) تیاری و سربراہی اشیاء مادی	۳۱۲۳۶۱۶	۲۵	۲۳
(ج) انتظامات عامہ و فنون حرفت	۷۶۳۰۹۲	۶	۶
(د) متفرقات	۱۶۳۷۱۴۹	۱۳	۸

۲۷۷۔ تقابل بلحاظ تقسیم پیشہ جات بابتہ سنہ ۱۹۱۱ء۔ تختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوگا کہ سنہ ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں پیشہ واری تقسیم میں بعض تغیرات رونما ہوئے ہیں "زراعت" میں ۷۲ فی ہزار سے زیادہ انحطاط ہوا ہے "صنعت و حرفت" میں بقدر ۲ فی ہزار اور "ملازمت خانگی" میں بقدر ۴ فی ہزار کے کمی ہوئی ہے اسکے برخلاف دوسرے عنوانوں کے تحت ترقی ظاہر ہوئی ہے باستثناء "معدنیات" "فنون" اور ذاتی آمدنی پر بسر کرنیوالے اشخاص" کے جو اپنی حالت پر قائم ہیں غیر معین پیشوں کے تحت جو اضافہ ہوا ہے وہ (۵) فیصد ہے جس کی وجہ غالباً شمار کنندوں کی

پیشہ واری تقسیم بلحاظ فی ہزار نفوس آبادی		
ذیلی طبقہ	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء
(۱) زراعت وغیرہ	۵۵۵	۶۲۷
(۲) فلزات	۱	۱
(۳) صنعت و حرفت	۱۳۸	۱۴۰
(۴) نقل و حمل	۱۶	۱۰
(۵) تجارت	۹۸	۸۵
(۶) عساکر عامہ	۱۸	۱.۲
(۷) انتظامات عامہ	۲۷	۲۶
(۸) فنون	۱۶	۱۶
(۹) مستغنی و آسودہ	۲	۲
(۱۰) ملازمت خانگی	۲۸	۳۲
(۱۱) غیر معین	۷۶	۲۹
(۱۲) غیر بار آور	۲۵	۳۰

غفلت ولاپروائی ہے جو شمار شدہ اشخاص کے حقیقی پیشوں کے معلوم کرنے میں برتی گئی کیونکہ یہ عنوان ایسے پیشوں کے لئے جن کی فوراً درجہ بندی نہ ہوسکتی ہو ایک آسان ملجا و ماوی ہے۔ عنوانات کے تحت جو اضافے ہوئے ہیں وہ بہت نہیں ہیں اور "تجارت" کے تحت ۱۳ فی ہزار سے لیکر "انتظامات عامہ" کے تحت ایک فی ہزار تک متفاوت ہیں۔

۲۷۸۔ بحث مزید متعلقہ اعداد وشمار پیشہ جات۔ اب پیشہ کے اعداد وشمار کے متعلق بلحاظ طبقہ ہائے ذیلی و درجات خاص ایک مختصر بیان درج کیا جاتا ہے۔ اس کا اعادہ یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ڈاکٹر بر ٹیلان کے طبقہ (الف) "مال خام کی پیداوار" میں دو ذیلی طبقے شامل ہیں (۱) استفادہ حیوانات ونباتات (۲) استفادہ فلزات۔ پہلا ذیلی طبقہ مزید دو درجوں میں منقسم ہے (۱) چراگاہ اور زراعت (۲) ماہی گیری اور شکار۔ (۲) ذیلی طبقہ (۳) درجوں میں منقسم ہے (۱) معادن (۲) سنگ خارا کے معادن (۳) نمک وغیرہ۔ اب ہم پہلے درجہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

۲۷۹۔ طبقہ الف۔ ذیلی طبقہ (۱) درجہ (۱) چراگاہ وزراعت۔ یہ ایک نہایت اہم درجہ ہے اور کل آبادی کے ہر دس ہزار نفوس کے منجملہ ۵۴۴۸ اشخاص اس درجے کے تحت آنے والے ۱۶ زمروں کے متعلقہ پیشوں کے ذریعے سے بسر کرتے ہیں۔ ان پیشوں پر بسر کرنے والے نفوس کی جملہ تعداد از روئے مردم شماری حالیہ ۶۷،۹۴۹۶۸ ہے اور مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء میں ۸۲۸،۱۸۲۹ تھی گویا دہ سالہ دوران میں فیصد ۱۰ کی کمی ہوئی ہے اس درجہ کے تقریباً کل ذیلی درجوں میں کمی آئی ہے۔

یہاں یہ بیان کر دیا جاسکتا ہے کہ اس درجہ کے ۵ ذیلی درجے ہیں جنکے منجملہ "معمولی زراعت" نہایت اہم ہے۔ کیونکہ اس درجہ کے تحت آنیوالے اشخاص میں فیصد ۹۰ اس سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس ذیلی درجہ کے حسب صراحت حاشیہ (۵) زمرے ہیں اور جو لوگ اس پر بسر کرنے والے ہیں ان میں فیصد ۱۹ کی کمی آئی ہے۔ اس ذیلی درجہ کا وہ زمرہ جس میں کچھ اضافہ رونما ہوا وہ "محاصل پانیوالوں" کا ہے۔ سب سے زیادہ کمی مجموعی طور پر کھیت کے ملازمین اور کھیت کے مزدوروں میں ہوئی ہے۔ ان لوگوں میں ہمیشہ امراض وبائیہ اور قحط کا بہت زیادہ اثر ہوتا ہے اور سابقہ دہ سالہ دوران کے ایسے نامساعد حالات نظرتاً انکے عظیم انحطاط کا

زمرہ	تعداد اشخاص بسر کنندگان در سنہ ۱۹۲۱ء	تعداد اشخاص بسر کنندگان در سنہ ۱۹۱۱ء	فیصدی تفاوت
(۱) زراعتی زمین کے محاصل کی آمدنی	۷۶۱۶۱۴	۷۳۱۸۰۳	+۴
(۲) معمولی مزارعین	۳۶۰۷۲۶۶	۴۰۶۴۹۵۰	-۱۱
(۳) نائبین منتظمین جائداد اراضی	۳۳۲۰۲	۳۴۵۴۰	-۴
(۴) کھیت کے ملازمین (۵) کھیت کے مزدور	۱۷۶۳۵۴۳	۲۷۸۸۲۱۲	-۳۶
میزان "معمولی زراعت"	۶۱۶۵۷۴۴	۷۶۱۹۵۰۵	-۱۹

باعث ہوئے ہیں۔ محاصل پانے والوں کی تعداد کا اضافہ ایسی حالت میں کہ دوسرے عنوانات کے تحت ہر ایک میں انحطاط رونما ہوا ہے۔ اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ نہ صرف مزارعین کے ہاتھ سے بلکہ مالکان اراضی کے ہاتھ سے بھی زمین نکلتی جارہی ہے اور محض محاصل پانے والوں کے ہاتھوں میں آتی جارہی ہے۔

اس درجہ کے دوسرے ذیلی درجے میں یعنی "خاص پیداوار اُگانے والے اور قابل فروخت باغبانی کرنیوالوں" کے دو زمرے (۶ اور ۷) ہیں جنہیں سے اول الذکر کی جو "باغات" سے متعلق ہے یہاں صراحت کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ملک سرکار عالی میں چاء، کافی وغیرہ کے باغ کہیں نہیں ہیں۔ موخر الذکر (۷) ثمرہ وغیرہ پیدا کرنیوالوں سے متعلق ہے۔ ۱۹۱۱ء میں اس ذیلی درجہ کے تحت صرف ۲۲۸۰۴ اشخاص درج ہوئے تھے لیکن اب اس عنوان کے تحت ۵۰۱۸۳ اشخاص تلمبند ہوئے ہیں یا بالفاظ دیگر اس دہ سالہ دوران میں میوہ۔ پھول۔ ترکاری۔ انگور۔ پان اور سپاری وغیرہ اُگانے والے بقدر ۱۲۰ فیصد بڑھ گئے ہیں۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ اس دوران میں معمولی زراعت سے باغبانی زیادہ سرسبز رہی ہے۔

تیسرے ذیلی درجے یعنی "عمل کاشت جنگلات" میں تین زمرے ہیں (۸ تا ۱۰) جنکے منجملہ صرف ایک (لکڑی کاٹنے والے۔ ایندھن۔ کتھا۔ ربر وغیرہ جمع کرنیوالے اور کوئلہ جلانیوالے) کے ذکر کرنے کی ضرورت ہے۔ اس زمرے میں ۶۰۶۱۴ نفوس ہیں اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں (۴۰۹۰۵) نفوس تھے۔ گویا ان پیشوں کے انجام دینے والوں میں فیصدی ۴۸ اشخاص کی زیادتی ہوئی ہے۔

چوتھے ذیلی درجے (پرورش مویشی) میں حسب صراحت حاشیہ ۴ زمرے ہیں (۱۱ تا ۱۴) جن میں سے صرف ایک کی تعداد میں اضافہ پیدا ہوا ہے۔

زمرہ	تعداد اشخاص بسر کنندگان در ۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	فیصدی تفاوت
(۱۱) بیل اور جاموش کی نسل کشی کرنیوالے اور	۲،۹۹۹	۴۴۴۱۸	-۳۴
(۱۲) بھیڑ بکری اور سور کی نسل کشی کرنیوالے	۵۲،۳۲	۱۰۹،۳۹	-۵۲
(۱۳) گھوڑے اور خچر کی نسل کشی کرنیوالے	۱۵۵۱	۴۱۳	+۲،۶
(۱۴) گلہ بان گڈرئے وغیرہ	۴۳۴۴۳	۴۴۵۱۵۸	-۲
میزان درجہ ذیلی	۵۱۶۳۲۵	۵۹۷،۲۸	-۱۴

اسی درجہ کی آخری تقسیم یعنی "چھوٹے جانوروں کی پرورش" فی دس ہزار نفوس آبادی صرف ایک شخص کا ذریعہ معاش ہے اور اسی وجہ سے ملک سرکار عالی میں اس کی اہمیت بہت کم ہے۔

۲۸۰۔ **ذیلی طبقہ اول۔ درجہ ۲)**۔ ذیلی طبقہ (۱) کا درجہ (۲)، ماہی گیری اور شکار سے متعلق ہے (زمرہ ۱۷ و ۱۸) جو لوگ ماہی گیری میں مصروف ہیں ان میں بقدر ۲۷ فیصد اضافہ ہوا ہے اور جن کا

ذریعۂ معاش شکار ہے ان میں بقدر ۹ فیصد بیشی ہوئی ہے۔ پس جن لوگوں نے ماہی گیری اور شکار کو اپنا پیشہ قرار دیا ہے انکی تعداد اس دہ سالہ دوران میں ۲۲ فیصد ترقی کرگئی ہے۔

اس میں شبہ نہیں کہ موسمی انقلابات نے معمولی مزارعین اور زراعتی مزدوروں کو اس قسم کے کام جیسے لکڑی کاٹنے۔ مچھلی پکڑنے۔ شکار کرنیکی جانب مائل کر لیا ہوگا۔ اور یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ ان پیشوں کے تحت اضافہ اور مزارعین اور زراعتی مزدوروں میں انحطاط پیدا ہوا ہے۔ مجموعی طور پر ذیلی درجہ (۱) "استفادۂ حیوانات و نباتات" کے تحت داخل ہونے والے پیشے انجام دینے والوں میں ۰۷ فیصد انحطاط ہوا ہے۔

۲۸۱۔ زراعت کے ساتھ مشترک پیشے۔ امپیریل ٹیبل ۰۹ میں ہر پیشہ کے متعلق اُن اشخاص کی تعداد درج کی گئی ہے جو کسی نہ کسی طرح کے زراعتی کاروبار بطور ذیلی ذریعہ معاش کے انجام دیتے ہیں۔ تختہ ضمیمہ نشان (۴) الملحقہ باب ہذا میں انھیں صورتوں کے متناسبہ اعداد درج کئے گئے ہیں۔ امپیریل ٹیبل ۱۸ میں بعض اہم عنوانات کے تحت ان ذیلی پیشوں کی تفصیل درج کی گئی ہے جو مختلف اقسام کے زراعتی پیشہ کرنے والے انجام دیتے ہیں۔ تختہ ضمیمہ نشان (۵) میں انہیں اعداد و شمار کو متناسبہ اعداد میں تحویل کیا گیا ہے۔ یہاں یہ بیان قابل ذکر ہے کہ یہ دونوں تختہ جات ضمیمہ بالذات کام کرنے والوں سے متعلق ہیں۔

صرف ایسے بالذات کام کرنیوالے لئے جائیں جو زراعت کو بطور ذیلی پیشہ کے انجام دیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ مندرجہ حاشیہ غیر زراعتی پیشے انجام دینے والے بھی زراعت کی جانب بطور ذیلی ذریعہ معاش کسی کے مائل ہیں۔ اس تختہ سے جس میں بلحاظ خطہ ہائے قدرتی تفصیلات درج ہیں مترشح ہوتا ہے کہ خاص پیداوار اُگانے والے جو ایک حیثیت سے بلاشبہ زراعت پیشہ ہیں عام زراعت کی جانب بطور ایک زائد ذریعہ معاش کے زیادہ مائل ہیں۔ انکے بعد "افواج" کا درجہ ہے، جو زراعت میں اپنی آمدنی کے اضافہ کی صورت پاتے ہیں۔ جو لوگ اپنی آمدنی پر بسر کرتے ہیں اور جو معدنیات کے کاروبار میں مصروف ہیں زراعت سے امداد حاصل کرنے پر سب سے کم مائل ہیں۔ مندرجہ حاشیہ چار مثالوں یعنی پرورش مویشی صنعت و حرفت

غیر زراعتی پیشے	فی ہزار آبادی ان اشخاص کا تناسب جو جزوی زراعت پیشہ ہیں۔ بلدہ	تلنگانہ	مرہٹواڑی
خاص پیداوار اُگانے والے	۱۳۱	۱۲	۱۴۹
پرورش مویشی	۳۲	۲۲	۳۱
ماہی گیری اور شکار	۴۲	۳۰	۶۲
صنعت و حرفت	۳۳	۴۰	۱۸
تجارت	۴۰	۳۸	۳۴
عساکر عامہ	۳۲	۱۵	۳۴
انتظامات عامہ	۴۴	۵۰	۳۴
علوم و فنون	۴۸	۵۵	۳۶

انتظامات عامہ اور فنون میں مرہٹواڑی کا تناسب تلنگانہ سے کم ہے۔ بقیہ چاروں میں مرہٹواڑی کا تناسب تلنگانہ سے بہت زیادہ ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ عام لحاظ سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ زراعت کو بطور ذیلی پیشے کے وہی طبقہ کے اشخاص انجام دیتے ہیں جو اتنا کافی سرمایہ پیدا کر چکے ہیں کہ اس کو دوسری طرف لگانے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ اور نیز ماہی گیری اور شکار کرنیوالی قومیں بھی انجام دیتی ہیں جو اپنی غیر معین آمدنی میں کھیتوں کی محنت سے کچھ اضافہ کرنے کے موقع کو بخوشی غنیمت سمجھتی ہیں۔

اب ہم اُن اعداد کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جنمیں غیر زراعتی پیشوں کا اجتماع زراعت کیساتھ بطور معظم پیشہ کے ہوا ہے تختہ مندرجہ حاشیہ میں ہر دس ہزار زراعت پیشہ نفوس کے منجملہ اُن لوگوں کی تعداد درج کی گئی ہے جو کوئی نہ کوئی ذیلی پیشہ بھی انجام دیتے ہیں۔ زراعت پیشہ طبقات میں سے ذیلی پیشہ انجام دینے والوں میں فطرتاً زراعتی آمدنی پر بسر کرنیوالے لوگوں کا تناسب سب میں ارفع ہے۔ سب میں زیادہ مقبول پیشے محاصل ادا کرنے والوں (۲،۴ فی دس ہزار) اور زراعتی مزدوروں (۲۰۳ فی دس ہزار) کے ہیں۔ انتظامات عامہ۔ فنون۔ روپیہ کا لین دین اور غلہ کی تجارت۔ زمینداروں کے خاص ذیلی پیشے ہیں۔ مزارعین میں ۱۱۳ فی دس ہزار زراعتی مزدور ہیں اور فی دس ہزار ۱۰۴ زراعتی آمدنی پر بسر کرنیوالے ہیں جن دوسرے ذیلی پیشہ جات میں یہ لوگ مصروف ہوتے ہیں وہ عام مزدوری۔ نسل کشی مویشی۔ ہر قسم کی تجارت اور ملازمت سرکاری ہے کھیت کے ملازم اور کھیت کے مزدوروں کے منجملہ ۹۳ فی دس ہزار محاصل ادا کرنے والے۔ ۲،۷ فی دس ہزار محاصل پانے والے اور ۵،۹ فی دس ہزار عام مزدور ہیں۔ یہ لوگ گرلی کی مزدوری۔ چاول کوٹنے تیل نکالنے چرمی کام۔ بافندگی اور دوسری دیہی صنعتوں میں بھی لگے ہوئے ہیں۔

تعداد فی دس ہزار نفوس [illegible] زراعت		ذیلی پیشے
سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء	
۸۷۶	۱۰۸۲	زمیندار (محاصل پانیوالے)
۳۳۳	۴۰۰	کاشتکار (محاصل ادا کرنیوالے)
۲۲۴	۳۴۳	کھیت کے ملازم اور مزدور

۲۸۲ طبقہ الف۔ ذیلی طبقہ دوم۔ دوسرا ذیلی طبقہ جو اہم عنوان "پیداوار مال خام" کے تحت ہے وہ استفادہ فلزات سے موسوم ہے۔ اس میں تین درجے (۴ تا ۵) یعنی معادن فلزات معادن سنگ خارا و نمک وغیرہ اور ۶ زمرے ہیں (۱۹ تا ۲۴)۔ ملک سرکار عالی میں نمک نکالنے والے نہیں ہیں۔ معادن سے سخت پتھر نکالنے والے پہلی مرتبہ سنہ ۱۹۱۱ء کی مردم شماری میں ظاہر ہوئے اور اُسوقت اُنکی تعداد (۳۱،۴۹) تھی اب اُن میں بیشی ہو کر (۳۲۰۸۴) ہو گئے ہیں۔ اسیطرح پر سنہ ۱۹۰۱ء والی ۱۳۹ کی قلیل تعداد سے بڑھکر معدنیات پر بسر کرنے والے اشخاص سنہ ۱۹۱۱ء میں ۱۵۳۲۵

ہو گئے اور اب اُنکی تعداد ۴۵۴ ۱۵ ہے جسکے منجملہ ۱۵۰۵۸ اشخاص ضلع ورنگل کے معادن زغال سے پرورش پاتے ہیں۔ اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں ۱۵۵۰ تھے۔ اس دہ سالہ دوران میں ہٹی کے معادن طلا بند کر دئے گئے۔ مجموعی طور پر اس ذیلی درجہ کے تحت آنیوالے پیشوں کے انجام دینے والوں میں فیصد ۳ النفوس کا اضافہ ہوا ہے۔

طبقہ الف کے مشمولہ دونوں ذیلی طبقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس دہ سالہ دوران میں اُن اشخاص کی تعداد میں جو بلحاظ اپنے پیشوں کے اس طبقہ کے تحت داخل ہوتے تھے فیصد ۱۰ کا انحطاط ہوا ہے۔

۲۸۳۔ **طبقہ (ب) تیاری و سربراہی اشیاء مادی۔** یہ طبقہ میں اہم ذیلی طبقات پر محتوی ہے یعنی صنعت و حرفت (۳) نقل و حمل (۴) تجارت (۵) صنعت و حرفت میں درجات ۶ تا ۸ زمرہ جات ۲۵ تا ۴۰ شامل ہیں نقل و حمل میں درجات ۹ تا ۳۲ زمرہ جات ۴۰ تا ۱۲۰ داخل ہیں اور تجارت میں درجات ۴۲ تا ۴۰ اور زمرہ جات ۱۲۱ تا ۱۵۴ محدود ہیں۔ غرضکہ اسطرح سے کم از کم ۳۵ درجے اور ۱۳۰ پیشہ واری زمرے طبقہ (ب) میں شامل ہیں اور انکے منجملہ یہاں صرف ان زمروں کا بیان ممکن ہے جو زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔

۲۸۴۔ **ذیلی طبقہ سوم صنعت و حرفت۔** جو اشخاص صنعتی و حرفتی پیشوں پر بسر اوقات کرتے ہیں اُنکی تعداد ۱۹۱۱ء کے ۲۰۸۷۷۳۳ سے گھٹ کر ۱۹۲۱ء میں ۱۷۸۳۰۱۰ ہوگئی ہے یا بالفاظ دیگر اس دہ سالہ دوران میں ۹ فیصد انحطاط ہوگیا مختلف صنعتی و حرفتی پیشوں پر بسر کرنیوالوں اور حقیقی بالذات کام کرنیوالوں کی تعداد تختۂ مندرجۂ حاشیہ میں ظاہر کی گئی ہے جو پیشے فی دس ہزار آبادی ایک سے بھی کم کے ذریعہ معاش ہیں اُن کو اس تختہ میں متروک کر دیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صنعتی و حرفتی آبادی کا حصہ غالب لباس اور بافندگی کے صنائع میں مصروف ہے۔ یہاں سرسری طور پر ذکر کیا جا سکتا ہے کہ بمقابلہ دوسرے صنائع متذکرۂ بالا کے صنائع متعلقہ چرم و کھال، فلزات، خزفیات اور کیمیائی پیداوار میں حقیقی کام کرنے والوں کے تناسب سے پرورش پانیوالوں کا تناسب بہت بڑھا ہوا ہے۔

صنعتی و حرفتی آبادی کے دس ہزار نفوس کے منجملہ پیشہ ہائے ذیل پر بسر کرنیوالوں کی تعداد	پرورش پانیوالے نفوس	بالذات کام کرنیوالے (حقیقی کام کرنیوالے)
(۱) بافندگی	۲۵۶	۲۵۴
(۲) چرم و کھال وغیرہ	۱۷	۱۴
(۳) چوبینہ	۹۸	۱۰۰
(۴) فلزات	۵۲	۴۹
(۵) خزفیات	۶۶	۶۲
(۶) کیمیائی پیداوار	۱۳	۱۰
(۷) صنائع غذیہ	۶۰	۶۲
(۸) صنائع لباس وغیرہ	۳۱۷	۳۳۲
(۹) صنائع تعمیر	۵۳	۵۷
(۱۰) صنائع متفرق	۶۷	۵۹

مردم شماری حالیہ میں ان پیشوں کے منجملہ زیادہ اہم پیشے انجام دینے والے اشخاص کی تعداد میں بمقابلہ مردم شماری سابقہ جو تغیرات رونما ہوئے ہیں اُن کا اب ذکر کیا جاتا ہے۔ صنائع بافندگی میں مجموعی طور پر فیصد ۵ء۱ کا انحطاط ہوا ہے جو بلاشبہ خرابی موسم اور اشاعت امراض وبائیہ کے سبب سے ہے جو اشخاص روئی کے بنولے نکالنے، صاف کرنے اور گٹھے باندھنے میں مصروف ہیں انکی تعداد میں سب سے زیادہ کمی (۵۰ء۵ فیصد) آئی ہے۔ اور جو لوگ کاتنے کلف لگانے اور بننے میں مصروف ہیں انکی تعداد میں ایک خفیف بیشی (۱ء۰ فیصد) ہوئی ہے۔ اُون دھننے اور کاتنے میں (۲۲) فیصد کی حد تک اور ریشم کی بافندگی میں ۷ء۳ فیصد تک کمی ہوئی ہے۔ اُونی صنعتیں جو دیرطلب اور گراں لاگت دیسی طریقوں سے تیار ہوتی ہیں وہ کلوں کے بنے ہوئے غیر ممالک کے سامان کے مقابلہ میں سرسبز نہیں ہوسکتیں۔ علاوہ ہنگامی سالوں میں عموماً ریشمی کپڑے کی مانگ زیادہ نہیں ہوتی اور اس بات کے مدنظر کہ یہ دہ سالہ مدت مختلف حیثیتوں سے بالضبب رہی ہے یہ کوئی تعجب خیز امر نہیں ہے کہ اس صنعت میں اس قدر انحطاط ہوا ہے۔ رنگنے، صاف کرنے، چھاپنے اور ریشہ دار اشیاء کے تیار کرنے اور بھگونے کے کام بمقابلہ سابق اب ایک کثیر تعداد کو مصروف بکار رکھتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ صرف یہی پیشے ہیں جن میں عنوان بافندگی کے تحت تابعین کی تعداد میں اضافہ رونما ہوا ہے۔

۲۸۵۔ صنائع متعلقہ ملبوسات۔ یہ قسم صنعت جس میں صنعتی و حرفتی آبادی کا ایک حصہ غالب مصروف ہے بقدر (۱۶) فیصد انحطاط ظاہر کرتی ہے جسکے باعث بلاشبہ وہی اسباب ہیں جن کی وجہ سے ریشہ بافی میں کمی رونما ہوئی ہے۔ صنائع تعمیر و اغذیہ میں بھی علی الترتیب (۱۹) اور (۱۴) فیصد کی کمی ہوئی ہے۔ اسکے مقابلہ میں صنائع متعلقہ چرم و کھال وغیرہ، چوبینہ و خزفیات میں علی الترتیب بقدر ۷ء۷۔ ۱۴۔ ۹ فیصد بیشی ہوئی ہے۔

۲۸۶۔ ذیلی طبقہ چہارم۔ نقل و حمل۔ پیشہ جات و صنائع متعلقہ نقل و حمل کے ذریعے قوت بسری کرنیوالوں کی تعداد از روئے مردم شماری حالیہ ۱۹۰۴۳۸۳ ہے اور اسکے بالمقابل ۱۹۱۱ء میں (۱۳۳۱۹۵۱) تھی گویا ۴۳ فیصد بیشی ہوئی ہے۔ یہ زیادتی بالخصوص مالکان کشتی، ملاح، کشتی کو رسی سے کھینچنے والے، پالکی بردار، مالکین پالکی، ملازمین ریلوے، ٹپہ، تار اور ٹیلیفون کے اضافہ پر محمول کی جاسکتی ہے۔ بلاشبہ مایوس کن موسموں کی وجہ سے بہت سے بھوئی جو کھیت کی مزدوری کرتے تھے اپنے آبائی پیشہ کی جانب پھر مائل ہوگئے ہونگے۔ ریلوے وغیرہ کی ملازمت کی بیشی حیدرآباد گدگ لائن کی محبوب نگر تک افتتاح کی وجہ سے ہوئی ہوگی جو اس دہ سالہ دوران میں واقع ہوئی۔

۲۸۷- **ذیلی طبقہ پنجم۔ تجارت**۔ تجارت پر فی الوقت ۱۲،۱۸،۹۹۶ نفوس بسر کرتے ہیں۔ اور ان میں بمقابلہ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے فیصد ۱۰ کی زیادتی ہوئی ہے۔ اس ذیلی طبقہ میں بہت سے ورجے اور زمرے شریک ہوئے ہیں اور اُن میں سے صرف چند عددی تغیرات کے متعلق جو زیادہ اہم ہیں یہاں ذکر کیا جا سکتا ہے منجملہ ۴۴ پیشہ واری زمروں کے ذیل کے زمروں میں انکے متعلقہ پیشہ جات پر بسر کرنیوالوں کی تعداد میں ۳۰ فیصد سے زیادہ بیشی یا کمی واقع ہوئی ہے۔

زمرہ	فیصدی کمی	زمرہ	فیصدی بیشی
دلالی و کمیشن ویر آمد	۸۵	تجارت فلزات و مشینری وغیرہ	۱۶۸
تجارت چرم و کھال	۳۸	مالکین و منتظمین ہوٹل وغیرہ	۳۶۲
تجارت چوبینہ (ہیمہ سوختنی) کارک چھال وغیرہ	۳۶	دودھ مسکہ گھی مرغ وبیضہ فروش	۳۳۶
تجارت ظروف گلی و خشت وسفال	۴۳	مٹھائی فروش	۱۸۰
تجارت اشیاء کیمیائی	۵۰	تمباکو و افیون فروش	۴۲۲
تجارت ماہی	۸۶	تجارت سامان تعمیر باسوائے خشت وسفال گیاہ وغیرہ	۳۱۸
کرانہ فروش اور تیل نمک اور مصالحہ بیچنے والے	۴۴	تجارت ہیمہ سوختنی وانگشت وغیرہ	۵۳
بھیڑ بکری اور خنزیر بر فروخت کرنیوالے۔	۳۷	ناشرین کتب و موسیقی وغیرہ	۸۶۶
تجارت ذرائع نقل وحمل	۵۳	پھیری کرنے والے تاجر	۵۰۶۳

مندرجہ بالا اکثر زمروں میں (۵۰۰۰) سے کم نفوس کی بیشی یا کمی ہوئی ہے۔ جن میں ۵۰۰۰ سے زیادہ نفوس کی حد تک کمی یا بیشی پیدا ہوئی ہے اُن کو درج ذیل کیا جاتا ہے (صرف کامل اعداد درج کئے گئے ہیں)۔

بھیڑ بکری وغیرہ کی تجارت کرنے والوں میں ۰۰۰، سے زیادہ نفوس کا نقصان ہوا ہے۔

ذرائع نقل وحمل کی تجارت کرنے والوں میں ۸۰۰۰ سے " " " " "۔

کپڑے کی تجارت کرنے والوں میں ۱۸۰۰۰ سے " " " " "۔

مچھلی بیچنے والوں میں ۲۱۰۰۰ سے " " " " "۔

پنساریوں وغیرہ میں ۸۰۰۰ سے " " " " "۔

ناشرین وغیرہ میں ۰۰۰، نفوس کا اضافہ ہوا ہے۔

مٹھائی فروش وغیرہ میں ۸۰۰۰ " " " " "

ایندھن وغیرہ کی تجارت کرنے والوں میں ۱۳۰۰۰ " " " " "

تمباکو وغیرہ فروخت کرنیوالوں میں ۱۹۰۰۰ " " " " "

دودھ وغیرہ فروخت کرنے والوں میں ۵۰۰۰ نفوس کا اضافہ ہوا ہے۔

تین ذیلی طبقات کے مشتملہ مختلف پیشے انجام دینے والے اشخاص کی تعداد میں جو تفاوت پیدا ہوئے ہیں وہ طبقہ ب کے خاص عنوان کی جملہ تعداد میں فیصد (۰.۵) کی خفیف کمی پر منتج ہوئے ہیں۔

۲۸۸ طبقہ ج ۔ انتظامات عامہ وفنون حریت۔ اس میں تین ذیلی طبقے ہیں۔ افواج عامہ (سرکاری) (۶)۔ انتظامات عامہ (۷)، علوم وفنون (۸)۔ پہلے میں چار درجے اور دو زمرے دوسرے میں صرف ایک درجہ۔ لیکن ۴ زمرے اور تیسرے میں ۵ درجے اور ۱۵ زمرے ہیں۔

۲۸۹۔ ذیلی طبقہ ششم ۔ افواج عامہ (سرکاری) منجملہ ان چار درجوں کے جو اس عنوان کے تحت میں صرف دو لائق تذکرہ ہیں یعنی ۴۱ "فوج" اور ۴۴ "کوتوالی" شہنشاہی فوج متعینہ ملک سرکار عالی میں بوجوہات بدیہی ۴۴ فیصد کا اضافہ ظاہر ہوا ہے اور فوج سرکار عالی میں صرف ۳ فیصد کی بیشی ہوئی ہے۔ کوتوالی میں بشمول پاسبانان دیہی تقریباً ۲۰ فیصد کا اضافہ ہے۔ دہ سالہ دوران زیر ذکر کے اوائل حصہ میں ہندوستانی پولیس کمیشن کے تجاویز کی بناء پر کوتوالی اضلاع کی جدید تنظیم عمل میں آئی اور جمعیت میں اضافہ کیا گیا۔

۲۹۰۔ ذیلی طبقہ ہفتم ۔ انتظامات عامہ ۔ اس میں ۳ فیصد کمی ہوئی ہے اس کی وجہ وہ تخفیف ہے جو پاسبانوں کے سوا دوسرے عہدہ داران اور ملازمین دیہی کی تعداد میں کی گئی۔

۲۹۱۔ ذیلی طبقہ ہشتم ۔ علوم وفنون ۔ اس ذیلی طبقہ میں بھی تقریباً ۴ فیصد کمی ہوئی ہے اس کے تحت داخل ہونے والے ۵ درجوں میں دو یعنی ۴۸ "قانون" اور ۴۹ "تعلیم" میں ترقی اور بقیہ تین یعنی ۴۶ "مذہب" ۴۸ "طب" اور ۵۰ "ادب علوم وحکمت" میں کمی ہوئی ہے۔

"قانون" کے تحت جو اضافہ ہوا ہے وہ تعجب خیز ہے۔ ہر قسم کے قانون دانوں کی تعداد ۲۸۳۵ سے بڑھکر ۴۱۶۶۲ ہوگئی ہے یا بالفاظ دیگر اس دہ سالہ مدت میں بقدر فیصد ۲۹۰ کے اضافہ ہوا ہے۔ اور ان کے محررین ۔ اور عرائض نویسوں کی تعداد ۲۸ سے ۷۷۴ تک ترقی کر گئی ہے۔

"تعلیم" کے بارہ میں بھی اس کے مماثل حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے۔ پروفیسروں اور مدرسین وغیرہ کی تعداد ۴۲۳۵ سے بڑھکر ۳۶۷۵ ہوگئی ہے۔ اسکے مقابلہ میں "مذہب" اور "ادب علوم وحکمت" ہر ایک کے تحت تقریباً ۴ کی اور "طب" کے تحت تقریباً فیصد ۵ کی کمی رونما ہوئی ہے۔

۲۹۲ طبقہ د ۔ متفرق ۔ ڈاکٹر برٹلان کے قرار دادہ طبقات کے منجملہ یہ آخری طبقہ ہے اور اسمیں

۴ ذیلی طبقے (۹ تا ۱۲) ۶۰ درجے (۵۱ تا ۵۶) اور ۱۲ زمرہ جات پیشہ (۱۸۰ تا ۱۹۱) شامل ہیں۔ ان کے منجملہ ذیلی طبقہ نہم میں انکا ذکر ہے جو اپنی آمدنی (سرمایہ) پر بسر کرتے ہیں اور اُن کی تعداد میں بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے ۱۲ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ذیلی طبقہ دہم "ملازمت خانگی" (گھروں کی نوکری) سے معلوم ہوتا ہے کہ گھروں کی نوکری کرنے والوں کی تعداد میں کم از کم ۱۸ فیصد کا گھٹاؤ ہوگیا ہے غیر مصرحہ پیشے جو ذیلی طبقہ یازدہم کے تحت داخل ہوتے ہیں اُن کے ذکر کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔

۲۹۳۔ تقسیم پیشہ جات بلحاظ اسمات قدرتی۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں مختلف ذیلی طبقات کی مقامی تقسیم بلحاظ خطہ ہائے قدرتی ظاہر کی گئی ہے حسب توقع بلدۂ حیدرآباد میں زراعت کا تناسب بہت کم ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ فیصد ۴۹ یا تقریباً نصف آبادی بلدہ نہ زراعت صنعت وحرفت اور تجارت پر اور نہ فنون پر بسر کرتی ہے۔ فیصد ۲۲ یا موخرالذکر کی نصف، غیر مصافی یا مصافی (قلمی، عسکری) ملازمت سرکاری پر بسر کرتی ہے اور ۱۴ فیصد خانگی ملازمت پر۔ ۵ فیصد سرمایہ کی آمدنی پر بسر کرتے ہیں۔ اسمات کی جانب توجہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ تلنگانہ کے مقابلہ میں مرہٹواڑی میں زراعت پیشہ کا تناسب بڑھا ہوا ہے۔ اس کی وجہ غالباً سمت اول الذکر میں بلدۂ حیدرآباد کا شمول ہے لیکن دوسرے کل عنوانات کے تحت مرہٹواڑی سے تلنگانہ بہت بڑھا ہوا ہے۔ صنائع میں اس کا تناسب خود بلدۂ حیدرآباد سے زیادہ ہے۔ بلدہ حیدرآباد اور اضلاع میں پیشوں کی تقسیم کے درمیان جو تقابل پایا جاتا ہے اُس کو واضح کرنے میں تختہ بالا ممد و معاون ہوگا۔

خطہ ہائے قدرتی	تعداد بسر کنندگان فی دس ہزار نفوس آبادی بذریعہ				
	زراعت	صنعت و حرفت بشمول معدنیات	تجارت بشمول نقل وحمل	فنون	دیگر پیشہ جات
ملک سرکار عالی	۴۹۹	۱۳۹	۱۱۳	۱۶	۲۳۳
بلدہ	۴۲	۱۳۵	۲۷۶	۵۵	۴۹۲
تلنگانہ	۴۲۶	۱۰۵	۱۳۳	۱۹	۲۴۷
مرہٹواڑی	۵۷۶	۱۰۱	۹۲	۱۳	۲۱۸

۲۹۴۔ پیشہ جات بلدہ حیدرآباد۔ بلدہ حیدرآباد کے اہم پیشہ جات کے متعلق زیادہ تفصیل کیساتھ اب ذکر کیا جاتا ہے۔ تختۂ مندرجہ حاشیہ پر ایک نظر ڈالتے ہی معلوم ہوگا کہ بلدہ کا پیشہ واری تفاوت ملک سرکار عالی کے مجموعی تفاوت سے کسقدر مختلف ہے۔ فطرتاً بلدہ حیدرآباد میں زراعت پر بسر کرنیوالے

ذرائع معاش	تعداد بسر کنندگان فی ہزار نفوس	
	بلدہ	ملک سرکار عالی
معمولی زراعت	۱۲	۴۹۴
صنائع باطنی	۸۰	۳۵
چوب	۸	۱۳
اغذیہ	۳۱	۸
لباس و آرائش	۳۶	۴۴
نقل وحمل	۸۹	۱۶
تجارت اشیاء بافتہ	۱۰	۵
ہوٹل چائے خانے وغیرہ	۱۰	۱۸
دیگر تجارت اشیاء غذا	۷۷	۳۴
عساکر سرکاری	۱۱۹	۱۸
انتظامات عامہ	۹۹	۲۷
فنون	۵۵	۱۶
سرمایہ پر بسر کرنیوالے	۵۱	۲
خانگی ملازمت	۱۳۹	۲۸
غیر مصرحہ پیشے	۴۴	۷۶
غیر بار آور	۲۷	۲۶

بمقابلہ اضلاع کے بہت کم ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اس کا تناسب (۱ ، اور (۱۴) کا ہے صنعت ریشہ بافی
میں تناسب ۱ اور ۴ کا ہے۔ اسکے مقابلہ میں صنائع اغذیہ۔ ذرائع نقل وحمل۔ تجارت اشیاء بافتہ
عساکر سرکاری۔ انتظامات عامہ۔ فنون۔ ملازمت خانگی اور آمدنی سرمایہ پر بسر کرنیوالوں کے لحاظ سے
بلدہ کے تناسبات مجموعی طور پر ملک سرکار عالی کے تناسبات سے بڑھے ہوئے ہیں۔ تجارت اشیاء بافتہ
صنائع اغذیہ۔ علوم وفنون۔ انتظامات عامہ۔ ملازمت خانگی۔ ذرائع نقل وحمل یا افواج عامہ کے ذریعہ
ملک سرکار عالی میں بسر کرنے والے ہزار نفوس کے منجملہ ایک فرد کے مقابلہ میں بلدہ حیدرآباد میں علی الترتیب
۲۳-۳-۴-۵-۶ اور ۷ نفوس پڑتے ہیں جن کی بسر انہیں ذرائع معاش پر ہے۔ آمدنی سرمایہ پر
بسر کرنیوالوں کا تناسب بلدۂ حیدرآباد میں حیرت انگیز طور پر بڑھا ہوا ہے۔ کل ملک سرکار عالی میں
اس طرح پر بسر کرنے والے ایک شخص کے مقابلہ میں بلدہ میں اسی قسم کے ۲۵ اشخاص پڑتے ہیں۔
غیر پارچہ آور ریشہ جات کا تناسب کل ملک سرکار عالی کے تناسب سے کچھ ہی زیادہ ہے۔

اب اس فیصدی تناسب کا ذکر کیا جاتا ہے جو بلدہ کے مختلف پیشوں کے بالذات کام کرنیوالوں
کا ملک سرکار عالی کے اسیطرح کے کل بالذات کام کرنے والوں کے ساتھ پڑتا ہے۔ زراعت کے
لحاظ سے بلدۂ حیدرآباد میں بالذات کام کرنیوالوں کی تعداد جملہ تعداد میں فیصد صرف ۳ ہیں
خاص پیداوار اگانے والوں اور قابل فروخت باغبانی کرنیوالوں کے منجملہ ۶ فیصد بلدۂ حیدرآباد
میں ہیں۔ بلدہ کے صنعتی کام کرنے والے ملک سرکار عالی کے جملہ تعداد کے منجملہ فیصد صرف (۲،۵)
ہیں لیکن اگر فرداً فرداً ہر صنعت کا علیحدہ لحاظ کیا جائے تو صنائع اغذیہ کے کام کرنے والے فیصد ۶
صنائع تعمیری کے کام کرنے والوں میں فیصد ۷ اور ذرائع نقل وحمل کی ساخت میں مصروف رہنے
والوں کے منجملہ فیصد ۳۴ بلدہ میں پائے جاتے ہیں۔ صنائع متعلقہ فرنیچر سازی۔ تیاری وفراہمی قوت
برقی صرف حیدرآباد میں پائے جاتے ہیں اسلئے ان صنائع کے بالذات کام کرنے والے بلدہ ہی سے
تعلق رکھتے ہیں۔ ذرائع نقل وحمل میں کام کرنیوالوں کی جملہ تعداد کے منجملہ ۱۵ فیصد بلدہ میں ہیں۔

سررشتہ جات ڈاک۔ تار اور ٹیلیفون کی ملازمت کرنیوالوں میں سے ۲۷ فیصد صرف بلدہ ہی میں ہیں
تجارت میں بالذات کام کرنیوالوں کے منجملہ ۶ فیصد بلدہ میں ہیں لیکن "دلالی کمیشن اور برآمد" "تجارت
چوبینہ" "تجارت پیداوار کیمیائی" اور تجارت فلزات" میں علی الترتیب ۹۹-۲۷-۴۵ اور ۴۶ فیصد
کام کرنے والے بلدہ میں ہیں۔ "تجارت ملبوسات واشیاء سنگار" میں مصروف بکار لوگوں کے منجملہ
(۱۳) فیصد اشخاص بلدۂ حیدرآباد میں ہیں۔ "اسباب تعیش" کی تجارت کرنیوالوں میں سے ۲۳ فیصد

بلدہ میں پائے جاتے ہیں۔ فوج کا حصۂ غالب (۴۳ فیصد) بلدہ میں متعین ہے۔ انتظامات عامہ کے لئے ۱۰ فیصد تعداد کی حیدرآباد کو ضرورت ہے۔ جو لوگ علوم و فنون کے پیشے انجام دیتے ہیں انکے منجملہ ۱۱ فیصد یہاں ہیں یا طبیب۔ ادیب و علوم و حکمت والوں کے منجملہ ۲۲ اور ۱۷ فیصد ہیں۔ آمدنی سرمایہ پر بسر کرنے والے زیادہ تر بلدہ ہی میں ہیں اور اسلئے اس طبقہ کے فیصد ۶۷ آدمی یہاں ہیں۔ ملازمت خانگی کرنے والوں کے منجملہ ۱۷ فیصد یہاں مصروف ہیں۔ محابس۔ دارالمجانین اور شفاخانوں کے جملہ رہنے والوں میں سے ۸۴ فیصد بلدہ میں رہتے ہیں۔

متصلہ صوبہ جات ہند کے بلاد کے ساتھ مقابلہ کیا جائے تو خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ تختۂ مندرجۂ حاشیہ میں مختلف پیشہ جات پر بسر کرنے والوں کی تعداد فی ہزار آبادی کا مقابلہ بلدہ حیدرآباد۔ مدراس۔ بمبئی۔ اور بعض بلاد اہم ریاست ہائے ہند سے کیا گیا ہے۔ اسکے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ ہنوز بلدہ حیدرآباد کو صنائع۔ پیشہ جات و فنون حریت کے معاملات میں بہت کچھ ترقی کرنیکی ضرورت ہے۔

بلاد	تعداد بسر کنندگان فی ہزار آبادی بذریعہ				
	زراعت	صنعت	تجارت	فنون	دیگر پیشہ جات
حیدرآباد	۴۲	۱۳۵	۲۷۶	۵۵	۴۹۲
مدراس	۳۹	۳۷۰	۱۹۶	۱۲۴	۲۷۱
بمبئی	۱۲	۳۰۳	۲۷۲	۲۹	۳۸۴
بنگلور	۶۱	۲۸۸	۲۴۳	۷۷	۳۳۲
بڑودا	۶۲	۲۳۴	۱۷۳	۹۳	۴۳۸

۲۹۵۔ بالذات کام کرنے والے اور تابعین۔ بالذات کام کرنے والے اور تابعین کے درمیان فرق و تمیز کرنیکے متعلق عام ہدایات جو دئے گئے تھے وہ ذیل میں قبل مذکور ہوچکے ہیں۔ تختۂ مندرجۂ حاشیہ میں چار اہم طبقوں اور ۱۲ ذیلی طبقوں میں بالذات کام کرنے والوں اور تابعین کا تناسب ظاہر کیا گیا ہے۔ منجملہ (۱۲) ذیلی طبقات کے ۷ میں بالذات کام کرنے والے غالب ہیں اور سب میں ارفع تناسب ان لوگوں میں پایا جاتا ہے جو معدنیات کے استفادہ میں مصروف ہیں نقل و حمل۔ انتظامات عامہ۔ فنون۔ اور اپنی آمدنی سرمایہ پر بسر کرنے والوں میں تابعین کا تناسب

نشان سلسلہ	طبقہ ذیلی	تناسب فیصدی	
		بالذات کام کرنیوالے	تابعین
۱	استفادۂ حیوانات و نباتات	۵۴	۴۶
۲	استفادۂ معدنیات	۷۸	۲۲
	میزان طبقہ (الف)	۵۴	۴۶
۳	صنعت و حرفت	۵۱	۴۹
۴	نقل و حمل	۴۷	۵۳
۵	تجارت	۵۰	۵۰
	میزان طبقہ (ب)	۵۰	۵۰
۶	عساکر عامہ	۵۱	۴۹
۷	انتظامات عامہ	۴۷	۵۳
۸	علوم و فنون	۴۳	۵۷
	میزان طبقہ (ج)	۴۷	۵۳
۹	آمدنی سرمایہ پر بسر کرنے والے	۴۰	۶۰
۱۰	ملازمت خانگی	۵۲	۴۸
۱۱	غیر مصرحہ	۵۸	۴۲
۱۲	غیر بارآور	۵۴	۴۶
	میزان طبقہ (د)	۵۶	۴۴
	جملہ پیشہ جات	۵۳	۴۷

بالذات کام کرنیوالوں سے بڑھا ہوا ہے اور طبقہ آخر میں سب سے بڑھا ہوا ہے کل پیشوں کا مجموعی لحاظ کیا جائے تو بالذات کام کرنے والے فیصد (۵۳) اور تابعین فیصد ۴۷ ہوتے ہیں۔

۲۹۶۔ بالذات کام کرنیوالے اور تابعین کی مقامی تقسیم بلدہ حیدرآباد اور خطہ ہائے قدرتی میں بالذات کام کرنے والے اور تابعین کی تقسیم کا مطالعہ نہایت دلچسپ ہے۔

چاروں اہم طبقات پیشہ میں بالذات کام کرنیوالوں کا تناسب تختہ مندرجہ حاشیہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ بلدہ حیدرآباد میں بالذات کام کرنیوالوں کا جو قلیل تناسب ہے اس کی وجہ یہ امر واقعہ ہے کہ وہاں بہت کم عورتیں بالذات کام کرنیوالی ہیں۔ سوائے ملازمت خانگی کے کسی اور خود مختار پیشہ میں مصروف رہنے والی عورتوں کی تعداد بہت کم ہے۔ تلنگانہ میں زراعت کے تحت بالذات کام کرنیوالوں کی زیادہ تعداد وہاں کے فصل کی نوعیت (چاول، جوار) پر منحصر معلوم ہوتی ہے۔ مرہٹواڑی میں جہاں کی خاص فصل کپاس ہے وہاں زراعت میں کام کرنیوالوں کا تناسب اتنا زیادہ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور وجہ بھی ہے کہ کیوں خطہ موخر الذکر میں کام کرنیوالوں کی تعداد اول الذکر سے کم ہے۔ ضلع صوبہ جات علاوہ سرکار عظمت مدار کے ترک نقل وطن کرنیوالوں کی کثرت جیسا کہ باب "مقام ولادت" میں ذکر کیا جا چکا ہے مرہٹواڑی میں زیادہ ہے اور تلنگانہ کے مقابلہ میں بہت بڑھی ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ تنومند و تندرست مزدور اس خطہ سے بمبئی کو بہ تعداد کثیر جاتے ہیں اور اسی کا سبب ہے کہ بالذات کام کرنے والوں کی تعداد گھٹی ہوئی ہے۔

اسمات	پیشہ ہائے ذاتی بسر کرنے والے سو نفوس میں بالذات کام کرنیوالے				
	زراعت	صنعت و حرفت	تجارت	علوم و فنون	دیگر پیشہ جات
بلدہ	۴۹	۴۰	۴۳	۴۳	۵۰
تلنگانہ	۵۶	۵۲	۵۰	۴۵	۵۴
مرہٹواڑی	۵۱	۴۶	۴۷	۴۳	۵۵

۲۹۷۔ پیشہ اناث۔ کل آبادی اناث ممالک محروسہ سرکار عالی تعدادی ۶۱۲۶۶۹۹ کے منجملہ فیصد ۳۴ نے اپنے آپ کو بالذات کام کرنیوالا درج کرایا ہے۔ فی ہزار بالذات کام کرنیوالے ذکور کے مقابلہ میں کام کرنے والے اناث کی تعداد بلحاظ مختلف پیشہ جات و باعتبار درجہ بندی طبقات ذیلی مردم شماری حالیہ تختہ مندرجہ حاشیہ میں دکھائی گئی ہے۔ اس تختہ کی رو سے بالذات کام کرنے والی عورتیں غیر مصرحہ پیشوں کے تحت غیر معمولی طور پر زیادہ معلوم ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ غالباً خود ان کی ناقابلیت یا شمار کنندوں کی عدم صلاحیت ہے کہ انکے مختلف چھوٹے چھوٹے پیشوں کو صحیح عنوانات کے تحت قائم نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد سب سے زیادہ تناسب "غیر بار آور" پیشہ جات کے ذیلی طبقہ

نشان طبقہ ذیلی	تفصیل با صراحت	تناسب بالذات کام کرنیوالی عورتوں کا تناسب ہزار کام کرنیوالے ذکور کے مقابلہ میں
۱	استفادہ حیوانات و نباتات	۶۷۹
۲	استخراج فلزات	۴۳۶
۳	صنعت و حرفت	۵۸۱
۴	نقل و حمل	۴۶۱
۵	تجارت	۷۳۷
۶	عساکر سرکاری	۳۶۴
۷	انتظامات عامہ	۳۰۳
۸	علوم و فنون	۲۶۵
۹	ذاتی آمدنی پر بسر کرنے والے	۵۴۶
۱۰	ملازمت خانگی	۶۶۲
۱۱	غیر مصرحہ	۱۰۵۴
۱۲	غیر بار آور	۸۰۵

میں رونما ہوا ہے۔ یہاں یہ ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس عنوان کے تحت آنیوالی عورتوں میں کم از کم فیصد ۹۶ بھیک مانگنے والی ہیں۔ انکے بعد مصروف "تجارت" اناث کا درجہ ہے۔ جس خاص سامان کی وہ تجارت کرتی ہیں ان کی تفصیل بعد میں بیان کی جائیگی" افواج عامہ" کے تحت اناث کی موجودگی اس بنا پر ہے کہ اس عنوان میں "کوتوالی" اور "پاسبانان دیہی" شامل ہیں۔ عورتوں کی ایک تعداد محکمہ تحقیقات جرائم (خفیہ پولیس) میں ملازم ہے اور بعض دیہات میں فرائض پاسبانی بجالاتی ہیں۔ عورتوں کو ذیلی طبقہ اول میں ذیلی طبقہ دہم" ملازمت خانگی" سے بھی زیادہ تناسب حاصل ہے کیونکہ بہت سی عورتیں زراعتی کاروبار میں بطور کھیت کے مزدوروں وغیرہ کے رقبہ جات دیہی میں کام کرتی ہیں اور صرف قصباتی" رقبہ جات میں" ملازمت خانگی" انجام دیتی ہیں۔ وہ ذیلی طبقہ جس میں فطرتاً اناث کا تناسب کمترین ہے وہ" فنون" ہے۔ انکی تعلیمی حالت اور ہندوستان کے باشندوں کی طرز معاشرت جو مردانہ پیشوں اور کام میں عورتوں کی شرکت کے خلاف ہے اس خصوص میں مانع ترقی ہے۔

تختہ ضمیمہ نشان (۶) میں مختلف پیشوں میں مصروف بکار عورتوں کی تعداد ظاہر کی گئی ہے۔ جن پیشوں میں عورتوں کا غلبہ ہے۔ انکا اندراج تختہ حاشیہ میں کیا گیا ہے۔ اسکے لاحظہ سے واضح ہوگا کہ اسکے مندرجہ اکثر پیشے وہی ہیں جو بلحاظ رسم و رواج و روایت عورتوں ہی کے پیشے تسلیم کئے جاتے ہیں اور انکی نوعیت ایسی ہے کہ انکے انجام دینے میں بہت کم جسمانی طاقت پر بار پڑتا ہے دوسرے پیشوں کے لحاظ سے ایک بھی پیشہ ایسا نہیں ہے کہ ان میں عورتیں عملی حصہ نہ لیتی ہوں۔ اگرچیکہ انمیں انکے غلبہ کا وہی مرتبہ نہیں ہے جو مذکورہ بالا پیشوں میں ہے۔ مجموعی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ زراعت کے بعد

پیشہ جات	تعداد اناث بمقابلہ ہزار ذکور
ماہی فروش	۶۲۰۳
تمباکو وغیرہ تیار کرنے والے	۵۱۷۴
غلہ بھوننے والے	۴۹۳۲
چاول کوٹنے اور بھوسہ نکالنے والے	۳۱۹۴
میوہ پھول ترکاری بونے والے	۱۵۰۶
روئی کاتنے والے۔	۱۴۲۹
دودھ مسکہ۔ گھی فروخت کرنیوالے۔	۱۳۷۳
کھیت کے مزدور۔	۱۳۵۷
پان۔ سپاری۔ الائچی بیچنے والے۔	۱۲۵۰
کھیت کے ملازم	۱۲۳۴
ریشم بننے والے	۱۱۵۴
برف سوڈا۔ لیمونیڈ وغیرہ فروخت کرنیوالے	۱۱۳۳

جن خاص پیشوں کے ذریعہ عورتیں قوت بسری کرتی ہیں وہ صنائع غذائیہ صنائع ملبوس و سنگار صنائع ریشہ بافی و صنائع عمارتی ہیں۔ ان پیشوں میں ممالک محروسہ کے بالذات کام کرنے والی عورتوں کے منجملہ فیصد ۷۰ سے زیادہ جذب ہوجاتی ہیں۔ اور بقیہ میں سے ۲۸ فیصد "غیر مصرحہ پیشوں" کے تحت داخل ہوتی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک پیشہ کی تفصیلی تحقیقات سے اس رُخ کا پتہ لگ سکتا ہے جس جانب عورتوں کا کام مائل بہ ترقی معلوم ہوتا ہے۔

۲۹۸۔ زراعت اور بالذات کام کرنیوالی عورتوں کی تعداد۔ زراعتی پیشہ کے اعداد درج حاشیہ کئے جاتے ہیں۔ میوہ جات پھول وغیرہ اگانے والوں میں معتدبہ اضافہ ہے لیکن اراضی کی آمدنی پر بسر کرنے والوں۔ عام کاشتکار۔ کھیت کے ملازم اور مزدوروں میں اناث کی تعداد بہت گھٹ گئی ہے اس امر کے مدنظر کہ ملک سرکار عالی کے اناث کی تعداد میں اس دہ سالہ دوران میں فیصد ۶٫۹ کا انحطاط ہوا ہے معمولی کاشتکار اور کھیت کے مزدوروں میں جو عظیم کمی واقع ہوئی ہے وہ بہت کچھ موجب تردد معلوم ہوگی۔ صرف ترک وطن اس کی وجہ نہیں ہوسکتی۔ غالباً موسمی تغیرات۔ اشاعت امراض و بائیہ اور گرانی غلہ ایک بڑی حد تک اس کمی تعداد کے اسباب ہیں۔ باوجود ان حالات کے "میوہ پھول وغیرہ اگانے والوں" میں جو بیشی ہے وہ قابل لحاظ ہے۔

پیشہ جات	بالذات کام کرنیوالی عورتوں کی تعداد بدوران سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	تفاوت فیصد
زراعتی زمین کے محاصل کی آمدنی پر بسر کرنے والے	۱۱۰۴۱۸	۱۱۳۴۰۷	۲٫۶ -
معمولی کاشتکار	۶۴۴۶۲۴	۷۲۷۳۸۳	۱۱٫۴ -
کھیت کے ملازم اور مزدور	۵۸۶۸۵۱	۸۹۶۸۲۵	۳۴٫۶ -
میوہ۔ پھول وغیرہ بونے والے	۲۰۰۰۳	۵۳۴۹	۲۷۳٫۹ +

۲۹۹۔ صنائع ریشہ بافی اور اناث۔ صنائع ریشہ بافی کے منجملہ صرف وہی صنائع درج حاشیہ کئے گئے ہیں جن میں عورتوں کی تعداد زیادہ مصروف ہے صرف ایک مستثنیٰ "رنگنا دھونا وغیرہ" کے سوا جس میں مصروف بکار عورتوں کی تعداد میں فیصد ۶۷ کا اضافہ ہے اس عنوان کے تحت کل مدات میں بالذات کام کرنیوالی عورتوں کے اعتبار سے بہت انحطاط رونما ہوا ہے۔

پیشہ	بالذات کام کرنیوالی عورتوں کی تعداد سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	تفاوت فیصد
جملہ پیشہ ہائے بافتنی	۸۱۱۴۰	۱۰۶۷۴۶	۲۳٫۹ -
روئی صاف کرنا اور گٹھے باندھنا	۴۱۲۰	۲۰۶۳۶	۸۰٫۰ -
روئی کاتنا۔ کلف دینا۔ اور بننا	۵۹۹۰۲	۶۰۵۸۷	۱٫۱ -
رسی۔ سُتلی اور ڈوری بنانا	۲۰۸۲	۶۵۷۵	۶۸٫۳ -
اون صاف کرنے۔ کاتنے کمل و قالین بافی کرنیوالے۔	۷۰۰۶	۱۴۵۱۵	۵۱٫۷ -
ریشمی کپڑا بننے والے	۳۰۰	۳۷۴	۱۹٫۸ -
رنگنا دھونا۔ چھاپنا و اجزاء بافتنی کا تیار کرنا	۶۷۲۰	۴۰۱۵	۶۷٫۳ +

۳۰۰۔ صنائع ملبوسات و سنگار میں مصروف بکار اناث۔ تختۂ مندرجۂ حاشیہ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ صنائع ملبوسات و سنگار میں مصروف بکار عورتوں کی سنہ ۱۹۱۱ء والی تعداد اور سنہ ۱۹۲۱ء کی تعداد میں جو تفاوت رونما ہوا ہے وہ بمقابلہ پیشہ جات متذکرۂ بالا بہت کم ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ دھونے اور صاف کرنے اور سدھانے والی عورتوں کی تعداد میں ایک محسوس بیشی

پیشہ	بالذات کام کرنیوالی عورتوں کی تعداد بدوران سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	تفاوت فیصد
جملہ صنائع ملبوس سنگار	۹۷۳۳۲	۱۱۵۲۲۸	۱۵٫۵ -
خیاط وغیرہ	۱۷۰۱۴	۱۶۸۴۸	۰٫۹ +
موچی	۱۵۶۸۷	۴۱۹۸۳	۶۲٫۶ -
گازر	۵۵۷۹۹	۵۱۰۷۱	۹٫۳ +
اصلاح ساز	۸۸۰۲	۵۰۱۳	۷۵٫۶ +

اور اصلاح ساز۔ بال درست کرنے والی اور بالوں کی ٹوپیاں بنانیوالی عورتوں میں ایک کثیر زیادتی رونما ہوئی ہے۔

۱۳۔ صنائع تعمیری اور بالذات کام کرنیوالی اناث۔ اس دہ سالہ دوران میں صنائع متعلقہ عمارات میں مصروف بکار عورتوں کی تعداد میں جو معتدبہ اضافہ ہوا ہے وہ تختہ مندرجہ حاشیہ سے عیاں ہوگا اسکی وجہ ایک حد تک یہ امر واقعہ ہے کہ سررشتہ آرائش بلدہ کی جانب سے بلدہ حیدرآباد میں بہت سے آرائشی کام جاری ہورہے ہیں۔ یہ امر قابل بیان ہے کہ

پیشہ	بالذات کام کرنیوالی عورتوں کی تعداد بدوران		
	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	تفاوت فیصد
جملہ صنائع تعمیری	۲۳۳۱۴	۱۶۶۷۸	+۳۹٫۶۸
چونہ جلانیوالے	۲۱۳۳	۸۸	+۲۳۲۳٫۸۰
مٹی کھودنے والے	۱۰۰۲	۱۸۱	+۴۵۳٫۰۱
سنگتراش خشت تراش مستری وغیرہ	۱۹۹۴۳	۱۵۹۹۸	+۲۴٫۶۶
معمار وغیرہ	۲۳۶	۶۱۱	-۶۱٫۴

"چونا جلانے والوں" "مٹی کھودنے والوں" کے محاذی جو اعداد سنہ ۱۹۱۱ء میں درج کئے گئے ہیں وہ حقیقی اعداد سے بہت کم معلوم ہوتے ہیں۔ صرف "معمار۔ رنگساز وغیرہ" عنوان کے تحت کمی ظاہر ہوئی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ دفعہ گذشتہ میں جو لوگ اس عنوان کے تحت درج ہوئے تھے وہ اس دفعہ زیادہ صحت کیساتھ اس زمرہ کے دوسرے عنوانات کے تحت بلحاظ انکے منظم پیشوں کے درج ہوئے ہوں۔

۲۳۔ تجارت اشیاء غذائیہ اور مصروف بکار اناث۔ صنائع تعمیر کے بعد تجارت اشیاء غذائیہ کے تحت مصروف بکار عورتوں کی تعداد میں بیشی معلوم ہوتی ہے ان عورتوں کی تعداد میں جو دودھ۔ ترکاری غلہ تمباکو بیچتی ہیں معتدبہ اضافہ ہوا ہے۔ ہوٹل چلانے والوں کی تعداد المضاعف سے زیادہ بڑھ گئی ہے مچھلی فروخت کرنے والی۔ پنسارن مٹھائی فروش بھیڑ بکری۔ سور۔ پرال اور گھاس اور چارہ بیچنے والی عورتوں کی تعداد میں بہت کمی ہوگئی ہے سب میں زیادہ اضافہ تمباکو فروخت کرنیوالیوں میں اور سب سے زیادہ کمی مچھلی بیچنے والیوں میں رونما ہوئی ہے۔

پیشہ	بالذات کام کرنیوالی عورتوں کی تعداد بدوران		تفاوت فیصد
	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	
جملہ اقسام تجارت اشیاء غذائیہ	۱۶۸۵۰۳	۱۵۱۲۷۲	+۱۱٫۳
شراب فروش وغیرہ	۶۶۳۰۷	۶۵۶۵۶	+۰٫۹۹
ہوٹل والے	۱۷۶	۶۵	+۱۷۰٫۸
ماہی فروش	۱۵۲۰	۷۷۲۲	-۸۰٫۳
پنساری	۱۳۰۴۶	۲۱۹۱۹	-۴۰٫۴
دودھ فروش وغیرہ	۲۰۷۱۸	۶۲۰۹	+۲۳۳٫۱
مٹھائی فروش وغیرہ	۷۰۸	۱۱۸۸	-۴۰٫۴
ترکاری فروش وغیرہ	۳۳۳۱۶	۲۸۰۱۹	+۱۸٫۹
غلہ فروش وغیرہ	۲۴۶۹۹	۱۴۸۱۵	+۶۶٫۷
تمباکو فروش وغیرہ	۵۰۴۹	۶۹۰	+۶۳۱٫۷
بھیڑ بکری وغیرہ فروخت کرنیوالے	۲۱۶۷	۳۱۸۹	-۳۲٫۰
پرال اور گھاس فروخت کرنیوالے	۷۹۷	۱۸۰۰	-۵۵٫۷

۳۳۔ ذرائع معاش بلحاظ مذاہب۔ امپیریل ٹیبل (۲۰) میں مختلف پیشوں کے بالذات کام کرنے والے اور تابعین کی تقسیم بلحاظ مذاہب دکھائی گئی ہے تختہ مندرجہ حاشیہ میں

مختلف مذاہب کے ہر ۱۰۰ پیرووں میں مختلف پیشے انجام دینے والوں کی تعداد چار اہم عنوانات کی درجہ بندیوں کے لحاظ سے ظاہر کی گئی ہے۔ اقوام قدیمہ کے افراد کی بسر اوقات کا انحصار ان کی حیثیت کے اعتبار سے زیادہ تر زراعت پر ہے۔ اسلئے تقریباً ۶۰ فیصد اقوام قدیمہ طبقہ الف۔ "پیداوار مال خام" کے تحت مصروف بکار ہیں اور دوسرے پیشوں میں اُن کا تناسب کم ہے۔ بلحاظ کثرتِ تعداد پیروان جن مذاہب کو اہمیت حاصل ہے اُن کے منجملہ بالذات کام کرنے والے اور تابعین کے اعتبار سے اِس طبقہ کے تحت ہنود اول ہیں۔ ہر ۱۰۰ ہنود میں (۵۷) اس طبقہ کے پیشوں پر اپنی قوت بسری کا انحصار رکھتے ہیں۔ دوسری طرف ہر ۱۰۰ مسلمانوں میں (۴۵) ایسے پیشے انجام دیتے ہیں۔

طبقہ ہائے پیشہ	فیصد تقسیم بلحاظ مذہب							
	ہندو	جین	سکھ	مسلمان	عیسائی	پارسی	اقوام قدیمہ	دیگر
طبقہ الف	۵۷	۲۹	۳۹	۴۵	۳۴	۹	۶۰	۶
" ب	۲۶	۵۴	۱۲	۲۰	۱۷	۴۷	۱۷	۳۳
" ج	۵	۸	۳۶	۱۶	۳۲	۱۹	۲	۳۴
" د	۱۲	۹	۱۳	۱۹	۱۸	۲۵	۲۱	۲۷
میزان	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

طبقۂ ب۔ "تیاری و سربراہی اشیاء مادی" میں بھی ہنود غالب ہیں اور ان کا تناسب مسلمانوں کے ۲۰ فیصد کے مقابلہ میں ۲۶ فیصد ہے۔ لیکن بقیہ دو طبقوں میں نسبتاً مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ طبقۂ ج "انتظامات عامہ وفنون حربیہ" کے پیشوں میں ہنود کے ۵ فیصد کے مقابلہ میں مسلمان ۱۶ فیصد مصروف ہیں۔ طبقۂ د۔ "متفرق" میں ۱۹ فیصد مسلمان ہیں اور اُنکے مقابلہ میں ۱۲ فیصد ہنود ہیں۔ آخری دونوں طبقوں میں عیسائیوں کا تناسب بھی ہنود سے زیادہ ہے۔

۴۳۔ پیشہ بلحاظ ذات۔ امپیریل ٹیبل نمبر (۲۱) میں پیشہ اور ذات کے درمیانی تعلق کے مطالعہ کے لئے مواد فراہم ہے اور تختہ ضمیمہ (۸) ملحقہ باب ہذا اسی کے متعلق زیادہ نمایاں پہلوؤں کی وضاحت کرتا ہے۔ اگرچہ کہ ان ذاتوں میں سے اکثر کا ایک آبائی اور روایتی پیشہ ہے لیکن بر اہم ان ذاتوں کا مقبول پیشہ کسی نہ کسی شکل میں زراعت بھی ہے۔ مُندرجۂ حاشیہ پانچ ذاتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ انکے افراد بمقابلہ اپنے آبائی پیشوں کے زراعت کی جانب زیادہ مائل ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس مادیت کے زمانہ میں برہمن اپنے آبائی مرشدانہ پیشے کو زیادہ نفع بخش نہیں پاتے اور اسی وجہ سے وہ اس کو ترک کرکے زیادہ سودمند پیشے اختیار کرتے جاتے ہیں۔ کلال شاید اس خیال سے کہ ایک چھتری کے لئے شراب فروشی باعثِ عزت

ذات	فی ہزار عاملانہ کام کرنیوالوں کی منجملہ کارہائے ذیل کی تعداد	
	روایتی پیشے	زراعت
برہمن	۹۳	۲۰۰
کلال	۲۵۳	۴۳۸
منگلا	۲۱۲	۲۸۰
میراسی	۱۱۷	۲۰۴
راجپوت	۷۲	۲۳۷

نہیں ہوسکتی۔ شراب فروشی سے زیادہ زراعت کرنے لگے ہیں۔ منگلا بحیثیت اصلاح ساز کے اور متر اسی بحیثیت شکاری کے صرف اپنے آبائی پیشوں پر قائم رہکر ضروریات زندگی کی فراہمی کے لئے کافی کمائی نہیں کر سکتے اس لئے اپنی آمدنی میں اضافہ کرنے کے لئے ان کو کسی دوسرے پیشے کو بھی انجام دینے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ انھیں ذرائع میں سے ایک زراعت بھی ہے اور وہ بہ تعداد کثیر اس میں مصروف ہیں۔ راجپوتوں کو بھی بلاشبہ اپنے آبائی پیشہ سپہ گری کے جوہر دکھانے کے کم مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ اسلئے وہ ایسا پیشہ اختیار کرتے جاتے ہیں جو اگرچہ کم مرتبہ ہے لیکن زیادہ نفع بخش ہے۔ وہ ذاتیں جن میں کاشتکاروں کا تناسب ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں بڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ بھوئی۔ برہمن۔ دیونگ۔ کُرنا۔ لنگایت۔ منگلا۔ پنچال۔ راجپوت اور سالے ہیں۔ زیادتی سالے کے ۲ فیصد سے منگلا کے ۱۶ فیصد تک متفاوت ہے۔ اس کے برخلاف حسب ذیل ذاتوں میں جن کا آبائی پیشہ زراعت ہے ان میں مزارعین کے تناسب میں معتد بہ کمی اس دہ سالہ دوران میں واقع ہوئی ہے:۔

ہٹکر (-۲۹ فیصد) کاپو (-۳۷ فیصد) کولی (-۱۰ فیصد) مرہٹا (-۲۳ فیصد) منور (-۲۵ فیصد) ملگا (-۱۰ فیصد)

انکے منجملہ دو ذاتوں ہٹکر اور کاپو میں کھیت کے مزدوروں کے تناسب میں علی الترتیب ۱۰ و ۱۱ فیصد کا اضافہ ہوا ہے اور دوسری ذاتوں میں دوسرے پیشوں کے تحت اسی کے مماثل اضافہ ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ موسمی نشیب و فراز نے ان لوگوں کو عارضی طور پر ہی سہی دوسرے پیشوں کی جانب مجبوراً مائل کر دیا ہے۔

اب دوسرے پیشوں کی طرف توجہ کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس دہ سالہ دوران میں مسلمانوں کے درمیان مزارعین کے تناسب میں نمایاں ترقی ہوئی ہے۔ اس معاملہ میں شیخ بہت بیشی ظاہر کرتے ہیں یعنے ۱۰ فیصد۔ انکے بعد مغل کا درجہ ہے جنکے مزارعین کے تناسب میں ۸ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ سید اور پٹھان میں علی الترتیب ۶ اور ۵ فیصد زیادتی ہوئی ہے۔ دیسی عیسائی قوم میں بھی ایک فیصد کی خفیف بیشی رونما ہوئی ہے۔ اقوام قدیمہ کے مزارعین میں انحطاط پیدا ہوا ہے۔ اس بارہ میں بھیل کم متاثر ہوئے ہیں لیکن گونڈ۔ یرکلا اور لمباڑا قوموں کے مزارعین میں علی الترتیب ۲۹-۱۴ اور ۱۲ فیصد کمی آئی ہے۔

۳-۱۶۔ طبقہ‌ہائے اسفل۔ اب ان پیشوں کا بیان کیا جاتا ہے جن کو وہ لوگ انجام دیتے ہیں

جن پر بالعموم "طبقات اسفل" کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ ان تمام طبقات کے متعلق اعداد و شمار دستیاب نہیں ہو سکتے۔ البتہ صرف وہ ذاتیں جن کے متعلق دونوں سنین سنہ ۱۹۱۱ء اور سنہ ۱۹۲۱ء کے اعداد فراہم ہو سکتے ہیں ان کو درج حاشیہ کیا گیا ہے اس تختہ سے واضح ہوگا کہ مزارعین اور کھیت کے مزدوروں کی حیثیتوں سے ان کی تعداد گھٹتی جا رہی ہے۔ ظاہر ہے کہ ان ذاتوں کا ایک کثیر تناسب دوسرے پیشوں میں جذب ہو چکا ہے۔

ذات	فی ہزار بالذات کام کرنیوالوں کے منجملہ مصروف بہ پیشہ ہائے ذیل کی تعداد			
	کاشتکار		کھیت کے مزدور	
	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء
چمار	۶۵	۶۸	۱۶۳	۲۳۵
مادیگا	۹۲	۱۱۳	۲۳۴	۳۶۵
مہار	۱۱۹	۱۲۹	۲۱۲	۳۳۳

حصۂ دوم صنعت و حرفت

۳۰۶۔ مراتب ابتدائی۔ اس دہلہ میں بھی حسب مردم شماری سابق صنعتی کارخانہ جات کے منتظمین سے خاص تختہ جات صنعتی حاصل کئے گئے تھے۔ لیکن خاص تختہ جات کے جو نمونے جاری کئے گئے تھے۔ ان میں چند ضروری تغیرات کر دئے گئے تھے سنہ ۱۹۱۱ء میں "کارخانہ جات صنعتی" کا اطلاق ایسے کارخانہ جات پر کیا گیا تھا جنہیں ۲۰ یا اس سے زیادہ اشخاص کام کرتے ہوں لیکن اس دہلہ میں اس لفظ کے مفہوم کو وسیع کیا گیا تاکہ اس میں کل ایسے کارخانے داخل ہو جائیں جس میں ۱۰ یا اس سے زائد آدمی علحدہ شمار پر کسی ایسے عمل پر مصروف ہوں جو کسی شئے یا جز و شئے کے بنانے تیار کرنے۔ آراستہ کرنے۔ مکمل کرنے یا کسی اور طرح پر قابل استعمال یا قابل نقل و حمل یا قابل فروخت بنانے سے متعلق ہو۔ اس میں ایسے صنائع داخل نہیں ہیں جو کسی خاندان کے افراد اپنے مشترکہ مفاد کے لئے دس سے کم مزدوروں سے کام لیکر انجام دیتے ہوں۔ اس تعریف کی غرض و غایت یہ ہے کہ کوئی ادارہ جو کارخانہ کی نوعیت رکھتا ہو اور جہاں ایک مقررہ انتظام کے تحت مزدور جمع ہوتے ہوں اور فرداً فرداً معینہ اجرت پاتے ہوں اس میں داخل ہو جائیں اور ایسی خانہ ساز یا خاندانی صنائع خارج ہو جائیں جسکے لئے کسی خاندان کے افراد گھر کے اندر کام کرتے ہوں سنہ ۱۹۱۱ء میں صرف ایک تختہ منتظمین کارخانہ جات کے نام جاری کیا گیا تھا۔ اس مرتبہ دو تختہ جات (الف و ب) کی خانہ پری کرائی گئی۔ تختہ الف کم و بیش تختہ صنعتی بابتہ سنہ ۱۹۱۱ء کے مماثل تھا لیکن بمقابلہ سابق زیادہ تفصیل کیساتھ امور ذیل کے متعلقہ مواد پر حاوی تھا۔ نوعیت کارخانہ ملکیت۔ انتظام کاروبار متعلقہ۔ نوعیت اصلی و ذیلی مصنوعات تیار شدہ عملہ نگرانی کنندہ و ماہرین فن۔ قوت جس سے کام لیا جاتا ہے اور کارخانہ پارچہ بافی کی

صورت میں تعداد ماکہ۔ تختہ ب (مجریہ جدیدہ) میں امور ذیل کے متعلق مواد درج کرنیکی ضرورت تھی:۔
ماہرین فن و غیر ماہرین کاریگروں کی تعداد۔ جنس۔ عمر۔ قوم یا ذات اور مقام پیدائش۔ اور ماہرین کاریگر کا شخصی پیشہ۔ عام تختہ جات مردم شماری سے ان تختوں کو کوئی واسطہ نہ تھا اور منتظمین کارخانہ کو بروقت دئے گئے تھے تاکہ اُن کو مکمل کرکے ۳۰ ر اپریل ۱۹۲۱ء پر ختم ہونے والے مہینے کے اندر واپس کردیں۔ غرضکہ اسطرح پر جو مواد حاصل ہوا وہ امپیریل ٹیبل ۱۲ میں درج کیا گیا ہے جو حسب ذیل ، حصوں میں منقسم ہے۔

حصۂ اول۔ گوشوارہ کارخانہ جات موقوعہ ملک سرکار عالی جن کی درجہ بندی بلحاظ نوعیت و حیثیت کی گئی ہے اور اس میں اس کی بھی تفصیل درج کی گئی ہے کہ کن میں قوت میکانی سے کام لیا جاتا ہے اور کن میں نہیں۔

حصۂ دوم۔ تقسیم صنائع بلحاظ اضلاع و بلدہ حیدرآباد۔

حصۂ سوم۔ درجہ بندی کارخانہ جات بلحاظ طبقہ مالکین و منتظمین۔

حصۂ چہارم۔ ذات یا قوم اور مقام ولادت کاریگران ماہر فن اور ان کی درجہ بندی بلحاظ صنعت و پیشہ۔

حصۂ پنجم۔ ذات یا قوم اور مقام ولادت کاریگران غیر ماہر فن جن کی درجہ بندی بلحاظ صنعت مفوضہ بھی کی گئی ہے۔

حصۂ ششم۔ تفصیل قوت جس سے کارخانہ میں کام لیا جاتا ہے۔

حصۂ ہفتم۔ کارخانہ جات پارچہ بافی میں زیر استعمال ماکہ کی تعداد۔

ان تختہ جات میں جو اعداد و شمار درج ہیں ان کا گوشوارہ آخری تختہ جات ضمیمہ ملحقہ باب ہذا میں درج کیا گیا ہے۔

۳۰۷۔ پیداوار خام۔ صنائع کے وجود کے لئے پیداوار خام کی موجودگی کی ضرورت ہے جو کام میں لایا جاسکے ملک سرکار عالی میں ایسے خام پیداوار کی کمی نہیں ہے۔ کپاس اور اجناس روغندار کی کثیر مقدار میں کاشت اور برآمد ہوتی ہے۔

۳۰۸۔ روئی۔ روئی کے مختلف اقسام جو اس ملک میں بوئے جاتے ہیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) اگاؤرانی۔ یہ ایک ملکی لانبے ریشہ کی نرم و نفیس اور مضبوط روئی ہوتی ہے جو گراں نرخ پر بکتی ہے یہ کل مرہٹواڑی میں پھیل گئی ہے۔

(۲) مغربی۔ یہ زیادہ تر رائچور میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ قسم بھی خاص نرم اور مضبوط ہوتی ہے اور اس کی قیمت رُو بہ ترقی ہے۔

(۳) کوکناڈا یا لال کپاس - یہ ایک خراب قسم کی سفید روئی ہوتی ہے جو تعلقہ ورنگل کے ایک قلیل رقبہ میں محدود ہے۔

(۴) بھارت - یہ چھوٹے ریشہ والی ایک قسم ہے جو برار، خاندیس اور احمد آباد سے لائی گئی ہے یہ روئی چھوٹی ڈوڈیدار نہایت سفید لیکن کمزور ہوتی ہے۔

(۵) کمبوڈیا - یہ قسم ریگڑ کے اراضیات کے لئے موزوں نہیں ہے لیکن تلنگانہ کے اراضیات چلکا یعنی خشکی پر اچھی طرح اگتی ہے۔

بعد میں معلوم ہوگا کہ ایک مستثنیٰ صنعت معدنی کے سوا دوسری صنائع ملک کے مقابلہ میں صنعت پنبہ کی مختلف اصناف میں زیادہ سرمایہ لگا ہوا ہے اور یہی کثیر التعداد اشخاص کا ذریعہ معاش ہے۔
تختۂ ذیل میں رقبہ جات زیر کاشت پنبہ اور اس کی پیداوار کا وزن (۲۰۰ سیر وزنی گٹھوں میں) بدوران دہ سالہ گزشتہ درج کیا گیا ہے۔

سنہ	رقبہ زیر کاشت پنبہ (ایکروں میں)	پیداوار گٹھوں میں
سنہ ۱۳۲۰ ف م سنہ ۱۹۱۰-۱۱ء	۳۵۶۱۸۹۷	۵۴۳۱۱۲
سنہ ۱۳۲۱ ف م سنہ ۱۹۱۱-۱۲ء	۳۲۲۶۴۷۲	۳۲۷۹۲۸
سنہ ۱۳۲۲ ف م سنہ ۱۹۱۲-۱۳ء	۲۸۸۷۵۱۴	۳۶۹۲۱۴
سنہ ۱۳۲۳ ف م سنہ ۱۹۱۳-۱۴ء	۳۶۵۳۳۲۷	۷۷۰۲۵۷
سنہ ۱۳۲۴ ف م سنہ ۱۹۱۴-۱۵ء	۳۶۰۵۱۸۱	۶۱۰۷۹۱
سنہ ۱۳۲۵ ف م سنہ ۱۹۱۵-۱۶ء	۲۹۶۳۸۰۶	۶۱۶۶۳۴
سنہ ۱۳۲۶ ف م سنہ ۱۹۱۶-۱۷ء	۳۱۹۹۵۸۷	۷۰۶۷۰۳
سنہ ۱۳۲۷ ف م سنہ ۱۹۱۷-۱۸ء	۳۴۵۱۳۱۰	۸۱۶۹۰۱
سنہ ۱۳۲۸ ف م سنہ ۱۹۱۸-۱۹ء	۲۴۰۵۷۳۶	۶۴۲۸۳۲
سنہ ۱۳۲۹ ف م سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء	۳۰۹۴۵۲۳	۷۴۹۴۰۰

سررشتہ زراعت کے مساعی کی بدولت اور خاصکر قیام مزرعہ جات اور عمدہ قسم کے تخم کی تقسیم کی وجہ سے پیدا شدہ روئی کی نوعیت میں معتدبہ ترقی ہوئی ہے اور ملکی گاؤرانی قسم جس کی جگہ بتدریج بھارت نوعیت کی غیر ملکی قسم حاصل کر رہی تھی پھر اپنی اصلی حالت پر آگئی۔ مزرعہ پربھنی میں جو تخم گاؤرانی کی اشاعت کے لئے قایم کیا گیا تھا گاؤرانی اور بھارت اقسام پہلو بہ پہلو ایسی زمین پر بوئے گئے جو قسم موخرالذکر کے لئے موزوں تھی اور عملاً ثابت کیا گیا کہ جو خیال بھارت کی زیادہ بار آوری کے متعلق پھیلا ہوا ہے وہ غلط ہے۔

۳۰۹ - اجناس روغندار - جس طرح سے کہ پنبہ کی کاشت کم و بیش مرہٹواڑی میں محدود ہے اسی طرح پر اجناس روغندار کی پیداوار تلنگانہ میں محدود ہے۔ اجناس روغندار کے منجملہ زیادہ اہم ارنڈی، تل، سرسوں، ولایتی مونگ، کرڑ، کریلا اور امباڑا ہیں۔ تختہ ذیل میں انکے رقبہ جات مزروعہ اور پیداوار بدوران دہ سالہ گزشتہ درج کئے گئے ہیں۔

ہندوستان کے دیگر حصص سے زیادہ تلنگانہ میں خودرو ارنڈی پیدا ہوتی ہے

سنہ	رقبہ زیر کاشت: تل	رقبہ زیر کاشت: سرسوں	رقبہ زیر کاشت: ارنڈی ۔ ولایتی مونگ اور متفرق اجناس روغندار	پیداوار بحساب ٹن: تل	پیداوار بحساب ٹن: سرسوں	پیداوار بحساب ٹن: ارنڈی ۔ ولایتی مونگ اور متفرق اجناس روغندار
سنہ ۱۳۲۰ف م سنہ ۱۹۱۰-۱۱ء	۹۷۷۶۷۹	۶۳۱۲۵۰	۱۵۹۶۷۷۲	۳۶۳۲۶	۳۰۳۶۳	۹۶۲۸۳
سنہ ۱۳۲۱ف م سنہ ۱۹۱۱-۱۲ء	۶۶۳۸۸۹	۶۰۳۴۵۴	۱۵۹۲۴۴۹	۲۵۳۷۸	۲۶۸۱۳	۸۸۳۲۹
سنہ ۱۳۲۲ف م سنہ ۱۹۱۲-۱۳ء	۶۴۹۰۶۱	۵۱۲۳۵۲	۱۳۹۷۲۳۱	۳۲۴۹۸	۱۷۲۸۶	۶۸۵۰۳
سنہ ۱۳۲۳ف م سنہ ۱۹۱۳-۱۴ء	۶۱۲۰۰۱	۴۱۲۵۶۰	۱۳۹۱۸۰۷	۲۵۰۹۸	۱۲۵۱۳	۸۴۶۲۷
سنہ ۱۳۲۴ف م سنہ ۱۹۱۴-۱۵ء	۵۹۸۹۴۵	۲۲۳۹۷۰	۱۵۳۶۷۰۵	۳۶۸۵۷	۸۹۱۸	۹۴۸۳۲
سنہ ۱۳۲۵ف م سنہ ۱۹۱۵-۱۶ء	۵۴۶۱۴۱	۲۸۰۰۴۶	۱۳۹۸۹۶۶	۲۲۲۷۴	۱۲۲۹۴	۹۲۵۹۰
سنہ ۱۳۲۶ف م سنہ ۱۹۱۶-۱۷ء	۵۶۸۹۲۷	۳۲۱۲۲۶	۱۹۰۹۲۷۹	۳۰۶۱۱	۱۵۹۵۶	۹۲۴۶۰
سنہ ۱۳۲۷ف م سنہ ۱۹۱۷-۱۸ء	۵۸۹۲۷۸	۳۴۰۵۲۱	۱۵۳۶۷۷۴	۱۹۴۰۹	۱۹۲۹۳	۱۱۳۵۰۰
سنہ ۱۳۲۸ف م سنہ ۱۹۱۸-۱۹ء	۵۱۲۱۰۶	۲۱۶۳۲۴	۱۱۶۰۵۷۵	۱۳۹۷۳	۶۹۱۲	۷۷۰۲۱
سنہ ۱۳۲۹ف م سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء	۵۳۷۵۹۴	۲۲۹۷۳۷	۱۳۸۷۷۴۵	۲۱۰۹۴	۶۴۱۵	۳۵۲۶۴

تاہم تیل نہیں بلکہ تخم بڑی مقدار میں برآمد ہوتا ہے۔ کسی وسیع پیمانہ پر تخم سے تیل نکالنے کی بہت کم کوشش ہوئی ہے۔ اسلئے اس کی کھلی کے فوائد سے جو نہایت قیمتی کھاد ہوتا ہے ملک محروم ہوجاتا ہے

انڈی کی طرح مہوا بھی جنگل میں پیدا ہوتا ہے۔ مہوے کے خاص پیداوار یہ ہوتے ہیں:۔

(۱) گل مہوہ جس کی صورت ملائید ار موم کی سی ہوتی ہے۔ اس میں شیرینی کی ایک معتدبہ مقدار ہوتی ہے۔ خمیر کے ذریعے سے الکحل میں مبدل ہوجاتی ہے۔ عملاً کل دیسی شراب جو اس ملک میں پی جاتی ہے اسی پھول سے کھینچی جاتی ہے۔ (۲) تخم مہوہ جس سے ایک قیمتی اور قابل فروخت تیل حاصل ہوتا ہے۔ اس تیل کا نقطۂ گداز دوسرے روغنیات سے اونچا ہے۔ اسلئے ایسے تیلوں کی تیاری میں کام میں لایا جاتا ہے جن میں قوام کی ضرورت ہو۔ یہ مصنوعی مکھن اور صابن بنانے میں کارآمد ہوتا ہے۔

(۳) چھال جس سے ایک عمدہ ہلکا رنگ نکلتا ہے۔

۱۳۰۔ پیداوار جنگلات۔ جنگلات اقتصادی قدر و قیمت کے درختوں سے بھرے ہوے ہیں۔ چوبینہ پیدا کرنیوالے درخت مثلاً ساگوان۔ شیشم۔ بلداوا۔ انجن۔ بیجا سال۔ نازلی کے علاوہ رنگ پیدا کرنیوالے درخت مثلاً پلاس (ڈھاک)۔ سلگر نیگا۔ سورنجی یا تو گرموگلی اور کالا اندرجو اور ریشہ پیدا کرنیوالے درخت جیسے پدا آری۔ کتیرا۔ بانس کیوڑا (شاگامٹا) بھی پائے جاتے ہیں اور عناب اور املتاس ہوتا ہے جس سے دباغت کے کام کی چھالیں نکلتی ہیں۔

۱۳۱۔ معدنیات۔ ملک سرکار عالی کی معدنی دولت میں سے کوئلہ (زغال) قابل ذکر ہے جو سنگارینی موقوعہ ضلع ورنگل کے معادن زغال سے برآمد ہوتا ہے اور ملک کے دوسرے مقامات مثلاً یلا پلی۔

کماورم ۔ بنڈیلا چنور ۔ تانڈور ۔ اکسا پور ۔ انتر گاؤں ۔ ساستی اور پادنی میں بھی اس کی موجودگی کا علم ہے ۔ زمانہ قریبہ تک مقام ہٹی تعلقہ لنگسگو ضلع رائچور میں برآمدگی طلاء کا کام جاری تھا ۔ تعلقہ پالونچہ ضلع ورنگل میں سُرمہ کا ایک وسیع رقبہ پایا گیا ہے اور وہاں سے جو سُرمہ کا نمونہ حاصل کیا گیا ہے وہ سرمہ پنسلوں کے لئے اچھی طرح کارآمد ہے ۔ لوہے کی کانیں متعدد مقامات پر بالخصوص اضلاع گلبرگہ شریف ۔ ورنگل ۔ عادل آباد ۔ کریم نگر اور میدک میں پائی جاتی ہیں ۔ چنتر الاضلع نلگنڈہ میں تانبے کا بھی پتہ لگا ہے ۔ سفید پتھر جو مکانات کے فرش اور چھت اور مطابع میں کارآمد ہوتا ہے وسیع پیمانہ پر ضلع گلبرگہ کے مقامات تانڈور ۔ چنچولی ۔ سیڑم ۔ نازندگی ۔ چتیاپور ۔ واڑی اور شاہ آباد میں برآمد ہوتا ہے ۔ بموضع سورج پور ۔ تعلقہ لنگسگور کے باشندے زمین سے شوریت کا مادہ تحلیل کرکے سجی کھار حاصل کرتے ہیں ۔ یہ کھار چرمی مصنوعات میں کارآمد ہوتے ہیں ۔

۳۱۲ ۔ مزرعہ جات زراعتی ۔ بہرحال یہ تو واضح ہوگیا کہ ملک سرکار عالی مختلف اقسام کے نفع بخش صنائع کی ترقی کے لئے کسی مواد یا مال کا محتاج نہیں ہے ۔ ملک کے سرمایہ داروں کے سامنے جو بالعموم ایسے معاملات میں جھجکتے ہیں ایسے صنائع جاری کرنے کے مفاد کو ثابت کرنے سے قبل سررشتہ صنعت و حرفت و تجارت کو جو اس دہ سالہ دوران میں قایم ہوا ہے بہت کچھ کام انجام دینا ہے ۔ فی الوقت سررشتہ زراعت نے مقامات مندرجہ ذیل میں مزرعہ جات بغرض تجربہ و تشریح و ثبوت قایم کئے ہیں ۔

(۱) پربھنی ۔ یہاں کے مزرعہ کا مقصد یہ ہے کہ خالص گاورانی تخم پھیلائے تاکہ اس نوعیت کی کپاس کی ملک میں وسیع پیمانہ پر کاشت ہونے لگے ۔ اس کوشش میں بھی کامیابی ہوئی کہ زمین کو نقصان پہنچائے بغیر کپاس کے پودوں کی قطاروں کے درمیان مونگ پھلی پیدا کرکے آمدنی کو مضاعف کیا جائے ۔ پیوند لگانے کے بعض تجربات نے اس عمل کی فائدہ مندی کا ثبوت دیا مثلاً نامبھری کا جو ایک بڑے پونڈے کی ریشہ دار روئی گاورانی کی مثل نرم لیکن کمزور ہوتی ہے گاورانی کے ساتھ پیوند لگایا گیا تو لانبے ریشہ کی نرم و نفیس روئی پیدا ہوئی جس میں موخرالذکر کی طرح تار کے تناؤ کی صلاحیت تھی ۔

(۲) کاماریڈی ۔ یہ مزرعہ نیشکر کی کاشت کے لئے مختص ہے اس سے رعایا پر ثابت کیا گیا کہ کس طرح "لیا" یا SUPPORTS کے پر کفایت استعمال سے کھیت کو ٹھیک طور پر کھاد دیکر نیشکر کی کاشت کی جاسکتی ہے ۔ کمبوڈیا اور ایری ERI قسم کے ریشم کے کیڑوں کی پرورش کے تجربات

بھی یہاں کامیاب رہے۔ چونکہ تلنگانہ کے زمینات میں فاسفورک ایسڈ کم ہوتا ہے اس لئے وہاں کی پیداوار اطمینان بخش نہیں ہوتی۔ یہاں دکھایا گیا کہ وہاں کی فصل میں کیسے ترقی دیجا سکتی ہے اور فاسفوٹک کھاد دیکر کسطرح پالے سے نجات مل سکتی ہے اور نیز یہ کہ پُرمنفعت فصل کا دور جیسے کمبوڈیا یا مصری روئی کا کس طرح قایم کیا جا سکتا ہے۔

(۳) آلیر۔ یہاں ایک ایسی افتادہ اراضی پر مزرعہ قایم کیا گیا جس کی مٹی کھار کی تھی اور جس پر گھاس تک نہیں اُگتی تھی۔ پانی کا مناسب نکاس قائم کرکے اور کھاد دیکر زمین قابلِ زراعت بنائی گئی۔ اور نیشکر۔ ارنڈی اور کمبوڈیا روئی اس پر بوئی گئی۔ اس سے رعایا پر ثابت ہوگیا کہ ایک ناقص زمین کو دانائی کیساتھ مناسب کھاد دیکر کس طرح سیر حاصل بنایا جا سکتا ہے۔

(۴) محبوب نگر۔ یہ مزرعہ کمبوڈیا روئی کے لئے جو پانی دے کر اور بلا پانی بوئی جاتی ہے اور ریشم کے کیڑوں کی پرورش کی غرض سے ارنڈی کی کاشت کے واسطے محدود ہے۔

(۵) اُپل۔ اس مزرعہ میں کاشت برنج کیلئے فاسفیٹ کھاد کی فائدہ مندی ثابت کی جاتی ہے کمبوڈیا روئی۔ نیشکر۔ ولایتی مونگ اور آلو بدل بدل کر بوئے جاتے ہیں۔

(۶) سنگاریڈی۔ یہ مزرعہ میوے اور ترکاریوں کے لئے قایم کیا گیا ہے اور آئندہ کمبوڈیا قسم کی روئی کا یہ مرکز بنایا جائیگا۔

۳۱۳۔ سرکاری کارخانہ جات وغیرہ تحت سررشتہ صنعت و حرفت۔ سررشتہ صنعت و حرفت کے مساعی فی الوقت سررشتہ کے چار کاموں میں محدود ہیں (۱) کارخانہ قوت الکحل (۲) کارخانہ صابون سازی (۳) کارخانہ تشریح و تعلیم پارچہ بافی (۴) دار التجارب صنعتی۔ کارخانہ الکحل کاماریڈی کی غرض و غایت یہ ہے کہ نہایت قوی شراب کی روح اور اثیر تیار کی جائے اور ان پیداواروں کو اندرونی سلگنے والے انجنوں کے ایندھن کے کام میں لایا جائے۔ عمارات قریب الختم ہیں اور مشینری و ساز و سامان کی تنصیب کے ساتھ ہی کارخانہ کا کام آغاز ہو جائے گا۔ صابون سازی کے کارخانے نے کام شروع کردیا ہے۔ چونکہ اجناسِ روغندار اس ملک کے نہایت اہم پیداوار میں سے ہیں اور ان کی کثیر مقدار سالانہ برآمد کی جاتی ہے اسلئے صابون سازی کی صنعت جاری کی گئی کہ تیل کی مانگ بڑھے اور روغن براری کی مقامی صنعت کے لئے ایک وجہ تحریک پیدا ہو۔ دستی ماگہ پر بننے کا طریقہ اس ملک کی خاص گھریلو صنعتوں میں داخل ہے اسلئے تشریح و تفہیم پارچہ بافی کا کارخانہ قایم کیا گیا تاکہ خواہشمندوں کو فلائی شٹل والے ماگہ پر بننا

سکھایا جائے اور عملی ثبوت و توضیح سے مقامی جلاہوں کے درمیان اس قسم کے ماگہ کی ترویج کیجائے
دارالتجارب صنعتی کے کیمیا سازوں نے ایسے اُمور کے تجربے کئے جیسے کہ گل مہوہ کا تحفظ۔ تخمیر الکحل، موٹر کا تیل
سریش سازی۔ خون کے ALBUMINS پلاس اور نیم سے ALKALOISE (کھار) کا استخراج۔ امتحان و معیار
سازی PHARMACEUTICAL ادویہ۔ رنگنا اور نباتاتی رنگ بنانا۔ روغنیات اصلی کی کشید اور نہائی مال کی
تیاری۔ سیندھی اور تاڑی سے شکر سازی۔ دود اور دود کی پیداوار۔ السی کے ٹھونٹھ سے کاغذسازی
کے لئے مسالہ تیار کرنا۔ روغنی اینٹوں کا بنانا۔ اور دوسری متفرق چیزیں جیسے PAPERSIZING کے لئے
رال کا صابون بنانا اور چرم تیار کرنا۔ اور ملک سرکار عالی کی مختلف منڈیوں سے جمع کئے ہوئے تخم
روغندار میں مقدار روغنیت دریافت کرنا وغیرہ۔ چار کارآموزوں کو رنگ سازی، دواسازی، بوٹ کی
پالش اور سریش بنانے کی تعلیم دی گئی جن میں سے دو اپنی اپنی صنعت میں بہ کامیابی کام کر رہے ہیں
دارالتجارب کا ایک کیمیا ساز انگلستان کو بھیجا گیا جہاں وہ جامعہ لیڈز میں چرمی صنائع کی تعلیم پا رہا
ہے اور ایک دوسرا کیمیا ساز لاکھ سازی کی تعلیم انڈین انسٹیٹیوٹ آف سائنس بنگلور میں پا رہا ہے۔ واپسی
کے بعد اول الذکر سررشتۂ صنعت و حرفت کے تحت کام کرے گا اور مقامی تیار کئے ہوئے چرم و
کھال کی صنعت کو ترقی دیگا اور جو لوگ اس صنعت کا کاروبار کرنا چاہیں ان کو فنی مشورہ دیگا اور
موخر الذکر سررشتۂ جنگلات کے تحت بعض رقبہ جات صحرائی میں جو اس غرض کے لئے موزوں
ہوں لاکھ کی صنعت کو جاری کریگا۔

پس اس طرح پر اس دہ سالہ دوران یا کم از کم اس کے نصف آخر میں ملک کی صنعتی ترقی کی
رفتار میں روانی پیدا کرنے کی مختلف کوششیں کی گئیں۔ ملک سرکار عالی میں پیداوار پنبہ کی کثرت کے
مدنظر پارچہ بافی اور خاصکر ناگہٹنے کے کارخانہ جات کے لئے وسیع گنجائش ہے بمبئی کے بعض مالکان
گرنی سے ناندیڑ اور لاتور میں دو گرنیاں قائم کرنیکے متعلق گفت و شنید ہو رہی ہے۔

۴۱۳۔ **کارخانہ جات صنعتی کی نوعیت اور انکی تقسیم۔** تختہ ضمیمہ نشان (۱) سے کارخانہ جات
صنعتی کی تقسیم اور ان میں مصروف بکار اشخاص کی تعداد بالتفصیل واضح ہوگی۔ یہ امر قابل ذکر ہے
کہ ان کارخانہ جات کے علاوہ ملک سرکار عالی میں چند اور کارخانے بھی ہیں جو بوجہ قحط سالی
بوقت مردم شماری چالو نہ تھے۔ تختہ مندرجہ ذیل سے جو تختہ محولہ بالا کا گوشوارہ ہے ملک کے کامی
کے موقوعہ کارخانوں کی نوعیت اور ان کی تعداد اور بوقت مردم شماری جتنے اشخاص انہیں
مصروف بکار تھے انکی تعداد معلوم ہوگی۔ منجملہ کل تعداد کارخانہ جات کے ۱۰۰ دوامی چلنے والے

قسم صنعت	تعداد کارخانہ جات	تعداد اشخاص مصروف بکار
بافتنی	۹۹	۷۵۱۹
چوبینہ	۱۳	۵۸۲
فلزات	۱	۷۸۸
قوت مادی	۱	۱۴۴
ظروف گلی	۱	۵۰
کارہائے کیمیائی	۷	۱۳۴
صنائع غذائیہ	۱۳	۱۷۱۸
معادن سنگ خارا	۹	۳۹۳۸
ذرائع نقل و حمل	۲۲	۴۳۳۲
معادن	۱	۱۳۱۷۴
تعیش	۱۰	۳۵۳
ملبوسات	۳	۶۱
چرم و دیگر صنائع	۲	۶۴

ہیں اور ۰۰ ا موسمی چلنے والے ان میں سے دو دستی قوت سے اور بقیہ کسی نہ کسی نوعیت کی میکانی قوت سے کام لیتے ہیں۔ ان کارخانہ جات کی تعداد غالب (۱۸۱) بھاپ کی قوت سے چلتے ہیں۔ ۸۹ پارچہ بافی ایک ایک چوبینہ، فلزات۔ اور بہم رسانی و ترسیل قوت ہائے مادی۔ ۱۱ صنائع غذائیہ۔ ۶ معدنیات اور ۹ تیاری ذرائع نقل و حمل سے متعلق ہیں۔ ۱۳ کارخانے (جو سب کے سب صنائع غذائیہ سے متعلق ہیں) تیل سے چلتے ہیں اور ۴ کارخانے جو کیمیائی پیداوار سے متعلق ہیں بھاپ سے چلتے ہیں۔ صرف پانچ کارخانے قوت برقی سے چلتے ہیں ان میں سے تین کیمیائی پیداوار اور ایک ایک معدنیات اور صنائع اسباب تعیش سے متعلق ہیں۔ ان میں سے ۴ اپنی قوت برقیہ بیرون سے لیتے ہیں اور ایک اپنی عمارت میں قوت پیدا کرتا ہے۔

۱۳۵۔ صنائع بافتنی۔ ملک سرکار عالی میں پنبہ کی کثیر پیداوار کے مدنظر صنائع بافتنی کے لئے نہایت وسیع میدان ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ صنائع بافتنی کے متعلقہ کارخانہ جات ہی (۹۹) سب میں زیادہ ہیں یہ روئی صاف کرنے اور دبانے کے کارخانوں اور پارچہ بافی کی گرنیوں وغیرہ

قسم صنعت	تعداد کارخانہ جات	تعداد اشخاص مصروف بکار
روئی صاف کرنا	۴۲	۱۳۸۴
روئی کے گٹھے باندھنا	۳	۱۴۳
روئی صاف کرنا اور گٹھے باندھنا	۴۱	۱۸۱۹
روئی کاتنا اور بننا	۳	۳۷۰۷
روئی اور ریشم کے دستی ماگھ	۱۰	۴۶۷

پر حسب صراحت مندرجہ حاشیہ مشتمل ہیں۔ اکثر روئی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کے کارخانے مرہٹواڑی میں واقع ہیں اور صرف معدودے چند تلنگانہ میں قائم ہیں کیونکہ یہ امر واقعہ ہے کہ سمت اول الذکر ہی میں روئی کی پیداوار وسیع پیمانہ پر ہوتی ہے۔ اسکے برخلاف سوت اور ریشم کے دستی ماگھ کے کارخانے زیادہ تر تلنگانہ میں اور بالخصوص اضلاع محبوب نگر و ورنگل میں پائے جاتے ہیں۔ تاگہ کاتنے اور پارچہ بافی کے گرنیوں کے منجملہ بلدہ حیدرآباد میں ایک اور شہر اورنگ آباد اور گلبرگہ شریف میں ایک ایک ہے۔

۱۳۶۔ صنائع چوبین۔ انکی نمائندگی ۱۲ کارخانہ جات فرنیچر سازی اور صرف ایک کارخانہ آہنگری کرتے ہیں۔ انکے منجملہ ایک کارخانہ آہنگری اور (۱۰) کارخانہ جات فرنیچر سازی بلدہ حیدرآباد ہی میں

واقع ہیں اور نظام آباد اور اورنگ آباد میں ایک ایک کارخانہ فرنیچر سازی ہے ۔

۷ ا ۳ ۔ صنائع فلزی ۔ اس نوعیت کا صرف ایک کارخانہ ہے اور وہ دار الضرب سرکاری ہے اس میں (۸۷) نفوس کام کرتے ہیں جن میں سے صرف ایک عورت ہے ۔

۸ ا ۳ ۔ بہم رسانی و ارسال قوت مادی ۔ اس نوعیت کا بھی صرف ایک سرکاری کاروبار "سررشتہ برقی" ہے ۔ اس میں (۱۴۴) آدمی کام کرتے ہیں ۔

۳۱۹ ۔ صنائع ظروف گلی ۔ اس نوعیت میں صرف ایک کارخانہ یعنی کارخانہ سفال سازی موقوعہ بلدہ ہے ۔ اس میں ۳۲ مرد اور ۱۸ عورتیں کام کرتی ہیں ۔

۳۲۰ ۔ کارہائے کیمیائی ۔ اس میں ایک کارخانہ برف سازی (جس میں ۴۲ مرد کام کرتے ہیں) اور ۶ سوڈا واٹر وغیرہ کے کارخانے (جس میں ۱۰۲ مرد اور ۸ عورتیں کام کرتی ہیں) شامل ہیں ۔ یہ کل کے کل بلدۂ حیدرآباد میں واقع ہیں ۔ ان میں سے (۴) بھاپ سے اور (۳) برقی قوت سے چلتے ہیں ۔

۳۲۱ ۔ صنائع غذائیہ ۔ اس نوعیت کے (۳۱) کارخانے ہیں جنمیں سے (۱۴) روغن کشی کی گرنیاں ۔ (۷) بیڑی کے کارخانے ۔ ۷ شراب کشی کے کارخانے ۔ ۲ آبرسانی کے کاروبار اور ایک چاول کی گرنی ہے ۔ ان میں مجموعی طور پر (۱۸۱۷) نفوس کام کرتے ہیں ۔ ان میں کے منجملہ ۲ بیڑی کے کارخانے ایک روغن کشی کی گرنی ۴ شراب کشی کے کارخانے اور دو کارہائے آبرسانی بلدہ حیدرآباد میں واقع ہیں ۔ اضلاع محبوب نگر ۔ عادل آباد اور پربھنی میں ایک ایک کارخانہ شراب کشی ہے ۔ ورنگل میں ایک روغن کشی کی گرنی ہے اور نلگنڈہ میں (۱۱) روغن کشی کی گرنیوں کے علاوہ ایک چاول کی گرنی ہے ۔ گلبرگہ میں بھی ایک روغن کشی کی گرنی اور ۵ بیڑی کے کارخانے ہیں جتنے اشخاص ان نوعیت کے صنائع میں مصروف ہیں اُنکے منجملہ سب سے زیادہ تعداد (۵۱۰ ذکور اور ۲۰۸ اناث) کو بیڑی کے کارخانے مصروف بکار رکھتے ہیں ۔ یہ کارخانے دہ سالہ دوران زیر ذکر میں وجود میں آئے ہیں انکے بعد کارخانہ جات شراب کشی کا مرتبہ ہے جنمیں (۴۰۴) نفوس کام کرتے ہیں جنکے منجملہ صرف ۶ عورتیں ہیں ۔ بلدہ حیدرآباد کے ۲ کارہائے آبرسانی (سرکاری) میں ۳۲۰ نفوس کام کرتے ہیں جنمیں صرف ۳ عورتیں ہیں ۔ بقیہ کارخانوں میں معدودے چند افراد کام کرتے ہیں اور تختہ جات صنعتی میں محض اس وجہ سے اُن کا اندراج ہوا ہے کہ ان میں سے ہر ایک میں ۱۰ سے زیادہ آدمی کام کرتے ہیں ۔ کل تعداد کارخانہ جات کے منجملہ ۱۱ بھاپ کی اور ۱۳ تیل کی قوت سے اور بقیہ دستی قوت سے چلتے ہیں ۔

۳۲۲۔ معادن سنگ خارا۔ پتھر توڑنے کے (۹) کارخانے ہیں جو ۳۹۳۸ نفوس کو مصروف بکار رکھتے ہیں جنکے منجملہ ۱۲۹۳ عورتیں پتھر اٹھانے کا کام کرتی ہیں۔ ان میں سے ۶ معمولی پتھر کی کانیں ہیں جو اضلاع اطراف بلدہ۔ اورنگ آباد۔ ناندیڑ اور گلبرگہ شریف میں ایک ایک اور محبوب نگر میں ۲ واقع ہیں بقیہ ۳ معادن سنگ شاہ آبادی ہیں اور ضلع گلبرگہ شریف میں واقع ہیں۔ موخرالذکر اہم قسم کے معادن ہیں اور ان میں ۲۳۹۰ مرد اور ۱۰۵۰ عورتیں کام کرتی ہیں۔ شاہ آباد کا پتھر فرش اور سقف اندازی کے اغراض میں بہت کام آتا ہے اور سمنٹ کی تیاری میں بھی کارآمد ہوتا ہے۔ ایک کارخانہ سمنٹ سازی کی عنقریب اجرائی زیر غور ہے۔

۳۲۳۔ ذرائع نقل وحمل۔ اس عنوان کے تحت ۲۲ کارخانے آتے ہیں جنہیں (۴۱۸۲ مرد اور ۱۵۰) عورتیں کام کرتی ہیں۔ ان کارخانوں کے منجملہ ۱۲ (گاڑیوں کی مرمت کے ۲۔ موٹر کی مرمت کے ۴ اور بگی بنانے کے ۶) کارخانے صرف بلدۂ حیدرآباد میں واقع ہیں۔ بقیہ کل کارخانے ریلوے ورکشاپ ہیں جو انجنوں ڈبوں کی ترمیم کا کام انجام دیتے ہیں۔ یہ ورکشاپ نظام آباد۔ اورنگ آباد۔ پربھنی اور گلبرگہ شریف میں ایک ایک ورنگل میں دو اور لالہ گوڑہ ضلع اطراف بلدہ میں ۲ ہیں۔ ان میں ۳۷۴۳ مرد اور ۱۴۹ عورتیں مصروف بکار ہیں۔ لالہ گوڑہ میں ۳۰۸۱ مرد اور ۳۲ عورتیں کام کرتی ہیں جنکے منجملہ ۱۹۰۳ ماہر فن کاریگر ہیں۔

۳۲۴۔ معادن۔ ملک سرکار عالی میں صرف ایک ہی معدن ہے جس میں بالالتزام کام ہوتا ہے۔ اور وہ معدن زغال سنگارینی موقوعہ ضلع ورنگل ہے۔ یہ ملک سرکار عالی میں سب سے بڑا صنعتی کارخانہ ہے۔ اور ۹۸۶۲ مرد اور ۳۳۴۳ عورتوں کو مصروف بکار رکھتا ہے۔ یا بالفاظ دیگر ممالک محروسہ کے کل صنعتی کارخانوں میں کام کرنے والے مردوں میں سے ۳۰ فیصد اور عورتوں میں سے ۸۴ فیصد معدن زغال کے کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ انکے منجملہ ۱۷۰۱ مرد اور ۵۲۲ عورتیں ماہر فن کاریگر ہیں۔ اسکا بہت امکان ہے کہ ملک سرکار عالی کے صنائع معدنی اور ترقی پذیر ہوں۔ کیونکہ کوئلہ۔ ابرق (یاقوت) تامڑا اور دوسرے معدنیات کی تلاش اور تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک معدنی خزانوں سے مالامال ہے اور اگر انکے متعلقہ صنائع کو مناسب فروغ دیا جائے تو نفع بخش ثابت ہونگے۔

۳۲۵۔ صنائع تعیش۔ اس عنوان کے تحت ۱۲ مطابع داخل ہیں جو سب کے سب بلدہ حیدرآباد میں واقع ہیں۔ ان میں ۳۵۳ مرد کام کرتے ہیں جنکے منجملہ ۱۸۲ کاریگران ماہر فن ہیں۔ صرف ایک مطبع قوت برقی سے چلتا ہے اور بقیہ دستی قوت سے چلتے ہیں انکے منجملہ ۳ مطابع سرکاری ہیں

۳۲۶۔ صنائع ملبوسات۔ اس نوعیت کی نمایندگی صرف ۲ کارخانہ جات خیاطی کرتے ہیں جو بلدہ میں واقع ہیں۔ ان میں ۶۱ مرد کام کرتے ہیں جنکے منجملہ ۳۹ ماہرِ فن کاریگر ہیں۔

۳۲۷۔ صنائع چرم وغیرہ۔ ملک سرکارعالی میں اس عنوان کے تحت آنے والے صرف ۲ کارخانہ جات دباغت ہیں جو حدود بلدہ میں واقع ہیں۔ انہیں ۴۶ مرد مصروف بکار ہیں جنکے منجملہ ۲۴ ماہرانِ فن کاریگر ہیں۔ باوجود ان سہولتوں کے جو بطور ایک کامیاب کاروبار کے صنعت دباغت چرم کے قیام کے لئے ملک سرکارعالی میں حاصل ہیں اس جانب اس دہ سالہ دوران میں کوئی ترقی نہیں ہوئی۔ عبدالعزیز و شرکا جنہیں حکومت کی طرف سے بعض مراعات عطا ہوئے ہیں زیادہ تر دباغت شدہ اور نیم دباغت شدہ چرم ممالک اجنبیہ کی منڈیوں میں برآمد کرنیکے لئے تیار کرتے ہیں اور مقامی منڈی کے لئے ایک تھوڑی مقدار تیار کرتے ہیں۔ یہ ایک حدتک چرمی سامان بھی بناتے ہیں۔ اب جبکہ سرکار کی طرف سے دارالتجارب صنعتی کا ایک کیمسٹ صنعت چرمی کی تعلیم حاصل کرنیکے لئے انگلستان بھیجا گیا ہے تو امید کی جاتی ہے کہ اس کی واپسی کے بعد مقامی تیار شدہ چرم اور کھال کی نوعیت میں ترقی دینے کے لئے اور صنعت سامان چرمی کے فروغ دینے کے لئے مناسب تدابیر اختیار کئے جائینگے۔ اس ملک میں اس صنعت کے لئے وسیع گنجائش ہے ضمیمہ (۴) ملحقہ رپورٹ ہذا میں بربنا بہائم شماری بابتہ ۱۹۱۹ء تعداد مویشی ممالک محروسہ سرکارعالی درج کی گئی ہے اور ضمیمہ (۵) میں چرم برآمد شدہ کی مقدار و قیمت ظاہر کی گئی ہے۔

۳۲۸۔ تعداد کارخانہ جات بلحاظ مقدار و جسامت۔ تختہ ذیل میں کارخانہ جات کی بلحاظ تعداد اشخاص مصروف بکار درجہ بندی کی گئی ہے اور سنہ ۱۹۱۱ء کے مماثلہ اعداد سے انکا تقابل کیا گیا ہے:۔

کارخانہ جات جن میں مصروف بکار اشخاص کی تعداد حسب ذیل ہے	جو قوت میکانی سے کام لیتے ہیں				جو قوت میکانی سے کام نہیں لیتے			
	تعداد کارخانہ جات		تعداد اشخاص مصروف بکار		تعداد کارخانہ جات		تعداد اشخاص مصروف بکار	
	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء
جملہ کارخانہ جات	۷۴	۱۴۰	۲۲۳۴۰	۲۶۹۱۱	۴۷	۶۶	۱۹۷۷	۵۹۴۶
۱۰ تا ۲۰	۰	۶۳	۰	۹۰۸	۰	۹	۰	۱۴۳
۲۰ تا ۵۰	۲۹	۳۴	۹۱۴	۱۰۶۴	۳۶	۳۹	۱۰۷۷	۱۲۸۶
۵۰ تا ۱۰۰	۲۵	۲۱	۱۴۸۲	۱۶۳۹	۹	۴	۵۷۹	۲۶۶
۱۰۰ تا ۲۰۰	۱۰	۱۰	۱۱۴۱	۱۴۳۹	۲	۵	۳۲۱	۸۱۱
۲۰۰ تا ۴۰۰	۲	۴	۴۸۴	۹۹۹	۰	۰	۰	۰
۴۰۰ و زائد	۸	۸	۱۰۰۴۹	۲۰۰۸۲	۰	۳	۰	۳۴۴۰

پہلے زمرہ میں اُن کارخانہ جات کا اندراج ہے جن میں ۲۰ سے کم لیکن ۱۰ سے زیادہ اشخاص مصروف بکار ہیں اور جن کا اس مردم شماری میں پہلے پہل داخلہ لیا گیا ہے۔ یہ تعداد میں ۲۰، ہیں جن میں سے ۶۳ میکانی قوت سے چلتے ہیں۔ اُن میں زیادہ تر روئی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کی گرنیاں ہیں۔ اس نوعیت کے ۹ کارخانوں کے منجملہ جن میں دستی قوت سے کام لیا جاتا ہے دستی ماگھہ والے سوت اور ریشم کے ۴ کارخانے ہیں۔ دوسرے زمرے یعنی اُن کارخانوں میں جن میں ۲۰ تا ۵۰ اشخاص کام کرتے ہیں ۸ کارخانوں اور ۳۵۹ مصروف بکار لوگوں کی تعداد کا اضافہ ہوا ہے جس کا باعث اس درجہ کے روئی صاف کرنے والے یا گٹھے باندھنے والے کارخانوں کی زیادتی ہے جو اس وجہ سے رونما ہوئی ہے کہ بعض کارخانوں میں کام کرنے والوں کی تعداد گھٹ گئی اور وہ اس نوعیت کے تحت آگئے۔ ورنہ اس کے بعد کے درجہ میں شریک ہوتے۔ ان کارخانوں میں جنہیں (۵۰) سے زیادہ لیکن ۱۰۰ سے کم اشخاص مصروف بکار ہیں (۴) کی کمی قوت میکانی سے چلنے والوں میں اور ۵ کی کمی بلاقوت میکانی چلنے والے کارخانوں میں رونما ہوئی ہے مجموعی طور پر اس عنوان کے تحت آنے والے کارخانوں میں بدوران دہ سالہ گزشتہ ۴۰۲ مزدوروں کی کمی پیدا ہوئی ہے ۱۰۰ سے زیادہ اشخاص کو مصروف بکار رکھنے والے کارخانوں کے منجملہ ۲ کا اضافہ میکانی قوت والے اور ۶ کا اضافہ دستی قوت والے کارخانوں میں ہوا ہے۔ اسکے اندر ایک روئی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کی گرنی جس میں ۲۱۸ مزدور کام کرتے ہیں اور ایک روئی صاف کرنیکی گرنی جس میں ۲۹۶ مزدور کام کرتے ہیں اور ۲ سوت اور ریشم کے دستی ماگھہ والے کارخانے جس میں ۳۱۹ مزدور ہیں اور چند متفرق کارخانے شامل ہیں۔ یہ قابل ذکر ہے کہ آخری زمرے یعنے ۴۰۰ سے زیادہ اشخاص کو مصروف بکار رکھنے والے کارخانوں میں میکانی قوت سے چلنے والوں کی تعداد علی حالہ قائم رہی ہے تو غیر میکانی قوت سے چلنے والے کارخانوں کی تعداد جو ۱۹۱۱ء میں ایک بھی نہ تھی اب ۳ ہوگئی ہے۔ یہ سب کے سب شاہ آباد کے پتھر کے معاون ہیں جو اس دہ سالہ دوران میں ضلع گلبرگہ میں قائم ہوئے ہیں۔ ان معادن میں (۳۴۴۰) اشخاص مصروف بکار ہیں۔

۳۲۹۔ اعداد و شمار ملازمین کارخانہ جات۔ تختہ ضمیمہ نشان (۱) صنعتی میں جو اشخاص ان کارخانہ جات میں۔ انتظام۔ نگرانی اور محرری کے کام میں مصروف

	جملہ	ذکور	اناث
انتظام، نگرانی اور محرری	۱۴۹۱	۱۴۹۱	۰
کاریگران ماہر فن	۸۱۰۳	۸۴۰۳	۷۰۰
کاریگران غیر ماہر فن	۲۳۲۶۳	۱۷۰۰۶	۶۲۵۷
میزان	۳۲۸۵۷	۲۵۹۰۰	۶۹۵۷

ہیں اونکی تفصیلی تعداد ظاہر کی گئی ہے اور کاریگروں سے ان کو ممیز کیا گیا ہے۔ اس کا ایک گوشوارہ درج حاشیہ ہے۔ اس پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ صنعتوں میں مصروف بکار اشخاص کی جملہ تعداد کے منجملہ فیصد (۷۹) ذکور ہیں اور فیصد (۲۱) اناث۔ انتظام۔ نگرانی اور محرری میں ایک بھی عورت مصروف نہیں اور ذکور میں سے ۲۸ فیصد اس طرح پر مصروف بکار ہیں۔ تقریباً ۷۰ فیصد مرد غیر ماہر فن کاریگر ہیں اور ۹۰ فیصد عورتیں اس عنوان کے تحت آتی ہیں۔ عورتیں زیادہ تر معادن زغال۔ صنائع بافتنی مثلاً روئی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کے کارخانے۔ کاتنے اور بننے کی گرنیاں۔ سوت اور ریشم کے دستی پارچہ کے کارخانے اور معادن سنگ میں کام کرتی ہیں۔ صنائع غذائیہ مثلاً بیڑی سازی کے کارخانے اور تیل نکالنے کے گرنیوں میں بھی عورتوں کو کچھ کام ملجاتا ہے۔ بالغ العمر کل کاریگران غیر ماہر فن (معمرہ ۱۴ سال وزائد) کے منجملہ ربع تعداد عورتوں کی ہے اور اندرون ۱۴ سال عمر والے کاریگران غیر ماہر فن میں انکی تعداد کم ازکم ۲۵ فیصد ہے۔ مجموعی طور پر ماہران فن کاریگروں کی تعداد کل مصروف بہ صنائع اشخاص کی تعداد کا تقریباً ۲۵ فیصد حصہ ہوتی ہے اطفال عموماً صنائع بافتنی۔ غذائیہ۔ معدنی۔ ملبوسات وچرم میں مصروف ہیں۔ فی ہزار بالغ العمر مصروف بکار اشخاص کے مقابلہ میں اطفال کا تناسب صنائع چرمی میں (۳۳۳)۔ روئی کے گٹھے باندھنے کی گرنیوں میں ۲۷۹۔ صنائع غذائیہ میں ۲۴۶۔ صنائع ملبوسات میں ۱۹۶ اور صنائع چوبیں میں ۱۹۳ ہے۔ معادن میں (۱۶۷) اور سوت کاتنے اور بننے کے گرنیوں میں ۱۲۵ تناسب ہے اور دوسرے صنائع میں ۱۰ فیصد سے بھی کم ہے۔

۳۳۳۔ صنائع میں بالغ العمر اناث اور اطفال کی تناسبہ تقسیم۔ مصروف بہ صنائع سنگہم بالغہ عورتوں کے منجملہ ۴۲۶ معادن میں اور ۲۷۳ صنائع بافتنی میں کام کرتی ہیں معادن میں (۲۱۵) کا تناسب ہے۔ جو صنعتیں ظروف گلی۔ پیداوار کیمیائی اور ذرائع نقل وحمل سے تعلق رکھتی ہیں ان میں عورتوں کا تناسب بہت کم ہے اور دوسرے اقسام صنائع سے عورتیں بالکلیہ احتراز کرتی ہیں۔ اطفال کی صورت میں بھی ہر دو جنس کے ہزار اطفال کے منجملہ کم سے کم ۵۷۰ (۳۶۳ اطفال ذکور اور ۲۰۷ اطفال اناث معادن میں مصروف ہیں۔ اسکے بعد کا ارفع تناسب یعنی ۲۰۰ (۱۱۷ اطفال ذکور اور ۸۳ اطفال اناث) صنائع بافتنی میں لگے ہوئے ہیں۔ صنائع غذائیہ میں ۱۰۳ اطفال (۶۴ لڑکے اور ۳۹ لڑکیوں) کا تناسب کا ہوتا ہے معادن سنگ میں ۳۲ (۱۸ لڑکے اور ۱۵ لڑکیوں) کا اور ذرائع نقل وحمل میں ۳۴ (۲۲ لڑکوں اور ۱۱ لڑکیوں) کا تناسب پڑتا ہے صنائع

متعلقہ چوبینہ۔ فلزات ظروف گلی۔ ملبوس۔ چرم اور پیداوار کیمیائی میں صرف چند لڑکے کام کرتے ہیں۔

۴۳۱۔ تقابل بہ اعداد و شمار سنہ ۱۹۱۱ء۔ تختہ ضمیمہ نشان (۲) میں سنہ ۱۹۱۱ء کے ایسے صنائع کے متعلقہ اعداد و شمار کا تقابل سنہ ۱۹۲۱ء کے اعداد کے ساتھ کیا گیا ہے جن میں ۲۰ یا اُس سے زیادہ اشخاص مصروف بکار ہیں کیونکہ صرف یہی ایک بنیاد ہے جس کی بناء پر تقابل ممکن ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے کارخانہ جات کی تعداد میں فیصد ۶ کا اور اس میں مصروف بکار اشخاص کی تعداد میں فیصد ۱۷ کا اضافہ اس دہ سالہ دوران میں ہوا ہے۔ لیکن یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ اضافہ صرف کاریگران غیر ماہر فن کی تعداد میں رونما ہوا ہے۔ جو اشخاص انتظام نگرانی اور محرری میں مصروف ہیں ان میں بقدر ۱۹ فیصد اور کاریگران ماہر فن میں بقدر ۳ فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ کاریگران ماہر فن کی تعداد میں ایسے صنائع میں بھی کمی آئی ہے جیسے بافتنی فلزی۔ پیداوار کیمیائی اور معدنی ہیں۔ دہ سالہ دوران زیر ذکر میں ہٹی کی معادن طلا میں کام موقوف ہوا اور معلوم ہوتا ہے کہ ۱۴ بافتنی اور ۲ فلزی کارخانے بھی بوقت مردم شماری چالو نہ تھے۔ بالغ اناث کاریگروں کا تناسب بمقابلہ ایک ہزار بالغ مرد کاریگروں کے سنہ ۱۹۱۱ء کے ۳۹۱ سے گھٹکر سنہ ۱۹۲۱ء میں ۳۴۱ رہگیا ہے اور دونوں جنس کے اطفال کا تناسب فی ہزار بالغ العمر ۱۲۴ سے بڑھکر ۱۶۵ ہوگیا ہے۔

۴۳۲۔ نوعیت تنظیم صنائع گرنبات۔ امپیریل ٹیبل (۱۲) حصہ سوم میں کارخانہ جات صنعتی کی درجہ بندی بلحاظ طبقہ مالکین و منتظمین اور تختہ ضمیمہ نشان (۳) (صنعتی) میں ہر ایک کارخانہ کے انتظام کی نوعیت ظاہر کی گئی ہے۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ جملہ کارخانہ جات صنعتی تعدادی ۲۰۰ کے منجملہ ۱۴ کی ملکیت سرکار یا مقامی حکومت کو حاصل ہے۔ ۳۰ کمپنی ہائے رجسٹر شدہ میں اور (۱۴۹) خانگی اشخاص کی ملکیت میں ہیں۔ سرکاری کارخانہ جات کے منجملہ ۳ سوت اور ریشم کے دستی ماکیہ والے کارخانے۔ ۳ مطابع۔ ۲ کارہائے آبرسانی۔ اور ایک ایک دارالضرب و کارہائے برقی۔ شراب کشی اور پتھر توڑنے کے کارخانے ہیں۔ کمپنی ہائے رجسٹر شدہ کے منجملہ ۱۱ میں یوروپین یا انگلو انڈین نظما ہیں۔ ان میں سے ۹ صنائع متعلقہ ذرائع نقل و حمل اور ۲ صنائع بافتنی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان (۲۵) کارخانوں کے منجملہ جن کے نظما دیسی اشخاص ہیں ۱۰ صنائع بافتنی سے۔ ۸ معادن سنگ سے، صنائع غذائیہ سے متعلق ہیں۔ ایک کارخانہ جس میں مشترکہ انتظام ہے وہ معدن زغال سنگاریتی ہے۔ ان کارخانہ جات کے منجملہ جن کے

مالکین خانگی اشخاص ہیں ۶ کے مالک یوروپین یا انگلو انڈین ہیں ۔ ۱۴۳ کے مالک دیسی اصحاب ۔ اول الذکر کے منجملہ ایک کارخانہ برف سازی ۔ ۲ کارخانہ جات سوڈا لیمونیڈ وغیرہ ایک مطبع اور دو دوکانات خیاطی ہیں ۔ موخر الذکر کارخانہ جات میں ایک تعداد غالب (۸۳) صنعت بافتنی سے تعلق رکھتی ہے ۔ مالکین کی درجہ بندی بلحاظ ذات یا قوم کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ۲ کے مالک ہندو (غیر مصرحہ) ۶ کے برہمن ۔ ۲۰ کے گجراتی ۔ ۴۴ کے کوہٹی ۔ ۱۰ کے مارواڑی ۔ ایک کا راجپوت ۔ ۱۲ کے لنگایت ۔ ۳۰ کے مسلمان ۔ ۱۵ کے پارسی اور ۳ کے "دیگر" ہیں ۔ مجموعی طور پر کارخانہ جات صنعتی کی سب سے بڑی تعداد کی ملکیت اور انتظام کومٹیوں کو حاصل ہے ۔ یہ ذکر بھی مناسب ہے کہ یہ کارخانہ جات زیادہ تر صنائع بافتنی اور روغن براری پر مشتمل ہیں ۔

۳۳ ۔ مزدوران ماہر فن و غیر ماہر فن ۔ امپیریل ٹیبل نمبر ۲ حصہ چہارم میں ماہر فن مزدوروں کی درجہ بندی بلحاظ انکے پیشہ صنعتی کے کی گئی ہے ۔ اور اسی میں انکا وطن بھی ظاہر کیا گیا ہے ۔ اسی ٹیبل کے حصہ پنجم میں غیر ماہر فن مزدوروں کی ذات یا نسل اور مقام پیدائش کی درجہ بندی بلحاظ نوعیت صنعت کی گئی ہے ۔

صنعت	کاریگران ماہر فن	
	ذکور	اناث
بافتنی	۱۹۲۲	۱۳۴
چوبینہ	۲۱۴	۰
فلزی	۴۹۴	۱
غذائیہ	۳۶۰	۱۶
نقل و حمل	۲۳۴۷	۶
معادن	۱۰۰۱	۵۳۳

تختہ مندرجہ حاشیہ میں اُن صنائع کا اظہار کیا گیا ہے جن میں ماہر فن کاریگر بہ تعداد کثیر مصروف ہیں ۔ صنائع بافتنی میں ۹۳ فیصد ماہر کاریگر طبقات ہنود (غیر مصرحہ) مسلمان ۔ سالے ۔ دھیڑ ۔ تلنگا اور موچی اقوام سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ان میں سے ہر ایک کا فیصدی تناسب علی الترتیب ۳۹ ۔ ۲۱ ۔ ۱۵ ۔ ۱۴ ۔ ۹ اور ۴ ہے ۔ یہ کُل قومیں بجز سالے اور موچی کے معادن میں کام کرنے والے مزدوروں میں زیادہ نمایاں ہیں ۔ اور کُل تعداد مزدوران کے لحاظ سے انکا تناسب علی الترتیب ۲۵ ۔ ۱۷ ۔ ۲ ۔ ۲۳ ۔ ۲۰ اور ۳ فیصد ہے ۔ صنائع چوبین میں کام کرنے والے ماہر مزدوروں کے منجملہ ۹۴ فیصد ہندو (غیر مصرحہ) مسلمان اور تلنگے ہیں ۔ یہ تینوں قومیں معہ دھیڑوں کے صنائع فلزی ۔ غذائیہ ۔ نقل و حمل میں علی الترتیب ۹۴ ۔ ۴۸ اور ۵۰ فیصد ہیں ۔ غیر ماہر فن مزدوروں کی کل تعداد جو صنائع میں مصروف ہیں ۳۶۲۳۲ ہے ۔ اس تعداد میں دھیڑ فیصد ۱۸ ۔ تلنگے فیصد ۱۴ ۔ غیر مصرحہ ہندو اور مسلمان فیصد ۱۲ مرہٹے فیصد ۱۱

اور کھوئی فیصد ۹ ہیں۔

ماہر مزدوروں میں سے (۱۸) فیصد اور غیر ماہر مزدوروں میں سے (۴۹) فیصد ملک سرکار عالی میں پیدا ہوئے ہیں۔ ملک سرکار عالی کے پیدا شدہ ماہر فن مزدوروں کے منجملہ فیصد (۶۷) اور اسی ملک کے پیدا شدہ غیر ماہر فن مزدوروں کے منجملہ ۵۶ فیصد اپنے ہی ضلع ولادت میں مشغول ہوجاتے ہیں اور علی الترتیب ۳۳ اور ۴۴ فیصد کو ضلع ولادت سے باہر نقلِ مقام کرنا پڑتا ہے۔ تاکہ صنائع میں مصروف ہوسکیں۔ بالفاظِ دیگر یوں کہا جاسکتا ہے کہ بمقابلہ غیر ماہر مزدوروں کے ماہر فن کاریگر زیادہ تعداد میں اپنے ہی اضلاع میں جذب ہوجاتے ہیں۔ بیرون ملک سے آنے والے مزدوروں کا تناسب ماہرین فن میں ۱۹ فیصد اور غیر ماہرین میں ۷ فیصد کا ہوتا ہے۔ ممالک اجنبیہ کے ماہر فن اور غیر ماہر فن کاریگر زیادہ تر صنائع معدنی۔ بافتنی اور نقل وحمل میں جذب ہوگئے ہیں برطانوی صوبہ جات متصلہ مدراس، بمبئی اور متوسط و برار کا حصہ اجنبی ماہر فن کاریگروں میں علی الترتیب ۷۲۔ ۱۵۔ اور ۵ فیصد اور اجنبی غیر ماہر فن میں علی الترتیب ۶۵۔ ۲۴ اور ۹ فیصد کا ہوتا ہے۔ بمبئی، صوبہ متوسط و برار کے ماہر فن کاریگر اور غیر ماہر فن مزدور زیادہ تر صنائع بافتنی میں مصروف ہیں۔ اور مدراس کے مزدور معادن میں بہ تعداد کثیر مشغول ہیں۔ مجموعی طور پر ملک سرکار عالی کے مشغول بہ صنائع مزدوروں کا حصہ غالب مقامی نوعیت کا ہے اور غیر ملک والے کے لئے ملک سرکار عالی میں صنعتی پیشے پر بسر کرنے کے واسطے بہت کم جاذبیت ہے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مقامی صنائع کی ترقی اور توسیع کے لئے ملک میں کافی مزدور مل سکتے ہیں۔

۴۳۴۔ مصروف بہ صنائع یوروپین اور انگلو انڈین۔ تختہ ضمیمہ نشان (۶) صنعتی سے واضح ہوگا کہ کارخانہ جات صنعتی میں مصروف بکار ۲۲۹ یوروپین اور انگلو انڈین کے منجملہ ۳۳ منیجر، ۴ نگرانی کرنے والے اور ۱۳ محرر ہیں اور ۱۴۶ کاریگر ہیں۔ انہیں سے زیادہ تر ملازمت ریلوے میں ہیں اور ورکشاپ میں کام کرتے ہیں جہاں انجنوں اور گاڑیوں کی ترمیم کی جاتی ہے۔

۴۳۵۔ گرنیوں میں قوت کی تقسیم۔ قوت میکانی سے کام لینے والے ۱۴۰ کارخانوں کے منجملہ ۱۱۸ بھاپ کی قوت سے ۱۳ تیل سے۔ ۴ گیاس سے اور ۵ برقی قوت سے

چلتے ہیں۔ بھاپ سے چلنے والے کارخانوں میں زیادہ تر روئی صاف کرنے یا گٹھے باندھنے کی گرنیاں ہیں۔ تیل سے چلنے والے جو ۱۳ کارخانے ہیں وہ روغن براری کی گرنیاں ہیں۔ اور گیاس سے چلنے والے چاروں کارخانے سوڈا لیمونیڈ وغیرہ بنانے کے کارخانے ہیں قوتِ برقی سے چلنے والوں کے منجملہ ایک معدنِ زغال ہے جس میں قوّتِ برقی عمارت کارخانہ ہی میں پیدا اور مُہیا ہوتی ہے اور ۴ یعنے ایک مطبع ایک گرنی برف اور ۲ سوڈا لیمونیڈ بنانے کے کارخانے قوتِ برقی باہر سے لیتے ہیں۔ ان کارخانوں میں جتنے انجن کام کرتے ہیں اُن کی تعداد ۱۰۶ ہے جنمیں سے ۸۹ بھاپ کے انجن ۱۲ تیل کے انجن اور ۵ گیاس کے انجن ہیں ان کُل انجنوں کی اسپی طاقت کے منجملہ ½ ۱۱۸۰ گھوڑوں کی طاقت بھاپ سے اور ۳۴ گھوڑوں کی طاقت تیل سے اور ۵ گھوڑوں کی طاقت گیاس سے مہیا ہوتی ہے معادنِ زغال میں محرکان اصلی (۹۶) اسٹیم انجن ہیں جن کی طاقت دس ہزار گھوڑوں کی ہے اور ۳ تیل کے انجن ہیں جن کی طاقت ۱۵ گھوڑوں کی ہے۔ وہاں برقی قوت پانچ DYNAMOS سے KILOWATTS ۱۴۹۰ کی پیدا ہوتی ہے۔ ان چار کارخانوں میں جن میں قوتِ برقی باہر سے مہیا کی جاتی ہے ۶ موٹر لگے ہوئے ہیں جن کی طاقت ۹۸ گھوڑوں کی ہے۔

۳۳۶۔ تعداد ماگہہ زیر استعمال۔ کپڑا بننے کی ۸ گرنیوں میں کُل ۱۹۰۰ ماگہہ کام میں ہیں جن میں سے ۱۹۰۰ قوتِ میکانی سے اور ۴۲ فلائی شٹل والے اور ۲۶ بلا فلائی شٹل والے دستی قوت سے چلتے ہیں۔ ۵ ریشم کے کارخانوں میں (۴۵) ماگہہ ہیں جن میں سے ۴ فلائی شٹل کے اور ۵۰ بلا فلائی شٹل کے دستی قوت سے چلائے جاتے ہیں۔

۳۳۷۔ حالات مزدوران گرنی۔ حال میں سرکار عالی نے ایک کمیشن بدیں غرض مقرر کیا تھا کہ گرنیوں کے معائنہ کے بعد مزدوروں کی حالت معلوم کرے۔ اس کمیشن نے ملک سرکار عالی کے کارخانوں اور گرنیوں کا معائنہ ختم کرکے شولاپور کی گرنی کا بھی معائنہ کیا کمیشن کے میر مجلس نے احمد آباد کی گرنی کا بھی معائنہ کیا۔ چونکہ کمیشن کی رپورٹ میں جو عنقریب سرکار میں پیش ہوگی گرنیوں کے مزدوروں کے متعلق بلا شُبہ تفصیلی بحث ہوگی اور اُس میں اکثر مفید امور اور تجاویز و مشورے درج ہونگے۔ اسلئے اس مضمون کے متعلق یہاں ذکر غیر ضروری معلوم ہوتا ہے۔

۳۳۸۔ تعلیم صنعتی۔ ملک سرکار عالی میں جو مدارس تعلیم فنون کے متعلق موجود ہیں انکی تعداد قلیل ہے یعنے صرف (۵) جن میں ۳۲۶ طلباء نجاری۔ آہنگری۔ ہمروبافی۔ پارچہ بافی۔ کارچوبی اور خیاطی کی تعلیم بوقت مردم شماری پارہے تھے ان ادارہ جات کی از سر نو تنظیم کے لئے ایک مفصل تجویز حال ہی میں سرکار میں پیش کی گئی تھی۔ اور سرکار نے تجاویز کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ... ہزار کی منظوری صادر فرمائی کہ انہیں اغراض میں صرف کئے جائیں اور ایک مجلس کے قیام کی بھی منظوری عطا فرمائی کہ اس کام کی نگرانی کرے۔

۳۳۹۔ صنائع محابس۔ اب تک ان صنائع کا بیان نہیں کیا گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ صدر محبس گلبرگہ شریف کے ساختہ خیمے اور صدر محبس ورنگل کے بنائے ہوئے قالین اور دریاں عمدہ قسم کی ہوتی ہیں اور بمقدار کثیر اُن کی فروخت ہوتی ہے۔ اُنکے علاوہ دوسرے محابس کی تیار کی ہوئی کھادیاں۔ توال وغیرہ مقامی طور پر جلد فروخت ہوجاتے ہیں۔

حصہ سوم تحقیقاتہائے خاص

۳۴۰۔ امور عام۔ خاص تختہ جات صنعتی کے علاوہ میں نے اپنے نوٹ متعلقہ صنعت و تجارت کے نقول اول تعلقدار صاحبان اضلاع کی خدمت میں روانہ کئے اور ان سے استدعا کی کہ امور ذیل کے متعلق مواد جمع کرنے اور روانہ کرنے کی کوشش کریں (الف) مزدوروں کی معاشی حالت اور ان کی نقل وحرکت (ب) تجارت دیہی کی حالت (ج) صنعتی ترقی پر ذات پات کا اثر (د) خانہ ساز صنعتیں۔ اگرچیکہ مواد فراہم شدہ نہایت قلیل ہے اور سررشتہ صنعت وحرفت نے جس سے اس بارہ میں مشورہ کیا گیا تھا۔ اس تحقیقات کو عمل میں لانے کے لئے قلت عملہ کا عذر کیا لیکن امید ہے کہ ذیل کی یادداشتیں ناظرین کی دلچسپی کی باعث ہوں گی۔

۳۴۱۔ مزدوری۔ مزدوری مستقل یوسمی یا موقتی ہوتی ہے۔ مستقل قسم کی مزدوری بالعموم پارچہ بافی کی گرنیوں میں ملتی ہے۔ زراعتی مزدوری کی ایک مقدار کثیر اور ایسے صنائع کی مزدوری جیسے روئی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کی گرنیوں کی ہے موسمی نوعیت رکھتی ہے۔ زراعتی کاروبار کے مزدور جب کھیتوں کا کام ختم ہوجاتا ہے تو گرنیوں کی جانب متوجہ ہوجاتے ہیں جو مزدور کارہائے ریلوے۔ تعمیرات اور آبپاشی پر کام کرتے ہیں اُن کی نوعیت کچھ تو

مستقل ہے کچھ موسمی اور زیادہ تر موقتی ہے جو کارہائے موجودہ کی نگہداشت اور کارہائے جدیدہ کی تعمیر کے حالات پر منحصر ہے۔

تختہ مندرجہ ذیل میں ازروئے مردم شماری حالیہ مزدوران قلمبند شدہ کی تعداد بلحاظ مختلف زمرہ ہائے مزدوری ظاہر کی گئی ہے۔ چونکہ ماہر فن کاریگر بالعموم پیشہ وروں سے اور ان اشخاص سے منتخب ہوتے ہیں جو اپنے آبائی پیشے مثلاً نجاری۔ آہنگری وغیرہ انجام دیتے ہیں اسلئے اس تختہ میں اُن کا اندراج نہیں کیا گیا۔ مندرجہ بالا پہلے دو زمروں میں جو لوگ شامل ہیں

زمرہ	تعداد مزدوران — سنہ ۱۹۲۱ء — [illegible]	سنہ ۱۹۲۱ء — بالذات کام کرنیوالے — ذکور	سنہ ۱۹۲۱ء — بالذات کام کرنیوالے — اناث	سنہ ۱۹۲۱ء — جملہ	سنہ ۱۹۱۱ء — [illegible]	سنہ ۱۹۱۱ء — بالذات کام کرنیوالے — ذکور	سنہ ۱۹۱۱ء — بالذات کام کرنیوالے — اناث	سنہ ۱۹۱۱ء — جملہ
کھیت کے مزدور	۱۲۲۵۱۱۸	۳۰۷۳۰۳	۴۱۶۹۶۸	۷۲۴۲۷۱	۲۷۸۸۲۱۲	۵۹۰۷۳۱	۸۹۶۸۲۵	۱۴۸۷۵۵۶
کھیت کے ملازم	۴۴۴۸۱۸	۱۳۷۶۴۳	۱۶۹۸۸۳	۳۰۷۵۲۶				
جملہ	۱۶۶۳۵۶۲	۴۴۴۹۴۶	۵۸۶۸۵۱	۱۰۳۱۷۹۷	۲۷۸۸۲۱۲	۷۹۰۷۳۱	۸۹۶۸۲۵	۱۴۸۷۵۵۶
سڑکوں وغیرہ پر کام کرنیوالے مزدور	۸۴۸۰۸	۲۳۶۱۹	۲۰۳۴۸	۴۳۹۶۷	۵۱۸۷۹	۱۵۸۹۱	۱۳۲۰۳	۲۹۰۹۴
ریلوے پر کام کرنیوالے مزدور	۶۱۲۸	۱۹۸۵	۸۷۷	۲۸۶۲	۱۳۴۹۶	۴۸۹۹	۱۳۱۹	۶۲۱۸
مزدوران غیر مصرحہ	۹۲۲۴۸۶	۲۵۹۹۷۸	۲۷۹۵۴۶	۵۳۹۵۲۴	۳۶۴۱۵۷	۱۰۳۵۵۵	۱۱۰۲۹۶	۲۱۳۸۵۱
جملہ	۱۰۱۵۴۹۲	۲۸۵۵۸۲	۳۰۰۷۷۱	۵۸۶۳۵۳	۴۲۹۵۳۲	۱۲۴۳۴۵	۱۲۴۸۱۸	۲۴۹۱۶۳
میزان	۲۶۷۹۰۵۴	۷۳۰۵۲۸	۸۸۷۶۲۲	۱۶۱۸۱۵۰	۳۲۱۷۷۴۴	۹۱۵۰۷۶	۱۰۲۱۶۴۳	۱۹۳۶۷۱۹
مزدوران غیر ماہر فن ازروئے امپیریل ٹیبل نمبر ۱۲	۰	۱۷۰۰۷	۶۲۵۷	۲۳۲۶۳	۰	۱۰۴۵	۴۵۹۳	۱۴۹۹۸

وہ وہی ہیں جو کسی نہ کسی طرح زراعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ بقیہ زمرے اُن اشخاص سے متعلق ہیں جن کا کوئی خاص پیشہ نہیں ہے اور عام مزدوری کرتے ہیں جب زیادہ مزدوروں کی ضرورت ہو تو یہ زراعتی اغراض میں مشغول ہو سکتے ہیں۔ اس تختہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ملک سرکار عالی میں مزدوروں کی کمی نہیں ہے۔ گو انکی تعداد میں اس دہ سالہ دوران میں انحطاط رونما ہوا ہے۔ اور یہ انحطاط بلا شبہ انفلوئنزا اور طاعون کی غارت گری سے اور قحط اور امساک باراں پر مبنی ترک وطن کے باعث پیدا ہوا ہے اگر مقامی صنائع میں ترقی ہو تو ترک وطن کی رو بہت محدود ہو جائے گی اور کافی مزدور (کم از کم غیر ماہر فن) اندرون ملک ہی سے بہم پہنچ سکینگے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ کل اضلاع میں مزدوروں کی کثرت یکساں نہیں

ہے۔ جو اضلاع صوبہ بمبئی سے متصل ہیں مثلاً بیڑ و عثمان آباد وغیرہ ان میں مزدوروں کی کمی ہے جس کی وجہ وہ ترکِ وطن کی کثرت ہے جو مغربی ہند کی اور خصوصاً بمبئی اور شولا پور کی صنعتی ترقی کی بدولت رونما ہو رہی ہے اور جو ملک سرکار عالی کے خطہ مرہٹواڑی کے مزدوروں کی کثیر تعداد کو مائل کر رہی ہے۔ اسکے برخلاف کریم نگر وغیرہ جیسے اضلاعِ تلنگانہ میں مزدوروں کی کثرت ہے اور وہیں سے جہاں کہیں ضرورت ہو مزدور فراہم ہوتے ہیں اس میں شبہ نہیں کہ مقامی صنائع کی ترقی سے مزدوروں کو ملک سرکار عالی کے اندر ہی ٹھہرنے کے لئے کافی ترغیب پیدا ہو گی۔ اور ممکن ہے کہ جو مزدور ترکِ وطن کر کے چلے گئے ہیں ان میں سے زیادہ تعداد واپس آ جائے۔ ملک سرکار عالی میں کسی مقام پر مزدوروں کی کسی تنظیم کی اطلاع نہیں ملی۔ کہا جاتا ہے کہ گرنیوں میں کام کرنے سے مزدور کی جسمانی قوت زائل نہیں ہوتی۔ گرنیوں میں کام کرنے والوں کی ایسی کئی مثالیں بیان کی جاتی ہیں جن میں سالہا سال تک مزدور بغیر خرابی صحت کام انجام دیتے رہے ہیں۔ گرنی میں کام کرنے والے بالعموم اسی صورت میں گرنی کی ملازمت چھوڑتے ہیں جب انہیں کسی دوسری جگہ زیادہ مزدوری کی توقع ہوتی ہے یا ختمِ موسم کی وجہ سے جب روئی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کے کارخانہ یا اس قبیل کی فصل پر چلنے والی گرنیاں بند ہو جاتی ہیں۔ یہ فصلی گرنیاں کاروبار کے موسم میں روزانہ بہت دیر تک کام انجام دیتی رہتی ہیں۔ مثلاً کارہائے تعمیرات پر جو مزدور مصروف ہیں وہ اور عام مزدور بھی روزانہ (۸) گھنٹے یعنی صبح کے آٹھ بجے سے شام کے ۵ بجے تک کام کرتے ہیں اور دوپہر میں صرف ایک گھنٹہ کا وقفہ کھانا کھانے کے لئے پاتے ہیں۔ لیکن ان موسمی گرنیوں میں صبح کے چار بجے سے رات کے ۸ بجے تک برابر کام ہوتا ہے اور دوپہر میں صرف ایک گھنٹہ کا وقفہ دیا جاتا ہے۔ مگر ان گرنیوں میں جو مزدوری دیجاتی ہے وہ معمولی شرح سے تقریباً ۵۰ فیصد زیادہ ہوتی ہے۔

۲۴۳۔ سوداگری اور تجارت ۔ تختہ جات کروڑگیری اور ریلوے سے تجارت کی نوعیت اور اس کے رُخ کے متعلق اچھی رہنمائی ہو سکتی ہے۔ ملک سرکار عالی کی خاص برآمد اجناس غلہ۔ پنبہ۔ اجناسِ روغندار و روغنیات۔ چوبینہ۔ چرم۔ مویشی و کوئلہ اور خاص درآمد پارچہ۔ تاگا۔ ریشمِ خام۔ نمک۔ شکر۔ خشک میوہ جات۔ چھالیا (سپاری) نقرہ طلاء۔ تانبا و پیتل بشکل چادر و برتن۔ لوہا۔ معدنی تیل۔ چوبینہ اور افیون ہیں۔

۳۴۳- در آمد و بر آمد - تختہ ذیل میں اس دہ سالہ دوران کے اوائل و اختتام کے لحاظ سے در آمد و بر آمد کی قیمت ظاہر کی گئی ہے :-

اشیاء	قیمت در آمد ہزاروں میں: اوسط پنجسالہ مختتمہ سنہ ۱۳۲۰ف (اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء)	قیمت در آمد ہزاروں میں: سنہ ۱۳۲۹ف (سنہ ۱۹۱۹ تا سنہ ۱۹۲۰ء)	اشیاء	قیمت بر آمد ہزاروں میں: اوسط پنجسالہ مختتمہ سنہ ۱۳۲۰ف	قیمت بر آمد ہزاروں میں: سنہ ۱۳۲۹ف
پارچہ	۱۳۸۷۸	۳۲۱۳۷	پنبہ	۲۶۱۹۹	۱۰۹۱۴۳
تاگا	۵۵۳۴	۹۸۱۹	غلہ	۸۸۱۳	۵۳۴۲
نمک	۴۱۱۱	۳۶۸۶	تخم انڈی	۹۰۷۲	۵۹۸۳
ریشم	۱۱۳۲	۱۶۴۵	چرم	۳۲۵۲	۴۰۷۴
شکر	۳۵۵۵	۷۳۴۵	ولایتی مونگ	۱۰۴۰	۱۳۵۵
میوہ جات خشک	۲۲۵۷	۴۲۵۶	السی	۶۲۹۱	۲۴۱۱
سپاری	۹۷۰	۱۲۲۳	تل رام تل	۴۹۹۵	۹۳۲۰
نقرہ	۳۸۸۳	۱۱۳۱	مویشی	۲۱۲۳	۴۳۱۰
طلاء	۵۰۳۳	۲۶۸۴۷	روغنیات	۱۲۳۳	۶۸۶
ظروف مسی و برنجی	۹۵۴	۸۹۹	چوبینہ	۴۵۰	۵۲۳
لوہا	۱۴۲۲	۰	پارچہ	۲۰۵	۳۵۷
چوبینہ	۴۳۴	۹۷۶	تیل	۸۱	۴۹۱
مویشی	۱۵۵۴	۳۰۸۴	متفرقات	۰	۲۷۰۹۳
ظروف و اشیاء آہنی	۰	۲۱۵۷			
متفرقات	۰	۹۸۸۱۹			
میزان	۷۰۵۲۶	۱۹۴۰۰۴	میزان	۷۴۱۵۱	۱۶۹۰۸۹

تختہ بالا سے وہ ترقی عظیمہ ظاہر ہوتی ہے جو در آمد و بر آمد ہر دو میں بدوران دہ سالہ رونما ہوئی ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ باوجود جنگِ عظیمہ ا ور ناموافق حالات موسمی کے ملک سرکار عالی میں تجارت میں وسعت پیدا ہوئی ہے - معمولی تجارتی راہوں سے ملک سرکار عالی میں داخل ہونے والے یا باہر جانے والے اشیاء پر محصول کروڑگیری وصول کرنے کے اغراض سے ملک سرکار عالی کی تقسیم دس محصول خانوں میں کی گئی ہے :- حیدر آباد - سکندر آباد - عثمان آباد - اورنگ آباد لنگسگور - بدہرہ - ورنگل - راجورہ - گلبرگہ اور گوداوری - یہ مقامات اہم مراکز تجارت ہیں انکے علاوہ تقسیم مال کے لحاظ سے مراکز ذیل اہمیت رکھتے ہیں :- ناندیڑ - پربھنی - رہنگولی پرلی - شوراپور - کپل - لاتور - رائچور - سیرم - شاہ آباد - نارائن پیٹھ - سداسیو پیٹھ - سدی پیٹھ - نظام آباد -

کرکھیلی کھمم میٹھ اور عادل آباد۔ تختہ جات ریلوے سے ریلوے کے ذریعہ جو مال آتا جاتا ہے اُس کا صرف وزن معلوم ہوتا ہے۔

تختہ ذیل میں ان اہم اشیاء کا وزن ٹن میں ظاہر کیا گیا ہے جو بذریعہ ہز اگزالٹیڈ ہائینس دی نظامس گیارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے ۱۳۲۹ف میں درآمد یا برآمد ہوئے ہیں۔

اشیاء	درآمد بابتہ ۱۳۲۹ف	اشیاء	برآمد بابتہ ۱۳۲۹ف
ٹنا ہوا تاگا	۲۳۱۵	ٹنا ہوا تاگا	۵۰
پارچہ	۳۷۴۰	پارچہ	۱۷۴
غلہ	۱۲۵۳۲۱	غلہ	۲۴۵۳۵
نمک	۴۶۶۶۲	شکر و قند سیاہ	۱۶۵۱
اشیا ظروف آہنی و برنجی وغیرہ	۱۱۳۰۳	پنبہ	۲۲۰۷
شکر و قند سیاہ	۴۳۳۹	حبوب روغنیات	۷۲۴۸۰
پنبہ	۱۳۰	تخم ارنڈی	۲۴۳۵۳
چوبینہ	۵۰۹۹	چوبینہ	۱۲۸۸۹
روغن گیاسلیٹ	۱۱۵۸۸	کوئلہ (زغال)	۳۶۲۶۶۴
زغال (کوئلہ)	۳۴۰۶	متفرقات	۱۰۵۹۲۵
متفرقات	۲۳۱۳۹		
میزان	۲۳۷۱۰۲	میزان	۶۷۶۹۲۸

باغراض برآمد ملک کی پیداوار اندرونی حصص ملک سے ان اہم منڈیوں میں جمع کیجاتی متصل اضلاع کے درمیان مقامی پیداوار اور مال و اسباب کا بھی بہت لین دین ہوتا ہے باغراض درآمد فراہمی کے جو ذرائع و وسائل ہوتے ہیں وہی ذرائع و وسائل درآمد شدہ مال کے دور دراز مقامات پر تقسیم کا کام بھی لدا ؤ بیلوں اور بنڈیوں کے ذریعے سے انجام دیتے ہیں دیہات کا بنیا تاجر عمومی ہوتا ہے جو غلہ و پارچہ کی سوداگری کے ساتھ روپیہ کا لین دین بھی کرتا ہے۔ یہی ہے جو رعایا کو ادائی زر مالگزاری کے لیے رقم قرض دیتا ہے اور زمانہ دروں میں کل پیداوار قبضہ میں کر لیتا ہے اور پھر تھوک فروش برآمد کرنے والوں کے پاس بڑے تجارتی مراکز یا قریب تر ریلوے اسٹیشن پر پہنچا دیتا ہے۔ فصول استادہ کی طمانیت پر قرض حاصل کرنیکا طریقہ بہت رائج ہے جو رعایا کے حق میں تباہ کن اور ساہوکار کے لئے نہایت فائدہ مند ہے۔ ساہوکار پیداوار کو اپنے نرخ پر خریدتا ہے۔ اور اس کو تھوک یا چلر بازار کے بھاؤ پر بیچکر اچھا نفع کماتا ہے اور رعایا کو بمشکل اتنا ملتا ہے کہ وہ آمد و خرچ کے توازن کو

قائم رکھنے کے لئے کافی ہو سکے غرض کہ اس صورت سے ہر وہ ساہو کار کے پنجے میں پھنستے جاتے ہیں۔

سامان اور مال جو علاقہ سرکار عظمت مدار سے درآمد کیا جاتا ہے وہ یا تو بذریعہ ریلوے راست کسی ریلوے اسٹیشن پر ملک سرکار عالی کے اندر پہنچ جاتا ہے یا بذریعہ ہنڈیوں اور بار بردار جانوروں کے بیرون ملک کے موقوعہ تجارتی مراکز مثل بارسی۔ شولاپور۔ احمد نگر۔ کرنول۔ ادونی بلاری جگیاپیٹھ۔ بجواڑہ وغیرہ سے اندرونی مراکز تجارت تک آتا ہے۔ ریلوے کے ذریعہ جو درآمد ہوتی ہے وہ زیادہ تر بمبئی سے اور کچھ مدراس سے ہوتی ہے۔ برآمد کی صورت میں اضلاع کی پیداوار ان مراکز تک پہونچ جاتی ہے۔ یا قریب ترین ریلوے اسٹیشن تک بھیجدی جاتی ہے جہاں سے یا تو بلدہ حیدرآباد کو یا بمبئی یا مدراس کو روانہ کردی جاتی ہے۔ تجارت کے خاص راستے یہ ہیں۔ مغرب وجنوب میں جی آئی پی ریلوے اور مدراس و سدرن مرہٹا ریلوے نظام گیارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے (جو ملک میں مغرب سے مشرق تک گزرتی ہے) حیدرآباد گوداوری ویلی ریلوے جو درمیانی اور شمال مغربی اضلاع سے گزرتی ہے اور بلدہ حیدرآباد کو منماڑ موقوعہ ضلع ناسک صوبہ بمبئی کے ساتھ متصل کرتی ہے۔ جدید جاری شدہ سکندرآباد گدک ریلوے جو بلدہ حیدرآباد سے جنوب میں محبوب نگر تک جاتی ہے۔ متعدد معاون سڑکیں جو اندرون ملک میں واقع ہیں اسٹیشنوں تک مال لانے اور پھر وہاں سے لیجانے میں سہولت بخشتی ہیں۔

۴۴۳- **ہاٹ اور بازارات**۔ ہر بڑے موضع میں ہفتہ وار ہاٹ یا بازار ہوتا ہے۔ جہاں متصلہ مواضعات اور اضلاع کی پیداوار بغرض فروخت لائی جاتی ہے۔

ہر ایک قصبہ یا بڑے موضع میں جہاں تحصیل یا ضلع کا مستقر ہوتا ہے وہاں عموماً ایک مستقل بازار ہوتا ہے جہاں ۷ بجے صبح سے رات کے ۸ بجے تک کاروبار ہوتا ہے لیکن ہاٹ میں بالعموم صبح کے دس بجے سے شام کے چار بجے تک خرید وفروخت ہوتی ہے اور سب سے زیادہ مصروفیت کا وقت دوپہر کے بارہ بجے سے چار بجے شام تک ہوتا ہے۔ یہ ہاٹ چھوٹے پیمانہ پر جمع کرنے والے اور تقسیم کرنے والے مرکز ہوتے ہیں۔ کاشتکار اپنا غلہ۔ کمہار اپنے برتن مویشی کی نسل کشی کرنے والا اپنے مویشی اور ترکاری کاشت کرنیوالا اپنی ترکاری لاتا ہے۔
بیرونی مال جیسے گرنی کا کپڑا۔ گیاس کاتیل وغیرہ ہر بڑے ہاٹ میں ملتے ہیں۔ آجکل بالمعاوضہ تجارت رائج نہیں ہے صرف نقد کا لین دین ہوتا ہے۔ لیکن مویشی کی صورت میں اُدھار کا طریقہ ہے۔ اُن بازارات کی فہرست جہاں مویشی کی خرید وفروخت ہوتی ہے اِس رپورٹ

کے آخر میں بطور ضمیمہ نشان ۶ ملحق کی گئی ہے مویشی فروخت کرنیوالا قیمت کے مختلف تناسب مختلف مقامات پر وصول کرلیتا ہے اور باقی رقم حسب شرائط اقساط سے ادا کرنی پڑتی ہے۔ ان ہاٹوں میں دوکانات کی تعداد ۳۰ یا ۴۰ سے ۴۰۰ یا ۵۰۰ تک ہوتی ہے اور شریک ہونے والے اشخاص کی تعداد چند سو سے ہزاروں تک ہوتی ہے دوکانداروں کا اوسط منافع فی روپیہ تقریباً ایک آنہ ہوتا ہے بعض صورتوں میں نفع ۲ ر ۲۰ تک بھی ہوتا ہے بعض مقامات میں کرنسی نوٹ پر کوئی بٹاون نہیں لیا جاتا لیکن بعض مقامات میں سو روپیہ کے نوٹ پر ار سے ۴ ر تک بٹاون لیا جاتا ہے بعض اوقات جب سکہ ہائے نقروی کی ضرورت ہوتی ہے تو فیصد ۳ر بھی بٹاون لیا جاتا ہے۔ بعض بڑے مواضعات میں غلہ وغیرہ کے ذخائر میں مثلاً بڈے پلی (ضلع محبوب نگر) کی ایک دوکان میں صرف تخم ارنڈی ہی کا ذخیرہ ۔۔۔ کی قیمت کا جمع ہے دوسرے اشیاء کا ذکر کیا ہے ان ہاٹوں اور بازاروں کے علاوہ سالانہ بازار اُن مقامات پر لگتے ہیں جہاں جاترا یا اعراس ہوتے ہیں۔ سررشتہ علاج حیوانات کے طرف سے مختلف مقامات میں کبھی کبھی مویشی کی نمائش بھی قائم کی جاتی ہے۔

۵۴۳ صنعت ہائے خانہ۔ ملک سرکارعالی کی سب سے اہم صنعت خانہ دستی ماگہ سے پارچہ بافی ہے۔ ملک کے تقریباً ہر موضع میں جُلاہے موجود ہیں جو دیہاتی لوگوں کے لئے ہاتھ کا بُنا ہوا کپڑا مُہیا کرتے ہیں۔ سابقہ زمانہ میں یہ لوگ خود ہی تاگا کاتا کرتے تھے لیکن گرنیوں کے تاگے نے ہاتھ کے کاتے ہوئے تاگے کو بیدخل کر دیا ہے۔ آجکل اورنگ آباد۔ گلبرگہ اور حیدرآباد کی گرنیوں کا تاگا کام میں لایا جاتا ہے۔ اور بمبئی۔ شولاپور اور احمد آباد سے بھی تاگے کی بہت مقدار درآمد کیجاتی ہے۔ مرہٹے جُلاہوں کی جسمانی ساخت تلنگانہ کے جُلاہوں سے زیادہ بہتر کہلاتی ہے۔

جُلاہے بالعموم ایک درمیانی شخص کے زیر بار احسان (قرضدار) ہوتے ہیں جو اُنکے کام کی اجرائی کے لئے خام مال مُہیا کرتا ہے۔ شادی اور دوسرے معاشرتی ضروریات کے لئے نقد رقم قرض دیتا ہے اور اس طرح پر جُلاہے سے اقرار لینے کے قابل ہوتا ہے کہ بازاری نرخ سے ارزاں نرخ پر کپڑا اُسی کے ہاتھ بیچے۔ پس ایک جُلاہے کی اوسط آمدنی جو ایک ماگہ کا مالک ہو اور اسکے خاندان کے افراد بھی اس کے کام میں ہاتھ بٹاتے ہوں ماہانہ للعہ سے للعہ تک ہوتی ہے۔ بشرطیکہ وہ شخص درمیانی کے پنجے میں گرفتار نہ ہو اور اگر شخص درمیانی اپنا منافع (حصہ) لے تو صرف للعہ تا للعہ ہوتی ہے۔

دیسی ماگہ کی اوسط قیمت تقریباً عـ۲ روپیہ ہوتی ہے جس چیز سے ماگہ بنتا ہے اور جس بافت کا پارچہ اس پر تیار ہوتا ہے اسکے لحاظ سے بھی قیمت متفاوت ہوتی ہے نفیس کپڑے کے لئے بہتر ماگہ درکار ہوتے ہیں اور ریشمی کے لئے اور زیادہ بہتر ماگہ چاہئیں۔ سررشتہ صنعت وحرفت کے مساعی کی بدولت ترقی یافتہ فلائی شٹل کے ماگہ زیادہ رائج ہوگئے ہیں۔ جلاہوں میں انجمن ہائے اتحادی کے قیام کیوجہ سے بھی اس طرز کے ماگہ کی اشاعت ہوئی ہے معمولی ماگہ ۲۵ سال کام دیتا ہے۔

۳۴۶۔ **ماگہ**۔ ازروے مردم شماری حالیہ مختلف اضلاع میں جتنے ماگہ زیر استعمال ہیں اُن کی تعداد تختہ ذیل میں درج کی گئی ہے۔

نام ضلع	تعداد دستی ماگہ	
	معہ فلائی شٹل	بلا فلائی شٹل
بلدہ حیدرآباد	۳۱۲	۱۴۳
اطراف بلدہ	۱۵۶۴	۱۱۳۰
ورنگل	۵۹۷۲	۱۱۰۴
کریم نگر	۱۱۴۸۸	۳۰۹۳
عادل آباد	۱۱۴۶۴	۲۵۸۸
میدک	۷۲۹۱	۲۷۵۰
نظام آباد	۲۸۳۰	۱۲۵۲
محبوب نگر	۶۲۹۵	۶۰۴۹
نلگنڈہ	۳۳۹۹	۲۲۶۸
اورنگ آباد	۱۹۹۸	۴۳۲
بیڑ	۹۰۴	۱۹۳
ناندیڑ	۲۷۶۳	۸۵۳
پربھنی	۲۵۹	۵۲۹
گلبرگہ شریف	۱۴۰۲۶	۵۳۵۴
عثمان آباد	۶۶۳	۹۵
رائچور	۹۶۶۰	۲۰۲۲
بیدر شریف	۳۴۸۹	۱۱۸۰
میزان	۸۴۳۹۲	۳۱۰۴۲

تختہ مندرجہ حاشیہ پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہو جائے گا کہ بنسبت معمولی ماگھوں کے فلائی شٹل کے ماگہ زیادہ مستعمل ہیں اور نیز یہ کہ بمقابلہ مرہٹواڑی کے تلنگانہ کے جلاہے اس طرز کے ماگہ سے زیادہ کام لینے لگے ہیں لیکن کل اضلاع کے منجملہ گلبرگہ میں جو مرہٹواڑی کا ایک ضلع ہے سب سے زیادہ تعداد فلائی شٹل والے ماگھوں کی ہے۔ اسکے بعد کریم نگر اور عادل آباد کے اضلاع کا درجہ ہے جو دونوں تلنگانہ میں واقع ہیں۔ پھر رائچور موقوعہ مرہٹواڑی کا درجہ ہے لیکن اس سمت کے تقریباً کل بقیہ اضلاع میں تلنگانہ کے بقیہ اضلاع سے ماگھوں کی تعداد کم ہے۔ فلائی شٹل والے ماگہ کی اول تعداد اطراف بلدہ موقوعہ تلنگانہ میں (۱۵۶۴) اور عثمان آباد موقوعہ مرہٹواڑی میں (۶۶۳) ہے۔ مگر ان اضلاع میں بھی معمولی ماگھوں کی بہ نسبت فلائی شٹل والے ماگھ ہی زیادہ ہیں۔

۳۴۷۔ **چرخے**۔ اب دوسرے صنائع خانہ متعلقہ پنبہ کی طرف توجہ کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ سوتی تاگا کاتنے کے کام میں لگے ہوئے چرخے کل ممالک محروسہ میں (۱۷۴۹۵) ہیں جن کے

منجملہ ۱۵۱۱۰۲ یا ۸۶ فیصد صرف تلنگانہ میں ہیں جس ضلع میں چرخوں کی سب سے زیادہ تعداد ہے وہ کریم نگر ہے (۱۴۱۳۱ ۹۴)۔ اسکے بعد علی الترتیب ۔ عادل آباد ۔ نظام آباد ۔ میدک اور نلگنڈہ کے مدارج ہیں جن میں سے ہر ایک میں ۸۰۰۰ سے زیادہ چرخے ہیں۔ اس طرح سے بشمول نلگنڈہ جس میں ۱۲۲۲۹ چرخے ہیں۔ چھ اضلاع تلنگانہ میں مرہٹواڑی کے ہر ضلع سے زیادہ چرخے ہیں بسمت موخر الذکر میں چرخوں کی سب سے بڑی تعداد صرف (۵۶۴۵) گلبرگہ میں ہے ۔ عثمان آباد میں تو صرف ۳۱ چرخے ہیں حتیٰ کہ بلدہ حیدر آباد میں بھی اس سے زیادہ تعداد ہے ۔

۳۴۸۔ **روئی صاف کرنے کے دستی آلے (گرکھے)** ملک سرکار عالی میں روئی صاف کرنیکے دستی آلوں یعنی گرکھوں کی تعداد ۴۲۳۰۲ ہے جنکے منجملہ مرہٹواڑی میں ۵۴ فیصد اور تلنگانہ میں ۴۶ فیصد ہیں۔ اس قسم کے روئی صاف کرنے والے ۱۴۰۰۰ آلوں کے ساتھ گلبرگہ اس معاملہ میں درجہ اول پر ہے اور ۹۴۶۰ آلوں کے ساتھ بیدر درجہ دوم پر ہے پھر علی الترتیب تلنگانہ کے اضلاع عادل آباد و کریم نگر کے مدارج ہیں جہاں ۸۳۲۰ اور ۵۲۱۸ آلے ہیں۔ انکے بعد ناندیڑ کا درجہ ہے جہاں ۴۰۹۱ گرکھے ہیں بقیہ اضلاع میں بہت کم تعداد ہے ۔ گرکھوں کی کمترین تعداد تلنگانہ کے منجملہ ضلع محبوب نگر میں (۶۱۱) ہے اور مرہٹواڑی کے منجملہ ضلع عثمان آباد میں (۳۶۲) ہے ۔

۳۴۹۔ **صنعتِ ریشم** ۔ ملک سرکار عالی میں صنعتِ ریشم کے دو بڑے مرکز سدی پیٹھ اور سنگاریڈی ہیں جو ضلع میدک میں واقع ہیں۔ جلاہوں کی قوم کی فائدہ رسانی کے لئے ان مقامات میں انجمنہائے امداد باہمی حال ہی میں جاری کی گئی ہیں ۔ سدی پیٹھ پتمبر اور طلائی کلابتوں کے لئے مشہور ہے ۔ ریشم جو کام میں لایا جاتا ہے وہ زیادہ تر چینی ہوتا ہے ۔ لیکن بعض اوقات میسوری ریشم بھی کام میں لایا جاتا ہے ۔ ۱۲۰ تولہ خام ریشم میں کاتے ہوئے ریشم کی خالص مقدار ۸۰ تولہ برآمد ہوتی ہے ۔ اس مقدار ریشم پر (لے) (CARDING) کیلئے اور (للعہ) رنگنے کے لئے صرف ہوتے ہیں ۔ اس مقدار سے ۱۲ گز طویل اور ۱/۴ ۱ گز عریض تھان تیار ہوتا ہے ۔ تقریباً للعہ روپیہ قیمت کی پتمبر کی تیاری میں ۱۸ دن لگتے ہیں اور بننے والے کو اس میں للعہ روپیہ کا خالص نفع حاصل ہوتا ہے ۔ لیکن سادہ ریشم کی بافت میں روزانہ تقریباً عہ ملتے ہیں اسلئے پتمبر بننے والے جلاہے سادہ ریشمی کام کی جانب عام طور پر مائل ہو رہے ہیں۔

سنگاریڈی کا ریشمی پارچہ پائداری اور نفاستِ بافت کے اعتبار سے مشہور ہے اور دور دراز مقامات پر بھی فروخت ہوتا ہے ۔

۳۵۰۔ **لسر** ۔ اسمی نوعیت کا پائدار ریشمی پارچہ ۔ ورنگل ۔ متھواڑہ اور حسن پرتی موقوعہ ضلع ورنگل کو سگی

ضلع گلبرگہ۔ نارائن پیٹھ ضلع محبوب نگر۔ مہادیو پور ضلع کریم نگر اور آرمور ضلع نظام آباد میں تیار ہوتا ہے۔ ٹسر کے کوئے ممالک محروسہ کے جنوبی اور شرقی اضلاع کے جنگلوں میں دستیاب ہوتے ہیں۔ سررشتہ زراعت کی جد و جہد کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ اب ارنڈی کے پتوں پر ریشم کے کیڑوں کی پرورش کی زیاد و تحریک پیدا ہو چلی ہے۔ اُبلے ہوئے کوئیوں سے ٹسر کا تار ایک دیسی طریقے سے نکالا جاتا ہے۔ باریک تار سے موٹا تاگا کاتا جاتا ہے اور ہاتھوں پر بنا جاتا ہے۔ اسکے بعد خود جلاہے ہی اس کو صاف کرتے اور رنگتے ہیں۔

۳۵۱۔ پارچہ ریشم۔ زمانہ قدیم سے اورنگ آباد کمخواب اور دوسرے ریشمی کپڑوں کے لئے جو ہمرو اور مشروع کہلاتے ہیں مشہور چلا آتا ہے اور پیٹھن اپنی مندیلوں اور خالص طلائی اور نقروی کلابتونی کپڑوں کے لئے مشہور ہے۔

ہمرو اور مشروع ریشم اور سوتی تاگے سے جو بمبئی سے درآمد ہوتا ہے بنا جاتا ہے۔ اورنگ آباد کی گرنی کا تاگا بھی کام میں لایا جاتا ہے۔ تانے کے سلجھانے اور پھیلانے میں عورتوں اور بچوں سے کام لیا جاتا ہے۔ مقامی بازار سے جو رنگ ملسکتا ہے اس سے ریشم رنگتے ہیں۔ مشروع قسم کے پارچہ میں تانا ریشم کے تاگے کا اور بانا سوتی تاگے کا ہوتا ہے اور ہمرو کی قسم میں ریشمی اور سوتی تاگے کی ساوی مقدار دیجاتی ہے۔ اس قسم کی آمیزش اسوجہ سے ہونے لگی کہ اہل اسلام کو نماز میں خالص ریشم پہننا جائز نہیں ہے۔ ہمرو کے تھان ۴ ½ گز × ¾ گز اور مشروع کے تھان ۶ × ¾ گز بنے جاتے ہیں۔ اول الذکر کے ایک تھان کی قیمت عـہ سے لیکر ماء اور اس سے زائد تک اور موخر الذکر کی عـہ سے سـہ اور زائد تک ہوتی ہے۔ مندیل سر پر باندھنے کے پٹکے ہیں جس میں کلابتونی کام ہوتا ہے۔ مندیل بننے والے کی اوسط آمدنی عمعہ یومیہ ہوتی ہے۔

ضلع محبوب نگر میں نارائن پیٹھ کا ریشمی پارچہ اور بالخصوص ریشمی ساڑیاں مشہور ہیں۔ ہر ساڑی کی قیمت صـہ سے صماء تک متفاوت ہوتی ہے اسکے بننے میں ایک مہینہ لگتا ہے اور بننے والے کو صہ سے صـہ تک نفع ہوتا ہے۔ شورا پور۔ شاہ پور اور کوڑنگل موقوعہ ضلع گلبرگہ اور کشٹگی موقوعہ ضلع رائچور بھی ریشمی اور سوتی ساڑیوں کے لئے شہرت رکھتے ہیں۔ روزانہ ۹ گھنٹے کام کرکے جلاہا ۲ گز ساڑی بنتا ہے اور مجموعی طور پر ایک روپیہ میں ۲ُ اُسکو نفع ملتا ہے۔ یہ قابل ذکر ہے کہ ان تمام مقامات سے جلاہے نقل وطن کرکے صوبہ بمبئی کے مختلف مقامات پر جا بسے ہیں۔

۳۵۲۔ صنعت گلیم و قالین۔ کل ملک سرکار عالی میں (چوپان) گڈرئے بھیڑوں کی پرورش کرتے ہیں اور ان کے اُون سے دیسی کمبل اور قالین بناتے ہیں۔ دیہاتی لوگ اور دوسرے بھی اُن کملوں و قالینوں

سے کام لیتے ہیں۔ کملوں کی صنعت بکثرت امرآباد ناگرکرنول اور دیورکنڈہ، (ضلع محبوب نگر) گوڈی کیسو پیٹھ اور چینچولی (ضلع گلبرگہ) میں بہت ترقی کرگئی ہے۔ اور قالین کی صنعت بھی مرسواڑہ ضلع ورنگل میں فروغ پر ہے۔

جب بھیڑیں ۶ یا ۷ مہینے کی عمر والی ہو جاتی ہیں تو گدڑیے انکا اون عموماً ماہ آذر یا دے (اکٹوبر و نومبر) میں کترتے ہیں۔ اُن سے اُنکی چھیک صاف کر کے تاگا کاتتے ہیں۔ اُس تاگے سے پھر معمولی ناگھوں پر کمل بنتے ہیں۔ ناگرکرنول اور امرآباد ضلع محبوب نگر میں۔ بھیڑوں کا اُون کترنے کا صرفہ (۱۲) روپیہ ہوتا ہے۔ اس مقدار اُون سے چار سو تے یا پانچ باریک کمل بُنے جاتے ہیں۔ اُن کملوں کی قیمت عالہ سے للعہ ۵ روپے تک متفاوت ہوتی ہے۔

قالین باف گدڑیوں سے اُون حاصل کرتے ہیں۔ قالین چار مختلف اقسام کے تیار ہوتے ہیں۔

(۱) خالص اُونی قالین (۲) اُونی اور ریشمی قالین (۳) اُونی او سُوتی قالین (۴) اون اور زر کے قالین۔ پہلی تینوں قسمیں صرف فرمایش پر تیار کی جاتی ہیں۔ کیونکہ انکی تکمیل عرصہ طلب ہے اور (۶) انچ بننے میں ایک دن لگ جاتا ہے جوتھی قسم وہ ہے جو بالعموم مقامی بازاروں میں فروخت ہوتی ہے۔

گدڑیے اتنے منتشر صورت میں پھیلے ہوئے ہیں کہ ان میں کسی انجمن کا قائم کرنا ممکن نہیں ہے۔ اسلئے انہیں انجمن ذخائر پیدا کنندگان کے توسط سے جو محبوب نگر اور ورنگل میں قائم کی گئی ہیں، معاملہ کرنے پر مجبور کیا گیا ہے۔ انجمن اُن سے تیار شدہ مال واجبی نرخ پر خریدتی ہیں۔ اور بازار کے نرخ سے فروخت کرتی ہیں اور ہر سال کے ختم پر بعد وضع اخراجات جو منافع بچے وہ پیدا کرنیوالوں کو بشکل کمیشن دیدیا جاتا ہے۔

۲۳۵۔ **برنجی سامان۔** ضلع میدک میں سدی پیٹھ اور ضلع نلگنڈہ میں ایک جاگیری موضع پمبرتی ملک سرکار عالی کی صنعت سامان برنجی کے مشہور مراکز ہیں۔ عدم سرپرستی کے باعث یہ صنعت پژمردہ ہو رہی تھی برنجی کام کرنیوالوں کے مفاد کے لئے انجمہائے امداد باہمی کے قیام سے نہ صرف اُن کے تیار شدہ مال کی نوعیت بلکہ صنعت کاری کا کمال بھی ترقی پا گیا ہے۔ بعد وضع قیمت مال خام ایک پیتل کا کام کرنے والا روزانہ تقریباً ۱۲؎ دس گھنٹے کام کر کے کما لیتا ہے۔ جو لوگ انجمہائے امداد باہمی کے رکن ہیں اُن کی خالص آمدنی انجام دادہ کام کی نوعیت کے لحاظ سے ۴ر سے لے کر عاں روزانہ تک متفاوت ہوتی ہے۔ پمبرتی کی انجمن امداد باہمی ماہانہ تقریباً للعہ صا؎ قیمت کا خام مال درآمد کرتی اور معہ؎ کی قیمت کا تیار شدہ مال فروخت کرتی ہے۔

۴۳۵۔ **بدری سامان۔** اس صنعت کا نام بیدر سے منسوب ہے جہاں اس قسم کا سامان ایک بلوری دھات سے جو مقامی طور پر تیار کی جاتی ہے بنایا جاتا ہے۔ جو اشیاء تیار کئے جاتے ہیں وہ

لوٹے صراحیاں ۔سیلابچیاں ۔پلنگ کے پائے ۔کٹورے وغیرہ ہوتے ہیں۔ برتن تیار ہونے کے بعد انکی سطح پر چاندی یا سونے کا کام کیا جاتا ہے ۔یہ کام نہایت نفیس اور نازک اور اعلٰی کاریگری کا ہوتا ہے نقش اور گلکاری نہایت اچھی ہوتی ہے ۔اوسط درجہ کا بدری کام کرنیوالا ۱۵ دن میں عــہ۵ روپیہ کی لاگت کے خام مال سے صہ۵ روپیہ کی چیزیں تیار کرلیتا ہے اور تقریباً صہ۹ روپیہ ماہانہ کمالیتا ہے ۔

۳۵۵ صنعت کاغذسازی دستی ۔فی الحال ملک سرکارعالی میں (۷) مقامات ہیں جہاں یہ صنعت جاری ہے ۔ان مقامات پر ایک مہینے کے عرصہ میں جتنا کاغذ تیار ہوتا ہے ۔اس کے متعلق بعض اعداد و شمار تختہ ذیل میں درج کیے گئے ہیں

نام مقام	کام کرنیوالوں کی تعداد	تعداد موگریاں		قیمت کاغذ وغیرہ جو کام میں لایا گیا	قیمت کاغذ تیار شدہ	منافع ماہانہ بعد وضع اخراجات فی شخص یا فی
		چوبی	سنگی			
				روپے	روپے	روپے
گوڈور	۳۹	۸	۲	۲۳۰	۲۷۵۰	۱۱۰۰
مدور	۲	۰	۱	۱۵	۱۸۷	۷۵
ونتے	۳	۱	۰	۵	۶۲	۲۵
گومارم	۱	۱	۰	۵	۶۳	۲۵
بجلی پور	۳	۰	۰	۵	۶۲	۲۵
ویلور	۶	۰	۲	۳۰	۳۷۵	۱۵۰
ورنگل	۸	۰	۳	۳۲	۴۰۶	۱۶۲

ضلع محبوب نگر میں کوئلکنڈہ بھی کاغذسازی کے لئے مشہور ہے اور وہ کاغذ اسی مقام کے نام سے موسوم ہے جو زیادہ تر لفافے اور بہی کھاتے بنانے کے کام آتا ہے

موضع کورٹلہ ضلع کریم نگر میں بھی ایک معمولی قسم کا کاغذ تیار ہوتا ہے لیکن ان دونوں مقامات کے تیار شدہ کاغذ کے متعلق اعداد و شمار دستیاب نہیں ہوسکتے ۔

۳۵۶ تیل کے گھانے ۔اس ملک کا عام طریقہ گھانے کے ذریعہ تیل نکالنے کا ہے جو ہاتھ سے یا بیل کی قوت سے چلایا جاتا ہے ۔اس قسم کے قدیم ملکی آلوں کی کل تعداد ملک سرکارعالی میں ۳۰۸۴۰ ہے ضلع کریم نگر میں سب سے زیادہ تعداد ہے (۳۸۹۱) اور اطراف بلدہ میں سب سے کم (۲۲۹) چونکہ بمقابلہ مرہٹواڑی کے تلنگانہ میں اجناس روغندار زیادہ پیدا ہوتے ہیں اسلئے مرہٹواڑی سے (۵۸۰۷) تلنگانہ میں گھانوں کی تعداد زیادہ ہے ۔(۸۲۷۶)

۳۵۷ نیشکر کے گھانے ۔ملک سرکارعالی میں ابتک قدیم طرز کے چوبی گھانوں سے نیشکر کھلنے کا طریقہ رائج ہے ۔اس طریقے سے ایک طرف تو رس بہت ضائع جاتا ہے اور دوسری طرف نیشکر سے پورا رس نہیں نکلتا ابتک ممالک محروسہ کے کسی حصہ میں نئی طرز کے آلے نصب نہیں ہوئے ۔اس قسم کے گھانوں کی کل تعداد اس ملک

ہیں ۳۰۴۸ ہے جو کُل کے کُل ہاتھ یا بیل کی قوت سے چلتے ہیں۔ انکے منجملہ سہ ربع تعداد صرف تلنگانہ میں ہے سب سے بڑی تعداد (۱۳۳۴) میدک میں اور سب سے اقل (۹۰) نلگنڈہ میں ہے۔

۸۵۳۔ **غلہ پیسنے کی چکیاں**۔ غلہ پیسنے کی کُل چکیوں کی تعداد خواہ وہ بھاپ۔ گیاس۔ ہاتھ یا کسی اور قوت سے چلتی ہوں (۲۸۱۸۹۳) ہے جنکے منجملہ (۲۵۰۶۱۰) تلنگانہ میں ہیں۔ سب سے بڑی تعداد (۶۱۶۷۲) ضلع کریم نگر میں اور سب سے کمتر (۶۰) ضلع بیڑ میں ہے۔

۸۵۹۔ **کارخانہ جات خیاطی**۔ ملک سرکار عالی کے کارخانہ جات خیاطی کی کُل تعداد (۱۱۲۱) ہے ان کارخانوں میں ۲ یا اُس سے زیادہ خیاط سینے کے مشین سے کام کرتے ہیں اور کُل مشینوں کی تعداد (۶۲۱۸) ہے۔ اگرچیکہ تلنگانہ میں ۳۰ فیصد کارخانے واقع ہیں لیکن مشینوں کی تعداد تقریباً صرف (۶۰) فیصد ہے۔ بالفاظ دیگر مرہٹواڑی کے کارخانوں میں بمقابلہ تلنگانہ کے نسبتاً زیادہ مشینوں سے کام لیا جاتا ہے۔ بلدہ حیدرآباد میں (۲۹۰) کارخانے ہیں جن میں ۵۰۰ مشین کام میں لگی ہوئی ہیں۔

۸۶۰۔ **کارخانہ جات کارہائے فلزی ونجاری**۔ ملک سرکار عالی میں فلزات کے کُل کارخانوں کی تعداد ۱۳۵۴ ہے جنکے منجملہ تلنگانہ میں ۵۲ فیصد اور مرہٹواڑی میں ۴۸ فیصد ہیں۔ ایسے کارخانوں کی سب سے بڑی تعداد (۴۸۰) ناندیڑ میں ہے اسکے بعد (۲۹۴) کارخانے کریم نگر میں ہیں۔ سب سے آخر میں عثمان آباد پڑتا ہے جہاں (۱۲) کارخانے ہیں۔ بلدہ حیدرآباد میں بھی اس تعداد سے زیادہ (۳۸) کارخانے ہیں۔

آہنگری کے کارخانے جنہیں دو یا دو سے زیادہ آہنگر کام کرتے ہیں۔ تلنگانہ میں ۲۷۳۶ اور مرہٹواڑی میں ۶۰ ۱۹ ہیں۔ سب سے زیادہ تعداد (۸۱۷) کریم نگر میں اور سب سے کم (۳۰) عثمان آباد میں ہے۔ بلدہ حیدرآباد میں اس قسم کے (۶۵) کارخانے ہیں۔

نجاری کے کارخانے جنہیں دو یا دو سے زیادہ نجار کام کرتے ہیں مجموعی طور پر ملک سرکار عالی میں ۷۹۹۳ ہیں جنکے منجملہ تلنگانہ میں ۴۴۰۸ اور مرہٹواڑی میں ۳۵۸۵ ہیں ایسے کارخانوں کی سب سے بڑی تعداد (۸۴۲) ضلع عادل آباد میں اور سب سے کمتر تعداد (۱۰۲) ضلع اطراف بلدہ میں ہے۔ بلدہ حیدرآباد میں اس نوعیت کے ۱۰۲ کارخانے ہیں۔

ان کارخانہ جات کے علاوہ مردم شماری میں ۱۳۱۳۱ کارخانہ جات سفال سازی۔ ۴۲۲۳ کارخانہ جات نقاشی اور ۴۶۴۱ کارخانہ جات دودھ مکھن سازی قلمبند ہوئے ہیں۔ یہ ایک امر تعجب خیز ہے کہ اگرچیکہ بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواڑی کے مویشی زیادہ دودھ دینے والے ہوتے ہیں لیکن خطۂ موخر الذکر کے شیر خانوں کی تعداد خطۂ اول الذکر کی تقریباً صرف رُبع ہے

ذیلی تختہ ۱- (پیشہ جاتی) عام تقسیم بلحاظ پیشہ

شعبہ، ذیلی شعبہ اور ترتیب	جملہ آبادی کے فی دس ہزار اشخاص کے لحاظ سے تعداد		شعبہ، ذیلی شعبہ اور ترتیب میں فیصد		حقیقی کام کرنے والے ملازمین کا فیصد		حقیقی کام کرنیوالوں کے مقابلہ میں زیر پرورش اشخاص کا فیصد	
	حقیقی کام کرنے والے اور زیر پرورش	حقیقی کام کرنے والے	حقیقی کام کرنے والے	زیر پرورش	شہری	دیہاتی	شہری	دیہاتی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
(الف) پیدائش اشیاء خام	۵،۵۷۰	۲،۹۹۰	۵۴	۴۶	،۳	۹۹،۷	۸۸	۸۶
(۱) پیدائش جانوران اور نباتات	۵،۵۵۴	۲،۹۷۷	۵۴	۴۶	،۳	۹۹،۷	۸۷	۸۷
۱- چراگاہ و زراعت	۵،۴۴۸	۲،۹۱۳	۵۳	۴۷	،۳	۹۹،۷	۸۵	۸۷
(ا) معمولی کاشتکاری	۴،۹۴۴	۲،۶۲۹	۵۳	۴۷	،۲	۹۸،۸	۱۱۳	۸۸
(ب) خاص پیداوار اور بازار کیلئے پھل و سبزی بونے والے	۴۰	۲۷	۶۶	۳۴	۶،۰	۹۴،۰	۸۴	۴۹
(ج) جنگلات	۵۰	۲۷	۵۳	۴۷	۲،۰	۹۸،۰	۸۸	۸۷
(د) ذخیرہ کھیت پیدا کرنیوالے	۴۱۴	۲۳۰	۵۵	۴۵	،۸	۹۹،۲	۱۲	۸۱
(ہ) چھوٹے جانوروں کی افزائش نسل کرنیوالے	۱	۰	۲۸	۷۲	۲۱	۷۹	۱۴	۳۱۹
۲- ماہی گیری و شکار	۱۰۶	۶۴	۶۰	۴۰	،۵	۹۹،۵	۱۵۰	۶۶
(۲) پیدائش جمادات	۱۶	۱۳	۷۸	۲۲	،۶	۹۹،۴	۲۲۱	۲۷
۳- کانیں	۱۲	۱۱	۸۸	۱۲	،۶	۹۹،۴	۱۸	۱۴
۴- سخت پتھروں کے کھودنے کے مقام	۴	۲	۴۷	۵۳	،۱	۹۹،۹	۶،۱۶۷	۱۰۵
۵- نمک وغیرہ	۰	۰	۹۰	۱۰	۰	۱۰۰	۰	۱۱
(ب) مادی اشیاء کی تیاری اور مہیا کرنا	۲،۵۰۶	۱،۲۶۰	۵۰	۵۰	۴،۴	۹۵،۶	۱۳۹	۹۷
(۳) صنعت	۱،۳۷۴	۶۹۵	۵۱	۴۹	۲،۵	۹۷،۵	۱۵۰	۹۶
۶- پارچہ بافی	۳۵۲	۱۷۷	۵۰	۵۰	،۶	۹۹،۴	۱۵۳	۹۹
۷- جانوروں کے چمڑے کھال و سخت اشیاء	۲۳	۹	۴۲	۵۸	،۷	۹۹،۳	۱۱۲	۱۴۱
۸- چوبینہ	۱۳۴	۶۹	۵۲	۴۸	۲	۹۸	۸۲	۹۴
۹- دھاتیں	۷۲	۳۴	۴۷	۵۳	۳	۹۷	۱۳۰	۱۱۱
۱۰- مٹی	۹۱	۴۳	۴۷	۵۳	۱،۳	۹۸،۷	۷۹	۱۱۲
۱۱- کیمیائی پیداوار اور اسکے ہمشکل	۱۸	۷	۳۸	۶۲	۱،۶	۸۸،۴	۵۷	۱۶۲
۱۲- صنعتہائے خورونوش	۸۳	۴۳	۵۲	۴۸	۶،۲	۹۳،۸	۱۶۱	۸۷
۱۳- صنعتہائے لباس بناؤ و سنگھار	۴۳۵	۲۳۱	۵۳	۴۷	۲،۳	۹۷،۷	۱۲۲	۸۷
۱۴- صنعتہائے فرنیچر	۰	۰	۵۱	۴۹	۱۰۰	۰	۹۵	۰
۱۵- صنعتہائے عمارات	۷۳	۴۰	۵۵	۴۵	۶،۷	۹۳،۳	۹۸	۸۱
۱۶- ذرائع نقل و حمل کی تعمیر	۱	۱	۵۸	۴۲	۴۲،۸	۵۷،۲	۵۶	۸۴
۱۷- پیداوار و ارسال طبعی قوتیں	۰	۰	۳۰	۷۰	۱۰۰	۰	۲۴۰	۰
گرمی، روشنی، قوت محرکہ بجلی وغیرہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

تتمہ ذیلی تختہ ا- (پیشہ جاتی) عام تقسیم بلحاظ پیشہ

شعبہ، ذیلی شعبہ اور ترتیب	جملہ آبادی کے فی دس ہزار اشخاص کے لحاظ سے تعداد		شعبہ ذیلی شعبہ اور ترتیب میں فیصد		حقیقی کام کرنے والے لازمین کا فیصد		حقیقی کام کرنیوالوں کے مقابلہ میں زیر پرورش اشخاص کا فیصد	
	اشخاص جن کا ذریعہ معاش یہ ہے	حقیقی کام کرنے والے	حقیقی کام کرنے والے	زیر پرورش	شہری	دیہاتی	شہری	دیہاتی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۱۸- دیگر متفرق و غیر معین صنعتیں	۹۲	۴۱	۴۵	۵۵	۵٫۸	۹۴٫۲	۳۳۹	۱۰۹
(۴) نقل وحمل	۱۵۵	۷۳	۴۷	۵۳	۱۵٫۱	۸۴٫۹	۱۶۴	۱۰۹
۱۹- ہوا کے ذریعہ نقل وحمل	۰	۰	۰	۰	۰	۰	-	۰
۲۰- پانی کے ذریعہ نقل وحمل	۳	۱	۳۶	۶۴	۲۴	۷۶	۸۳	۲۰۶
۲۱- سڑک کے ذریعہ نقل وحمل	۱۳۰	۶۳	۴۸	۵۲	۱۰	۹۰	۱۶۱	۱۰۱
۲۲- ریل کے ذریعہ نقل وحمل	۱۹	۸	۴۰	۶۰	۵۲	۴۸	۱۷۳	۱۲۳
۲۳- ڈاک، تار و ٹیلیفون کی ملازمین	۱۳	۱	۳۹	۶۱	۳۶٫۹	۶۳٫۱	۱۵۵	۱۵۲
(۵) تجارت	۹۷۷	۴۹۲	۵۰	۵۰	۵٫۵	۹۴٫۵	۱۲۲	۹۷
۲۴- بنک، کارخانہ جات، قرضہ، مبادلہ و بیمہ	۱۸	۷	۴۳	۵۷	۹٫۲	۹۰٫۸	۲۰۰	۱۲۸
۲۵- دلالی، کمیشن و برآمد	-	-	۴۶	۵۴	۹۸٫۸	۱٫۲	۱۱۵	۳۰۰
۲۶- تجارت پارچہ	۵۰	۱۹	۳۹	۶۱	۶٫۴	۹۳٫۶	۱۶۲	۱۵۸
۲۷- تجارت کھال، چمڑے، بال، پر، سینگ وغیرہ	۸	۳	۴۲	۵۸	۵٫۲	۹۴٫۸	۱۹۵	۱۳۳
۲۸- تجارت چوبینہ	۴	۳	۷۷	۲۳	۷۲٫۲	۲۷٫۸	۱۲	۶۹
۲۹- دھاتوں کی تجارت	۲	-	۱۸	۸۲	۴۵٫۶	۵۴٫۴	۱۳۷	۷۲۳
۳۰- مٹی کے برتنوں کی تجارت	۵	۳	۶۰	۴۰	۶٫۵	۹۳٫۵	۷۳	۶۶
۳۱- تجارت کیمیائی پیداوار	۱	-	۳۸	۶۲	۵۴٫۲	۴۵٫۸	۲۱۱	۱۰۳
۳۲- ہوٹلیں، بارخانے، قہوہ خانے وغیرہ	۱۸۰	۱۰۱	۵۷	۴۳	۱٫۸	۹۸٫۲	۹۲	۷۹
۳۳- دیگر تجارت اشیاء خوردونوش	۳۴۰	۱۷۴	۵۱	۴۹	۶٫۴	۹۳٫۶	۱۲۵	۹۴
۳۴- تجارت لباس و اشیاء بناؤ سنگھار	۱۴	۷	۴۸	۵۲	۱۲٫۶	۸۷٫۴	۱۱۰	۱۰۸
۳۵- تجارت فرنیچر	۸	۴	۵۲	۴۸	۱٫۷	۹۸٫۳	۱۹۵	۹۱
۳۶- تجارت سامان عمارت	۴	۳	۷۷	۲۳	۲٫۸	۹۷٫۲	۱۰۹	۲۸
۳۷- تجارت ذرائع نقل وحمل	۶	۳	۵۵	۴۵	۴٫۲	۹۵٫۸	۱۹۸	۷۶
۳۸- تجارت ہیمہ سوختنی	۳۲	۲۰	۶۳	۳۷	۳٫۴	۹۶٫۶	۹۴	۵۷
۳۹- تجارت اشیاء تعیش و اشیاء متعلق خطوط، ہنر و علوم	۳۹	۱۹	۴۸	۵۲	۲۲٫۹	۷۷٫۱	۱۱۴	۱۰۷
۴۰- تجارت دیگر اقسام	۲۶۶	۱۲۶	۴۷	۵۳	۲٫۳	۹۷٫۷	۱۹۷	۱۱۰

ذیلی تختہ ۱ - (پیشہ جاتی) عام تقسیم بلحاظ پیشہ (اختتام)

شعبہ، ذیلی شعبہ اور ترتیب	جملہ آبادی کے فی دس ہزار اشخاص کے لحاظ سے تعداد		شعبہ، ذیلی شعب اور ترتیب میں فیصد		حقیقی کام کرنے والے ملازمین کا فیصد		حقیقی کام کرنیوالوں کے مقابلہ میں زیر پرورش اشخاص کا فیصدر	
	اشخاص جن کا ذریعہ معاش یہ ہے	حقیقی کام کرنے والے	حقیقی کام کرنے والے	زیر پرورش	شہروں میں	دیہاتوں میں	شہروں میں	دیہاتوں میں
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
ج - سرکاری نظم ونسق اور آزاد پیشے	۶۱۲	۲۸۶	۴۷	۵۳	۱۳٫۲	۸۶٫۸	۱۳۴	۱۱۰
(۶) افواج سرکاری	۱۸۱	۹۲	۵۱	۴۹	۱۹	۸۱	۱۲۰	۹۱
۴۱ - فوج	۵۹	۲۹	۴۹	۵۱	۵۳٫۳	۴۶٫۷	۱۱۸	۸۴
۴۲ - بحری فوج	-	-	-	-	-	-	-	-
۴۳ - ہوائی فوج	-	-	-	-	-	-	-	-
۴۴ - کوتوالی (پولیس)	۱۲۲	۶۳	۵۱	۴۹	۳۲	۹۶٫۸	۱۳۸	۹۳
(۷) سرکاری نظم ونسق	۲۶۹	۱۲۶	۴۷	۵۳	۱۰	۹۰	۱۵۲	۱۰۹
۴۵ - سرکاری نظم ونسق	۲۶۹	۱۲۶	۴۷	۵۳	۱۰	۹۰	۱۵۲	۱۰۹
(۸) پیشے اور آزاد فنون	۱۶۲	۶۸	۴۳	۵۷	۱۱	۸۹	۱۳۴	۱۳۴
۴۶ - مذہب	۴۸	۳۰	۴۲	۵۸	۸٫۸	۹۱٫۲	۱۲۷	۱۳۷
۴۷ - قانون	۲۲	۶	۲۹	۷۱	۸٫۷	۹۱٫۳	۱۳۲	۲۵۰
۴۸ - طب	۲۴	۱۰	۴۱	۵۹	۲۲٫۲	۷۷٫۸	۱۲۱	۱۵۰
۴۹ - تعلیم وہدایات	۴۶	۲۱	۴۷	۵۳	۶٫۴	۹۳٫۶	۱۲۷	۱۱۲
۵۰ - لسانیات، اور فنون اور علوم	۲۲	۱۱	۵۰	۵۰	۱۶٫۵	۸۳٫۵	۱۶۲	۹۰
د - متفرق	۱٬۳۱۲	۷۳۲	۵۶	۴۴	۶٫۳	۹۳٫۷	۸۳	۷۹
(۹) ۵۱ - اشخاص جو اپنی آمدنی پر گذر کرتے ہیں۔	۲۵	۱۰	۴۰	۶۰	۶۶٫۹	۳۳٫۱	۱۳۹	۱۶۷
(۱۰) ۵۲ - خانگی ملازمت	۲۷۶	۱۴۴	۵۲	۴۸	۱۶٫۵	۸۳٫۵	۹۰	۹۲
(۱۱) غیر واضح پیشہ جات								
۵۳ - عام اصطلاحات جو کسی خاص پیشہ کو واضح نہیں کرتے۔	۷۵۶	۴۳۹	۵۸	۴۲	۲٫۴	۹۷٫۶	۳۴	۷۳
(۱۲) غیر پیداآور	۲۵۵	۱۳۹	۵۴	۴۶	۳٫۵	۹۶٫۵	۷۹	۸۴
۵۴ - جیل خانے، بیت المعذورین اور شفاخانوں میں رہنے والے	۲	۱	۷۷	۲۳	۳۹٫۶	۶۰٫۴	۳۲	۲۸
۵۵ - بھکاری، خانہ بدوش اور پیشہ ور عورتیں	۲۵۲	۱۳۷	۵۳	۴۶	۲٫۸	۹۷٫۲	۹۶	۸۴
۵۶ - دیگر غیر ترتیب اور غیر پیداآور صنعتیں	۱	۱	۵۸	۴۲	۸۱٫۸	۱۸٫۲	-	۲۰۰

ذیلی تختہ ۲-(پیشہ جاتی) تقسیم بلحاظ پیشہ ور قدرتی تقسیم

پیشہ	جملہ آبادی کے فی ہزار کے لحاظ سے ذریعہ معاش رکھنے والے اشخاص کی تعداد در		
	شہر حیدرآباد	تلنگانہ	مرہٹواڑی
۱	۲	۳	۴
(۱) پیدائش جانوران ونباتات	۵۴	۵۶۶	۶۳۹
۱-(الف) زراعت	۴۳	۴۵۱	۵۷۷
(۱) آمدنی لگان زرعی زمین	۱۲	۲۳	۱۰۲
(۲) معمولی کاشتکار	۱۲	۲۹۰	۳۰۷
(۳) کارندے، منتظمین جائداد (جنہیں بونے والے شامل نہیں) منشی، لگان وصول کنندے وغیرہ	۵	۱	۴
(۴) ملازمین کھیت	۱	۶۴	۲۲
(۵) مزدور کھیت	۴	۷۲	۱۳۴
(۷) میوہ، پھول، ترکاری، پان، انگور، سپاری، وغیرہ بونے والے	۹	۱	۷
(ب) چراگاہ	۷	۶۱	۲۵
(۱۱) مویشی وبھینس پالنے والے اور نگرانی کرنے والے	۵	۳	۱
(۱۲) بھیڑ، بکری وسور پالنے والے	۱	۴	۵
(۱۳) گلہ بان، چرواہے وگڈریے	۱	۵۴	۱۸
(۱۶) ریشم کے کیڑے	۱	۰	۰
۲- ماہی گیری وشکار	۲	۱۶	۶
(۲) پیدائش جمادات	۱	۳	۱
(۳) صنعت	۱۳۵	۱۵۴	۸۰
(۶) پارچہ بافی	۸	۵۱	۲۲
(۸) چوبینہ	۸	۱۴	۱۳
(۹) دھاتیں	۷	۱۰	۴
(۱۲) صنعتہائے خوردونوش	۲۱	۱۱	۴
(۱۳) صنعتہائے لباس وبناؤ سنگھار	۳۶	۵۹	۲۹
(۱۸) دیگر صنعتیں	۳۲	۹	۸
(۴) نقل وحمل	۸۹	۱۹	۹
(۵) تجارت	۱۸۷	۹۲	۷۴
(۲۶) تجارت پارچہ	۱۰	۳	۷
(۳۲) ہوٹلیں، چائےخانے، قہوہ خانے وغیرہ	۱۰	۳۲	۴
(۳۳) دیگر تجارت اشیاء خوردونوش	۷۷	۲۹	۳۶
(۴۰) تجارت اقسام دیگر	۲۶	۲۸	۲۵
(۶) سرکاری فوج	۱۱۹	۸	۲۲
(۷) سرکاری نظم ونسق	۹۹	۲۷	۲۲
(۸) پیشے اور آزاد فنون	۵۵	۱۷	۱۳
(۹) اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گذر کرتے ہیں	۵۱	۱	۱
(۱۰) خانگی ملازمت	۱۳۹	۲۹	۱۹
(۱۱) غیر واضح پیشہ جات	۴۴	۶۴	۸۹
(۱۲) غیر پیدا آور	۲۷	۲۰	۳۱

ذیلی تختہ ۳ (پیشہ جاتی) زراعتی، صنعتی، تجارتی، پیشہ جاتی اور دیگر پیشہ جاتی و ملازمتی آبادی کی تقسیم بلحاظ اضلاع و قدرتی تقسیم

ضلع و قدرتی تقسیم	زراعت: آبادی جس کا ذریعہ معاش زراعت ہے	زراعت: زراعتی آبادی کا تناسب فی ہزار کل آبادیٔ ضلع	زراعتی آبادی کا فیصد در: معاش حاصل کرنے والے	زراعتی آبادی کا فیصد در: زیر پرورش	صنعت و معدنیات: آبادی جس کا ذریعہ معاش صنعت و معدنیات ہے	صنعتی آبادی کا تناسب فی ہزار کل آبادیٔ ضلع	صنعتی آبادی کا فیصد در: معاش حاصل کرنے والے	صنعتی آبادی کا فیصد در: زیر پرورش	تجارت و نقل و حمل: آبادی جس کا ذریعہ معاش تجارت و نقل و حمل ہے	تجارتی آبادی کا تناسب فی ہزار کل آبادیٔ ضلع	تجارتی آبادی کا فیصد در: معاش حاصل کرنے والے	تجارتی آبادی کا فیصد در: زیر پرورش	پیشہ جات: آبادی جس کا ذریعہ معاش پیشہ جات ہے	پیشہ جاتی آبادی کا تناسب فی ہزار کل آبادیٔ ضلع	پیشہ جاتی آبادی کا فیصد در: معاش حاصل کرنے والے	پیشہ جاتی آبادی کا فیصد در: زیر پرورش	دیگر پیشہ جات و ملازمتیں: آبادی جس کا ذریعہ معاش دیگر پیشہ جات و ملازمتیں ہے	دیگر پیشہ جات و ملازمتوں کی آبادی کا تناسب فی ہزار کل آبادیٔ ضلع	دیگر پیشہ جات کرنے والی آبادی کا فیصد در: معاش حاصل کرنے والے	دیگر پیشہ جات کرنے والی آبادی کا فیصد در: زیر پرورش
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
ریاست	۶,۲۱۵,۹۲۷	۴۹۹	۵۳	۴۷	۱,۷۳۷,۳۳۳	۱۳۹	۵۱	۴۹	۱,۴۱۱,۷۷۹	۱۱۳	۵۰	۵۰	۲۰۱,۴۱۱	۱۶	۴۴	۵۶	۲,۹۰۹,۹۲۰	۲۳۳	۵۴	۴۶
تلنگانہ	۲,۷۳۲,۶۶۳	۴۳۶	۵۶	۴۴	۱,۱۲۱,۳۳۹	۱۷۵	۵۲	۴۸	۸۵۵,۲۴۳	۱۳۳	۵۰	۵۰	۱۲۲,۳۰۹	۱۹	۴۵	۵۵	۱,۵۸۶,۷۴۴	۲۴۷	۵۴	۴۶
شہر حیدرآباد	۱۶,۹۷۵	۳۲	۴۹	۵۱	۵۴,۷۱۸	۱۳۵	۴۰	۶۰	۱۱۱,۵۶۷	۲۷۶	۴۳	۵۷	۲۲,۳۸۴	۵۵	۴۳	۵۷	۱۹۸,۵۴۳	۴۹۲	۵۰	۵۰
اطراف بلدہ	۲۴۰,۰۴۹	۴۸۳	۵۱	۴۹	۸۷,۶۵۰	۱۷۶	۵۲	۴۸	۵۵,۸۱۹	۱۱۲	۵۰	۵۰	۶,۱۵۹	۱۲	۴۹	۵۱	۱۰۷,۸۲۱	۲۱۷	۴۴	۵۶
صوبہ ورنگل	۱۷۹,۷۱۲	۴۴۱	۵۴	۴۶	۵۳۳,۶۶۵	۱۹۹	۵۳	۴۷	۳۴۲,۵۷۳	۱۲۸	۵۱	۴۹	۴۶,۷۵۱	۱۸	۴۰	۶۰	۵۷۳,۳۲۰	۲۱۴	۵۳	۴۷
ورنگل	۴۰۰,۴۸۱	۴۳۳	۵۷	۴۳	۱۶۱,۸۳۴	۱۷۵	۵۸	۴۲	۱۲۲,۱۳۵	۱۳۲	۵۵	۴۵	۲۱,۸۱۶	۲۴	۴۲	۵۸	۲۱۸,۷۷۵	۲۳۶	۵۳	۴۷
کریم نگر	۴۸۹,۹۶۱	۴۴۷	۵۲	۴۸	۲۳۷,۲۳۲	۲۱۷	۴۶	۵۴	۱۵۵,۸۳۸	۱۴۲	۴۷	۵۳	۱۶,۳۶۹	۱۵	۴۱	۵۹	۱۹۶,۰۴۴	۱۷۹	۵۱	۴۹
عادل آباد	۲۸۹,۹۷۰	۴۴۱	۵۵	۴۵	۱۳۴,۵۹۹	۲۰۵	۶۰	۴۰	۶۴,۶۰۰	۹۹	۵۳	۴۷	۸,۵۶۹	۱۳	۳۲	۶۸	۱۵۸,۵۰۱	۲۴۲	۵۵	۴۵
صوبہ میدک	۱,۲۹۵,۹۲۷	۴۵۷	۵۸	۴۲	۴۲۵,۳۰۶	۱۵۷	۵۷	۴۳	۳۴۵,۲۸۴	۱۲۲	۵۵	۴۵	۴۷,۰۱۵	۱۷	۴۸	۵۲	۷۰۸,۰۶۰	۲۴۷	۵۸	۴۲
میدک	۲۹۰,۷۶۶	۴۵۲	۵۷	۴۳	۱۰۷,۱۷۶	۱۶۷	۵۴	۴۶	۶۳,۴۲۰	۹۹	۵۴	۴۶	۸,۸۴۶	۱۳	۵۴	۴۶	۱۷۲,۵۸۸	۲۶۸	۶۰	۴۰
نظام آباد	۲۱۵,۳۶۱	۴۳۱	۶۱	۳۹	۸۳,۱۸۵	۱۶۶	۵۸	۴۲	۵۸,۴۶۸	۱۱۷	۵۴	۴۶	۷,۴۹۷	۱۵	۵۰	۵۰	۱۳۵,۲۵۴	۲۷۱	۵۸	۴۲
محبوب نگر	۳۱۷,۱۰۹	۴۲۲	۵۶	۴۴	۱۱۰,۰۶۳	۱۴۷	۶۰	۴۰	۹۴,۶۳۳	۱۲۶	۵۵	۴۵	۱۴,۳۳۲	۱۹	۴۶	۵۴	۲۱۴,۵۹۳	۲۸۶	۶۳	۳۸
نلگنڈہ	۴۷۲,۶۹۱	۴۹۸	۵۸	۴۲	۱۴۴,۸۸۲	۱۵۳	۵۵	۴۵	۱۲۸,۷۶۳	۱۳۶	۵۸	۴۲	۱۶,۳۴۰	۱۷	۴۴	۵۶	۱۸۵,۶۲۵	۱۹۶	۵۴	۴۶
مرہٹواڑی	۳,۵۴۸۳,۲۶۴	۵۷۶	۵۱	۴۹	۶۱۱,۳۹۴	۱۰۱	۴۶	۵۴	۵۵۶,۵۳۶	۹۲	۴۷	۵۳	۷۹,۱۰۲	۱۳	۴۳	۵۷	۱,۳۲۲,۱۷۶	۲۱۸	۵۵	۴۵
صوبہ اورنگ آباد	۱,۶۳۰,۳۹۷	۶۲۴	۵۰	۵۰	۱۹۹,۰۲۳	۷۶	۴۶	۵۴	۲۰۳,۰۹۰	۷۷	۴۶	۵۴	۲۸,۵۸۷	۱۱	۵۲	۴۸	۵۴۹,۳۳۳	۲۱۰	۵۴	۴۶
اورنگ آباد	۴۵۸,۱۰۴	۶۴۲	۴۵	۵۵	۵۱,۱۴۷	۷۲	۳۹	۶۱	۴۹,۰۰۲	۶۹	۳۶	۶۴	۱۲,۲۵۷	۱۷	۵۶	۴۴	۱۴۳,۴۳۸	۲۰۰	۴۸	۵۲
بیڑ	۲۹۹,۸۵۷	۶۴۱	۵۱	۴۹	۴۰,۱۷۰	۸۶	۴۱	۵۹	۲۳,۳۳۷	۵۰	۴۱	۵۹	۲,۴۵۵	۵	۴۴	۵۶	۱۰۱,۷۹۷	۲۱۸	۵۶	۴۴
ناندیڑ	۴۰۲,۲۴۱	۵۹۹	۵۴	۴۶	۶۰,۸۵۱	۹۱	۵۱	۴۷	۶۶,۷۷۲	۱۰۰	۵۴	۴۶	۵,۰۸۶	۸	۵۴	۴۶	۱۳۶,۰۶۹	۲۰۲	۵۴	۴۶
پربھنی	۴۷۸,۱۹۵	۶۲۴	۵۰	۵۰	۴۶,۸۵۵	۶۱	۵۱	۴۹	۶۳,۹۱۹	۸۵	۴۷	۵۳	۸,۷۸۹	۱۱	۴۷	۵۳	۱۲۸,۰۲۹	۲۱۹	۵۷	۴۳
صوبہ گلبرگہ	۱,۸۴۴,۸۶۷	۵۳۷	۵۳	۴۷	۴۱۲,۳۷۱	۱۲۰	۴۶	۵۴	۳۵۳,۴۴۶	۱۰۳	۴۸	۵۲	۵۰,۵۱۵	۱۵	۳۵	۶۵	۷۷۲,۸۴۳	۲۲۵	۵۵	۴۵
گلبرگہ	۵۷۹,۵۳۱	۵۲۹	۵۶	۴۴	۱۲۶,۸۳۷	۱۱۶	۴۳	۵۷	۱۹۵,۸۸۳	۱۷۹	۴۷	۵۳	۵۱,۰۳۸	۱۹	۲۴	۷۶	۱۷۲,۴۶۴	۱۵۷	۴۹	۵۱
عثمان آباد	۳۰۲,۱۷۶	۴۹۲	۷۱	۲۹	۶۰,۴۴۱	۹۸	۵۷	۴۳	۴۶,۹۱۴	۷۶	۷۰	۳۰	۵,۶۲۶	۹	۳۶	۶۴	۲۰۰,۰۵۹	۳۲۵	۶۵	۳۵
رائچور	۴۴۶,۹۷۱	۴۸۵	۴۳	۵۷	۱۷۶,۲۸۳	۱۹۱	۴۸	۵۲	۵۹,۶۳۶	۶۵	۴۷	۵۳	۷,۴۵۳	۸	۴۳	۵۷	۲۳۱,۹۷۹	۲۵۱	۵۴	۴۶
بیدر	۵۱۶,۱۸۹	۶۴۵	۴۸	۴۲	۴۸,۸۱۰	۶۱	۳۹	۶۱	۵۱,۰۱۳	۶۴	۷۰	۶۳	۱۶,۳۹۸	۲۰	۴۶	۵۴	۱۶۸,۳۴۱	۲۱۰	۵۰	۵۰

ذیلی تختہ ۴ - (پیشہ جاتی) پیشے جو زراعت کے ساتھ ملے ہوے ہیں جہاں کہ زراعت ذیلی پیشہ ہے -

پیشہ	حقیقی کام کرنیوالوں کی تعداد جو جزءً کاشتکار ہیں فی ایک ہزار اشخاص		
	شہر حیدرآباد	تلنگانہ	مرہٹواڑی
۱	۲	۳	۴
(۱) پیدائش جانوران اور نباتات	۶	۷	۶
(ا) معمولی کاشتکاری	۲	۲	۲
(ب) خاص قسم کی پیداوار کرنے والے	۱۳۱	۱۲	۱۴۶
(ج) جنگلاتی	۱۳	۱۹	۶
(د) ذخیرہ کھیت پیدا کرنے والے	۳۲	۳۲	۳۱
(ھ) چھوٹے جانوروں کی افزائش نسل کرنے والے	-	-	-
۲ - ماہی گیری و شکار	۴۲	۳۰	۷۲
(۲) پیدائش جمادات	۳	۲	۸
(۳) صنعت	۳۳	۴۰	۱۸
(۶) پارچہ بافی	۳۴	۳۷	۲۳
(۸) چوبینہ	۲۹	۴۰	۱۴
(۹) دھاتیں	۴۲	۴۶	۳۰
(۱۲) صنعتہائے اشیاء خورونوش	۱۶	۲۰	۳
(۱۳) صنعتہائے لباس و بناؤ سنگھار	۳۷	۴۵	۹
(۱۸) دیگر صنعتیں	۲۸	۲۹	۱۴
(۴) نقل و حمل	۱۶	۱۹	۸
(۵) تجارت	۴۰	۳۸	۴۳
(۲۶) تجارت پارچہ	۱۸	۳۰	۱۰
(۳۲) ہوٹل، چاؤخانے، قہوہ خانے وغیرہ	۳۱	۳۵	۳
(۳۳) دیگر تجارت اشیاء خورونوش	۲۱	۲۷	۴۰
(۴۰) تجارت اقسام دیگر	۵۱	۴۳	۶۴
(۶) سرکاری فوج	۳۲	۱۵	۴۳
(۷) سرکاری نظم و نسق	۴۴	۵۰	۳۴
(۸) پیشے اور آزاد فنون	۴۸	۵۵	۳۶
(۹) اشخاص جو اپنی آمدنی پر گذر کرتے ہیں	۱	۱	۱۹
(۱۰) خانگی ملازمت	۳۰	۲۲	۱۵
(۱۱) غیر واضح پیشہ جات	۲۰	۱۹	۲۱
(۱۲) غیر پیداوار	۲۷	۳۲	۲۳

ذیلی نقشہ ۵ - (پیشہ جاتی) پیشے جو زراعت کے ساتھ ملے ہوئے ہیں جہاں کہ زراعت معظم پیشہ ہے۔

زمیندار (لگان حاصل کرنے والے)		کاشتکار (لگان ادا کرنے والے)		ملازمین کھیت اور مزدوران کھیت	
ذیلی پیشہ	تعداد اشخاص فی ہزار	ذیلی پیشہ	تعداد اشخاص فی ہزار	ذیلی پیشہ	تعداد اشخاص فی ہزار
۱	۲	۳	۴	۵	۶
لگان ادا کرنے والے	۴۷۲	لگان حاصل کرنے والے	۱۰۴	لگان حاصل کرنے والے	۷۳
زرعی مزدور	۲۰۳	زرعی مزدور	۱۱۳	لگان ادا کرنے والے	۹۳۰
تمام قسم کے ملازمین سرکاری	۴۹	عام مزدور	۶۱	عام مزدور	۵۸
ساہوکار و کرانہ فروش	۳۵	تمام قسم کے ملازمین سرکاری	۱۷	چوکیداران دہ	۴
تمام قسم کے دیگر تجار	۶۴	ساہوکار و کرانہ فروش	۱۶	مویشی پالنے والے و گوالئے	۸
پجاری	۱۵	تمام قسم کے دیگر تجار	۲۳	مزدوران گرنی	۹
تمام قسم کے محرر (غیر سرکاری)	۳۶	جھیلہارے و ملاح	۹	جھیلہارے و کام کرنے والے	۳
مدرسین مدرسہ	۳۰	مویشی پالنے والے و گوالئے	۲۴	چاول کوٹنے والے	۱۳
وکلاء	۱۶	چوکیداران دہ	۴	تمام قسم کے تجار	۳
کارندے و منتظمین جائیداد	۳۲	جولاہے	۱۲	تیل نکالنے والے	۶
طبی پیشہ کرنے والے	۱۵	حجام	۸	جولاہے	۵
کاریگر	۳۰	تیل نکالنے والے	۴	کمہار	۵
دیگر	۸۵	دہوبی	۱۴	چمڑے کا کام کرنے والے	۱۰
		کمہار	۶	دہوبی	۸
		لوہار و بڑھئی	۹	لوہار و بڑھئی	۵
		دیگر	۴۶	دیگر	۴۰

ذیلی تختہ ۶ ـ (پیشہ جاتی) پیشہ جات اُناث بلحاظ ذیلی شعبہ جات اور منتخبہ ترتیب وار درجہ

نشان ترتیب	پیشہ	حقیقی کام کرنے والوں کی تعداد — ذکور	حقیقی کام کرنے والوں کی تعداد — اناث	تعداد اناث فی ہزار ذکور
۱	۲	۳	۴	۵
	ریاست حیدرآباد	۱۳,۹۵۸,۵۹۰	۲,۶۱۲,۹۱۷	۶۶۰
	ذیلی شعبہ ۱ ـ پیدائش جانوران و نباتات	۲,۲۰۹,۲۲۸	۱,۵۰۱,۲۸۹	۶۷۹
	۱ ـ چراگاہ اور زراعت	۲,۱۵۶,۲۲۹	۱,۴۷۵,۰۴۰	۶۸۴
	۱ ـ (الف) معمولی کاشتکاری	۱,۹۳۰,۰۳۱	۱,۳۴۰,۲۵۵	۶۹۸
۱	آمدنی لگان زرعی زمین	۲۲۳,۶۹۱	۱۱۰,۴۱۸	۴۹۳
۲	معمولی کاشتکاری	۱,۲۲۶,۴۶۸	۶۴۴,۶۲۲	۵۱۷
۳	کارندے منتظمین جائداد غیر منقولہ (بونے یا لگانے والوں سے مراد نہیں ہے) محرر، لگان وصول کرنے والے وغیرہ	۱۴,۹۲۶	۶,۳۶۴	۴۲۶
۴	ملازمین کھیت	۱۳۷,۶۴۳	۱۶۹,۸۸۴	۱,۲۳۴
۵	مزدور کھیت	۳۰۷,۳۰۳	۴۱۶,۹۶۸	۱,۳۵۷
	میزان ترتیب ۱ (ب)	۱۳,۲۸۰	۲۰,۰۰۳	۱,۵۰۶
۷	پھل، پھول، ترکاری، پان، انگور، سپاری وغیرہ پیدا کرنے والے	۱۳,۲۸۰	۲۰,۰۰۳	۱,۵۰۶
	میزان ترتیب ۱ (ج)	۱۷,۸۲۰	۱۵,۳۴۱	۸۶۰
۸	عہدہ داران جنگلات، اُمنا، چوکیداران وغیرہ	۵۰۴	۱۲	۲۴
۹	لکڑی کاٹنے والے، ہمہ سوختنی، کتھا، ربڑ وغیرہ جمع کرنے والے اور نباتات کو ئلے جلانے والے	۱۷,۰۵۶	۱۵,۳۲۹	۸۹۹
	میزان ترتیب ۱ ـ (د)	۱۹۵,۰۰۶	۹۱,۳۵۵	۴۶۸
۱۱	مویشی اور بھینس پالنے اور پرورش کرنے والے	۱۵,۶۹۹	۱۰,۷۵۶	۶۸۵
۱۲	بھیڑ بکری اور سور پالنے والے	۱۹,۴۱۸	۸,۱۰۵	۴۱۷
۱۳	دیگر جانوروں کو پالنے والے (گھوڑے، خچر، اونٹ، گدھے وغیرہ)	۴۳	۷۴۴	۱۸,۰۰۰
۱۴	گلہ بان، چرواہے، گڈرے وغیرہ	۱۵۹,۸۴۶	۷۱,۷۲۰	۴۴۸
	میزان ترتیب ۱ ـ (ھ)	۹۲	۸۶	۹۳۴
۱۵	پرندے، شہد کی مکھیاں وغیرہ	۵۵	۵۰	۹۰۹
۱۶	ریشم کے کیڑے	۳۷	۳۶	۹۷۳
	میزان ترتیب ۲ ـ	۵۲,۹۹۹	۲۶,۲۴۹	۴۹۵
۱۷	ماہی گیری	۳۹,۳۸۰	۱۹,۸۶۴	۵۰۴
۱۸	شکار	۱۳,۶۱۹	۶,۳۸۵	۴۶۹
	ذیلی شعبہ ۲ ـ پیدائش جمادات	۱۱,۳۸۴	۴,۹۶۶	۴۳۶
	میزان ترتیب ۳ ـ	۱۰,۰۲۶	۳,۶۰۴	۳۵۹
۱۹	معدن ہائے زغال	۹,۹۴۶	۳,۳۴۶	۳۳۶
۲۱	معدن اور معدنی دھات (سونا، لوہا، وغیرہ)	۹	۲۵۸	۲۸,۶۶۶
	میزان ترتیب ۴ ـ سخت چٹانوں میں پتھر کھودنے کے مقامات	۱,۳۵۸	۹۳۰	۶۸
۲۲	دیگر جمادات (الماس، ہیرا، چونے کا پتھر وغیرہ)	۱,۳۵۸	۹۳۰	۶۸
	ذیلی شعبہ ۳ ـ صنعت	۵۶۹,۸۸۸	۲۹۷,۱۷۹	۵۲۱
	میزان ترتیب ۶ ـ	۱۳۹,۴۵۲	۸۱,۱۳۰	۵۸۱

ذیلی تختہ ۶-(پیشہ جاتی) پیشہ جات اناث بلحاظ ذیلی شعبہ جات اور منتخبہ ترتیب وار درجہ

نشان درجہ	پیشہ	حقیقی کام کرنے والوں کی تعداد		تعداد اناث فی [illegible]
		ذکور	اناث	
۱	۲	۳	۴	۵
۲۵	روئی کے بنولے نکالنا، صاف کرنا اور دبانا	۷،۰۷۵	۴،۱۲۰	۵۸۲
۲۶	روئی کاتنا	۱۳،۴۲۷	۱۹،۱۹۱	۱،۴۲۹
۲۷	روئی درست کرنا اور بننا	۸۱،۵۱۶	۴۰،۷۱۵	۴۹۹
۲۸	جوٹ (ایک قسم کا سن) کاتنا دبانا اور بننا	۷۸۸	۵۰۴	۶۳۹
۲۹	رسی، سُتلی اور ڈوری	۷،۷۸۴	۲،۰۸۲	۲۶۷
۳۱	اُون دُھنا اور کاتنا	۱،۱۸۴	۶۵۴	۵۵۲
۳۲	اونی بلانکٹ بننا	۲۰،۲۷۱	۶،۳۴۹	۳۱۳
۳۳	اُونی قالین بننا	۱۲۳	۳	۲۴
۳۵	ریشم بننے والے	۲۶۰	۳۰۰	۱،۱۵۴
۳۶	بال اونٹ اور گھوڑے کے	۱۲	۳۷۷	۳۱،۴۱۶
۳۷	بنے ہوئے کپڑے کو رنگنا، سفید کرنا، چھاپے لگانا، تیاری اور صاف کرنا	۶،۸۵۷	۶،۷۲۰	۹۸۰
۳۸	گوٹا کناری، فیتہ زر دوزی، جھالر وغیرہ اور غیر واضح بافتی صنعتیں	۱۵۵	۱۲۵	۸،۰۶۴
	میزان ترتیب - ۷	۷،۳۷۸	۴،۳۹۰	۵۹۵
۳۹	چمڑے کو صاف و ملائم کرنے والے اور دباغت کرنے والے اور رنگنے والے وغیرہ	۴،۳۶۸	۴،۰۰۳	۸۹۶
۴۰	چمڑے کا سامان بنانے والے مثلاً صنادیق، چھاگلیں، زین لگام، گھوڑوں کے ساز و سامان وغیرہ جنہیں اشیاء لباس شامل نہیں ہے۔	۲،۷۰۲	۳۷۳	۱۳۸
۴۲	ہڈی، ہاتھی دانت، سینگ، سیپی وغیرہ کے کام کرنے والے (گنڈیوں کے سوا)	۱۸۵	۱۴	۷۶
	میزان ترتیب - ۸	۶۱،۵۹۱	۲۴،۷۱۲	۴۰۱
۴۳	آرا کش (لکڑی چیرنے والے)	۲،۱۱۸	۳۹۸	۱۸۷
۴۴	بڑھئی، خراد پر اُتارنے والے اور نجار وغیرہ	۳۹،۷۸۱	۶،۵۷۰	۱۶۵
۴۵	ٹوکرے بنانے والے اور دوسری لکڑی کی صنعتیں جس میں پتے بھی شامل ہیں اور پھوس وغیرہ کی چھتیں اور جھونپڑیاں بنانے والے جو بانس یا اسی قسم کی لکڑیوں سے کام لیتے ہیں۔	۱۹،۶۹۲	۱۷،۷۴۴	۹۰۱
	میزان ترتیب - ۹	۳۲،۵۷۵	۹،۸۴۴	۳۰۲
۴۷	بندوقیں و اسلحہ بنانے والے	۲،۳۷۷	۱۵۳	۶۴
۴۸	دیگر لوہے کا کام کرنے اور آوزار اور ہتھیار بنانے والے جنکی تیاری صرف لوہے سے ہو یا زیادہ حصہ لوہا ہو	۲۵،۵۰۵	۸،۲۲۴	۳۲۲
۴۹	کانسا، پیتل اور تانبے کا کام کرنے والے۔	۴،۳۸۳	۱،۱۰۵	۲۵۲
۵۰	دیگر دھاتوں کا کام کرنے والے سوائے انمول پتھروں کے (مثلاً جست، سیسہ، پارہ وغیرہ)	۱۱۶	۱۵	۱۲۹
۵۱	دار الضرب میں کام کرنے والے ٹھپہ پر حروف وغیرہ کھودنے والے وغیرہ	۱۹۴	۱۰۳	۵۳۰
	میزان ترتیب - ۱۰	۳۱،۱۴۸	۲۲،۲۰۸	۷۱۵
۵۳	کانچ کی چوڑیاں، پوت، کانچ کے اے اور کانچ کی بالیاں وغیرہ بنانے والے	۵۴۳	۹۱	۱۶۷
۵۵	کمہار، مٹی کے لوٹے، اور مٹی کے پیالے بنانے والے	۲۸،۸۳۹	۲۱،۳۰۷	۷۳۹
۵۶	اینٹ اور کھپریل بنانے والے	۱،۱۷۴	۸۴۲	۷۱۸

ذیلی تختہ ۶ - (پیشہ جاتی) پیشہ جات اناث بلحاظ ذیلی شعبہ جات اور منتخبہ ترتیب وار درجہ

نشان ترتیب	پیشہ	حقیقی کام کرنے والوں کی تعداد — ذکور	حقیقی کام کرنے والوں کی تعداد — اناث	تعداد اناث فی ہزار ذکور
۱	۲	۳	۴	۵
	میزان ترتیب - ۱۱	۶۶,۷۱۳	۱,۹۱۴	۲۸۵
۵۸	دیاسلائی اور آتش گیر مادے تیار کرنے والے	۶۰۱	۱۳۵	۲۲۴
۵۹	لیمونیڈ، سوڈا وغیرہ معدنیاتی پانی اور برف تیار کرنے والے	۳۷	۱۱	۲۹۷
۶۱	نباتاتی روغنیات کے تیار کرنے اور صاف کرنے والے	۵,۲۶۹	۱,۷۲۲	۳۲۷
۶۲	معدنیاتی روغنیات کے تیار کرنے اور صاف کرنے والے	۵۸۶	۷	۱۲
۶۳	کاغذ، سوے اور نفیس لکڑی کے تختوں وغیرہ کے مانند کاغذ کے تختے تیار کرنے والے	۱۹۱	۳۳	۱۷۰
	میزان ترتیب - ۱۲	۳۷,۳۶۸	۱۵,۹۱۸	۴۲۰
۶۵	چاول کوٹنے، بھوسہ نکالنے اور آٹا پیسنے والے	۸۶۹	۲,۷۷۶	۳,۱۵۴
۶۶	نان بائی اور بسکٹ بنانے والے	۳۴۷	۷۷	۲۲۲
۶۷	طباخ یا اناج بھوننے والے	۸۸	۴۳۴	۴,۹۳۲
۶۸	قصاب	۷,۲۴۱	۴,۰۵۰	۵۵۹
۷۲	حلوائی، مربہ اور آچار چٹنی تیار کرنے والے وغیرہ	۳۶۳	۳۶۹	۱,۰۱۶
۷۴	سیندھی تاسنے والے	۲۸,۵۲۰	۷۱,۰۵۷	۲۴۷
۷۵	تمباکو، گانجہ اور افیون بنانے والے	۲۲۳	۱,۱۵۵	۵,۱۷۴
	میزان ترتیب - ۱۳	۱۹۰,۷۹۱	۹۷,۳۳۲	۵۱۰
۷۷	درزی، عورتوں کی ٹوپیاں بنانے والے، لباس تیار کرنے والے، رفوگر اور زردوزی کام کرنے والے	۲۱۰,۵۵۸	۱۷,۰۱۳	۷۸۹
۷۸	جوتے، بوٹ اور کھڑاویں بنانے والے	۶۸,۷۶۰	۱۵,۶۸۷	۲۲۸
۷۹	دیگر صنعتیں متعلق لباس، دستانے، پاتابے، پاتابہ بند، بلٹ، گنڈیاں، چھتریاں، چھڑیاں وغیرہ	۲۲۹	۶	۲۶
۸۰	دھوتے، صاف کرنے اور رنگنے والے۔	۶۲,۴۷۸	۵۵,۷۹۹	۸۹۳
۸۱	حجام، بال بناتے والے اور مصنوعی بال تیار کرنے والے	۳۷,۶۰۳	۸,۸۰۲	۲۳۴
۸۲	دیگر صنعتیں متعلقہ بناؤ سنگار (بدن ملنے والے، بالوں کو صاف کرنے والے اور حمام خانے وغیرہ)	۴	۲۵	۶,۲۵۰
	میزان ترتیب - ۱۵	۲۶,۳۱۴	۲۳,۳۱۴	۸۸۶
۸۵	چونے کے پتھر جلانے والے اور سیمنٹ کا کام کرنے والے	۷۰	۳,۱۳۳	۳۰,۴۷۱
۸۶	گڑھے کھودنے والے اور باولیاں کھودنے والے	۳۳۷	۱,۰۰۲	۲,۹۷۳
۸۷	پتھر پھوڑنے اور ہموار کرنے والے	۷۱۹	۲,۵۱۶	۳,۵۱۱
۸۸	راج اور معمار	۲۳,۹۷۴	۱۷,۴۳۷	۶۹۸
۸۹	عمارت بنانے والے (بانس یا اسی قسم کے سامان سے مکان بنانے والوں کے علاوہ) نقاش مکانوں کو سجانے والے۔ کوئلہ چھیلنے والے۔ اور پانی کے نل لگانے والے وغیرہ۔	۲۱۳	۲۳۶	۱,۱۰۲
	میزان ترتیب - ۱۶	۵۴۴	۲۰۶	۳۷۸
۹۰	موٹر گاڑیوں یا سائکلوں کو بنانے، فراہم کرنے اور درست کرنے والے	۲۸۸	۱۵۵	۵۳۸
۹۱	گاڑی، بنڈی، پالکی وغیرہ بنانے والے اور ان کے کاریگر۔	۲۰۳	۵۱	۲۵

ذیلی تختہ ۶ - (پیشہ جاتی) پیشہ جات اناث بلحاظ ذیلی شعبہ جات اور منتخبہ ترتیب وار درجہ

نشان ردیف	پیشہ	حقیقی کام کرنے والوں کی تعداد — ذکور	اناث	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵
	میزان ترتیب ۱۸-	۱۵۴،۳۵	۱۶،۱۳۱	۴۵
۹۴	چھاپنے والے چھاپہ کا کام کروانے والے کندہ کرنے والے وغیرہ	۱۸۳	۳۱	۱۶۸
۹۵	جلدساز و بخیہ کرنے والے لفافہ بنانے والے وغیرہ	۵۵	۸۲	۱،۴۹۰
۹۶	آلات موسیقی کے بنانے والے	۷۷	۲۸	۳۶۳
۹۸	قیمتی پتھر و دھاتوں کے کام کرنے والے، مینا کاری کرنے والے، مصنوعی زیورات بنانیوالے، ملمع ساز وغیرہ	۳۰،۷۲۶	۸،۱۶۰	۲۳۳
۱۰۰	کھلونا، پتنگ، پنجرے، گل وغیرہ بنانیوالے، جانوروں کی کھال بنا کر بھر ان کو اصلی شکل میں رکھنے والے	۷۴	۱۵۶	۲،۱۰۸
۱۰۱	دیگر منتظمین، اشخاص (کام کرنیوالوں کے سوائے) جو تھیٹر و دیگر مقامات دلچسپی عوام میں ملازم ہیں، ملازمین مجالس عوام، ملازمین جو شرطیہ دوڑ میں کام کرتے ہیں، شکاری وغیرہ	۷۷۲	۱۲۲	۱۵۸
۱۰۳	جھاڑو دینے والے و خاکروب	۳،۲۳۷	۷۵۵۲	۲،۳۳۳
	ذیلی شعبہ ۴ - نقل و حمل	۶۱،۹۵۵	۲۸،۵۶۲	۴۶۱
	میزان ترتیب ۲۰-	۹۸۳	۲۱۶	۲۱۹
۱۰۷	مالکان جہاز و ان کے ملازمین، دلالان جہاز، جہاز کے عہدہ دار، انجنیر، جہازران و خلاصی	۱۳	۵۶	۴،۳۰۷
۱۰۸	اشخاص (سوائے مزدوروں کے) جو بندرگاہوں گھاٹوں دریاؤں ندیوں اور نہروں کی نگرانی کے لئے ہیں (جسمیں انکی تعمیر بھی داخل ہے)	۲۲۶	۱۴۹	۲۲۸
۱۰۹	مزدور جو بندرگاہوں گھاٹوں دریاؤں ندیوں کی تعمیر و ترمیم کا کام کرتے ہیں۔	۳۲	۱۱	۳۴۴
	میزان ترتیب ۲۱-	۵۲،۱۳۱	۲۶،۰۱۸	۴۹۹
۱۱۱	اشخاص (سوائے مزدوروں کے) جو سڑک و پل کی تعمیر و ترمیم کا کام کرتے ہیں۔	۴۶۰	۶	۱۳
۱۱۲	مزدور جو سڑک و پل کی تعمیر و ترمیم کرتے ہیں۔	۲۳،۶۱۹	۲۰،۳۴۸	۸۶۱
۱۱۴	مالک، منتظمین، و ملازمین (جنمیں ذاتی ملازمین شامل نہیں) جو دوسری سواریوں سے متعلق ہیں	۲۱،۲۲۸	۴،۹۲۳	۲۳۲
۱۱۵	پالکی وغیرہ کے مالک و لیجانے والے	۴،۸۵۹	۱۵۴	۳۱
۱۱۷	قلی و ہرکارے	۱،۹۲۲	۵۸۷	۳۰۵
	میزان ترتیب ۲۲-	۷،۲۶۳	۲،۲۶۲	۳۱۱
۱۱۸	تمام قسم کے ملازمین ریلوے سوائے قلیوں کے	۵،۲۷۹	۱،۳۸۵	۲۶۲
۱۱۹	مزدور جو ریلوے کی تعمیر و ترمیم کا کام کرتے ہیں، اور قلی و حمال جو حدود ریلوے میں کام کرتے ہیں	۱،۹۸۵	۸۷۷	۴۴۱
	میزان ترتیب ۲۳-	۱،۵۷۷	۶۶	۴۲
۱۲۰	ملازمین ڈاک، تار و ٹیلیفون	۱،۵۷۷	۶۶	۴۲
	ذیلی شعبہ - ۵ تجارت	۳۵۴،۲۶۷	۲۶۰،۹۷۷	۷۳۷
	میزان ترتیب ۲۴-	۶،۶۹۸	۲،۶۲۵	۳۹۲
۱۲۱	منتظمین بنک، ساہوکار، مبادلہ و بیمہ کے کارندے، سٹہ کرنیوالے، دلال اور ان کے ملازمین	۶،۶۹۸	۲،۶۲۵	۳۹۲
	میزان ترتیب ۲۶-	۱۸،۴۸۶	۵،۶۳۸	۳۰۵
۱۲۳	تجارت ملبوسات، اُون، سوت، ریشم، بال اور دوسرے قسم کے کپڑے	۱۸،۴۸۶	۵،۶۳۸	۳۰۵
	میزان ترتیب ۲۷-	۲،۷۰۹	۱،۳۰۵	۴۸۱
۱۲۴	تجارت کھال، چمڑے، خوبصورت نرم بال، پر، سینگ وغیرہ اور سامان جو ان سے تیار ہوتا ہے	۲،۷۰۹	۱،۳۰۵	۴۸۱
	میزان ترتیب ۲۸-	۳،۸۵۶	۳۴۸	۹۰
۱۲۵	تجارت چوبینہ (جسمیں جلانیکی لکڑی نہیں)، کاگ، چھال، بمبو، پھوس وغیرہ	۳،۸۵۶	۳۴۸	۹۰
	میزان ترتیب ۲۹-	۳۷۷	۸۶	۲۲۸
۱۲۶	تجارت دھات، مشنری، چاقو، اوزار وغیرہ	۳۷۷	۸۶	۲۲۸
	میزان ترتیب ۳۰-	۱،۸۸۰	۱،۹۲۲	۱،۰۲۲
۱۲۷	اینٹ و کویلو اور مٹی کے برتنوں کی تجارت	۱،۸۸۰	۱،۹۲۲	۱،۰۲۲
	میزان ترتیب ۳۱-	۳۸۶	۸۶	۲۲۳
۱۲۸	تجارت کیمیائی پیداوار (جڑی۔ رنگ۔ روغن مٹی کا تیل۔ بک سے اڑجانیوالا مادہ وغیرہ)	۳۸۶	۸۶	۲۲۳
	میزان ترتیب ۳۲-	۵۸،۸۶۹	۶۶،۴۸۳	۱،۱۲۹

ذیلی تختہ ۶ - (پیشہ جاتی) بپیشہ جات اناث بلحاظ ذیلی شعبہ جات اور منتخبہ ترتیب اور درجہ

نشان ترتیب	پیشہ	حقیقی کام کرنیوالوں کی تعداد		تعداد اناث فی ہزار ذکور
		ذکور	اناث	
۱	۲	۳	۴	۵
۱۲۹	شراب، عرقہائے نشہ آور، لیمونیڈ اور برف کے فروخت کرنے والے	۵۸،۵۰۶	۶۶،۳۰۷	۱،۱۳۳
۱۳۰	مالک، منتظمین وملازمین ہوٹل، بھٹیار خانے، سرائے وغیرہ	۳۶۳	۱۷۶	۴۸۴
	میزان ترتیب ۳۳-	۱۱۴،۴۰۶	۱۰۲،۰۲۰	۸۹۱
۱۳۱	مچھلی فروخت کرنے والے	۲۱۱	۱،۵۲۰	۷،۲۰۳
۱۳۲	بقال اور نباتاتی تیل، نمک اور دوسرے مصالحے فروخت کرنے والے	۱۷،۴۰۴	۱۳،۰۴۶	۷۴۹
۱۳۳	دودھ، مسکہ، گھی، پالتو پرند، انڈے وغیرہ فروخت کرنے والے	۱۴،۳۶۲	۲۰،۷۱۸	۱،۳۷۳
۱۳۴	مٹھائی، شکر، راب وگڑ فروخت کرنے والے	۲،۴۳۲	۷۰۸	۷۹۱
۱۳۵	ایلاچی، پان، ترکاری، میوہ وسپاری فروخت کرنے والے	۲۶،۶۳۲	۲۳،۳۱۶	۱،۲۵۰
۱۳۶	غلہ ودال فروخت کرنے والے	۴۱،۷۷۰	۲۴،۶۹۹	۵۹۱
۱۳۷	تمباکو، افیون، گانجہ فروخت کرنے والے	۶،۹۱۲	۵،۰۴۹	۷۳۰
۱۳۸	بھیڑ، بکرا وستور فروخت کرنے والے	۳،۵۰۸	۲،۱۶۷	۶۱۷
۱۳۹	کاہ، گھانس اور چارا فروخت کرنے والے	۱،۱۶۵	۷۹۷	۶۸۴
	میزان ترتیب ۳۴-	۶،۷۵۰	۱،۸۰۵	۲۶۷
۱۴۰	تجارت لباس تیار، دوسرا سامان لباس اور سنگار (انگریزی ٹوپی، چھتریاں، پائتابے، تیار جوتے، عطریات وغیرہ)	۶،۷۵۰	۱،۸۰۵	۲۶۷
	میزان ترتیب ۳۵-	۲،۰۸۵	۲،۸۵۹	۱،۳۷۱
۱۴۱	تجارت فرنیچر، شطرنجی، پردے اور چادریں	۱،۸۹۹	۱،۹۲۶	۱،۰۱۴
۱۴۲	ظروف آہنی، پکانے کے برتن، ظروف چینی، ظروف گلی، ظروف کانچ، شیشے، اشیاء باغبانی وغیرہ	۱۸۶	۹۳۳	۵،۰۱۶
	میزان ترتیب ۳۶-	۳،۷۳۶	۳۱۱	۸۳
۱۴۳	تجارت سامان عمارات (پتھر، گچی، سیمنٹ، ریت، چھپر وغیرہ) علاوہ اس کے اینٹ، کھپریل اور سامان از قسم چوب	۳،۷۳۶	۳۱۱	۸۳
	میزان ترتیب ۳۷-	۳،۰۷۵	۹۸۶	۳۲۰
۱۴۴	گاڑی سواری، موٹروں، سیکلوں وغیرہ کے فروخت کرنے والے اور کرایہ پر دینے والے	۱۸۵	۷	۳۸
۱۴۵	دوسری گاڑیوں، بنڈیوں، کشتیوں وغیرہ کے فروخت کرنے والے	۹	۱۵۸	۱۷،۵۵۵
۱۴۶	ہاتھی، اونٹ، گھوڑے، مویشی، گدھے، خچر وغیرہ کے فروخت کرنے والے اور کرایہ پر دینے والے	۲،۸۸۱	۸۲۱	۲۸۵
	میزان ترتیب ۳۸-	۱۴،۶۸۷	۱۰،۴۷۵	۷۱۳
۱۴۷	جلانے کی لکڑی، لکڑی کا کوئلہ، پتھر کا کوئلہ، گوبر وغیرہ فروخت کرنے والے	۱۴،۶۸۷	۱۰،۴۷۵	۷۱۳
	میزان ترتیب ۳۹-	۱۳،۹۸۲	۹،۴۳۱	۶۷۴
۱۴۸	تاجر قیمتی پتھر، جواہرات (اصلی و نقلی) گھڑیاں، سامان آنکھ	۱،۵۱۶	۹۴۹	۶۲۶
۱۴۹	معمولی چوڑیاں، کوڑیوں کے ہار، پنکھے، چھوٹی چیزیں، کھلونے، شکار اور شکار ماہی کے آلات، پھول وغیرہ کے فروخت کرنے والے۔	۸،۳۶۳	۸،۳۶۸	۱،۰۰۰
۱۵۰	چھاپنے والے، کتب فروش، کاغذ فروش، موسیقی، تصاویر، اشیاء راگ و تحفے فروخت کرنے والے	۴،۰۹۸	۱۱۴	۲۸
	میزان ترتیب ۴۰-	۱۰۲،۰۳۵	۵۴،۵۹۷	۵۳۵
۱۵۱	چیتھڑے اور فضلہ اصطبل فروخت کرنے والے	۴	۱	۲۵۰
۱۵۲	عام گودام رکھنے والے دوکاندار غیر مخصوص	۱۰۱،۷۳۴	۵۳،۵۱۶	۵۲۶
۱۵۳	دورہ کرنے والے تاجر، خوانچے والے، پھیری والے وغیرہ	۷۹	۱،۰۵۷	۱۳،۳۷۹
۱۵۴	دوسری تجارت (جسمیں ٹھیکہ دار اوزان، محصول راہداری ومنڈیاں)	۲۱۸	۲۳	۱۰۵
	ذیلی شعبہ ۶- فوج سرکاری	۸۴،۱۸۴	۳۰،۶۴۶	۳۶۴
	میزان ترتیب ۴۱-	۳۴،۱۴۷	۲،۰۶۶	۶۰
۱۵۶	فوج (دیسی ریاستیں)	۳۰،۸۵۱	۲،۰۶۶	۶۷

ضمیمہ نمبر (۱) صفحہ (۳۰۸) ذیلی تختہ ۶ - (پیشہ جاتی) پیشہ جات اناث بلحاظ ذیلی شعبہ جات اور منتخبہ ترتیب اور درجہ

نشان نمبر	پیشہ	حقیقی کام کرنے والوں کی تعداد		[illegible]
		ذکور	اناث	
۱	۲	۳	۴	۵
	میزان ترتیب - ۴۴ -	۵۰،۰۳۷	۲۸،۵۸۰	۵۷۱
۱۵۹	پولیس	۱۸،۵۲۸	۸۶۹	۴۷
۱۶۰	چوکیداران دہ	۳۱،۵۰۹	۲۷،۷۱۱	۸۷۹
	ذیلی شعبہ ۔ ۷ - سرکاری نظم و نسق	۱۲۰،۶۶۸	۳۶،۶۵۶	۳۰۳
	میزان ترتیب - ۴۵ -	۱۲۰،۶۶۸	۳۶،۶۵۶	۳۰۳
۱۶۱	سرکاری ملازمت	۱،۵۰۱	۴۶	۳۰
۱۶۲	ملازمت ہندوستانی و بیرونی ریاستیں	۸۲،۳۹۲	۲۰،۳۶۲	۲۴۷
۱۶۳	ملازمت صفائی و دیگر مقامی، (جس میں گاؤں کی داخل نہیں)	۵،۱۵۴	۳،۰۰۰	۵۸۲
۱۶۴	عہدہ داران و ملازمین گاؤں سوائے چوکیداران دہ	۳۱،۶۲۱	۱۳،۲۴۸	۴۱۹
	ذیلی شعبہ ۔ ۸ - پیشے و آزاد و فنون	۹۷،۹۵۳	۱۸،۰۴۴	۲۶۵
	میزان ترتیب - ۴۶ -	۱۹،۸۳۰	۵،۷۲۴	۲۸۹
۱۶۵	پادری، وزرا، وغیرہ	۷،۹۸۰	۲،۲۴۶	۲۸۱
۱۶۶	مذہبی فقرا خانقاہوں کے رہنے والے وغیرہ	۵۶۱	۱۱۹	۲۱۲
۱۶۷	عیسائی واعظین بائبل سنانے والے و ملازمین گرجا و مشن	۳۳۰	۹	۲۷
۱۶۸	دیول و مرگھٹ و مدفن کے ملازمین رہنمایان زائرین	۳۰۶	۳،۳۵۰	۱۰،۹۵۹
	میزان ترتیب - ۴۷ -	۷،۵۲۹	۴۵۷	۶۱
۱۶۹	تمام قسم کے وکلاء جن میں قاضی، پیروکار اور مختار بھی شامل ہیں	۷،۳۲۷	۴۵۷	۶۲
	میزان ترتیب - ۴۸ -	۸،۵۱۸	۳،۵۸۴	۴۲۰
۱۷۱	تمام قسم کے پیشہ طب کرنیوالے جن میں دندان ساز، آنکھوں کا علاج کرنیوالے اور معالج حیوانات	۷،۲۲۰	۲،۱۷۹	۳۰۲
۱۷۲	دائیان ٹیکہ انداز، دواساز، تیمارداری کرنیوالی عورتیں مالش کرنیوالے وغیرہ	۱،۲۹۸	۱،۴۰۵	۱،۰۸۲
	میزان ترتیب - ۴۹ -	۲۳،۹۳۸	۲،۸۷۶	۱۲۰

۱۷۳	پروفیسر و تمام قسم کے اساتذہ	۱۹,۶۲۷	۲,۴۱۳	۱۲۳
۱۷۴	محررین و چپراسیان جن کا تعلق تعلیمات سے ہے	۴,۳۱۱	۴۶۳	۱۰۷
	میزان ترتیب ۔ ۵۰ ۔	۸,۱۳۸	۵,۴۰۳	۶۶۴
۱۷۶	معارین پیمائش کرنیوالے انجنیر اور ان کے ملازمین	۱,۲۱۰	۱,۰۱۶	۸۴۰
۱۷۷	مؤلفین، مدیرین، اخبار نویس، کاریگر، تصویر کھینچنے والے، بت تراش، ہیئت دان، کائنات البحر کے جاننے والے، علم نباتات کے جاننے والے، نجومی وغیرہ	۱,۰۸۶	۵۸۰	۵۳۴
۱۷۸	باجہ بجانیوالے اور ماہرین باجہ، تمام قسم کے باجے بجانیوالے (جسمیں فوجی داخل نہیں)، گانے والے، نقال، ناچنے والے	۵,۵۳۸	۳,۳۰۹	۵۹۷
۱۷۹	شعبدہ باز، بازیگر، قسمت بتانیوالے، حفظ کرکے سنانیوالے، عجائبات و جنگلی جانوروں کے دکھانیوالے	۲۳۳	۴۹۸	۲,۱۳۷
	ذیلی شعبہ ۔ ۹ ۔ اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گذر کرتے ہیں	۸,۲۸۸	۴,۵۲۹	۵۴۶
	میزان ترتیب ۔ ۵۱ ۔	۸,۲۸۸	۴,۵۲۹	۵۴۶
۱۸۰	مالکین (سوائے زرعی زمین کے) سرمایہ دار و وظیفہ خوار	۸,۲۸۸	۴,۵۲۹	۵۴۶
	ذیلی شعبہ ۔ ۱۰ ۔ خانگی ملازمت	۱۰۸,۳۸۶	۷۱,۷۹۶	۶۶۲
	میزان ترتیب ۔ ۵۲ ۔	۱۰۸,۳۸۶	۷۱,۷۹۶	۶۶۲
۱۸۱	باورچیان، پانی بھرنیوالے، دربان، چوکیدار و دیگر ملازمین مکان	۱۰,۹۹۴	۶۹,۴۱۵	۶۷۴
۱۸۲	خانگی سائیس، گاڑیبان، کتوں کی نگرانی اور حفاظت کرنیوالے ملازمین وغیرہ	۵,۰۸۹	۲,۳۶۰	۴۶۳
۱۸۳	خانگی موٹر چلانے والے اور صاف کرنے والے	۳۰۳	۲۱	۶۹
	ذیلی شعبہ ۔ ۱۱ ۔ غیر واضح پیشہ جات	۲۶۶,۷۷۳	۲۸۱,۳۱۴	۱,۰۵۴
	میزان ترتیب ۔ ۵۳ ۔	۲۶۶,۷۷۳	۲۸۱,۳۱۴	۱,۰۵۴
۱۸۴	غیر مخصوص کاریگر، کاروباری لوگ اور گتہ دار	۴,۱۴۹	۵۹۲	۱۴۲
۱۸۵	خزانہ دار، محاسب، کتب خانہ دار، محرر و دیگر ملازمین غیر مخصوص فاتر، گودام و دوکانیں	۱,۳۰۴	۱,۰۸۲	۷۷۲
۱۸۶	غیر مخصوص کاریگر	۲۴۲	۹۲	۳۸۰
۱۸۷	غیر مخصوص مزدور و کام کرنے والے	۲۵۹,۹۷۸	۲۷۹,۵۴۶	۱,۰۷۵
	ذیلی شعبہ ۔ ۱۲ ۔ غیر پیدا آور	۹۵,۶۱۶	۷۶,۹۵۹	۸۰۵
	میزان ترتیب ۔ ۵۴ ۔	۱,۲۷۱	۲۴۱	۱۸۹
۱۸۸	جیل، پاگل خانے اور خیرات خانوں کے رہنے والے	۱,۲۷۱	۲۴۱	۱۸۹
	میزان ترتیب ۔ ۵۵ ۔	۹۳,۶۳۹	۷۶,۶۱۶	۸۱۸
۱۸۹	فقراء، آوارہ گرد، ساحرہ، ساحر وغیرہ	۹۱,۹۶۷	۷۳,۴۹۷	۷۹۹
۱۹۰	کسبین اور طوائفین	۱,۶۷۲	۳,۱۱۹	۱,۸۶۵
	میزان ترتیب ۔ ۵۶ ۔	۷۰۶	۱۰۲	۱۴۴
۱۹۱	دیگر غیر مخصوص غیر پیدا آور صنعتیں	۷۰۶	۱۰۲	۱۴۴

ذیلی تختہ - ۷ - (پیشہ جاتی) منتخب پیشہ جات

نشان درجہ	پیشہ	۱۹۲۱ء میں ذریعہ معاش کے لحاظ سے آبادی	۱۹۱۱ء میں ذریعہ معاش کے لحاظ سے آبادی	۱۹۰۱ء میں ذریعہ معاش کے لحاظ سے آبادی	فرق فیصد ۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء	فرق فیصد ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
	شعبہ (ا) - پیدائش اشیاء خام	۶,۹۴۷,۹۱۳	۸,۲۰۸,۱۹۲	۵,۴۷۱,۸۳۶	+ ۵۰.۰	− ۱۵.۳
	ذیلی شعبہ (۱) - پیدائش جانوران اور نباتات	۶,۹۲۷,۰۱۷	۸,۳۸۹,۷۱۸	۵,۴۷۴,۴۵۲	+ ۵۳.۳	− ۱۷.۴
	ترتیب - ۱ - چراگاہ و زراعت	۶,۷۹۴,۹۶۸	۸,۲۸۱,۸۲۹	۵,۴۲۶,۹۸۱	+ ۵۲.۶	− ۱۷.۸
۱	آمدنی لگان زرعی زمین	۷۶۱,۶۱۴	۷۳۱,۸۰۳	۳۹۰,۵۸۱	+ ۸۷.۴	+ ۴.۰
۲	معمولی کاشتکاری	۳,۶۰۷,۳۶۶	۴,۰۶۴,۹۵۰	۳,۴۴۲,۵۶۱	+ ۱۸.۰	− ۱۱.۲
۳	کارندے، منتظمین جائداد غیر منقولہ وغیرہ	۳۳,۲۰۲	۳۴,۵۴۰	۶۲,۹۵۶	− ۴۵.۱	− ۳.۸
۴-۵	ملازمین کھیت و مزدور کھیت	۱,۷۶۳,۵۶۲	۲,۷۸۸,۲۱۲	۱,۰۲۳,۶۴۳	+ ۱۷۲.۳	− ۳۶.۷
۷	پھل، پھول، ترکاری، پان، انگور وغیرہ	۵۰,۱۸۳	۲۲,۸۰۴	۵۳۲,۰۸۴	− ۹۵.۷	+ ۱۲۰.۰
۹	لکڑی کاٹنے والے، ہیمہ سوختنی وغیرہ جمع کرنے والے	۶۰,۶۴۱	۴۰,۹۰۵	۵,۱۲۷	+ ۶۹۷.۸	+ ۴۸.۲
۱۱	مویشی اور بھینس پالنے اور پرورش کرنے والے	۲۷,۹۹۹	۴۲,۴۱۸	۶۴,۰۵۵	− ۳۳.۷	− ۳۳.۹
۱۲	بھیڑ بکری اور سور پالنے والے	۵۲,۷۳۲	۱۰۹,۷۳۹	۱۹,۰۷۰	+ ۴۷۵.۴	− ۵۱.۹
۱۳	دیگر جانوروں کو پالنے والے (گھوڑے، خچر، اونٹ وغیرہ)	۱,۵۵۱	۴۱۳	۲,۶۵۴	− ۸۴.۴	+ ۲۷۵.۵
۱۴	گلہ بان، چرواہے، گڈریے وغیرہ	۴۳۴,۰۴۳	۴۴۵,۱۵۸	۲۱۳,۱۸۳	+ ۱۰۸.۸	− ۲.۴
	ترتیب - ۲ - ماہی گیری و شکار	۱۳۲,۰۴۹	۱۰۷,۸۸۹	۳۴,۴۷۱	+ ۲۱۲.۹	+ ۲۲.۳
۱۷	ماہی گیری	۹۹,۶۱۸	۷۸,۲۶۹	۳۳,۳۹۷	+ ۱۳۴.۳	+ ۲۷.۳
۱۸	شکار	۳۲,۴۳۱	۲۹,۶۲۰	۱,۰۷۴	+ ۲,۶۵۷.۹	+ ۹.۴
	ذیلی شعبہ (۲) - پیدائش جمادات	۲۰,۸۹۶	۱۸,۴۷۴	۳۸۴	+ ۴,۷۱۲.۵	+ ۱۳.۱
	شعبہ (ب) - مادی اشیاء کی تیاری اور مہیا کرنا	۳,۱۲۳,۶۱۶	۳,۱۴۱,۰۵۲	۲,۵۷۶,۳۶۵	+ ۲۱.۹	− ۰.۵
	ذیلی شعبہ (۳) - صنعت	۱,۷۱۱,۸۳۷	۱,۸۷۲,۷۳۳	۱,۶۸۲,۷۵۱	+ ۱۱.۲	− ۸.۵
	ترتیب - ۶ - پارچہ بافی	۴۳۸,۷۵۳	۵۱۷,۷۵۰	۴۶۲,۷۲۱	+ ۱۱.۸	− ۱۵.۲
۲۵	روئی کے بنولے نکالنا، صاف کرنا اور دبانا	۱۷,۳۱۷	۶۹,۹۴۳	۴۲,۹۳۲	+ ۶۲.۹	− ۷۵.۲
۲۶-۲۷	روئی کاتنا، درست کرنا اور بننا	۳۰۳,۳۰۵	۳۰۲,۷۴۵	۲۸۰,۶۰۴	+ ۷.۸	+ ۰.۱
۲۹	رسی، سُتلی اور ڈوری	۱۸,۰۷۲	۲۸,۹۵۴	۹۹۴	+ ۲,۸۱۲.۸	− ۳۷.۶
۳۱-۳۳	اُون دھننا اور کاتنا اور اونی بلانکٹ و قالین بننا	۶۹,۱۸۵	۸۹,۰۹۵	۱۱۴,۹۹۱	− ۲۲.۵	− ۲۲.۳
۳۵	ریشم کاتنا اور بننا	۱,۱۸۹	۱,۹۰۱	۷۷۲	+ ۱۴۶.۲	− ۳۷.۴
۳۷	بُنے ہوئے کپڑے کو رنگنا، سفید کرنا، چھاپے لگانا، تیاری اور صاف کرنا	۲۵,۵۹۱	۲۲,۳۱۰	۱۲,۷۷۶	+ ۷۴.۶	+ ۱۴.۲
	ترتیب - ۷ - جانوروں کے چمڑے، کھال اور سخت اشیاء	۲۸,۳۰۰	۱۵,۹۳۰	۷,۹۵۹	+ ۱۰۰.۱	+ ۷۷.۶
۳۹	چمڑے کو صاف و ملائم کرنیوالے اور دباغت کرنیوالے اور رنگنے والے وغیرہ	۲۰,۹۱۸	۷,۰۶۱	۵,۰۱۰	+ ۴۰.۹	+ ۱۹۶.۲
۴۰	چمڑے کا سامان بنانے والے مثلاً صندوق، چھاگلیں، زین لگام، گھوڑوں کے ساز و سامان وغیرہ جن میں اشیاء لباس شامل نہیں ہیں۔	۷,۰۸۳	۷,۹۴۶	۱,۴۹۹	+ ۴۳۰.۰	− ۱۰.۸

۴۲	ہڈی، ہاتھی دانت، سینگ، سیپی وغیرہ کے کام کرنے والے (گنڈیوں کے سوا)	۲۲۲	۴۶۱	۸۳۱	-۴۴٫۵	-۵۱٫۸
	ترتیب-۸- چوبینہ	۱۷،۴۱۱	۱۴۶،۷۴۷	۱۳۰،۳۹۲	+۱۲٫۵	+۱۴٫۰
۴۳-۴۴	آراکش (لکڑی چیرنے والے) بڑھئی، خراد پر اتارنے والے اور نجار وغیرہ	۱۰۱،۷۹۹	۸۷،۹۰۳	۱۰۰،۹۳۵	-۱۲٫۹	+۱۵٫۸
۴۵	ٹوکرے بنانے والے و دیگر صنعتیں	۶۵،۶۱۲	۵۸،۸۴۴	۲۶،۴۵۷	+۹۹٫۷	+۱۱٫۵
	ترتیب-۹- دھات	۸۹،۸۰۷	۸۸،۷۷۲	۹۴،۴۲۵	-۶٫۰	+۱٫۱
۴۶	لوہے اور دوسری دھاتوں کا ٹھوک کن اور تپانا	۳۶۹	۴۰۹	...	...	-۰٫۹
۴۹	کانسا، پیتل اور تانبہ کا کام کرنے والے	۱۱،۲۰۹	۱۲،۹۲۵	۱۹،۱۴۸	-۳۲	-۱۳٫۷
۵۰	دیگر دھاتوں کا کام کرنے والے سوائے انمول پتھروں کے ڈمین، جست، پارہ وغیرہ	۵۰۱	۱،۰۹۶	...	...	-۵۴٫۲
	ترتیب-۱۰- مٹی کا کام	۱۱۲،۹۷۰	۱۰۳،۵۱۴	۸۳،۱۵۴	+۲۴٫۴	+۹٫۱
۵۶	اینٹ اور کھپریل بنانے والے	۳،۷۱۰	۱،۱۴۱	...	...	+۲۲۵٫۱
	ترتیب-۱۱- کیمیائی پیداوار اور ان کے ہمشکل	۲۲،۴۲۴	۱۹،۲۱۱	۲۵،۱۶۶	-۲۳٫۶	+۱۱٫۵
	ترتیب-۱۲- صنعتہائے خور و نوش	۱۰۳،۰۳۷	۱۱۹،۲۴۵	۱۴۴،۲۴۵	-۱۷٫۴	-۱۳٫۵
۶۶	نان بائی اور بسکٹ بنانے والے	۱،۱۱۰	۲،۸۶۹	۱،۰۳۰	+۱۷۸٫۵	-۶۱٫۳
۶۷	طباخ یا اناج بھوننے والے	۷۹۵	۲،۰۸۲	۷،۳۵۱	-۱۷٫۶	-۶۱٫۸
۶۸	قصاب	۲۵،۷۳۸	۲۱،۱۹۲	۲۸،۷۳۸	-۲۶٫۲	+۲۱٫۴
۷۲	حلوائی وغیرہ	۱،۷۰۹	۱،۶۵۲	۱،۴۱۰	+۱۷٫۱	+۳٫۴
۷۳	جو کی شراب بنانے والے اور عرق نکالنے والے	۱۹۸	۴۴۳	۵،۸۴۱	-۹۲٫۴	-۵۵٫۳
۷۴	سیندھی تاسنے والے	۶۳،۶۵۳	۷۹،۸۵۲	۸۸،۷۰۲	-۹٫۹	-۲۰٫۲
۷۵	تمباکو، گانجہ اور افیون بنانے والے	۲،۱۴۴	۳،۵۸۵	...	...	-۳۱٫۹
	ترتیب-۱۳- صنعتہائے لباس و بناؤ سنگھار	۵۴۲،۲۸۸	۶۴۲،۴۴۸	۵۳۰،۳۰۸	+۲۱٫۱	-۱۵٫۰
۷۸	جوتے، بوٹ اور کھڑاویں بنانے والے	۱۶۴،۵۲۸	۲۶۹،۰۴۸	۲۲۳،۶۷۴	+۱۴٫۶	-۳۸٫۸
۷۹	دیگر صنعتیں متعلق بہ لباس، دستانے، پاتابے، پاتابہ بند، بلبط، گنڈیاں، چھتریاں، چھڑیاں وغیرہ	۸۴۸				
۸۱	حجام، بال بنانے والے اور مصنوعی بال تیار کرنے والے	۹۳،۳۲۸	۸۵،۸۸۰	۸۵،۹۸۶	-۰٫۱	+۸٫۴
۸۲	دیگر صنعتیں متعلق بہ بناؤ سنگار	۸۸	۲۲۵	.	.	-۶۰٫۸
	ترتیب-۱۵- صنعتہائے عمارات	۹۰،۵۵۹	۱۱۱،۱۷۴	۹۵،۹۶۶	+۱۵٫۸	-۱۸٫۵
۸۶	گڑھے کھودنے والے اور باؤلیاں کھودنے والے	۲،۳۱۵	۲،۱۴۹	۱۷،۱۵۴	-۸۷٫۴	+۷٫۷
۸۷-۸۸	پتھر پھوڑنے والے اور باولیاں کھودنے والے، راج اور معمار	۸۳،۸۲۱	۱۰۱،۵۳۰	۷۳،۲۴۷	+۳۸٫۴	-۱۷٫۴
	ترتیب-۱۸- دیگر مختلف اور غیر معین صنعتیں	۱۱۴،۸۱۷	۹۷،۹۵۱	۹۶،۳۸۷	+۱٫۶	+۱۷٫۲
۹۸	انمول پتھروں کے کام کرنے والے وغیرہ	۸۴،۹۸۱	۹۳،۴۸۹	۹۳،۷۱۸	+۱۱٫۶	-۹٫۱
۹۹	چوڑیاں، پوت یا مالے وغیرہ بنانے والے	۶	۲،۸۷۱	۲،۲۴۹	+۲۷٫۶	-۹۹٫۷
۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴	فضلہ اور کچرے کے نکالنے والے گتہ دار وغیرہ جاروب کش، خاکروب وغیرہ	۲۰،۱۳۹	۶،۷۲۸	۸،۸۰۰	-۲۳٫۵	+۱۹۹٫۳
	ذیلی شعبہ ۴- نقل و حمل	۱۹۳،۰۸۳	۱۳۳،۹۵۱	۹۹،۱۲۹	+۹۳٫۷	+۴۴٫۱
	ترتیب-۲۰- نقل و حمل بہ آب	۳،۳۱۲	۲،۶۶۷	۲،۷۱۸	-۱٫۸	+۲۴٫۱
۱۰۷	مالکین جہاز اور جہاز کے ملازمین وغیرہ	۱۶۸	.	.	.	.
۱۰۸-۱۰۹	اشخاص (جنہیں مزدور بھی ہیں) جو نہروں اور دریا وغیرہ کا کام کرتے ہیں	۱،۷۹۹	۲،۳۳۶	۲،۲۷۳	+۲٫۷	-۲۲٫۹
۱۱۰	مالکین کشتی، ملاح، اور خلاصی	۱،۳۲۳	۳۳۱	۴۳۸	-۲۴٫۴	+۲۹۹٫۶
	ترتیب-۲۱- نقل و حمل بہ سڑک	۱۶۱،۸۷۶	۱۱۱،۴۷۶	۵۲،۱۶۸	+۱۱۳٫۶	+۴۵٫۲

۱۱۳-۱۱۴	کل والی اور دوسری گاڑیوں کے مالکین، منتظمین اور ملازمین وغیرہ	۵۱،۹۵۹	۴۷،۹۰۷	۲۸،۱۲۵	+۷۰ر۲	+۸ر۴
۱۱۵	پالکی وغیرہ کے مالکین اور ان کے لیجانے والے	۱۸،۷۲۹	۱،۶۷۴	۱۱،۱۰۶	-۸۴ر۹	+۱ر۱۰۱۹۴
۱۱۶	لدو ہاتھی، اونٹ، خچر، گدھا اور بیل کے مالکین اور چلانے والے	۲۸	۱،۳۳۵	۱،۸۶۵	-۲۸ر۴	-۹۷ر۹
۱۱۷	حمال و قاصد	۵،۳۸۷	۸،۶۸۱	۸،۱۹۸	+۵ر۸	-۳۷ر۹
	ترتیب-۲۲-نقل و حمل بہ ریل	۲۳،۷۳۲	۱۸،۶۰۹	۱۰،۵۳۷	+۸۶ر۶	+۲۷۰
۱۱۸	تمام قسم کے ملازمین ریلوے بجز ان قلیوں کے	۱۷،۶۰۴	۱۳،۷۹۴	۱۰،۲۶۲	+۳۴ر۴	+۲۷ر۶
۱۱۹	مزدور جو ریلوے کی تعمیر وغیرہ میں کام کرتے ہیں	۶،۱۲۸	۴،۸۱۵	۲۷۵	+۱۶۵۰ر۹	+۲۷ر۲
	ترتیب-۲۳-ملازمین ڈاک، تار اور ٹیلیفون	۴،۱۶۳	۱،۱۹۹	۳،۷۰۶	-۶۷ر۶	+۲۴۷ر۲
	ذیلی شعبہ-۵-تجارت	۱،۲۱۸،۶۹۶	۱،۱۳۳،۳۶۸	۸۲۴،۴۸۵	+۳۷ر۵	+۶ر۹
۱۲۱	ترتیب-۲۴-بنک، کارخانجات ساکھ، قرضہ وغیرہ	۲۱،۸۹۱	۲۲،۲۲۳	۳۶،۲۳۲	-۳۸ر۶	-۱ر۴
۱۲۲	ترتیب-۲۵-دلالی، کمیشن اور برآمد وغیرہ	۵۴۳	۳،۵۸۸	۱،۰۰۱	+۱۹ر۵	-۸۴ر۸
۱۲۳	ترتیب-۲۶-تجارت پارچہ-	۶۲،۳۳۱	۸۱،۱۳۹	۲۸،۶۴۸	+۱۸۳ر۲	-۲۳ر۱
۱۲۴	ترتیب-۲۷-چمڑے، کھال اور بالوں کی تجارت	۹،۴۶۸	۱۵،۲۱۸	۵،۴۵۴	+۱۷۹ر۰	-۳۷ر۷
۱۲۵	ترتیب-۲۸-تجارت چوبینہ وغیرہ	۵،۴۳۰	۸،۵۱۱	۶،۶۶۲	+۲۷ر۷	-۳۶ر۲
۱۲۶	ترتیب-۲۹-تجارت دھات وغیرہ	۲،۵۷۴	۹۵۹	۱،۱۵۰	-۱۶ر۶	+۱۶۸ر۴
۱۲۷	ترتیب-۳۰-مٹی کے برتنوں، اینٹوں اور کھپریل کی تجارت	۶،۳۲۸	۱۱،۲۲۸	۷،۴۲۷	+۵۱ر۱	-۴۳ر۶
۱۲۸	ترتیب-۳۱-تجارت کیمیائی پیداوار وغیرہ-	۱،۲۲۳	۲،۴۵۴	۱۳،۳۵۱	-۸۱ر۶	-۴۹ر۷
	ترتیب-۳۲-ہوٹل، چائے خانے، قہوہ خانے وغیرہ	۲۲۴،۴۲۷	۲۲۱،۹۷۵	۱۲۹،۵۷۱	+۸۶ر۷	-۷ر۲
۱۲۹	شراب، عرق، نشہ اور لیمونیڈ، برف فروخت کرنے والے-	۲۲۳،۰۷۱	۲۲۱،۷۱۴	۱۲۹،۱۲۵	+۸۷ر۱	-۷ر۷
۱۳۰	مالکین و منتظمین ہوٹل وغیرہ اور ان کے ملازمین	۱،۲۰۶	۲۶۱	۴۴۶	-۴۱ر۴	+۳۶۲ر۰۰
	ترتیب-۳۳-دیگر تجارت اشیاء خورد و نوش	۴۲۴،۲۶۷	۳۹۵،۹۴۱	۱۹۲،۷۸۹	+۱۰۳ر۳	×۸ر۲
۱۳۱	مچھلی فروخت کرنے والے	۳،۵۱۸	۹۴،۹۶۰	۲،۰۳۲	+۱۱۲۸ر۳	-۸۵ر۹
۱۳۲	بنئے اور نباتاتی تیل و نمک وغیرہ فروخت کرنے والے	۶۳،۴۵۱	۱۱۲،۱۵۶	۵۸،۴۳۶	+۹۱ر۹	-۴۳ر۶
۱۳۳	دودھ، مسکہ، گھی، انڈے، مرغی وغیرہ فروخت کرنے والے	۷۴،۳۲۲	۱۷،۰۴۰	۱۴،۹۷۷	+۱۳ر۷	+۳۳۶ر۱
۱۳۴	مٹھائی، شکر، گڑ وغیرہ فروخت کرنے والے	۱۳،۰۲۶	۴،۶۵۶	۹،۶۹۹	-۵۱ر۹	+۱۷۹ر۷
۱۳۵	ایلائچی، پان، ترکاری وغیرہ	۱۱۲،۳۷۱	۹۷،۵۶۴	۵۵،۳۲۲	+۷۶ر۳	+۱۵ر۱
۱۳۶	غلہ اور دالیں فروخت کرنے والے	۱۱۷،۸۳۹	۱۰۶،۱۷۱	۴۰،۵۵۴	+۱۶۱ر۸	+۱۰ر۹
۱۳۷	تمباکو، گانجہ، افیون وغیرہ فروخت کرنے والے	۲۴،۰۸۸	۴،۶۱۵	۲،۹۷۲	+۵۵ر۲	+۴۲۱ر۹
۱۳۸	بکرے وغیرہ فروخت کرنے والے	۱۲،۱۱۱	۱۹،۴۰۰	۳،۳۵۶	+۴۷۸ر۰	-۳۷ر۵
۱۳۹	ہری گھاس، سوکھی گھاس اور چارہ فروخت کرنے والے-	۳،۷۴۱	۵،۳۷۹	۱،۴۳۵	-۱ر۱	-۳۰ر۴
۱۴۰	ترتیب-۳۴-پہننے کے کپڑے اور اشیاء و نباؤ سنگھار کی تجارت	۱۷،۸۴۶	۱۶،۶۲۲	۱۱،۱۴۱	+۴۹ر۱	+۷ر۳
	ترتیب-۳۵-تجارت فرنیچر	۹،۵۴۶	۷،۶۷۰	۲۰،۶۰۶	-۶۲ر۷	+۲۴ر۲
۱۴۱	تجارت فرنیچر، شطرنجیاں، پردے وغیرہ	۷،۸۲۰	۶،۱۱۷	...	...	+۲۷ر۸
۱۴۲	ترتیب-۳۶-عمارات کے سامان وغیرہ کی تجارت	۵،۲۷۳	۱،۲۶۰	۲،۲۵۳	-۴۴ر۱	+۲۱۸ر۴
۱۴۳-۱۴۶	ترتیب-۳۷-تجارت ذرائع نقل و حمل	۷،۳۷۱	۱۵،۵۹۷	۱۴،۵۶۵	-۷ر۵	-۵۲ر۷
۱۴۷	ترتیب-۳۸-تجارت ہیمہ سوختنی وغیرہ	۳۹،۸۰۰	۲۵،۸۸۰	۲،۲۳۷	+۹۶۱ر۹	+۵۳ر۲
	ترتیب-۳۹-تجارت سامان تعیش وغیرہ	۴۸،۹۱۳	۴۶،۳۱۶	۴۵،۶۳۰	+۱ر۵	+۵ر۶
۱۴۸	انمول پتھروں وغیرہ کے فروخت کرنے والے	۶،۳۹۲	۷،۲۶۵	۲،۷۹۴	+۱۵۱ر۵	-۱۲ر۰

#		1	2	3	4	5
۱۴۹	معمولی چوڑیاں وغیرہ فروخت کرنے والے	۳۳,۷۵۶	۳۸,۱۴۴	۳۸,۷۱۰	-۱,۴	-۱۱,۵
۱۵۰	چھاپنے والے، کتب فروش، دوات قلم کاغذ فروخت کرنے والے وغیرہ	۸,۷۶۵	۹۰۷	...	...	+۸۶۶,۳
	ترتیب - ۴۰ - تجارت دیگر اقسام وغیرہ	۳۲۱,۶۰۴	۲۲۱,۷۸۷	۳۰۳,۵۶۸	-۲۰,۳	+۳۷,۱
۱۵۱	چیتھڑے، فضلۂ اصطبل وغیرہ فروخت کرنے والے	۱۲	...	...	...	...
۱۵۳	دورہ کرنے والے تجار، خوانچے والے، پھیری والے وغیرہ	۱,۵۴۹	۳۰	...	...	+۵,۰۶۳,۳
	شعبہ (ج) سرکاری نظم و نسق و آزاد فنون	۷۶۳,۰۹۲	۷۱۹,۶۲۱	۷۲۸,۱۴۷	-۱,۱	+۶,۰
	ذیلی شعبہ - ۶ - سرکاری فوج	۲۲۶,۲۲۲	۱۶۳,۳۹۸	۱۰۴,۳۱۲	+۵۷,۶	+۳۷,۶
	ترتیب - ۴۱ - فوج	۷۳,۲۲۹	۶۸,۷۵۰	۶۴,۴۶۸	+۶,۶	+۶,۵
۱۵۵	فوج (سرکار عظمت مدار)	۸,۰۱۰	۵,۵۵۴	۲۲,۲۲۷	-۷۵,۶	+۴۴,۲
۱۵۶	فوج (دیسی ریاستیں)	۶۵,۲۱۹	۶۳,۱۹۶	۴۲,۲۴۱	+۴۹,۵	+۳,۲
	ترتیب - ۴۴ - پولس	۱۵۶,۹۹۳	۹۵,۶۴۸	۳۹,۸۴۴	+۱۴۰,۰	+۵۹,۹
۱۶۰	گاؤں کے چوکیدار	۱۱۰,۲۰۲	۶۰,۵۱۳	۳۸,۷۷۰	+۵۶,۰	+۸۲,۱
	ذیلی شعبہ (۷) سرکاری نظم و نسق	۳۳۵,۴۵۹	۳۴۶,۱۸۴	۵۰۸,۰۳۷	-۳۱,۸	-۳,۱
	ترتیب - ۴۵ - سرکاری نظم و نسق	۳,۵۲۱	۴,۵۶۷	۱۲,۹۶۷	-۶۴,۷	-۲۲,۹
۱۶۱	ریاست کی ملازمت	۲۱۲,۳۸۰	۱۳۰,۸۳۱	۱۵۶,۹۷۱	-۱۶,۶	+۶۲,۳
۱۶۲	ہندوستانی اور بیرونی ریاستوں کی ملازمت	۲۰,۳۷۴	۸,۹۲۶	۸۴,۰۴۳	-۸۹,۳	+۱۲۸,۲
۱۶۳	صفائی اور دوسری مقامی ملازمت	۹۹,۱۸۴	۲۰۱,۸۶۰	۲۵۴,۰۵۶	-۲۰,۵	-۶۷,۰
۱۶۴	گاؤں کے عہدہ دار و ملازمین سوائے چوکیداروں کے					
	ذیلی شعبہ (۸) پیشے و آزاد فنون	۲۰۱,۴۱۱	۲۰۹,۰۳۹	۱۱۵,۷۹۸	+۸۰,۵	-۳,۶
	ترتیب - ۴۶ - مذہب	۶۰,۴۲۹	۱۰۱,۱۸۷	۴۱,۱۲۸	+۱۴۶,۰	-۴۰,۳
۱۶۵	پادری، وزرا وغیرہ	۲۳,۵۰۹	۵۷,۸۰۹	۵,۵۴۳	+۹۴۲,۹	-۵۹,۳
۱۶۶	مذہبی فقرا، خانقاہوں کے رہنے والے وغیرہ	۲,۰۹۴	۳۲,۷۴۳	۲۵,۶۳۷	+۳۱,۶	-۹۳,۷
۱۶۷	عیسائی واعظین، بائبل سنانے والے، ملازمین گرجا و مشن	۷۰۲	۲,۲۱۷	۳,۰۳۲	-۲۶,۸	-۶۸,۳
۱۶۸	دیول و مرگھٹ و مدفن کے ملازمین، رہنمایان زائرین	۳۴,۱۲۴	۷,۴۱۸	۶,۹۱۶	+۷,۲	+۳۶۰,۰
	ترتیب - ۴۷ - قانون	۲۷,۱۱۸	۶,۸۶۳	۶,۹۸۴	-۱,۷	+۲۹۵,۱
۱۶۹	تمام قسم کے وکلا جن میں قاضی، پیروکار و مختار بھی شامل ہیں	۶,۶۴۱	۶,۸۳۵	۶,۰۵۲	+۱۲,۹	+۲۸۹,۷
۱۷۰	وکلا کے منشیان، درخواست لکھنے والے وغیرہ	۴۷۷	۲۸	۹۳۲	-۹۶,۹	+۱,۶۰۳,۵
	ترتیب - ۴۸ - طب	۲۹,۴۹۹	۳۰,۹۷۳	۱۹,۲۸۸	+۶۰,۵	-۴,۷
۱۷۱	تمام قسم کے پیشہ طب کرنے والے	۲۲,۹۶۳	۲۳,۷۶۰	۱۶,۷۹۰	+۵۰,۴	-۳,۳
۱۷۲	دائیاں، ٹیکہ انداز، دواساز وغیرہ	۶,۵۳۶	۷,۲۱۳	۳,۴۹۸	+۱۰۶,۲	-۹,۳
۱۷۳-۱۷۴	ترتیب - ۴۹ - تعلیمات	۵۷,۰۶۳	۲۳,۵۷۴	۹,۸۵۶	+۱۳۹,۱	+۱۴۲,۰
	ترتیب - ۵۰ - لسانیات، فنون و علوم	۲۷,۳۰۲	۴۶,۴۴۲	۳۸,۵۴۲	+۲۰,۴	-۴۱,۲

۱۷۵	نام محررین، مختصر نویس وغیرہ	۷۱	...	...	...	...
۱۷۸	موسیقی کے ماہرین وساز بلانے والے وغیرہ	۱۶،۸۲۹	۳۳،۷۷۴	۲۳،۹۳۴	۴۱٫۱+	۵۰٫۱-
	شعبہ (د) متفرق	۱،۶۲۴،۴۹۳	۱،۱۸۰،۱۰۵	۲،۳۴۳،۰۴۸	۵۳٫۲-	۴۸٫۰+
	ذیلی شعبہ (۹)۔ ۵۱۔ اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گذر کرتے ہیں	۳۱،۷۷۹	۲۸،۳۷۷	۵۱،۷۵۷	۴۵٫۱-	۱۱٫۹+
	ذیلی شعبہ (۱۰)۔ ۵۲۔ خانگی ملازمت	۳۴۴،۵۰۳	۴۲۱،۱۴۷	۳۹۰،۸۸۲	۷٫۷+	۱۸٫۱-
۱۸۱	باورچی پانی لانیوالے، دربان وغیرہ	۳۳۱،۲۹۸	۴۰۶،۱۸۱	۳۷۱،۷۳۸	۹٫۲+	۱۸٫۴-
۱۸۲	خانگی سائیس، گاڑی بان، کتوں کی حفاظت کرنیوالے بچے وغیرہ	۱۲،۳۶۳	۱۴،۹۶۶	۱۹،۱۴۴	۲۱٫۸-	۱۷٫۳-
	ذیلی شعبہ (۱۱) ۵۳۔ غیر واضح پیشہ جات	۹۴۲،۸۷۷	۳۸۰،۱۴۸	۵۲۴،۶۲۸	۷۵٫۰-	۱۴۸٫۰+
۱۸۴	صناع، کاروباری لوگ وغیرہ	۱۲،۵۵۹	۶،۸۲۸	۹،۶۵۲	۲۹٫۲-	۸۳٫۹+
۱۸۵	خزانہ دار، محاسب وغیرہ	۴،۷۶۷	۸،۰۷۴	۱۰۱،۸۰۴	۹۲٫۰-	۴۰٫۹-
۱۸۶	غیر واضح کلوں کا کام کرنے والے	۱،۰۶۵	۱،۰۹۰	...	...	۲٫۲-
	ذیلی شعبہ (۱۲)۔ غیر پیداآور	۳۱۷،۹۹۰	۲۷۶،۱۳۹	۳۹۶،۷۸۱	۳۰٫۴-	۱۵٫۱+
۱۸۸	ترتیب ۵۴۔ جیل خانے اور بیت المعذورین وغیرہ کے رہنے والے	۱،۹۶۶	۳،۴۲۸	۹،۰۷۷	۶۲٫۲-	۴۲٫۶-
۱۹۱	ترتیب ۵۵۔ ۵۶۔ بھکاری، خانہ بدوش، پیشہ ور عورتیں وغیرہ	۳۱۶،۰۲۴	۲۷۲،۷۱۱	۳۸۷،۷۰۴	۲۹٫۶-	۱۵٫۸

ذیلی تختہ - ۸ - (پیشہ جاتی) منتخب ذاتوں کے پیشہ جات

ذات و پیشہ	ہر پیشہ میں کام کرنیوالوں کی تعداد فی ایکہزار کام کرنیوالے	کام کرنے والے اناث کی تعداد فی ایکہزار ذکور
۱	۲	۳
ہندو		
- بہوئی		
پھلہارے	۲۶۱	۶۶۷
کاشتکار	۱۷۴	۱,۲۸۵
مزدور کھیت وغیرہ	۸۵	۱,۱۲۱
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۲۰	۸۵۴
دیگر	۴۶۰	۸۹۱
۱- برہمن		
پجاری	۹۳	۶۳
کاشتکار	۲۰۰	۳۵۱
تجارت	۶۶	۱۷۷
وکلا، ڈاکٹر وغیرہ	۳۶	۲۳
اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گذارہ کرتے ہیں	۴۵	۳۷۳
دیگر	۵۶۰	۱۵۶
۱- چکالا		
دھوبی	۴۶۲	۸۶۲
کاشتکار	۷۸	۳۴۵
مزدور کھیت وغیرہ	۷۷	۱,۱۵۷
غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور	۲۰	۱,۴۷۰
دیگر	۳۶۳	۷۴۱
۴- چمبھار		
موچی	۳۱۵	۲۵۳
کاشتکار	۶۵	۱,۴۷۰
مزدور کھیت وغیرہ	۱۶۳	۲,۳۸۰
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۶۹	۱,۰۸۵
دیگر	۳۷۸	۴۴۵
۵- دباگر یا کوشتی		
جولاہے	۳۱۰	۶۴۹
کاشتکار	۱۵۱	۵۴۱
مزدور کھیت وغیرہ	۱۸۴	۱,۳۶۸
تجارت	۱۰۰	۱۸۰
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۶۰	۲,۱۶۴
دیگر	۱۹۵	۱,۳۶۲
۶- دھنگر		
چرواہے	۲۵۷	۵۵۰
کاشتکار	۲۰۵	۱,۰۳۱
مزدور کھیت وغیرہ	۱۷۰	۳,۱۶۵
غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور	۴۹	۲,۸۸۶
دیگر	۳۱۹	۹۱۶
۷- دھوبی		
دھوبی	۳۲۸	۸۰۸
کاشتکار	۱۰۰	۳۱۴
مزدور کھیت وغیرہ	۱۵۶	۸۴۶
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۴۵	۲۵۵
دیگر	۳۷۱	۱,۱۱۹
۸- گولہ		
گولے	۲۳۹	۴۷۱
کاشتکار	۲۰۸	۷۵۰
مزدور کھیت وغیرہ	۲۵۶	۳,۳۵۷
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۱۲	۲,۲۲۴
دیگر	۲۸۵	۴۲۴
۹- گونڈلہ		
تاڑی فروش	۳۴۰	۷۲۱
کاشتکار	۱۲۵	۴۹۳
مزدور کھیت وغیرہ	۱۲۲	۷۰۸
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۱۴	۵۲۲
دیگر	۳۹۹	۳۸۲
۱۰- ہنکار		
کاشتکار	۲۹۷	۲۲۷
مزدور کھیت وغیرہ	۳۲۰	۲,۲۰۳
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۷۸	۱۰۸
دیگر	۳۰۵	۶۸۲

۱۱۔ کلال		
شراب فروش	۲۵۳	۱،۳۶۲
کاشتکار	۴۳۸	۵۴۸
زرعی مزدور وغیرہ	۴۳	۹۰
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۲۶۵	۱،۲۹۷
دیگر		۶۷۸
۱۲۔ کایو		
کاشتکار	۳۴۳	۶۹۲
مزدور کھیت وغیرہ	۲۴۰	۳۸۵
تجارت	۷	۶۴۵
اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گذارہ کرتے ہیں	۱۳	۳۹۳
خانگی ملازمت	۶۹	۱۳۶
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۱۵	۱،۰۵۷
دیگر	۳۱۲	۱۷۷
۱۳۔ کولی		
کاشتکار	۳۸۸	۴۹۵
مزدور کھیت وغیرہ	۱۲۸	۲،۱۵۱
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۴۵	۲،۲۰۸
دیگر	۴۳۹	۱،۱۰۲
۱۴۔ کومٹی		
ست	۴۴۸	۴۶۸
کاشتکار	۳۶	۹۵۲
اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گذارہ کرتے ہیں	۳۵	۱،۰۷۲
غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور	۹	۱،۰۱۷
دیگر	۴۷۲	۱،۳۱۶
۱۵۔ کمہار		
کمہار	۳۷۰	۶۷۲
کاشتکار	۶۶	۷۷۷
مزدور کھیت وغیرہ	۳۶	۱،۹۸۰
تجارت	۴۸	۸۰۲
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۱۵	۸۹۲
دیگر	۳۶۵	۷۹۰
۱۶۔ گڑا		
چرواہے	۳۹۸	۸۸۹
کاشتکار	۱۷۲	۲،۵۷۷
مزدور کھیت وغیرہ	۶۴	۳،۷۵۹
غیر مخصوص کام کرنیوالے	۷	۹۸۱
دیگر	۳۵۹	۱،۵۱۸
جینہ		
۱۷۔ لنگایت		
تجار و دوکاندار	۲۵۲	۳۳۹
کاشتکار	۱۱۹	۱،۹۰۹
مزدور کھیت وغیرہ	۱۵	۷۷۶
اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گذر کرتے ہیں	۵۱	۱،۱۰۹
خانگی ملازمت	۴۰	۱،۱۷۰
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۲۲	۶۰۳

دیگر	۵۰۱	۶۹۴
۱۸۔ لوہار		
لوہار	۱۹۲	۲۳۸
کاشتکار	۱۲۱	۸۶۹
مزدور کھیت وغیرہ	۱۵۰	۱،۳۳۹
تجارت	۷۰	۴۳۹
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۸۸	۱،۶۷۳
دیگر	۲۳۹	۳۰۰
۱۹۔ اودگا		
خدمتگار	۲۹۸	۵۷
کاشتکار	۹۲	۶۴۷
مزدور کھیت وغیرہ	۴۳۴	۳،۲۲۴
اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گذر کرتے ہیں	۱۳	۱۷۵
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۲۸	۵۰۰
دیگر	۳۳۵	۶۹۸
۲۰۔ مہار		
خدمتگار	۲۷۳	۵۹۳
کاشتکار	۱۱۱	۱،۶۳۹
مزدور کھیت وغیرہ	۲۱۲	۳،۱۱۸
اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گذر کرتے ہیں	۱۵	۳۳۳
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۵۴	۷۳۴
دیگر	۳۳۵	۹۳۸
۲۱۔ مالی		
باغبان	۲۶۱	۱،۲۳۳
مزدور کھیت وغیرہ	۲۳۰	۲۹۱
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۲۲	۲۲۱
دیگر	۴۸۷	۳۶۷
۲۲۔ منگالہ		
حجام	۲۱۲	۱۳۱
کاشتکار	۲۸۰	۷۷۰
مزدور کھیت وغیرہ	۱۴۶	۲،۷۷۵
خانگی ملازمت	۷۶	۷۹۲
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۳۱	۱،۷۳۲
دیگر	۲۵۵	۴۸۳
۲۳۔ مرہٹہ		
کاشتکار	۳۴۵	۵۶۵
آمدنی الکان	۵۵	۲۷۶
مزدور کھیت وغیرہ	۲۲۳	۱،۲۲۴
مویشی پالنے والے گوالے و چرواہے	۳۴	۱۴۳
تجارت	۱۰	۷۳۲
اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گذارہ کرتے ہیں	۶	۳۵۵
خانگی ملازمت	۲۲	۹۷۱
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۱۷	۶۲۸
دیگر	۲۸۸	۳۵۴
۲۴۔ ستور		

کاشتکار	۳۴۷	۵۵۸
مزدور کھیت وغیرہ	۱۹۷	۳،۰۳۷
خانگی ملازمت	۲۳	۳۸۴
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۴۶	۸۲۵
دیگر	۳۹۷	۶۰۲
۲۵۔ متراسی		
شکاری	۱۱۷	۷۲۱
کاشتکار	۲۰۴	۶۴۵
مزدور کھیت وغیرہ	۳۹۹	۱،۳۶۳
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۳۱	۲۰۹
دیگر	۲۴۹	۶۶۲
۲۶۔ ہنوی (دوارل)		
حجام	۲۶۵	۳۵۱
کاشتکار	۱۵۵	۸۸۹
مزدور کھیت وغیرہ	۳۶	۲۴۰
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۶۸	۳،۰۰۰
دیگر	۴۷۶	۲،۳۴۲
۲۷۔ پنچال		
دھاتوں کا کام کرنیوالے	۲۵۶	۲۱۶
کاشتکار	۲۱۸	۱۳
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۴۵	۸۹۷
دیگر	۴۸۱	۱،۳۱۲
۲۸۔ راجپوت		
سپاہیاں	۷۲	۳
کاشتکار	۲۳۷	۹۳۲
تجارت	۷۴	۴۴۲
خانگی ملازمت	۱۴۳	۱،۴۶۱
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۷۰	۴۶۷
دیگر	۴۰۴	۳۸۶
۲۹۔ سالی		
جلاہے	۳۹۲	۵۴۳
کاشتکار	۸۸	۳۱۳
مزدور کھیت وغیرہ	۹۴	۸۰۵
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۳	۱۱۰
دیگر	۴۲۳	۳۶۴
۳۰۔ ستانی		
مذہبی فقراء	۳۶۳	۱،۰۸۴
کاشتکار	۹۳	۴۳۰
مزدور کھیت وغیرہ	۵۱	۱،۵۰۸
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۲۱۴	۷۶۴
دیگر	۴۷۲	۶۵۶
۳۱۔ سنار		
سنار	۲۸۶	۲۷
کاشتکار	۹۴	۲،۸۵۴

اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گذر کرتے ہیں	۳۲	۱۰،۹۲۲
خانگی ملازمت	۲۷	۵۹،۴۷۴
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۳۶	۱۳،۴۱۳
دیگر	۵۲۵	۵،۰۴۹
۳۲۔ سُتار		
بڑھئی	۳۰۴	۶
کاشتکار	۹۳	۲،۴۴۶
خانگی ملازمت	۴۰	۴،۱۷۱
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۱۷	۲،۱۱۵
دیگر	۵۴۶	۷،۱۶۲
۳۳۔ تلاگا		
کاشتکار	۳۳۲	۷۴۵
آمدنی لگان	۱۰	۸۰۷
مزدور کھیت وغیرہ	۱۷۹	۱،۰۰۱
تجارت	۳۴	۲۵۳
ذاتی آمدنی پر گذر کرنے والے اشخاص	۲۵	۱۴۳
خانگی ملازمت	۴۶	۹۴۸
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۱۲	۸۳۳
دیگر	۳۶۲	۵۱
ہندو		
۳۴۔ تیلی		
تیل نکالنے والے	۴۸۰	۹۷۵
کاشتکار	۸۳	۶۳۸
مزدور کھیت وغیرہ	۵۲	۲،۴۹۱
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۱۵	۵۳۷
دیگر	۳۷۰	۵۳۷
۳۵۔ اُپّارا		
معمار	۲۵۵	۷۸۹
کاشتکار	۸۵	۳۰
مزدور کھیت وغیرہ	۶۲	۱،۱۵۹
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۲۱	۱،۷۱۱
دیگر	۴۷۷	۱،۵۴۴
۳۶ ویلاما		
کاشتکار	۳۰۴	۱،۳۰۷
آمدنی لگان	۱۲۳	۱،۲۵۲
مزدور کھیت وغیرہ	۱۵۲	۹۶
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۴۷	۴۹۵
دیگر	۳۷۴	۸۱۲
۳۷ وڈر		
پتھر پھوڑنے والے	۴۲۸	۸۳۵
کاشتکار	۲۴	۱،۱۷۰
مزدور کھیت وغیرہ	۱۰۹	۳۴۴
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۱۷۸	۱،۰۴۷
دیگر	۲۶۱	۳،۶۴۲
۳۸۔ دستکاری		

کاشتکار	٣٧٥	٥٩٣	استخراج جو ذاتی آمدنی پرگذارہ کرتے ہیں	٢٣	٤٠٠
مزدور کھیت وغیرہ	٨٠	٥٠٩	خانگی ملازمت	١١٩	٨٤٢
غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور	١٢	١،٠٧٤	غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور	٥١	٩٦٦
دیگر	٥٢٩	٨٠٣	دیگر	١٨٠	١٤٦
مسلمان			عیسائی		
٣٩ مغل			٤٣۔ ہندوستانی انگریز		
آمدنی لگان	٦٢	٣٢١	تجارت	١١٨	١٦٣
کاشتکار	٢٣٧	٩٢٨	سرکاری فوج	١٦٠	٠٠٠
سرکاری فوج	٧٠	٧	سرکاری نظم ونسق	١٤٠	٢٢٩
سرکاری نظم ونسق	٩٩	٤٠	وکلا، ڈاکٹر و اساتذہ	٩٦	٧٣٢
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	٨٨	٣٧٨	دیگر	٤٨٦	٥٩٤
دیگر	٤٤٤	٤٤٩	٤٤۔ باشندہ آرمینیا		
٤٠ پٹھان			تجارت	٥٧١	٠٠٠
آمدنی لگان	٧٣	٦٤٦	دیگر	٤٢٩	٣٣٣
کاشتکار	١٠١	٨٨٢	٤٥ باشندہ یورپ		
مزدور کھیت وغیرہ	٣٩	٣٥	تجارت	٤٣	٠٠٠
سرکاری فوج	١٠٨	٤	نقل وحمل	٦٢	٠٠٠
سرکاری نظم ونسق	٧٩	٣١	صنعت	٤	٠٠٠
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	١٠٧	١،٠٨٥٩	سرکاری فوج	٦٨٧	٠٠٠
دیگر	٤١٣	٤٢٩	وکلا، ڈاکٹر و اساتذہ	٤٢	٨٨
٤١ سید			دیگر	١٦٢	١٢٩
آمدنی لگان	٨٤	٨١٢	٤٦۔ دیسی عیسائی		
کاشتکار	٢١٢	٣٢٦	کاشتکار	١٦٢	٦٣٧
مزدور کھیت وغیرہ	٤٣	٣٢	مزدور کھیت وغیرہ	٢٩٣	٨٩٤
تجارت	٧٧	١٩٧	مویشی پالنے والے گوالے وچرواہے	٣٧	٩٣
سرکاری فوج	٧٦	١	صنعت	٩	٢٥
سرکاری نظم ونسق	٨٩	٣٥	تجارت	٦٠	٣١١
وکلا، ڈاکٹر و اساتذہ	١٠	١٢٤	مذہبی	٧	٧٧٤
خانگی ملازمت	١٤٤	٦٤٤	وکلا، ڈاکٹر و اساتذہ	٧	٩١٢
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	٦٤	١،٠٥٨	خانگی ملازمت	١٤٨	٢،٠٧٧
دیگر	٢٠١	٣٦٣	غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	٧٣	١١٠
٤٢ شیخ			دیگر	٢٠٤	٣٩٠
آمدنی لگان	٣٩	٤٥٠	اقوام قدیمہ		
کاشتکار	٢٦٢	٦٠٥	٤٧۔ بھیل		
مزدور کھیت وغیرہ	٨٢	١٧٢	شنکاری	١٠٨	٢٠٩
صنعت	٤	٠٠٠	کاشتکار	٧٢	٧٦٩
تجارت	٦٥	٩٦	مزدور کھیت وغیرہ	٢٢٦	١،٣٧٤
سرکاری فوج	٧٦	٠٠٠	غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	١٣٣	٥٧٤
سرکاری نظم ونسق	٧٨	١٢	دیگر	٤٦١	٣٩٠
وکلا، ڈاکٹر و اساتذہ	١٧	٢٩	٤٨ گونڈ		

کاشتکار	۲۸۹	۴۲۹
مزدور کھیت وغیرہ	۳۵۲	۲۰۲۳
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۱۲	۶۶
دیگر	۳۴۷	۴۹۴
اقوام قدیمہ		
۴۹ لمبارڈہ		
اسباب لیجانے والا	۱۰۸	۷۵۲
کاشتکار	۳۲۸	۶۰۱
مزدور کھیت وغیرہ	۱۵۰	۸۹۰
مویشی پالنے والے گوالے وچرواہے	۷۵	۵

تجارت	۱۱	۴۲۳
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۴۱	۹۶۱
دیگر	۲۸۷	۶۰۳
۵۰۔ بیرکلہ		
ٹوکرے بنانیوالے	۳۷۹	۶۱۴
کاشتکار	۲۶	۶۰۳
مزدور کھیت وغیرہ	۸۰	۱۰۰۵۹
غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۸۱	۱۰۰۵۹
دیگر	۴۳۴	۱۰۱۳۳

ذیلی تختہ (۹) (پیشہ جاتی) ریلوے و آبپاشی و ٹپہ میں کام کرنیوالے اشخاص کی تعداد

کیفیت	ہندوستانی	یوروپین و ہندوستانی یوروپین	درجہ اشخاص جو کام کرتے ہیں
۴	۳	۲	۱
			ریلوے
	۲۰،۴۶۹	۴۲۸	کام کرنے والوں کی جملہ تعداد
	۱۶،۳۴۶	۴۲۸	بلاواسطہ کام کرنے والے اشخاص
	۷	۳۴	عہدہ دار
	۳۶۶	۱۷۶	ماتحتین جن کی ماہانہ تنخواہ زائد از (۵۰۰ روپے) ہے
	۳،۸۵۴	۱۹۸	ماتحتین جن کی ماہانہ تنخواہ (۲۰ روپے) سے (۵۰۰ روپے) تک ہے
	۱۲،۱۱۹	۲۰	ماتحتین جن کی ماہانہ تنخواہ (۲۰ روپے) سے کم ہے۔
	۴،۱۲۳	۰	بالواسطہ کام کرنے والے اشخاص
	۱۳۲	۰	گتہ دار
	۳۹۴	۰	مستقل ملازمین گتہ دار
	۳،۵۹۷	۰	قلی
			سررشتہ آبپاشی
	۲۵،۰۵۵	۹	کام کرنے والوں کی جملہ تعداد
	۵،۵۲۹	۹	بلاواسطہ کام کرنے والوں کی تعداد
	۲۱	۴	عہدہ دار
	۱۱۷	۳	اعلیٰ ماتحتین
	۲۱۰	۲	ادنیٰ ماتحتین
	۲۲۴	۱	محررین
	۹۱۲	۰	چپراسیان و دیگر ملازمین
	۲۰،۰۳۵	۰	قلی
	۱۹،۵۲۶	۰	بالواسطہ کام کرنے والے اشخاص
	۳۳۴	۰	گتہ دار
	۴۵۸	۰	مستقل ملازمین گتہ دار
	۱۸،۷۳۴	۰	قلی

ذیلی تختہ ۹ (پیشہ جاتی) تعداد اشخاص ملازمین ریلوے آبپاشی و ڈاکخانہ (اختتام)

درجۂ اشخاص جو کام کرتے ہیں	ڈاکخانہ: یوروپین اور ہندوستانی یوروپین	ڈاکخانہ: ہندوستانی	محکمہ تار برقی: یوروپین اور ہندوستانی یوروپین	محکمہ تار برقی: ہندوستانی	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
کام کرنیوالوں کی جملہ تعداد	۸	۳،۶۷۶	۴	۶	"ڈاکخانہ" کے تحت جو اعداد دیے گئے ہیں ان میں ممالک محروسہ سرکار عالی کے ڈاکخانہ جات کے اعداد بھی داخل ہیں۔
(۱) تار برقی و ڈاک	۸	۳،۵۹۴	۴	۶	
تنقیح کرنیوالے عہدہ دار (جن میں کارآموز مہتممان اور ناظران ڈاک خانہ جات اور مددگار و نائب مہتممانِ تار برقی اور ان سے بڑے درجہ کے تمام عہدہ دار شامل ہیں۔	...	۲۱	...	...	
منشیان ڈاکخانہ (پوسٹ ماسٹرس جنمیں نائب و مددگار ان اور سب اور برانچ منشیان ڈاکخانہ شامل ہیں۔	۵	۳۶۹	...	...	
چٹھی پہنچانیوالا ادارہ جسمیں تار پہنچانیوالے عہدہ دار غیر سندیافتہ عہدہ دار، فوجی تار بھیجنے والے اور دیگر ملازمین شامل ہیں	...	...	۳	۱	
متفرق کام کرنیوالے کارندے، مدرسین، اسٹیشن ماسٹر وغیرہ	...	۳۱۹	...	...	
ہر قسم کے محرر	۳	۱۷۴	...	...	
چٹھی تقسیم کرنیوالے	...	۱۰۰۵	...	...	
مہارت یافتہ کام کا ادارہ جس میں سرکاریگر، اوزار بنانیوالے بڑھئی، لوہار، کاریگر، مددگار ناظر، لین درست کرنیوالے اور لین پر نگرانی کرنیوالے اور دیگر شامل ہیں	...	...	۱	۴	
غیر مہارت یافتہ کام کا ادارہ جسمیں مزدوران لین، سمندر کے تار برقی کے محافظ، برقی کام کرنیوالے، تار برقی پہنچانیوالے چپراسیان اور دیگر ملازمین	...	۸۷	...	۱	
عملہ انتظام سڑک اور سیر ہرکارے، محرر، ٹکٹ دینے والے کارندے، ملاح، سائیس، گاڑیبان، اسٹامپ بیچنے والے اور دیگر اشخاص پر مشتمل ہے۔	...	۲،۶۱۹	...	...	
(۲) ریلوے ڈاک	...	۸۲	...	...	
تنقیح کرنے والے عہدہ دار (جن میں مہتممان و ناظران سارٹنگ شامل ہیں)	...	۲	...	...	
ہر قسم کے محرر	...	۴	...	...	
خطوط کو چھنٹنے والے (سارٹرس)	...	۴۰	...	...	
محافظانِ ڈاک، ڈاک کے کارندے، ڈاک کے ڈبہ کے چپراسی، حمال وغیرہ	...	۳۶	...	...	

ذیلی تختہ ۱۔ صنعتی / صنعتوں اور کام کرنے والے اشخاص کی تقسیم

صنعتوں اور کام کرنے والے اشخاص کی عام تقسیم

کام کرنے والے اشخاص کی تعداد

صنعتی کارخانہ جات	کارخانوں کی تعداد	اضلاع جہاں خاص طور پر رہتے ہیں۔	جملہ		ہنرمندی، تنقیح سازی و منشی گری				تربیت یافتہ کام کرنیوالے		غیر تربیت یافتہ مزدور				[illegible]	[illegible]
			ذکور	اناث	یورپین یا ہندوستانی یوریشین		ہندوستانی				جوان		بچے			
					مرد	عورتیں	مرد	عورتیں	مرد	عورتیں	مرد	عورتیں	مرد	عورتیں		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
جملہ	۲۰۰	ریاست حیدرآباد	۲۵و۹۰۰	۶و۹۵۷	۸۳	...	۱و۸۴۰	...	۱۶و۴۰۳	۷۰۰	۱۵و۸۸۲	۵و۰۸۳	۲و۱۲۴	۱و۱۶۴	۲۴۴	۱۱۳
(۱) صنعتہائے پارچہ بافی	۹۹	ریاست	۵و۶۶۶	۱و۸۵۳	۳	...	۶۴۵	...	۱و۹۲۲	۱۳۴	۲و۷۱۱	۱و۳۴۴	۳۸۵	۲۷۵	۲۹۹	۹۶
روئی کا سوت نکالنے کے کارخانے	۴۲	ورنگل، عادل آباد، نظام آباد، اورنگ آباد، ناندیڑ، پربھنی، گلبرگہ، عثمان آباد	۱و۰۵۱	۳۳۳	...	...	۲۴۰	...	۳۳۰	۱	۴۳۰	۲۸۲	۵۱	۵۰	۲۸۳	۷۹
روئی کا بیلنے، بیلے بنانے کے کارخانے	۴۱	رائچور، ورنگل، بیدر، اورنگ آباد، ناندیڑ، پربھنی، گلبرگہ، عثمان آباد	۱و۲۴۶	۵۷۳	۳	...	۲۴۴	...	۴۶۴	...	۵۰۲	۵۱۱	۳۳	۶۲	۴۲۱	۵۵
روئی دھنائی کے کارخانے	۳	اورنگ آباد و ناندیڑ	۸۴	۴۹	...	...	۹	...	۲۰	...	۴۶	۴۹	۹	۲۰	۳۸۷	۱۷۹
روئی کاتنے اور بننے کے کارخانے	۳	شہر حیدرآباد، قصبات اور گلبرگہ	۲و۱۹۷	۷۱۰	...	...	۹۴	...	۹۹۴	۱۱۹	۱و۶۲۲	۴۶۳	۲۸۳	۱۲۰	۲۱۴	۱۳۵
روئی اور ریشم کے دستی کارخانے	۱۰	شہر حیدرآباد، ورنگل و گلبرگہ	۲۸۸	۱۸۸	...	...	۵۸	...	۱۱۴	۱۴	۱۰۷	۱۵۹	۹	۱۵	۲۲۰	۵۳
(۲) صنعتہائے چوبینہ	۱۴	شہر حیدرآباد، نظام آباد، اورنگ آباد، محبوب نگر و گلبرگہ	۵۸۲	...	...	...	۱۲۳	...	۲۱۴	...	۱۵۱	...	۹۴	...	...	۱۹۳
(۳) صنعت دباغت	۱	شہر حیدرآباد	۷۸۷	۱	۵	...	۱۱	...	۴۸۴	۱	۲۲۱	...	۶۶	...	۱	۹۱
(۴) [illegible] آلات موسیقی	۱	شہر حیدرآباد	۱۴۴	...	۱	...	۳۹	...	۵۰	...	۴۴	...	...	...	...	...
(۵) [illegible] کی صنعتیں	۱	شہر حیدرآباد	۳۲	۱۸	...	...	۴	...	۱۶	۱۰	۱۰	۸	۲	...	۲۰۰	۴۲
(۶) کیمیائی [illegible] صنعتیں	۷	شہر حیدرآباد	۱۲۶	۸	۴	...	۱۲	...	۲۹	...	۷۳	۸	۸	...	۶۸	۶۳
(۷) صنعتہائے اشیائے خورد و نوش	۳۱	شہر حیدرآباد، ورنگل، عادل آباد، محبوب نگر، نلگنڈہ، پربھنی، گلبرگہ	۱و۴۳۲	۲۸۶	...	...	۱۸۹	...	۳۶۰	۱۶	۶۷۲	۱۴۲	۲۱۱	۱۲۰	۱۲۹	۲۴۶
(۸) صنعتہائے تعمیر [illegible]	۹	اطراف بلدہ، محبوب نگر، نلگنڈہ، اورنگ آباد، ناندیڑ و گلبرگہ	۲و۶۲۵	۱و۲۹۳	۳	...	۴۶	...	۳۷	...	۲و۵۰۱	۱و۲۴۱	۵۸	۵۲	۴۸۰	۲۹
(۹) تعمیر ذرائع آمد و رفت	۲۲	شہر حیدرآباد، اطراف بلدہ، ورنگل، نظام آباد، اورنگ آباد، پربھنی و گلبرگہ	۲و۱۸۴	۱۵۰	۳۵	...	۱۲۹	...	۲و۳۴۷	۶	۱و۵۹۵	۱۰۸	۷۶	۳۶	۲۸	۲۷
(۱۰) کانیں و کوئلے کی کانیں	۱	ورنگل	۹و۸۲۶	۳و۳۴۸	۲۴	...	۹۸	...	۱۰و۷۰۱	۵۳۳	۹و۸۰۵	۲و۱۳۲	۱و۱۹۸	۶۸۳	۳۰۹	۱۶۷
(۱۱) صنعتہائے آرائش	۱۰	شہر حیدرآباد	۳۵۳	...	۳	...	۸۷	...	۱۸۲	...	۸۱	...	...	...	...	...
(۱۲) صنعتہائے لباس	۳	شہر حیدرآباد	۶۱	...	۵	...	۷	...	۳۹	...	...	...	۱۰	...	...	۱۹۶
(۱۳) [illegible] صنعتیں	۲	شہر حیدرآباد	۶۴	...	...	...	۸	...	۲۲	...	۱۸	...	۱۶	...	...	۳۳۴

ذیلی تختہ ۔ ۲ ۔ (صنعتی) تفصیل کارخانہ جات جن میں سنہ ۱۹۱۱ء اور سنہ ۱۹۲۱ء میں (۲۰) یا زائد اشخاص کام کرتے تھے

کارخانہ جات جن میں (۲۰) یا زائد اشخاص کام کرتے ہیں		صنعتیں													
		جملہ صنعتیں	صنعت پارچہ بافی	صنعت چرم وغیرہ	صنعت دھات	اشیاء سفالین و چینی وغیرہ	کیمیاوی اشیاء وغیرہ کی صنعتیں	صنعتیں متعلق اشیائے خوردنی	صنعت لباس و آرائش بدن	صنعت سامان فرنیچر (۳)	تعمیر و ذرائع آمد و رفت	برقی طاقت	صنعت سامان آلات نقل و حمل	صنعت سامان عیش	دیگر متفرق صنعتیں
۱		۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
(الف) جملہ کارخانہ جات	۱۹۲۱	۱۲۸	۴۹	۱۳	۱	۱	۱	۳	۱۸	۹	۲۲	۱	۶	۲	۲
	۱۹۱۱	۱۲۱	۲۳	۳	۳	۱	۱	۳	۱۵	۳	۸	۳	۲	۳	۱۳
(۱) بالعموم تجارت ملکی یا معاہدہ دار اشخاص	۱۹۲۱	۱۴	۳	۲	۱	۱	...	...	۳	۱	...	...	۳	...	...
	۱۹۱۱	۶	...	۱	۱	۱	...	...	۲	...	...	...	۱	...	...
(۲) تجارتی باہم رجسٹری شدہ کمپنیاں	۱۹۲۱	۳۰	۱۲	...	...	...	...	...	...	۸	۹	۱	...	...	...
	۱۹۱۱	۲۷	۱۶	...	...	...	...	۳	...	۱	۴	۳	...	...	...
(۳) ملکیت خانگی اشخاص	۱۹۲۱	۹۴	۳۴	۱۱	...	...	۱	۳	۱۵	...	۱۳	...	۳	۲	۳
	۱۹۱۱	۸۸	۴۷	۲	...	...	۱	...	۱۳	...	۴	...	۱	۳	۱۳
(۱) یوروپین یا ہند نسل یوروپین	۱۹۲۱	۶	...	...	...	...	...	۳	...	...	...	...	۱	۲	..
	۱۹۱۱	۲	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	۱	...	...
(ب) ہندوستانی	۱۹۲۱	۷۸	۳۴	۱۱	...	...	۱	...	۱۵	...	۱۳	...	۲	...	۲
	۱۹۱۱	۸۶	۴۷	۲	۲	...	۱	...	۱۲	۲	۴	...	...	۳	۱۳
(ج) دیگر	۱۹۲۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	۱۹۱۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
(ب) کام کرنے والے اشخاص کی تعداد	۱۹۲۱	۳,۷۲۶	۶,۰۷۳	۵۸۲	۷۸۰	۱۴۴	۵۰	۷۲	۱,۵۳۶	۳,۹۳۸	۲,۱۴۴	۱۱,۱۷۴	۲۸۷	۴۶	۶۴
	۱۹۱۱	۲,۳۱۷	۶,۶۵۹	۱۳۲	۷۷۷	۴۰	۲۵	۱۰۵	۷۹۱	۱,۰۶۱	۱,۵۲۱	۱۰,۳۲۳	۶۱	۹۰	۶۸۲
(۱) انتظامی، تنظیمی یا نگرانی	۱۹۲۱	۱,۰۹۱	۴۲۰	۱۲۳	۱۶	۵۰	۴	۸	۱۴۹	۴۹	۱۶۴	۱۲۲	۶۹	۹	۸
	۱۹۱۱	۱,۳۶۳	۵۶۵	۱۸	۹۰	۳	۰	۳۶	۸۵	۲۳	۱۸۰	۴۰۰	۸	۱	۵۴
(۲) تربیت یافتہ کام کرنے والے	۱۹۲۱	۶,۸۴۳	۱,۷۲۵	۲۱۴	۴۸۵	۵۰	۲۶	۱۵	۲۸۵	۳۷	۲,۳۵۳	۲,۲۳۴	۱۶۷	۲۹	۲۳
	۱۹۱۱	۶,۸۵۶	۱,۹۶۴	۷۲	۱۸۹	۱۵	۴	۲۵	۲۱۹	۹۲۴	۱,۸۸۵	۲,۶۱۸	۲۴	۴۴	۱۶۳
(۳) غیر تربیت یافتہ کام کرنے والے	۱۹۲۱	۲۶,۸۹۳	۴,۵۷۸	۲۴۵	۲۸۷	۱۳	۲۰	۲۹	۱,۰۹۲	۳,۸۵۲	۱,۸۱۵	۱۰,۸۱۸	۵۱	۸	۳۴
	۱۹۱۱	۱۳,۹۹۸	۴,۰۱۸	۴۲	۴۹۸	۲۲	۲۱	۴۲	۴۸۷	۴۱۳	۱,۲۵۹	۷,۳۰۵	۲۹	۴۵	۴۶۵
(۱) بالغ اناث یا ذکور	۱۹۲۱	۳۴۱	۵۵۰	...	...	۱,۰۰۰	۸۰۰	...	۱۴۸	۴۹۲	۶۸	۳۱۳	...	...	...
	۱۹۱۱	۳۹۱	۱,۰۰۷	۱۱۶	۱۰	۳۷۵	۱۳,۰۰۰	...	۲۳۹	۱۹۰	۳۷	۳۵۴	۴۵	۱۰۰	۱۵۴
(۲) بچے جن کی عمر ۱۴ برس سے کم ہو	۱۹۲۱	۱۶۵	۱,۰۵۵	۶۲۳	۲۹۹	...	۱۱۱	۸۹	۴۵۰	۲۹	۶۶	۲۱۰	...	...	۸۸۹
	۱۹۱۱	۱۲۴	۱۹۷	۲۷۰	۹۴	...	۳,۲۰۰	۱,۳۴۶	۳۲۳	۱۴۰	۸	۹۷	۲۲۰	۳۶۴	۱۱۰

ذیلی تخت (۳) (صنعتی) تنظیم کارخانہ جات

قسم تنظیم	جملہ کارخانہ جات	۱- صنعتہائے پارچہ بافی	۲- صنعتہائے [illegible]	۳- صنعتہائے دھات	۴- صنعتہائے اوزار [illegible]	۵- [illegible]	۶- [illegible]	۷- صنعتہائے غذا [illegible]	۸- [illegible]	۹- تعمیر ذرائع نقل و حمل	۱۰- کاغذ	۱۱- صنعتہائے سامان تعیش	۱۲- صنعتہائے [illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
ریاست میں جملہ تعداد	۲۰۰	۹۹	۱۳	۱	۱	۱	۷	۳۱	۹	۲۲	۱	۱۰	۳	۲
(۱) مقامی حکومت یا مقامی ذمہ دار شخصیت کے تحت	۱۴	۳	۲	۱	۱	...	...	۳	۱	...	...	۳	...	...
(۲) رجسٹر شدہ کمپنیاں	۳۷	۱۳	...	...	...	...	...	۷	۸	۹	۱	...	...	...
(الف) باہتمام یوروپین یا ہندوستانی یوروپین مہتممین	۱۱	۲	...	...	...	...	...	...	...	۹	...	...	...	...
(ب) باہتمام ہندوستانی مہتممین	۲۵	۱۰	...	...	...	...	...	...	۸	...	...	...	...	...
(ج) باہتمام مہتممین نسلہائے مختلف	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...
(۳) ملکیت خانگی	۱۴۹	۸۴	۱۱	...	...	۱	۷	۲۱	...	۱۳	...	۷	۳	۲
(الف) یوروپین یا ہندوستانی یوروپین کی ملکیت	۶	...	...	...	...	...	۳	...	...	...	...	۱	۲	...
(ب) ہندوستانیوں کی ملکیت	۱۴۳	۸۴	۱۱	...	...	۱	۴	۲۱	...	۱۳	...	۶	۱	۲
(ج) مختلف نسلوں کے مشترکہ مالکین	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

ذیلی تختہ - ۴ - (صنعتی) تربیت یافتہ کام کرنے والے اشخاص کا مقام پیدائش

مقام پیدائش	صنعتی کارخانجات													
	کل کارخانوں میں [illegible] کی تعداد	۱- صنعتہائے پارچہ بافی	۲- صنعتہائے چرم [illegible]	۳- صنعتہائے [illegible]	۴- [illegible]	۵- [illegible]	۶- صنعتیں [illegible]	۷- صنعتہائے خورد و نوش	۸- [illegible]	۹- [illegible]	۱۰- [illegible]	۱۱- صنعتہائے سامان تعیش	۱۲- صنعتہائے لباس	۱۳- [illegible]
	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۱- ریاست میں	۶,۵۹۰	۱,۸۴۷	۱۹۴	۴۲۱	۳۸	۲۳	۲۵	۳۱۲	۲۷	۲,۰۷۰	۱,۳۱۶	۱۷۱	۲۹	۱۷
ا- ضلع جسمیں کام کرتے ہیں	۴,۴۰۶	۱,۱۷۲	۱۲۱	۳۴۶	۳۴	۲۲	۲۵	۲۰۸	۱۷	۱,۷۳۳	۵۴۴	۱۴۹	۲۲	۱۳
ب- دیگر اضلاع	۲,۱۸۴	۶۷۵	۷۳	۷۵	۴	۱	...	۱۰۴	۱۰	۳۳۷	۸۷۲	۲۲	۷	۴
۲- بیرون ریاست	۱,۴۹۵	۲۰۹	۲۰	۶۲	۱۲	۳	۴	۶۴	۱۰	۲۶۷	۸۱۸	۱۱	۱۰	۵
مدراس	۱,۰۹۲	۵۲	۹	۴۱	۸	۱	۱	۳۰	۱	۱۶۷	۷۶۵	۶	۷	۴
صوبجات متوسط و برار	۸۳	۵۶	۱	...	...	...	...	۶	...	۲۰	...	...	...	...
بمبئی	۲۱۹	۷۵	۱۰	۲۰	۳	۱	۳	۲۱	۹	۳۵	۳۸	۲	۱	۱
بنگال	۲۰	۱	...	...	...	...	...	...	...	۹	۱۰	...	...	...
میسور	۵۵	۱۳	...	۱	...	۱	...	۵	...	۲۵	۵	۳	۲	...
پنجاب	۹	۱	...	...	...	...	...	۱	...	۷	...	...	...	...
صوبجات متحدہ	۱۴	۱۰	...	...	۱	...	...	...	...	۳	...	...	...	...
برما	۳	۱	...	...	...	...	...	۱	...	۱	...	...	...	...
۳- بیرون ہند	۱۸	...	...	۲	...	...	...	...	...	۱۶	...	...	...	...
افغانستان	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...
چین	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...
یورپ	۱۶	...	...	۲	...	...	...	...	...	۱۴	...	...	...	...

ذیلی تختہ ۵- (صنعتی) غیر تربیت یافتہ کام کرنے والے اشخاص کا مقام پیدائش

مقام پیدائش	صنعتی کارخانجات													
	کام کرنے والوں کی مجموعی تعداد	۱-صنعتہائے پارچہ بافی	۲-صنعتہائے چوب	۳-صنعتہائے دہات	۴-پیداوار و ترسیل طبیعی قوتیں	۵-کیمیکل پروڈکٹس کی صنعتیں	۶-صنعتیں متعلق سامان خوراک	۷-صنعتہائے پوشاک و آرائش	۸-فرنیچر و عمارتی تعمیرات	۹-تعمیر ذرائع حمل و نقل	۱۰-کان کنی	۱۱-صنعتہائے سامان تعیش	۱۲-صنعتہائے اولیٰ	۱۳-متفرق صنعتیں
	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
(۱) ریاست میں	۲۱،۷۴۶	۴،۲۸۳	۲۴۵	۲۸۲	۴۴	۲۰	۸۹	۱،۱۰۶	۳،۸۳۹	۱،۷۴۰	۹،۹۷۳	۸۱	۱۰	۳۴
(ا) ضلع جس میں کام کرتے ہیں	۱۲،۲۳۲	۲،۳۰۲	۲۰۷	۱۵۲	۲۳	۲۰	۶۳	۷۲۵	۲،۳۴۷	۱،۱۷۰	۵،۱۲۱	۶۳	۱۰	۳۰
(ب) دیگر اضلاع	۹،۵۱۴	۱،۹۸۲	۳۸	۱۳۰	۲۱	...	۲۶	۳۸۱	۱،۴۹۲	۵۷۰	۴،۸۵۲	۱۸	...	۴
(۲) بیرون ریاست	۱،۵۱۷	۵۳۲	...	۵		...	...	۴۷	۱۳	۷۵	۸۴۵	...	...	...
مدراس	۹۸۴	۱۰۳	...	۳	...	...	...	۱۹	...	۴۳	۸۱۶	...	...	...
صوبجات متوسط و برار	۱۳۲	۱۰۴	...	...	...	...	...	۱۰	...	۱۴	۴	...	...	...
بمبئی	۳۶۰	۲۹۰	...	۲	...	...	...	۱۶	۱۳	۱۶	۲۳	...	...	...
بنگال	۹	۷	...	...	...	...	...	...	...	...	۲	...	...	...
میسور	۴	۳	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...
پنجاب	۲	۱	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...
راجپوتانہ ایجنسی	۱۰	۱۰	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
صوبجات متحدہ	۱۶	۱۴	...	...	...	...	...	۱	...	۱	...	...	...	...

ذیلی تختہ ۔ ۶۔ (صنعتی) بعض صنعتی کارخانجات میں بعض نسلوں کی تقسیم

نسل یا ذات	صنعتی کارخانجات									
	جملہ	۱۔ [illegible]	۲۔ [illegible]	۳۔ [illegible]	۴۔ [illegible]	۵۔ [illegible]	۶۔ [illegible]	۱۰۔ [illegible]	۱۱۔ [illegible]	۱۲۔ [illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
جملہ یورپین و ہندوستانی یورپین	۲۲۹	۳	۸	۱	۴	۸	۱۷۳	۲۴	۳	۵
خدمات ذیل انجام دینے والوں کی تعداد										
(ا) منتظمین	۲۳	...	۱	۱	۳	۳	۱۱	۱	۱	۲
(ب) عملہ تنقیح سازی	۴۷	...	۴	...	۱	...	۱۹	۱۹	۱	۳
(ج) عملہ منشی گری	۱۳	۳	...	...	...	...	۵	۴	۱	...
(د) تربیت یافتہ کام کرنیوالے	۱۴۶	...	۳	...	...	۵	۱۳۸	...	...	...

ذیلی تختہ ۔ ۷ (صنعتی) مختلف صنعتوں میں بالغ اناث و ہر دو جنس کے بچوں کی تناسبی تقسیم

اناث و بچے	کام کرنے والوں کی مجموعی تعداد	خاص صنعتیں جن میں کام کرتے ہیں: ۱۔ صنعتہائے پارچہ بافی	۲۔ صنعتہائے چوبینہ	۳۔ صنعتہائے دھات	۴۔ بیڑ اوزار اور سامان طبعی و ترکیب	۵۔ کیمیائی اجزا کی صنعتیں	۶۔ صنعتیں متعلق کھانے پینے کی اشیا	۷۔ صنعتہائے لباس و زینت	۸۔ صنعتیں عمارتوں کے لئے تعمیرات	۹۔ صنعتیں ذرائع نقل و حمل	۱۰۔ کانیں	۱۱۔ صنعتہائے اشیائے تعیش	۱۲۔ صنعتہائے ہراس	۱۳۔ چھوٹی اور دیگر صنعتیں
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
بالغ اناث	۱۰۰۰	۲۷۳	...	...	...	۳	۱	۲۷	۲۱۵	۳۰	۳۶۱	...	...	...
بچے	۱۰۰۰	۲۰۰	۲۹	۲۰	...	۱	۲	۱۰۳	۳۳	۳۴	۵۷۰	...	۳	۵
(الف) ذکور	۶۴۵	۱۱۷	۲۹	۲۰	...	۱	۲	۶۴	۱۸	۲۳	۳۶۳	...	۳	۵
(ب) اناث	۳۵۵	۸۳	...	...	...	...	...	۳۹	۱۵	۱۱	۲۰۷	...	...	...



ذیلی تختہ ۔ ۸ ۔ (صنعتی) قوتوں کی تقسیم

قسمِ استعمال شدہ قوت	صنعتی کارخانجات											
	جملہ کارخانجات	۱۔ صنعتہائے پارچہ بافی	۲۔ صنعتہائے چوب	۳۔ صنعتہائے دھات	۴۔ سفالی اوزار، سامان چینی وغیرہ	۶۔ صنعتہائے کیمیائی پیداوار	۷۔ صنعتہائے خورد و نوش	۸۔ صنعتہائے متعلقہ ملبوسات	۹۔ تقسیم زر، آب، گیس و برق	۱۰۔ کاغذ	۱۱۔ صنعتہائے اشیائے تعیش	متفرقات
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
بھاپ	۱۱۸	۸۹	۱	۱	۱	...	۱۱	۶	۹	...	...	
تیل	۱۳	...	...	...	...	...	۱۳	...	...	...	...	
پانی	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	
گیاس	۴	...	...	...	...	۴	...	...	...	...	...	
بجلی	۵	...	...	...	...	۳	...	...	...	۱	۱	
(ا) حدود کے اندر پیدا کرنا	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	
(ب) باہر سے حاصل کرنا	۴	...	...	...	...	۳	...	...	...	...	۱	
جملہ	۱۴۰	۸۹	۱	۱	۱	۱۰	۲۴	۶	۹	۱	۱	

کتب خانہ

جامعہ عثمانیہ

۱- اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس رفقاء، مجلس انتظامی [illegible] شعبہ جات و نصاب پانچ کتابیں ایک ایک ماہ کے لئے اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۲- اساتذہ جامعہ عثمانیہ و کلیات [illegible] عہدہ داران جامعہ و اراکین دارالترجمہ دس کتابیں ایک ایک ماہ کے لئے اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۳- طلباء ایم اے، ایل ایل بی [illegible] تین کتابیں دو ہفتہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے اور انٹرمیڈیٹ [illegible] طلبہ دو کتابیں [illegible]

۴- مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ ہوں تو [illegible] ایک آنہ یومیہ فی کتاب دیرانہ لیا جائیگا۔

۵- بغیر اندراج کتابیں [illegible] کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے۔ کتابیں گم یا خراب ہوجائیں تو مستعیر پر ذمہ داری عائد ہوگی۔

۶- کتابوں پر کسی قسم کا نشان بنانا یا لکھنا منع ہے [illegible] دیکھا جائے گا۔

۷- قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں جاری نہ کی جاسکیں گی۔ فقط